مُقدّمہ

تجرید البخاری

مع

اصل عربی و ترجمۂ اُردو

جسمیں

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور اُن تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم کے
حالاتِ زندگی ہیں جنکی کوئی روایت تجرید البخاری میں لی گئی ہے

و

فہرست عنوانہائے احادیثِ نبوی صلعم

مرتّبہ

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز مصنفِ کتبِ مستند

فیروز منزل لاہور

متصل چوہٹہ مفتی باقر

15-3-92

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر

حالاتِ زندگی

حضرت امامؒ کے آباؤ اجداد

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پڑداد اکا نام بعض نے یزدبہ جعفی لکھا ہے۔ لیکن ابو نصر ابن ماکولا یزدزبہ (کاشتکار) کہتے ہیں اور بعض مورخین نے جنف بھی لکھا ہے۔ مگر دادا کے نام میں اختلاف نہیں۔ کہ وہ ابراہیم بن مغیرہ جعفی تھے جو پہلے تو مجوس تھے۔ مگر بعد میں یمان جعفی والئے بخارا کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے اور اسی کے نام سے منسوب ہو گئے جعفی یمن کا ایک قبیلہ تھا۔ جسکے دادا کا نام جعفی بن سعد تھا۔

امام بخاریؒ کے والد ماجد کا نام اسمعیل اور کنیت ابو الحسن ہے یہ بخارا کے مشہور علمائے کرام سے ہیں ابن حجر اور ابن حبان فرماتے ہیں۔ کہ آپکا ثقات اہلِ علم میں شمار ہے۔ آپ حماد بن زید اور امام مالکؒ وغیرہم مشاہیر محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ خود اپنی تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں۔ کہ آپکے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن مبارک کی صحبت سے فیضیافتہ تھے۔

امام صاحبؒ کی پیدائش

فتح الباری وغیرہ معتبر کتب تاریخ میں امام صاحب کا سن ولادت ۱۹۴ھ لکھا ہے مگر ابن خلکان نے ۱۹۰ھ لکھا ہے۔ کہ آپ نماز جمعہ کے بعد ۱۲۔ یا ۱۳ [illegible] کو بخارا میں تولد ہوئے۔

[illegible] حافظ ابن حجر کا قول ہے کہ امام صاحب کم سنی میں ہی یتیم ہو گئے۔ آپکے والد ماجد کے اتقا کا یہ حال تھا۔ کہ آپ نے مرتے وقت فرمایا "میرے مال میں ایک درہم بھی مشتبہ اور مال حرام سے نہیں"۔

تعلیم و تربیت

والد کے انتقال کے بعد امام صاحب والدہ ماجدہ کی تربیت سے پرورش پاتے رہے مگر قضا سے طفولیت میں ہی آپ نابینا ہو گئے جسکے لئے انکی والدہ رو رو کر دعائیں کرتی [illegible] انہیں خواب میں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا "تیری دعا قبول ہو گئی"۔ چنانچہ صبح کو دیکھا تو امام صاحب کی آنکھیں روشن تھیں۔ امام صاحب کے ایک بڑے بھائی بھی تھے۔ ۱۰ برس کی عمر میں آپنے حدیث یاد کرنی شروع کی۔ اور گیارھویں سال میں اپنے شیخ کی غلطی پکڑی۔ اور سولھویں برس میں کتاب ابن مبارک کتاب اسامہ وکیل یاد کر لی۔ اور کتب اصحاب الرائے کو بھی عبور فرمالیا۔

پہلا سفر

امام صاحب باوصف محنتی ہونیکے کم خورد اور نحیف الجثہ تھے۔ ہوش سنبھالتے ہی ۱۷ برس کی عمر

والدہ ماجدہ اور بھائی کے ساتھ حج کو تشریف لیگئے۔ اور بعد فراغت رسوم حج امام صاحب تحصیل علوم کیلئے وہیں اقامت گزین بھی ہو گئے۔ چنانچہ آپکی والدہ ماجدہ آپکے بھائی کو (جن کا نام احمد بن اسمٰعیل تھا) ساتھ لیکر اپنے وطن بخارا میں واپس آگئیں جسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد آپکے بھائی صاحب انتقال کر گئے ✦

تالیف و تصنیف

۱۸ سال کی عمر میں آپنے کتاب قضایا الصحابہ و تابعین تصنیف فرمائی بعد ازاں مدینہ منورہ میں تشریف لیگئے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مطہرہ کے پاس بیٹھکر تاریخ کبیر تالیف فرمائی ✦

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ کہ یہ آپکا پہلا سفر تھا۔ اگر آپ اس سے کسی قدر پہلے سفر فرماتے تو طبقہ اعلےٰ کے مشائخ کے معاصرین بنجاتے۔ اور وہی مرتبہ پاتے جو آپکے دیگر معاصرین نے پایا یعنی تابعین میں شمار ہوتے۔ لیکن پھر بھی یزید بن ہارون اور ابو داؤد طیالسی کا زمانہ پا ہی لیا۔

تدوین بخاری اور تحصیل حدیث کیلئے دُور دراز ملکوں کا سفر

سماعت حدیث کیلئے آپنے بلاد اسلامیہ کے متعدد سفر کئے۔ چنانچہ امام صاحب خود فرماتے ہیں کہ میں نے استفادہ حدیث کیلئے مصر و شام کا دو دفعہ سفر کیا۔ چار دفعہ بصرہ کا۔ اور چھ دفعہ حجاز میں گیا۔ اور شمار نہیں کر سکتا کہ کتنی دفعہ محدثین کے ہمراہ کوفہ و بغداد میں آیا۔ اور کیا سنیئے فرمایا کہ میں نے اسی ہزار اشخاص سے روایت کی ہے جو سب کے سب اصحاب حدیث سے تھے۔ آپنے پانچ طبقات کے لوگوں سے احادیث حاصل کی ہیں۔ یعنی تبع تابعین۔ اتباع تبع تابعین۔ اقران۔ اصحاب و تلامذہ سے ✦

قوت ضبط و حافظہ و صحت حدیث شریف

احید بن ابی جعفر والی خراسان روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایکدن امام بخاری نے فرمایا۔ کہ اکثر احادیث ایسی ہیں۔ کہ میں نے بصرہ میں سنی ہیں اور شام میں لکھیں۔ اور جو شام میں سنیں بصرہ میں آکر لکھیں ✦

سلیم بن مجاہد بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت امام بخاریؒ نے فرمایا۔ کہ میں نے صحابہ کرام کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ مگر یہ کہ میں ان میں سے اکثر کے سن وفات اور انکے مقامات و وطن وغیرہ یاد رکھتا ہوں۔ اور صحابہ و تابعین کی کوئی حدیث ایسی نہیں لکھی جسکی اصل کتاب و سنت میں نہ ہو ✦

علی بن الحسین البھکندی کا بیان ہے کہ حضرت امام ایکدفعہ ہمارے یہاں تشریف لائے۔ کسی نے ہماری مجلس سے کہا۔ کہ میں نے حضرت اسحاق بن راہویہ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ مجھے اپنی کتابوں میں سے ستر ہزار حدیثیں تو اسوقت یاد ہیں۔ حضرت امام نے یہ سنکر فرمایا۔ "تم لوگ اس پر تعجب کرتے ہو۔ بھلا جو شخص دس لاکھ حدیثیں یاد رکھتا ہو"۔ گویا یہ اشارہ اپنی نسبت تھا ✦

محمد بن محمد ویہ کا بیان ہے۔ کہ میں نے امام کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ ایک لاکھ حدیث صحیح تو مجھے اس وقت یاد ہے۔ اور دو لاکھ غیر صحیح۔

حاشد بن اسمٰعیل جو کہ آپ کے ہمعصر محدثین میں سے تھے فرماتے ہیں۔ کہ امام بخاریؒ ہم لوگوں کے ساتھ مشائخ بصرہ کی مجالس میں جایا کرتے تھے۔ اور یہ لڑکے ہی تھے اور لکھتے لکھاتے کچھ نہ تھے۔ آخر ایک دن ہم نے اعتراضاً کہا۔ کہ آپ احادیث کو ضبطِ تحریر میں تو لاتے ہی نہیں۔ یہ طریق یادداشت کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ تو حضرت امامؒ نے فرمایا۔ کہ اچھا آپ لوگوں نے جو کچھ ابتک لکھا ہے وہ میرے پاس لاؤ۔ جب ہم لوگ اپنی اپنی بیاضیں لیکر آئے۔ تو انہوں نے صرف زبانی ہماری بیاضوں سے ۱۵ ہزار حدیثیں پڑھکر سنائیں۔

علمائے بغداد سے آپکا مذاکرہ

ابن خلکان نے لکھا ہے۔ کہ امام بخاریؒ نے تحصیل حدیث کیلئے اکثر محدثین دیار و امصار کی طرف سفر کیا۔ یعنی خراسان، جبال، عراق اور حجاز کے شہروں میں گھومتے رہے۔ اور مصر و شام میں جاکر احادیث لکھیں۔ جب آپ بغداد تشریف لیگئے۔ تو علماؤ فضلاء عصر نے آپکے علم و فضل اور یکتائے روزگار ہونے کا اعتراف کیا۔

اکثر علمائے بغداد نے امتحاناً سینکڑوں احادیث کے متن و اسناد میں تغیر و تبدل کر کے آپکے سامنے پیش کرائیں۔ لیکن آپنے ہر ایک حدیث کے متن و اسناد کی صحت کو نہایت عمدگی و وضاحت اور تفصیل کے ساتھ علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا۔ جس سے علمائے بغداد دنگ رہ گئے۔

تالیفِ بخاری کے اسباب و وجوہ

حافظ ابن حجر عسقلانی نے مقدمۂ فتح الباری میں لکھا ہے۔ کہ شروع اسلام میں لوگ احادیث جمع کرتے ہوئے اسلئے ڈرتے تھے۔ کہ کہیں حدیث قرآن شریف کے ساتھ مخلوط نہ ہو جائے ...... مگر پھر تابعین کے زمانہ میں تدوینِ حدیث شروع ہو گئی۔ کیونکہ اکثر فقہا و محدثین مختلف ممالک میں منتشر ہو گئے تھے۔ اور روافض و خوارج اور قدریہ وغیرہ نے شورش برپا کر رکھی تھی اسلئے جمع و تدوینِ فقہ و حدیث کی طرف فقہا و محدثین کا خیال رجوع ہو گیا چنانچہ سب سے پہلے ربیع بن صبیح اور سعید بن ابی عروبہ وغیرہ نے احادیث جمع کرنی شروع کیں۔ اور پھر یہ خیال اعلیٰ طبقہ کے محدثین و فقہا تک پہنچا۔ چنانچہ امام مالکؒ نے موطاء شریف تالیف کی۔ اس میں انہوں نے اہلِ حجاز کی صحیح حدیثوں کو جمع کر کے صحابہؓ و تابعینؒ کو بھی شامل کر لیا۔

اسی طرح دیگر ائمہ و محدثین نے بھی کام شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ دوسری صدی ہجری کے شروع میں ائمہ و محدثین کو یہ خیال ہوا۔ کہ احادیثِ رسول اللہ کو اسطرح جمع کیا جائے۔ کہ اُسکے ساتھ اقوالِ علماء وغیرہ نہ ہوں۔ چنانچہ اس خیال کی بنا پر تدوینِ مسانید (جمع مُسند) شروع ہو گئی اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت اسحٰق بن راہویہ (یعنی حضرت امام بخاریؒ کے شیخ) وغیرہ نے بھی مسانید لکھیں ✦

جب حضرت امام بخاریؒ نے ان تصانیف کو دیکھا۔ کہ یہ کتابیں اپنی اپنی وضع و ترتیب میں بہتر و عمدہ تو ضرور ہیں مگر ان کا کچھ حصّہ ضعیف حدیثوں پر بھی مشتمل ہے۔ اسلئے آپ کی توجہ صرف صحیح احادیث کے جمع کرنے کی طرف مبذول ہوئی۔ ماسوا اسکے حضرت امامؒ نے اپنے شیخ اسحٰق بن راہویہ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا تھا۔ کہ "کاش تم ایک ایسی مختصر کتاب جمع کرتے جو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی جامع ہوتی" چنانچہ حضرت امامؒ فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا یہ فرمانا میرے دل میں کھُب گیا۔ اور میں نے جامع صحیح (یعنی بُخاری شریف) شروع کر دی ✦

بُخاری شریف کے مسودات و ترتیب

محمد بن ابی حاتم الورّاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام بُخاریؒ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ اکثر لوگوں کے درمیان اگر میرے مسودات کے تمام اوراق مُنتشر ہو جائیں۔ تو وہ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ میں نے اپنی کتاب کو تین دفعہ مرتّب کیا ہے ✦

بُخاری شریف کی کل حدیثوں کی تعداد

بُخاری شریف کی تمام احادیث کی تعداد معہ مکرّرات سات ہزار دو سو پچھتر ہے۔ اگر مکرّرات کو خارج کر دیا جائے۔ تو چار ہزار احادیث ہیں۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے نو ہزار بیاسی لکھی ہیں۔ وجہ اسکی یہ ہے۔ کہ ابن حجرؒ نے تعلیقات و متابعات وغیرہ بھی شمار کر لی ہیں۔ غرضیکہ آپ کو چھ لاکھ احادیث معہ متن و اسناد زبانی یاد تھیں۔ انہی سے نو ہزار احادیث آپ نے منتخب کی ہیں ✦

بُخاری شریف کتنے عرصہ میں مکمل ہوئی

اس سے قبل بیان ہو چکا ہے۔ کہ جس وقت حضرت امامؒ نے بُخاری شریف کی تالیف شروع کی تھی۔ اُس وقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ لیکن یہ عجیب نکتہ ہے کہ بخاری شریف کی تکمیل بھی ۱۸ سال ہی میں ہوئی۔ چنانچہ حضرت امامؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اپنی کتاب جامع صحیح میں کوئی حدیث نہیں لکھی مگر غسل کر کے اور دو رکعت دوگانہ ادا کر کے (اور چھ لاکھ

حدیثوں میں سے چھانٹ کر لکھی ہے۔ اور ۱۶ سال میں تکمیل کی ہے۔ اور حرم شریف میں بیٹھکر لکھی ہے۔

بخاری شریف کا علمائے عصر کی خدمت میں پیش ہونا

جب حضرت امام بخاری شریف تکمیل کر چکے۔ تو امام احمدؒ بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی المدائنی وغیرہ محدثین عصر کے سامنے پیش کی۔ تو اُنھوں نے اسے نہایت پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا۔ اور اسکے محاسن وصحت کی تعریف فرمائی۔ بجز چار حدیثوں کے کہ اُن پر اُنھوں نے جرح کی۔

امام صاحبؒ کی دیگر تصنیف و تالیف

بخاری شریف کے علاوہ حضرت امام کی دوسری کتاب کا نام الادب المفرد ہے تیسری رفع الیدین فی الصلوٰۃ چوتھی القرأۃ خلف الامام پانچویں بر الوالدین چھٹی تاریخ کبیر، ساتویں تاریخ اوسط، آٹھویں تاریخ صغیر نویں خلق العباد، دسویں کتاب الضعفاء گیارھویں الجامع الکبیر، بارھویں المسند الکبیر، تیرھویں التفسیر الکبیر، چودھویں کتاب الاشربہ، پندرھویں کتاب الہبہ، سولھویں اسامی الصحابہ، سترھویں کتاب الوحدان، اس میں اُن صحابہ کا ذکر ہے جن سے صرف ایک حدیث روایت کیگئی ہے۔ اٹھارھویں کتاب المبسوط، اُنیسویں کتاب العلل بیسویں الکُنیٰ، اکیسویں کتاب الفواد۔

ممکن ہے کہ مندرجہ بالا تصنیفات کے علاوہ آپکی اور بھی تصنیفات ہوں۔

مجاہدہ و عبادات

معتسم بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کا چاند دیکھتے ہی آپ کے احباب آپکے پاس جمع ہو جاتے۔ اور آپکے ساتھ نماز پڑھتے۔ آپ ہر ایک رکعت میں ۲۰-۲۰ آیتیں پڑھا کرتے۔ ختم قرآن مجید اسی طرح ختم کرتے۔ اور پھر اسیطرح نماز تہجد میں ختم کرتے۔ اور دن کو بھی ہر روز صبح سے افطار تک ایک ختم قرآن مجید کا کر لیتے تھے۔

حضرت امام بخاریؒ شاعر بھی تھے

حضرت امام بخاریؒ کو شعر و سخن میں بھی خاصی دلچسپی اور عبور کامل تھا۔ حاکم نے اپنی تاریخ میں آپ کے یہ دو شعر نقل کئے ہیں :-

اِغْتَنِمْ فِی الْفَرَاغِ فَضْلَ رُکُوْعٍ ❊ فَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَوْتُکَ بَغْتَۃً

کَمْ صَحِیْحٍ رَأَیْتُ مِنْ غَیْرِ سُقْمٍ ❊ ذَھَبَتْ نَفْسُہُ الصَّحِیْحَۃُ فَلْتَۃً

(یعنی فراغت کیوقت رکوع و سجود کو غنیمت سمجھ، مبادا اچانک موت آ جائے کیونکہ میں نے

اکثر لوگوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ بغیر کسی بیماری کے اچھے بھلے تھے، کہ ناگہاں ان کی جان جاتی رہی۔

حضرت امام کی آمدنی اور اخراجات

محمد بن ابی حاتم الوراق کا بیان ہے کہ حضرت امام صاحبؒ فرمایا کرتے تھے "مجھے اپنے ہی کاروبار سے پانچسو درہم ماہوار آمدنی ہوتی ہے وہ سب میں خدمتِ علم میں صرف کر دیتا ہوں۔"

حضرت امام کی تیراندازی

آپ کو تیر اندازی میں بھی خاص شوق اور دسترس حاصل تھی۔ اکثر تیر اندازی کے لئے صحرا میں تشریف لیجایا کرتے تھے۔ محمد بن حاتم کہتے ہیں۔ کہ میں نے نہیں دیکھا۔ کہ آپ کے تیر نے کبھی خطا کی ہو لیکن صرف دو دفعہ۔

حضرت امامؒ کے معاصرین کی زبان سے آپ کی تعریف

ابو حاتم الرازی کا قول ہے۔ کہ خراسان کی سرزمین نے کبھی بھی امام بخاریؒ جیسا حافظہ والا شخص پیدا نہ کیا ہوگا۔ اور نہ ہی عراق عرب میں کوئی ایسا شخص نکلا ہوگا۔

امام دارمی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حجاز و شام اور عراق و عرب میں علمائے حرمین شریفین کو بھی دیکھا ہے۔ مگر محمد بن اسمٰعیل جیسا جامعیتؒ الاکسی کو بھی نہیں پایا۔

ابو سہلؒ کہتے ہیں۔ کہ میں حجاز و شام اور کوفہ و بصرہ میں گیا۔ وہاں کے تمام علماؤ فضلا حضرت امام بخاری کو اپنے پر ترجیح دیتے تھے۔ اور انہیں اپنے سے افضل جانتے تھے۔ تیس۳۰ سے زائد علمائے مصر حضرت امامؒ کی زیارت کے مشتاق تھے۔

امام الائمہ ابو بکر بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہ فرماتے ہیں۔ کہ آسمان کے نیچے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے کوئی بھی اعلم بالحدیث نہیں ہے۔ امام ترمذیؒ، امام مسلمؒ، ابو عمرو الخفاف عبداللہ بن محاد الآیلی، حاکم ابو احمدؒ وغیرہ وغیرہ حضرات نے اسیطرح کی مختلف تعریفیں فرمائی ہیں۔ بغداد و سمرقند میں آپ کے ساتھ اکثر علمائے عصر کے مذاکرے بھی ہوئے۔ جن میں آپ برتر و فائق رہے۔ نیشاپور میں آپ تشریف لے گئے۔ تو بعض علمانے آپکے ساتھ حسد کیا مگر آپ وہاں سے تشریف لے آئے۔ تاکہ فتنہ پیدا نہ ہو۔

بخارا میں واپسی اور وفات

جب آپ نیشاپور سے بخارا میں واپس تشریف لائے۔ تو بیرون شہر ایک فرسنگ کے فاصلہ پر آپ کے لئے خیمے نصب کئے گئے۔ اور ہر خاص و عام نے آپ کا استقبال کیا حتی کہ کوئی مشہور و معروف شخص بھی باقی نہ رہا۔ امرا نے اس قدر اظہار مسرت کیا۔ کہ آپ

پر سے درہم و دینار نچھاور کئے۔ ایک مدت تک بخارا میں قیام پذیر رہے۔ بعد ازاں امیر بخارا کے ساتھ آپ کا بگاڑ ہوگیا۔ کیونکہ وہ اپنی امارت کے گھمنڈ میں آپ سے محض اپنے اور اپنی اولاد کیلئے اپنے مکان پر بخاری شریف کا علم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ مگر آپ نے انکار کر دیا تھا اسی وجہ سے اس نے بگڑ کر امام صاحب کو بخارا سے نکال دیا۔ اور آپ بخارا سے خرتنگ چلے آئے۔ جو مضافاتِ سمرقند میں سے ایک قریہ ہے۔ جہاں آپ کے کچھ عزیز و اقارب بھی تھے۔ چندروز کے بعد جب آپ نماز تہجد سے فارغ ہوئے۔ تو آپ نے دعا کی۔ کہ یا الٰہ العٰلمین! تیری زمین میرے اوپر تنگ ہوگئی ہے۔ اب تو مجھے اپنے پاس بلالے۔ چنانچہ مہینہ پورا نہ ہونے پایا تھا۔ کہ شب عید الفطر ۲۵۶ھ کو انتقال فرما گئے۔ اور عید کے روز نماز عصر کے بعد دفن کیئے گئے۔ گویا علم حدیث کا آفتاب غروب ہوگیا۔

عمر باسٹھ سال ہوئی۔

شعرائے وقت نے مرثئے لکھے تاریخیں کہیں غرضکہ ایک عالم ماتمکدہ بنگیا۔

۷۸۶

راویانِ تجریدالبُخاری

ابو ایوبؓ

نام آپ کا خالد بن زید انصاری خزرجی ہے لیکن مشہور زیادہ تر "ابو ایوب انصاری" اسی کنیت سے ہیں۔ تمام جہادوں اور لڑائیوں میں یہ حضرت علی المرتضٰیؓ کے ساتھ تھے۔ اور قسطنطنیہ میں ۵۱ھ میں آپکا انتقال ہوا جسکی تفصیل یہ ہے کہ یزید بن معاویہؓ کے ساتھ قسطنطنیہ کے جہاد میں شریک تھے۔ کہ سخت بیمار ہوگئے۔ اس وقت آپ نے اپنے ہمراہیوں سے وصیت کی۔ کہ اگر میں اسی حالت میں انتقال کر جاؤں۔ اور تم دشمنوں پر حملہ کرو۔ تو میرا جنازہ بھی ساتھ لے لینا۔ اور جس وقت تم ان سے مصروفِ جہاد ہوکر شمشیرزنی و معرکہ آرائی شروع کرو۔ تو میری لاش کو اپنے پیروں میں دفن کر دینا۔ چنانچہ ان مجاہدین نے آپ کی وصیت پر ویسا ہی عمل کیا۔ قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے آپ کا مزار پُرانوار ہے۔ اور آجتک زیارت گاہ عام و خاص ہے۔ اس مزار مقدس کی برکت سے اکثر امراض دور ہوتے ہیں۔ اور لوگ خلوصِ عقیدت سے شفایاب اور بامراد ہوتے ہیں۔

جناب ابو ایوبؓ سے اکثر لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

قسطنطنیہ کا ق مضموم س ساکن ط مضموم ن ساکن ط مکسور اور ی ساکن اور ن مفتوح ہے یوں ہی کا قول ہے۔ کہ ہم نے اس نام کو اسی طرح ضبط کیا ہے۔ اور اسی طرح مشہور ہے۔ مگر مشارق میں قاضی عیاض مغربی نے آخر میں یائے مشدد کے ساتھ بھی نقل کیا ہے۔

ابو امامۃ الباہلی صُدَیّ بن عجلان باہلی

(صُدی میں ص مضموم د مفتوح اور ی مشدد ہے)۔

ابتدا میں آپ کی سکونت مصر میں تھی۔ بعد ازاں شہر حمص میں تشریف لے آئے۔ آپ اُن لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے کثرت کے ساتھ حدیثیں روایت کی ہیں۔ اکثر حدیثیں آپ کی اہل شام نے جمع کی ہیں۔ اور اکثر لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۶ھ کو آپنے ۹۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مدفن آپ کا حمص ہی میں ہے شام میں تمام صحابہ کے اخیر آپنے رحلت کی ہے۔ لیکن بعض کہتے ہیں۔ کہ شام میں سب کے اخیر عبداللہ بن بشر کا انتقال ہوا۔

ابو امامہ انصاریؓ

آپ کا نام سعد بن سہل بن حنیف انصاری اوسی ہے۔ مگر زیادہ تر کنیت ہی مشہور ہے۔ آپ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف سے دو سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی ان کا نام ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر رکھا تھا۔ بسبب طفلی کے آپنے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سُنی۔ اسی لئے اکثر صحابہ نے اُن کو صحابہ کے بعد کے لوگوں میں لکھا ہے۔ لیکن ابن عبد البر آپکو صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ یہ مدینہ منورہ کے تابعین میں بہت بڑے بزرگ اور عالم اجل تھے۔

اپنے والد اور ابو سعید خدری وغیرہ سے انہوں نے حدیث کی سند حاصل کی ہے۔ اور خود آپ سے اکثر لوگوں نے۔ بانویں سال کی عمر کو پہنچکر سنہ ۱۰۰ھ میں آپنے انتقال فرمایا۔

ابو بکر صدیقؓ

آپ کا نام نامی عبداللہ بن عثمان ابو قحافہ ہے۔ سلسلۂ نسب آپکا اس طرح پر ہے۔ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمر بن سعد بن تیم بن مرہ۔ یعنی ساتویں پشت میں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں۔ اور آپ کو عتیق اس لئے کہتے ہیں۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ جو یہ چاہتا ہو۔ کہ دوزخ سے آزاد آدمی کو دیکھے۔ تو وہ ابو بکرؓ صدیق کو دیکھ لے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زندگی کے تمام مواقعات میں شریکِ حال رہے ہیں یعنی ایام جاہلیت اور زمانۂ اسلام میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی جدا نہیں ہوئے۔ آپ مردوں میں پہلے مسلمان ہیں۔ رنگ آپ کا سفید۔ جسم پتلا تک لاغر چہرے کی رگیں دکھائی دیتی تھیں۔ آنکھیں دبی ہوئی اندر کو تھیں۔ پیشانی اُبھری ہوئی تھی۔ وسمہ و حنا کا خضاب لگاتے تھے +

آپ خود بالذات آپکے والدین اور آپکے بیٹے اور پوتے تک حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ بابرکت سے مشرف ہوئے ہیں اور یہ فضیلت کسی اور صحابی کو نصیب نہیں ہوئی +

حضرت صدیق اکبر کی پیدائش واقعۂ عام الفیل سے اڑھائی سال پہلے مکہ معظمہ میں ہوئی۔ اور وصال مدینہ منورہ میں۔ سہ شنبہ کی رات ۲۲۔ جمادی الاول (یا جمادی الآخر) سـ۱۳ـنہ کو بعمر ۶۶۔ سال فوت ہوئے +

مغرب اور عشا کے درمیان فوت ہوئے +

آپنے وصیت فرمائی تھی۔ کہ ان کو اُنکی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیس غسل دیں چنانچہ اُنہوں نے ہی غسل دیا۔ اور حضرت عمرؓ فاروق نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ کُل دو سال اور چار ماہ آپنے فرائض خلافت انجام دیئے +

اکثر صحابہ اور تابعین نے حضرت ابوبکرؓ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ مگر چونکہ حضور سرورِ کائنات صلعم کے بعد نہایت قلیل مُدت تک آپ زندہ رہے۔ اس سبب سے بہت تھوڑی حدیثیں آپسے روایت کیگئی ہیں۔ اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے۔ کہ رسولکریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیقؓ کل انسانوں سے افضل ہیں +

اکثر آیاتِ قرآن مجید حضرت صدیق کی شان و فضیلت میں وارد ہیں۔ اور اس طرح کثرت کے ساتھ احادیث نبویؐ حضرت صدیق رضؓ کی شان و فضیلت کو ظاہر کرتی ہیں +

ابوبکرؓ بن نفیع بن حارث

یہ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے۔ اور کُنیت انکی ان کے نام سے بھی زیادہ مشہور تھی۔ کہتے ہیں۔ کہ ابوبکرؓ غزوۂ طائف کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور خود حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی کُنیت ابوبکرہ تجویز کی تھی۔ اور ان کو آزاد کر دیا تھا۔ اسی لئے یہ حضور علیہ السلام کے آزاد کنندگان میں شامل ہیں۔ انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کرلی تھی۔ اور وہیں سـ۴۹ـنہ میں وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے +

لقیع کاف مضموم ۔ ق مفتوح اور ی ساکن ہے +

ابوبردہ ہانی بن نیار رضؓ

بیعتِ عقبہ ثانیہ میں منجملہ اور ستر آدمیوں کے شریک تھے اور غزوۂ بدر اور اُسکے بعد تمام غزوات میں شریکِ جہاد رہے ۔ براءؓ بن عازب کے آپ چچا ہیں ۔ اور خود آپ کی کوئی اولاد نہ تھی ۔ حضرت علیؓ کے ہمراہ لڑائیوں میں شریک ہو کر حضرت معاویہؓ کے شروع زمانہ میں انتقال کیا ۔ براءؓ اور جابرؓ نے ان سے روایت حدیث کی ہے +

ہانی ۔ ن کی زیر اور اُسکے بعد ہمزہ کے ساتھ ہے ۔ نیار ۔ ن کی زیر اور ی کی تخفیف کے ساتھ ہے +

ابو بشیر قیس بن عبید انصاری مازنی

ابن عبدالبر صاحب الاستیعاب لکھتے ہیں ۔ کہ ان کا نام ٹھیک طور پر معلوم نہیں ۔ اور نہ کسی ایسے شخص نے بیان کیا ہے جس پر اعتماد اور وثوق کیا جائے ۔ ابن مندہ نے اپنی کتاب الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے ۔ مگر ان کا نام نہیں لکھا ۔ واقعۂ حرہ کے بعد بہت لوگوں نے ان سے روایت کی ہے ۔ اور عمر بھی انکی بہت طویل ہوئی ہے +

ابو حمید عبدالرحمٰن بن سعد انصاری خزرجی ساعدی رضؓ

آپ کی کنیت ہی زیادہ تر مشہور ہے ۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے ۔ امیر معاویہؓ کے آخری زمانہ میں ان کا انتقال ہوا +

ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضؓ

بعض ان کا نام ہشیم اور بعض ہشیم اور بعض ہاشم بتلاتے ہیں ۔ یہ فاضلانِ صحابہ میں سے تھے ۔ بدر اور اُحد اور کل لڑائیوں میں شریک ہوئے ۔ اور یمامہ کی لڑائی میں ترپن (۵۳) برس کی عمر میں شہید ہوئے +

ابو درداء رضؓ

(عویمر بن عامر انصاری خزرجی) +

ان کی کنیت ہی زیادہ تر مشہور عام ہے ۔ درداء آپکی بیٹی کا نام تھا ۔ یہ اپنے گھر والوں میں سب کے بعد اسلام لائے تھے ۔ مگر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ۔ یہ بڑے دانا اور عالم اور لائق حکیم تھے ۔ شام کی سکونت اختیار کر لی تھی ۔ لیکن دمشق میں ۳۲ھ کو آپ کی وفات ہوئی +

ابو ذر غفاری رضؓ

آپ کا نام جندب بن جنادہ ہے ۔ اور آپ مشہور صحابہ زاہدین اور مہاجرین میں سے ہیں ۔ آپ کو قدیم الکرام بھی کہتے ہیں ۔ کہ چار

شخصوں کے بعد آپ پانچویں مسلمان ہیں۔ یہ اسلام سے پہلے بھی بت عبادت گذار تھے۔ جب اسلام لائے تو اپنی قوم میں اُسکی ہدایت کیواسطے چلے گئے۔ اور پھر غزوۂ خندق کے بعد مدینہ شریف میں حاضر ہوئے۔ اور بعد میں اُنہوں نے مقام زبدہ کا رہنا اختیار کر لیا یہانتک کہ وہیں حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے اُن سے روایت کی ہے ؞

ابُوسیف القیسؓ

حضرت ابراہیم بن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ اُن کی بیوی اُم بردہ نے اُن کو دُودھ پلایا تھا۔ اور اُن کا نام براء بن اوس انصاری ہے۔ مگر کُنیت اُنکی زیادہ تر مشہور ہے ؞

ابُوسعیدؓ بن مالک انصاری خدری

آپکی بھی کُنیت ہی زیادہ تر مشہور ہے۔ آپ بہت بڑے فاضل اور عالم متبحر تھے۔ اور زیادہ حدیث بیان کرنیوالے صحابہ میں سے ہیں۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے ان سے روایت کی ہے ۷۴؁ھ میں ان کا انتقال ہُوا۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ عمر انکی ۸۴ سال تھی ؞

خدری کی خ مضموم اور د ساکن ہے ؞

ابُوسُفیانؓ بن صخر بن حرب اموی قریشی

یہ امیر معاویہؓ کے والد تھے۔ اور عام الفیل سے دس سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ ایام جاہلیت میں قریش کے بڑے سردار اور صاحب نشان تھے۔ فتح مکہ کے روز یہ مُسلمان ہوئے۔ حُنین کی لڑائی میں یہ شریک تھے۔ حضرتؐ نے انکو مال غنیمت میں سے سَو اونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے۔ طائف کی لڑائی میں ابوسُفیان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی اور پھر یرموک کی لڑائی میں دوسری آنکھ بھی اُنکی ایک پتھر سے پھُوٹ گئی۔ اور یہ بالکل اندھے ہو گئے۔ عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے روایت کی ہے۔ شہر مدینہ میں ۳۴؁ھ میں اِنکا انتقال ہُوا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے ؞

ابُوشریحؓ خویلد بن عمر کعبی عدی خزاعی

آپ فتح مکہ سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپکی کُنیت ہی زیادہ تر مشہور ہے اہل حجاز میں آپ کی بہت قدر و منزلت ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے وفات آپ کی مدینہ منورہ میں ۶۸؁ھ کو ہوئی ؞

ابُوطلحہ زیدؓ بن سہل انصاری نجاری

آپ انسؓ بن مالک کی والدہ کے دُوسرے

شہور ہیں۔ آپکی بھی کنیت زیادہ تر مشہور ہے۔ آپ بہت بڑے تیرانداز تھے۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکی نسبت فرمایا۔ کہ ابو طلحہؓ کی آواز ایک لشکر میں ایک گروہ سے بڑھکر ہے۔ بیعت عقبہ کے ستر آدمیوں میں سے آپ بھی ایک ہیں۔ بدر اور اُس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ عمر آپنے ستتر سال کی پائی ہے۔ اہلِ بصرہ کہتے ہیں۔ کہ آپ کا انتقال سمندر میں کشتی پر ہُوا۔ اور سات روز کے بعد جزیرہ میں دفن ہوئے۔ اکثر صحابہ نے آپسے روایت کی ہے۔ اور وفات ۳۱ھ میں ہوئی ہے۔

ابو قتادہؓ حارث بن ربعی انصاری

آپ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں سواروں میں سے تھے۔ اور ہر ایک موقع پر شریک حال رہے۔ آپکی کنیت نام سے بھی زیادہ مشہور ہے۔ ربعی میں رؔ مکسور اور بؔ ساکن اور عینؔ مکسور ہے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۴ھ کو ہوئی ہے لیکن بعض کہتے ہیں۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہدِ خلافت میں بمقام کوفہ ستر برس کی عمر میں انتقال ہُوا۔

ابو موسیٰ عبداللہؓ بن قیس اشعری

آپ مکہ معظمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ پھر ہجرت کرکے حبشہ چلے گئے۔ بعدازاں وہاں سے اہلِ سفینہ کے ساتھ اسوقت حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ جبکہ آپ خیبر میں تشریف فرما تھے۔ حضرت عمرؓ فاروق نے ابو موسیٰ کو ۲۰ھ میں حاکم بصرہ مقرر فرمایا۔ جبکہ ابو موسےٰ نے اہوازہ کو فتح کیا تھا حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی شروع خلافت تک آپ اسی عہدہ پر برقرار رہے۔ بعدازاں آپکا تبادلہ کوفہ میں ہوگیا حضرت عثمانؓ کے قتل تک آپ وہاں کے حاکم رہے۔ جب حضرت عثمانؓ شہید ہوگئے۔ تو آپ مکہ معظمہ میں تشریف لے آئے۔ اور وہیں ۵۲ھ میں وفات پائی۔

ابو مسعودؓ عقبہ بن عمرو انصاری بدری

آپ عقبہ ثانیہ میں شریک تھے شمولیتِ غزوۂ بدر کے متعلق آپکی نسبت بہت اختلاف ہے۔ اکثر اہل علم مورخین کے نزدیک آپ شاملِ غزوۂ بدر نہیں تھے۔ اور بعض کا خیال ہے۔ کہ شریک تھے۔ آپ کو بدری اسلئے کہتے ہیں۔ کہ چاہِ بدر پر آپنے قیام کیا تھا آخر میں آپنے کوفہ کی رہائش اختیار کرلی تھی۔ آپ کی وفات حضرت علی رضؓ کے عہدِ خلافت میں ۴۱ھ یا ۴۲ھ کو ہوئی۔ آپ کے صاحبزادہ مسمی بشیر اور اکثر دیگر لوگوں نے آپسے روایت حدیث کی ہے۔

ابُو مالک کعبؓ بن عاصم اشعری

آپ کا نام امام بخاریؒ نے اسی طرز پر اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ اور امام بخاریؒ عبدالرحمٰن بن غنم کی حدیث جو اُن سے روایت کرتے ہیں۔ تو اسطرح کہتے ہیں۔ کہ ہم سے ابو عامر یا ابو مالک رضؓ (شک کے ساتھ) نے روایت کی۔ ابن المدینی کہتے ہیں۔ ابو مالک ہی صحیح ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کے عہدِ خلافت میں آپکی وفات ہوئی۔

ابُو ھُریرہ رضؓ

آپ کے نام و نسب میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ لیکن سب سے زیادہ مشہور یہ قول ہے۔ کہ ایامِ جاہلیت میں آپکا نام عبد شمس یا عبد عمرو تھا۔ مگر قبولِ اسلام کے بعد عبداللہ یا عبدالرحمٰن رکھا گیا۔

ابو حامد حاکم کا قول ہے۔ کہ میرے نزدیک تمام اقوال سے زیادہ تر مستند و صحیح قول یہ ہے۔ کہ ابو ہریرہؓ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر تھا۔ مگر آپ کی کُنیت اسقدر مشہور ہوگئی۔ کہ گویا اسکے سوا آپکا کوئی اور نام ہی نہ تھا۔ جنگِ خیبر میں اسی سال آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوۂ خیبر میں حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریکِ جہاد تھے۔ پھر تو حضرت محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسا رہنے لگے۔ کہ ایسا کوئی نہ رہتا تھا۔ اور اسطرح علم حاصل کرنے لگے۔ کہ جہاں آپؐ جاتے۔ وہیں یہ بھی حضورؐ کے ساتھ جاتے۔ ابو ہریرہؓ تمام صحابہ میں سب سے زیادہ حدیث شریف کے حافظ تھے۔ یعنی جس قدر احادیث آپکو یاد تھیں۔ کسی کو یاد نہ تھیں۔

کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ میں نے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ کہ یارسول اللہ! آپ سے بہت سی باتیں سُنتا ہوں۔ مگر وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ حضور سرورِ کائنات صلعم نے فرمایا۔ اچھا تم اپنی چادر بچھاؤ۔ میں نے چادر بچھائی۔ اور حضور نے فرمانا شروع کیا۔ بہت کچھ فرمایا۔ اور جو فرمایا۔ وہ سب مجھ کو یاد رہا۔ پھر میں کوئی بات نہ بھُولا۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں۔ کہ آٹھ سو صحابہ اور تابعین سے زیادہ نے جن میں ابن عباسؓ اور ابنؓ عمر اور جابرؓ اور انسؓ بھی ہیں۔ ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ آپکا انتقال مدینہ منورہ میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں ہوا۔ عمر آپ کی اٹھتر سال کی تھی۔ ابو ہریرہ ان کو اس سبب سے کہتے تھے۔ کہ آپ نے ایک چھوٹی سی بلی پال رکھی تھی۔ اور ہر وقت اُس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

ابُو واقد حارثؓ بن عوف لیثی

آپ قدیم الاسلام لوگوں میں سے ہیں۔ اور اہلِ مدینہ

میں آپ کا شمار ہے۔ مکہ معظمہ میں ایک سال تک رہے تھے۔ اور وہیں ۶۰ھ میں جب آپ کی عمر ۹۰ سال کی تھی انتقال کیا۔ اور مقام فخ یا فنیج میں دفن ہوئے۔

ابو عبس عبدالرحمٰن رضؓ بن جُبیر انصاری حارثی

آپ کی کُنیت ہی زیادہ تر مشہور ہے غزوۂ بدر میں آپ شریک تھے۔ آپ نے ستر سال کی عمر پائی۔ عموماً رافع بن خدیج نے ان سے روایت کی ہے۔ آپؓ نے مدینہ منورہ میں ۳۴ھ ہجری کو انتقال کیا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

عبس میں ع اور ب مفتوح ہے۔

ابو جُہیم رضؓ

(ج مضموم اور ہ مفتوح کے ساتھ)
عبداللہ ان کا نام ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری ان کا نام ہے۔ صمہ ص مکسور اور م مشدد کے ساتھ۔

ابو جُحیفہ رضؓ

آپ کا نام وہب بن عبداللہ عامری ہے۔ سکونت کوفہ میں اختیار کر لی تھی۔ اور یہ چھوٹے صحابیوں میں سے تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔ مگر اُنہوں نے حضور علیہ السلام سے حدیث سُنی ہے۔ اور روایت بھی کی ہے۔ آپ کا انتقال کوفہ میں ۷۴ھ میں ہوا۔ ان کے بیٹے عونؔ اور اکثر صحابہ تابعین نے ان سے روایت کی ہے (جحیفہ کا ج مضموم اور ح مفتوح کے ساتھ ہے)۔

اُبی بن کعب رضؓ انصاری خزرجی

آپ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے۔ آپ اُن چھ صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حضورؐ کی زندگی ہی میں تمام قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔ ابی بن کعب تمام صحابہ میں سے زیادہ قرآن مجید کے قاری اور اُن فقہا میں سے ہیں۔ جو حضورؐ ہادئ اسلام کی موجودگی میں ہی مدینہ منورہ میں فتوے دیا کرتے تھے۔ حضور سرورکائنات صلعم نے آپکی کُنیت ابو المنذر اور حضرت عمرؓ فاروق کی کُنیت ابو الطفیل تجویز کی تھی۔ اور سید الانصار آپ کو اور سید المسلمین حضرت عمرؓ کو خطاب عطا فرمایا تھا۔ ابی بن کعبؓ نے سنہ ۱۹ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

اُسامہ رضؓ بن زید بن حارثہ القضاعی

آپ کی والدہ کا نام برکہ ہے۔ جس کی کُنیت اُمّ ایمن تھی۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلاوی تھیں یعنے حضور سرور کائنات کے والد ماجد جناب عبداللہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔

اور اُسامہؓ اسکے بیٹے خاص حضور علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام تھے جب حضور کا وصال ہوا ہے۔ تو اُسامہؓ کی عمر بیس برس کی تھی۔ بعض مورخین نے آپکی عمر کے متعلق اختلاف بھی کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد وادی القرٰی میں جاکر وفات پائی۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ ۵۴ھ میں آپنے رحلت فرمائی۔ ابن عبدالبرؒ کا قول ہے۔ کہ یہ روایت میرے نزدیک صحیح ترین ہے۔ اکثر اشخاص نے جناب اُسامہؓ موصوف سے روایت حدیث کی ہے۔

اُسیدؓ بن حضیر انصاری اوسی

آپ اُن مشتاقانِ اسلام میں سے ہیں جو بیعتِ عقبہ ثانیہ میں موجود تھے۔ جناب اُسید عقبہ والی رات کو نقیب مقرر کئے گئے تھے۔ عقبۂ اولی اور عقبۂ ثانیہ میں ایک سال کی تفاوت ہے۔ غزوہ بدر اور اسکے بعد کے غزوات میں بھی آپ شریک ہوتے رہے ہیں۔ اور اکثر صحابہ نے آپسے روایت حدیث کی ہے۔ ۲۰ھ کو مدینہ منورہ میں آپکا انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

اشعثؓ بن قیس بن معدیکرب

آپ کی کُنیت ابو محمد کندی ہے۔ آپ بنی کندہ کے رؤسا میں سے تھے۔ ۱۰ھ میں بنی کندہ کو لیکر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے۔ ایام جاہلیت میں آپکی قوم آپکی فرمانبردار تھی۔ قبول اسلام کے بعد بھی آپکی وجاہت ظاہری میں فرق نہیں آیا۔ جب حضور سرور کائنات کا وصال ہوگیا۔ تو یہ مُرتد ہوگئے تھے۔ لیکن حضرت صدیق اکبرؓ کے عہدِ خلافت میں آپکی جانبازانہ مساعی کے باعث اشعث دوبارہ مسلمان ہوگئے۔ اور کوفہ کی سکونت اختیار کرلی۔ بالآخر ۴۰ھ کو کوفہ ہی میں وفات پائی۔ حضرت حسن علیہ السلام بن حضرت علیؓ المرتضٰے نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی۔ اکثر لوگوں نے آپسے روایت حدیث کی ہے۔

انسؓ بن مالک بن نضر

آپ کی کُنیت ابو حمزہ خزرجی ہے اور آپ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے خدام خاص میں سے تھے آپکی والدہ کا نام ام سلیم بنت سلمان ہے۔ جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ تو اُسوقت جناب انسؓ کی عمر دس سال تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مدینہ منورہ کو چھوڑ کر خلق اللہ کو اپنے فیضان علوم سے مستفیض کرنے کے لئے بصرہ تشریف لیگئے۔ باقی تمام عمر آپنے بصرہ ہی میں بسر کی۔ اور تمام صحابہ کے بعد ۹۱ھ میں وفات پائی۔ بعض مورخین نے آپ کی عمر ایکسوتین سال لکھی ہے۔ اور بعض نے نوے سال۔ ابن عبداللہ بھی موخرالذکر روایت کی تصدیق کرتے ہیں۔ جناب انسؓ نہایت کثیر الاولاد ہوئے ہیں۔ بعض کے نزدیک ایکسو کے قریب آپکے

بچے تھے۔ اور بعض کے نزدیک اٹھ۔ جن میں دو بیٹیاں اور اٹھتر بیٹے۔ یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی۔ کہ آپ کی بیویاں کس قدر تھیں۔ اکثر لوگوں نے حضرت انسؓ موصوف سے روایت حدیث کی ہے۔

العلاء الحضرمیؓ آپ کا نام عبداللہ ہے۔ آپ حضرموت کے باشندے تھے۔ آپ کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عامل بحرین مقرر فرمایا تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کو اس عہدہ پر بحال رکھا یہاں تک کہ ۱۴ھ میں آپ وفات پا گئے۔ سائب بن دغرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

اسماءؓ بنت ابوبکر صدّیق ذات النطاقین آپ کا لقب ہے۔ کیونکہ جب بات حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کی نیت سے نکلے ہیں۔ اُس رات انہوں نے اپنے نطاق یعنی کمربند کو پھاڑ کر نصف سے حضرتؐ کی مشک اور نصف سے آپکا سامان سفر باندھا۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ آدھے سے اُنہوں نے حضور علیہ السلام کا اسباب باندھا تھا۔ اور آدھا اپنے کام میں رکھا تھا۔

اسماء موصوفہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ ہیں۔ مکہ معظمہ میں اول ہی اول اسلام لائی تھیں۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ سترہ آدمیوں کے اسلام لانے کے بعد یہ مسلمان ہوئی تھیں۔ اور اپنی ہمشیرہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے دس سال بڑی تھیں۔ آپ کا انتقال ۷۳ھ میں آپکے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے قتل کے دس یا بیس دن بعد ہوا۔ جو بیٹے کی محبت کی دلیل ہے۔ اکثر لوگوں نے حضرت اسماء سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپنے سو سال کی عمر پائی ہے۔

اُمّ الفضل لبابہؓ بنت حارث عامریہ آپ امّ المومنین حضرت میمونہ کی ہمشیرہ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بیوی ہیں ان سے بہت اولاد ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہی عورت حضرت خدیجۃ الکبرےٰ کے بعد ایمان لائی تھیں اُمّ الفضل نے حضرت رسالتمآب سے اکثر احادیث روایت کی ہیں۔

اُمّ قیسؓ بنت محصن اسدیہ آپ عکاشہ کی ہمشیرہ ہیں۔ قدیم زمانہ میں یہ مکہ مکرمہ میں ایمان لائی تھیں۔ اور حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے بھی مشرف ہوئی تھیں۔ مدینہ منورہ میں انہوں نے بھی ہجرت کی تھی۔

اُمّ ہانیؓ آپکا نام فاطمہ بنت ابی طالب ہے۔ اور آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہمشیرہ ہیں۔ ھبیرہ بن ابی ذھب ان کے شوہر ہیں۔

ام ہانی سے اکثر لوگوں نے جنمیں حضرت علی اور ابن عباس بھی ہیں روایت کی ہے +

اُمِ حبیبہ رضی (اُم المومنین) نام ان کا رملہ بنت سفیان بن صخر بن حرب ہے۔ والدہ انکی صفیہ بنت ابی العاص حضرت عثمان کی پھوپھی تھیں۔ آنحضرت صلعم نے ان سے کس جگہ اور کس وقت نکاح کیا تھا۔ اسمیں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں۔ کہ ان کا نکاح حضرت رسالتمآب سے حبشہ میں ہوا تھا۔ اور نجاشی نے باندھا تھا۔ چار سو دینار۔ اور بعض کہتے ہیں کہ چار ہزار دینار مہر کے اپنے پاس سے دئے تھے۔ پھر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے شرجبیل بن حسنہ کو بھیجکر انکو بلوایا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ حضرت نے ان سے مدینہ منورہ ہی میں نکاح فرمایا تھا۔ اور حضرت عثمان رضی نے نکاح باندھا تھا۔ اور یہی صحیح بھی معلوم ہوتا ہے +

حضرت اُم حبیبہؓ نے ۴۴ھ میں انتقال فرمایا۔ اکثر لوگوں نے آپسے روایت کی ہے +

اُم العلاء انصاریہ رضی اہل مدینہ میں آپکی حدیث معتبر مانی جاتی ہے۔ آپکے بیٹے خارجہ بن زید نے آپسے روایت کی ہے۔ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی بیماری میں اُنکی مزاج پرسی اور عیادت کیلئے تشریف لیگئے تھے +

اُم عطیہ رضی نسیبہ بنت کعب رضی بعض آپ کو بنت حارث انصاریہ کہتے ہیں۔ انہوں نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ اُم عطیہ بڑی بزرگ صحابیہ تھیں۔ اور اکثر غزوات میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک جہاد بھی ہوئی تھیں۔ بیماروں کی تیمارداری اور زخمیونکی خبر گیری کرتی تھیں۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے +

اُم شریک انصاریہ رضی یہ وہی ہیں۔ جن کا ذکر فاطمہ بنت قیس نے کتاب العدۃ میں کیا ہے۔ کہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا۔ کہ تم اُم شریک کے گھر میں عدت بیٹھ لو۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ جن کو حضور علیہ السلام نے عدت میں بیٹھنے کا حکم فرمایا تھا۔ وہ اُم شریک اولی تھیں۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی اُم شریک قرشیہ بنی لوئی بن غالب میں سے ہیں۔ اور یہ انصاریہ ہیں۔ فاطمہ بنت قیس کی حدیث کی بعض روایتوں میں آیا ہے۔ کہ اُم شریک عقبہ رضی کی زوجہ تھیں +

اُم سلمہ رضی آپ اُم المومنین ہند بنت امیہ ہیں۔ حضرت سے پہلے ابو سلمہ کے پاس تھیں۔ پھر جب انکا انتقال ہو گیا۔ تو ۲ھ اور بقول بعض ۳ھ میں حضرت نے اسی سال میں کہ جسمیں ابو سلمہ رضی نے انتقال کیا تھا اُن سے نکاح کیا۔ حضرت اُم سلمہ کی وفات ۵۹ھ میں ہوئی۔ اور آپ جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ آپکی عمر چوراسی سال کی تھی۔ ابن عباس رضی،

عائشہؓ اور زینب انکی بیٹی اور عمران کے بیٹے نے آپسے روایت کی ہے ٭

اُمِّ حرام بنت مِلحان بن خالد نجاریّہ

آپ ام سلیم کی خواہر ہیں۔ مشرف باسلام ہونیکے بعد آپنے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اکثر ان کے مکان پر دوپہر کے وقت استراحت فرماتے تھے۔ ام حرام عبادہ بن صامت کی زوجہ تھیں۔ اور حضرت عثمان کے عہدِ خلافت میں جب ملکِ رُوم پر جہاد کے لئے فوج کشی ہوئی۔ تو یہ بھی اپنے خاوند کے ساتھ جہاد میں شریک تھیں۔ وہیں آپکا انتقال ہُوا۔ آپکا مزار شہر قبرس میں موجود ہے آپکے بھانجے انس بن مالک اور آپکے خاوند عبادہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ابن عبدالبرّ کہتے ہیں۔ کہ مجھکو سوائے انکی کُنیت کے انکا نام صحیح طور پر نہیں معلوم ہُوا۔ مِلحان کی م مکسور ہے۔ اور ل ساکن ٭

اُمِّ خالد بن سعید بن عاصؓ امویّہ

آپ کی کُنیت آپکے نام سے زیادہ مشہور ہے۔ آپکی ولادت حبشہ میں ہوئی۔ جہاں سے بچپن ہی میں انہیں والدین لیکر مدینہ منورہ میں چلے آئے تھے۔ اور زبیر بن عوام نے اِن سے شادی کی تھی۔ بہت لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے ٭

اُمِّ کلثوم بنتِ عقبہ بن ابی معیط

آپ مکّہ معظمہ میں مشرف باسلام ہوئی تھیں اور پیدل ہجرت کرکے حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے سعادت اندوز ہوئی تھیں۔ چونکہ مکّہ معظمہ میں ان کا کوئی شوہر نہ تھا۔ اسلئے مدینہ منورہ میں انکی زید بن حارثہ سے شادی کردیگئی تھی۔ اور جب وہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوگئے۔ تو زبیر بن عوام نے ان سے شادی کرلی۔ اور پھر جب اُنہوں نے انکو طلاق دیدی۔ تو عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کرلیا۔ اور انہیں سے انکے ہاں ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ پھر جب عبدالرحمٰن بھی وفات پاگئے۔ تو عمرو بن عاص نے ان سے نکاح کرلیا۔ چند مہینے انکے پاس رہ کر آپ وفات پاگئیں۔ اُم کلثوم ماں کی طرف سے حضرت عثمانؓ کی بہن ہیں۔ آپسے انکے بیٹے حمید وغیرہ نے روایت کی ہے ٭

براء بن عازب ابُو عمارہ انصاری حارثی

آپ کوفہ میں وارد ہوئے۔ اور آپ ہی نے ۲۴ھ میں شہر کوفہ فتح کیا۔ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیساتھ جنگِ جمل اور جنگِ صفین اور جنگِ نہرواں میں شریک ہوئے ہیں کوفہ ہی میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں آپنے وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپسے حدیث

شریف روایت کی ہے ۔

بُریدہ بن حصیب اسلمیؓ اگرچہ آپ غزوۂ بدر سے قبل اسلام لائے تھے لیکن شریک جہاد نہ ہوئے ۔ بیعت رضوان میں ضرور موجود تھے آپ دراصل مدینہ منورہ کے باشندے تھے ۔ مگر بعد میں بصرہ تشریف لیگئے تھے ۔ پھر وہاں سے خراسان کو جہاد پر گئے ۔ اور وہیں شہر مرو میں ۶۲ھ کو یزید بن معاویہ کے عہد میں وفات پائی اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے ۔

ثابت بن ضحاکؓ آپکی کُنیت ابوزید انصاری خزرجی ہے ۔ آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے (مقام حدیبیہ میں درخت کے نیچے) حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر وہ بیعت کی تھی ۔ جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے ۔ مگر آپ اسوقت کمسن تھے ۔ فتنۂ ابن زبیر کے موقع پر آپنے وفات پائی ۔

جابر بن عبد اللہؓ آپکی کُنیت ابوعبداللہ انصاری سلمی ہے ۔ آپ مشہور صحابہ میں ہیں ۔ اور کثرت کے ساتھ احادیث آپسے روایت کیگئی ہیں ۔ غزوۂ بدر کے بعد حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ اٹھارہ غزوات میں شریک ہوئے ۔ اور آخر شام و مصر میں تشریف لیگئے ۔ اخیر عمر میں آپ کی بصارت جاتی رہی ۔ آپ کی وفات چورانوے سال کی عمر میں ۷۴ھ میں ہوئی ۔

جُبیر بن مطعمؓ آپکی کُنیت ابومحمد قرشی نوفلی ہے ۔ آپ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے تھے اور مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کرلی تھی ۔ یہانتک کہ ۵۴ھ میں وہیں انتقال فرمایا ۔ آپ تمام قریش سے زیادہ قریش کا نسب جانتے تھے ۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے ۔

جریر بن عبد اللہؓ آپکی کُنیت ابوعمرو ہے ۔ جس سنہ میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہُوا ہے ۔ اُسی سنہ میں آپ اسلام لائے تھے ۔ آپ خود کہتے تھے ۔ کہ میں حضور کے وصال سے چالیس روز قبل اسلام لایا تھا ۔ کچھ عرصہ بعد کوفہ چلے گئے تھے ۔ اور ایک عرصۂ دراز تک وہاں رہکر پھر قرسیا چلے گئے ۔ اور آخر وہیں ۵۱ھ میں وفات پائی ۔ اکثر لوگوں نے آپسے روایت کی ہے ۔

جُویریہ بنت حارثؓ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکو غزوہ مریسیع یعنی غزوۂ بنی مصطلق میں اسیر کیا تھا ۔ اور یہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئی تھیں ۔ انھوں نے ان سے مکاتبت کرلی تھی ۔ جسکو حضور سرور کائنات صلی اللہ

علیہ وسلم نے ادا کر کے انکو آزاد کر دیا۔ بعد ازاں ان سے نکاح کر لیا۔ کہتے ہیں۔ کہ پہلے آپکا نام برہ تھا۔ جسے بدل کر حضور سرور کائنات صلعم نے جویریہ رکھا۔ آپ کی وفات ربیع الاول ۵۰ھ میں ہوئی۔ آپ نے ۶۵ سال کی عمر پائی ہے۔ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور جابر نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے +

حارثہ بن وہب خزاعیؓ

آپ والدہ کی طرف سے عبد اللہ بن عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ اور کوفیوں میں انکا شمار ہے ابو اسحاق سبیعی نے آپ سے روایت کی ہے +

حذیفہ بن یمانؓ

یمان کا نام حسیل ہے۔ اور لقب یمان۔ حذیفہ کی کنیت ابو عبد اللہ عبسی ہے۔ آپ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے۔ حضرت علی المرتضےٰ اور حضرت عمرؓ فاروق ابو درداء وغیرہ صحابہ اور تابعین نے ان سے روایت کی ہے۔ آپ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چالیس یوم بعد شہر مدائن میں ۳۵ھ یا ۳۶ھ کو وفات پائی +

حسان بن ثابتؓ

آپکی کنیت ابو الولید انصاری خزرجی ہے۔ آپ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے شاعر خاص ہیں۔ آپ عرب کے نامور شعرا میں سے ہیں۔ ابو عبیدہؓ کہتے ہیں۔ کہ تمام اہلِ عرب کا اس بات میں اتفاق ہے۔ کہ اہل المدر میں سب سے بڑے شاعر حسان ہیں۔ اور حضرت عمرؓ ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ کی عمر ایکسو بیس ۱۲۰ سال کی ہوئی ہے جس میں سے نصف عمر زمانۂ جاہلیت میں گزری ہے۔ اور باقی نصف عمر اسلام میں۔ آپ کی وفات حضرت علیؓ کے عہدِ خلافت میں ۴۰ھ کو ہوئی +

حکیم بن حزامؓ

آپکی کنیت ابو خالد قرشی ہے۔ اور آپ اُم المومنین حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے ہیں۔ واقعۂ عام الفیل سے ۱۳ سال قبل مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ (ایام جاہلیت اور زمانہ اسلام) دونو حالتوں میں آپ قریش کے بزرگ اور شریف سمجھے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ اور مدینہ منورہ میں ۵۴ھ کو آپنے ایکسو بیس ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی +

آپ بہت بڑے عاقل، فاضل اور متقی تھے۔ آپ پہلے مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ لیکن نہایت خوبی کے ساتھ اسلام لائے۔ ایام جاہلیت میں آپنے سو غلام آزاد کیے تھے۔ اور سو اونٹوں پر بوجھ لادا تھا۔ ایک گروہ نے آپ سے حدیث روایت کی ہے +

حویصہ بن مسعود بن کعب انصاری حارثی آپ محیصہ کے بھائی ہیں اور محیصہ آپ سے عمر میں بڑے تھے۔ غزوۂ احد اور خندق کے بعد کی تمام جنگوں میں جناب کے ہمراہ شریک تھے۔ محمد بن سہل وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

حفصہ بنت عمرؓ آپ اُم المومنین ہیں۔ آپ کی والدہ زینب بنت مظعون تھیں حضور سرور کائنات صلعم سے پہلے آپ خنیسؓ بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں۔ اور اُنہیں کے ساتھ ہجرت کر کے غزوۂ بدر کے بعد مدینہ منورہ میں آئی تھیں۔ پھر جب انکا انتقال ہو گیا۔ تو حضرت عمرؓ نے ان کا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ سے ذکر کیا۔ لیکن ان میں سے کسی نے قبول نہ کیا۔ بعد ازاں حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے بذات خود ۳ھ میں قبول فرمایا۔ ایکدفعہ جب آنحضرت صلعم ازواج مطہرات سے ناخوش ہو کر خلوت گزین ہو گئے تو یہ غلط فہمی پھیل گئی۔ کہ آپ نے انہیں طلاق دے دیا ہے۔ مگر حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔ تو طلاق کا ذکر تک نہ آیا۔ اور حضورؐ بدستور سب کے پاس جاتے رہے اکثر صحابہؓ اور تابعین نے حضرت حفصہؓ سے روایتِ حدیث کی ہے ساٹھ سال کی عمر میں ۴۵ھ کو آپنے وفات پائی۔

خبّاب بن ارث آپکی کُنیت ابُو عبداللہ تمیمی ہے۔ ایام جاہلیت میں آپ غلام ہو گئے تھے۔ اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دار الارقم میں داخل ہونے سے پہلے مسلمان بھی ہو گئے تھے۔ بنُو خزاعہ میں سے ایک عورت نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ آپ بھی اُن لوگوں میں سے ہیں۔ جنکو راہِ خدا میں تکالیف اور ایذائیں دی گئی ہیں۔ اور اُنہوں نے صبر کیا ہے۔ آخر آپنے کوفہ کی رہائش اختیار کر لی تھی۔ تہتر سال کی عمر میں ۳۷ھ کو آپکا انتقال ہوا۔ اکثر لوگوں نے آپسے روایت کی ہے۔

خولہ بنت حکیم آپ عثمانؓ بن مظعون کی بیوی اور بڑی نیک سیرۃ عورت تھیں۔ ایک جماعت نے آپسے روایت حدیث کی ہے۔

رافع بن خدیج ابُو عبداللہ حارثی انصاری آپکی کُنیت ہے۔ غزوۂ اُحد میں آپکو ایک تیر لگا تھا۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے روز میں تمہارا گواہ ہونگا۔

عبدالملک بن مروان کے عہد میں ۷۳ھ کو اُسی زخم کے پھٹنے سے آپکا انتقال ہوا عمر آپ کی کل چھیاسی سال کی ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں نے آپسے روایت کی ہے۔ (خدیج کی خ مفتوح اور د مکسور ہے)۔

رافعؓ بن مکیث جُہنی

آپ واقعۂ حدیبیہ میں موجود تھے۔ آپکے دونو بیٹوں بلال اور حارث نے آپسے روایت کی ہے۔ (مکیث کی م مفتوح اور ث مکسور اور ی ساکن ہے) ⁂

رفاعہؓ بن رافع

ابُو معاذ زرقی انصاری آپکی کُنیت ہے۔ غزوۂ بدر اور اُحد اور دیگر تمام جنگوں میں آپ شامل تھے۔ اور حضرت علیؓ کے ساتھ جمل اور صفین میں بھی شریک تھے۔ حضرت معاویہ کے شروع زمانۂ امارت میں آپکا انتقال ہوا ہے۔ آپکے دونو بیٹوں عبید اور معاذ اور آپکے بھتیجے یحییٰ بن خلاد نے آپسے روایت کی ہے ⁂

رُبیّعؓ بنتِ مسعُود

آپ صحابیہ انصاریہ اور بہت بڑی رفیع الشان خاتون ہوئی ہیں حدیث آپکی اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے پاس محفوظ ہے۔ (رُبیّع کی ر مضموم اور ب مکسور اور ی مشدد ہے) ⁂

زیدؓ بن خالد جُہنی

آپنے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور آخر ۷۸ھ میں وفات پائی۔ عمر آپکی پچاسی سال ہوئی ہے۔ عطاء بن یسار وغیرہ نے آپسے روایتِ حدیث کی ہے ⁂

زیدؓ بن ارقم

آپ کی کُنیت ابُو عمر خزرجی ہے۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ سکونت آپنے وہیں کی اختیار کر لی تھی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ سنہ ۶۶ھ میں آپ کا انتقال ہُوا ⁂

زبیرؓ بن عوام ابُو عبداللہ قرشی

آپ کی والدہ صفیہؓ بنتِ عبدالمطلب اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پوپھی تھیں۔ آپ بھی پہلے مسلمانوں ہی سے ہیں۔ سولہ سال کی عمر میں ایمان لائے۔ آپکے چچا نے آپ کو دھوئیں میں بند کر دیا تھا۔ تاکہ اسلام کو ترک کر دیں۔ مگر آپنے اسلام کو ہرگز ترک نہ کیا۔ اور تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ اور آپ ہی پہلے شخص ہیں جنھوں نے راہِ خدا میں تلوار اٹھائی ہے۔ یہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوہ اُحد میں ثابت قدم رہے آپ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت زبیرؓ کا قد لمبا اور بدن چھریرا تھا۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ رنگ ان کا مائل بہ گندم تھا اور بال بہت تھے۔ اور رخسار نازک تھے۔ عمرو بن جرموز سقوان نے آپکو بصرہ میں سنہ ۳۶ھ کو شہید کیا۔ اور وادی السباع میں آپ دفن ہوئے۔ پھر وہاں سے بصرے میں منتقل کیئے گئے۔ مزار آپ کا مشہور ہے۔ عمر آپ کی چونسٹھ سال کی ہوئی۔ آپکے بیٹے عبداللہ اور عروہ نے آپسے روایت کی ہے ⁂

زینب بنت جحش رضہ

آپ اُم المومنین یعنی حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ ہیں۔ آپکی والدہ امیہ بنتِ عبدالمطلب حضرت کی پھوپھی تھیں۔ پہلے انکے خاوند زیدؓ بن حارثہ تھے۔ مگر جب انہوں نے ان کو طلاق دیدی۔ تب حضرت صلعم نے خود ان سے نکاح کرلیا۔ اور حضور علیہ السلام کے بعد حضرت کی بیبیوں میں سب سے پہلے آپنے وفات پائی +

جناب زینب کا اصلی نام برہ تھا بعد میں حضور علیہ السلام نے انکا نام زینب رکھا حضرت عائشہ صدیقہ آپکی شان میں فرماتی ہیں۔ کہ زینب سے دینداری اور تقوے اور سچ بولنے میں کوئی عورت بڑھکر نہ تھی۔ یہ سب سے زیادہ اپنے قرابت والوں سے ملتی تھیں۔ اور خدا کی راہ میں بہت صدقہ دیتیں۔ اور خداوند تعالےٰ کے حضور میں تقرب حاصل کرنے کیلئے اپنی جان کو نیک کاموں میں لگاتی تھیں۔ آپکا انتقال مدینہ منورہ میں ۲۰ھ یا ۲۱ھ کو ہوا۔ عمر آپکی ۵۳ برس ہوئی ہے۔ حضرت عائشہؓ اور اُم حبیبہؓ نے آپسے روایت کی ہے +

زرارہ بن ابی اوفےٰ رضہ

(تابعین) ابوحاجبؓ حرشی قاضی بصرہ ابن عباسؓ وغیرہ اکثر صحابہ سے آپنے روایت کی ہے۔ منجملہ اور روایتوں کے ایک روایت یہ ہے۔ کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! خداوند تعالےٰ کو تمام اعمال سے زیادہ محبوب کونسا عمل ہے؟ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ "اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ" اُس شخص نے عرض کی۔ کہ یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم "حَالُّ الْمُرْتَحِلُ" کون شخص ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ۔ وہ شخص ہے۔ کہ جو قرآن شریف کو اوّل سے پڑھنا شروع کرے اور جب آخر پہنچے تو اوّل سے پھر شروع کردے۔ قتادہؓ اور عوفؓ وغیرہ نے آپسے روایت کی ہے۔ ایکدفعہ آپ نماز میں امام تھے اور قرأت پڑھ رہے تھے۔ جسوقت اس آیت پر پہنچے "فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ" تو ایک چیخ مارکر بیہوش ہوگئے۔ اور ساتھ ہی رُوح پرواز کرگئی۔ یہ واقعہ ۹۳ھ میں بزمانۂ ولید بن عبدالملک ہوا +

سائب رضہ بن یزید

آپکی کُنیت ابُویزید کندی ہے ۲ھ میں آپ پیدا ہوئے۔ اور حجۃ الوداع میں اپنے والد کے ساتھ موجود تھے۔ اسوقت آپکی عمر سات سال تھی۔ زہری اور محمد بن یوسف نے آپسے روایت کی ہے ۸۰ھ میں آپکا انتقال ہوا +

سمرہ رضہ بن جُندُب فزاری

یہ انصار کے حلیف تھے۔ اور اُن حفاظ میں سے تھے جنہوں نے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت روایت

کی ہے۔ اور سمرہ موصوف سے بھی اکثر لوگوں نے روایت کی ہے۔ آپ کا انتقال بصرہ میں ۵۹ھ کو ہُوا ۔

سعدبن ابی وقاصؓ

آپکی کُنیت ابُو اسحاق ہے۔ اور آپکے والد کا نام مالک بن وہب زہری قریشی ہے۔ حضرت سعد بھی عشرہ مُبشرہ میں داخل ہیں کہتے ہیں۔ کہ آپ تیسرے مسلمان ہیں۔ اور اوّل ہی اوّل جبکہ آپکی سترہ سال کی عمر تھی۔ آپ اسلام لائے ہیں ۔

خدا کے راستے میں آپ ہی نے سب سے پہلے تیر مارا ہے۔ تمام غزوات میں آپ شریک ہوتے رہے ہیں۔ آپکی قبولیت دعا مشہور تھی۔ اور لوگ اسی وجہ سے اُن سے خوف کھاتے تھے کیونکہ اُنکو ڈر تھا۔ کہ کہیں آپ بددعا نہ کردیں۔ اور اسکا سبب یہ تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے دعا فرمائی تھی۔ کہ یا الٰہی! تو انکے تیر کو نشانے سے خطا نہ کیجو۔ اور انکی دعا کو قبول فرمائیو!! انکا اور زبیرؓ کے واسطے حضور علیہ السلام نے اپنے والدین کو جمع فرمایا تھا۔ یعنی ان میں سے ہر ایک کو آپؐ نے فرمایا تھا۔ کہ "ارم فداک ابی و امی" (یعنی تیر مار! تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں) جوان دونو کے سوا اور کسی سے نہیں فرمایا۔ حضرت سعد پستہ قد اور فربہ اندام تھے۔ تمام بدن پر بال بھی تھے۔ مدینہ منورہ کے قریب اپنے مکان میں ہی آپؓ کا انتقال ہُوا وہاں سے لوگ آپکو کندھوں پر اُٹھا کر مدینہ منورہ میں لیگئے۔ اور مروان بن حکم نے جو ان دنوں مدینہ کا والی تھا آپکی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ۵۵ھ میں آپ جنت البقیع میں دفن ہُوئے۔ ستر برس چند مہینے آپ کی عمر تھی۔ تمام عشرہ مُبشرہ میں سب سے پیچھے آپ ہی کا انتقال ہُوا ہے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا والی بنا دیا تھا۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے ۔

سعیدبن زیدؓ

آپکی کُنیت ابُو الاعور عدوی قرشی ہے۔ آپ بھی عشرہ مُبشرہ میں سے ہیں۔ پہلے ہی زمانہ میں اسلام لائے۔ اور تمام مواقع میں حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ سوائے غزوۂ بدر کے کہ اُس وقت آپ طلحہؓ بن عبداللہ کے ساتھ قافلۂ قریش کی خبر لینے گئے ہوئے تھے۔ مگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے آپکو بھی حصہ دلوا دیا۔ حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ فاطمہ آپ کی زوجہ تھیں۔ جنکی وجہ سے حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تھے۔ سعیدؓ موصوف کا رنگ گندم گون اور قد لمبا تھا۔ آپکا انتقال مقام عقیق میں ہُوا۔ وہاں سے آپکا جنازہ اُٹھا کر مدینہ منورہ میں لائے جنت البقیع میں ۵۱ھ کو مدفون ہوئے۔ آپکی عمر ستر سال سے کچھ زیادہ تھی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے ۔

سفیانؓ بن ابی زہیر ازدی شنوی

آپکی حدیث اہلِ حجاز کے پاس محفوظ ہے۔ ابن زبیرؓ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے ✦

سُلیمانؓ بن صُرد

آپکی کُنیت ابُوالمطرف خزاعی ہے۔ آپ بہت بڑے نیک اور فاضل و عابد تھے۔ جب مسلمان کوفہ میں گئے۔ تو انہوں نے بھی وہیں کی رہائش اختیار کرلی۔ آپکی عمر ترانوے سال کی تھی۔ (صُرد میں ص مضموم اور رمفتوح ہے) ✦

سلمہؓ بن اکوع

آپکی کُنیت ابُومُسلم اسلمی مدنی ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ بہت بڑے زبردست شجاع تھے۔ آپکی وفات ۷۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ عمر آپکی اسی سال کی تھی۔ اکثر لوگوں نے آپسے روایت کی ہے ✦

سلمان فارسیؓ

آپکی کُنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ اصل آپ کی فارس کی قوم رامُہرمز میں سے ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ اصل میں اصفہان کے ایک گاؤں کے (جسکو جَے کہتے ہیں) رہنے والے تھے۔ اور مذہب کی تلاش میں گھر سے نکلے تھے۔ پہلے انہوں نے نصرانیت کا دین اختیار کیا۔ اور اس مذہب کی تمام کتابیں پڑھیں۔ اور بڑی بڑی مشقتوں پر صبر کیا۔ پھر اسکے بعد عرب کی ایک قوم نے انکو پکڑ کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کردیا۔ اور اس نے اُن سے مکاتبہ کرلیا۔ پھر حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مکاتبہ کے ادا کرنے میں اُنکی امداد فرمائی۔ اور یہ حضور علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں آگئے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام سے پہلے یہ قریبًا دس آقاؤں کے پاس رہ چکے تھے۔ جب حضور علیہ السلام مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ تو سلمانؓ مسلمان ہوگئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ سلمان ہمارے اہلبیت سے ہے۔ اور یہ سلمانؓ اُن لوگوں میں سے تھے۔ جنکی جنت مشتاق ہے۔ عمر بھی آپ کی دوسو پچاس اور بعض کہتے ہیں تین سو پچاس سال کی تھی مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔ حضرت سلمان بجز اپنی کمائی کے اور کچھ نہ کھاتے تھے۔ اور جو کچھ ان کو ملتا تھا۔ وہ لوگوں کو دیدیتے تھے۔ مناقب اور فضائل آپکے کثرت سے ہیں۔ حضور سرورکائنات نے آپکی بہت تعریف فرمائی ہے۔ آپ کی وفات شہر مدائن میں ۳۵ھ میں ہوئی۔ حضرت انسؓ اور ابُوہریرہؓ وغیرہ نے آپسے روایت کی ہے ✦

سہلؓ بن سعد ساعدی انصاری

آپکی کُنیت ابُوالعباس ہے۔ پہلے آپ کا نام حزن تھا۔ بعد میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

سے سہل رکھا۔ جب حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ تو انکی عمر پندرہ سال کی تھی۔ اور جب حضرت سہل کی وفات ہوئی۔ تو انکی عمر اکانوے سال تھی۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ اٹھاسی سال تھی۔ آپکے بیٹے عباسؓ اور زہری اور ابوحازم نے آپ سے روایت کی ہے مدینہ منورہ کے صحابہ میں سب کے پیچھے آپکا انتقال ہوا ہے +

سہلؓ بن ابی حثمہ

آپکی کنیت محمد ہے۔ اور بعض ابوعمارہ انصاری اوسی کہتے ہیں۔ آپ سنہ ۳ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور کوفہ کی رہائش اختیار کرلی تھی مگر اہل مدینہ میں آپکا شمار ہے۔ اور وہیں آپکی وفات ہوئی مصعبؓ بن زبیرؓ کے زمانہ میں اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے +

شدادؓ بن اوس

آپکی کنیت ابویعلیٰ انصاری ہے۔ اور آپ حضرت حسانؓ بن ثابت کے بھتیجے ہیں۔ چونکہ آپنے بیت المقدس میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ اسلئے آپکا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے۔ ۵۸ھ کو شام ہی میں آپکی وفات ہوئی۔ اسوقت آپکی عمر ۷۵ سال تھی۔ عبادہ بن صامت اور ابودرداء کا قول ہے۔ کہ شداد ان میں سے تھے۔ جنکو فیاض ازل کی طرف سے علم وحلم دیا گیا تھا +

صعبؓ بن جثامہ لیثی

آپ ودّان اور ابواء جو زمین حجاز میں واقع ہیں۔ اس میں رہتے تھے۔ حدیث آپکی اہل حجاز کے پاس محفوظ ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کے عہد خلافت میں آپکی وفات ہوئی (جثامہ کی جیم مفتوح اور ث مشدد ہے) +

صفیہؓ بنت حیی بن اخطب

آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ اور حضرت ہارونؑ کی اولاد ہیں۔ آپ کنانہ بن ابی الحقیق کی بیوی تھیں۔ مگر جب غزوۂ خیبر میں (جو محرم ۷ھ کو ہوا) کنانہ قتل ہوگیا۔ اور صفیہؓ اسیر ہو کر آئیں۔ تو حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے نکاح سے مشرف فرمایا کہتے ہیں۔ کہ آپ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصہ میں آئی تھیں۔ لیکن حضور علیہ السلام نے آپ کو اُن سے سات غلاموں کے بدلے میں خرید لیا تھا۔ جس کے بعد حضور علیہ السلام نے انکو آزاد کرکے نکاح کرلیا۔ اور اُنکی آزادی ہی کو بطور مہر قرار دیا +

آپ کی وفات ۵۰ھ کو ہوئی۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ انسؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ (حیی میں ح مضموم اور پہلی ی مفتوح اور دوسری ی مشدد ہے) +

صفیہ رضؓ بنت شیبہ حجبی

بعض کہتے ہیں۔ کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے دیکھا ہے۔ اور بعض اختلاف کرتے ہیں۔ کہ نہیں دیکھا۔ میمون بن مہران وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

طلحہ رضؓ بن عبید اللہ

آپکی کنیت ابو محمد قرشی ہے۔ اور آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اسلام آپ کا قدیمی ہے۔ تمام غزوات میں آپ شریک رہے ہیں۔ بجز غزوۂ بدر کے کہ اُس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سعید بن زید کے ساتھ لشکر قریش کی خبر لینے کو بھیجا تھا۔ جو سفیان بن حرب کی ماتحتی میں آرہا تھا۔ حضرت طلحہؓ نے غزوۂ احد میں اپنے جسم پر زخم کھاکر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ چوبیس زخم آپ نے کھائے تھے۔ اور ایک اُنگلی بھی آپ کی بیکار ہوگئی تھی۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ پچھتر زخم اُسدن حضرت طلحہ کو تیر و تلوار اور نیزہ کے لگے تھے۔ حضرت طلحہؓ کا رنگ گندم گون تھا۔ اور بال اُنکے نہ تو بہت گھونگر یالے تھے۔ اور نہ بہت سیدھے تھے۔ چہرہ آپ کا نہایت حسین تھا۔ جمل کی لڑائی میں جمعرات کے دن ۲۔ جمادی الآخر ۳۶ھ کو آپ شہید ہوئے۔ عمر آپ کی چونسٹھ سال تھی۔ بصرہ میں آپ مدفون ہوئے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

عبد الرحمٰن رضؓ بن ابی بکر صدیق رضؓ

آپکی والدہ ام رومان حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی والدہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ اسلام لائے تھے۔ اور اچھا اسلام لائے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی اولاد میں سب سے بڑے آپ ہی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ اور حفصہؓ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۵۳ھ میں آپ نے وفات پائی ہے۔

عبد اللہ رضؓ بن ابی اوفے

اوفی کا نام علقمہ بن قیس اسلمی ہے۔ خیبر اور حدیبیہ اور انکے بعد کے تمام غزوات میں آپ شریک حال تھے اور مدینہ منورہ ہی میں رہتے تھے۔ پھر جب حضور علیہ السلام کا وصال ہوگیا۔ تو آپ کوفہ تشریف لیگئے۔ کوفہ میں سب صحابیوں سے آخر آپ ہی کا انتقال ہوا ہے شعبی وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۸۷ھ میں آپ نے وفات پائی ہے۔

عبد اللہ رضؓ بن عدی قرشی زہری

حجاز والوں میں آپ کا شمار ہے۔ آپ قدید اور عصفان کے درمیان کسی مقام میں جا بسے

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن جبیر نے آپ سے روایت کی ہے ٭

عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضؓ

غزوۂ طائف میں آپ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے شروع عہد خلافت میں یعنی ۱۱ھ میں ابو محجن ثقفی کے تیر سے شہید ہوئے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں ٭

عبداللہ بن زبیر رضؓ

کنیت آپکی ابوبکر اسدی قرشی ہے۔ اور یہ کنیت آپکی خاص حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکے نانا ابوبکرؓ کی کنیت پر رکھی تھی۔ اور انہیں کے نام پر ان کا نام بھی رکھا گیا تھا۔ مہاجرین میں سب سے پہلے ۱ھ میں مدینہ منورہ کے اندر مسجد قبا میں جناب عبداللہ ہی پیدا ہوئے تھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ انکے نانا نے انکے کان میں اذان کہی۔ اور انکے پیدا ہوتے ہی آپکی والدہ انکو حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں۔ اور حضور علیہ السلام کی گود میں دیدیا۔ حضور علیہ السلام نے کھجور منگا کر اپنے دہن مبارک میں چبا کے ان کے منہ میں دے دی۔ چنانچہ سب سے پہلے جو چیز انکے پیٹ میں پہنچی حضور علیہ السلام کا لعاب مقدس تھا۔ پھر حضور علیہ السلام نے آپکے حق میں دعاے برکت فرمائی۔ جناب عبداللہ کھوسے تھے۔ یعنی ڈاڑھی مونچھ کچھ نہ رکھتے تھے۔ نماز روزہ کے آپ بہت پابند تھے۔ اور بڑے ذکی الطبع تھے آپکا رعب و دبدبہ بھی بہت بڑا تھا۔ اور حق بات ہی کو مانتے تھے جن رشتوں میں قطع تعلق ہوگیا ہو انکو ملاتے تھے۔ جو اوصاف ان میں جمع تھے وہ اور کسی میں نہ تھے۔ آپکے والد صاحب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے محبان خاص میں سے تھے۔ اور آپکی والدہ اسماؓ حضرت ابوبکر کی بیٹی تھیں اور حضرت صدیق اکبرؓ آپکے نانا تھے۔ اور انکی دادی صفیہؓ حضرت کی پھوپھی تھیں۔ اور آپکی خالہ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ تھیں۔ حضرت عبداللہ نے آٹھ سال کی عمر میں حضرت رسالتمآب صلعم کی بیعت کی تھی۔ ۶۴ھ میں آپکی بیعت خلافت کیگئی تھی۔ اس سے قبل آپ خلیفہ نہ کہلاتے تھے۔ اہل حجاز اور یمن اور عراق و خراسان کے لوگ ان کے مطیع تھے۔ (سواے بعض اہل شام کے) لوگونکی جماعت کے ساتھ آپنے آٹھ حج کئے ہیں۔ حجاج بن یوسف نے مکہ مکرمہ میں آپ کو شہید کیا۔ اور تین روز تک آپکی لاش کو لٹکائے رکھا۔ یہ واقعہ ۱۷۔ جمادی الثانی ۷۳ھ کا ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے ٭

عبداللہ بن زید عاصم انصاری مازنی رضؓ

غزوۂ اُحد میں آپ شریک تھے۔ اور بدر میں شریک نہ تھے۔ اور یہی وہ شخص ہیں

جنہوں نے وحشی بن حرب کی شرکت میں مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ اور خود حمزہ کی لڑائی میں سنتہ ھ کو شہید ہوئے۔ آپکے بھتیجے عبادہ بن نعیم اور ابن المسیب نے آپسے روایت کی ہے۔ (عبادہ کی ب امشتہ دہے)

عبداللہ بن عمر خطاب قرشی عدوی رضؓ

آپ ایام طفولیت ہی میں اپنے والد کے ساتھ مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوۂ بدر میں آپ موجود نہ تھے۔ غزوۂ احد کی شرکت میں اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ غزوۂ خندق میں سب سے پہلے آپ شریک ہوئے۔ اور غزوۂ بدر میں آپ کو کمسن سمجھکر اجازت نہیں دی گئی۔ اور غزوہ احد میں آپ کو شریک ہونیکی اجازت دے دی گئی تھی۔ مگر بعض کہتے ہیں۔ کہ احد میں بھی آپ کو واپس کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ اسوقت آپکا سن چودہ سال کا تھا۔ پھر اسکے بعد واقعۂ خندق میں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بڑے پرہیزگار اور عابد وزاہد اور عالم اور بہت بڑے محتاط تھے۔ جابر بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں تھا۔ کہ جسکی طرف دنیا مائل ہوتی ہو۔ اور وہ دنیا کی طرف مائل نہ ہوتا ہو۔ سوائے ایک عبداللہ بن عمرؓ اور انکے بیٹے عبداللہ رضؓ کے۔ میمون بن مہران کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے زیادہ پرہیزگار اور ابن عباس رضؓ سے زیادہ عالم کوئی نہیں دیکھا۔ نافع کہتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ نے تب تک وفات نہیں پائی۔ جبتک کہ انہوں نے ایکہزار سے زیادہ غلام آزاد نہیں کر لیئے۔

حضرت عبداللہ نزول وحی سے ایکسال قبل پیدا ہوئے تھے۔ اور سنہ ۷۳ھ میں ابن زبیرؓ کی شہادت کے تین یا چھ مہینے بعد شہید ہوئے۔ آپنے وصیت کی تھی۔ کہ آپ کو حرم کے اندر دفن کیا جائے۔ لیکن حجاج بن یوسف کے فتنہ کے باعث یہ نہ ہوسکا۔ مجبوراً آپ مقام ذی طوٰی میں دفن کیئے گئے۔ حجاج نے ایک شخص سے سازش کی تھی۔ کہ ایک زہرآلود برچھا آپ کو چبھو دے۔ چنانچہ اُسنے وہ زہرآلود برچھا آپکے پاؤں میں آپ کو غافل پاکر چبھو دیا۔ اُسی زہر کے باعث آپکا انتقال ہوگیا۔ اس قتل اور سازش کا سبب یہ تھا۔ کہ ایکدفعہ حجاج نے خطبہ پڑھا۔ اور خطبہ کو اتنا دراز کیا۔ کہ نماز کا وقت فوت ہونے لگا۔ اُسوقت عبداللہ بن عمرؓ نے حجاج سے کہا۔ کہ آفتاب تیرا منتظر نہیں ہے حجاج نے کہا کیا تُو نے یہ قصد کیا ہے۔ کہ جو تیرے سامنے ہے (یعنی میں) وہ تجھے نقصان پہنچائے۔ حضرت عبداللہ نے کہا۔ کہ اگر تو ایسا کریگا۔ تو بہت بیوقوف اور ظالم ہوگا۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ کلمہ حضرت عبداللہ نے نہایت آہستہ سے کہا تھا۔ مگر حجاج نے سُن ہی لیا۔

علاوہ ازیں اکثر حج کے موقعوں پر بھی جیسے عرفہ وغیرہ۔ جہاں جہاں حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوا کرتے تھے۔ وہیں حضرت عبداللہ حجاج کے پیش پیش رہتے تھے۔ اور یہ باتیں حجاج کو ناگوار گزرتی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی چوراسی اور بقول بعضے چھیاسی سال کی عمر میں وفات ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن عمروؓ بن عاص سہمی قرشی

آپ اپنے باپ سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ آپکے والد بارہ تیرہ سال آپ سے بڑے تھے۔ جناب عبداللہ نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت احادیث کیلئے حکم لیا تھا۔ اور حضور علیہ السلام نے آپ کو اجازت فرمادی تھی۔ یعلی بن عطاء آپ کی والدہ کی طرف سے قول نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کیلئے سُرمہ بنایا کرتی تھیں۔ اور کہتی تھیں۔ کہ یہ رات کو چراغ گل کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور اسقدر روتے تھے۔ کہ آپ کی آنکھوں کی پلکیں جھڑ گئی تھیں۔

آپ کی تاریخ وفات میں بہت اختلاف ہے۔ بعض مورخین کہتے ہیں۔ کہ واقعۂ حرہ کے ایام میں آپکا انتقال ہوا ہے۔ یعنی ذی الحجہ ۶۳ھ میں اور بعض ۷۳ھ اور بعض مکہ معظمہ میں ۶۷ھ کو۔ اور بعض طائف میں ۵۵ھ کو۔ اور بعض مصر میں ۹۵ھ کو بیان کرتے ہیں۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہؓ بن مسعود

آپکی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہزلی ہے۔ آپ آغاز اسلام میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ یعنی حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے دار الارقم میں داخل ہونے سے قبل ہی۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ آپ چھٹے مسلمان ہیں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے خاص اصحاب میں داخل فرمالیا تھا۔ اور آپ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محرم اسرار ہو گئے تھے۔ حضرت محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کفش مبارک، مسواک پاک اور آفتابہ وضو سفر میں آپ ہی کے پاس رہتا تھا۔ اور حبشہ کی طرف آپنے بھی ہجرت فرمائی تھی۔ غزوۂ بدر اور اسکے بعد تمام غزوات میں آپ شریک تھے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے جنتی ہونیکی بشارت دی تھی۔ اور فرمایا تھا۔ کہ میں اپنی امت کیلئے اُس چیز سے راضی ہوں۔ جس سے ابن اُمّ عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود) راضی ہوں۔ اور اُس چیز سے ناراض ہوں۔ جس سے ابن اُمّ عبد ناراض ہوں۔ حضرت عبداللہ موصوف حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اکثر خصائل میں مشابہت رکھتے تھے۔

قد آپ کا چھوٹا - جسم ہلکا اور رنگت گہری مائل بہ گندم تھی۔ لمبا آدمی بیٹھا ہوا آپ کے قد کے قریب قریب ہوتا تھا۔ حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں آپ کوفہ کے قاضی اور وہاں کے بیت المال کے متولی تھے۔ اور حضرت عثمانؓ کے شروع عہد خلافت میں بھی وہیں رہے پھر مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے۔ اور ۳۲ھ میں وفات پائی۔ اور جنّت البقیع میں دفن ہوئے۔ عمر آپ کی ساٹھ سال سے کچھ اوپر تھی۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اور اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے +

عبداللہؓ بن مغفل مزنی

آپ اُن لوگوں میں سے ہیں۔ جو مقام حدیبیہ میں بیعت الرضوان میں داخل تھے۔ جناب عبداللہ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ اور پھر وہاں سے بصرہ تشریف لیگئے۔ اور ۶۰ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔ اکثر تابعین نے جن میں حضرت حسن بصری بھی ہیں آپ سے روایت کی ہے حضرت حسن بصری کہتے ہیں۔ کہ بصرہ میں آپ سے بڑھکر کوئی شریف شخص نہیں آیا تھا +

عُبادہؓ بن صامت

آپکی کنیت ابُو ولید انصاری ہے۔ آپ عقبہ اولے اور عقبہ ثانیہ اور تمام غزوات میں شریک حال رہے۔ پہلے آپ نقیب تھے۔ پھر حضرت عمرؓ فاروق کے عہدِ خلافت میں جب ملک شام میں قاضی اور معلم مقرر کئے گئے۔ تو آپ حمص میں رہتے تھے۔ پھر وہاں سے فلسطین میں تشریف لے آئے۔ اخیر میں رملہ اور بقول بعض بیت المقدس میں ۳۴ھ کو وفات پائی۔ عمر آپ کی بہتر سال تھی۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔ (عُبادہ کا ع مضموم ہے) +

عتبانؓ بن مالک خزرجی سالمی بدری

انسؓ اور محمود بن ربیع نے آپ سے روایت کی ہے۔ اور حضرت معاویہ کے عہد میں آپ کا انتقال ہوا ہے +

عثمانؓ بن عفان (امیر المومنین)

آپکی کُنیت ابوعبداللہ اموی قرشی ہے آپ اوّل ہی اوّل حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دار الارقم میں داخل ہونے سے قبل حضرت صدیق اکبرؓ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ آپ نے زمین حبشہ میں دو دفعہ ہجرت کی ہے۔ غزوۂ بدر میں آپ شریک نہ تھے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے آپکو اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کی تیمار داری کیلئے چھوڑ دیا تھا۔ مگر مالِ غنیمت سے آپکا حصّہ نکالا تھا۔ حضرت عثمانؓ حدیبیہ کے موقعہ پر بھی بیعت الرضوان کے وقت موجود نہ تھے۔ در اصل آپ ہی کے باعث تو

بیعتِ رضوان کی ضرورت پیش آئی تھی) کیونکہ حضور علیہ السلام نے آپ کو صلح کیلئے مکہ میں بھیجا ہوا تھا۔ لیکن کفارِ مکہ نے آپکو روک رکھا تھا۔ جب بیعت کا وقت آیا۔ تو حضور علیہ السلام نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا۔ کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین اس لئے کہتے ہیں۔ کہ حضرت ؐ کی دو صاحبزادیاں آپکے نکاح میں آئی تھیں۔ ایک رقیہؓ دوسری ام کلثوم۔ حضرت عثمانؓ سپید رنگ اور بقول بعض مائل بہ گندم تھے۔ جلد آپ کی نہایت نرم تھی۔ چہرہ آپکا بیحد حسین تھا۔ سینہ آپکا دونوں شانوں کے درمیان سے بہت چوڑا تھا۔ اور سر آپکا بڑا اور داڑھی گھنی تھی۔ داڑھی کو آپ زرد خضاب لگاتے تھے۔ یکم محرم ۲۴ھ کو آپ خلیفہ ہوئے۔ آپنے کچھ دن کم بارہ سال خلافت کی۔ عمر آپکی بیاسی سال ہوئی۔ بعض اٹھاسی بھی کہتے ہیں۔ اسود تجیبی نے جو مصر کا رہنے والا تھا۔ آپ کو شہید کیا۔ بعض اسکے علاوہ اور کسی کو بھی بتاتے ہیں۔ مگر اصلی قاتل کا پتہ نہیں چلا۔ آپ عین تلاوتِ قرآن مجید کے وقت شہید ہوئے۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عدی بن حاتم طائی

آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں سنہ ۷ھ میں حاضر ہوئے۔ ایک آنکھ آپکی جنگِ جمل میں جاتی رہی تھی۔ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ اور جنگِ صفین اور نہروان میں بھی برابر شریک تھے۔ آخر کوفہ میں آپنے رہائش اختیار کر لی تھی۔ سنہ ۶۷ھ میں وہیں وفات پائی۔ عمر آپکی ایکسو بیس ۱۲۰ سال ہوئی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ قرقیسا میں آپکا انتقال ہوا ہے۔ اور ایک جماعت نے آپسے روایت کی ہے۔

عروہ بن مسعودؓ

آپ بحالتِ کفر واقعۂ حدیبیہ میں موجود تھے۔ آپ سنہ ۹ھ کے بعد حضرت رسالتمآبؐ کی خدمت میں جبکہ آپؐ طائف سے واپس تشریف لائے تھے۔ بطیبِ خاطر حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسوقت انکے پاس کتنی ہی بیویاں تھیں۔ جن میں سے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو چار بیویوں کے رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم لیکر اپنی قوم میں گئے۔ انکو جاکر دعوتِ اسلام دی۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اور جب صبح کی نماز کے وقت آپنے اپنی کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر اذان کہی۔ اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پر پہنچے۔ تو باہر سے بنی ثقیف میں سے ایک کافر نے آپکو تیر مارا۔ جس سے آپ شہید ہو گئے۔ جسوقت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا

کہ عروہ کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جسکا سورہ یٰسین میں ذکر ہے۔ کہ اس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف بلایا۔ لیکن اسکی قوم نے اسکو قتل کر دیا ؂

عقبہ بن عامر جہنی آپ حضرت معاویہؓ کیطرف سے والئے مصر مقرر ہوئے تھے۔ اور پھر حضرت معاویہؓ کے حکم سے ہی معزول کر دئے گئے۔ آپکی وفات مصر میں ہی ۵۸ھ کو ہوئی۔ ایک جماعت نے آپسے روایت کی ہے۔ اور اکثر تابعین نے بھی ؂

علیؓ ابن ابیطالب آپ امیر المومنین ہیں۔ آپکی کنیت ابو الحسن ابوتراب قرشی ہے۔ اکثر اقوال کے موافق نوجوانوں میں آپ ہی پہلے مسلمان ہوئے ہیں۔ مگر آپ کی اسوقت کی عمر میں بہت بڑا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ جسوقت آپ اسلام لائے اسوقت آپکی عمر پندرہ سال تھی۔ اور بعض سولہ سال اور بعض آٹھ سال اور بعض دس سال کہتے ہیں۔ اور یہی صحیح بھی ہے۔ دراصل بچوں میں سب سے پہلے آپ ہی اسلام لائے ہیں ؂

سوائے غزوۂ تبوک کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ اور تبوک میں اسلئے شریک ہوئے تھے۔ کہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو عورتوں اور باربرداری کے ساتھ روانہ کرکے فرمایا تھا۔ کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو۔ کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے موسٰی سے ہو۔ حضرت علیؓ کی رنگت سانولی تھی اور آنکھیں بڑی بڑی۔ چھوٹا قد۔ اور بڑا شکم۔ سر اور ڈاڑھی کے بال سفید۔ ڈاڑھی آپ کی بہت چوڑی تھی۔ اور سر کے بال آگے سے اڑتے ہوئے تھے۔ جسدن حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تھے۔ اسی دن (یعنی بروز جمعہ ۱۸۔ ذی الحجہ ۳۵ھ کو) آپ خلیفہ مقرر ہوئے۔ کل چار سال اور ساڑھے نو مہینے آپ خلیفہ رہے۔ عمر شریف آپکی ۶۳ سال اور بعض ۶۵ اور بعض ستر اور بعض اٹھاون سال کہتے ہیں۔ عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کی صبح کو ۱۷۔ رمضان ۴۰ھ میں آپ کو زخمی کیا۔ اور اسکے تین دن بعد آپ انتقال فرما گئے۔ اکثر لوگ ۱۹۔ رمضان یوم شہادت بیان کرتے ہیں۔ حضرات حسنینؓ اور عبد اللہؓ بن جعفر نے آپکو غسل دیا۔ اور سیدنا حضرت حسن علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور سحری کے وقت آپ دفن کیے گئے ؂

آپ کے صاحبزادہ حسنؓ اور حسینؓ اور محمد بن حنفیہؓ اور اکثر صحابہ اور تابعین نے آپسے روایت کی ہے ؂

عمرؓ بن خطاب

کنیت آپکی ابو حفصؓ عدوی قرشی ہے۔ ظہورِ اسلام کے چھٹے سال آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ نبوت کے پانچویں سال آپ سے قبل اُنتالیس مرد اور گیارہ عورتیں مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں۔ چالیسواں عدد اسلام کا آپ ہی سے پورا ہوا۔ درحقیقت جسدن آپ مسلمان ہوئے ہیں۔ اُسی دن اسلام ظاہر ہوا ہے۔ اسی سبب سے آپکا نام فاروق رکھا گیا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے عمرؓ ابن خطاب سے دریافت کیا۔ کہ آپ کا نام فاروق کیوں رکھا گیا۔ تو آپنے فرمایا۔ مجھ سے تین روز پہلے حضرت حمزہؓ اسلام لائے تھے۔ اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرے سینے کو اسلام کے لئے کھولدیا۔ اور میں نے کہا۔ کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسکے اچھے اچھے نام ہیں) پھر اُس روز سے زمین پر کوئی جان مجھکو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیاری نہ معلوم ہوئی۔ اور میں نے اپنی ہمشیرہ سے کہا۔ کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں؟ اُنہوں نے کہا۔ کہ صفا کے پاس ارقم بن ابی رقم کے مکان میں فروکش ہیں۔ میں اُس مکان میں حاضر ہوا۔ اور وہاں میں نے حمزہؓ اور حضرت رسالتمآب (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اور حضور اس وقت حجرہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ میں نے جاکر دروازہ پر دستک دی۔ تو لوگ میرے گرد جمع ہوگئے۔ حمزہؓ نے پوچھا کیا ہے۔ اُن لوگوں نے کہا۔ کہ عمرؓ بن خطاب ہیں۔ یہ سنکر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم حجرے سے باہر تشریف لے آئے۔ اور آپنے مجھکو میرا دامن پکڑکر بہت زور سے کھینچا۔ یہانتک کہ میں گھٹنوں کے بل گر پڑا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے عمر! تو باز رہنے والا نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ میرے کلمہ پڑھنے سے سب صحابہ نے جو اُس گھر میں موجود تھے اس زور سے تکبیر کہی۔ کہ وہ آواز کعبہ والوں نے بھی سُن لی۔ بعد ازاں میں نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں؟ اگر ہم مرجائیں یا زندہ رہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ "قسم ہے اُس ذات پاک کی۔ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقیناً تم حق پر ہو۔ اگر تم مرو یا جیو۔" میں نے عرض کی۔ کہ حضور! پھر یہ ہمارا پوشیدہ رہنا کیا معنی؟ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو پیغمبر بنایا ہے۔ اب ضرور ہم لوگ ظاہر ہونگے۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ پس ہم لوگوں نے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو باہر نکالا۔ اور اپنے لوگونکی ہم نے دو صفیں بنائیں۔ ایک میں حمزہؓ ہوئے اور ایک میں میں تھا

اور میری اُسوقت آواز ایسی چل رہی تھی جیسی چاکی کی۔ یہانتک کہ جب ہم کعبہ میں داخل ہوئے۔ تو قریش نے میری طرف دیکھا۔ اور اُنکو نہایت رنج ہؤا۔ پس اُسی دن سے حضرت رسالتمآب نے میرا نام فاروق رکھا۔ میرے باعث سے اللہ تعالےٰ نے حق و باطل میں تفریق کردی ✤

داؤد بن حصین اور زہری کہتے ہیں۔ کہ جسوقت حضرت عمرؓ فاروق اسلام لائے ہیں۔ تو جبرائیلؑ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی کہ یا محمدؐ آسمان کے لوگ آپکو عمرؓ کے اسلام لانے پر بشارت دیتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں۔ کہ میرے خیال میں اگر حضرت عمرؓ کا علم ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ اور تمام زمین کی زندہ موجودات کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے۔ تو حضرت عمرؓ کے علم کا پلڑہ جُھک جائیگا۔ اور کہتے ہیں۔ کہ میرے خیال میں دس حصوں میں سے نو حصے علم حضرت عمرؓ کے پاس ہے ✤

حضرت عمرؓ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ اور آپ ہی وہ خلیفہ ہیں۔ جنہیں امیرالمومنین کہا گیا۔ آپ کا جسم سفید اور سُرخی مائل تھا۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ مائل بگندم۔ آپ کی پیشانی کے بال اُڑے ہوئے تھے۔ اور آنکھیں آپکی بہت سُرخ تھیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد خلافت کا تمام کام آپکے سپرد ہؤا کیونکہ اُنھوں نے یہی وصیت فرمائی تھی۔ مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے مدینہ منورہ میں بُدھ کے روز ۲۶۔ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ میں آپ کو زخمی کیا۔ اور اتوار کے روز یکم محرم سنہ ۲۴ھ کو آپ روضۂ نبویؐ میں دفن کئے گئے۔ عمر آپ کی ۶۳ سال تھی اور ساڑھے دس سال خلافت کی۔ نماز جنازہ آپ کی حضرت صہیبؓ نے پڑھائی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور باقی عشرہ مُبشرہ اور اکثر صحابہ اور تابعین نے آپسے روایت کی ہے ✤

عمروؓ بن ابی سلمہؓ عبداللہؓ بن اسد المخزومی قرشی

آپ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ ام سلمہؓ کے بیٹے ہیں۔ اور ملک حبشہ میں ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے تھے۔ اور جب حضور علیہ السلام کا وصال ہؤا۔ تو یہ نو سال کے تھے۔ عبدالملک بن مروان کے عہد میں سنہ ۸۳ھ کو آپکا انتقال ہؤا۔ خاص حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حدیثیں یاد کی تھیں۔ اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے ✤

عمروؓ بن اُمیہ ضمری

آپ بدر اور اُحد میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے۔ لیکن جب

اہل اسلام اُدھر سے واپس ہوئے۔ تو آپ مسلمان ہو گئے۔ جناب عمروؓ بہت بڑے شجاعان عرب میں سے تھے۔ پہلی لڑائی جو آپ مسلمان ہو کر لڑے ہیں۔ وہ بیر معونہ کی تھی۔ جس میں آپنے کارہائے نمایاں دکھائے۔ عمروؓ موصوف کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا نامہ مبارک دے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بغرضِ دعوت اسلام حبشہ بھیجا تھا۔ چنانچہ نجاشی مسلمان ہو گئے۔ عمروؓ موصوف کا حجازؔ والوں میں شمار ہے۔ آپکے دونو بیٹوں جعفر اور عبداللہؓ اور اُنکے بھتیجے زبرقانؓ بن عبداللہ نے آپسے روایت کی ہے آپ کی وفات امیر معاویہؓ کے عہد میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ ۶۰ھ میں۔ (زبرقان کی ز مکسور ب ساکن ر مکسور ہے) ۔

عمروؓ بن حارث خزاعی

آپ اُم المومنین حضرت جویریہؓ کے بھائی ہیں۔ عمروؓ بن حارث کا اہل کوفہ میں شمار ہوتا ہے۔ ابو وائل شقیق بن سلمہؓ اور ابو العاص سبیعی نے آپسے روایت کی ہے ۔

عمروؓ بن عوف انصاری بدریؓ

ابن اسحاق کا قول ہے۔ کہ آپ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ آپنے مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ مسور بن مخرمہؓ نے آپسے روایت کی ہے ۔

عمرانؓ بن حصین

آپکی کنیت ابو نجید خزاعی کعبی ہے۔ فتح خیبر کے بعد آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ صحابۂ فضلاء اور بہترین فقہاء میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ اور آپ کے والد دونو اسلام لائے تھے۔ آپنے بصرہ کی رہائش اختیار کر لی تھی۔ اور وہیں ۵۲ھ میں وفات پائی۔ ابو رجاء اور مطرف اور زرارہ بن ابی اوفے نے آپسے روایت کی ہے۔ (نجید کا ن مضموم اور ج مفتوح ہے) ۔

عمارؓ بن یاسر

آپ عنسی بنی مخزوم کے آزاد کردہ اور اُنکے حلیف تھے۔ اسکا سبب یہ تھا۔ کہ آپکے والد یاسر اپنے دو بھائیوں کے ساتھ جنکو حارث اور مالک کہتے تھے۔ اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں مکہ معظمہ میں آئے۔ تو حارث اور مالک تو یمن کو واپس چلے گئے۔ اور یاسر مکہ ہی میں رہے۔ اور اُنہوں نے حذیفہ بن مغیرہ سے قسما قسمی کر لی تھی اور حذیفہ نے اپنی ایک لونڈی سے اِنکی شادی بھی کر دی تھی۔ اس لونڈی کا نام سمیہ تھا۔ اس سے عمار پیدا ہوئے۔ تب حذیفہ نے سمیہ کو آزاد کر دیا۔ تو اس سبب سے عمار آزاد اور انکے باپ یاسر حلیف کہلاتے ہیں۔ حضرت عمار قدیم مسلمانوں میں سے اور بالخصوص اُن لوگوں میں سے تھے۔ جن کو کفارِ مکہ نے اسلام لانے کے باعث سخت تکالیف اور ایذائیں پہنچائی تھیں۔

یہاں تک کہ مشرکوں نے آپکو آگ سے جلایا تھا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب ان کے پاس سے گزرے تھے۔ تو ان پر ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ کہ "اے آگ! تو عمارؓ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ جیسی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہو گئی تھی"۔

حضرت عمارؓ پہلے مہاجرین میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر اور دیگر تمام جہادوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام طیب المطیب رکھا تھا۔ آپ صفین کی لڑائی میں حضرت علیؓ کیطرف سے مقتول ہوئے۔ یعنی ۳۷ھ میں جبکہ آپ کی عمر ترانوے سال کی تھی۔ وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپسے روایت کی ہے جن میں حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ بھی شامل ہیں۔

عوف بن مالک اشجعیؓ

سب واقعات میں سب سے پہلے آپ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔ اور فتح مکہ کے دن انکے قبیلہ اشجع کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ تھا۔ آپنے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور وہیں ۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ صحابہؓ اور تابعین میں سے اکثر لوگوں نے آپسے روایت کی ہے۔

عقبہ بن حارث قرشیؓ

فتح مکہ کے دن یہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اہل مکہ میں آپ شمار کیئے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ نے آپسے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ

آپ اُم المومنین ہیں۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپکی والدہ رومان بنت عامر بن عویمر ہیں حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے دسویں سال ماہ شوال میں ہجرت سے تین سال قبل نکاح فرمایا۔ بعض نے مختلف اقوال بھی بیان کیئے ہیں۔ پھر حضور علیہ السلام نے مدینہ منورہ میں شوال ۲ھ کو جبکہ آپ کی عمر نو سال کی تھی۔ اپنے گھر میں طلب فرمالیا۔ آپنے نو سال حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بسر کیئے ہیں۔ یعنی جب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ تب حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ حضور علیہ السلام نے سوائے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اور کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ حضرت عائشہؓ بڑی فصیحہ، عاقلہ، عاملہ اور ایام عرب کی جاننے والی تھیں۔ اور حضور علیہ السلام کی احادیث اور اشعار عرب انہیں خوب یاد تھے۔ اکثر صحابہؓ اور تابعین نے آپسے روایت کی ہے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۷ھ کو ہوئی۔

اور بعض شب سہ شنبہ ۱۷ رمضان ۵۸ھ بیان کرتے ہیں +

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے وصیت فرمائی تھی۔ کہ میرا جنازہ رات کو اٹھایا جائے اور رات ہی کو دفن کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی عمل میں لایا گیا۔ اور حضرت ابوہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی +

عبداللہ بن زبیرؓ (التابعین) آپکی کُنیت ابوبکر حمیدی قرشی اسدی ہے۔ آپ روایت میں بڑے ثقہ تھے مُسلم بن خالدؒ اور وکیعؒ اور شافعیؒ نے آپ سے روایت کی ہے۔ شافعیؒ کے ساتھ آپنے مصر کا سفر کیا تھا۔ اور اُنکی وفات تک وہیں رہے بعد وفات مکہ معظمہ میں تشریف لے آئے +

امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں ان سے اکثر احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا انتقال مکہ معظمہ میں ۱۱۹ھ میں ہوا ہے۔ یعقوبؒ بن سفیان کا قول ہے۔ کہ میں نے اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی چاہنے والا عبداللہ ابوبکر حمیدی سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا +

عبداللہؓ بن مالک ابن بحینہ (تابعین) آپ عبداللہ بن مالک بن قشب ازدی ہیں۔ ان کی ماں بحینہ بنت حارث بن مطلب تھیں۔ آپ کا انتقال بعہدِ خلافتِ امیر معاویہ ۵۴ھ یا ۵۸ھ کے درمیان ہوا ہے۔ (قِشب میں ق مکسور اور ش ساکن ہے) +

عبداللہ بن مالکؓ آپکی کُنیت ابوتمیم جیشانی ہے۔ حضرت عمرؓ اور ابوذرؓ وغیرہ سے آپ نے روایت کی ہے۔ اور تابعین مصر میں آپ کا شمار ہے اور اہل مصر ہی میں آپ کی حدیث ہے +

عُبیداللہؓ بن عدی بن خیار قرشی کہتے ہیں۔ کہ گو آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیدا ہوئے۔ مگر شمار آپکا تابعین ہی میں کیا گیا ہے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ وغیرہ سے آپنے روایت کی ہے۔ اور ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں آپ کا انتقال ہوا ہے +

عروہؓ بن عامر قرشی تابعی آپنے ابن عباسؓ وغیرہ سے اور اُن سے عمروؓ بن دینار اور حبیبؓ بن ثابت نے روایت کی ہے۔ اور ابوداؤدؒ نے ان کی مرسل حدیث باب طیرہ میں نقل کی ہے +

حضرت فاطمۃ الکبریٰ آپ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پیاری

صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ تھیں۔ حضرت خدیجہؓ کی آپ سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ حضرت فاطمہؓ سیدۃ النساء العالمین ہیں۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ماہ رمضان ۲ھ میں آپ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا۔ اور ماہ ذی الحجہ میں وداع ہوئیں۔

حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور حضرت زینبؓ و ام کلثومؓ اور رقیہؓ آپ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے زیادہ سوائے اُن کے والد ماجد کے اور کسی کو سچ بولنے والا نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ کے درمیان کچھ گفتگو سی ہو گئی تھی۔ جب یہ معاملہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا۔ "یا رسول اللہ آپ انہی سے دریافت فرما لیجیے۔ کیونکہ یہ جھوٹ نہیں بولتیں"۔

حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی وفات حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چھ ماہ بعد ہوئی۔ اور بقول بعض ۳ ماہ بعد ۲۸ سال کی عمر میں ہوئی۔ اور حضرت علی المرتضےؓ نے آپ کو غسل دیکر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور شب کو دفن کیا گیا۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے علی المرتضےؓ اور آپ کے دونو صاحبزادوں حضرت حسن اور حسین علیہم السلام اور اکثر صحابہ نے روایت کی ہے۔

کعبؓ بن مالک انصاری خزرجی عقبہ ثانیہ میں آپ شریک تھے۔ اور اس میں اختلاف ہے۔ کہ غزوۂ بدر میں بھی آپ شریک تھے یا نہیں۔ لیکن بدر کے بعد تمام غزوات میں سوائے تبوک کے آپ شریک تھے۔

کعبؓ موصوف اُن تین شخصوں میں سے ہیں۔ جو تبوک میں حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور وہ تین شخص یہ ہیں۔ کعبؓ بن مالک اور ہلالؓ بن امیہؓ اور مرارہؓ بن ربیعہ۔ کعبؓ بن مالک سے اکثر لوگوں نے روایت کی ہے وفات آپکی ۵۰ھ میں ہوئی۔ اور عمر ستتر سال۔

کعبؓ بن عجرہ بادی آپ کوفہ میں وارد ہوئے تھے۔ اور مدینہ منورہ میں ۵۱ھ کو آپ نے وفات پائی۔ عمر آپ کی ۷۵ سال تھی۔ اکثر صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

مالکؓ بن حویرث لیثی آپ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر بیس روز رہے تھے۔ اور بصرہ کی سکونت

اختیار کر لی تھی۔ آپ کے بیٹے عبد اللہ اور ابو قلابہ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ کی وفات بصرہ میں ۹۴ھ کو ہوئی ۔

مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ

اہل بصرہ میں آپ کی حدیث محفوظ ہے۔ ابو عثمان ہندی نے آپ سے روایت کی ہے۔ جمل کی لڑائی میں ماہ صفر ۳۶ھ کو آپ شہید ہوئے ۔

مروان بن حکیم رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابو عبد الملک قرشی اموی ہے۔ عمر بن عبد العزیز انکے پوتے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور بقول بعض ۲ھ اور بقول بعض بزمانہ غزوۂ خندق ان کی پیدائش ہے۔ بعض مورخین نے ان کی پیدائش کے متعلق اور بھی مختلف اقوال بیان کئے ہیں۔ بہرحال مروان حضو۔ کی زیارت سے شرفیاب نہیں ہوئے کیونکہ حضور علیہ السلام نے طائف سے ان کو نکلوا دیا تھا۔ وہیں یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے ظہور تک رہے۔ پھر جب حضرت خلیفہ مقرر ہوئے۔ تو انہوں نے ان کو مدینہ منورہ میں بلوالیا۔ اور جب یہ مدینہ منورہ میں آئے۔ تو ان کا بیٹا ان کے ساتھ تھا۔ مروان کا دمشق میں جاکر انتقال ہوا ہے۔ اکثر صحابہ سے انہوں نے اور اکثر تابعین نے ان سے روایت کی ہے۔ ان صحابہ میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور تابعین میں سے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین علیہ السلام بن علی رضی اللہ عنہ ہیں ۔

مرداس بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ

آپ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ آپ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں قیس بن ابی حازم نے آپ سے فقط ایک ہی حدیث روایت کی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی حدیث آپ سے منقول نہیں ۔

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

کنیت آپکی ابو عبد الرحمن زہری قرشی ہے۔ اور عبد الرحمن بن عوف کے آپ بھانجے ہیں۔ آپ مکہ مکرمہ میں ہجرت سے دو سال بعد پیدا ہوئے تھے۔ اور ذی الحجہ ۸ھ کو مدینہ منورہ میں لائے گئے۔ اور جب حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ تو آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے قرآن سنا اور یاد کیا تھا ۔

جناب مسور بہت بڑے فاضل اور دیندار تھے۔ حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کی

شہادت تک آپ مدینہ منورہ ہی میں اقامت گزین رہے۔ بعدازاں مکہ معظمہ میں تشریف لے گئے اور وہیں رہے۔ یہانتک کہ حضرت امیر معاویہؓ کا انتقال ہوگیا۔ اور یزید سے بیعت کرنے کو بُرا سمجھا۔ اور مکہ مکرمہ ہی میں رہے۔ یہانتک کہ جب یزید نے اپنا لشکر مکہ میں بھیجا۔ اور ابن زبیرؓ بھی وہیں تھے۔ تب اس لشکر نے مکہ معظمہ کا محاصرہ کرلیا۔ اور اُسی لشکر نے ایک توپ کا پتھر ان کو آکر لگا۔ جبکہ جناب مسور ایک پتھر کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اُس پتھر کے صدمہ سے اسی وقت آپ نے شروع ماہ ربیع الاولے ۶۴ھ میں وفات پائی۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ (مسور کی م مکسور اور س ساکن اور واؤ مفتوح ہے)

مسیّب بن حزنؓ

کنیت آپکی ابوسعید مخزومی ہے آپ اپنے والد کے ساتھ ہجرت کرکے آئے تھے۔ حضرت مسیّبؓ اُن لوگوں میں سے ہیں جوکہ بیعت الرضوان میں شامل تھے۔ اہلِ حجاز میں آپ کی حدیث ہے۔ آپ کے بیٹے سعیدؒ نے ان سے اور انہوں نے اپنے والد حزنؓ سے روایت کی ہے۔ (حزن کی ح مفتوح اور ز ساکن ہے)

معقل بن یسار مزنیؓ

آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے واقعہ حدیبیہ کے موقع پر حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ جوکہ بیعت الرضوان کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے بصرہ ہی کی سکونت اختیار کرلی تھی۔ حضرت حسنؒ اور اکثر لوگوں نے آپسے روایت کی ہے۔ آپکا انتقال بعہدِ حکومتِ عبیداللہ بن زیاد یعنی ۶۰ھ کے بعد ہوا ہے۔ اور بقول بعض حضرت امیر معاویہ کے عہدِ حکومت میں

معن بن یزید بن اخنس سلمیؓ

آپ اور آپکے والد اور دادا سب صحابہ میں داخل تھے۔ آپ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اہلِ کوفہ میں آپ کی حدیث ہے۔ وائلؒ بن کلیب وغیرہ نے آپسے روایت کی ہے

معیقیب بن ابی فاطمہ دوسیؓ

(مولے سعید بن ابی العاصؓ) آپ اُن صحابہ میں سے ہیں۔ جوکہ شروع زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ آپ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ آپ دوسری ہجرت میں حبشہ چلے گئے تھے۔ اور حضور علیہ السلام کے مدینہ منورہ میں تشریف لیجانے تک وہیں رہے۔ یہانتک کہ جب حضور علیہ السلام مدینہ منورہ میں پہنچ گئے۔ تب آپ بھی حاضر خدمت ہوگئے۔ اور حضرت

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر مبارک آپ کے پاس رہتی تھی۔ پھر حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے آپ کو خزانچی مقرر فرما دیا تھا۔ آپ سے آپ کے بیٹے محمد اور آپ کے پوتے ایاس بن حارث وغیرہ نے روایت کی ہے۔ آپ کا انتقال ۴۰ھ میں ہُوا ہے۔

معاذ بن جبلؓ

آپ کی کنیت ابُو عبداللہ انصاری خزرجی ہے۔ اور یہ اُن ستر انصاریوں میں سے تھے۔ جو بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شامل تھے غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں آپ شریکِ حال رہے۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا تھا۔ عمرو بن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ پختہ عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے حضرت معاذ کو ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کے بعد ملک شام میں عامل بنا کر بھیجا تھا۔ اور اُسی سال میں آپ کا ۱۸ھ میں بعارضۂ طاعون بمقام عمواس انتقال ہُوا۔ حضرت معاذؓ کی عمر اڑسٹھ ۶۸ سال کی تھی۔ بعض نے مختلف اقوال بھی بیان کئے ہیں۔

معاویہ بن ابی سفیان قرشی امویؓ

آپ کی والدہ ہندہ بنت عتبہ تھیں اور آپ کے والد فتح مکہ کے موقع پر صلح کرنے والوں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں میں سے تھے۔ جناب معاویہؓ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں داخل ہو گئے تھے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ آپ نے وحی ہرگز نہیں لکھی۔ بلکہ حضور علیہ السّلام کی طرف سے خط و کتابت کرتے تھے۔ ابن عباسؓ اور ابُو سعیدؓ نے آپ سے روایت کی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں آپ اپنے بھائی یزید کے بعد ملک شام کے حاکم ہو گئے تھے۔ اور پھر تادمِ حیات حاکم و متولی ہی رہے۔ آپ نے چالیس ۴۰ سال تک خلافت کی ہے۔ جن میں سے چار سال یا کچھ کم و بیش خلافتِ حضرت عمر فاروقؓ میں ہے۔ اور عرصہ تک زمانۂ خلافت حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ میں ہے۔ یہانتک پُورے بیس ۲۰ سال ہوئے۔ اور پھر جب سیدنا حضرت امام حسنؓ نے ۴۱ھ میں خلافت آپ کے سپُرد کر دی۔ تب آپ کا کام نہایت مضبُوط ہو گیا۔ اور پھر بیس سال تک برابر خلیفہ رہے۔ اور ماہ رجب ۶۰ھ میں بمقام دمشق انتقال کیا۔ آخر عمر میں آپ کو لقوہ ہو گیا تھا۔ جس کے باعث اکثر آپ کہا کرتے تھے۔ کہ کاش ! میں

قریش میں سے ذی طوی کے ایک باشندہ ہوتا۔ اور اِن باتوں میں سے کوئی بات نہ دیکھتا۔
امیر معاویہؓ کے پاس حضور علیہ السلام کی چادر اور تہ بند اور کُرتہ اور کچھ مُوئے مبارک
و ناخن شریف تھے۔ حالت نزع میں آپ نے وصیت کی۔ کہ مجھ کو اسی
چادر اور تہ بند اور قمیص کا کفن دے کر اور میرے نتھنوں اور باچھوں اور پیشانی پر حضور
علیہ السلام کے مُوئے مبارک اور ناخن شریف رکھکر دفن کر دینا ۔

مُغیرہ بن شعبہ ثقفیؓ

جس سال غزوۂ خندق وقوع میں آیا تھا۔ اُسی سال آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ نے کوفہ کی رہائش اختیار کرلی تھی۔ آپ امیر معاویہؓ کے اُمرا میں سے ایک امیر تھے۔ ۵۰ھ کو ستر سال کی عمر میں آپنے وفات پائی۔ چند لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے ۔

مِقدام بن معدی کربؓ

آپ کی کُنیت ابُوکریمہ کندی ہے۔ اہلِ شام میں آپ شمار کئے جاتے ہیں۔ اور انہی لوگوں میں انکی حدیث محفوظ ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ اور شام میں ۸۷ھ کو اکانوے سال کی عمر میں آپنے وفات پائی ۔

منذر بن ابُواُسید ساعدیؓ

جس وقت یہ پیدا ہوئے تھے اُسی وقت حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں لائے گئے۔ تو حضرت رسالتمآب صلعم نے اِن کو اپنی رانِ مُبارک پر بٹھاکر ان کا نام منذر رکھا تھا۔ (اُسید اسد کی تصغیر ہے) ۔

مُصعبؓ بن سعد بن ابی وقّاصؓ

(تابعی) قریشی ہیں۔ آپ نے نعیمؓ سے اور اُنہوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے روایت کی ہے۔ اُنھوں نے اپنے والد اور حضرت علی المرتضےٰؓ اور ابن عمرؓ سے سُنا ہے۔ اور اُن سے سماکؓ بن حرب وغیرہ نے روایت کی ہے ۔

حضرت میمُونہ اُمّ المومنین

آپ حارث ہلالیہ عامریہ کی صاحبزادی ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ آپکا اصلی نام برّہ تھا۔ لیکن بعد میں حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے میمُونہ نام رکھا۔ پہلے آپ مسعود بن عمر ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ اور جب اُنہوں نے آپ کو علیحدہ کر دیا۔ تو ابُورہم نے آپ سے نکاح کیا۔ اُن کی وفات کے بعد حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیقعد ۷ھ میں جب آپ عمرہ کو گئے تھے تو مقام سرف میں جو مکہ معظمہ سے دس میل ورے ہے اِن سے

نکاح کیا۔ اور پھر قدرتِ خدا سے اسی جگہ مقامِ سرف میں ۶۱ھ اور بقولِ بعض ۵۱ھ میں آپ نے وفات پائی۔ اور ابن عباسؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔
حضرت میمونہ اُمّ الفضل زوجۂ عباسؓ اور اسماء بنت عمیس کی ہمشیرہ تھیں۔
حضرت میمونہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے پچھلی بیوی تھیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے ان کے بعد پھر کسی اَور عورت سے نکاح نہیں کیا۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ جن میں ابن عباسؓ بھی ہیں۔

نعمان بن بشیرؓ آپکی کُنیت ابوعبداللہ انصاری ہے۔ ہجرت کے بعد انصار میں پہلی پیدائش آپ ہی کی بیان کی جاتی ہے۔ جب حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ تو ان کی عمر آٹھ سال ۷ ماہ کی تھی۔ آپ اور آپ کے والد صحابہ میں داخل ہیں۔ انہوں نے کوفہ کی رہائش اختیار کرلی تھی۔ کیونکہ امیر معاویہؓ کے زمانہ میں یہ وہاں کے والی ہوگئے تھے۔ لیکن وہاں جاکر انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ کی طرفداری کرنی چاہی۔ اسلئے اہلِ حمص نے ان کو ۶۴ھ میں قتل کردیا۔ اکثر لوگوں نے آپ سے جن میں آپ کے بیٹے محمد اور شعبی بھی ہیں روایت کی ہے۔

واثلہ بن اسقع لیثیؓ آپ اُسوقت مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ جب حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے تیاریاں کر رہے تھے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی تین سال خدمتگذاری کی تھی۔ اور اصحابِ صُفہ میں شامل ہوگئے تھے۔ بعدازاں بصرہ تشریف لے گئے۔ پھر شام میں چلے گئے تھے۔ اور دمشق سے تین فرسخ یعنی ۹ میل پرے ایک گاؤں میں جسکا نام بلاط تھا سکونت اختیار کی۔ پھر بیت المقدس تشریف لے گئے۔ اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی عمر سَو سال ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

تمام شد مختصر حالاتِ راویانِ تجرید البخاری

(بقلمِ محمد حسین ایمن آبادی)

فہرستِ عنوانہائے احادیث حصہ اوّل

کتاب العلم

کتاب الوضوء

مواقیت الصلوٰۃ

باب بدء الاذان

ف کتاب پر نمبر بجائے ۵۵۳ کے ۲۵۳ غلطی سے چھپ گیا ہے اور آگے بھی یہی غلط سلسلہ قائم ہے اس لئے کتاب والے نمبر ہی یہاں بھی درج ہیں۔

باب صدقۃ الفطر

کتاب السلم

کتاب الاستقراض فی الحجر والتفلیس

کتاب فی الخصومات

کتاب اللقطۃ

کتاب المظالم

فہرست عنوانات احادیث تجرید البخاری حصہ دوم

کتاب بدء الخلق

فضائل اصحاب النبی صلعم

کتاب تفسیر القرآن

كتاب النكاح

کتاب الاستئذان

کتاب القدر

کتاب الدعوات

نمبر شمار	نمبر باب	عنوان	صفحہ نمبر
۹۹۴	۱	ہر نبی کی ایک دعا کا مستجاب ہونا اور آنحضرت کا دعائے مستجاب کو بخشش امت کیلئے اٹھا رکھنا	۵۱۵
۹۹۵	۲	دعائے استغفار	〃
۹۹۶	۳	آنحضرت کا ہر روز ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنا	۵۱۶
۹۹۷	۴	گناہ کو کیسے مومن کیا خیال کرتا ہے اور منافق کیا سمجھتا ہے اور توبہ کرنے والے کی فضیلت	〃
۹۹۸	۵	سونے اور جاگنے کی دعائیں	۵۱۷
۹۹۹	۶	سوتے وقت یہ دعا پڑھو	〃
۱۰۰۰	۷	آنحضرت کی ایک دعا	〃
۱۰۰۱	۸	سوتے وقت کی اور دعا	۵۱۸
۱۰۰۲	۱۰	دعا یقین کیساتھ مانگنی چاہیئے	۵۱۹
۱۰۰۳	۱۱	سب کی دعا قبول ہوتی ہے	〃
۱۰۰۴	۱۲	تکلیف کے وقت کی دعا	〃
۱۰۰۵	۱۳	آنحضرت صلعم کیا دعا کرتے تھے	〃
۱۰۰۶	۱۴	آنحضرت کا کسی مومن کو برا کہے پر دعائے خیر کرنا	۵۲۰
۱۰۰۷	۱۵	آنحضرت کا بخل، نامردی، بڑھاپے فتنۂ دجال اور عذاب قبر سے پناہ مانگنا	〃
۱۰۰۸	۱۶	آنحضرت کی ایک دعا	〃
۱۰۰۹	۱۷	ایک اور دعا	۵۲۱
۱۰۱۰	۱۸	× × × × × ×	〃
۱۰۱۱	۱۹	روزانہ سو دفعہ پڑھنے کے کلمات	۵۲۲
۱۰۱۲	۲۰	دس دفعہ پڑھنے کا جواز	〃
۱۰۱۳	۲۱	سبحان اللہ و بحمدہ پڑھنے کا ثواب	〃
۱۰۱۴	۲۲	ذاکر زندہ اور غافل مردہ ہے	۵۲۳
۱۰۱۵	۲۳	ذاکروں کی تعریف	
۱۰۱۶	۲۴	ذاکروں کا ہمنشین بھی محروم نہیں	۵۲۴

کتاب الرقاق

نمبر شمار	نمبر باب	عنوان	صفحہ نمبر
		رقت پیدا کرنیکی باتیں	
۱۰۱۷	۱	تندرستی اور فارغ البالی میں اکثر لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں	۵۲۵
۱۰۱۸	۲	دنیا میں مسافر کی طرح رہو اور موت کا ہر وقت انتظار رکھو	〃
۱۰۱۹	۳	انصاف پر ایک مثال	〃
۱۰۲۰	۴	آخر امید میں ناامیدی نکل آتی ہے	۵۲۶
۱۰۲۱	۵	اطاعت و عبادت میں اعتدال کا حکم	〃
۱۰۲۲	۶	حلیہ بنانے اور نہ بنانے میں حضرت عمر رض رسول خدا کی پیروی کرنا	〃
۱۰۲۳	۷	قریش سے بارہ امیر ہونگے	〃

کتاب التمنی

نمبر شمار	نمبر باب	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۲۴	۱	موت کی تمنا نہ کرو	۵۲۷
۱۰۲۵	۲	موت کی تمنا سے ممانعت	〃

کتاب الاعتصام بالکتاب و السنۃ

نمبر شمار	نمبر باب	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۲۶	۱	سنت نبوی کی نافرمانی کرنیوالا منکر ہے	۵۲۸
۱۰۲۷	۲	آنحضرت صلعم کے پاس فرشتوں کا بحالت نوم آ کر انکے اوصاف بیان کرنا اور ایک مثال دینا	〃
۱۰۲۸	۳	سوال کرنا خاصۂ انسانی ہے	۵۲۹
۱۰۲۹	۴	عالم کا علم اس کی ذات تک محدود ہے	〃
۱۰۳۰	۵	لوگ پرانے لوگوں کی پیروی پر حریص ہیں	۵۳۰
۱۰۳۱	۶	آیت رجم کے قرآن میں ہونے کی تصدیق	〃
۱۰۳۲	۷	حاکم کو درست حکم لگانے میں دوہرا اور غلط پر اکہرا ثواب ملتا ہے	〃

کتاب التوحید والرد علی الجہمیۃ وغیرہم

تمت

ختم شد فہرست عنوانہائے احادیث تجرید البخاری ہر دو حصہ

بقلم فقیر ابراہیم کاتب [illegible] آبادی

۷۸۶

تجرید البخاری

مع

ترجمۂ اردو

حصۂ اوّل

مؤلفہ

علامہ حسین بن مبارک زبیدی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور

مصنف و مؤلف دربارِ اسلام، کشف المحجوب، حقوق و فرائضِ اسلام وغیرہ وغیرہ

مطبوعہ کواپریٹو سٹیم پریس لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچۂ مؤلف

سب تعریفیں خدا ہی کو سزاوار ہیں۔ جو مخلوقات کو مناسب حال صورتیں عطا کر کے پیدا فرماتا ہے۔ اور اتنا بڑا مہربان روزی رساں ہے۔ کہ بغیر کسی استحقاق کے نعمتیں بخشتا ہے۔ پھر جبتک صبح و شام کا دورہ ہے۔ خدا کا درود و سلام اُسکے رسُول مقبول پر ہوا جسے اُس نے مکارم اخلاق کی تتمیم کیلئے مبعوث فرما کر علی الاطلاق تمام مخلوقات پر فضیلت عطا کی۔ اور انہیں تمام مخلوق پر برتر کر دیا۔ علیٰ ہذا اُن کی آل کرام پر بھی درود و سلام ہو جو خیرات معنوی و حسی کی کثرت تقسیم سے موصوف ہیں۔ اور اُنکے صحابہ پر بھی جو اہل طاعت و وفاق ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بخاریؒ کی کتاب "الجامع الصحیح" کتب اسلامی میں سے بڑی معتبر و کثیر الفوائد کتاب ہے۔ مگر اس میں احادیث متکررہ مختلف ابواب میں اس طرح متفرق مذکور ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ فلاں حدیث کس باب میں ہے۔ تو بڑی ہی جستجو اور کد و کاوش سے معلوم کر سکتا ہے۔ اس تکرار سے امام بخاریؒ کا تو یہ مقصود تھا کہ حدیث کی شہرت اور طرق روایت کی کثرت کو بیان کیا جائے۔ مگر اس کتاب کا مطمح نظر یہ ہے۔ کہ اصل حدیث سے واقفیت حاصل کی جائے کیونکہ اُس میں کل سلسلہ احادیث کا صحیح ہونا تو معلوم ؟

امام نوویؒ "شرح مسلم" کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ کہ "امام بخاریؒ ایک حدیث کے مختلف طرق روایت کو متفرق اور بعید الربط ابواب میں ذکر کرتے ہیں۔ اور اُن طرق مختلف کو اکثر ایسے ابواب میں بیان کرتے ہیں جنکی نسبت خیال بھی نہیں ہو سکتا کہ وہاں اُنکا ذکر کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ اسلئے طالب حدیث کو تمام طرق روایت کو معلوم کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ متاخرین میں سے کئی ایک حفاظ حدیث نے اس بات میں غلطی کھائی ہے۔ اور کئی احادیث کی نسبت جو بخاریؒ میں ایسی جگہ درج ہیں جسکی طرف ذہن مشکل سے منتقل ہوتا ہے اُنہوں نے صاف کہدیا کہ بخاریؒ نے انہیں روایت ہی نہیں کیا"۔

اسلئے میں نے چاہا کہ اس کتاب کی احادیث کو بلا تکرار اور محذوف الاسانید بیان کر دوں تاکہ بلا مشقت حدیث مل جایا کرے۔ جو حدیث مکرر آئی ہے میں اُسے صرف ایک جگہ بیان کر دیتا ہوں لیکن اگر دوسری جگہ اسکی روایت میں کوئی مفید زیادتی ہو تو صرف ایزادی بتا دیتا ہوں۔ ورنہ نہیں۔ کبھی پہلے ایک حدیث مختصر مذکور ہوتی ہے اور بعد ازاں دوسری روایت میں زیادہ تفصیل ملتی ہے۔ تو ایزادئیے فائدہ کی غرض سے میں دوسری روایت کو نقل کرتا ہوں۔ میں نے اسمیں صرف متصل احادیث کو ذکر کیا ہے۔ مقطوع اور معلق کو ترک کر دیا ہے۔ سے صحابہ یا ان سے بعد کے لوگوں کی خبر ذکر جنہیں حدیث سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ان میں سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے بیان نہیں کیا۔ جیسے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف جانا اور وہاں کی گفتگو

حضرت عمرؓ کی شہادت کا قصہ اور انکا اپنے بیٹے کو اس امر کی وصیت کرنا کہ حضرت عائشہؓ سے اجازت لے کر انہیں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ اور مشورہ بیعت کے بارہ میں آپکے کلام یا حضرت عثمانؓ کی بیعت کا قصہ اور حضرت زبیرؓ کا اپنے بیٹے کو قضائے دین کی وصیت کرنا۔ وغیرہ وغیرہ ۔

میں نے ہر حدیث میں اُس صحابی کا نام لیا ہے جسنے اس حدیث کو روایت کیا ہے تاکہ پہلی نظر سے ہی معلوم ہوجائے کہ اس حدیث کا راوی کون ہے۔ اور اکثر انہی الفاظ کے ذکر کا التزام کیا ہے جو بخاریؒ نے ذکر کئے ہیں۔ امام بخاریؒ کبھی کہتے ہیں عَنْ عَائِشَةَ رض اور کبھی کہتے ہیں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ کبھی کہتے ہیں۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض اسی طرح کبھی کہتے ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اور کبھی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اور کبھی کہتے ہیں عَنْ اَنَسٍؓ اور کبھی کہتے ہیں عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رض تو میں ان باتوں میں انکے تابع ہوں۔ اگر کہیں ان باتوں میں اصل کتاب سے اختلاف نظر آئے تو اُسے اختلافِ نسخ پر محمول کرنا چاہئے ۔

مجھے بفضل خدا اس کتاب کی کئی ایک مشائخ سے کئی اسانید متصلہ حاصل ہیں۔ چنانچہ ان میں ایک سند تو وہ ہے جسے ۷۷۱ھ میں میں نے دار الخلافہ تعزیا "علامہ نفیس الدین ابو الربیع سلیمان بن ابراہیم علوی سے بخاریؒ کا کچھ حصہ پڑھکر اور اکثر سنکر اور باقی حصے کی اجازت لیکر حاصل کیا اور علامہ موصوف نے اسکی سند کو بطور اجازت حاصل فرمایا۔ جنہوں نے اپنے استاد شرف المحدثین موسےٰ بن موسےٰ علی دمشقی مشہور بہ "غزولی" سے تمام و کمال پڑھکر اور علامہ کمال الدکو شیخ ابو العباس احمد بن ابو طالب حجّار سے قولاً اسکی اجازت حاصل ہے۔ اور اُنکے استاد کو سماعًا ۔

دوسری سند مجھے امام ابو الفتح محمد بن امام زین الدین ابی بکر بن حسین مدنی عثمانی سے اکثر حصے کی بطور سماع اور تمام کی بطور اجازت حاصل ہے۔ اور اسیطرح شیخ امام شمس الدین ابو الخیر محمد بن محمد جزری دمشقی سے اور قاضی علامہ حافظ تقی الدین محمد بن احمد فاسی قاضی مالکیہ سے بطور اجازت سند حاصل ہے۔ اور ان تینوں کو شیخ المحدثین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن صدیق دمشقی معروف بابن الرسام سے اور اُنہیں ابو العباس حجّار سے۔ اور اُنہیں امام زین الدین ابو بکر بن حسین مدنی مراغی اور قاضی القضاۃ مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی سے اور ان دونوں کو ابو العباس حجّار سے۔ اور اُنہیں شیخ حسین بن مبارک زبیدی سے۔ اور اُنہیں شیخ ابو الوقت عبد الاول بن عیسےٰ بن شعیب ہروی صوفیؒ سے۔ اور اُنہیں شیخ عبد الرحمٰن بن محمد بن مظفر داؤدی سے۔ اور انہیں امام ابو محمد بن عبد اللہ بن احمد بن حمویہ سرخس سے۔ اور انہیں شیخ محمد بن یوسف فربری سے۔ اور انہیں امام کبیر شیخ ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بخاریؒ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے۔ مذکورہ بالا علما کے علاوہ اور بھی کئی اسانید ہیں۔ جو امام بخاریؒ تک جا پہنچتی ہیں۔ اور جن کا شمار بہت زیادہ ہے۔ میں نے صرف اسی سند کو ذکر کیا ہے جو نہایت مشہور اور عالی ہے ۔

میں نے اس کتاب کا نام "التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح" رکھا ہے۔ اور خدا سے التجا ہے۔ کہ لوگوں کو اس سے نفع پہنچائے۔ اور اسے محض اپنی خوشنودیٔ ذات کیلئے قبول فرمائے۔ اور سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمارے تمام مقاصد و اعمال کی اصلاح فرمائے۔ آمین ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نزولِ وحی کا بیان

ح۱ — سب اعمال نیتوں پر موقوف ہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ۔

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ تمام اعمال (کے نتائج) نیتوں پر موقوف ہیں اور ہر شخص کیلئے (اسکے عمل کا) وہی (نتیجہ) ہے جو اس نے نیت کی ہو۔ لہذا جسکی ہجرت دنیا کیلئے ہوگی کہ اس سے نکاح کرے۔ تو (خدا کے ہاں) اسکی ہجرت اسی (کام) کیلئے (لکھی جاتی) ہے جس کیلئے اس نے ہجرت کی"۔

یہ حدیث گو اس باب کے متعلق نہ تھی۔ مگر مولف نے اس خیال سے اسے سب سے پہلے ذکر کیا ہے کہ وہ صفائی نیت سب سے پہلے بیان ہو جائے جو اسے اس کتاب کے جمع کرنے میں کو(ملحوظ) تھی۔ مترجم۔

ح۲ — وحی کے اقسام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے آپ نے فرمایا کبھی تو میرے پاس وحی مثل گھنٹی کے آواز کے آتی ہے۔ اور تمام وحیوں میں یہ (قسم وحی کی) مجھ پر زیادہ دشوار ہے۔ پھر یہ کیفیت مجھ سے دور ہو جاتی

عنی وقد وعیت عنه ما قال و
احیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی
فاعی ما یقول قالت عائشة رضی
الله عنها ولقد رأیته ینزل علیه
الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم
عنه وان جبینه لیتفصد عرقا ؞

عن عائشة ام المؤمنین
رضی الله عنها قالت اول ما بدئ
به صلی الله علیه وسلم الرؤیا
الصالحة فی النوم فکان لا یری
رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح
ثم حبب الیه الخلاء فکان یخلو
بغار حراء فیتحنث فیه وهو التعبد
اللیالی ذوات العدد قبل ان
ینزع الی اهله ویتزود لذلک
ثم یرجع الی خدیجة فیتزود
لمثلها حتی جاءه الحق وهو فی
غار حراء فجاءه الملک فقال اقرأ
قال ما انا بقارئ قال فاخذنی
فغطنی حتی بلغ منی الجهد ثم
ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا
بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیة
حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی
فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ
فاخذنی فغطنی الثالثة ثم ارسلنی
فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق
خلق الانسان من علق اقرأ وربک

ہے کہ فرشتے نے جو کچھ کہا اسکو اخذ کر لیتا ہوں اور
کبھی فرشتہ میرے سامنے آدمی کی صورت بن کر آجاتا ہے
اور مجھ سے کلام کرتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے اسکو میں حفظ کر
لیتا ہوں" حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بیشک میں نے سخت
سردی والے دن میں آپ پر وحی اترتے ہوئے دیکھی اور یہ
دیکھا کہ اسوقت آپؐ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا ؞

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
انہوں نے کہا سب سے پہلی وحی جو رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم پر شروع ہوئی وہ اچھے خواب تھے۔ چنانچہ
جو خواب آپ دیکھتے تھے وہ صبح کی روشنی کی
مثل ظاہر ہو جاتا تھا۔ پھر آپ کو خدا کی طرف سے)
خلوت کی محبت دیگئی۔ چنانچہ آپ غار حرا میں
خلوت فرمایا کرتے تھے۔ اور وہاں آپ تحنث یعنی کئی
رات لگاتار عبادت کیا کرتے تھے۔ بغیر اسکے کہ اپنے
گھروالوں کے پاس لوٹ کر آتے تھے
جب زاد راہ ختم ہو جاتا تو پھر
خدیجہؓ کے پاس لوٹ کر آتے اور اسیقدر زادراہ پھر لیجاتے
حتی کہ آپکے پاس وحی آگئی جبکہ آپ غار حرا میں تھے۔
یعنی فرشتہ آپکے پاس آیا اور اسنے آپ سے کہا پڑھو آپنے
فرمایا "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" آپ فرماتے ہیں پھر مجھے
فرشتے نے پکڑ لیا۔ اور (زور سے) دبایا۔ یہانتک کہ مجھے
تکلیف ہوئی۔ اور اسنے چھوڑ کر مجھے کہا۔ پڑھئے۔ تو میں نے
پھر کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اسپر فرشتے نے مجھے پھر
پکڑ کر زور سے دبایا۔ یہانتک کہ مجھے تکلیف ہوئی۔ پھر چھوڑ
کہا پڑھئے تو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" آپ فرماتے
ہیں کہ "فرشتے نے مجھے پھر پکڑ لیا اور سہ بارہ خوب زور سے
دبا کر مجھ سے کہا کہ اقرأ باسم

سب سے پہلی وحی

الاكرم الذى علم بالقلم ه
فرجع بها رسول الله صلى الله عليه
وسلم يرجف فؤاده فدخل على
خديجة بنت خويلد فقال زملوني
زملوني فزملوه حتى ذهب عنه
الروع فقال لخديجة واخبرها
الخبر لقد خشيت على نفسي
فقالت خديجة كلا والله ما يخزيك
الله ابدا انك لتصل الرحم
وتحمل الكل وتكسب المعدوم و
تقري الضيف وتعين على نوائب
الحق فانطلقت به خديجة حتى
اتت به ورقة بن نوفل بن اسد
بن عبد العزى بن عم خديجة
وكان امرأ قد تنصر في الجاهلية
وكان يكتب الكتاب العبراني
فيكتب من الانجيل ما شاء الله
ان يكتب وكان شيخا كبيرا قد
عمي فقالت خديجة يا ابن عم
اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة
يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره
رسول الله صلى الله عليه وسلم
خبر ما راى فقال له ورقة هذا
الناموس الذى نزل الله على موسى
يا ليتني فيها جذعا ليتني حيا
اذ يخرجك قومك فقال رسول
[illegible] اومخرجي هم

خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم
الذى علم بالقلم (اپنے پروردگار کے نام کی مدد سے
سے پڑھو جس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ انسان کو خون بستہ سے
پیدا کیا اور یقین کرلو کہ تمہارا پروردگار بہت بڑا کریم ہے
جس نے قلم کو علم سکھایا) پس آپ کا دل اس واقعہ سے ہلنے
لگا اور آپ حضرت خدیجہ رضہ کے پاس تشریف لائے اور کہا۔
"مجھے کمل اڑھادو۔ مجھے کمل اڑھادو" تو لوگوں نے آپکو
کمل اڑھادیا۔ یہانتک کہ جب آپ کے دل کو تسکین ہوگئی
تو آپ نے حضرت خدیجہ رضہ سے سب حال بیان کر کے کہا کہ
"مجھے اپنی جان کا خوف ہے" خدیجہ بولیں۔ ہرگز نہیں
خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی پریشان نہ کریگا۔ یقیناً آپ
صلہ رحمی برتتے۔ سب کا بوجھ اٹھاتے۔ بدلونکو دور فرماتے او
پھر خدیجہ رضہ آپکو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن
عبد العزے اپنے چچا کے بیٹے کے پاس پہنچیں
ورقہ ایک ایسا آدمی تھا جو زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہوگیا
تھا۔ اور عبرانی کتاب لکھا کرتا تھا یعنی جس قدر
اللہ کو منظور ہوتا انجیل کو عبرانی میں لکھا کرتا تھا۔
اور بڑا بوڑھا آدمی تھا۔ بینائی بھی جاچکی تھی اس
سے خدیجہ رضہ نے کہا۔ اے میرے چچا کے بیٹے !
اپنے بھتیجے (نبی صلے اللہ علیہ وسلم) سے (انکا
حال سنو) ورقہ بولے اے میرے بھتیجے تم کیا
دیکھتے ہو؟ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا
تھا اُن سے بیان کردیا۔ تو ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہ
وہ فرشتہ ہے۔ جسے اللہ نے موسے پر نازل کیا تھا
اے کاش! میں اس زمانے میں (جب آپ نبی ہونگے)
جوان ہوتا۔ اے کاش! میں اُس وقت تک زندہ ہی
رہتا جبکہ آپکو آپ کی قوم مکہ سے نکالیگی۔ رسول خدا

...صلعم بانہ یجلُ فقط بمثل ... بہ ... دریف ... یومان امرک ھسرا ... لم ینقب ورقۃ ان ... وفتر الوحی ۔

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر تعجب فرمایا۔ کیا یہ لوگ مجھکو نکالینگے؟ ورقہ نے کہا ہاں جس شخص نے آپ جیسی بات بیان کی اُس سے ہمیشہ دشمنی کی گئی ہے اور اگر مجھے آپکی نبوت کا زمانہ ملگیا تو میں آپکی بہت زور دار مدد کرونگا۔ مگر چند ہی روز بعد ورقہ کی وفات ہوگئی اور وحی کی آمد بھی چند روز کیلئے رک گئی ۔

۴ دوسری بار وحی کا نزول اور پھر تتابع

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنھما وھو یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت راسی فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منہ فرجعت فقلت زملونی زملونی فانزل اللہ تعالی یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر ۔ فحمی الوحی وتتابع ۔

حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام وحی کے رکجانیکا حال بیان کرنے لگے تو اُسی بیان میں یہ بھی فرمایا کہ۔ (ایکدن) اس حال میں کہ میں چلا جارہا تھا یکایک میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی میں نے اپنی نظر اُٹھائی تو (کیا دیکھتا ہوں کہ) وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا۔ ایک کرسی پر آسمان زمین کے درمیان معلق بیٹھا ہوا ہے میں اُس سے ڈر گیا پھر لوٹ آیا تو میں نے گھر میں آکر کہا مجھے کمل اُڑھادو مجھے کمل اُڑھادو۔ پھر اسی حال میں اللہ تعالے نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر۔ (اے کپڑا اوڑھنے والے اُٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو ڈرا۔ اور اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کر۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔ اور ناپاکی (یعنی بتوں کی پرستش) کو چھوڑ دے) پھر وحی کی آمد خوب گرم ہوگئی۔ اور لگاتار آنے لگی" ۔

۵ آنحضرت صلعم کے سینہ میں الفاظ و معانی قرآن کے جمع کرنے میں خدا کا ذمہ دار ہونا۔

عن ابن عباس رضی اللہ ... تعالی لا تحرک بہ ... قال کان ... سلم ...

حضرت ابن عباس رض سے اللہ تعالے کے قول "لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ" کی تفسیر میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (قرآن کے نازل ہونے میں) سخت محنت اُٹھاتے تھے اور از انجملہ یہ تھا کہ آپ اپنے دونوں ہونٹ (جلد جلد) ہلاتے تھے (تاکہ ... لے) ابن عباس رض نے کہا۔ میں اپنے ... کیلئے مثالی طور پر اسی ... صلے اللہ علیہ وسلم

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعُهٗ لَكَ فِيْ صَدْرِكَ وَتَقْرَاُهٗ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَاَهٗ ۔

اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کیں۔ (اے محمدؐ! قرآن کو جلد یاد کرنے کے لیے تم اپنی زبان کو (بہت) حرکت دیا کرو۔ یقیناً [illegible] کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے) ابن عباسؓ کہتے ہیں یعنی قرآن کا تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور اسکو تمہارا پڑھنا۔ پھر جس وقت ہم اسکو پڑھ چکیں تو تم اسکے پڑھنے کی پیروی کرو۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں یعنی اسکو سنو اور چپ رہو۔ پھر یقیناً اسکے مطلب کا سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے اور بیشک ہمارے ذمے ہے کہ تم اسکو پڑھو۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکے بعد یہ حالت رہی کہ جب آپ کے پاس جبرئیل آتے تو آپ سنتے تھے۔ پھر جب جبرئیلؑ چلے جاتے تو اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح پڑھتے تھے جس طرح جبرئیل نے اسکو پڑھا تھا۔

ع — رمضان میں جبرئیل کا آنحضرت صلعم سے ہر سال قرآن کا دور کرنا اور آپ کا زیادہ سخاوت کرنا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام اوقات سے زیادہ آپ رمضان میں سخی ہو جاتے تھے۔ جب کہ آپ سے جبرئیل علیہ السلام ملتے تھے۔ اور جبرئیل علیہ السلام آپ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے۔ اور آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ تو یقیناً اُس وقت آپ سخاوت میں ہوا [illegible] ہو جاتے تھے۔

ع — ہرقل کے دربار میں آنحضرت کی ذات و صفات کے متعلق ابوسفیان کا بیان۔ ([illegible] اسلام)

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ ۔۔۔ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوْا ۔۔۔ فِي الْمُدَّةِ ۔۔۔

شرک بڑا ظلم ہے

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اینا لم یظلم فانزل اللہ تعالیٰ ان الشرک لظلم عظیم۔

آیت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم (جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا) نازل ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (بہت گھبرائے) کہنے لگے کہ ہم میں کون ہے جسنے ظلم نہیں کیا۔ تو اللہ بزرگ و برتر نے ان الشرک لظلم عظیم (یقیناً شرک بڑا ظلم ہے) نازل فرمایا۔

منافق کے تین نشان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان۔

ابو ہریرہ رض سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "منافق کی تین پہچانیں ہیں جب بولے تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ اور امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے۔

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "چار باتیں جس میں ہونگی وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان چاروں میں سے ایک بات ہو اُس میں ایک بات نفاق کی ہے۔ تاوقتیکہ اسکو چھوڑ دے۔ (وہ چار باتیں یہ ہیں) امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ اور بات کرے تو جھوٹ بولے۔ اور وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ اور لڑے تو بیہودہ گوئی کرے۔

شب قدر میں جاگنا موجب بخشش ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] لیلۃ القدر [illegible] لہ ما تقدم [illegible]

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی ایمان دار ہوکر ثواب جان کر شب قدر میں جاگے تو اُس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے"۔

[illegible] اللہ عنہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] رسول خدا صلے اللہ [illegible]

الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا [illegible] الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُودُ [illegible] كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ [illegible] أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا [illegible] قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذَلِكَ ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا [illegible] سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْ [illegible]

آپ نے (مدینہ آنے کے بعد) سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی۔ مگر آپ کو یہ [illegible] معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ کا قبلہ کعبہ کی طرف ہو جائے (چنانچہ ہو گیا) اور سب سے پہلی نماز جو آپ نے (کعبہ کی طرف) پڑھی۔ عصر کی نماز تھی۔ اور آپ کے ہمراہ کچھ لوگ نماز میں تھے۔ ان میں سے ایک شخص نکلا۔ اور کسی مسجد کے لوگوں پر اُس کا گذر ہوا جو (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اُس نے کہا۔ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ کی طرف نماز پڑھی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ جس حالت میں تھے اُسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے۔ اور جب آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ یہود اور جملہ اہلِ کتاب بہت خوش ہوتے تھے مگر جب آپ نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا۔ تو یہ اُن کو ناگوار ہوا۔ (یعنی آپ کا کعبہ کی طرف نماز پڑھنا اُن کو بُرا معلوم ہوا)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ کہ جب آدمی مسلمان ہو جاتا ہے اور اُس کا اسلام اچھا ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام (پہلے) گناہوں کو جن کا وہ مرتکب ہو چکا تھا۔ معاف کر دیتا ہے۔ اس کے بعد (معاوضہ) شروع ہوتا ہے۔ کہ ایک نیکی کا بدلہ اُس کے دس گنے سے سات سو گنے تک (ملتا) ہے اور برائی کا [illegible] ہے)۔ مگر [illegible] اللہ اس سے [illegible]

۳۸

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ
عِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ مَنْ
هٰذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ
مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ
بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ
اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ
اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَادَاوَمَ
عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک مرتبہ انکے پاس آئے۔ اور ایک عورت
انکے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ آپنے پوچھا یہ کون ہے؟
عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ یہ فلاں عورت ہے۔
اور اسکی نماز کی کثرت کا حال بیان کرنے لگیں آپنے فرمایا
"ٹھیرو دیکھو تم اپنے ذمہ اسیقدر اعمال لو جن کے
ہمیشہ کرنے کی تمہیں طاقت ہو اسلئے کہ اللہ ثواب دینے
سے نہیں تھکتا۔ تاوقتیکہ تم عبادت کرنے سے نہ
تھک جاؤ۔ اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب
دین کا کام وہ ہے جسپر اسکے کرنیوالا مداومت کرے"۔

۳۹ صحیح
اعمال میں میانہ روی بہتر ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ [illegible]
[illegible] وَزْنُ شَعِيْرَةٍ
[illegible]
اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ
[illegible] يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ
لَا اِلٰهَ [illegible] بِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ

انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ
کہدے اور اسکے دل میں ایک جو برابر نیکی
(یعنی ایمان) ہو۔ وہ بھی دوزخ سے نکالا جائیگا
اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے۔ اور اس کے دل
میں گیہوں کے ایک دانے کے برابر نیکی (یعنی
ایمان) ہو۔ وہ بھی دوزخ سے نکالا
جائے گا۔ اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے اور اسکے دل میں ذرہ [illegible]

صحیح
لا الٰہ الا اللہ کہنے [illegible]

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ
قَالَ لَهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ
فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ
عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ
لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا
قَالَ اَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ
اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ

عمر بن خطاب سے روایت ہے۔ کہ ایک یہودی
نے اُن سے کہا اے امیر المومنین تمہاری کتاب (یعنی
قرآن) میں ایک ایسی آیت ہے جسکو تم پڑھتے ہو اگر
ہم پر یعنی یہودیوں پر وہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن
کو جس دن وہ نازل ہوتی) عید بنالیتے۔ امیر المومنین نے
پوچھا۔ وہ کونسی آیت ہے؟ یہودی بولا۔ اَلْیَوْمَ
اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (یعنی آج کے
دن ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت

صحیح
کمال دین کی بشارت پر اطمینان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا وَّکَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ... رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... ایماندار شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ہمراہ ثواب سمجھ چلتا ہے۔ اور جب تک کہ اُس پر نماز پڑھ لی جائے اور دفن سے فراغت کرلی جائے۔ اسکے ہمراہ رہتا ہے تو وہ دو حصہ ثواب لے کر لوٹتا ہے (ان میں کا) ہر حصہ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہوتا ہے۔ اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ لے۔ پھر قبل اس کے کہ وہ دفن کیا جائے۔ لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لیکر لوٹتا ہے"۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ [illegible]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اُس سے [illegible]

[illegible] رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یُخْبِرُ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ اِنِّیْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ وَاِنَّهٗ تَلَاحٰی فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ اِلْتَمِسُوْهَا فِی السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ ۔

[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم (ایک [illegible] کیلئے نکلے۔ مگر اتفاق [illegible] باہم لڑ رہے تھے۔ آپ [illegible] کہ تمہیں شبقدر بتادوں [illegible] باہم لڑے اسلئے اسکی خبر [illegible] سے اٹھالیا گیا۔ اور شاید یہی تمہارے حق میں مفید ہو۔ اب تم شبقدر کو رمضان کی ستائیسویں اور انتیسویں اور پچیسویں تاریخوں میں تلاش کرو"۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَارِزًا لِّلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِیْمَانُ

ابوہریرہ کہتے ہیں۔ کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ یکایک آپکے پاس ایک شخص آیا۔ اور اُس نے آپ سے پوچھا۔ کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپنے فرمایا "ایمان یہ ہے کہ تم

نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ
عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ
بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ
بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ
قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ
بِاللهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ
وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ
وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَنْ
تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ
وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْحَنْتَمِ
وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ
وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ
احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ
مَنْ وَرَاءَكُمْ ۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
حَدِيثُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ
وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ
وَزَادَ هُنَا بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّمَا
لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ
كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ
فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ
وَسَرَدَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ ۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ سے پینے کی چیزوں کی بابت بھی پوچھا (کہ
کونسی حلال ہیں اور کونسی حرام) تو آپنے انہیں
چار باتوں کا حکم دیا۔ اور چار باتوں سے منع فرمایا۔
ان کو حکم دیا۔ اللہ پر ایمان لانے کا۔ یہ کہکر آپنے
فرمایا۔ کہ تم لوگ جانتے ہو۔ کہ صرف اللہ پر ایمان لانا
کس طرح ہوتا ہے"؟ انہوں نے عرض کی۔ اللہ اور
اسکا رسول خوب واقف ہے۔ آپنے فرمایا "یہ اس
بات کی گواہی دینا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور
یہ کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں"۔ اور انکو حکم دیا نماز پڑھنے
کا۔ اور زکوٰۃ دینے کا۔ اور رمضان کے روزے رکھنے
کا۔ اور حکم دیا اس بات کا کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ
(بیت المال میں) دے دیا کرو۔ اور چار (برتنوں
میں پانی وغیرہ پینے) سے منع فرمایا "حنتم سے، دبا
سے نقیر سے، اور مزفت سے (اور کبھی ابن عباس
بجائے مزفت کے مقیر فرمایا کرتے تھے)۔ اور آپنے
فرمایا "ان باتوں کو یاد کرلو۔ اور اپنے پیچھے والونکو
ان کی اطلاع کردو" ۔

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اعمال
(کے نتیجے) نیت پر رہتے ہیں۔ چنانچہ شروع کتاب
میں یہ حدیث آچکی ہے۔ اور یہاں اِنَّمَا لِكُلِّ
امْرِئٍ کے بعد اسقدر زائد ہے۔ کہ جسکی ہجرت
اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی۔ تو
اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (صلعم)
کی طرف ہی ہوگی۔ اور اس کے بعد باقی حدیث
بیان کی ہے ۔

ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب مرد اپنے

قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃً یَحْتَسِبُھَا فَھُوَ لَہٗ صَدَقَۃٌ ۔

پر ثواب سمجھکر خرچ کرے۔ تو وہ اُسکے حق میں صدقے کا حکم رکھتا ہے ۔

۵۱ ہ ج — مسلمانوں کی خیر خواہی بھی داخل ایمان ہے

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ ۔

جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کے اقرار پر بیعت کی ہے ۔

۵۲ ہ ج — اسلام پر بیعت کی شرائط

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنِّیْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُبَایِعُکَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَیَّ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ

جریر بن عبد اللہ بجلی سے ہی روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں تو آپ نے مجھ سے مسلمان رہنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی شرط کرائی۔ اور اسی پر میں

کتاب العلم

علم کی کتاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۵۳ ح — علما کا نا قابل ہونا علامات قیامت میں سے ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ فَقَالَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک روز) اس حالت میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں لوگوں سے کچھ بیان فرما رہے تھے۔ ایک اعرابی نے آپکے پاس آکر پوچھا۔ قیامت کب ہوگی؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (نے اسے کچھ جواب نہ دیا اور اپنی بات) بیان فرماتے رہے۔ اس پر کچھ لوگوں نے سمجھا

بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ
فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى إِذَا قَضٰى
حَدِيْثَهُ قَالَ أَيْنَ أُرَاهُ
السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ
قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ
فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ
كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا
وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهٖ
فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ؞

۵۴ ح — اظہار مسائل میں لگی لپٹی نہ چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنَّا فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا
فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا
الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ
فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا
فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ
وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ؞

۵۵ ح — مومن کی مثال چھوارے کے درخت سے ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ آپ نے اسکا کہنا سن تو لیا۔ مگر (چونکہ) اسکی بات آپ کو بری معلوم ہوئی۔ اس سبب سے آپ نے جواب نہیں دیا۔ اور بعض نے سمجھا کہ (یہ بات نہیں بلکہ) آپ نے سنا ہی نہیں۔ حتیٰ کہ جب آپ اپنی بات ختم کر چکے۔ تو فرمایا "کہاں ہے" اور میں سمجھتا ہوں کہ فرمایا سائل کہاں ہے" سائل نے عرض کی یا رسول اللہ میں (یہاں ہی) ہوں۔ آپ نے فرمایا "جب وقت امانت ضائع کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا"۔ اس نے عرض کی امانت کا ضائع کرنا کس طرح ہوگا؟ آپ نے فرمایا "جب کام[52] نا قابل کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا" ؞

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک سفر میں [illegible] ہم نے (نبی صلی اللہ علیہ [illegible] ہم کا [illegible] نبی صلے اللہ علیہ [illegible] پیچھے رہ گئے۔ پھر آپ ہم سے اس حال میں [illegible] نماز میں ہم نے دیر کردی تھی۔ اور ہم وضو کر رہے تھے تو (جلدی کے مارے) ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے۔ (کیونکہ دھونے میں دیر ہوتی) پس آپ نے اپنی بلند آواز سے دو یا تین مرتبہ فرمایا "(پاؤں کے) ٹخنوں کو آگ (کے عذاب) سے خرابی ہونیوالی ہے"۔ (یہ حدیث اسلئے بیان ہو رہی ہے کہ دینی مسائل اور علم کے بیان کرنے میں آواز بلند کرنا گناہ نہیں) ؞

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس

---

۵۱ یہ شک امام بخاری کے استاد محمد بن فلیح کو ہے ؛ ۱۲ ـ (مترجم) ۔

۵۲ کام سے مراد دینی کام ہیں ۔ جیسے خلافت ۔ افتاء ۔ قضاء ۔ ۱۲ ۔ (مترجم) ؞

وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً
لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ
الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ
النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ
عَبْدُ اللهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا
النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ
قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ
اللهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ
عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ
عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا
هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ
فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ إِنِّي
سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي
الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ
فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ
أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ
قَبْلَكَ آللهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ
كُلِّهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ
أَنْشُدُكَ بِاللهِ آللهُ أَمَرَكَ أَنْ

گے پتے نہیں گرتے۔ اور وہ مومن کے مثل ہے۔
اب تم مجھ سے بیان کرو کہ وہ کونسا درخت ہے۔
اس پر لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے۔
عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میرے دل میں آیا کہ وہ چھوارے
کا درخت ہے (مگر میں بزرگوں کے سامنے پیش قدمی کرنے
سے) شرما گیا۔ بالآخر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ
ہی ہم سے بیان فرما دیجیے۔ تو آپ نے فرمایا "وہ
چھوارے کا درخت ہے"۔

انسؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) ایسی
حالت میں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد
میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص اونٹ پر سوار آیا (پہلے
تو) اس نے اپنے اونٹ کو مسجد میں لا کر بٹھا دیا۔
اور پھر اس کا گھٹنا باندھ کر صحابہ سے پوچھا
"تم میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟" (اس وقت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان تکیہ لگائے
بیٹھے تھے) پس ہم لوگوں نے کہا یہی صاف رنگ
والے تکیہ لگائے ہوئے (جو بیٹھے ہیں۔ ان ہی کا
نام نامی محمد ہے) اس پر اس شخص نے آپ سے
کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "میں تیری بات سن رہا ہوں"۔ اس شخص
نے آپ سے کہا کہ میں آپ سے کچھ پوچھنے والا ہوں،
اور پوچھنے میں سختی کروں گا۔ آپ دل میں مجھ پر
ناخوش نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا جو تیرا دل کہے،
پوچھ۔ وہ کہنے لگا میں آپ کو آپ کے اور آپ سے
پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیتا ہوں کہ کیا
اللہ نے آپ کو تمام آدمیوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا
ہے؟ آپ نے فرمایا "بار خدایا ہاں"۔ پھر اس نے

۵۶ ۵۴
جملہ احکام اسلام
محض خدائی حکم
سے ہیں

تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِ[illegible]

[illegible]

اَنَّ رَسُ[illegible] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا

کہا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں وہ بتلائیے کہ کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا "بار خدایا ہاں" پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا اس مہینے (یعنی رمضان) کے روزے رکھنے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا "بار خدایا ہاں" پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ یہ صدق[illegible]

[illegible]

[illegible] نامہ[illegible] بھیجا۔ اور اس[illegible] حاکم کو دیدے (چنا[illegible]) بحرین نے اسکو[illegible] ایران کو بھیجا دیا توکسریٰ نے اسے پڑھکر چاک کر ڈالا۔ اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں پر بددعا[illegible] کے[illegible] جائیں[illegible]

[illegible] ارادہ کیا تو آپ سے یہ کہا گیا کہ وہ لوگ بے مہر کا نہیں پڑھتے۔ لہٰذا آپنے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اسمیں محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ انس

نامہ مبارک کا جانا اور اسکا چاک کر دینا

مُہر نبوی

وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِىْ يَدِهٖ ۞

عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّيْثِیِّ

رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِى الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللهِ فَاٰوَاهُ اللهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ ۞

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَعَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَاَمْسَكَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ اَوْ بِزِمَامِهٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوٰى اسْمِهٖ قَالَ

کہتے ہیں۔ کہ اُس کی سجاوٹ میری نظر میں ایسی کھُب گئی۔ گویا میں اب بھی آپ کے ہاتھ میں اُس کی سفیدی کی طرف نظر کر رہا ہوں ۞

ابو واقد اللیثی رضہ سے روایت ہے۔ کہ (ایکدن) اس حالت میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپکے پاس بیٹھے ہوئے تھے تین شخص آئے۔ ان سے دو تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگئے اور ایک چلا گیا۔ ابو واقد کہتے ہیں کہ وہ دونوں (کچھ دیر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے رہے۔ پھر اُن میں سے ایک نے حلقہ میں گنجائش دیکھی تو وہ اُس کے اندر بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا۔ اور تیسرا تو واپس ہی چلا گیا تھا۔ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فراغت پائی تو فرمایا۔ میں تمہیں تین آدمیوں کی حالت بتاؤں [illegible] ایک نے اللہ کی [illegible] نے اس کو جگہ دی۔ اور [illegible] نے بھی اُس سے حیا [illegible] نے مُنہ پھیرا۔ تو اللہ نے بھی [illegible] کیا ۞

ابو بکرہ سے [illegible] ذکر ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ایک شخص اُس کی نکیل پکڑے ہوئے تھا کہ آپ نے فرمایا۔ یہ کون دن ہے؟ تو ہم لوگ چپ رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا عنقریب آپ اس کے اصل نام کے

جو نیک کام سے کتراتا ہے اُس سے خدا بھی رُک جاتا ہے

مسلمانوں میں باہم لڑائی حرام ہے

باب ... علم و ہدایت کی مثال

عَنْ اَبِی مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ
الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ
الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَ مِنْھَا
نَقِیَّۃٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ
الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ
مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ
فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَ
سَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْھَا
طَائِفَۃً اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ
لَا تُمْسِکُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ کَلَاً
فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ
اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ
یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَّلَمْ یَقْبَلْ
ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ ۔

باب ١٧ علم کا جاتا رہنا علامت قیامت ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ
اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ
الْعِلْمُ وَیَثْبُتَ الْجَھْلُ وَیُشْرَبَ
الْخَمْرُ وَیَظْھَرَ الزِّنَا ۔

باب ١٨ علم کے اٹھ جانے ... جہالت کی کثرت ... مردوں کی قلت

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ
لَاُحَدِّثَنَّکُمْ حَدِیْثًا لَا یُحَدِّثُکُمْ
اَحَدٌ بَعْدِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ

ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اُس ہدایت وعلم
کی مثال جس کے ساتھ مجھے اللہ تعالےٰ نے مبعوث
فرمایا ہے۔ مثل زور کے مینہ کے ہے۔ جو زمین پر
پر برسے۔ پس جو زمین صاف ہوتی ہے۔ وہ پانی
کو پی لیتی ہے۔ اور بہت گھاس اور سبزہ اگاتی
ہے۔ اور جو زمین سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی
ہے۔ پھر اللہ اُس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے
لوگ خود پیتے ہیں، جانوروں کو پلاتے ہیں، زراعت
کرتے ہیں (اسی طرح) کچھ مینہ دوسرے حصے کو پہنچا۔
جو بالکل چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکتا ہے
اور نہ سبزی اگاتا ہے پس یہی مثال اُس شخص کی
ہے جو اللہ کے دین میں فقیہہ ہو جائے اور جس چیز
کے ساتھ مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا ہے اُسکو فائدہ
دے پڑھے اور پڑھائے۔ اور یہی اُس شخص کی مثال
ہے جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا ہو۔ اور اللہ کی اُس ہدایت
کو جسکے ساتھ میں مبعوث ہوا ہوں قبول نہ کیا"۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے "قیامت کی علامتوں میں سے
یہ ہے کہ علم کم ہو جائے جہل غالب آ جائے
زنا علانیہ ہونے
لگے"۔

۱۳ حضرت انس سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے
کہا۔ کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جو میرے
بعد تمہیں کوئی نہیں سنائیگا۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ٭

یہ ہے۔ کہ علم کم ہو جائے گا۔ اور جہالت غالب آجائے گی۔ زنا علانیہ ہونے لگے گا۔ عورتیں بڑھ جائیں گی۔ اور مرد کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا کفیل ایک مرد ہوگا ٭

عورتوں کی بہتات بھی آثار قیامت سے ہے

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ [illegible] قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا [illegible] قَالَ الْعِلْمَ ٭

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایسی حالت میں کہ میں خواب میں تھا۔ مجھے ایک دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ تو میں نے پی لیا۔ حتیٰ کہ میں یہ سمجھا کہ سیری ناخنوں سے ظاہر ہو رہی ہے۔ پھر میں نے بنا ہوا عمر بن خطابؓ کو دیا۔ صحابہ نے عرض [illegible]

۴۱ ج
علم دودھ کی مثال ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى [illegible] يَسْاَلُوْنَهُ فَجَاءَ [illegible] لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ [illegible] فَجَاءَ [illegible] شْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ [illegible] لَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ ٭

[illegible] عبد اللہ بن عمرو [illegible] کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں لوگوں کے لئے منیٰ میں ٹھہر گئے۔ جو آپ سے مسائل پوچھتے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے [illegible]ستگی میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے [آپ] نے فرمایا۔ "اب ذبح کرلے کچھ حرج نہیں"۔ پھر [ایک او]ر شخص آیا اور عرض کی۔ نادانستگی سے میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے۔ آپ نے فرمایا "اب رمی کرلے۔ کچھ حرج نہیں"۔ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ اس دن آپ سے جس چیز کی بابت پوچھا گیا خواہ مقدم کردی گئی ہو یا مؤخر۔ آپ نے یہی فرمایا "اب کرلے۔ کچھ حرج نہیں" ٭

۴۲ ج
بحالت لا علمی خلاف سبب [illegible]

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آئندہ زمانے میں

۴۳ ج
علم کی کمی اور جہل [illegible]

وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ
الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْهَرْجُ
فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَحَرَّفَهَا
كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ ۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَتَيْتُ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ
تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ
فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا
النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ
قُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا
أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي
الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى
رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللهَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ
شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ
فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ
تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ
قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ
الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا
الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ
الْمُوقِنُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ
رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ
وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ

علم اٹھا لیا جائے گا جہل اور فتنے غالب ہوجائیں
اور ہرج زیادہ ہوگا عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہرج کیا چیز ہے؟ آپ نے اپنے
ہاتھ سے اس طرح ترچھا اشارہ کرکے فرمایا۔ گویا آپ
کی مراد قتل تھی ۔

اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ
میں ایک دن حضرت عائشہؓ کے پاس آئی وہ نماز
پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے
(یعنی کیوں اسقدر گھبرائے ہوئے ہیں) انہوں نے
آسمان کی طرف اشارہ کیا (کہ دیکھو سورج میں گرہن
ہے) پھر اتنے میں سب لوگ (نماز کسوف کے
لئے) کھڑے ہو گئے۔ تو عائشہؓ نے کہا سبحان اللہ۔
میں نے پوچھا یہ گرہن کیا کوئی علامت (عذاب) ہے
انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ (کہ ہاں) پھر
میں بھی (نماز کیلئے) کھڑی ہو گئی۔ حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری
ہو گئی تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی (جب نماز ہو
چکی) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد
وثنا بیان کرکے فرمایا ہر چیز مجھ (اس جگہ) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں
کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی مسیح دجال کے
فتنہ جیسی یا اس کے قریب قریب۔ (چنانچہ)
کہا جائیگا کہ تجھے اس شخص (یعنی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم) سے کیا واقفیت ہے؟ تو مومن یا موقن
(راوی کو شک ہے) کہے گا کہ یہ محمدؐ اللہ کے رسول
ہیں (جو) ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے

فتن کی افزونی علاماتِ قیامت ہے

۴۲
تبیین آنحضرت صلعم کی نسبت سوال

مُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيَقُالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اَنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِالْمُرْتَابُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهٗ ٭

تھے۔ سو ہم نے اُن کی بات مانی اور ان کی پیروی کی یہ محمد ہیں، یہ محمد ہیں!! یہ محمد ہیں!!! چنانچہ اُس سے کہدیا جائیگا کہ تو آرام سے سو رہ۔ بیشک ہم نے جان لیا کہ تو محمد صلعم پر ایمان رکھتا ہے۔ لیکن منافق یا شک کرنیوالا (شک لانیوالا) کہیگا کہ میں اصل حقیقت تو نہیں جانتا۔ الا لوگوں کو انکی نسبت جو کچھ کہتے ہوئے سنا وہی میں نے بھی کہدیا"۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِيْ تَزَوَّجَ [illegible]

۲۳ ھ
دودھ شریک عورت

عقبہ بن حارث رض سے روایت ہے کہ میں نے ابی اھاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کر لیا تھا۔ ایک عورت نے آکر بیان [illegible] نے تجھے اور اُس عورت کو جس سے تو [illegible] کیا ہے۔ دودھ پلایا ہے۔ میں نے کہا مجھ [illegible]

[illegible] اَلْخَبَرُ بِبَنِيْ [illegible] اِلٰى رَسُوْلِ [اللّٰهِ] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ [illegible]

[illegible] ہو کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ گئے اور آپ سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (اب) کس طرح اُس سے صحبت کرسکتے ہو۔ حالانکہ یہ بات کہی گئی ہے (یعنی یہ مروت اور پرہیزگاری کے خلاف ہے نیز یہ کہ مُرضعہ کے اس قول سے ثبوت رضاع ہو گیا) پس عقبہ نے اُس عورت کو (احتیاطاً) چھوڑ دیا اور اُس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔

[illegible] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمًا

۲۴ ھ
آنحضرت صلعم کی بیویوں کو طلاق دینے کی غلط خبر

عمر بن خطاب رض سے روایت ہے کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنی امیہ بن زید کے مقام میں رہتے تھے۔ اور یہ [illegible] کی بلندی کی طرف تھا (یعنی شرقی جانب [illegible] طرف کی زمین بلند ہے) اور ہم رسول [illegible] علیہ وسلم کی خدمت میں نوبت بہ نوبت [illegible] اُن روز آتا تھا اور ایک دن میں جبر[illegible] تھا اُس دن کی

وَاُنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ
جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ
فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَنَزَلَ
صَاحِبِيَ الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَ
نَوْبَتِهٖ فَضَرَبَ بَابِيْ ضَرْبًا
شَدِيْدًا فَقَالَ اَثَمَّ هُوَ
فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ
فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ
فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا
هِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِيْ ثُمَّ
دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَ
اَنَا قَائِمٌ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ
قَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ؎

۵ۤ ؟
امام کو مقتدیوں کی آسانی کے لئے قرأت میں تخفیف کرنی چاہئے

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ
الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ لَا اَكَادُ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ
مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ فَمَا
رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ
غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مُنَفِّرُوْنَ
فَمَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ

وحی وغیرہ کے حالات) میں اُس کو پہنچا دیتا تھا اور
جس دن وہ آتا۔ وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اسی میں ایک
دن اپنی باری سے میرا انصاری دوست (حضور
کی خدمت سے) واپس آیا۔ تو میرے دروازے پر زور سے
دستک دی اور (میرا نام لیکر) کہا۔ کیا وہ یہاں ہیں؟
میں نکلنے کے اس اضطراب سے ڈر گیا۔ اور باہر نکل
آیا تو وہ بولے کہ آج ایک بڑا واقعہ ہوگیا۔ (یعنی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دی
دی ہے (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) کہ میں حفصہؓ کے پاس
گیا تو وہ رو رہی تھیں میں نے اُن سے پوچھا کیا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دیدی؟
وہ بولیں مجھے تو معلوم نہیں پھر میں نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس گیا اور کھڑے ہی کھڑے میں نے عرض
کی کہ کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیدی؟
آپ نے فرمایا "نہیں"، میں نے (تعجب سے)
کہا۔ اللہ اکبر (یعنی انصاری کو کیسی غلط
فہمی ہوئی ؎

ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں نماز
(جماعت کے ساتھ) نہ پا سکوں گا کیونکہ فلاں شخص ہمیں
طول طویل نماز پڑھایا کرتا ہے۔ ابو مسعود کہتے ہیں کہ
میں نے نصیحت کرنے میں اس دن سے زیادہ کبھی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ میں نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا
اے لوگو! تم (ایسی سختیوں سے) لوگوں کو دین سے
نفرت دلانے والے ہو (دیکھو) جو کوئی لوگوں
کو نماز پڑھائے اُسے چاہئے کہ (ہر رکن کے ادا

فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ
وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ
فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا أَوْ
قَالَ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا
ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ
بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا
فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ
[illegible]
... ثُمَّ قَالَ [illegible]
[illegible]
وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا
حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ
فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ
أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ ۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ
عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ سَلُونِي
عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ
مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ

کرنے میں تخفیف کرے۔ کیونکہ مقتدیوں میں مریض بھی
ہیں۔ کمزور بھی۔ اور ضرورت والے بھی ۔

زید بن خالد جہنی رض سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے گری ہوئی چیز کا حکم پوچھا
تو آپ نے فرمایا۔ اس کی بندش کو پہچان لے۔ یا یہ فرمایا
کہ اس کے ظرف اور تھیلی کو (پہچان لے) پھر اسکی
تعریف کرے۔ اور بعد اس کے اس سے فائدہ
اٹھائے۔ اور اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اسکے
حوالے کردے۔ پھر اس شخص نے عرض کی کھوئے
ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ تو آپ غضبناک ہوگئے
حتے کہ آپکے دونوں رخسارے سرخ ہوگئے۔ یا آپ کا چہرہ
[illegible]
... پانی پیتی [illegible]
... رہیگا۔ اور درخت چرے گا۔ اسے چھوڑ دے۔
[illegible]
[illegible] کیا حکم ہے [illegible]
نے فرمایا اسے پکڑ لو۔ کیونکہ وہ تمہاری
یا تمہارے بھائی کی، یا بھیڑیے کی ۔

ابو موسے رض سے روایت ہے کہ ایک دفعہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے چند باتیں پوچھی
گئیں جو آپ کے مزاج کے خلاف تھیں (آپ نے
کچھ جواب نہ دیا) مگر جب ان سوالات کی آپ کے
سامنے کثرت کی گئی تو آپ کو غصہ آگیا اور فرمایا "جو
کچھ چاہو مجھ سے پوچھو" (اس پر) ایک شخص نے
عرض کی میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ

فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِي
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ
مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ
مَا بِيْ وَجْهِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ ٭

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا
ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى
عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ ثَلَاثًا ٭

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ
اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ
اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ
اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوَالِيْهِ
وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا
فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا
فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا
فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ٭

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهٗ
بِلَالٌ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ
النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ

حذافہ ہے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول
اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا "تیرا باپ
سالم ہے شیبہ کا مولیٰ" پھر جب عمرؓ نے آپکے چہرہ
مبارک میں آثار غضب دیکھے تو عرض کی یا رسول اللہ
ہم خدائے بزرگ و بلند سے توبہ کرتے
ہیں ٭

انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو تین
بار اس کا تکرار کرتے تاکہ اُسے اچھی طرح سمجھ
لیا جائے اور جب لوگوں کے پاس تشریف لاتے
اُن کو سلام کرتے تو تین ہی دفعہ سلام بھی فرماتے ٭

ابو موسےٰؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جنہیں
دوگنا ثواب ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے
اپنے نبی پر اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان
لائے (دوسرا) وہ غلام جو اللہ اور اپنے مالکوں
کے حق کو ادا کرتا ہے۔ اور (تیسرا) وہ شخص جس
کے پاس اسکی لونڈی ہو۔ جس سے وہ ہمبستری
کرتا ہے۔ لیکن اس نے اُسے نہایت عمدہ ادب و
تعلیم دیکر آزاد کر دیا۔ اور (بعد ازاں) اس
سے نکاح کر لیا۔ اِن تینوں کے لئے دُگنا
ثواب ہے" ٭

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم (عید کے روز مردوں کی صف سے عورتوں
کیطرف) نکلے۔ اور آپ کے ہمراہ بلال رضؓ تھے آپ نے
خیال کیا کہ شاید عورتوں نے (خطبہ کے وعظ و نصیحت
کو) نہیں سُنا تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی۔ اور

بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهٖ ۔

صدقہ دینے کا حکم دیا تو کوئی عورت بالی اور انگوٹھی ڈالنے لگی۔ اور کوئی کچھ) اور بلال اپنے کپڑے کے کنارے میں جمع کرنے لگے ۔

۱۴۳ صدقِ دل سے کلمہ پڑھنے والا سب سے پہلے آنحضرت کی شفاعت سے بہرہ مند ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ أَوْ نَفْسِهٖ ۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ عرض کی۔ "یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپکی شفاعت سے کون زیادہ بہرہ مند ہوگا"؟ آپ نے فرمایا "بیشک مجھے خیال تھا اے ابوہریرہ! کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھیگا۔ کیونکہ میں نے تمہاری حرص حدیث کے دریافت کرنے پر دیکھ لی ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ مند وہ شخص ہوگا جو اپنے خالص دل سے یا اپنے خالص جی سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہدے" ۔

۱۴۴ علما کی موت علم اٹھنے کی نشانی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا ۔

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھاتا۔ کہ بندوں کے سینوں سے نکال لے۔ بلکہ علما کو موت دے کر علم کو اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا۔ تو لوگ جاہلوں کو سردار بنا لینگے۔ اور ان سے (دینی مسائل پوچھے جائیں گے) اور وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ (جس سے) خود بھی گمراہ ہوں گے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے" ۔

۱۴۵ ...

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ چند عورتوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نیز انہیں کی ذات سے فائدہ اٹھائیں ۔

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَیْکَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا یَوْمًا مِنْ نَفْسِکَ فَوَعَدَهُنَّ یَوْمًا لَقِیَهُنَّ فِیْہِ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ فَکَانَ فِیْمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْکُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا اِلَّا کَانَ لَهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ وَاثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ وَفِی رِوَایَةٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

گئے ہیں پس آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی دن مقرر فرما دیجے۔ تو آپ نے اُن سے کسی دن کا وعدہ کر لیا۔ اور اُس دن آپ اُنکے پاس گئے اور اُنہیں نصیحت فرمائی۔ اور (اُنکے مناسب حال) اُنہیں حکم دیا منجملہ اسکے جو آپ نے (اُن سے) فرمایا تھا۔ یہ تھا۔ کہ "جو عورت تم میں سے اپنے تین لڑکے آگے بھیجیگی (یعنی وہ اسکی زندگی میں مر جائینگے) تو وہ اُس کیلئے دوزخ کی آگ سے حجاب ہو جائینگے"۔ ایک عورت بولی اور (اگر کوئی عورت) دو (لڑکے آگے) بھیجے تو آپ نے فرمایا "دو کا بھی یہی حکم ہے"۔ ابوہریرہؓ سے جو روایت ہے اُسمیں حکم ہے کہ "وہ تین لڑکے گناہ کی عمر میں یعنی بلوغ تک نہ پہنچے ہوں"۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَوَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَهْلِکْ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ (ایکمرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت میں جس سے حساب لیا گیا اُسے عذاب دیا جائیگا"۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ میں نے آپ سے یہ بات سُن کر کہا۔ کیا اللہ تعالےٰ نے نہیں فرمایا "فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیْرًا"۔ (یعنی عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائیگا) آپ نے فرمایا "اس حساب سے مراد صرف پیش کرنا ہے لیکن جس شخص سے حساب میں جانچ کیگئی۔ وہ یقیناً ہلاک ہوگا"۔

عَنْ اَبِی شُرَیْحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ یَقُوْلُ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِی وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ [illegible] تَعَالٰی وَاَثْنٰی

ابو شریحؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے فتح مکہ کے دن نبی صلعم سے ایک بات سنی ہے جسے میرے دونو کانوں نے سُنا ہے اور دل نے خوب یاد رکھا۔ بلکہ جب آپ بیان فرما رہے تھے تو میری آنکھوں نے آپکو دیکھا۔ آپ نے (پہلے) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا "مکہ (میں جنگ و جدال) کو خدا نے حرام کیا ہے

(حاشیہ) جن تین لڑکے بچے مر گئے وہ اس کیلئے ضرور جنت اور حجاب جہنم ہو گئے

۸۶ حدیث — جس شخص کی حساب میں جانچ کی گئی یقیناً وہ ہلاک ہوگا

۸۷ حدیث ۳۵ — مکہ میں جدال

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا
اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ
فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا
دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ
اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ
وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ
سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا
الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ◆

مگر آدمیوں نے اُسے حرام نہیں کیا۔ پس جو شخص
اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہیں
کہ مکہ میں خونریزی کرے اور نہ یہ کہ وہاں سے کوئی
درخت کاٹے۔ پھر اگر کوئی شخص رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے لڑنے سے (استدلال کرکے) ان
چیزوں کا جواز بیان کرے۔ تو اُس سے کہدینا کہ اللہ
نے اپنے رسول کو اجازت دیدی تھی۔ اور تمہیں اجازت
نہیں دی۔ اور مجھے بھی دن میں سے گھڑی بھر
کیلئے اجازت دی تھی۔ پھر آج اسکی حُرمت
ویسی ہی ہوگئی۔ جیسی کہ کل تھی۔ پس حاضر
کو چاہئے۔ کہ غائب کو یہ خبر
پہنچادے ◆

۸۶ / ۳۶ وضعی حدیثوں کی ممانعت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَكْذِبُوْا
عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ◆

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے اوپر جھوٹ نہ
بولنا (یعنی میری طرف سے وضعی باتیں بنا کر لوگوں
کو نہ سنانا) کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے
ضروری ہے کہ آگ میں داخل ہوجاوے ◆

۸۸ / ۳۷ آنحضرت صلعم کیطرف غلط بات منسوب کرنے والا دوزخی ہے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ◆

سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے
کہ جو شخص میرے اوپر عمداً جھوٹ بولے۔
اُسے چاہئے۔ کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش
کرے ◆

۹۰ / ۳۸ ... ۹۰ / ۳۲ نماز تہجد کے بعد فجر کی سنتوں ...

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَسَمَّوْا
بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ
رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرا نام
رکھ لو مگر میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو۔ اور یاد
رکھو کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا ہے۔ نیز انہیں
اُسنے مجھ ہی کو دیکھا ◆

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ أَوِ الْقَتْلَ وَسُلِّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ أَلَا فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيْلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِأَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں بن سکتا۔ اور جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے۔ تو اُسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے ۔

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے مکہ سے فیل یا قتل کو روک لیا۔ اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اُن پر غالب کر دیا۔ آگاہ رہو۔ مکہ نہ مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کیلئے حلال ہوگا آگاہ رہو وہ میرے لئے دن کی ایک گھڑی بھر کیلئے حلال ہوگیا تھا۔ آگاہ رہو وہ اِسوقت حرام ہے۔ اسکا کانٹا نہ توڑا جائے اور اسکا درخت نہ کاٹا جائے۔ اور اُسکی گری ہوئی چیز سوا تعریف کرنیوالے کے کوئی نہ اُٹھائے۔ اور جسکا کوئی (عزیز) قتل کیا جائے تو اُس کیلئے ان دو صورتوں میں سے عمدہ صورت یہ ہے کہ یا اُسکی دیت دلائی جاوے یا قصاص لیا جائے" اتنے میں ایک شخص اہلِ یمن سے آگیا اور اُس نے عرض کی " یا رسول اللہ ! (یہ مسائل یا خطبہ جو آپنے سنایا ہے) میرے لئے لکھدیجئے۔ آپنے فرمایا " فلاں کے بیٹے کیلئے لکھدو " پھر قریش کے ایک شخص نے عرض کی " یا رسول اللہ ! اذخر (ایک خوشبودار بوٹی ہے) کے سوا (اور چیزوں کے کاٹنے کی ممانعت فرمائیے) اسلئے کہ ہم اسے (یعنی اذخر کو) اپنے گھروں اور قبروں میں لگاتے ہیں۔ آپنے فرمایا " ہاں اذخر کے سوا (اور اشیاء کے کاٹنے کی ممانعت ہے) ۔

ابن عباس رض سے روایت ہے۔ کہ جب نبی صلعم کا مرض سخت ہوگیا۔ تو آپنے فرمایا " میرے پاس سامان نوشت لاؤ کہ میں تمہارے لئے ایک نوشت لکھدوں کہ اسکے بعد

اختیار نہیں کر سکتا

۹۱ باب

حرم مکہ کے کسی درخت کا کاٹنا یا آدمی کو بیجا طور کا مارنا حرام ہے

۹۲ باب

وَجَعَهٗ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبُ
لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ
فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَلَبَهُ الْوَجَعُ عِنْدَنَا كِتَابُ اللّٰهِ
فَقَالَ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوْا وَكَثُرَ
اللَّغَطُ فَقَالَ قُوْمُوْا عَنِّيْ وَلَا
يَنْبَغِيْ عِنْدِيَ التَّنَازُعُ ۔

پھر تم گمراہ نہ ہو گے۔" عمرؓ نے[له] کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پر مرض غالب ہے۔ اور
تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے، وہ ہمیں
کافی ہے۔ پھر صحابہ نے اختلاف کیا۔ حتّٰے کہ
شور بہت ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا "میرے پاس سے اُٹھ
جاؤ۔ اور میرے پاس جھگڑنا نہ چاہئے (اس حدیث کی
نسبت علامہ شبلی نے ثابت کیا ہے کہ ابن عباس کی
عمر اس وقت ۱۳ برس کی تھی۔ اور وہ مدینہ میں موجود بھی نہ تھے)

منگانے کا واقعہ

ح ۹۳ — عورتوں کو بیدار کرنے کی ...

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ
فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ
مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ
الْخَزَائِنِ اَيْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ
فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ
فِي الْاٰخِرَةِ ۔

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات نبی
صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا۔ "سبحان
اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے نازل کئے
گئے ہیں۔ اور کس قدر خزانے کھولے گئے
ہیں۔ ان حجرہ والیوں کو جگا دو (کہ عبادت کریں)
کیونکہ بہت سی دُنیا میں نفیس کپڑے پہننے
والی ایسی ہیں۔ جو آخرت میں برہنہ ہوں
گی" ۔

ح ۹۴ — آج سے سو برس بعد کوئی شخص موجود زمین پر نہ رہیگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى بِنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعِشَاءَ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ
قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ
فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا
لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ

عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ اپنی آخر عمر میں
(یعنی وفات سے ایک مہینہ پہلے) عشاء کی نماز
پڑھائی۔ جب سلام پھیر چکے تو کھڑے ہو گئے اور
فرمایا "تم اپنی اس رات کی خبر بتاؤ (دیکھو) آج رات
سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو اب زمین
پر ہے باقی نہ رہے گا۔

ح ۹۵ — نماز تہجد کے بعد فجر کی سنتوں اور دائیں کروٹ لیٹنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک رات
میں اپنی خالہ میمونہ بنت حارث زوجۂ نبی صلی اللہ

له حضرت عمرؓ کا مقصود یہ تھا۔ کہ اس شدّت مرض میں آپ کو تکلیف نہ دی جائے۔ نیز انہیں
قرینۃً معلوم ہو گیا تھا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان استحبابی ہے۔

مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا
فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ
جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ
رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ
قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا
ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي
عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ
صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ
غَطِيْطَهُ أَوْ خَطِيْطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ

علیہ وسلم کے گھر میں سویا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس رات اُن ہی کے ہاں تھے۔ پس
آپ نے عشا کی نماز مسجد میں پڑھی۔ پھر اپنے
گھر آئے اور چار رکعتیں پڑھیں اور سو رہے
پھر بیدار ہوئے اور فرمایا "چھوٹا لڑکا سو رہا"
یا اس کی مثل کوئی لفظ فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے
کھڑے ہوگئے۔ اور میں آپ کی بائیں جانب
کھڑا ہوگیا۔ تو آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر لیا
اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعتیں
(سنّت فجر) پڑھیں۔ اور پھر سو رہے۔ حتیٰ کہ میں نے
آپ کے سانس کی آواز سُنی۔ پھر آپ نماز کے لئے
(مسجد میں) تشریف لے گئے ●

سبق ۳ ۹۶
ہدایت کو چھپانا نہ چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ أَكْثَرَ
أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ
مَا حَدَّثْتُ حَدِيْثًا ثُمَّ يَتْلُوْ إِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
وَالْهُدٰى إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيْمُ إِنَّ
إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ
الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا
مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ
فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ
يَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ
مَا لَا يَحْضُرُوْنَ وَيَحْفَظُ مَا لَا
يَحْفَظُوْنَ ●

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ لوگ کہا
کرتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضؓ نے بہت حدیثیں بیان
کی ہیں حالانکہ کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتیں
تو میں ایک حدیث بھی بیان نہ کرتا۔ پھر پڑھا
إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
وَالْهُدٰى تا آخر آیت۔ بے شک ہمارے
مہاجرین بھائیوں کو بازار میں خرید و فروخت
کرنے کا شغل رہتا تھا۔ اور ہمارے بھائی انصار
اپنے اموال کے شغل میں لگے رہتے تھے۔ اور
ابو ہریرہ رضؓ اپنا پیٹ بھر کر رسول صلے اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں رہتا تھا۔ اور ایسے اوقات
میں حاضر رہتا تھا کہ لوگ حاضر نہ ہوتے تھے۔
اور وہ باتیں یاد کر لیتا تھا جو لوگ نہ یاد کرتے
تھے ●

سبق ۹۷

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے دایک کتیبہ الارض کی

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنْسَاهُ قَالَ اُبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ ٭

يا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں۔ مگر انہیں بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "اپنی چادر پھیلاؤ" چنانچہ میں نے چادر پھیلائی تو آپ نے اپنے دونوں دست مبارک سے چلو بنایا اور چادر میں ڈال دیا پھر فرمایا کہ "(چادر کو) اپنے اوپر لپیٹ لو" چنانچہ میں نے لپیٹ لیا۔ اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا ٭

ابو ہریرہؓ کی یادداشت کیلئے آنحضرت صلعم کی برکت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ ٭

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دو حرف (علم کے) یاد کر لئے تھے چنانچہ ان میں سے ایک کو تو میں نے ظاہر کر دیا اور اگر دوسرے کو ظاہر کروں۔ تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے ٭

حج ۱۵۔ ابو ہریرہؓ نے جو کچھ آنحضرت صلعم سے سیکھا اُس کا آدھا ظاہر کیا

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ [illegible] النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوْا [illegible] يَضْرِبُ [illegible] بِرِقَابَ بَعْضٍ ٭

جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلعم نے مجھکو فرمایا کہ "تم لوگوں کو خاموش کرا دو" اس کے بعد آپ نے فرمایا "لوگو! تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا۔ کہ تم [illegible] ایک دوسرے کی [illegible] لگے" ٭

حج ۵۔ باہم قتال سے ممانعت

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسَى النَّبِيُّ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَى اللّٰهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ [illegible] يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهٖ فَقِيْلَ لَهُ [illegible]

ابی بن کعبؓ رسول اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا۔ کہ سب لوگوں میں زیادہ جاننے والا کون ہے؟ [illegible] نے کہا۔ زیادہ جاننے والا میں ہوں۔ لہٰذا [illegible] آپ فرمایا ہے کہ [illegible] نے علم کو خدا [illegible] نکیا۔ اور [illegible] سے ایک بندہ مجمع البحرین میں [illegible] جاننے والا ہے۔ موسیٰ کہنے لگے [illegible] پروردگار! میری ان سے کیونکر ملاقات

حج ۶۔ حضرت موسیٰ اور خضر علیہم السلام کا قصہ

حوتا في مكتل فإذا فقدته
فهو ثم فانطلق وانطلق بفتاه
يوشع بن نون وحملا حوتا في
مكتل حتى كانا عند الصخرة
وضعا رؤسهما فناما فانسل
الحوت من المكتل فاتخذ سبيله
في البحر سربا وكان لموسى و
فتاه عجبا فانطلقا بقية
ليلتهما ويومهما فلما أصبح
قال موسى لفتاه آتنا غداءنا
لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا
ولم يجد موسى مسا من النصب
حتى جاوز المكان الذي أمر به
فقال له فتاه أرأيت إذ أوينا
إلى الصخرة فإني نسيت الحوت
قال موسى ذلك ما كنا نبغي
فارتدا على آثارهما قصصا
فلما انتهيا إلى الصخرة إذا رجل
مسجى بثوب أو قال تسجى بثوبه
فسلم موسى فقال الخضر أنى
بأرضك السلام فقال أنا موسى فقال
موسى بني إسرائيل قال نعم قال هل
أتبعك على أن تعلمني مما
علمت رشدا قال إنك لن
تستطيع معي صبرا يا موسى
إني على علم من علم الله علمنيه
لا تعلمه أنت وأنت على علم

ہوگی (جس پر ان سے کہا گیا۔ مچھلی کو زنبیل میں رکھو
(اور مجمع البحرین کی طرف جاؤ) جب اس مچھلی کو نہ
پاؤ تو (سمجھ لینا کہ) وہ بندہ وہیں ہے۔ پس موسے
علیہ السلام چلے۔ اور اپنے ہمراہ اپنے خادم یوشع
بن نون کو بھی لے چلے، ان دونوں نے ایک
مچھلی زنبیل میں رکھ لی۔ یہاں تک کہ جب ایک پتھر
کے پاس پہنچے تو دونوں نے اپنے سر (اس پر)
رکھ لئے اور سو گئے۔ مچھلی زنبیل سے نکل گئی اور
دریا میں چلی گئی (جس سے) موسےؑ اور اُن
کے خادم کو تعجب ہوا۔ پھر دونوں باقی رات
اور ایک دن چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو
موسےؑ نے اپنے خادم سے کہا۔ ہماری نہاری
لاؤ۔ بے شک ہم نے اپنے اس سفر سے تکلیف
اُٹھائی۔ موسیٰؑ جبتک اُس جگہ سے آگے نہیں نکل
گئے، جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ اُس وقت تک
انہوں نے کچھ تکلیف محسوس نہیں کی۔ اُن کے
خادم نے کہا کیا آپنے دیکھا ہے کہ جب ہم پتھر
کے پاس بیٹھے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا موسیٰؑ
نے کہا۔ یہی وہ مقام (یا نشانی) ہے۔ جس کی
ہم تلاش کرتے تھے۔ پھر وہ دونوں اپنے قدموں
پر لوٹ گئے۔ جب اُس پتھر کے پاس پہنچے تو ایک
آدمی کپڑا اوڑھے ہوئے۔ یا یہ کہا کہ اس نے
کپڑا اوڑھ لیا تھا (بیٹھا ہوا نظر آیا۔ خضرؑ تھے)
موسےؑ نے سلام کیا تو خضرؑ نے موسےؑ سے کہا
دُنیا میں تجھکو سلامتی ہو ۔ پھر
موسے علیہ السلام نے کہا میں موسے ہوں
خضر نے پوچھا بنی اسرائیل کے موسےؑ ہو؟ انہوں نے

عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ، قَالَ سَتَجِدُنِي
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ
أَمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى
سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ
فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ
أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ
فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ
عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ
فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ
فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ
عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا
كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ
فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ
أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ
مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ
[illegible] فَخَرَقْتَهَا
لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ
وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا
فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا
فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ
يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ
الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ
فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ
مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً
بِغَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ

کہاں۔ پھر موسیٰؑ نے کہا کیا میں اس اُمید پر تمہارے
ہمراہ رہوں کہ جو کچھ ہدایت تمہیں سکھائی گئی ہے
وہ مجھے بھی سکھا دو۔ خضرؑ نے کہا۔ تم میرے ساتھ
رہ کر ہرگز صبر نہ کر سکو گے۔ اے موسیٰ! بے شک
میں اللہ کے علم میں سے ایک ایسے علم پر حاوی ہوں
جسے تم نہیں جانتے۔ وہ خدا نے مجھے سکھایا ہے۔ اور تم
ایسے علم پر حاوی ہو جو خدا نے تمہیں تعلیم کیا ہے اور
میں اسے نہیں جانتا۔ موسیٰ نے کہا۔ انشاء اللہ تم
مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے۔ اور میں کسی بات میں تمہاری
نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ دونوں دریا کے کنارے
چلے گئے۔ ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی۔ (راستے میں)
ایک کشتی ان کے پاس سے گذری۔ تو کشتی والوں سے
کہا کہ ہمیں بٹھا لو (خضرؑ پہچان لئے گئے) اور کشتی
والوں نے انہیں بے اُجرت بٹھا لیا۔ پھر ایک چڑیا
آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ اس نے ایک
یا دو چونچیں [illegible] اے
موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے خدا کے
علم سے صرف بقدر چڑیا کی چونچ کے حصہ لیا ہے۔ پھر خضرؑ نے
کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کی طرف نگاہ کی اور اسے اکھیڑ
ڈالا۔ موسیٰ کہنے لگے۔ ان لوگوں نے ہم کو بے کرایہ بٹھا لیا
تھا۔ اور تم نے ان کی کشتی کی طرف قصد کیا اور اسے توڑ ڈالا تاکہ
کشتی والوں کو غرق کر دو۔ خضر نے کہا۔ کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا
کہ تم میرے ہمراہ رہ کر میری باتوں پر صبر نہ کر سکو گے؟ موسیٰؑ نے
جواب دیا۔ میں بھول گیا اس کا مواخذہ مجھ سے نہ کرو۔ اور میرے کام میں
مجھ پر تنگی نہ کرو۔ پھر دونوں
کشتی سے اتر کر چلے۔ ایک لڑکا ملا جو اور لڑکوں کے ہمراہ
کھیل رہا تھا۔ خضرؑ نے اس کا سر پکڑ کر الگ کر دیا۔ موسیٰؑ نے پوچھا ایک

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا
أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا
أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا
يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَمَالَ
الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ
فَقَالَ مُوسَى لَوْ شِئْتَ
لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ
هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى
لَوَدِدْنَا صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ
عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا ٭

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَ
يُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَقَالَ مَنْ
قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ
الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ٭

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَرْثِ الْمَدِينَةِ

بیگناہ بچے کو بغیر کسی عوض کے تم نے قتل کر دیا۔ خضرؑ نے کہا کیا میں نے
تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہ کر سکو گے۔ پھر
دونوں چلنے لگے یہاں تک کہ ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس پہنچے جو وہاں
کے باشندے تھے انہوں نے کھانا مانگا۔ مگر ان لوگوں نے ان کی مہمانی
کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے وہاں ایک ایسی دیوار دیکھی جو گرا
چاہتی تھی۔ خضرؑ نے اسے اپنے ہاتھ کا سہارا
دے کر سیدھا کر دیا۔ موسےؑ نے ان سے کہا۔ اگر تم
چاہتے تو اس پر کچھ اجرت لے لیتے۔ خضرؑ بولے
بس! یہی ہمارے اور تمہارے درمیان جدائی
ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا "اللہ موسےؑ پر رحم فرمائے۔ ہم تو یہ
چاہتے ہیں، کاش موسےؑ صبر کرتے تو اللہ
ان دونوں کا قصہ ہم سے بیان
فرماتا +

ابوموسےؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اور
عرض کی یا رسول اللہ! راہ خدا میں لڑنا کسے کہتے
ہیں۔ کیونکہ کوئی ہم میں سے غصے کے سبب لڑتا ہے،
کوئی حمیت کے سبب جنگ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا
"جو شخص اس لئے لڑے کہ اللہ کا ہی کلمہ
بلند ہو۔ تو وہ راہ خدا میں لڑتا
ہے" +

عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں۔ اس
حالت میں کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ مدینہ کے کھنڈروں میں چل رہا تھا۔ اور آپ کھجور
کے درخت کی ٹہنی کو زمین پر ٹیکا کے چل رہے تھے چند
یہودیوں پر آپ کا گذر ہوا ان میں سے ایک نے دوسرے

وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ
مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ
عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَا تَسْئَلُوهُ لَا يَجِيءُ فِيهِ
بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ
رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا
الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ
فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ
فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ
قَالَ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ
قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي
وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا
قَلِيلًا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ مُعَاذٌ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّحْلِ
فَقَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا
رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا
مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ
ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ
يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صِدْقًا مِنْ
قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى
النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا
أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُونَ

سے کہا کہ آپ سے رُوح کی بابت سوال کرو۔ بعض نے
کہا ایسا سوال نہ کرو جو آپکو ناگوار ہو۔ مگر بعض نے کہا ہم ضرور
پوچھینگے پس ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا۔ اے
ابوالقاسم! (یہ حضرت صلعم کی کنیت ہے) رُوح
کیا چیز ہے؟ آپ خاموش رہے (ابن مسعود کہتے
ہیں) میں نے دل میں کہا کہ آپ پر وحی آرہی ہے،
لہٰذا میں کھڑا ہوگیا۔ جب وہ حالت آپ سے
دُور ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ "يَسْئَلُونَكَ عَنِ
الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا
أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔ اے
[illegible] تم سے رُوح کی بابت سوال کرتے
[illegible] میرے پروردگار کے حکم
[illegible] کی حقیقت تم نہیں
جان سکتے کیونکہ [illegible] کم عطا کیا گیا
ہے"۔

حضرت انس [illegible] ہے کہ
ایک مرتبہ معاذ سواری [illegible] صلے اللہ علیہ
وسلم کے ردیف تھے۔ آپ نے فرمایا "اے معاذ! انہوں
نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ وسعدیک۔
(یعنی میں حاضر ہوں جناب) پھر آپنے فرمایا اے معاذ!
انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! لبیک وسعدیک تین
مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپنے فرمایا "جو کوئی اپنے سچے
دل سے اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی
معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ اس
پر دوزخ کی آگ حرام کردیتا ہے" معاذ نے
عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں میں اس کی
خبر کردوں، کہ وہ خوش ہوجائیں؟ آپ نے فرمایا

۹ پیج ۱۰۳
صدق دل سے کلمہ
طیبہ پڑھنے والا
جنتی ہے

قَالَ إِذَا يَتَكَلَّمُوْا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا ۔

ــــــ۔ پھر وہ اسی پر بھروسہ کرلیں گے معاذؓ نے یہ حدیث مرتے وقت بخوفِ گناہ بیان کردی ۔

حدیث ۵۰ عورت پر بھی غسل فرض ہے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَعْنِيْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا ۔

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُمِّ سُلَیم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! خدا حق بات سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت پر جبکہ وہ محتلم ہو غسل فرض ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں، جبکہ وہ پانی (یعنی منی) کو (اپنے کپڑے پر) دیکھے"۔ اُمِّ سلیمہ نے (شرم کے مارے) اپنا مُنہ چھپالیا، اور کہا یا رسول اللہ! کیا عورت بھی محتلم ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں، تمہارا داہنا[۵۷] ہاتھ خاک آلودہ ہوجائے، (اگر عورت کے منی خارج نہیں ہوتی، تو اس کا لڑکا اس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے؟" ۔

حدیث ۵۱ مذی نکلنے سے وضو نہیں جاتا

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو میں نے مقداد سے کہا کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھیں۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا "اس میں وضو ہوتا ہے" ۔

حدیث ۵۲ احرام باندھنے کے مقامات

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آکر کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (حج کو جانے کے لئے سفر کے موقع پر) آپ ہمیں احرام باندھنے کا کس مقام سے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "مدینہ کے لوگ ذو الحلیفہ سے احرام باندھیں شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے"۔ ابن عمرؓ نے کہا۔ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں" لیکن مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

---

[۵۷] یہ کلام عرب میں بد دعا کے لئے مستعمل نہیں ہوتا ۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَلَمْ اَفْقَهْ هٰذِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ اَوِ الزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ ؕ

یہ بات (یعنی اہل یمن الملام نے احرام باندھنے پر رسول صلعم کا ارشاد) یاد نہیں ؕ

ابن عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم (احرام باندھنے والا) کیا پہنے؟ آپ نے فرمایا "نہ کرتا پہنے، نہ عمامہ نہ پاجامہ، نہ برقعہ، اور نہ کوئی ایسا کپڑا جس میں ورس[1] یا زعفران لگی ہو، اور اگر جوتی نہ ملے تو موزے ہی پہن لے، اور انہیں کاٹ دے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں"۔

سبق ۱۰۷ احرام میں کپڑے پہننے کی ممانعت

کِتَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کی کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ ؕ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو حدث کرے، اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، حتےٰ کہ وضو[2] کرے"۔ حضر موت کے ایک شخص نے کہا۔ اے ابو ہریرہ! "حدث" کیا چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا:۔ فساء یا ضراط (یعنی وہ ہوا جو پاخانے کے مقام سے نکلے) ؕ

سبق ۱۰۸ حدیث ۱ حدیث سے وضو نہیں ہٹتا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "میری اُمت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے نشانات کے

حدیث ۱۰۹ ۲ باوضو رہنے کی ہدایت

[1] ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے۔ جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں ؕ

[2] وضو میں تیمم بھی داخل ہے۔ کیونکہ حدیث میں آگیا ہے الصَّعِيْدُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ یعنی مسلم کا وضو ہے ؕ

أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ ۔

سبب غرا محجلین (وہ جن کی پیشانی اور اعضا چمکتے ہوں) کہہ کر پکارے جائیں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی عزت یعنی چمک دراز کرنا چاہے۔ اسے چاہیئے کہ (وضو) کرے ۔

باب السـ — وہم سے وضو نہیں ٹوٹتا آواز یا بو ظاہر ہوئے بغیر وضو اور نماز نہیں ٹوٹتی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِيْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا ۔

عبد اللہ بن یزید انصاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایک ایسے شخص کی حالت بیان کی۔ جس کو یہ خیال بندھ جاتا تھا کہ نماز میں وہ کسی چیز (یعنی ہوا نکلنے کو) محسوس کر رہا ہے۔ آپنے فرمایا "وہ نماز سے لوٹے نہیں۔ یا پھرے نہیں۔ جبتک کہ (وہ بخیال وہم) ہوا نکلنے کی آواز سن لے یا بو پالے ۔

باب ۱۱۲ — آنحضرتؐ کا نیند کے بعد نماز پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیند میں تھے۔ یہاں تک کہ سانس کی آواز آتی تھی۔ مگر آپنے نماز پڑھی اور کبھی (راوی) کہتے تھے کہ آپ لیٹے ہوئے تھے۔ اور سانس کی آواز آتی تھی۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور آپنے نماز پڑھی ۔

باب ۱۱۳ — نماز کیلئے پورے وضو کی ضرورت ہے

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ بِالشِّعْبِ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ

اسامہ بن زیدؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایکدفعہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عرفہ سے چلے۔ جب شعب میں پہنچکر اترے تو پیشاب کیا۔ پھر وضو فرمایا۔ مگر وضو پورا نہیں کیا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! نماز کا وقت قریب آگیا۔ آپنے فرمایا "نماز تمہارے آگے (یعنی مزدلفہ میں) پڑھینگے" پھر جب مزدلفہ آگیا تو آپ اترے اور پھر وضو کیا۔ نماز قایم کی گئی۔ آپنے مغرب کی نماز پڑھی اور ہر شخص نے اپنا اپنا اونٹ اپنے

فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ
بَعِيْرَهُ فِي مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ
فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ اَخَذَ
غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَ
اسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ
فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى
فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهٗ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ
مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى حَتّٰى
غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ
بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ
اَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلٰى
رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ
غُرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِي رِجْلَهُ
الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ
قَالَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَقَالَ
مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ

مقام پر بٹھلادیا۔ یہانتک کہ عشاء کی نماز قائم کی گئی
اور آپ نے پڑھی۔ اور دونوں کے درمیان کوئی نفل
نماز نہیں پڑھی ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ انھوں نے وضو کیا۔ پانی کا ایک چلو لے کر اسی
سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو
پانی لیا اور دوسرے ہاتھ کو ملا کر اس سے
منہ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا۔ اور اس سے
اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیکر
اس سے بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو
پانی لیا اور اپنے داہنے پاؤں پر ڈالا۔
یہاں تک کہ اسے دھو ڈالا۔ پھر دوسرا
چلو پانی کا لے کر بائیں پاؤں کو دھویا۔
اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی
طرح وضو کرتے دیکھا
ہے ۔

انس رض سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل
ہوتے تو فرماتے "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" (خدایا میں ناپاک
چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں") ۔

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] داخل
ہوئے تو میں نے آ[illegible] اور جب
آپ وہاں سے نکلے [illegible] ہے؟"
جب آپ کو بتا دیا گیا [illegible] دین

ح ۱۱۳
روایت وضو
قبل حکم تکمیل

ح ۱۱۴
پاخانہ جانیکی دعا

ح ۱۱۵
پاخانہ میں وضو کا
پانی رکھنا جائز

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ۔

عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ فَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ

میں سمجھ عنایت فرمایا" ۔

ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی پاخانے جائے تو قبلہ کی طرف مُنہ کرے اور نہ ہی اس کی طرف اپنی پشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف مُنہ کیا کرو یا مغرب کی طرف (جہاں آپ نے یہ بیان فرمایا وہاں کعبۃ اللہ خانہ شرق یا مغرب میں نہ تھا)

عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں جب تم قضائے حاجت کے لئے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف مُنہ کرو۔ اور نہ بیت المقدس کی طرف۔ مگر میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے دو کچی اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف مُنہ کئے بیٹھے ہیں ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رات کو جب قضائے حاجت کے لئے جاتیں تو مناصع کی طرف نکل جاتی تھیں (جو بقیع کی جانب ایک فراخ ٹیلہ ہے) اور حضرت عمرؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کرتے تھے کہ آپ اپنی بی بیوں کو پردے کا حکم فرمایئے مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے ایک شب عشاء کے وقت حضرت سودہؓ بنت زمعہ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ) نکلیں، جو دراز قد بی بی تھیں تو انہیں حضرت عمرؓ نے اس خیال سے کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے پکارا۔ آگاہ رہو سودہ! ہم نے تمہیں پہچان لیا

پاخانہ کرتے ہوئے کعبہ طرف پیٹھ یا منہ کرنا چاہئے

پاخانہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا جواز

آیہ حجاب کا شان نزول

نُزُولَ الْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ ۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے آیتِ حجاب نازل فرمائی ۔

١١٩ — پانی سے استنجا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ ۔

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا دونوں اپنے ہمراہ پانی کا ایک ظرف لے آتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ پانی کا ایک ظرف اور عنزہ (یعنی وہ عصا جس کے نیچے نیزے کی طرح لوہا لگا ہوا ہوتا ہے۔ لاتے تھے) اور آپ پانی سے استنجا فرماتے تھے ۔

١٢٠ — پانی کے برتن میں سانس لینے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنیکی ممانعت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ ۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو چاہئے کہ برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب پاخانے جائے تو اپنی شرمگاہ کو نہ تو داہنے ہاتھ سے چھوئے۔ اور نہ ہی اس سے استنجا کرے" ۔

١٢١ — ڈھیلوں سے استنجا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا أَوْ نَحْوَهُ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ ۔

ابوہریرہ رض سے روایت ہے (ایک دن) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے نکلے تو میں بھی آپکے پیچھے پیچھے چلا۔ آپ کی عادت تھی کہ ادھر ادھر نہ دیکھتے تھے۔ میں جب آپکے قریب ہوگیا۔ تو آپنے فرمایا "مجھے پتھر تلاش کردو کہ میں ان سے پاکی حاصل کروں (یعنی استنجا کروں)۔ (یا اس کے مثل کوئی اور لفظ فرمایا۔) ہڈی اور گوبر میرے پاس نہ لانا" چنانچہ میں اپنے کپڑے کے کنارے میں پتھر رکھ کر آپکے پاس لے گیا۔ اور انہیں آپکے پہلو کے پاس رکھ کر پیچھے ہٹ آیا۔ پس جب آپ قضائے حاجت کر چکے تو پتھروں کو استعمال فرمایا ۔

١٢٢ — سوکھے گوبر سے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاخانے گئے اور مجھے حکم دیا کہ تین پتھر آپکے

استنجا اعا زسے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ فَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِجْسٌ +

پاس لے آؤں - دو پتھر تو میں نے پالئے اور تیسرے کو تلاش کیا - مگر نہ پایا - تو میں نے ایک خشک گوبر کا ٹکڑا اسنے لیا۔ اور آپ کے پاس لایا - آپ نے دونوں پتھر لے لئے - اور گوبر پھینکدیا اور فرمایا - نجس ہے +

۱۲۳ / ح ۱۶ — وضو میں ہر عضو کا ایک دفعہ دھونا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً +

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ (اور ہر عضو کو یکبار دھویا بکم فاغسلوا وجوھکم الخ وضو کی ابتداء تھی)

۱۲۴ / ح ۱۷ — وضو میں آنحضرتؐ کا دو دو دفعہ اعضاء دھونا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ +

عبداللہ بن زید سے روایت ہے - کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو ہر عضو کو دو دو مرتبہ دھویا +

۱۲۵ / ح ۱۸ — وضو میں تین تین بار دھونا بہترین وضو کا حکم اور اُس کا ثواب -

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ +

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پانی کا برتن منگوایا - اور اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈال کر ان کو دھویا - پھر اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈال کر پانی لیا اور کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اسے صاف کیا - پھر اپنے مُنہ کو اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھویا - پھر سر کا مسح کیا - پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا - اس کے بعد کہا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے - اور بعد ازاں دو رکعت نماز پڑھے - اور اس میں اپنے دل سے بات نہ کرے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے"

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عثمانؓ نے فرمایا - کیا میں تمہیں ایک حدیث سُناؤں - اگر قرآن مجید میں ایک آیت نہ ہوتی - تو وہ حدیث میں تمہیں نہ سُناتا -

ع۱ وضو میں صرف چار عضو کا ایک بار دھونا فرض ہے باقی اول ہاتھوں کا دھونا پھر غرغرہ کرنا - پھر ناک میں پانی ڈالکر صاف کرنا اور کانوں میں ترکنده انگلی پھیرنا سُنت ہے -

اللّٰہ مَا حَدَّثْتُکُمُوْہُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہٗ وَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی یُصَلِّیَہَا وَالْاٰیَۃُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا ۔

میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے "جو شخص نہایت اچھی طرح وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز پڑھنے سے پہلے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حتےٰ کہ وہ نماز پڑھ لے" اور وہ آیت یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا ۔

۱۲۶ ح ۹ — طاق پتھروں سے استنجا کرنا چاہیئے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ ۔

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو چاہیئے کہ ناک کو صاف کرے۔ اور جو کوئی پتھر سے استنجا کرے تو چاہیئے کہ طاق پتھروں سے کرے"۔

۱۲۷ ح — سونے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ہاتھ نہ ڈالو

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ فِیْ اَنْفِہٖ مَاءً ثُمَّ لِیَنْثُرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِہٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَہٗ قَبْلَ اَنْ یُدْخِلَہَا فِیْ وَضُوْءِہٖ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ ۔

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص تم میں سے وضو کرے تو چاہیئے کہ اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر اس کو صاف کرے۔ اور جو شخص پتھر سے استنجا کرنا چاہے تو چاہیئے کہ طاق پتھروں سے کرے اور جب کوئی تم میں سے اپنی نیند سے بیدار ہو تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھولے۔ کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں پھرتا رہا ہے"۔

۱۲۸ ح ۱۰ — احرام میں ارکان خضاب اور جوتیاں پہننے کے متعلق

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَقَدْ قِیْلَ لَہٗ رَاَیْتُکَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْکَانِ اِلَّا الْیَمَانِیَیْنِ وَرَاَیْتُکَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّۃَ وَرَاَیْتُکَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَۃِ وَرَاَیْتُکَ اِذَا کُنْتَ بِمَکَّۃَ اَہَلَّ النَّاسُ

عبد اللہ بن عمر رضہ سے ایک مرتبہ کہا گیا کہ ہم نے دیکھا ہے۔ (حج میں) سوا دونوں یمانی رُکنوں کے آپ کسی رکن کو مس نہیں کرتے۔ اور یہ بھی دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتیاں پہنتے ہیں۔ اور زرد خضاب لگاتے ہیں۔ اور مکہ میں اور لوگ تو (ذی الحج) کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں۔ مگر آپ جب تک ترویہ ( ) کا دن نہیں آتا۔ احرام نہیں باندھتے۔

إذا رأوا الهلال ولم تهل أنت حتى كان يوم التروية فقال أما الأركان فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يمس إلا اليمانيين وأما النعال السبتية فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر ويتوضأ فيها فأنا أحب أن ألبسها وأما الصفرة فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ بها فأنا أحب أن أصبغ بها وأما الإهلال فإني لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث راحلته۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے۔ ارکان کے مس کی بابت تو یہ بات ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سوا دونوں یمانی رکنوں کے اور کسی کو مس کرتے نہیں دیکھا۔ اور سبتی جوتیوں (کی بابت جو تم نے پوچھا ہے) سو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ جوتیاں پہنتے دیکھا ہے جن میں بال نہ ہوں۔ آپ ان ہی میں وضو فرماتے تھے۔ لہٰذا میں ان جوتیوں کے پہننے کو اچھا جانتا ہوں۔ اور زرد خضاب کی بابت جو تم نے پوچھا ہے۔ سو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خضاب رنگاتے ہوئے دیکھا ہے لہٰذا میں بھی پسند کرتا ہوں کہ یہ خضاب لگاؤں اور احرام کی بابت یہ بات ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے نہیں دیکھا۔ تاوقتیکہ آپ کی سواری نہ چلے (یعنی آٹھویں تاریخ کو) +

۱۲۹
۳۲
ہرکام کا آغاز دہنی جانب سے بہتر ہے

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه التيمن في تنعله وترجله وطهوره وفي شأنه كله +

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جوتی پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے غرض تمام کاموں میں داہنی جانب سے ابتدا کرنا اچھا معلوم ہوتا تھا +

۱۳۰
۳۳
آنحضرت صلعم کے معجزے سے وضو کے پانی کی افزونی

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وحانت صلاة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوء فوضع يده في ذلك الإناء وأمر الناس أن يتوضؤا منه قال

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت آگیا تھا۔ لوگوں نے وضو کے لئے پانی ڈھونڈا۔ مگر نہ پایا۔ آخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن میں وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ پس آپنے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ "اس سے وضو کریں" انس کہتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی

فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ ۔

انگلیوں کے نیچے سے اُبل کر نکل رہا تھا - یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا ۔

۱۲۸ ح ۲۳
آنحضرت کے بالوں کا تبرک

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا سر مُنڈوایا تو سب سے زیادہ ابوطلحہ نے آپ کے بال لئے تھے ۔

۱۲۹ ح ۲۵
جس برتن میں اتفاقاً کُتّا پانی پی جائے اُسے سات مرتبہ دھونا چاہیئے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا ۔

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تمہارے کسی برتن میں کُتّا پانی پیئے تو چاہیئے کہ اسے سات مرتبہ دُھو ڈالو" ۔

۱۳۰ ح ۲۶
کتے کے آنے سے مسجد کا فرش نجس نہیں ہوتا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کُتّے مسجدوں میں آتے جاتے تھے - اور لوگ اس کے سبب مسجد میں پانی نہ بہاتے تھے ۔

۱۳۱ ح ۲۷
مسجد میں باوضو انتظار نماز کرنیوالا نمازی ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلَاةٍ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندہ برابر نماز میں ہے - جب تک کہ مسجد میں نماز کا انتظار کر رہا ہے - تاوقتیکہ حدث نہ کرے" ۔

۱۳۲ ح ۲۸
سفر میں موزوں کا مسح

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَأَنَّ مُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - آپ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے (جب آپ واپس آئے تو) مغیرہ آپ کے اعضائے شریف پر پانی ڈالنے لگے - اور آپ وضو کرنے لگے - یعنی آپ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا

وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

٩٣٣ وعن — نماز تہجد

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ و [illegible] الْحَدِيْثُ وَفِيْ كُلٍّ مِنْهُمَا [illegible] اٰخِرِهٖ۔

اور سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک شب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہؓ (جو ان کی خالہ تھیں) کے گھر میں رہا۔ میں تو مسند کے عرض میں لیٹ گیا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اس کے طول میں لیٹیں۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی سو رہے۔ یہاں تک کہ جب آدھی رات ہوئی۔ یا اس کے کچھ پہلے یا بعد، تو آپ بیدار ہوئے۔ تو نیند میں اپنے چہرے کو ہاتھ سے ملتے ہوئے بیٹھ گئے۔ پھر سورۂ آل عمرانؑ کی آخری دس آیتیں آپ نے پڑھیں۔ اس کے بعد ایک لٹکی ہوئی مشک [illegible] ہے تھا اور اس سے وضو کیا۔ اور اچھا [illegible] نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ ابن [illegible] کہ پھر میں بھی اٹھا، اور میں طرح آپ نے کیا [illegible] نے بھی کیا۔ اور جا کر آپ کے (دائیں) [illegible] نا داہنا ہاتھ میرے سر [illegible] کر کر مروڑا۔ اور مجھے اپنی [illegible] دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ بعد ازاں وتر پڑھے۔ پھر آپ لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ موذن آپ کے پاس آیا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ اور دو رکعتیں ہلکی (فجر کی سنتیں) پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے۔ اور صبح کی نماز پڑھی۔ یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اور دو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۔

عبداللہ بن زیدؓ سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم دکھا سکتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں (میں دکھا سکتا ہوں) پھر انہوں (یعنی عبداللہ) نے پانی منگوایا۔ اور اپنے ہاتھوں (پر پانی) ڈالا۔ اور انہیں دو دفعہ دھویا۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو مرتبہ دھوئے پھر سر کا دونوں ہاتھوں سے مسح کیا [illegible] اور پیچھے لے گئے، سر کے پہلے حصے [illegible] دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے۔ پھر دونوں کو [illegible] واپس لائے، جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر [illegible] دونوں پاؤں دھوئے۔

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ فَاُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ ۔

ابو جحیفہ [illegible] رسول خدا [illegible] کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے [illegible] کا پانی آپ کے پاس لایا گیا اور آپ نے وضو کیا (جب آپ وضو سے فارغ ہوئے) تو لوگ آپ کے وضو کا پانی (تبرکاً) لینے لگے۔ اور اس کو اپنے چہرے اور آنکھوں پر ملنے لگے۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اور آپ کے سامنے عصا گڑا ہوا تھا۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ میرا یہ بھانجا بیمار ہے (اس کے) پاؤں دکھتے ہیں۔ پس آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو فرمایا

۱۳۴ ج — پورے وضو کی ترکیب

۱۳۵ / ۱۳ ج — میدان میں نماز کیلئے اپنے سامنے عنزہ [illegible]

۱۳۶ / ۳۲ ج — مہر نبوت

لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ ٭

اور میں نے آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو پی لیا پھر میں آپ کے پس پشت کھڑا ہو گیا تو میں نے خاتم نبوت کو دیکھ لیا جو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مثل چھپر کھٹ کی گھنڈی کے تھی ٭

١٣٧ — مردوں اور عورتوں کا ایک برتن میں وضو کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ٭

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت سب ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے ٭

١٣٨ — آیت فرائض کا شان نزول

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَأَنَا مَرِيْضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ إِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ ٭

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے۔ میں (ایسا سخت) بیمار تھا۔ کہ کوئی بات سمجھ نہ سکتا تھا۔ پس آپ نے وضو کیا۔ اور اپنے وضو سے بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو میں ہوش میں آ گیا میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میری میراث کس کے لئے ہے میرا تو صرف ایک کلالہ[1] وارث ہے؟ اس پر فرائض کی آیت نازل ہوئی ٭

١٣٩ — آنحضرت صلعم کے معجزے سے ایک لگن کے پانی سے اسی سے زیادہ آدمیوں کا وضو کرنا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قِيْلَ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً ٭

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے) نماز کا وقت آیا تو جس شخص کا گھر قریب تھا وہ (اپنے گھر میں) وضو کرنے چلا گیا۔ صرف چند لوگ رہ گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک (لگن) لایا گیا۔ جس میں پانی تھا۔ مگر اس میں اتنی گنجائش نہ تھی۔ کہ آپ اپنی ہتھیلی اس میں پھیلا سکیں تاہم سب لوگوں نے (اسی تھوڑے سے پانی سے) وضو کر لیا۔ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ تم لوگ اس وقت کس قدر تھے؟ انہوں نے کہا۔ اسی (بلکہ) کچھ زیادہ ٭

١٤٠

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ

ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا

[1] کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جو ایسے شخص کا وارث ہو جس کا نہ باپ زندہ ہو اور نہ کوئی اولاد ٭

عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ اٰخَرَ فَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ فَاُجْلِسَ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ

صلے اللہ علیہ سلم نے یک قدح منگوایا جس میں پانی تھا۔ آپ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھویا۔ اور اس میں سے ہی کلی فرمائی ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (آخری مرض میں) بیمار ہوئے، اور آپ کا مرض سخت ہوگیا تو آپ نے اپنی بیبیوں سے اجازت مانگی کہ میرے (یعنی عائشہؓ کے) گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے تو سبھوں نے آپ کو اجازت دے دی پس نبی صلے اللہ علیہ سلم دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لیکر) نکلے، آپ کے دونوں قدم مبارک زمین کے ساتھ گھسٹتے جاتے تھے۔ عباسؓ اور ایک اور شخص کے درمیان آپ نکلے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں آ چکے۔ اور مرض اور بھی زیادہ ہوگیا تو حضور نے فرمایا کہ سات مشکیں جن کے بند نہ کھولے گئے ہوں (یعنی بھری ہوئی ہوں اور اُن کا پانی خرچ نہ ہوا ہو) میرے اوپر ڈال دو۔ تاکہ میں لوگوں سے کچھ وصیت کروں (چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی) اور آپ ام المومنین حضرت حفصہؓ کے لگن میں بٹھلا دیئے گئے پھر ہم سب آپ کے اوپر پانی ڈالنے لگے یہانتک کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ بس اب تم [illegible] چکے اسکے بعد آپ لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے ۔

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول [illegible] صلے اللہ علیہ سلم نے پانی کا ایک [illegible] منگوایا تو آپ کے سامنے ایک فراخ قدح لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے اُس میں اُنگلیاں رکھ دیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا

پیالے سے وضو کا جواز

باب ۱۴۱

حالت بخار میں آنحضرت کا نہانا

باب ۱۴۲

آنحضرت کے معجزے سے ایک پیالہ بھر پانی سے ستر اسی آدمیوں نے وضو کر لیا

کا وضو کرنا۔

مَاءٍ فوضع اصابعه فيه قال انس فجعلت انظر الى الماء ينبع من اصابعه فحزرت من توضأ منه ما بين السبعين الى الثمانين ۔

کہ وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکل رہا تھا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کا جنہوں نے اس پانی سے وضو کیا، اندازہ کیا۔ تو ستر اسی کے درمیان تھے ۔

۱۴۲ ح — غسل کیلئے ایک صاع اور وضو کیلئے ایک مد پانی کافی ہے

وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يغتسل بالصاع الى خمسة امداد و يتوضأ بالمد ۔

انسؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے تھے تو ایک صاع سے پانچ مد تک پانی صرف کرتے تھے۔ اور وضو ایک مُد سے فرماتے تھے ۔

۱۴۳ ح — موزوں پر مسح

عن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح على الخفين و ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما سأل عمر عن ذلك فقال نعم اذا حدثك شيئا سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا تسأل عنه غيره ۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمرؓ سے اس کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا۔ ہاں، جب تم سے سعد کوئی روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان کریں۔ تو اس کے متعلق کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو ۔

۱۴۴ ح — موزوں پر مسح کی اور شہادت

عن عمرو بن امية الضمري رضي الله عنه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين ۔

عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے ۔

۱۴۵ ح — موزوں اور عمامہ پر مسح

وعنه رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على عمامته وخفيه ۔

عمرو بن اُمیہ ضمری روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے عمامہ اور دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (عمامہ پر مسح کرنے کا یہ مطلب ہے کہ بغیر عمامہ اُتارے سر کے مقدم حصہ پر مسح فرمایا۔ مترجم ۔)

۱۴۶ ح — طہارت کی حالت میں پہنے ہوئے

عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ (وضو کے وقت) میں نے چاہا کہ آپ کے دونوں موزوں

سَفَرٍ نَاَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ۔

کو اُتار دوں ۔ تو حضورؐ نے فرمایا: ان کو رہنے دو میں نے ان کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا۔ پھر آپ نے ان پر مسح فرمایا ◆

موزوں پر مسح ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ ۔

عمرو بن اُمیہ رضؓ روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بکری کا شانہ (کا گوشت کھانے کے لئے) قطع کر رہے ہیں اتنے میں آپ نماز کی طرف بُلائے گئے (یعنی اذان ہوگئی) تو آپؐ نے چھُری رکھ دی اور نماز پڑھی ۔ مگر نیا وضو نہ کیا ◆

۱۴۴ — گوشت بنانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ اَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ ۔

سوید بن نُعمان سے روایت ہے کہ فتح خیبر کے سال وہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے تھے ۔ جب مقام صہبا میں پہنچے جو خیبر کے بہت قریب تھا ۔ تو آپ نے عصر کی نماز پڑھی ۔ پھر زادِ راہ طلب فرمایا تو صرف ستّو لائے گئے حضور نے ان کے گھولنے کا حکم دیا ۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے کھایا ۔ اس کے بعد آپ مغرب کی نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے آپ نے صرف کُلّی فرمائی ، اور ہم نے بھی کُلّی ہی کی ، نیا وضو نہیں کیا ◆

۱۴۵ — سابقہ وضو سے جواز نماز کی امر شہادت

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ ۔

اُمّ المُومنین میمونہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا (گوشت) کھایا ۔ اس کے بعد نماز پڑھی تو جدید وضو نہیں کیا ◆

۱۴۶ — کھانا کھانے سے وضو نہیں جاتا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا ۔

ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا تو کُلّی کی اور فرمایا دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے ◆

۱۴۷ — دودھ پینے کے بعد کلی کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم

۱۴۸ — مینگنی پوری کرکے

قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ ٭

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ ٭

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ ٭

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ رَطْبَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ

میں کوئی شخص جو نماز پڑھ رہا ہو، اونگھ جائے تو اسے چاہئے کہ لیٹ رہے، یہانتک کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا تو وہ نہیں جانتا کہ شائد استغفار کرتا ہے۔ یا اپنے آپ کو بد دعا دے رہا ہے" ٭

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھ جائے تو اسے چاہئے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے، اور سمجھنے لگے کہ کیا پڑھ رہا ہے" ٭

انسؓ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے حالانکہ ہم میں سے ہر ایک کو جب تک وہ بے وضو نہ ہو، ایک ہی وضو کافی ہوتا تھا ٭

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغات میں سے کسی باغ میں تشریف لے گئے، تو دو آدمی کی آواز سُنی جن پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا "ان دونوں پر عذاب کیا جاتا ہے، مگر کسی بڑی بات پر عذاب نہیں کیا جا رہا" پھر فرمایا ہاں! (بڑی بات بھی ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہ بچتا تھا، اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا" پھر آپ نے کھجور کی ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے۔ اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ آپ سے عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ یہ آپ نے کیوں کیا؟ فرمایا "امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔ ان دونوں پر عذاب

ناقص

ق ۱۵۱
نماز میں اونگھ کر پڑھ رہا ہو اُسے سو جانا چاہئے

ق ۱۵۲
آنحضرت کا ہر نماز پر وضو کرنا لیکن عام کیلئے ایک ہی وضو کافی ہے

ق ۱۵۳
پیشاب سے نہ بچنے اور چغلی کھانے پر عذاب

عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا ۔

کم رہے"۔

۱۵۵ — پانی سے استنجا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهٖ اَتَيْتُهُ بِمَاءٍ يَغْتَسِلُ بِهٖ ۔

انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تھے تو میں آپ کے لئے پانی لاتا تھا جس سے آپ استنجا کرتے تھے۔

۱۵۶ — نادان کو آسانی سے سمجھانا چاہیے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِىٌّ فِى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ۔

ابوہریرہ رضؓ راوی ہیں کہ ایک اعرابی کھڑا ہوکر مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے چھوڑ دو، اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول یا پانی کا بھرا ہوا ایک ڈول (راوی کا شک ہے) ڈال دو۔ کیونکہ تم لوگ آسانی کرنے والے پیدا کئے گئے ہو۔ اور سختی کرنے والے نہیں پیدا کئے گئے"۔

۱۵۷ — دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر صرف پانی کا بہادینا کافی ہے

عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ۔

ام قیس بنت محصن سے روایت ہے۔ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک چھوٹا بچہ لے کر آئیں، جو کھانا نہ کھاتا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کردیا تو آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہادیا۔ مگر اسے [illegible] نہیں دھویا۔

۱۵۸ — عذر کے سبب کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکا جواز

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ۔

حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی جماعت کے ڈلاؤ (یعنی وہ ڈھیر جو کوڑا کرکٹ سے جمع ہوجاتا ہے) پر تشریف لائے، اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب کیا پھر پانی مانگا تو میں آپ کے پاس پانی لے آیا۔ اور آپ نے وضو کیا (آپ کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا باعث عذر تھا۔ مترجم)۔

۱۵۹

وَعَنْهُ فِىْ رِوَايَةٍ

حذیفہ سے ہی ایک دوسری روایت میں اس طرح

آنحضرت صلعم کبھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے

أُخْرِي قَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ ❁

آیا ہے کہ جب آپ پیشاب کرنے لگے تو میں آپ سے الگ ہو گیا۔ پھر جب آپ نے میری طرف اشارہ کیا تو میں حاضر ہو کر آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ آپ فارغ ہو چکے ❁

حیض والے کپڑے کو دھو کر استعمال کرنا چاہئے۔

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي فِيهِ ❁

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ بتایئے۔ ہم میں سے کسی کو کپڑے میں حیض آئے تو وہ اسے کیا کرے ؟ آپ نے فرمایا وہ اُسے مل ڈالے پھر اس کو پانی سے رگڑے اور پانی سے صاف کرکے اس میں نماز پڑھے ❁

مدت ایام حیض تک نماز معاف ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ ❁

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حُبَیش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی، یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) میں ایک ایسی عورت ہوں کہ اکثر مستحاضہ رہتی ہوں۔ اور بہت دنوں تک پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں ؟ آپ نے فرمایا یہ تو ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں، پس جب تمہارے حیض کا زمانہ آجائے تو نماز چھوڑ دو، اور جب گذر جائے تو خون اپنے جسم سے دھو ڈالو اس کے بعد نماز پڑھو۔ البتہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرو۔ حتے کہ پھر حیض کا وقت آجائے" ❁

جنابت آلودہ کپڑے کا دھو دینا کافی ہے

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ ❁

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پارچہ جنابت کو دھو ڈالتی تھی۔ پھر آپ (اسی کپڑے میں) نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے تھے۔ اگرچہ آپ کے کپڑے میں پانی کی تری کے وجہ باقی ہوتے تھے ❁

ح ۱۶۳ / ۶۰
چور مرتد اور قاتلوں کی سزا میں رحم نہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنْ عُكْلٍ
اَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ
فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَّاَنْ
يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا
وَاَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا
صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ
فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِيْ
اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ
النَّهَارُ جِيْئَ بِهِمْ فَاَمَرَ بِقَطْعِ
اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلِهِمْ وَسُمِّرَتْ
اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ
يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ ٭

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ
عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ میں آئے۔ مگر وہ
یہاں آکر بیمار ہو گئے تو آپ نے انہیں چند اونٹنیوں
کے دینے کا حکم دیا۔ تاکہ وہ لوگ ان کا دودھ
پئیں۔ چنانچہ وہ (جنگل میں) چلے گئے۔ اور
جب اچھے ہو گئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے چرواہے کو قتل کر ڈالا۔ اور جانوروں کو ہانک
لیگئے۔ یہ خبریں صبح کے اول وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو پہنچی تو آپ نے انکے تعاقب میں آدمی دوڑائے جب دن
چڑھے وہ گرفتار کر کے لائے گئے۔ اور حضورؐ کے حکم پر ان کے
ہاتھ اور پیر کاٹ ڈالے گئے، اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں
پھیری گئیں، اور گرم سنگلاخ پر ڈالے گئے۔ وہ پانی مانگتے
تھے۔ تو انہیں پانی نہ پلایا جاتا تھا۔ (یہ سزا انہیں اس لئے دی گئی
کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، اور بعد ایمان لانے
کے کافر ہو گئے، اور اللہ اور اس کے رسول سے
لڑے۔ مترجم) ٭

ح ۱۶۴ / ۶۱
ضرورت کے وقت مشکوک جگہ میں نماز کا جواز

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ فِيْ
مَرَابِضِ الْغَنَمِ ٭

انسؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی بنائے
جانے سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بکریوں کے بیٹھنے کے مقامات میں نماز پڑھ
لیا کرتے تھے ٭

ح ۱۶۵ / ۶۲
منجمد گھی میں چوہیا گرنے کا حکم

عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ
فَارَةٍ سَقَطَتْ فِيْ سَمْنٍ
فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا
وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ ٭

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے چوہیا کے بارے
میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی تھی۔ آپ نے فرمایا "اس کو نکال
ڈالو۔ اور اس کے قریب جس قدر گھی ہو پھینک دو۔
باقی گھی کھاؤ" (یہ حکم منجمد گھی کا ہے۔
مترجم) ٭

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

...ہ خدا میں لگا ہوا زخم قیامت کو اور معطر ہوگا۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ کَلْمٍ یُکْلَمُہُ الْمُسْلِمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَکُوْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَھَیْئَتِھَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْکِ ٭

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں پہنچایا جاتا ہے وہ قیامت کے دن اپنی اسی حالت میں ہوگا، جیسا کہ وہ لگایا گیا تھا یعنی خون بہے گا جس کا رنگ تو خون کا سا ہوگا۔ مگر خوشبو مشک کی مانند ہوگی" ٭

۶۴ کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ ٭

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہتا نہ ہو۔ پیشاب نہ کرے۔ کیونکہ شائد پھر کبھی اس میں غسل کرنا پڑے" ٭

۶۵ قریش کا آنحضرت صلعم سے استہزا اور اس کی سزا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ عِنْدَ الْبَیْتِ وَاَبُوْ جَھْلٍ وَاَصْحَابٌ لَہٗ جُلُوْسٌ اِذْ قَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اَیُّکُمْ یَاْتِیْ بِسَلٰی جَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ فَیَضَعُہٗ عَلٰی ظَھْرِ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَی الْقَوْمِ فَجَاءَ بِہٖ فَنَظَرَ حَتّٰی اِذَا سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَہٗ عَلٰی ظَھْرِہٖ بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُغْنِیْ شَیْئًا لَوْ کَانَتْ لِیْ مَنْعَۃٌ قَالَ فَجَعَلُوْا یَضْحَکُوْنَ وَیُحِیْلُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ حَتّٰی جَاءَتْہُ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَطَرَحَتْہُ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے، اور ابو جہل اور اس کے چند دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ کیا تم میں سے کوئی شخص فلاں قبیلہ کی اونٹنی کا بچہ دان یا اوجھری لے آئیگا اور اس کو محمد (صلعم) کی پشت پر جب وہ سجدے میں جائیں، رکھدیگا۔ چنانچہ سب سے زیادہ بدبخت (یعنی عُقبہ) اُٹھا اور اُس کو لاکر دیکھتا رہا۔ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اُس نے اس کو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھدیا۔ میں یہ حال دیکھ رہا تھا۔ مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اے کاش میرے ہمراہ لوگ ہوتے (تو میں کیوں یہ حالت دیکھتا) پھر وہ ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر مارے ہنسی کے گرنے لگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور اپنا سر نہ اٹھاتے تھے۔ آخر کار فاطمہ رضہ آئیں اور انہوں نے اسے

عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ اِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمّٰى اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَنَسِيَهُ الرَّاوِيْ وَقَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعٰى فِي الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبِهٖ ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَأَلَهُ النَّاسُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِتُرْسِهٖ فِيْهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ وَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ ۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

آپ کی پیٹھ سے پھینکا۔ پس آپ نے اپنا سر اُٹھایا اور فرمایا۔ اللّٰھُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ۔ "الٰہی! قریش کے ہلاک کرنے کو لازم فرمالے" یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا۔ جو ان پر شاق ہوا۔ کیونکہ آپ نے انہیں بد دُعا دی، اور وہ جانتے تھے کہ اس شہر (یعنی مکہ) میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ پھر آپ نے ان کے نام لئے کہ "اے اللہ! ابوجہل کی ہلاکت کو اپنے اوپر لازم کر اور عُتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، اُمیہ بن خلف اور عُقبہ بن ابی مُعیط کی ہلاکت کو اپنے اوپر لازم کر۔" اور ساتویں کا بھی نام لیا۔ مگر راوی اس کا نام بھول گیا۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے ان لوگوں کو جن کا نام رسُول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا بدر کے کنوئیں میں بحالت مرگی (گرا ہوا) دیکھا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے کپڑے میں تھوکا۔

سہل بن سعد ساعدیؓ سے لوگوں نے پوچھا۔ کس چیز سے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کیا گیا؟ وہ بولے۔ اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا اب کوئی باقی نہیں رہا ہے۔ انہوں نے اس واسطے کہی کہ اس وقت مدینہ میں اور کوئی صحابی زندہ نہیں رہا تھا۔ علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور فاطمہؓ آپ کے چہرہ مبارک سے خون دھوتی تھیں۔ پھر ایک چٹائی [illegible] آپ کے زخم [illegible]

ابوموسیٰؓ سے [illegible]

۱۶۹ ح ۱۶۶
وقت ضرورت رومال میں تھوکنے کا جواز

۱۷۰ ح ۱۶۷
آنحضرت صلعم کے زخم میں چٹائی جلا کر بھرنا

۱۷۱ ح ۱۶۸

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُوْلُ اُعْ اُعْ وَالسِّوَاكُ فِيْ فِيْهِ كَاَنَّهُ يَتَهَوَّعُ ‌◆

کے پاس آیا تو آپ کو مسواک کرتے دیکھا اس مسواک سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی اُع اُع کرتے جاتے تھے۔ اور مسواک آپکے مُنہ میں تھی۔ گویا کہ آپ قے کرتے تھے ◆

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ◆

حُذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ سلم رات کو اُٹھتے تو اپنے مُنہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے ◆

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا ◆

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا "میں نے خواب میں اپنے آپ ایک مسواک سے مسواک کرتے دیکھا پھر میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے انہیں سے چھوٹے کو مسواک دیدی۔ تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دیجئے تو وہ مسواک ان میں سے بڑے کو دے دی" ◆

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ سلم نے مجھ سے فرمایا "جب تم اپنی خوابگاہ میں آؤ تو نماز کی طرح وضو کرو پھر اپنے داہنے جانب پر لیٹ رہو بعد اسکے پڑھو۔ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ ترجمہ۔ اے اللہ میں نے تجھ سے امیدوار اور خائف ہو کر اپنا مُنہ تیری طرف جھکا دیا۔ اور اپنا ہر کام تیرے سپرد کر دیا۔ اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ اور یقین ہے کہ)

مسواک کرتے اُنش کا لنی چاہئے

باب ۶۹ آنحضرت تہجد کیلئے مسواک فرماتے تھے

ج ۱۷۳ آنحضرت صلعم کا ایک خواب جس سے خلافت کی طرف اشارہ ہے

ج ۱۷۴ سونے کی دعا

وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ٥

تجھ سے سوا تیرے (بندے) کوئی پناہ کی جگہ نہیں اے اللہ! میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے اُس نبیؐ پر جسے تو نے ہدایت کیلئے بھیجا) پس اگر تم اپنی اس رات میں مر جاؤ گے تو ایمان پر مرو گے۔ اور ان کلمات کو تمام اُن باتوں کے بعد کہو جو تم کرنا چاہتے ہو" (یعنی اسکے بعد کلام نہ کرو)۔ براءؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان کلمات کو آپ کے سامنے دہرایا۔ اور جب میں اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ پر پہنچا تو میں نے کہہ دیا وَرَسُولِكَ آپ نے فرمایا نہیں وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ"

كِتَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ [illegible] فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَ[illegible] لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُ[illegible] فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا [illegible] ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْ[illegible] بِيَدَيْهِ ثُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول [illegible] جب جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے اپنے دو[illegible] دھوتے، پھر وضو فرماتے جس طرح نماز کے [illegible] فرماتے تھے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی [illegible] اور ان سے بالوں کی جڑ[illegible] خلال کرتے۔ پھر اپنے سر [illegible] ہاتھ سے ڈالتے۔ پھر [illegible]

يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ ٭

پر پانی بہا لیتے ٭

ح ۱۷۶ — طریق غسل جنابت

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هٰذَا غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ ٭

حضرت میمونہ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل کے وقت پہلے وضو فرمایا۔ جس طرح نماز کے لئے آپ کا وضو ہوتا تھا۔ سوا دونوں پاؤں دھونے کے، اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ اور جہاں کہیں نجاست لگ گئی تھی، اسے بھی دھو ڈالا، پھر اپنے اوپر پانی بہا لیا اس کے بعد اپنے دونوں پیروں کو اس جگہ سے ہٹا لیا اور ان کو دھو ڈالا۔ یہ طریقہ آپ کا غسلِ جنابت میں تھا ٭

ح ۱۷۷ — غسل کے پانی کی مقدار

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک ظرف یعنی ایک قدح سے جس کو "فرق" کہتے ہیں غسل کیا کرتے تھے ٭

ح ۱۷۸ — غسل کے پانی کی مقدار

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ السَّائِلِ حِجَابٌ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل کی کیفیت پوچھی گئی تو انہوں نے ایک ظرف صاع کے قریب منگوایا، اور اس سے غسل کیا۔ اور اپنے سر پر پانی بہا لیا۔ ہمارے اور ان کے درمیان (نہاتے وقت) پردہ تھا ٭

ح ۱۷۹ — پانی زیادہ نہ بہانا چاہیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِينِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ أَمَّهُمْ

جابر بن عبد اللہ رضہ سے کسی شخص نے غسل کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا۔ ایک صاع پانی تجھے کافی [illegible] مجھے کافی نہیں ہے تو جابر [illegible] پانی اس شخص کو کافی [illegible] تجھ سے زیادہ تھے، [illegible] سے اچھے تھے۔ دیعنی نبی [illegible]

فی ثوب

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلَاثًا وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ کِلْتَیْہِمَا۔

یہی اجتماع میں کہا۔

جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ دَعَا بِشَیْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِکَفِّہٖ فَبَدَاَ بِشِقِّ رَاْسِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ فَقَالَ بِہِمَا عَلٰی وَسَطِ رَاْسِہٖ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو کوئی چیز مثل حلاب وغیرہ کے منگاتے تھے۔ اور اُسے اپنے ہاتھ میں ... سر کے داہنی طرف سے ابتدا کرتے۔ پھر ... جانب سے اِن کے بعد اپنے تالو پر پانی ڈالتے تھے۔

وَعَنْہَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ ثُمَّ یُصْبِحُ مُحْرِمًا وَمَا یَنْضَخُ طِیْبًا۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے۔ کہ میں رسول خدا صلے اللہ کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔ بعد ازاں آپ اپنی بی بیوں کے پاس دورہ فرما ... پھر صبح کو احرام باندھتے، حالانکہ آپ کے ... سے خوشبو کی مہک نکلتی رہتی تھی۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُوْرُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِی السَّاعَۃِ الْوَاحِدَۃِ مِنَ ... النَّہَارِ وَہُنَّ ...

انس بن مالک رض سے ... خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ... ایک ہی ساعت ... کر لیتے ...

ح ۱۸۰
تین بار پانی بہانے کی شہادت

ح ۱۸۱
غسل جنابت

الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدَيْهِ ... حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ ... رَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ... رَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ۔

... نْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ ... هُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ... لَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ... هُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا ... ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ... وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ ... ۔

... عَنْهُ ...

بالوں کا خلال اور تین بار پانی بہانا

ابتک دیکھ رہی ہوں، اس حال میں کہ آپ محرم تھے ۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، اور نماز کے وضو جیسا وضو فرماتے پھر غسل کرتے، اور اپنے ہاتھ سے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ سمجھ لیتے کہ کھال کو تر کر دیا تو اُس پر تین بار پانی بہاتے۔ پھر باقی جسم کو دھوتے ۔

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نماز قائم کی گئی۔ اور صفیں برابر ہوگئیں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مگر جب مصلے پر کھڑے ہوئے تو خیال آیا کہ جنب ہیں چنانچہ ہم سے فرمایا، تم اپنی جگہ پر رہو۔ اور آپ لوٹ گئے (جلدی سے) غسل کر کے تشریف لائے، آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، پھر آپ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم سب نے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی ۔

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ... بنی اسرائیل برہنہ غسل

فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ
الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَخَرَجَ مُوسَى
فِي إِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ
ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو
إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى فَقَالُوا
وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ
وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ
بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
وَاللّٰهِ [illegible]
أَوْ سَ [illegible]
[illegible] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ
عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ
مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي
فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ
أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى
قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ
لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ ◆
عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي
طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ
ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
[illegible] عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَ [illegible]
[illegible] فَاطِمَةُ تَسْتُرُ [illegible]
[illegible] فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ [illegible]
[illegible] أَبِي طَ [illegible]
[illegible]

بھاگا۔ حضرت موسےؑ اس کے پیچھے یہ کہتے
ہوئے دوڑے۔ اے پتھر! میرے کپڑے
دیدے اے پتھر! میرے کپڑے دیدے۔
یہانتک کہ بنی اسرائیل نے موسےؑ کو دیکھ
لیا اور کہا واللہ موسےؑ کو کچھ بیماری نہیں ہے
موسےؑ نے اپنے کپڑے لے لئے۔ اور
پتھر کو مارنے لگے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں
کہ خدا کی قسم [illegible]
[illegible]

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حال میں کہ ایوبؑ
برہنہ نہا رہے تھے، اُن پر سونے کی ٹڈیاں
برسنے لگیں۔ جنہیں وہ اپنے کپڑے میں سمیٹنے
لگے۔ تو پروردگار نے آواز دی۔ اے
کیا میں نے تمہیں اس سونے کی [illegible]
تم دیکھ رہے ہو، بے نیاز نہ
نے کہا۔ ہاں قسم تیری عزت [illegible]
کر دیا ہے لیکن مجھے [illegible]
[illegible]

١٨٨
ج١٤
حضرت ١١

لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ
وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ
مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ
ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ
أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ
طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ
الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ◆

میں مل گئے جبکہ ابوہریرہ جنب تھے، وہ کہتے ہیں کہ میں علیحدہ ہوگیا۔ اور غسل کرکے واپس آیا تو آپ نے فرمایا "اے ابوہریرہ! تم کہاں چلے گئے تھے؟" ابوہریرہ نے عرض کی۔ میں جنب تھا۔ ناپاکی کی حالت میں حضور کے پاس بیٹھنا میں نے برا جانا۔ آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ! مومن کسی حال میں نجس نہیں ہوتا" ◆

۱۸۱ ح
حالت جنب میں ... کر سونا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ
أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ
نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ
...رْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ ◆

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا ہم میں سے کوئی بحالتِ جنابت سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں، جب تم میں سے کوئی جنب ہو تو وضو کرلے اور سو رہے" ◆

...نْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
...النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
... لَسَ بَيْنَ
... جَهَدَهَا فَقَدْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب مرد عورت کے چاروں شعبوں کے درمیان بیٹھ گیا (یعنی اسکی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھ جائے) اور اس کے ساتھ دخول کرے" تو یقیناً غسل واجب ہوگیا" ◆

كِتَابُ الحَيض

حیض کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنْتُ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَ[illegible] وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِ[illegible]

۱۸۳ ح ۱ — حائضہ عورت کا سوائے طواف کعبہ تمام مناسک حج کا ادا کرسکنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم سب لوگ مدینہ سے صرف حج کے ارادے سے نکلے جب مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا "تمہارا کیا حال ہے۔ کیا تمہیں حیض آگیا؟" میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا "یہ ایک چیز ہے، جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھدی ہے۔ لہذا جو فعال حج کرنے والا کرتا ہے۔ تم بھی کرو، سوا اس کے کہ [illegible] کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ [illegible] خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں [illegible] سے گائے کی قربانی کی +

وَعَنْهَا [illegible] قَالَتْ كُنْتُ [illegible] رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى [illegible]هِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

۱۸۴ ح ۲ — حائضہ عورت کا کام

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں بحالت حائض ہونے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی +

وَفِي رِوَا[illegible] فِي الْمَسْجِدِ [illegible] يُدْنِي تَهُ[illegible]هِي [illegible] حُجْرَتِهَا [illegible]جِلُهُ

ایک روایت میں ہے کہ وہ حائض ہونے کی حالت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی، جبکہ رسول خدا

وَهِيَ حَائِضٌ ٭

مسجد میں معتکف ہوتے اور اپنا سر عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب کر دیتے تھے ٭

[illegible] حائضہ کی گود میں تلاوت قرآن کا جواز

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگا لیتے تھے، حالانکہ میں حائض ہوتی تھی۔ پھر آپ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے ٭

ح ۱۸۶ حائضہ عورت کے ساتھ سونا جائز ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيصَةِ ٭

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ یکایک مجھے حیض آگیا۔ تو میں چلی گئی۔ اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے پہن لئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں نفاس آگیا؟ میں نے عرض کی ہاں۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ہمراہ اسی ایک چادر میں [illegible] وضو کر [illegible] (لیکن مباشرت کرنی حرام ہے)

ح ۱۸۷ حائضہ سے مرد کو نفرت نہ چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے غسل کرتے تھے اس حال میں کہ ہم دونوں جنب سے ہوتے تھے، اور اگر حالت حیض میں آپ مجھے حکم دیتے تو میں ازار پہن لیتی تھی۔ پھر آپ مجھ سے اختلاط کرتے تھے۔ اور آپ بحالت اعتکاف اپنا سر میری طرف نکال دیتے تھے تو میں اسکو دھو دیتی تھی، حالانکہ میں حائض ہوتی تھی ٭

ح ۱۸۸ حائضہ سے اختلاط

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کوئی بی بی حائض ہوتی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے اختلاط کرنا چاہتے تو اسے حکم دیتے کہ بوجہ حیض کے غلبہ کی حالت میں ازار پہن لے پھر آپ اس سے اختلاط کرتے تھے۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اور

إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ... يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِنَا وَدِينِنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا

تم میں ... پر اس قدر قابو ... اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش ...

عورتوں کا ناقص العقل والدین ہونا

ابو ... ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ... عید ... میں نکلے اور عید گاہ میں عورتوں کی جماعت ... گذرے آپ نے فرمایا "اے عورتو! صدقہ ... میں نے تمہیں زیادہ دوزخی دیکھا ہے" وہ بولیں یارسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا "تم لعنت کثرت کرتی ہو، شوہر کی ناشکری کرتی ہو، میں نے تم سے زیادہ کسی کو ناقص العقل والدین ہونیکے باوصف پختہ رائے مرد کی عقل کو لے جانے والا نہیں دیکھا" عورتوں نے کہا یارسول اللہ! ہماری عقل اور ہمارے دین میں کیا نقصان ہے؟ آپ نے فرمایا "کیا عورت کی شہادت شرعاً مرد کی شہادت کے نصف کے برابر نہیں ہے؟" انہوں نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا "یہ انکی عقل کے نقصان کے باعث ہے" پھر آپ نے فرمایا "کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ جب عورت حائض ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے" انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا "پس یہ ان کے دین کا نقصان ہے"۔

۱۴۰ ج ۸
حائضہ کا اعتکاف میں بیٹھنا

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی کسی بی بی نے بھی اعتکاف کیا۔ حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں۔ خون کو دیکھتی تھیں اور اکثر اپنے نیچے (خون کی کثرت

وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ ◆

۱۹۱ ح — بیوہ کا عدت سوگ میت

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ وَّكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ◆

۱۹۲ ح — عورت کا غسل حیض

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ ◆

۱۱ ح — شرط ضرورت اعمال حج کی تقدیم وتاخیر

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَهْلَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتّٰى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَ

کے باعث طشت رکھ لیا کرتی تھیں ◆

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت کی جاتی تھی۔ مگر شوہر (کے مرنے) پر چار مہینے دس دن (سوگ کا حکم تھا۔ نیز ارشاد تھا) کہ نہ ہم سرمہ لگائیں، نہ خوشبو، اور نہ ہی عصب کے سوا کوئی رنگین کپڑا پہنیں۔ اور ہمیں طہارت کے بعد جبکہ ہم میں سے کوئی حائضہ ہو، تھوڑے کست اظفار کی اجازت دی گئی تھی۔ اور ہمیں جنازوں کے ہمراہ جانے کی ممانعت کردی گئی تھی ◆

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل حیض کی بابت پوچھا تو آپ نے اُسے حکم دیا" اس طرح غسل کرو کہ ایک ٹکڑا کپڑے کا مُشک سے بسا ہوا لے اور اُس سے طہارت کر" اُس نے عرض کی کس طرح اس سے طہارت کروں؟ آپ نے فرمایا" سبحان اللہ! طہارت کرلے" حضرت عائشہ کہتی ہیں" تو میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ کر کہا۔ اسے خون کے نشان پر پھیر لو

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں احرام باندھا۔ تو میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا۔ اور ہدی نہ لائے تھے۔ پھر میں حائض ہوگئی اور شب عرفہ تک پاک نہ ہوئی۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ عرفہ (کے دن) کی رات ہے۔ اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا جس

وَاِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُضِي وَاُسْكُتِي وَامْتَشِطِي وَاَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ اَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَاَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ۔

پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو۔ اور اپنے عمرہ سے رکی رہو" چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور جب میں حج کر چکی تو آپ نے حصبہ کی رات میرے ساتھ ابوبکر بن عبدالرحمن کو حکم دیا "کہ میرے اس عمرے کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا (اور نہیں کیا تھا) مجھے تنعیم سے عمرہ کرا لائے"۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فَلَوْلَا اَنِّي اَهْدَيْتُ لَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَسَاقَتِ الْحَدِيْثَ وَذَكَرَتْ حَيْضَتَهَا قَالَتْ وَاَرْسَلَ مَعِيَ اَخِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ۔

۱۹۲ عمرہ اور حج کا اختیار

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ذیحجہ کا چاند دیکھتے ہی حج کو نکلے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص عمرہ کا احرام باندھنا چاہتا ہے وہ (عمرے کا احرام) باندھ لے اور اگر میں ہدی نہ لایا ہوتا تو عمرے کا احرام باندھتا۔ اس پر بعض لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ پھر حضرت عائشہ نے مذکورہ بالا حدیث اور اپنے حیض کا حال بیان کر کے فرمایا کہ) آپ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمن کو تنعیم تک بھیجا اور میں نے عمرے کا احرام باندھا۔ اور ان میں سے کسی بات میں نہ ہدی (قربانی) دینی پڑی نہ روزہ رکھنا پڑا۔ اور نہ ہی صدقہ دینا پڑا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لَهَا اَيُجْزِئُ اِحْدَانَا صَلَاتُهَا اِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ [illegible]

حیض کی نماز کی قضا نہیں

حضرت عائشہ سے [illegible] نے اُن سے پوچھا کہ [illegible] [illegible] کی قضا کرے [illegible] حضرت عائشہ نے فرمایا

سلہ حروریہ، حرورا کی [illegible] ایک گاؤں ہے۔ چونکہ پہلے پہل خوارج کا دعویٰ لغا اجتماع ہوا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَا يَأْمُرُنَا بِهٖ أَوْ قَالَتْ
فَلَا نَفْعَلُهُ ۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهَا حَدِيْثُ حَيْضِهَا وَهِيَ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ
ثُمَّ قَالَتْ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَ
ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ
الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَعْتَزِلُ
الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى قِيْلَ أَمَا الْحُيَّضُ
قَالَتْ أَلَيْسَ يَشْهَدْنَ عَرَفَةَ وَكَذَا
وَكَذَا ۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ
وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا ۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
[illegible] اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] أَنَّهَا قَالَتْ
[illegible]
وَسَلَّمَ إِنَّ [illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۸) تھا اسکے [illegible]
کہ کیا تم بھی خارجیوں کی طرح حالت حیض کی [illegible]

کیا تو ضرورت ہے؟ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ حائضہ ہوتے تھے تو آپ ہمیں نماز کی قضا کا
حکم نہ دیتے تھے (یعنی) یا کہ ہم قضا نہ پڑھتے تھے ۔

ام سلمہؓ نے اپنے حیض کی حدیث بیان
کی کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چادر میں
لیٹی ہوئی تھی (یہ حدیث پہلے آچکی ہے) اور اس
میں یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
میرے بوسے لیتے تھے ۔ اور آپ روزہ
دار تھے ۔ ۔

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
"جوان، پردہ نشین اور حائضہ عورتیں (گھر سے) نکلیں
اور مسلمانوں کی مجالس خیر اور دعا میں شامل ہوں
مگر حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں"
کسی نے (از راہِ تعجب) پوچھا کیا حائضہ عورتیں
بھی شریک ہوں؟ تو وہ بولیں کیا حائضہ عورتیں
عرفہ اور فلاں فلاں کام میں حاضر نہیں ہوتیں؟ ۔

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ ہم مٹیالاپن
اور زردی کو کچھ نہ سمجھتے تھے ۔ (یعنی حیض میں
داخل نہ سمجھتے تھے) ۔

حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کی صفیہؓ حائضہ ہو گئی ہیں!
آپ نے فرمایا شاید وہ ہمیں روکیں گی (یعنی
ہمیں ان کے حیض سے پاک ہونے تک یہاں

[illegible] عائشہ رضی اللہ عنہا کے فتویٰ کا مطلب یہ ہے
[illegible] ہو؟

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجِي +

ٹھہرنا پڑے گا۔ تاکہ طواف کرکے ہمارے ساتھ مدینہ کو چلیں) کیا انہوں نے تم لوگوں کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ عرض کی گئی۔ ہاں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا، تو پھر چلو کچھ حرج نہیں، کیونکہ طواف وداع حیض آجانے سے ساقط ہوجاتا ہے") +

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا +

سَمُرَہ بن جُنْدَب سے روایت ہے کہ ایک عورت بہ سبب ولادت کے مرگئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے +

+

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَهَا بَعْضُ ثَوْبِهِ +

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ حائضہ ہوتیں تو نماز نہ پڑھتی تھیں۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سجدہ گاہ کے سامنے فرش بچھائے ہوئے بیٹھی رہتی تھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی چادر پہ نماز پڑھتے۔ اور جب سجدہ کرتے تو آپ کا کچھ کپڑا مجھ سے لگ جاتا تھا +

تیمم کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا
بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ
عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ
النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى
النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ
أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ لَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ
مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ
فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ
مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ

حضرت عائشہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتی ہیں۔ ہم کسی سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ تھے مگر جب بیداء یا ذات
الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاش کرنے کے
لئے قیام فرمایا۔ اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ ٹھہر
گئے۔ مگر وہاں کہیں پانی نہ تھا۔ لوگ حضرت صدیق
اکبرؓ کے پاس آئے اور کہا۔ آپ نہیں دیکھتے کہ حضرت
عائشہؓ نے کیا کیا؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور سب لوگوں کو ٹھہرا لیا جن کے پاس پانی
نہیں ہے۔ اس پر صدیق اکبرؓ آئے۔ اس وقت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر سر
رکھے ہوئے (استراحت فرما رہے) تھے (صدیق
اکبرؓ) کہنے لگے تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور لوگوں کو یہاں ٹھہرا لیا۔ حالانکہ نہ تو اس جگہ
پانی ہے۔ اور نہ ہی ان کے ہمراہ پانی ہے۔ حضرت
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر صدیق اکبر نے مجھ پر عتاب
کیا اور جو کچھ اللہ نے کہلوایا انہوں نے کہا، اور
میرے کوسلے میں کونچہ دینے لگے۔ مجھے جنبش کرنے

الى يقول وجعل يطعنني بيده
فيها ربي فلا يمنعني من
التحرك إلا مكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم على فخذي فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم
حين أصبح على غير ماء فأنزل
الله عز وجل آية التيمم
فتيمموا قال أسيد بن الحضير
ما هي بأول بركتكم يا آل أبي بكر
قالت فبعثنا البعير الذي كنت
عليه فأصبنا العقد تحته ٭

سے صرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سر
کا میرے زانو پر ہونا روکتا تھا صبح کو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ بے پانی مقام پر تھے
اللہ تعالے نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ جس پر سب
نے تیمم کیا۔ اور اسید بن حضیر بولے اے
آل ابو بکرؓ! یہ تمہاری پہلی برکت
ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔
کہ پھر جس اونٹ پر میں سوار
تھی اُس کو ہٹایا
تو اسکے نیچے
ہار مل گیا ٭

۲۰۳ باب
آنحضرت صلعم کے
پانچ عطیات

عن جابر بن عبد الله
رضي الله عنه أن النبي
صلى الله عليه وسلم قال
أعطيت خمسا لم يعطهن
أحد قبلي نصرت بالرعب
مسيرة شهر وجعلت لي
الأرض مسجدا وطهورا
فأيما رجل من أمتي
أدركته الصلاة فليصل
وأحلت لي الغنائم ولم تحل
لأحد قبلي وأعطيت الشفاعة
وكان النبي يبعث إلى قومه
خاصة وبعثت إلى الناس
عامة ٭

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے پانچ
چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے
کسی کو نہیں دی گئیں۔ یعنی (۱) مجھے ایک
مہینہ کی راہ سے بذریعہ رعب مدد دی گئی (۲)
زمیں میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی
گئی پس میری امت میں سے جس شخص پر نماز
کا وقت آجائے اُسے چاہیے کہ نماز پڑھ لے
(اگرچہ وہاں پانی اور مسجد نہ ہو) (۳) میرے لئے
مال غنیمت حلال کر دیئے گئے۔ حالانکہ پہلے کسی
نبی کے لئے حلال نہ تھے۔ (۴) مجھے شفاعت کی
اجازت دی گئی (۵) اور ہر نبی خاص اپنی ہی قوم
کیطرف سے مبعوث ہوا کرتا تھا۔ مگر میں تمام آدمیوں
کیطرف بھیجا گیا ہوں ٭

عن أبي جهيم بن الحارث
[illegible]

ابو جہیم بن حارث انصاری سے [illegible]
کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ [illegible]

أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ حَتّٰى
أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ
وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ◆

کیطرف سے آ رہے تھے کہ ایک شخص آپ سے
ملا اور سلام کیا۔ تو آپ نے اُسے جواب
نہ دیا۔ اتنے میں آپ دیوار کیطرف متوجہ ہوئے
اور اُس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کو مسح فرمایا
(یعنی تیمم کیا) پھر اُسے سلام کا جواب
دیا ◆

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ ابْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَا تَذْكُرُ
أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا
أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ
فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ
هٰكَذَا فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ
فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ◆

عمار بن یاسر نے ایک مرتبہ حضرت عمرؓ
سے کہا۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ
دونوں سفر میں تھے۔ اور مجنب ہو گئے تو
آپ نے نماز نہیں پڑھی۔ اور میں نے
مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی۔ پھر میں نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کو بیان کیا تو
حضورؐ نے فرمایا: تجھے یہی کافی تھا (یہ کہکر)
آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے،
اور ان میں پھونک دیا۔ بعد ازاں اُن سے
منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا ◆

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتّٰى
إِذَا كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً
وَلَا وَقْعَةَ أَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا
فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَكَانَ
أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ
فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ حَتّٰى يَكُونَ

عمران بن حصین خزاعیؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک
سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم رات
بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب آخر رات ہوئی تو
ایک نیند سو رہے کہ مسافر کے نزدیک اُس سے
زیادہ کوئی بھی نیند نہیں ہوتی (چنانچہ ایسے سوئے)
کہ آفتاب کی گرمی نے ہی بیدار کیا۔ پس سب سے
پہلے جو بیدار ہوا فلاں شخص تھا، پھر فلاں شخص
پھر فلاں شخص، پھر عمر بن خطابؓ چوتھے جاگنے والے
تھے۔ اور (قاعدہ تھا) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سو
جاتے تھے تو کوئی آپ کو بیدار نہ کرتا تھا۔ جب تک
آپ خود بیدار ہو جاتے کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے

هُوَ يَسْتَيْقِظُ لِاَنَّا لَا نَدْرِي مَا
يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ
عُمَرُ وَرَاٰى مَا اَصَابَ النَّاسَ وَ
كَانَ رَجُلًا جَلِيْدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ
صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ
وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى
اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
اسْتَيْقَظَ شَكَوْا اِلَيْهِ الَّذِيْ
اَصَابَهُمْ قَالَ لَا ضَيْرَ اَوْ
لَا يَضِيْرُ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلُوْا
فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا
بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ وَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ
فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ
مِنْ صَلٰوتِهِ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ
مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ
مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ
مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ
وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ
فَاِنَّهُ يَكْفِيْكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ
النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا
فُلَانًا وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا
فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا
فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ
اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلٰى
بَعِيْرٍ لَهَا فَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ

کہ آپ کے خواب میں کیا ہو رہا ہے۔ جب عمرؓ
بیدار ہوئے۔ اور انہوں نے وہ حالت دیکھی جو
لوگوں پر طاری تھی۔ وہ (عمرؓ) سخت مزاج آدمی
تھے۔ جھٹ تکبیر کہہ دی۔ اور تکبیر کے ساتھ اپنی
آواز بلند کی۔ اسی طرح برابر تکبیر کہتے اور اپنی
آواز بلند کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی آواز
سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ جب
آپ بیدار ہوئے تو لوگوں نے آپ سے اس
مصیبت کی شکایت کی جو ان پر پڑی تھی۔ آپ
نے فرمایا "کچھ نقصان نہیں" یا یہ فرمایا "کچھ نقصان
نہیں کریگا۔ چلو" لوگ پھر سفر میں روانہ ہو گئے
تھوڑی دور جا کر آپ اتر پڑے۔ اور وضو کے
لئے پانی منگوایا۔ پھر وضو کیا۔ اور نماز اذان کہی
گئی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ
نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک ایک شخص کو
دیکھا جو گوشے میں بیٹھا ہوا تھا۔ جس نے لوگوں
کے ساتھ نماز نہ پڑھی تھی آپ نے فرمایا "اے فلاں
تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کون چیز مانع
آئی؟" اس نے عرض کی میں جنبی ہو گیا ہوں۔ اور
پانی نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا "تجھے پاک مٹی سے
تیمم کر لینا چاہیئے تھا۔ وہ تجھے کافی ہے۔" بعد ازاں
نبی صلے اللہ علیہ وسلم چلے تو لوگوں نے آپ سے پیاس
کی شکایت کی۔ آپ اتر پڑے۔ اور ایک شخص اور حضرت
علیؓ کو بلا کر فرمایا "دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو" اس
پر وہ دونوں چلے گئے۔ انہیں ایک عورت ملی جو اپنے اونٹ
پر پانی کے دو مزادے یا دو سطیح کے درمیان میں بیٹھی
ہوئی تھی۔ ان دونوں نے اس سے پوچھا پانی

فَقَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَنَفَرُنَا خُلُوفٌ قَالَا انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ إِلَى أَيْنَ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا

کہاں ہے؟ اُس نے کہا مجھے پانی لئے ہوئے کل شام اِسوقت ہو گئی اور ہمارے مرد گم ہو گئے ہیں۔ ان دونوں نے اس سے کہا۔ اب چل۔ وہ بولی کہاں؟ انہوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ کہنے لگی وہی شخص جسے بے دین کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا وہی جن کو تم کہتی ہو۔ چلو پھر وہ دونوں اُسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور آپ سے ساری کیفیت بیان کی عمران کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے اُسے اونٹ سے اُتار لیا اور نبیؐ نے ایک ظرف منگوایا۔ اور دونوں مزادیا دونوں سطیح کے منہ اُس میں کھول دئے۔ اور بعد ازاں انہیں بند کر کے ان کے عزالا کو کھول دیا۔ اور لوگوں کو آواز دیدی گئی کہ (خود بھی) پانی پیو اور اپنے جانوروں کو بھی) پلاؤ۔ پس جس شخص نے چاہا خود پیا اور جس نے چاہا پلایا۔ اور آخر یہ ہوا کہ جو شخص جُنبی ہو گیا تھا اُسے بھی ایک ظرف پانی کا دیا گیا۔ اور آپ نے اُسے فرمایا "جاؤ! اپنے اوپر ڈال لو (یعنی نہالو)" وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ اُس کے پانی کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ اور بخدا جب اُس مزاد سے (پانی لینا) موقوف کیا گیا تو ہمارے خیال میں وہ اب اُس وقت سے بھی زیادہ بھری ہوئی تھی جب آپ نے اس سے پانی لینا شروع کیا تھا پھر نبیؐ نے فرمایا "کچھ اس کے لئے جمع کر دو" تو لوگوں نے چھوہارے آٹا ستو وغیرہ چیزیں اُس کے لئے جمع کر دیں۔ یہاں تک کہ ایک اچھی مقدار اُس کے پاس جمع ہو گئی اور اسے ایک کپڑے میں باندھکر اُس عورت کو اونٹ پر سوار کر کے وہ کپڑا اس کے آگے رکھدیا۔ پھر آپ نے اُسے فرمایا "تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی سے کچھ کم نہیں کیا بلکہ ہم کو تو خدا نے ہی پلایا ہے۔ پھر وہ عورت اپنے

لها طعامًا فجعلوها في ثوب و
حملوها على بعيرها ووضعوا
الثوب بين يديها قال لها
تعلمين ما رزئنا من مائك
شيئًا ولكن الله هو الذي أسقانا
فأتت أهلها وقد احتبست
عنهم فقالوا ما حبسك يا فلانة
قالت العجب لقيني رجلان
فذهبا بي إلى هذا الرجل
الذي يقال له الصابي ففعل
كذا وكذا فوالله إنه لأسحر
الناس من بين هذه وهذه
وقالت بإصبعها الوسطى
والسبابة فرفعتهما إلى السماء
تعني السماء والأرض أو إنه
لرسول الله حقًا فكان
المسلمون بعد ذلك يغيرون
على من حولها من المشركين
ولا يصيبون الصرم الذي هي
منه فقالت يومًا لقومها ما أرى
أن هؤلاء القوم يدعونكم عمدًا
فهل لكم في الإسلام
فأطاعوها فدخلوا في
الإسلام +

گھر والوں کے پاس آئی چونکہ وہ دیر سے پہنچی تھی
اس لئے انہوں نے پوچھا اے فلانی! تجھے کس نے
روک لیا تھا؟ اس نے کہا مجھے ایک عجیب واقعہ پیش
آیا۔ اور وہ یہ کہ مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس شخص کے
پاس لے گئے جسے بے دین کہا جاتا ہے۔ مگر اس نے
ایسا ایسا کام کیا بخدا وہ شخص (یا تو) اس کے
سبب سب سے بڑا جادوگر ہے۔ یعنے اس نے
اپنی دونوں انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور
بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا۔ پھر ان کو آسمان کیطرف
اٹھایا۔ مراد اسکی آسمان و زمین تھی۔ یا سچ مچ وہ خدا کا
رسول ہے + پس اس کے بعد مسلمان اس
(عورت) کے آس پاس کے مشرکوں کو غارت کرتے
تھے مگر ان کے مکانات کو جن میں وہ تھی نہ چھوتے
آخر اس نے ایک دن اپنی قوم سے کہا میں سمجھتی
ہوں کہ یہ لوگ عمداً تمہیں چھوڑ
دیتے ہیں۔ پس کیا تمہیں اسلام
سے کچھ رغبت ہے!
تو انہوں نے
اس کی بات
مان لی اور
اسلام
میں
داخل
ہو گئے +

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۰۷
۱
معراج کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْذَرٍّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ
سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ
جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ
صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ
ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ
مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا
فَاَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ
اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ
اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُ
اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ
لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ
مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا افْتَتَحَ
عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاِذَا

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ابوذر
بیان کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جبکہ میں مکہ میں تھا تو ایک رات میرے
گھر کی چھت پھٹ گئی، اور جبرئیل علیہ السلام
اُترے۔ جنہوں نے (پہلے) میرے سینے کو چاک
کیکے آبِ زمزم سے دھویا۔ پھر ایک طشت
سونے کا حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لائے
اور اُسے میرے سینے میں ڈال دیا۔ بعد ازاں
سینہ کو بند کر دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان
پر چڑھا لے گئے۔ جب میں آسمان دُنیا (یعنی پہلے
آسمان) پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے داروغہ
آسمان سے کہا۔ دروازہ کھولدے۔ اس نے
کہا کون ہو؟ وہ بولے میں جبرئیلؑ ہوں۔ پھر
اُس نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرئیلؑ
نے کہا میرے ہمراہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہیں۔
اُس نے کہا کیا وہ بلائے گئے تھے؟ جبرئیلؑ نے کہا
ہاں پس جب دروازہ کھول دیا گیا تو ہم آسمان
دنیا پر چڑھے۔ اور وہاں ایک ایسے شخص کو بیٹھے
ہوئے دیکھا جس کے دائیں جانب بھی کچھ لوگ

وَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ
وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ
قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ
قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ
قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
هٰذَا اٰدَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ
شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ
مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ
الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ
فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَ
اِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى حَتّٰى
عَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ
فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ
خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ
فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ
فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَ
مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ
يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ
اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ
فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ
فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ
اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا

تھے، اور بائیں جانب بھی کچھ لوگ جب وہ اپنے
دائیں جانب دیکھتے تو ہنس دیتے اور بائیں جانب
دیکھتے تو رو دیتے، مجھے دیکھ کر کہنے لگے مَرْ
حَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ میں
نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا "یہ کون ہیں؟"
انہوں نے کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ جن کے
دائیں بائیں اُن کی اولاد کی روحیں ہیں دائیں
جانب جنت والے اور بائیں جانب دوزخ والے
ہیں۔ اس لئے دائیں جانب نظر کرکے ہنس دیتے
ہیں اور بائیں جانب دیکھ کر رو دیتے ہیں۔ پھر
جبرائیل مجھے دوسرے آسمان پر لے گئے اور اس
کے داروغہ سے کہا۔ دروازہ کھول دے اُس
نے بھی اُن سے ویسی ہی گفتگو کی، جیسی پہلے
نے کی تھی۔ پھر دروازہ کھول دیا۔ انسؓ کہتے
ہیں کہ پھر ابوذرؓ نے ذکر کیا۔ کہ آپ نے آسمانوں
میں آدمؑ۔ ادریسؑ، موسٰیؑ، عیسٰیؑ اور ابراہیم
علیہم السلام کو دیکھا۔ مگر یہ ظاہر نہیں فرمایا کہ اُن
کے مدارج کس طرح کے ہیں۔ صرف یہ فرمایا: "
میں نے آدمؑ کو آسمان دنیا میں اور ابراہیمؑ کو
چھٹے آسمان میں پایا۔" انسؓ کہتے ہیں کہ جب
جبرئیلؑ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکر ادریسؑ
کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا [illegible]
حَبًا بِالنَّبِيِّ [illegible] الصَّالِحِ
نے پوچھا [illegible]
[illegible]

بالنبي الصالح والأخ الصالح
فقلت من هذا قال هذا
إدريس ثم مررت بموسى
فقال مرحبا بالنبي الصالح
والأخ الصالح قلت من هذا
قال هذا موسى ثم مررت
بعيسى فقال مرحبا بالأخ
الصالح والنبي الصالح قلت
من هذا قال هذا عيسى
ثم مررت بإبراهيم فقال
مرحبا بالنبي الصالح والابن
الصالح قلت من هذا قال هذا
إبراهيم صلى الله عليه وسلم
وكان ابن عباس وأبو حبة
الأنصاري يقولان قال النبي
صلى الله عليه وسلم ثم عرج
بي حتى ظهرت لمستوى أسمع
فيه صريف الأقلام قال
أنس بن مالك قال النبي
صلى الله عليه وسلم ففرض الله
عز وجل على أمتي خمسين صلاة
فرجعت بذلك حتى مررت
على موسى صلى الله عليه وسلم
فقال ما فرض الله لك على
أمتك قلت فرض خمسين صلاة
[illegible] قال
[illegible]ت

پوچھا "یہ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا موسےٰ علیہ السلام
پھر میں عیسےٰؑ کے پاس سے گذرا تو انہوں نے
بھی کہا مرحبًا بالنبیّ الصّالح والاخ
الصّالح - میں پوچھا "یہ کون ہیں؟" جبرائیلؑ
نے کہا عیسےٰ علیہ السلام پھر میں ابراہیم علیہ السلام
کے پاس سے گذرا تو انہوں نے بھی فرمایا۔
مرحبًا بالنبیّ الصّالح والابن الصّالح۔
میں نے پوچھا "یہ کون ہیں؟" جبرئیلؑ نے کہا یہ
ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابن عباسؓ اور ابوحبہ
انصاری کہا کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "پھر جبرائیلؑ مجھے اوپر لے گئے
حتیٰ کہ میں ایسے بلند مقام پر پہنچا۔ جہاں
قلموں کے لکھنے کی آوازیں سُنائی دیتی
تھیں" انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا "پھر اللہ تعالےٰ نے میری
امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ اس کے
بعد میں لوٹا اور موسےٰ علیہ السلام کے پاس
سے گذرا۔ تو انہوں نے پوچھا۔ اللہ نے آپ
کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا
پچاس نمازیں" موسےٰ علیہ السلام نے کہا
اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جائیے کیونکہ
آپ کی امت اس قدر عبادت کی طاقت نہیں
رکھتی۔ پس میں واپس گیا تو اللہ تعالےٰ نے
اسکا ایک حصہ معاف کر دیا۔ پھر میں موسےٰ علیہ السلام
کے پاس واپس آیا اور کہا "اللہ نے اس کا ایک
حصہ معاف کر دیا ہے" موسےٰ علیہ السلام نے
کہا۔ اپنے پروردگار کے پاس پھر لوٹ جائیے

فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ
إِلَى مُوسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا
فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تُطِيقُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ
شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ
فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَالِكَ فَرَاجَعْتُهُ
فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ
لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ
إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى
رَبِّكَ [illegible] اسْتَحْيَيْتُ مِنْ
رَبِّي ثُمَّ [illegible] بِي حَتّٰى انْتَهٰى
بِي إِلٰى [illegible] الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا
أَلْوَانٌ [illegible] مَا هِيَ ثُمَّ
أُدْخِلْتُ [illegible] فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ
اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا [illegible]هَا الْمِسْكُ ۔

[illegible] رَضِيَ اللّٰهُ
عَـ[illegible] فَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى
الصَّـ[illegible]ـهَا رَكْعَتَيْنِ
رَكْعَتَيْنِ [illegible]ـرِ وَالسَّفَرِ
فَـ[illegible] صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ
فِي صَلٰوةِ [illegible]ـرِ ۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ [illegible]لّٰى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
[illegible] طَرَفَيْهِ ۔
[illegible] بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ

کیونکہ آپکی امت اسکی بھی طاقت نہیں رکھتی چنانچہ
پھر میں واپس گیا تو اللہ تعالٰے نے اُس کا ایک حصہ
اور معاف فرما دیا۔ پھر میں انکے پاس لوٹ کر آیا
اور یہ ذکر کیا تو وہ بولے آپ اپنے پروردگار کے
پاس پھر لوٹ جائیے۔ کیونکہ آپکی امت اسکی بھی طاقت نہیں
رکھتی چنانچہ میں نے پھر اللہ سے رجوع کیا۔ تو خدا نے
فرمایا۔ "اچھا یہ اب پانچ مقرر کی جاتی ہیں۔ اور حقیقت
میں وہ پچاس ہی ہیں۔ میری بات بدلی نہیں جاتی"
پھر میں موسیٰ کے پاس لوٹ کر آیا تو انہوں نے کہا پھر
اپنے پروردگار کی طرف رجوع کیجئے۔ میں نے کہا اب مجھے خدا
سے شرم آتی ہے پھر مجھے جبرئیل لے کر روانہ ہوئے حتیٰ
کہ سدرۃ المنتہٰے تک لے گئے۔ جس پر بہت سے
رنگ چھائے ہوئے تھے۔ میں نہ سمجھا کہ یہ کیا
ہیں پھر میں جنت میں داخل ہو گیا۔ تو کیا دیکھتا
ہوں کہ اس میں موتی کی لڑیاں ہیں اور اس
کی مٹی مشک ہے ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے
کہ اللہ تعالٰے نے جب نماز فرض کی تھی تو دو دو
رکعتیں کی گئی تھیں۔ حضر میں بھی اور سفر میں بھی
پھر سفر کی نماز اپنی اصلی حالت پر قایم رکھی گئی
اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی
گئی ۔

عمر بن ابی سلمہؓ سے روا[illegible] تعالیٰ
اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ [illegible] میں
ہی نماز پڑھی ۔ مگر دونوں [illegible]
تفریق کر دی ۔ یعنی چادر [illegible] کر دیا ۔
اُم [illegible] کی وہ حدیث

۲۰۸
پہلے سفر و حضر کی نماز کا یکساں ہونا

۲۰۹
نماز میں ایک کپڑے کے حصے کرنا

۲۱۰

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيْثُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَقَدَّمَ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنِ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى ٭

جس میں فتح مکہ کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہے پہلے گذر چکی ہے۔ اور اس روایت میں یہ کو ہے کہ پھر آپ نے لپیٹ کپڑا اپنے گرد لپیٹ کر آٹھ رکعت نماز پڑھی جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت علیؓ) کہتے ہیں کہ میں ایک شخص کو مار ڈالونگا حالانکہ میں نے اُسے پناہ دی ہوئی ہے۔ (یعنی ہبیرہ کے بیٹے فلانے کو) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اُم ہانی! جسے تم نے پناہ دی اُسے ہم نے بھی پناہ دی" اُم ہانی کہتی ہیں کہ یہ نماز چاشت کی تھی ٭

آٹھ رکعتیں

۲۱۱ ح ۵

ایک کپڑے سے نماز

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ٭

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے بھی ہوتے ہیں؟" (یعنی نہیں ہوتے بلکہ بعض کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھنا ضرور ہے تو کیا وہ ایک کپڑے میں جائز نہ ہوگی؟)

ح ۱۲

کندھے ننگے رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ شَيْءٌ ٭

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی ایسی حالت میں ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے شانے پر کچھ نہ ہو ٭

ح ۲۱۳

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا طریق

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

ابو ہریرہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا ہے جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو چاہیے کہ [illegible]

حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى ؕ

اپنا ہاتھ نیچے سے نکالا پھر میں نے آپ کے اعضائے شریفہ پر پانی ڈالا تو آپ نے وضو فرمایا۔ جیسا کہ آپ کا وضو نماز کے لئے ہوتا تھا۔ اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی ؕ

٢١٧ ح ١١ سوائے ایکبار کے آنحضرت صلعم کبھی برہنہ نہیں ہوئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ اِزَارُهٗ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهٗ يَا ابْنَ اَخِي لَوْ حَلَلْتَ اِزَارَكَ فَجَعَلْتَهٗ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهٗ فَجَعَلَهٗ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ [illegible]

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے لئے قریش کے ہمراہ پتھر اٹھاتے تھے آپ کے جسم پر صرف ازار ہی تھی۔ آپ کے چچا عباسؓ نے کہا۔ اے میرے بھتیجے کاش تم اپنی ازار اتار ڈالتے اور اُسے اپنے شانوں پر پتھر کے نیچے رکھ لیتے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ پھر حضرت عباسؓ نے آپکی ازار کھول ڈالی [illegible] آپکے شانو [illegible] بیہوش ہوکر گر پڑے [illegible] کے سوا [illegible] نہیں دیکھے گئے ؕ

٢١٨ ح ١٢ شرمگاہ کا ڈھانپنا ضروری

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ [illegible] اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ ؕ

[illegible] سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صمّاء سے اور اس بات سے کہ آدمی ایک کپڑے میں احتباء کرے کہ اسکی شرمگاہ پر کوئی حصہ نہ ہو۔ منع فرمایا ہے ؕ

٢١٩ ح ١٣ بیع لماس منابذ اور ایک کپڑے سے احتبا کی ممانعت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَا[illegible] يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ [illegible] الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِ[illegible]

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول [illegible] [illegible] سے منع فرمایا [illegible] سے [illegible] نیز اس [illegible] ایک کپڑے میں [illegible] ؕ

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِيْ مُؤَذِّنِيْنَ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِيْ اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ مجھے ابوبکرؓ نے حج میں قربانی کے دن موذّنوں کے زمرہ میں بھیجا۔ تاکہ ہم منا میں یہ اعلان کردیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے۔ اور کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف نہ کرے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو یہ حکم دیکر بھیجا کہ وہ سورہ براۃ کا اعلان کریں۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں پس علیؓ نے قربانی کے دن ہمارے ساتھ منیٰ کے لوگوں میں اعلان کیا کہ اس کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرے ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْطَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں جہاد کیا۔ تو ہم نے صبح کی نماز خیبر میں سویرے ہی پڑھ لی پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے میں ابوطلحہ کا ردیف تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں جا رہے تھے اور میرا گھٹنا آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی ران سے مس کرتا جاتا تھا پھر آپ نے ازار اپنی ران سے ہٹا دی۔ اور مجھے آپکی ران کی سفیدی نظر آنے لگی جب آپ بستی کے اندر داخل ہو گئے تو آپنے تین بار یہ کلمات فرمائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

(ترجمہ۔ اللہ اکبر! خیبر کی خرابی آگئی ہے بے شک ہم جب قوم کے میدان میں بقصد جنگ فروکش ہوں تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری حالت میں ہوتی ہے) انسؓ کہتے ہیں بستی کے

ج ۲ ص ۲۰۰
کعبہ میں مشرکین لوگوں کے داخلہ کی ممانعت اور پرہیز

الصحیح ص ۹۰
ج ۱ ص ۲۲۱
واقعہ خیبر اور حضرت صفیہ بنت حُیَی کا آنحضرت صلعم کے ازواج مطہرات میں داخلہ

قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ
الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ
وَالْخَمِيسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ
فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ
فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ
أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ
اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ
صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ
صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ
وَالنَّضِيرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ
ادْعُوهُ فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا
قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ
صَدَاقَهَا عِتْقَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ
بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ
فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ
شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا
فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ
وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ
وَأَحْسِبُهُ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ
فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ

لوگ اپنے کاموں کے لئے نکلے تو کہنے لگے یہ محمد
(صلے اللہ علیہ وسلم) اور اُن کا لشکر آگیا۔ انسؓ کہتے
ہیں پھر ہم نے خیبر کو بزور شمشیر حاصل کیا چنانچہ قیدی
جمع کئے گئے۔ تو دحیہؓ نے آکر عرض کی۔ مجھے ان
قیدیوں میں سے کوئی لونڈی عطا کیجئے۔ آپ
نے فرمایا "جاؤ۔ کوئی لونڈی لے لو" انہوں نے
صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اس پر ایک شخص نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
کی یا نبی اللہ! آپ نے قبیلۂ قریظہ اور نضیر کی سردار
صفیہ بنت حیی دحیہ کو دیدی۔ حالانکہ آپ کے
سوا کوئی اس کے قابل نہیں۔ آپ نے فرمایا دحیہ
کو بلاؤ" جب وہ صفیہ کو ساتھ لیکر حاضر ہوئے
تو آپ نے صفیہ کی طرف نظر کی اور فرمایا "ان کے
علاوہ کوئی اور لونڈی قیدیوں میں سے لے
لو" انسؓ کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے صفیہ کو آزاد کر کے اُن سے نکاح کر لیا۔
[illegible] آزاد کرنے کو قرار دیا جب
(وہاں سے) روانہ ہوئے تو اُمّ سلیم نے صفیہ
کو آپ کے لئے آراستہ کیا۔ اور شب کو آپ
کے پاس بھیجا۔ پس صبح کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم
دُلہا تھے۔ آپ نے فرمایا "جس کے پاس جو
کچھ ہو، لے آئے" اور آپ نے چمڑے کا
ایک دسترخوان بچھا دیا۔ پس کوئی چھوہارے
لایا۔ کوئی گھی لایا۔ راوی حدیث کہتے
ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ انسؓ نے
ستو کا بھی ذکر کیا تھا۔ پھر انہوں نے
ملیدہ بنایا۔ اور یہی رسولِ خدا صلے اللہ علیہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْفَجْرَ فَیَشْھَدُ مَعَہٗ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِیْ مُرُوْطِھِنَّ ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی بُیُوْتِھِنَّ مَا یَعْرِفُھُنَّ اَحَدٌ ۔

وَعَنْہَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَھَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِھَا نَظْرَۃً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْھَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَھْمٍ وَاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ اَبِیْ جَھْمٍ فَاِنَّھَا اَلْھَتْنِیْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِیْ ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَۃَ سَتَرَتْ بِہٖ جَانِبَ بَیْتِھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَکِ ھٰذَا فَاِنَّہٗ [illegible] تَصَاوِیْرُہٗ تَعْرِضُ [illegible]

[illegible] بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ [illegible] قَالَ اُھْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَہٗ فَصَلّٰی فِیْہِ [illegible] فَنَزَعَہٗ

وسلم کا ولیمہ تھا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تھے تو آپ کے ہمراہ کچھ مسلمان عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوتی تھیں۔ پھر وہ اپنے گھروں کو ایسے وقت لوٹ جاتی تھیں کہ اندھیرے کے باعث کوئی انہیں پہچانتا نہ تھا ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی خمیصہ پر نماز پڑھی جس میں نقش تھے۔ آپ کی نظر اس کے نقوش پر پڑی تو آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: میری اس خمیصہ کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ، اور ان کی انبجانیہ مجھے لادو کیونکہ اس خمیصے نے ابھی مجھے غافل کر دیا ۔

انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جسے انہوں نے گھر کے ایک گوشے میں ڈال رکھا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے پاس سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو۔ کیونکہ اس کی تصویریں آکر میری نماز میں سامنے آرہی ہیں ۔

عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبّہ (بطور) ہدیہ لایا گیا۔ تو آپ نے [illegible] اور اسی سے نماز پڑھی مگر [illegible] فارغ ہوئے تو اسے زور سے کھینچ [illegible] آپ نے اُسے

۲۲۲
ح ۱۶
عورتوں کا اندھیرے میں نماز پڑھ کر واپس جانا

۲۲۳
ح ۱۷
منقش کپڑے پر نماز درست نہیں

۲۲۴
ح ۱۸
تصویر دار پردے کے سامنے نماز درست نہیں

۲۲۵
ح ۱۹
ریشمین کپڑا پرہیزگاروں کی پوشاک نہیں

تنزعا شديدًا كالكاره له ثم قال لا ينبغي هذا للمتقين ۔

۲۲۶ ح ۲۰ عنزہ کے آگے سے گزرنے میں نماز نہیں جاتی

عن ابي جحيفة رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في قبة حمراء من ادم ورأيت بلالا اخذ وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت الناس يبتدرون ذلك الوضوء فمن اصاب منه شيئا تمسح به ومن لم يصب منه شيئا اخذ من بلل يد صاحبه ثم رأيت بلالا اخذ عنزة فركزها وخرج النبي صلى الله عليه وسلم في حلة حمراء مشمرا صلى الى العنزة بالناس ركعتين ورأيت الناس والدواب يمرون بين يدي العنزة ۔

۲۲۷ ح ۲۱ منبر نبوی

عن سهل بن سعد رضي الله عنه وقد سئل من اي شيء المنبر فقال ما بقي بالناس اعلم مني هو من اثل الغابة عمله فلان مولى فلانة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حين عمل ووضع فاستقبل القبلة وكبر وقام

برا جانا۔ اور فرمایا پرہیزگاروں کو یہ کپڑا مناسب نہیں ہے۔

ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا۔ اور بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی لیا۔ اور لوگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ اس وضو کے پانی کو دست بدست لینے لگے جس کو اس میں سے کچھ ملجاتا وہ اُسے اپنے چہرے پر مل لیتا تھا اور جسے اس میں سے کچھ نہ ملتا وہ اپنے پاس والے کے ہاتھ سے تری لے لیتا۔ پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ انہوں نے آپ کا ایک عنزہ (یعنی چھوٹا نیزہ) اٹھا کر گاڑ دیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک سُرخ پوشاک میں بدامن اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے۔ اور عنزہ کی طرف مُنہ کر کے لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ عنزہ کے آگے سے نکل جاتے تھے۔

سہل بن سعد سے پوچھا گیا کہ منبر نبوی کس چیز کا تھا؟ وہ بولے اب لوگوں میں اس بات کا جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں رہا۔ وہ مقام غابہ یا جنگل کے جھاؤ کا تھا جسے فلاں عورت کے فلاں غلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا تھا چنانچہ جب وہ رکھا گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رُو ہو کر تکبیر تحریمہ کی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے

النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ فَهَذَا شَأْنُهُ ۔

قرأت پڑھی اور رکوع کیا۔ تو لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے سر اُٹھایا اور پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر لَوٹ گئے اور قرأت پڑھی اور رکوع کیا۔ تو لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور پیچھے ہٹے۔ یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا۔ بس یہی آپکا حال تھا۔

۲۲۸ — دھوئی ہوئی چٹائی پر نماز

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اُن کی دادی نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا جو انھوں نے آپکے لئے تیار کیا تھا چنانچہ آپ نے اس میں سے کھایا۔ پھر فرمایا "کھڑے ہو جاؤ، میں تمہارے لئے نماز پڑھ دوں"۔ انس کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک چٹائی کی طرف خیال کیا جو کثرتِ استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی۔ میں نے اُسے پانی سے دھویا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے۔ اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

۲۲۹ — نمازی کے سامنے پاؤں پسارنے منع ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ ۔

حضرت عائشہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوئی تھی۔ اور میرے دونوں پاؤں آپ کے مُنہ کی جانب میں تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے تھے جس پر میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی تھی۔ اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پیر پھیلا دیتی تھی۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس وقت تک گھروں میں چراغ نہ تھے۔

۲۳۰ — گھر میں تخت کی طرف چت لیٹے ہوئے آدمی کے سامنے نماز (نوافل) پڑھنی جائز ہے

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهِ اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ ۔

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے تھے۔ اور وہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے فرش پر جنازہ کی شکل لیٹی ہوتی تھیں ۔

۲۳۱ — گرمی سے بچنے کیلئے سجدہ گاہ پر کپڑا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَكَانِ السُّجُوْدِ ۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو کوئی ہم سے گرمی کی شدت کے باعث سجدے کی جگہ کپڑے کا کنارہ بچھا لیتا تھا ۔

۲۳۲ — آنحضرت صلعم کی جوتوں سمیت نماز

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ۔

انس سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم جوتیوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں ۔

۲۳۳ — ۲۷ — موزوں پر مسح کا جواز

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِاَنَّ جَرِيْرًا كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ اَسْلَمَ ۔

جریر بن عبداللہ رض نے ایک دفعہ پیشاب کیا جسکے بعد وضو کیا۔ تو اپنے موزوں پر مسح کیا۔ اور پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ اُن سے اس کی بابت پوچھا گیا (یعنی موزوں پر مسح کی نسبت) تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث لوگوں کو اچھی معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ جریر سب سے آخر میں اسلام لائے تھے۔ اور انہوں نے حضرت کے آخری فعل کی روایت کی تو اب یہ احتمال نہیں رہ سکتا تھا کہ موزوں پر مسح کرنا آیت وضو سے منسوخ ہو گیا ہے ۔

۲۳۴ — ۲۸ — نماز پڑھنے میں بازوؤں کا کشادہ رکھنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ۔

عبداللہ بن مالک بن بحینہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی ۔

۲۳۵ — ۲۹

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ ٭

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی ہماری جیسی نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو یہ ایسا مسلمان ہے جس کے لئے اللہ کا ذمہ ہے پس تم اللہ کے ذمے کے بارے میں عہد شکنی نہ کرنا +

سب مسلمان ذمۃ اللہ ہیں

+

۳۳۶ حج

کعبہ کے طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنی اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنا ضروری ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَأْتِيْ اِمْرَأَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ٭

ابن عمرؓ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عمرہ کے لئے کعبہ کا طواف کیا تھا۔ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کیا۔ آیا وہ اپنی عورت کے پاس آئے یا نہیں؟ انہوں نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مدینہ سے تشریف لائے تو سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور صفا و مروہ کے درمیان طواف فرمایا اور بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے لئے عمدہ پیروی ہے +

۳۳۷ حج ۳۱

کعبہ کا قبلہ ہونا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ٭

ابن عباسؓ کہتے ہیں جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اُس کے تمام گوشوں میں دعا کی۔ مگر نماز نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ آپ کعبہ سے نکل آئے۔ پھر جب کعبہ سے نکل چکے تو آپ نے کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھ کر فرمایا "یہ قبلہ ہے" +

۳۳۸ حج ۳۲

سولہ یا سترہ مہینے آنحضرتؐ نے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا تَقَدَّمَ بَيْنَهُمَا مُغَايَرَةٌ فِي اللَّفْظِ ٭

براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ صرف دونوں کے الفاظ میں فرق ہے +

۳۳۹ ج ۲

سواری پر علاوہ نماز فریضہ نفل پڑھنے جائز ہیں گو نیت کے بعد سواری کا رخ قبلہ سے پھر جائے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا اَرَادَ فَرِيْضَةً نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر جس طرف وہ آپ کو لے کر چلتی، اسیطرف نماز پڑھ لیتے اور جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اُتر پڑتے، اور قبلہ کی طرف مُنہ کر لیتے ۔

۳۴۰ ج ۲

سجدۂ سہو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ الرَّاوِيْ عَنْ عَلْقَمَةَ الرَّاوِيْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا اَدْرِيْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ابراہیم راوی حدیث علقمہ سے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ نے نماز میں کچھ کم کر دیا تھا یا زیادہ جب آپ سلام پھیر چکے تو عرض کی گئی یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نئی بات ہوگئی؟ آپ نے فرمایا، "وہ کیا؟" لوگوں نے عرض کی۔ آپ نے اس اس قدر نماز پڑھی ہے اس پر آپ نے اپنے دونوں پاؤں سمیٹ لئے اور قبلہ رو ہو کر دو سجدے کئے۔ بعد اُس کے سلام پھیرا، اور ہماری طرف منہ کر کے فرمایا "اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہو جاتا تو میں تمہیں مطلع کر دیتا! لیکن میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں، جس طرح تم بھول جاتے ہو، میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دو۔ اور جب تم میں کوئی اپنی نماز میں شک کرے تو اُسے چاہئے کہ اپنے گمانِ غالب پر عمل کرے اور اسی پر نماز تمام کرے پھر سلام پھیر کر دو سجدے کر لے" ۔

✦

۳۴۱ ج ۵

حضرت عمرؓ کے

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ

عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے تین باتوں میں موافقت کی ہے۔ ایک دفعہ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَاٰيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ اَمَرْتَ نِسَاءَكَ اَنْ يَحْتَجِبْنَ فَاِنَّهٗ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبَدِّلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِي رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) کاش ہم مقام ابراہیمؑ کو مصلے بناتے تو یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلیٰ۔ اور آیت حجاب (کا بھی یہی حال ہے) کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کاش آپ اپنی بی بیوں کو پردہ کرنے کا حکم دیں۔ کیونکہ ان سے ہر نیک و بد گفتگو کرتا ہے۔ پس آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں آپ پر جوش میں آ کر جمع ہوئیں۔ تو میں نے ان سے کہا۔ اگر آپؐ طلاق دیدیں گے۔ تو عنقریب آپ کا پروردگار تم سے اچھی بی بیاں آپ کو بدلے میں دے گا جو مسلمان ہونگی۔ پس (یہ بھی) آیت نازل ہوئی ۔

انسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب کچھ تھوک دیکھا تو آپ کو یہ ناگوار گذرا۔ یہاں تک کہ (غصہ کا اثر) آپ کے چہرہ (مبارک) میں دیکھا گیا اتنے میں آپ کھڑے ہو گئے۔ اور اس کو اپنے ہاتھ سے صاف کر کے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی جب اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو (گویا) وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔ اور اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے کوئی اپنے قبلے کی طرف نہ تھوکے۔ بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے"۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوک کر مل ڈالا۔ اور فرمایا۔ "اس طرح کرلے"۔

ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما

خیال کے مطابق آیات الٰہی کا نزول

۲۴۲ م ج
قبلہ رو تھوکنے کی ممانعت

۲۴۳ م ج

حدیث ہٰذا کی تصریح

رضی الله عنها حديث النخامة وفيه زيادة ولا عن يمينه ۔

بھی حدیث مذکور مروی ہے۔ مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ "نہ اپنی داہنی جانب"۔

۲۴۴ ح ۸
مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البزاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها ۔

انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اور کفارہ اس کا اس کو دفن کر دینا ہے"۔

۲۴۵ ح ۹
آنحضرت صلعم کی خاص بصیرت

عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل ترون قبلتي ههنا فوالله ما يخفى علي خشوعكم ولا ركوعكم اني لاراكم من وراء ظهري ۔

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میرا منہ اس طرف سمجھتے ہو۔ حالانکہ بخدا مجھ پر نہ تمہارا خشوع پوشیدہ ہے۔ اور نہ تمہارا رکوع۔ اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں"۔

۲۴۶ ح ۱۰
گھوڑ دوڑ کی ابتدا

عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سابق بين الخيل التي أضمرت من الحفياء وامدها ثنية الوداع وسابق بين الخيل التي لم تضمر من الثنية الى مسجد بني زريق وان عبد الله كان فيمن سابق ۔

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے درمیان جو سدھائے گئے تھے۔ مقام حفیا سے گھوڑ دوڑ کرائی۔ جس کی انتہا ثنیۃ الوداع تک تھی۔ اور جو گھوڑے سدھائے ہوئے نہ تھے۔ ان کے درمیان ثنیہ سے لیکر مسجد بنی زریق تک گھوڑ دوڑ ہوئی۔ اور عبد اللہ بھی ان لوگوں میں تھے۔ جنہوں نے یہ گھوڑ دوڑ کی تھی۔

۲۴۷ ح ۱۱
زیادہ طلب مال کی کراہت

عن انس رضي الله عنه قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بمال من البحرين فقال انثروه في المسجد وكان اكثر مال أتي به رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بحرین سے کچھ مال لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "اسے مسجد میں پھیلا دو"۔ یہ (مال) ان تمام مالوں سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے۔ زیادہ تھا۔ مگر پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے گھر تشریف لائے تو اس کی طرف التفات بھی نہیں کیا۔ جب نماز پڑھ

اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ
فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ
فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرٰى اَحَدًا اِلَّا اَعْطَاهُ
اِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَاِنِّيْ
فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا
فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَحَثَا فِيْ
ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ
يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ
بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ
لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ
قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ
يُقِلُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْ
بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ
لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ
قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهٗ
فَاَلْقَاهُ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا
زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ
عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ ٭

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ
الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ
وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا

چکے۔ تو آکر اُس کے پاس بیٹھ گئے۔ اور جس
جس کو دیکھا، دیتے چلے گئے۔ اتنے میں آپکے
پاس حضرت عباس آئے اور کہا یا رسول اللہ!
مجھے بھی دیجئے۔ کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا
اور عقیل کا بھی۔ جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ "لے لو"۔ چنانچہ انہوں نے اپنے
کپڑے میں دونوں ہاتھوں سے بھر لیا۔ پھر اسے
اُٹھانے لگے تو نہ اُٹھا سکے۔ اور کہنے لگے۔ یا رسول
اللہ! ان میں سے کسی کو حکم دیجئے کہ یہ مجھے
اٹھوا دیں۔ آپنے فرمایا "نہیں"۔ انہوں نے کہا۔
پھر آپ خود اس کو میرے اوپر اُٹھا کے رکھ دیجئے
۔ آپنے فرمایا "نہیں"۔ اس پر عباسؓ نے اس میں
سے کچھ گرا دیا۔ اور اسے اٹھانے لگے دیگر اب
بھی نہ اُٹھا۔ تو عرض کی یا رسول اللہ ان میں سے
کسی کو حکم دیجئے کہ اس کو مجھے اٹھوا دیں۔ آپنے
فرمایا "نہیں"۔ انہوں نے کہا۔ پھر آپ خود ہی اس
کو اُٹھا کر میرے اوپر رکھ دیجئے آپنے فرمایا "نہیں"
تب عباس نے اس میں سے کچھ اَور گرا دیا۔ بعد ازاں
اُسے اُٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ اور چل دیئے۔
تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اِن کی حرص پر تعجب کر کے انکے
پیچھے برابر دیکھتے رہے۔ یہانتک کہ وہ ہم سے پوشیدہ ہو گئے
اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس حال میں کھڑے ہوئے
کہ وہاں اس میں سے ایک درہم بھی باقی نہ رہا تھا ٭

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے
کہ عِتبان بن مالک (جو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے اِن انصاری اصحاب میں ہیں جو شریکِ بدر رہے)
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض

۲۴۸
۲۴۴
(۱) معذورین کا گھر میں نماز جماعت پڑھنا
(۲) عالمشاہد

کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہے

مِنَ الْاَنْصَارِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَنْکَرْتُ بَصَرِیْ وَاَنَا اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ فَاِذَا کَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِی الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِیَ مَسْجِدَھُمْ فَاُصَلِّیْ لَھُمْ وَوَدِدْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّکَ تَاْتِیْنِیْ فَتُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَّخِذُہٗ مُصَلًّی قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ حِیْنَ ارْتَفَعَ النَّھَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَہٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حِیْنَ دَخَلَ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِکَ قَالَ فَاَشَرْتُ لَہٗ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِنَ الْبَیْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاہُ عَلٰی خَزِیْرَۃٍ صَنَعْنَاھَا لَہٗ قَالَ فَثَابَ فِی الْبَیْتِ رِجَالٌ مِنْ اَھْلِ الدَّارِ ذُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْھُمْ اَیْنَ مَالِکُ

کی۔ یا رسول اللہ! میری بینائی خراب ہو گئی ہے۔ میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جس وقت مینہ برستا ہے تو وہ وادی جو میرے اور اُن کے درمیان ہے بہنے لگتی ہے۔ جس میں ان کی مسجد میں جا نہیں سکتا کہ انہیں نماز پڑھاؤں۔ پس یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں۔ تاکہ میں اس مقام کو مصلے بنالوں۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں انشاء اللہ عنقریب ایسا کرونگا۔ عتبان کہتے ہیں کہ دوسرے روز جب دن چڑھ گیا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر میرے ہاں تشریف لائے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے) اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ کو اجازت دی۔ جس وقت آپ گھر میں داخل ہوئے تو بیٹھے بھی نہیں کہ فرمایا۔ "تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ عتبان کہتے ہیں کہ میں نے گھر میں ایک مقام کی طرف اشارہ کیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپکے پیچھے صف باندھی۔ پس آپنے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے سلام پھیر دیا۔ عتبان کہتے ہیں کہ ہمنے آپ کو خزیرہ کھانے کے لئے روک لیا جو آپ کے لئے ہم نے تیار کیا تھا۔ پھر اہل محلہ سے کئی لوگ گھر میں جمع ہو گئے۔ اور ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخیشن یا دخشن کہاں ہے؟ اس پر بعض نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ تو

بين الأخشين أو الأخشن فقال
بعضهم ذلك منافق لا يحب
الله ورسوله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تقل ذلك ألا
تراه قد قال لا إله إلا الله
يريد بذلك وجه الله قال
الله ورسوله أعلم قال فإنا نرى
وجهه ونصيحته إلى المنافقين
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم فإن الله قد حرم النار
على من قال لا إله إلا الله
يبتغي بذلك وجه الله ۔

عن عائشة رضي الله عنها
أن أم حبيبة وأم سلمة رضي الله عنهما
ذكرتا كنيسة رأتاها بالحبشة
فيها تصاوير فذكرتا للنبي صلى
الله عليه وسلم فقال إن أولئك
إذا كان فيهم الرجل الصالح فمات
بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه
تلك الصور وأولئك شرار
الخلق عند الله يوم القيامة ۔

عن أنس رضي الله عنه
قال قدم النبي صلى الله عليه
وسلم المدينة فنزل أعلى المدينة
في حي يقال لهم بنو عمرو بن
عوف فأقام النبي صلى الله عليه
وسلم فيهم أربع عشرة ليلة ثم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ نہ
کہو، کیا تم نے اسے نہیں دیکھا کہ اس نے
اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے
لا الٰہ الا اللہ کہا ہے" وہ شخص بولا اللہ
اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر
ہم نے کہا کہ اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں
کے حق میں دیکھی ہے۔ اس پر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ بزرگ و برتر نے اس شخص پر
آگ کو حرام کر دیا ہے۔ جو لا الہ الا اللہ
کہہ دے۔ بحالیکہ اس سے اسے اللہ
کی رضامندی مقصود ہو" ۔

۲۴۹ — مسجد میں تصویریں اور قبروں پر تصویریں یا سجدہ گاہ (مسجد) بنانے والے بدترین خلقت ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
حبش میں ایک گرجا دیکھا تھا۔ جس میں تصویریں
تھیں۔ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا "ان
لوگوں میں کوئی نیک مرد جب مر جاتا۔ تو
اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے۔ اور اس میں
تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک
بدترین خلقت ہیں" ۔

۲۵۰ — [illegible]

انس بن مالک سے روایت ہے کہ (جب)
نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ میں
تشریف لائے تو اس کی بلندی پر ایک قبیلہ
میں جس کو بنی عمرو بن عوف کہتے ہیں، اترے
اور ان لوگوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
چودہ رات قیام فرمایا۔ پھر آپ نے

أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى رَحْلَهُ بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأِ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خِرَبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأٰخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

بلا بھیجا - جو تلواریں لٹکائے ہوئے آپہنچے - گویا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی سواری پر ہیں - اور ابوبکرؓ آپ کے ردیف ہیں - اور بنی نجار کی جماعت آپ کے گرد ہے - یہاں تک کہ آپ نے ابوایوب کے مکان میں اپنا اسباب اُتارا - اور آپ اس بات کو اچھا جانتے تھے - کہ جس جگہ نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لیں (حتے کہ) آپ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے - اور آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا - پھر بنی نجار کے لوگوں کو بلا کر فرمایا "اے بنی نجار! اپنا یہ باغ تم میرے ہاتھ بیچ ڈالو - انہوں نے عرض کی - خدا کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ بزرگ و برتر ہی سے لیں گے - انسؓ کہتے ہیں - کہ اس باغ میں وہ چیزیں تھیں - جو میں تم سے کہتا ہوں - یعنی مشرکوں کی قبریں - اور اس میں ویرانہ تھا اور کھجور کے درخت تھے - نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کے بارے میں حکم دیا تو وہ کھود ڈالی گئیں - اور ویرانہ کی بابت حکم دیا تو وہ برابر کر دیا گیا - اور درختوں کی بابت حکم دیا تو وہ کاٹ دیئے گئے پھر کھجور کے درخت مسجد میں قبلہ کی جانب نصب کر دیئے اور اس کی بندش پتھروں سے کی - چنانچہ صحابہ پتھر لانے لگے - جو رجز پڑھتے جاتے تھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہمراہ تھے - اور آپ فرماتے تھے ؂

اے اللہ! آخرت کی بھلائی کے برابر کوئی بھلائی نہیں
پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے ؂

۲۵۱ ح ۴۵ — اونٹ پر نماز نوافل پڑھنے کا جواز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ٭

ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اونٹ پر نماز نوافل پڑھ لیا کرتے تھے (اور جب ان سے اس کی بابت پوچھا گیا تو) کہنے لگے۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے ٭

۲۵۲ ح ۴۶ — آنحضرتؐ کو نماز میں دوزخ کا نظر آنا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّيْ ٭

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی، اس حال میں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا" ٭

۲۵۳ ح ۴۷ — سُنتیں اور نوافل گھر میں پڑھو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ٭

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کچھ نماز اپنے گھروں میں ادا کرو۔ اور انہیں قبریں نہ بناؤ" ٭

۲۵۴ ح ۴۸ — قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا ٭

حضرت عائشہ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر (موت کی بیماری) طاری ہوئی تو آپ اپنی چادر منہ پر ڈالنے لگے۔ مگر جب آپ کو اس سے گرمی معلوم ہوتی — تو اس کو اپنے چہرے سے ہٹا دیتے پھر اسی حالت میں آپ نے فرمایا "یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ (اس بات سے گویا آپ ان کے افعال سے ممانعت فرما رہے تھے) ٭

۲۵۵ ح ۴۹ — قدرت کا ایک عجیب واقعہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ وَلِيْدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُوْرٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَيَّاةٌ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلہ کی ایک حبشی لونڈی تھی۔ [illegible] نے آزاد کر دیا تھا۔ مگر وہ اُن ہی کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ وہ بیان کرتی ہے کہ [illegible] اس قبیلے کے لوگوں کی لڑکی باہر [illegible] سرخ چمڑے کی ایک حمائل [illegible] اس (لڑکی) نے [illegible] اس سے

وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُوْنِي بِهٖ فَطَفِقُوْا يُفَتِّشُوْنَ حَتّٰى فَتَّشُوْا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ اِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَالْقَتْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ هٰذَا الَّذِيْ اتَّهَمْتُمُوْنِيْ بِهٖ زَعَمْتُمْ وَاَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ اَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَاْتِيْنِيْ فَتَحَدَّثُ عِنْدِيْ قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِيْ مَجْلِسًا اِلَّا قَالَتْ

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ اَعَاجِيْبِ رَبِّنَا
اَلَا اِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِيْ

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا مَا شَاْنُكِ لَا تَقْعُدِيْنَ مَعِيْ مَقْعَدًا اِلَّا قُلْتِ هٰذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ٭

گر پڑی۔ پھر ایک چیل اس طرف سے گذری جس نے اسے گوشت سمجھا اور جھپٹ لے گئی۔ لونڈی کہتی ہے کہ اُن لوگوں نے اس کی تلاش کی۔ مگر نہ پایا۔ تو مجھ پر اس کی تہمت لگادی اور تلاشی لینے لگے حتےکہ اس کی شرمگاہ کو بھی دیکھا۔ وہ کہتی ہے اللہ کی قسم میں اُن کے پاس کھڑی ہوئی تھی کہ ناگاہ وہ چیل گذری اور اُس نے اس (حمائل) کو ڈال دیا۔ جو اُن کے درمیان میں آکر گری۔ لونڈی کا بیان ہے کہ اس پر میں نے کہا۔ یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم نے مجھے متہم کیا تھا۔ تم نے بدگمانی کی اور میں اس سے بری تھی۔ اور وہ یہ ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مسلمان ہوگئی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں مسجد میں ایک خیمہ تھا یا ایک چھوٹا سا حجرہ تھا (راوی کو شک ہے) اس میں وہ رہتی تھی اور میرے پاس آکر مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی۔ اور جب کبھی میرے پاس بیٹھتی تو یہ ضرور کہتی:-

یعنی حمائل والا دن ہمارے پروردگار کی عجیب قدرتوں سے ہے آگاہ رہو اسی نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔ میں نے اس سے کہا کیا بات ہے کہ جب کبھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ ضرور کہتی ہو؟ اس پر اس نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا ٭

۲۵۶ ج — آنحضرت کا حضرت علیؓ کو ابوتراب کہنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ کے گھر میں تشریف لائے تو علی کو گھر میں نہ پاکر اُن سے پوچھا: تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی میرے

فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ
فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ
اُنْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ
قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهٖ
وَاَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ
وَهُوَ يَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ۔

اور اُن کے مابین کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، وہ ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے ہاں نہیں سوئے۔ ان پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا "دیکھو تو وہ کہاں ہیں"! وہ دیکھ کر آیا عرض کی یا رسول اللہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے علیؓ لیٹے ہوئے تھے۔ اور ان کی چادر پہلو سے گر گئی ہوئی تھی۔ اور انہیں مٹی لگ گئی تھی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کے جسم سے مٹی جھاڑتے تھے۔ اور فرماتے تھے "ابو تراب اٹھو! ابو تراب اٹھو"!! +

۷۵ — ۵۱ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ
الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

ابو قتادہ سُلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے"! +

۷۶ — ۵۲ مسجد نبوی میں خلفاء کی ایزادیاں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ بِالْجَرِيْدِ
وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ
فِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَيْئًا
وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهٖ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَ
الْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ
عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَزَادَ فِيْهِ
زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی۔ اور اس کی چھت چھوہارے کی شاخوں کی تھی۔ اور اس کے ستون چھوہارے کی لکڑیوں کے تھے۔ ابو بکرؓ نے اس میں کچھ زیادتی نہیں کی۔ البتہ عمرؓ نے اس میں ایزادی کر دی۔ اور اس کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی عمارت کے مطابق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے بنایا۔ پھر اس کے ستون لکڑی کے لگائے گئے۔ پھر عثمانؓ نے اس کو بدل دیا اور اس میں بہت زیادتی کر دی۔ [illegible] اس کی

الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَّنْقُوْشَةٍ وَسَقَّفَهٗ بِالسَّاجِ

دیوار منقش پتھروں اور گچ کی بنائی۔ ستون بھی منقش پتھروں کے بنائے۔ اور چھت ساگوان سے پاٹی۔

۲۵۹
عمار بن یاسر کی مدد مسجد نبوی میں اور آپکا اُن کے لئے شہادت کی خبر دینا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ یَوْمًا حَتّٰی اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ کُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُہُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ عَمَّارٌ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ

ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ وہ ایک دن حدیث بیان کرتے ہوئے مسجد نبوی کی تعمیر کا بھی ذکر کرنے لگے۔ کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمارؓ دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو آپ ان کے جسم سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرماتے جاتے تھے "عمار کی مصیبت! انہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا یہ اُن کو جنت کی طرف بلاتے ہونگے۔ اور وہ ان کو دوزخ کی طرف بلاتے ہونگے"۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ عمارؓ کہا کرتے تھے اعوذ باللہ من الفتن۔ (میں فتنوں سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں)

۲۶۰
محض خدا کیلئے مسجد بنانیوالے کو بہشت میں مکان ملنا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِیْہِ حِیْنَ بَنٰی مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ اَکْثَرْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّةِ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے مسجد نبوی کے متعلق گفتگو کی تو انہوں نے جواب دیا۔ تم نے میرے حق میں بہت کچھ کہا حالانکہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے "جو شخص مسجد بنائے اور اس سے اللہ کی رضامندی چاہتا ہو۔ تو اللہ اس کے لئے اسی کے برابر جنت میں مکان بنا دیتا ہے"۔

۲۶۱
مسجد کے پاس سے گزرتے ہوئے تیروں کے پیکان کو بند کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَہٗ سِھَامٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِکْ بِنِصَالِھَا

جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں گذرا۔ جس کے ہمراہ کچھ تیر تھے تو اُس کیلئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان کی پیکان کو پکڑ لو"۔ (کہ کسی کو چبھ نہ جائے)

۲۶۲
حدیث بالا کی تشریح

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ

ابو موسےؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ہماری مسجدوں

قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا ؎

یا بازاروں میں سے تیر لئے ہوئے گذرے تو اُسے چاہیئے کہ اِس کی پیکان کو پکڑ لے۔ تاکہ کہیں اپنے ہاتھ سے کسی مُسلمان کو زخمی نہ کرے ؎

۲۶۳
ح ۵۷
حسّانؓ کے حق میں آنحضرت صلعم کی دُعا

عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِسْتَشْهَدَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ ؎

حسّان بن ثابتؓ سے مروی ہے۔ وہ ابوہریرہؓ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ بتاؤ کیا تم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ مجھ سے فرماتے تھے حسان! رسُولِ خدا (صلے اللہ علیہ وسلّم) کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دے۔ اے اللہ حسّان کی روح القدس سے تائید کر۔ ابوہریرہؓ بولے ہاں میں نے سُنا ہے ؎

۲۶۴
ح ۵۸
حبش کے لوگوں کا مسجد میں کھیل

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ ؎

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ میں نے ایک دن رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا۔ حبش کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ اور رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ مجھے چادر سے چھپا رہے تھے۔ میں اُن کے کھیل کو دیکھ رہی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے ؎

۲۶۵
ح ۵۹
فیصلہ میں فریقین کی سہولیت کا لحاظ

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ

کعب بن مالک سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے مسجد میں ابنِ ابی حدرد سے اس قرض کا تقاضا کیا۔ جو اِن کا اُن پر تھا۔ جس پر دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ یہاں تک کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی سُن لیا۔ آپ اپنے گھر سے اِن کے پاس تشریف لائے۔ اور حجرے کا پردہ اُلٹ کر آواز دی۔ "اے کعب"! انہوں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ! آپ نے فرمایا "تم اپنے اِس قرض

لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا اَوْ اَوْمَأَ اِلَيْهِ اَيِ الشَّطْرَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ ۞

میں کچھ کمی کر دو" اور اشارہ فرمایا "نصف (کم کر دو)" کعب نے کہا یا رسول اللہ! میں نے کم کر دیا آپ نے (ابی حدرد سے) فرمایا "اٹھو اور اسے ادا کر" ۞

۲۶۶ ۹۱ آنحضرت صلعم کا قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَسْوَدَ اَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ فَقَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ بِهٖ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ اَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَاَتٰی قَبْرَهٗ فَصَلّٰی عَلَيْهِ ۞

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ جب وہ مر گئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اس کی بابت پوچھا "مجھے تم نے اطلاع کیوں نہ دی؟ (اچھا اب) مجھے اس کی قبر بتاؤ" چنانچہ لوگوں نے بتائی۔ تو آپ نے اس پر نماز پڑھی ۞

۲۶۷ ۹۱ سود اور شراب کی تجارت کا حرام ہونا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی الرِّبٰا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ ۞

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں۔ جب سود کے بارے میں سورۂ بقر کی آتیں نازل ہوئیں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تشریف لا کر ان (آیتوں) کو لوگوں کے سامنے پڑھ دیا۔ پھر آپ نے شراب کی تجارت بھی حرام کر دی ۞

۲۶۸ ۹۲ جن شیطان کا نماز خراب کرنے کی کوشش

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَةَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَیَّ الصَّلٰوةَ فَاَمْكَنَنِیَ اللهُ مِنْهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰی سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِیْ سُلَيْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِیْ ۞

ابو ہریرہ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا: "ایک سرکش جن گذشتہ شب میرے سامنے آیا (یا اس کی مثل کوئی کلمہ فرمایا) تاکہ میری نماز قطع کرے، مگر اللہ نے مجھے اس پر قابو دے دیا۔ اور میں نے چاہا کہ اُسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں، تاکہ تم لوگ اسے دیکھو۔ پھر میں نے اپنے بھائی سلیمان ع کا قول یاد کیا رب اغفر لی وھب لی ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدی (اے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر جو میرے سوا کسی کو نہ ملے ۞

۲۶۹ ج ۶۳ — سعد بن وقاص کا اِنتقال

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ فِيْهَا ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (جنگ خندق کے دن سعد کے اکحل میں زخم لگ گیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ان کے لئے) مسجد میں ایک خیمہ نصب کردیا۔ تاکہ قریب سے ان کی عیادت فرمالیا کریں۔ پس یکایک اس حال میں کہ مسجد میں بنی غفار کا بھی خیمہ تھا۔ اُن کی طرف خون بہ کر آنے لگا۔ اُن لوگوں نے کہا۔ اے خیمہ والو! یہ کیا ہے؟ جو تمہاری طرف سے ہمارے پاس آتا ہے تو (کیا دیکھتے ہیں کہ) سعد کے زخم سے خون بہ رہا ہے چنانچہ وہ اسی سے انتقال کر گئے ۔

۲۷۰ ج ۶۴ — بیمار کو سوار ہو کر طواف کی ر...

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي قَالَ طُوْفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ ۔

اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں۔ آپ نے فرمایا "تم سوار ہوکر لوگوں کے بعد طواف کرو۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے ایک گوشہ میں کھڑے ہوئے سورۂ الطور وکتاب مسطور پڑھ رہے تھے ۔

۲۷۱ ج ۶۵ — اندھیری رات میں قدرتی روشنی رہنا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى أَتٰى أَهْلَهُ ۔

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص اندھیری رات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکل کر گئے۔ ان دونوں کے ہمراہ دو چراغ سے تھے۔ جو ان کے سامنے روشن ہو رہے تھے پھر جب وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تو اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک (چراغ) ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے ۔

۲۷۲ ج ۶۶ — آنحضرتؐ کا آخرت

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ

ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ پڑھتے ہوئے فرمایا بیشک

صلی اللہ علیہ وسلم فقال
إن الله خير عبدا بين الدنيا
وبين ما عنده فاختار ما عند
الله فبكى أبو بكر رضي الله عنه
فقلت في نفسي ما يبكي
هذا الشيخ إن يكن الله خير
عبدا بين الدنيا وبين
ما عنده فاختار ما
عند الله فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم هو
العبد وكان أبو بكر أعلمنا
فقال يا أبا بكر لا تبك
إن أمن الناس علي في
صحبته وماله أبو بكر ولو
كنت متخذا من أمتي
خليلا لاتخذت أبا بكر ولكن
أخوة الإسلام ومودته لا
يبقين في المسجد باب إلا سد
إلا باب أبي بكر۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دُنیا کے
اور اُس چیز کے درمیان میں جو اللہ کے ہاں ہے
اختیار دیا ہے (کہ جس کو چاہے پسند کرلے) تو
اُس نے اس چیز کو اختیار کرلیا ہے جو اللہ کے
ہاں ہے" ابو بکرؓ (یہ سُن کر) رونے لگے میں
نے اپنے دل میں کہا۔ اس شیخ کو کون سی چیز
رُلا رہی ہے۔ اگر اللہ نے کسی بندے کو
دُنیا کے اور اُس عالم کے درمیان میں جو اللہ کے
ہاں ہے، اختیار دیا ہے۔ اور اس نے اس عالم
کو اختیار کرلیا جو اللہ کے ہاں ہے (تو اِس میں
رونے کی کیا بات ہے۔ مگر آخر میں معلوم ہوا
کہ) وہ بندے خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
تھے۔ اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے
پھر آپؐ نے فرمایا" ابو بکر! تم نہ روؤ بے شک سب
لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے اپنی
صحبت اور اپنے مال میں ابو بکرؓ ہیں۔ اور اگر میں اپنی
اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو یقیناً ابو بکرؓ کو بناتا
لیکن اسلام کی اخوت اور اسکی محبت (کافی ہے) دیکھو مسجد میں ابو بکرؓ
کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کردو"۔

۲۷۳ ج ۶۷
آنحضرت صلعم کا ابو بکر صدیقؓ کی خدمات کا اعتراف

عن ابن عباس رضي
الله عنهما قال خرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم في
مرضه الذي مات فيه
عاصبا رأسه بخرقة فقعد
على المنبر فحمد الله وأثنى
عليه ثم قال إنه ليس
من الناس أحد أمن علي

ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں
جس میں آپ نے وفات پائی ہے۔ اپنا
سر ایک پٹی سے باندھے ہوئے باہر
تشریف لائے۔ اور منبر پر بیٹھ گئے۔
پھر اللہ کی حمد و ثنا کرکے فرمایا۔" لوگو!
ابو بکرؓ سے زیادہ اپنی جان اور
[illegible] نے والا

فلسه ومالهِ مِن ابي بكرٍ بن
ابي قحافة ولو كنت متخذاً
من الناس خليلاً لاتخذت
ابا بكرٍ خليلاً ولكن خلة
الاسلام افضل سدّوا عني
كل خوخة في هذا المسجد
غير خوخة ابي بكرٍ ۔

کوئی نہیں۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو
خلیل بناتا تو یقیناً ابو بکر رض کو خلیل
بناتا۔ لیکن اسلام کی خلت افضل
ہے۔ میری طرف سے ہر کھڑکی
کو جو اس مسجد میں ہے۔ بند کردو،
سوا ابو بکر رض کی کھڑکی کے۔" (اسے
بند نہ کرو) ۔

۲۴۴ ج ۶۸ آنحضرت صلعم کا کعبہ میں نماز ادا کرنا

عن ابن عمر رضي الله
عنهما ان النبي صلى الله عليه
وسلم قدم مكة فدعا عثمان
بن طلحة ففتح الباب فدخل
النبي صلى الله عليه وسلم
وبلال واسامة بن زيد و
عثمان بن طلحة ثم اغلق الباب
فلبث فيه ساعة ثم خرجوا قال
ابن عمر فبدرت فسألت بلالاً
فقال صلى فيه فقلت في اي فقال
بين الاسطوانتين قال ابن
عمر فذهب علي ان اسأله كم
صلى ۔

ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو عثمان
بن طلحہ کو بلایا۔ انہوں نے دروازہ کھول
دیا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ بلال رض،
اُسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اندر گئے
اس کے بعد دروازہ بند کر لیا گیا۔ آپ
اس میں تھوڑی دیر رہے۔ اس کے بعد
سب لوگ نکل آئے ابن عمر کہتے ہیں کہ میرے
دریافت کرنے پر بلال رض نے بتایا کہ حضرت (صلعم)
نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے میں نے پوچھا کس
مقام میں؟ انہوں نے کہا دونوں ستونوں کے درمیان۔ ابن عمر رض
کہتے ہیں یہ بات رہ گئی کہ میں اُن سے پوچھتا کہ آپ
نے کس قدر نماز پڑھی ۔

۲۴۵ ج ۶۹ وتروں کے دیر سے پڑھنے کا ایما

وعنه رضي الله عنه
قال سأل رجل النبي صلى الله
عليه وسلم وهو على المنبر
ما ترى في صلاة الليل قال
مثنى مثنى فاذا خشي الصبح
صلى واحدة فاوترت له
ما صلى وانه كان يقول

ابن عمر رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آپ منبر پر
تھے، دریافت کیا۔ نماز شب کے بارے
میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔
دُو دو رکعت پڑھنی چاہئے۔ اور جب تم میں سے
کوئی صبح ہو جانیکا خوف کرے۔ تو ایک رکعت (اور)
پڑھ لے۔ وہ ایک رکعت اس کے لئے جس قدر

اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِهٖ ۔

پڑھ چکا ہے۔ وتر کردے گی"۔ ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ رات کو اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔ کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے ۔

ح ٢٧٦ — آنحضرت صلعم کا مسجد میں لیٹنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ۔

عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے تھے ۔

ح ٢٧٧ — مسجد میں ادائے نماز کی فضیلت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلَاتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَاَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهٗ وَتُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ ۔

ابوہریرہ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز پر پچیس درجے (ثواب فضیلت) زیادہ رکھتی ہے اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔ اور مسجد میں محض نماز کے ہی ادا کرنے کو آئے۔ تو وہ جو قدم رکھتا ہے اُس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کردیتا ہے یا ایک گناہ اس کا معاف فرماتا ہے یہانتک کہ وہ مسجد میں داخل ہوجائے۔ اور جب وہ مسجد میں داخل ہوجاتا ہے تو نماز میں سمجھا جاتا ہے جبتک کہ نماز اُسے روکے۔ اور فرشتے اسکے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جبتک کہ وہ اس مقام میں ہے جہاں نماز پڑھتا ہے فرشتے یوں دعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اے اللہ! اسے بخشدے، اے اللہ! اس پر رحم کر۔ یہ دعا اس وقت تک رہتی ہے۔ جبتک کہ وہاں حدث نہ کرے"۔

ح ٢٧٨ — مسلمان اعضائے یکدیگر اند

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ

ابو موسےٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "مومن، مومن کے لئے مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو

لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ ◆

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَلَّمَ ◆

تقویت دیتا ہے۔" اور آپ نے اپنی انگلیوں میں تشبیک فرمائی ◆

صحیح ۲۷ ب

تصحیح سہو بعد تکمیل نماز دو سجدوں سے

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی۔ آپ نے ہمیں دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا جس کے بعد ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو گئے جو عرضاً مسجد میں لگی ہوئی تھی اُس پر آپ نے تکیہ لگا لیا اور کچھ غصے ہو کر آپ نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ لیا اور اپنی انگلیوں کے درمیان تشبیک فرمائی۔ پھر اپنا دایاں رخسارہ بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ لیا۔ جلد باز لوگ تو مسجد کے دروازوں سے نکل گئے مگر حاضرینِ مسجد (آپس میں) کہنے لگے کیا نماز کم کر دی گئی ہے۔ ان لوگوں میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے۔ مگر وہ دونوں آپؐ سے کہتے ہوئے ڈرے۔ ایک شخص لمبے ہاتھوں والا جس کو "ذوالیدین" کہتے تھے اُس نے کہا یا رسول اللہ! آپ کچھ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی؟ آپ نے فرمایا "میں نہ بھولا ہوں نہ نماز کم کی گئی۔" پھر آپ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہے جیسا "ذوالیدین" کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں پس آپ آگے بڑھے اور جس قدر نماز چھوڑ دی تھی پڑھ لی۔ بعد اُس کے سلام پھیر کر تکبیر کہی اور مثل اپنے سجدوں کے سجدہ کیا۔ یا وہ سجدہ کچھ زیادہ طویل تھا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر مثل اپنے سجدوں کے یا اُس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھا کر تکبیر کہی اور سلام پھیرا۔ (یہ قصر نماز سہواً تھی جس کا تدارک بعد تکمیل نماز کے دو سجدوں سے کر لیا)

ح ۲۸۰ — آنحضرتؐ کے مقامات نماز تبرکاً۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فِيْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ ؞

عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ رستہ میں کئی جگہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور بیان کرتے تھے کہ اِن جگہوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے ٭

ح ۲۸۱ ۷۵ — آنحضرت صلعم کے نماز پڑھنے کے مقامات

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَفِيْ حَجَّتِهِ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِيْ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ اِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِيْ تِلْكَ الطَّرِيْقِ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ فَاِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ عَلٰى شَفِيْرِ الْوَادِى الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتّٰى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْاَكَمَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيْجٌ يُصَلِّيْ عَبْدُاللّٰهِ عِنْدَهُ فِيْ بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّيْ فَدَحَا فِيْهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَحَدَّثَ عَبْدُاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيْرُ الَّذِيْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِيْ فِيْهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ اور حج کرتے تو ذوالحلیفہ میں اترا کرتے تھے۔ اور جب کسی غزوہ سے لوٹتے اور اُس راستے سے آتے یا حج وعمرہ میں ہوتے تو وادی کے اندر اتر جاتے۔ اور جب وادی کے گہراؤ سے اوپر آجاتے تو اونٹ کو اُس بطحا میں بٹھلا دیتے جو وادی کے کنارے پر بجانب مشرق ہے۔ اور آخر شب میں وہیں آرام فرماتے یہانتک کہ صبح ہو جاتی (یہ مقام جہاں آپ استراحت فرماتے) اس مسجد کے پاس نہیں ہے۔ جو پتھروں کے ٹیلے پر بنی ہے بلکہ اُس جگہ ایک چشمہ تھا۔ عبداللہ اُس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ اُس کے اندر کچھ تودے ریت کے تھے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم وہیں نماز پڑھتے تھے۔ پھر اُس بطحا سے سیلاب آیا تو وہ مقام جہاں عبداللہ نماز پڑھتے تھے، پُر ہو گیا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس مقام پر بھی نماز پڑھی ہے۔ جہاں چھوٹی مسجد ہے۔ جو اُس مسجد کے قریب ہے۔ جو روحا کی بلندی پر ہے۔ اور عبداللہ اُس مقام کو جانتے تھے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے وہ کہا کرتے تھے کہ وہاں تمہارے داہنی طرف ہے جب تم مسجد میں نماز کیلئے کھڑے ہو اور

يَقُولُ ثُمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ
فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى
حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنٰى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ
إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ
رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ وَكَانَ
عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي
عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَذٰلِكَ
الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ
الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَ
بَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ
وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ
عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ وَ
كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي
أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ وَكَانَ عَبْدُ
اللهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي
الظُّهْرَ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي
فِيهِ الظُّهْرَ وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ
فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ
مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا
الصُّبْحَ وَحَدَّثَ عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ
سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ
يَمِينِ الطَّرِيقِ وَوُجَاهَ الطَّرِيقِ
فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ
أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ
وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنٰى
فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ

یہ مسجد راستے کے داہنے کنارے پر ہے جبکہ تم
مکہ کیطرف جاتے ہو۔ اُس کے اور بڑی مسجد کے
درمیان پتھر کا ایک ٹپہ ہے یا اس کے قریب
اور ابن عمرؓ اُس پہاڑی کے پاس بھی نماز پڑھا
کرتے تھے۔ جو روحا کے خاتمہ پر ہے۔ اور اس
پہاڑی کا کنارہ مسجد کے قریب جانب میں ہے۔
وہ جو اس پہاڑی اور منصرف روحا کے درمیان
میں ہے اور اُسی جگہ ایک دوسری مسجد بنا دی گئی ہے
مگر عبداللہ بن عمرؓ اس مسجد میں نماز نہ پڑھتے تھے
بلکہ اُس کو اپنے پیچھے بائیں جانب چھوڑ دیتے تھے۔
اور اُس کے آگے بڑھ کر خاص پہاڑی کے پاس نماز
پڑھا کرتے تھے۔ عبداللہؓ روحا سے صبح کے
وقت چلتے تھے اور نماز ظہر اُسی مقام پر پہنچ کر
پڑھتے تھے۔ اور جب مکہ سے آتے، اور صبح
کچھ پہلے یا آخر شب میں اُس مقام پر پہنچتے تو وہیں
ٹھہر جاتے حتّٰی کہ صبح کی نماز وہیں پڑھتے۔ عبداللہ
نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام رُوَیثہ
کے قریب راستے کی داہنی جانب اور راستے کے سامنے
کسی گھنے درخت کے نیچے وسیع اور نرم مقام میں
اترتے تھے۔ یہانتک کہ آپ اُس ٹیلہ سے جو برید
الرویثہ سے قریب دو میل کے ہے باہر آتے اس
درخت کے اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ جو اُسکے جوف
میں دھر گیا ہے اور وہ صرف تنے کے بل کھڑا ہے
اُس کے تنے میں ریت کے بہت سے ٹیلے ہیں
عبداللہ رضؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اُس ٹیلہ پر بھی نماز پڑھی ہے جو مقام
عرج کے پیچھے ہے جبکہ تم قریۂ ہضبہ کی طرف

وَفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ وَحَدَّثَ
عَبْدُ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ
وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ
ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى
الْقُبُوْرِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِيْنِ
الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيْقِ بَيْنَ
اُولٰئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللهِ
يَرُوْحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ اَنْ تَمِيْلَ
الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي
ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَنَزَلَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ فِي
مَسِيْلٍ دُوْنَ هَرْشَى ذٰلِكَ الْمَسِيْلُ
لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِنْ غَلْوَةٍ وَكَانَ
عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي اِلَى سَرْحَةٍ هِيَ
اَقْرَبُ السَّرَحَاتِ اِلَى الطَّرِيْقِ وَهِيَ
اَطْوَلُهُنَّ وَيَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيْلِ
الَّذِي فِي اَدْنٰى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ
الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَا
يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيْلِ عَنْ
يَسَارِ الطَّرِيْقِ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلٰى
مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ اِلَّا
رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

جا رہے ہو۔ اس مسجد کے پاس دو تین قبریں
ہیں جن پر پتھر رکھے ہیں۔ وہاں آپ نے راستے
کے داہنی جانب (راستے کے) پتھروں کے پاس
نماز پڑھی ہے۔ ان ہی پتھروں کے درمیان عبداللہ
آتے تھے اور دوپہر کو آفتاب ڈھل جاتا تو نماز ظہر اسی
مسجد میں پڑھتے تھے۔ عبداللہ نے یہ بھی بیان کیا
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس سیل میں جو ہرشا
پہاڑ کے قریب ہے۔ راستے کے داہنی جانب
درختوں کے پاس اترتے سیل ہرشا (پہاڑ) کے کنارے
سے ملی ہوئی ہے اس کے اور راستے کے درمیان بقدر
کھڑے ہاتھ کا فاصلہ ہے۔ عبداللہ اس درخت کے
پاس نماز پڑھتے تھے جو سب درختوں سے زیادہ راستہ
کے قریب تھا۔ اور ان سب سے زیادہ لمبا تھا۔ عبداللہ
نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سیل میں
اترتے تھے جو مقام مر الظہران کے اخیر میں مدینہ کی
طرف ہے جبکہ کوئی شخص صفراوات کے پہاڑوں سے
اترے۔ آپ اس سیل کے گہراؤ میں راستے کی
بائیں جانب (جبکہ تو مکہ کی طرف جا رہا ہو) نزول
فرماتے تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اترنے
کی جگہ اور راستے کے درمیان میں صرف ایک پتھر
کے پھینکنے کا فاصلہ ہے۔ عبداللہ نے یہ بھی بیان
کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی طوی میں اترتے
تھے۔ اور رات گذارتے تھے۔ یہاں تک کہ صبح
ہونے پر نماز فجر پڑھتے۔ یہ اس وقت جب آپ
مکہ تشریف لاتے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے نماز پڑھنے کی یہ جگہ ایک سخت ٹیلے پر ہے۔ نہ کہ
اس مسجد میں جو وہاں بنائی گئی ہے۔ بلکہ اس سے

اللہ علیہ وسلم ینزل بذی طوی ویبیت حتی یصبح ثم یصلی الصبح حین یقدم مکۃ ومصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی اکمۃ غلیظۃ لیس فی المسجد الذی بنی ثم ولکن اسفل من ذلک علی اکمۃ غلیظۃ وکان عبد اللہ یحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استقبل فرضتی الجبل الذی بینہ وبین الجبل الطویل نحو الکعبۃ فجعل المسجد الذی بنی ثم یسار المسجد بطرف الاکمۃ ومصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسفل منہ علی الاکمۃ السوداء تدع من الاکمۃ عشرۃ اذرع او نحوھا ثم تصلی مستقبل الفرضتین من الجبل الذی بینک وبین الکعبۃ ٭

نیچے اس سخت ٹیلے پر۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ کے فُرضوں کے سامنے آئے۔ اور وہ فُرضہ جو اس پہاڑ۔ اور بڑے پہاڑ کے درمیان میں کعبہ کی طرف ہے۔ پھر آپ نے اس مسجد کو جو بنائی گئی ہے۔ اس مسجد کی بائیں جانب چھوڑ دیا۔ جو ٹیلہ کی طرف ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے کے اوپر ہے ٹیلہ سے دس گز یا اس کے قریب چھوڑ دو۔ پھر پہاڑ کے ان دونوں فرضوں کی طرف۔ جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہیں مُنہ کر کے نماز پڑھو۔

٭

وعنہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربۃ فتوضع بین یدیہ فیصلی الیھا والناس وراءہ وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذھا الامراء ٭

۲۸۲ ح ۷۶ — نماز میں کسی ہتھیار کے سامنے رکھنے کا جواز

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن نماز پڑھانے کے لئے نکلتے تو حکم دیتے کہ (کوئی) حربہ آپ کے سامنے رکھ دیا جائے آپ اُس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھاتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے سفر میں بھی آپ یہی کرتے تھے اسی سے اُمرا نے یہی اختیار کر لیا ہے ٭

عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم بالبطحاء وبین یدیہ عنزۃ

۲۸۳ ح ۷۷ — گز بھر کی لکڑی کی حد سے نماز پڑھنا

ابو جحیفہؓ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحا میں لوگوں کے ساتھ اپنے سامنے عنزہ گاڑ کر نماز دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر کی (بحالت سفر) ادا کی تھی۔

الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ ٭

اور آپ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے گذر رہے تھے ٭

۲۸۴ / ۴۸ نمازی اور اس کے سامنے کی دیوار میں فاصلہ

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ ٭

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان میں اسقدر فاصلہ تھا جس سے بکری گذر سکتی تھی ٭

۲۸۵ / ۴۹ بغرض نماز و رفع حاجت کے لئے پانی کا موجود ہونا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ اَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ اَوْ عَصًا اَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا اِدَاوَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْاِدَاوَةَ ٭

انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے۔ ہمارے ہمراہ ایک لاٹھی یا چھوٹا نیزہ ہوتا۔ اور ایک پانی کا ظرف بھی۔ جب آپ رفع حاجت سے فارغ ہوتے تو وہ ظرف ہم آپکو دیدیتے ٭

۲۸۶ / ۵۰ آنحضرت صلعم کی جگہ نماز پڑھنے کی خواہش

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقِيلَ لَهُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا ٭

سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ وہ اس ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ جو مصحف کے قریب تھا۔ ان سے پوچھا گیا۔ اے ابو مسلم! تم اس ستون کے پاس ہی نماز پڑھنے کی کوشش کیا کرتے ہو؟۔ انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش فرماتے دیکھا ہے ٭

۲۸۷ / ۵۱ کعبہ کے اندر آپکا مقام نماز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدِيثُ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ

حضرت ابن عمرؓ سے آنحضرت صلعم کے کعبہ میں داخل ہونے کی حدیث مذکور ہے۔ اس میں بیان کیا ہے کہ جس وقت بلالؓ باہر آئے تو میں نے ان سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر کیا کیا؟ انہوں نے بتایا۔ آپ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب کر لیا اور ایک ستون کو دائیں جانب۔ اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کر لیا۔ اس وقت کعبہ چھ ستونوں پر بنا ہوا

عَلَى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ
عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ ۔

۲۸۸ ح ۸۲
سواری کو عرضاً بٹھا کر نماز پڑھنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ
اِلَيْهَا قِيْلَ لِنَافِعٍ اَفَرَأَيْتَ
اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ
يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ
فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ اَوْ مُؤَخَّرِهٖ
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ ۔

۲۸۹ ح ۸۳
نماز کے مصلے میں عورتوں کی توقیر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ
وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مُضْطَجِعَةً
عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيْءُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ
السَّرِيْرَ فَيُصَلِّيْ فَاَكْرَهُ
اَنْ اُسَنِّحَهٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ
رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى اَنْسَلَّ
مِنْ لِحَافِيْ ۔

۲۹۰ ح ۸۴
نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کی انسداد۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ
فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهٗ
مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ شَابٌّ مِنْ
بَنِيْ اَبِيْ مُعَيْطٍ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ
يَدَيْهِ فَدَفَعَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فِيْ
صَدْرِهٖ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ
مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ

تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دو
ستونوں کو بائیں جانب کیا ۔

ابن عمر رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ اپنی سواری کو عرضاً بٹھا دیتے
تھے۔ اور اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے
نافع نے اِن سے پوچھا۔ آپ نے دیکھا ہے۔
جب سواریاں چلنے لگتیں تو حضور کیا کرتے
تھے؟ وہ بولے آپ کجاوے کو لیتے تھے اور
اُسے سامنے رکھ کر اس کے پچھلے حصے کیطرف
نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور ابن عمر رض بھی یہی کیا کرتے تھے ۔

حضرت عائشہ رض نے کہا تم نے ہمیں کتے
اور گدھے کی برابر کرلیا۔ بیشک میں نے اپنے آپ
کو دیکھا ہے کہ تخت پر لیٹی ہوتی تھی۔ اور نبی صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو تخت کے بیچ میں
کھڑے ہوکر نماز پڑھ لیتے تھے۔ میں اس بات
کو برا جانتی تھی کہ نماز میں آپ کے سامنے رہوں
پس میں تخت کے پاؤں کی طرف سے
نکل جاتی۔ یہاں تک کہ اپنے اوڑھنی سے
باہر ہوجاتی ۔

ابو سعید خدری رض سے مروی ہے کہ وہ
جمعہ کے دن کسی چیز کیطرف منہ کرکے نماز پڑھ
رہے تھے۔ جو ان کو لوگوں سے چھپاتی تھی۔
یکایک ایک جوان نے جو قبیلہ بنی معیط سے تھا۔
چاہا کہ ان کے آگے سے نکل جائے تو ابو سعید رض نے اس
کے سینہ پر دھکا دیا۔ مگر اس جوان نے اس کے آگے
سے نکلنے کے سوا اور کوئی سبیل نہ دیکھی تو اس نے پھر
نکلنا چاہا جس پر ابو سعید رض نے پہلے سے بھی زیادہ سخت

لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَى إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ؎

اُسے دھکا دیا۔ تو اُس نے ابوسعیدؓ کی بے حرمتی کی۔ بعد ازاں وہ مروان کے پاس گیا۔ اور ابوسعیدؓ سے جو معاملہ ہوا تھا۔ اُس کی مروان سے شکایت کی۔ اس کے پیچھے پیچھے ابوسعید بھی مروان کے پاس پہنچ گئے۔ مروان نے پوچھا۔ ابوسعید! تمہارا اور تمہارے بھائی کے بیٹے کا کیا معاملہ ہے؟ ابوسعیدؓ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے "جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھ رہا ہو جو اُسے لوگوں سے چھپاتے۔ اور کوئی آدمی اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو پہلے وہ اُسے روکے۔ اگر نہ مانے تو اُس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہی ہے ؎

۲۹۱
۸۵
نمازی کے سامنے سے گزرنا گناہ ہے

عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ الرَّاوِي لَا أَدْرِي أَقَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً ؎

ابوجہیمؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذرنے والا یہ جان لیتا کہ اس پر اس قدر گناہ ہے۔ تو بیشک اُسے چالیس ورتک کھڑا رہنا بھلا معلوم ہوتا۔ اس بات سے کہ اس کے سامنے سے گذرے" راوی حدیث کہتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہا یا چالیس مہینے۔ یا چالیس برس ؎

✚

۲۹۲
۸۶
نماز وتر کیلئے آپ اپنے اہل کو جگا لیتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ مَعَهُ ؎

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ اور میں آپ کے فرش پر عرضاً سوتی رہتی تھی۔ پھر جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا لیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی ؎

۲۹۳
۸۷
آنحضرتؐ کا بچی کو

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

ابوقتادہ انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ لِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا ۔

اور اسی حالت میں امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھائے ہوئے تھے۔ جو ابوالعاص بن ربیعہ بن عبدالشمس کی بیٹی تھیں جب آپ سجدہ کرتے تو اُتار دیتے۔ اور جب کھڑے ہوتے تو اُن کو پھر اُٹھا لیتے ۔

بچہ لئے بھی نماز پڑھ لینا

حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ

فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قُرَيْشٍ يَوْمَ وَضَعُوا عَلَيْهِ السَّلَى تَقَدَّمَ وَقَالَ هُنَا فِي آخِرِهِ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً ۔

حضرت ابن مسعود کی وہ حدیث جس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا قریش کیلئے بد دعا کرنا مذکور ہے جس دن اُنہوں نے آپ پر اونٹنی کا بچہ دان رکھدیا تھا۔ پہلے گزر چکی ہے اس روایت کے آخر میں یہ ذکر ہے "پھر انکو گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں ڈالا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے ۔

۲۹۴ ح ۸۸ آنحضرتؐ کا کفار قریش پر لعنت بھیجنا۔

مَوَاقِيتُ الصَّلٰوةِ

نمازوں کے وقت

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَقَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا بِالْعِرَاقِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ مغیرہ بن شعبہ کے پاس گئے۔ اور اُنہوں نے ایک دن جبکہ عراق میں تھے نماز میں کچھ تاخیر کردی۔ تو ابو مسعود نے اُن سے کہا ابو مغیرہ! تم نے یہ کیا کیا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ ایک دن جبریلؑ نازل ہوئے اور اُنہوں نے ایک وقت

۲۹۵ ح ۱ پانچ نمازوں کا اثبات

أَنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ فَصَلَّى
فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ
أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَهُ
قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا
لَجَرِيْءٌ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ
فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ
تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ
وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ
قَالَ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ وَلٰكِنَّ
الْفِتْنَةُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ
الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ
مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا

مسلم ۲۹۶ ج۲
حضرت عمرؓ کے ہوتے ہوئے فتنہ کے دروازے بند ہیں ۔

کی) نماز پڑھی ۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے بھی پڑھی ۔ پھر (دوسری نماز کا وقت آیا تو)
جبرئیلؑ نے نماز پڑھی ۔ اور رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے بھی پڑھی ۔ پھر (جب تیسری نماز کا وقت آیا تو)
جبرئیلؑ نے پھر نماز پڑھی ۔ اور (انکے ساتھ) رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی ۔ علی ہٰذا (جب چوتھی
نماز کا وقت آیا تو) جبرئیلؑ نے نماز پڑھی اور رسولخدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے بھی اُنکے ساتھ پڑھی ۔ پھر (جب پانچویں
نماز کا وقت آیا تو) جبرئیلؑ نے نماز پڑھی ۔ اور رسولخدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے بھی انکے ساتھ نماز پڑھی اِسکے بعد
جبرائیلؑ نے کہا ۔ بس مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے ۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے
پاس بیٹھے تھے ۔ تو اُنہوں نے پوچھا ۔ فتنے کے بارے
میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم میں سے
کسکو یاد ہے ؟ میں نے کہا مجھے (بالکل اسی طرح
یاد ہے) جیسا کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ۔ حضرت
عمرؓ بولے ۔ بیشک تم اس پر جرأت کرتے ہو ۔ میں نے
کہا ۔ آدمی کا وہ فتنہ جو اُس کی بی بی، اُسکے مال
اور اسکی اولاد میں ہوتا ہے ۔ نماز، روزہ، صدقہ،
اور امر معروف و نہی منکر اس کو مٹا دیتا ہے ۔
حضرت عمرؓ نے فرمایا ۔ میں یہ نہیں پوچھتا ۔ بلکہ
وہ فتنہ (جو دریا کی طرح موجزن ہوگا ۔ حذیفہؓ
نے کہا ۔ یا امیر المومنین ! اس فتنے سے آپ کو
کچھ خوف نہیں ۔ کیونکہ آپکے اور اسکے درمیان ایک
بند دروازہ ہے ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ۔ کیا وہ
دروازہ توڑ یا کھول دیا جائیگا ۔ حذیفہؓ نے کہا توڑ ڈالا
جائے گا ۔ عمرؓ نے فرمایا ۔ تو پھر کبھی بند نہ ہوگا ۔

مُغلَقًا قَالَ اَيُكسَرُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغلَقُ اَبَدًا فَقِيلَ لِحُذَيفَةَ اَكَانَ عُمَرُ يَعلَمُ البَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُونَ الغَدِ اللَّيلَةَ اِنِّي حَدَّثتُهُ بِحَدِيثٍ لَيسَ بِالاَغَالِيطِ فَسُئِلَ مَنِ البَابُ قَالَ عُمَرُ ؞

حذیفہؓ سے پوچھا گیا۔ کیا حضرت عمرؓ دروازے کو جانتے تھے ؟ انہوں نے کہا۔ ہاں اس طرح جانتے تھے (جیسے (تم جانتے ہو کہ) دن کے بعد رات ہوگی۔ میں نے ان سے وہ حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی ۔ پھر ان سے دروازے کی بابت پوچھا گیا تو وہ کہنے لگے۔ کہ یہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے ؞

عَنْ اِبنِ مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امرَاَةٍ قُبلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاَخبَرَهُ فَاَنزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيلِ اِنَّ الحَسَنَاتِ يُذهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ اُمَّتِي كُلِّهِمْ ؞

297 ح ۳ — نماز برائیوں کو دُور کر دیتی ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی (نماز کے وقت) عورت کا بوسہ لیا تھا۔ پس وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا تو اللہ بزرگ و برتر نے نازل فرمایا۔ "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيلِ اِنَّ الحَسَنَاتِ يُذهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط نماز کو دن کے دونو سروں میں اور کچھ رات گئے قائم کرو۔ بیشک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔" اُس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ میرے ہی لئے ہے ؟ آپ نے فرمایا۔ "میری تمام اُمت کیلئے" ؞

وَعَنهُ فِي رِوَايَةٍ لِمَن عَمِلَ بِهَا مِن اُمَّتِي ؞

298 ح ۴ — حدیث بالا پر ایک شرط

ایک روایت میں ابن مسعودؓ سے یوں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "ہر اُس شخص کیلئے جس نے میری اُمت سے اِس پر عمل کیا" ؞

وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَاَلتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَيُّ العَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الوَالِدَينِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ

299 ح ۵ — وقت پر ادا کی ہوئی نماز، والدین کی اطاعت اور جہاد خدا کو پسند ہے

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کونسا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نماز جو وقت پر ادا کیگئی ہو۔" ابن مسعودؓ نے پوچھا اسکے بعد؟ آپ نے فرمایا۔" اسکے بعد والدین کی اطاعت" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا اسکے بعد کون؟

قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ
قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ
اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي ۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ
نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ
كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِي
مِنْ دَرَنِهِ قَالُوْا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ
شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهُ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا
يَبْسُطْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ فَاِذَا بَزَقَ
فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ
يَمِيْنِهِ فَاِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ ۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا
اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ
فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ
رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ
لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ
وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ اَشَدُّ

آپ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" ابن
مسعودؓ کہتے ہیں۔ آپ نے مجھ سے اسی قدر بیان
فرمایا۔ اگر میں آپ سے اور پوچھتا۔ تو (شاید)
آپ زیادہ بیان فرماتے ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے "اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر
ہو۔ جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ تو کیا تم
کہ سکتے ہو کہ یہ نہانا اسکے میل کو باقی رکھیگا" صحابہ
نے عرض کی یہ اسکے میل کو باقی نہ رکھیگا۔ آپ نے
فرمایا "پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے۔ اللہ انکے
ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے" ۔

حضرت انسؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "سجدوں میں
اعتدال کرو۔ تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے
کی طرح نہ بچھائے۔ اور جب تھوکے تو اپنے آگے نہ
تھوکے۔ اور نہ اپنی بائیں جانب۔ کیونکہ وہ اپنے
پروردگار سے مناجات کرتا ہے" ۔

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جب گرمی
زیادہ ہو جائے۔ تو نماز کو ٹھنڈک میں پڑھا کرو
کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے
آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی اے
میرے پروردگار! میرے ایک حصے نے دوسرے
حصے کو کھا لیا۔ تو اللہ نے اسے دو مرتبہ سانس
لینے کی اجازت دی۔ یعنی ایک سانس کی جاڑوں
میں۔ اور ایک سانس کی گرمی میں۔ اور

نماز سے گناہوں کا دھلنا

نماز میں سجدے کے وقت دونوں کلائیاں زمین سے اٹھی رہیں۔

گرمیوں میں نماز (ظہر) دوپہر کے ٹھنڈا ہونے پر پڑھو

مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ ۔

وہی سخت گرمی ہے جسکو تم محسوس کرتے ہو۔ اور وہی سخت سردی ہے جسے تم دیکھتے ہو"۔

۳۰۳ ح ۹
ظہر کی نماز میں ٹھنڈک کا انتظار

عَنْ اَبِيْ ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ۔

ابوذر غفاری رضؓ کہتے ہیں۔ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ مؤذن نے چاہا۔ کہ ظہر کی اذان دے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ٹھنڈک ہو جانے دو" پھر اس نے چاہا کہ اذان دے۔ تو آپنے اس سے فرمایا "ٹھنڈک ہو جانے دو" یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا ۔

۳۰۴ ح ۱۰
ظہر کے بعد وعظ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ فَذَكَرَ اَنَّ فِيْهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ فَلَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فَاَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَاَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ

حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ (ایکدن) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھل گیا تو باہر تشریف لائے۔ اور آپنے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ منبر پر کھڑے ہو گئے۔ اور قیامت کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا "اس میں بڑے بڑے حوادث ہونگے"۔ اسکے بعد آپنے فرمایا "جو شخص کچھ پوچھنا چاہے، پوچھے۔ تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤنگا۔ جب تک کہ میں اپنے اس مقام میں ہوں" تو لوگ بے تحاشا رونے لگے۔ اور آپ بار بار یہی فرماتے رہے "سَلُوْنِي (یعنی مجھسے کچھ پوچھو)"۔ پس عبداللہ رضؓ بن حذافہ سہمی کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے پوچھا میرا باپ کون ہے؟ آپنے فرمایا "تمہارا باپ حذافہ ہے"۔ پھر آپ بار بار فرمانے لگے "مجھ سے پوچھو"۔ تو عمرؓ نے گھٹنوں کے بل بیٹھکر عرض کی "ہم اللہ سے راضی ہیں جو ہمارا پروردگار ہے اور اسلام سے جو ہمارا دین ہے اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے جو ہمارے نبی ہیں"۔ اس [illegible] پھر فرمایا "جنت اور دوزخ [illegible] اس دیوار

الجنة والنار آنفا في عرض هذا الحائط فلم ار كالخير والشر وقد تقدم بعض هذا الحديث في كتاب العلم من رواية ابي موسى لكن في هذه الرواية زيادة ومغايرة الالفاظ ۔

کے گوشے میں پیش کی گئی تو میں نے ایسی عمدہ چیز (جیسی جنت ہے) اور ایسی بری چیز (جیسی دوزخ ہے) کبھی نہیں دیکھی"۔ (اس حدیث کا بعض حصہ "کتاب العلم" میں ابو موسیٰ سے مروی ہے مگر اس روایت میں چونکہ زیادتی اور تغییر الفاظ ہے اسلئے اسے ذکر کیا گیا) ۔

۳۰۵
آج
اوقات نماز

عن ابي برزة رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الصبح واحدنا يعرف جليسه ويقرأ فيها ما بين الستين الى المائة ويصلي الظهر اذا زالت الشمس والعصر واحدنا يذهب الى اقصى المدينة فيرجع والشمس حية ونسي الراوي ما قال في المغرب قال ولا يبالي بتاخير العشاء الى ثلث الليل ثم قال الى شطر الليل ۔

ابی برزہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے۔ کہ آدمی اپنے پاس والے کو پہچانتا تھا۔ اور آپ اسمیں ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے تھے۔ ظہر کی نماز آپ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔ عصر ایسے وقت پڑھتے کہ اسکے بعد ہم میں سے کوئی اپنی اقامتگاہ میں جو مدینہ کے کنارے ہوتی تھی واپس چلا جاتا اور آفتاب تیز ہوتا تھا۔ ابو ہریرہ رضنے مغرب کے بارے میں جو کچھ کہا وہ راوی بھول گیا۔ اور عشا کی تاخیر کی آپؐ تہائی رات تک پرواہ نہ کرتے تھے۔ (یعنی تہائی رات گئے پڑھتے تھے) پھر ابو برزہ نے کہا۔ رات کا نصف حصہ گذرنے پر ۔

۳۰۶
آج ۱۲
عذر کے باعث دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا

عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بالمدينة سبعا وثمانيا الظهر والعصر والمغرب والعشاء ۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات دفعہ مغرب اور عشا اور آٹھ دفعہ ظہر و عصر کو ملا کر پڑھا ہے۔ (یہ عذر کے باعث کیا تھا) ۔

۳۰۷
عشا کے بعد بولنا اور اس سے پہلے سونا برا ہے

حديث ابي برزة رضي الله عنه في ذكر الصلوات تقدم قريبا وقال في هذه الرواية لما ذكر العشاء وكان يكره النوم

ابو برزہؓ کی حدیث نمازوں کے بارے میں پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں عشاء کے ذکر کے بعد یہ بھی ذکر کیا ہے۔ کہ آپ عشا سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو

تُصَلِّيْهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا ٭

برا جانتے تھے ٭

۳۰۸ ح ۱۴ — نماز عصر کا وقت

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ ٭

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکتے اور اسکے بعد کوئی آدمی قبیلہ بنی عمرو بن عوف تک جاتا اور انہیں بھی نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا ٭

۳۰۹ ح ۱۵ — عصر کا اول وقت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ [illegible] الْعَوَالِيْ [illegible] اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ ٭

انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے۔ کہ آفتاب بلند اور تیز ہوتا تھا۔ اور جانیوالا عوالی تک جاتا تھا۔ تو ان لوگوں کے پاس ایسے وقت پہنچ جاتا کہ آفتاب کچھ بلند ہوتا تھا۔ عوالی کے بعض مقامات مدینہ سے چار میل پر یا قریبًا اتنے ہوتے تھے ٭

۳۱۰ [illegible]

[illegible] ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ ٭

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ " وہ شخص جس کی نماز عصر جاتی رہے۔ ایسا ہے۔ گویا اس کے اہل وعیال اور مال میں نقصان آگیا " ٭

۳۱۱ ح ۱۷ — نماز عصر چھوٹنے سے اعمال نیک کا ضائع ہونا

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ بَكِّرُوْا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ٭

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن جبکہ ابر ہو رہا تھا۔ کہا نماز عصر سویرے پڑھ لو۔ کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے " جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے تو یقینًا اس کا نیک عمل ضائع ہو جائے گا " ٭

۳۱۲ ح ۱۸ — نماز فجر اور عصر کی تاکید

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ

جریر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں۔ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ نے چاند کی طرف نظر کر کے فرمایا " بیشک تم اپنے پروردگار کو اسیطرح دیکھو گے۔ جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسکے دیکھنے میں خنک نہ کرو گے۔ لہذا اگر تم یہ کر سکتے ہو

فِي ذُرِّيَّتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۔

کہ طلوع آفتاب سے پہلے کی اور غروب آفتاب سے پہلے کی نماز پر (شیطان سے) مغلوب نہ ہو۔ تو کرو۔" پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۔ (خدا کی تسبیح پڑھو سورج نکلنے سے پہلے اور اُسکے چھپنے سے پہلے)۔

۳۱۳ ح ۱۹ — نماز فجر و عصر کی خوبی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ فرشتے رات کو تمہارے پاس یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔ اور کچھ فرشتے دن کو۔ اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں مجتمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے ہیں (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں۔ اور اُن سے اُن کا پروردگار پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ خود اپنے بندوں سے خوب واقف ہے۔ کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں۔ ہم نے اُنہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا۔ اور جب ہم اُن کے پاس پہنچے تھے (تب بھی) وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۱۴ ح ۲۰ — فجر و عصر کے آخر وقت تک نماز پڑھ لینے کی اجازت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ ۔

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز عصر کا ایک سجدہ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے پالے۔ تو اُسے چاہیئے کہ اپنی نماز پوری کرلے اور جب نماز فجر کا ایک سجدہ طلوع آفتاب سے پہلے پالے۔ تو اُسے بھی چاہیئے۔ کہ اپنی نماز پوری کرلے۔

۳۱۵ ح ۲۱ — اُمت محمدیہ اور دوسری اُمتوں کی ایک مثال

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ تمہاری مثال باعتبار اُن اُمتوں کے

فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا
بَيْنَ الصَّلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ
الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ
فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ
عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا
ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ
فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا
فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا
الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ
فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ
فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَيْ رَبَّنَا
اَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ
وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا
اَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ
مِنْ اَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ
فَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ ۔

جو تم سے پہلے گذر چکی ہیں۔ ایسی ہے جیسے نماز عصر
سے لے کر غروب آفتاب تک۔ توریت والوں کو
توریت دیگئی ہے۔ اور انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں
تک کہ آدھا دن ہوگیا۔ وہ تھک گئے اور انہیں
ایک ایک قیراط دیا گیا۔ اسکے بعد انجیل والوں کو
انجیل دیگئی۔ جنہوں نے عصر کی نماز تک کام کیا۔
پھر وہ تھک گئے تو انہیں ایک ایک قیراط دیا
گیا۔ اسکے بعد ہم لوگوں کو قرآن دیا گیا۔ ہم نے
غروب آفتاب تک کام کیا۔ تو ہمیں دو دو قیراط
دئے گئے۔ جس پر اُن دونوں اہل کتاب نے کہا
اے ہمارے پروردگار! تو نے اِن لوگوں کو دو دو
قیراط دئیے۔ اور ہمیں ایک ہی قیراط دیا۔ حالانکہ ہم
کام میں بہت بڑھے ہوئے ہیں؟ اللہ عزّ وجلّ
نے فرمایا۔ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے
تمہیں کچھ کم دیا؟ وہ بولے نہیں۔ اللہ نے فرمایا۔ یہ میری
بخشش ہے۔ جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں ۔

۱۶م
ح ۲۲
نماز مغرب کا اوّل وقت

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَيُبْصِرُ
مَوَاقِعَ نَبْلِهِ ۔

رافع بن خدیج رض سے روایت ہے۔ کہ ہم نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے۔
توجب ہم میں سے کوئی واپس جاتا۔ (اور تیر
پھینکتا) تو وہ تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھتا
تھا ۔

۱۷م
ح ۲۳
سردیوں میں نماز کا اوّل وقت پڑھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ
بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ
وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ
اَحْيَانًا وَاَحْيَانًا اِذَا رَاٰهُمْ اجْتَمَعُوْا

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے۔ اور عصر
کی ایسے وقت کہ آفتاب صاف ہوتا تھا۔ مغرب کی
جب آفتاب غروب ہوجاتا۔ اور عشا کی کبھی کسی
وقت کبھی کسی وقت۔ جب آپ دیکھتے کہ لوگ
جمع ہو گئے ہیں۔ جلد پڑھ لیتے۔ اور جب لوگ

تَعَجَّلَ وَاِذَا رَآهُمْ اَبْطَؤُا اَخَّرَ وَ
الصُّبْحَ كَانُوْا اَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ ۔

مغرب کو عشا نہ بتاؤ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى
اِسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُوْلُ
الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ ۔

نماز عشا میں دیر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ
يَفْشُوَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ
عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ
فَقَالَ لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ
مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ ۔

عشا کا دیر سے پڑھنا

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِيَ الَّذِيْنَ
قَدِمُوْا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ
بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ
الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ فَوَافَقْنَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِيْ
وَلَهُ بَعْضُ الشُّغُلِ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهِ
فَاَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ
ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ

دیر میں جمع ہوتے دیر سے پڑھ لیتے۔ اور صبح کی نماز وہ
لوگ یا یہ کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اندھیرے میں
پڑھتے تھے ۔

عبداللہ بن مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اعراب
تمہاری نماز مغرب کے نام پر تم سے غلبہ نہ کریں" نیز
فرمایا "اعراب کہتے ہیں کہ وہ عشا ہے" (یعنی اعراب
کی پیروی کر کے نماز مغرب کو عشا نہ کہا کرو)۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ایک شب عشا
کی نماز میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کر دی
اور یہ واقعہ اسلام کے پھیلنے سے پہلے کا ہے۔ آپ
ابھی نہیں نکلے تھے۔ کہ عمر رض نے آ کر آپ سے عرض کی۔
عورتیں اور بچے سو رہے ہیں۔ پس آپ باہر تشریف لائے
اور فرمایا "زمین والوں میں تمہارے سوا کوئی اور اس
نماز کا منتظر نہیں ہے" ۔

ابو موسےٰ رض کہتے ہیں۔ میں اور میرے وہ ساتھی
جو کشتی میں میرے ہمراہ تھے۔ اور بقیع بطحان میں
اُترے ہوئے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں
تھے۔ تو ان میں سے ایک ایک آدمی نوبت بنوبت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تھا۔
ایک دن ہم سب یعنی میں اور میرے ساتھی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس گئے۔ چونکہ آپ کسی کام میں
مصروف تھے۔ لہذا عشا کی نماز میں آپ نے تاخیر
کر دی۔ یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی۔ اسکے
بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں کو
نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ اپنی نماز ختم کر چکے تو
جو لوگ وہاں موجود تھے اُن سے فرمایا "ٹھیرو!

لِسَنْ حَضَرَهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ اَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْقَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرِحِيْ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

خوش ہو جاؤ۔ کیونکہ تم پر اللہ کا یہ احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی آدمی اس وقت نماز نہیں پڑھتا" یا یہ فرمایا" اس وقت میں تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔" معلوم نہیں۔ آپ نے اِن دو جُملوں میں سے کونسا فرمایا۔ بہرحال ابو موسےٰ کہتے ہیں۔ کہ ہم اس بات سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سُنی خوش ہو کر لوٹے *

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حَدِيْثُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَنَادَاهُ عُمَرُ قَدْ تَقَدَّمَ وَفِيْ هٰذَا زِيَادَةٌ قَالَتْ وَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ [illegible] وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا *

٣٢١
٢٧
اگر گراں نہ ہوتا تو عشا کا بدیر پڑھنا اچھا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو حدیث مروی ہے۔ کہ" ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تاخیر کر دی۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے آپ کو بُلایا" وہ پہلے گذر چکی ہے۔ اِس روایت میں اسقدر زائد ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ صحابہ عشا کی نماز شفق غائب ہو جانے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک پڑھ لیتے تھے۔ اور حضرت عباسؓ سے ایک روایت میں ہے۔ کہ "پھر رسول [illegible] گویا کہ میں آپ کی طرف اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اور آپ اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے ہیں) آپ نے فرمایا" اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو یقیناً حکم دیتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کریں" *

وَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ وَضْعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ قَالَ فَبَدَّدَ اَصَابِعَهُ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّاْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا

٣٢٢
٢٨
سر سے پانی نچوڑنے کا طریق

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا اور اپنی اُنگلیوں کے درمیان [illegible] کر دی۔ اسکے بعد اپنی انگلیوں کے [illegible] حصّے پر رکھ دیئے پھر اُن کو ملا کر اسی [illegible] لائے

كذلك على الرأس حتى مست إبهامه
طرف الأذن مما يلي الوجه على
الصدغ وناحية اللحية لا يقتصر
ولا يبطش إلا كذلك ۔

کہ اُن کا انگوٹھا اُن کے کان کی لو سے جو چہرے
کے قریب ہے ڈاڑھی کے کناروں سے مل گیا۔
آپ جب پانی بالوں سے نچوڑتے اور جلدی ہوتی
تو اسی طرح کرتے ۔

ح ۳۲۲ — حدیث بالا کی تائید

وروى أنس هذا الحديث
فقال فيه كأني أنظر إلى وبيص
خاتمه ليلتئذ ۔

حضرت انس رضؓ سے یہی حدیث مروی ہے
اور اس میں مذکور ہے کہ گویا میں اس شب میں آپ
کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں" ۔

ح ۳۲۳ — عشاء و فجر کی تاکید

عن أبي موسى رضي الله عنه
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال
من صلى البردين دخل الجنة ۔

حضرت ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (یعنی
عشا اور فجر) پڑھیگا وہ جنت میں داخل ہوگا ۔

ح ۳۲۴ — نماز فجر کا اول وقت اور [illegible]

عن أنس رضي الله عنه أن
زيد بن ثابت رضي الله عنه حدثه
أنهم تسحروا مع النبي صلى الله
عليه وسلم ثم قاموا إلى الصلاة
قلت كم كان بينهما قال قدر
خمسين أو ستين يعني آية ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت
نے انہیں حدیث سنائی کہ اُنہوں نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز کیلئے کھڑے
ہوگئے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ ان دونو کاموں کے
درمیان کس قدر فاصلہ تھا؟ انہوں نے کہا بقدر
پچاس ساٹھ آیت کے ۔

ح ۳۲۵ — نماز فجر کا سحری کے ساتھ ہونا

عن سهل بن سعد رضي
الله عنه قال كنت أتسحر في
أهلي ثم يكون سرعة بي أن أدرك
صلاة الفجر مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم ۔

سہل بن سعد رضؓ کہتے ہیں۔ کہ میں اپنے
گھر کے لوگوں میں بیٹھکر سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر
اس بات کی جلدی پڑجاتی تھی۔ کہ میں فجر کی
نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
پڑھوں ۔

ح ۳۲۶ — آفتاب نکلنے اور غروب ہونیکے قریب نماز [illegible] ممانعت

عن ابن عباس رضي الله
عنهما قال شهد عندي رجال
مرضيون وأرضاهم عندي عمر
أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى
عن الصلاة بعد الصبح حتى
تشرق الشمس وبعد العصر حتى تغرب ۔

ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ میرے سامنے چند پسندیدہ
لوگوں نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ میرے
نزدیک عمر رضؓ تھے۔ یہ بیان کیا۔ کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے
سے پہلے اور عصر کے بعد غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے
کو منع فرمایا ہے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَہَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ ۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اپنی نمازیں طلوع آفتاب کے وقت نہ پڑھو۔ اور نہ غروب آفتاب کے وقت"۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آپنے یہ بھی فرمایا "جب آفتاب کا کنارہ نکل آئے تو نماز موقوف کردو۔ یہانتک کہ آفتاب بلند ہوجائے۔ اور جب آفتاب کا کنارہ چھپ جائے تو نماز موقوف کردو۔ یہانتک آفتاب پورا چھپ جائے"۔

۳۲۸ ح ۳۴ حدیث بالا کی تصریح

حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعَتَیْنِ وَعَنْ لِبْسَتَیْنِ تَقَدَّمَ وَزَادَ فِیْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ وَعَنْ صَلَاتَیْنِ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔

ابوہریرہؓ والی حدیث کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع اور دو قسم کی پوشش سے منع فرمایا ہے۔ پہلے گذر چکی ہے۔ مگر اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔ کہ دو نمازوں سے بھی منع فرمایا ہے۔ بعد نماز فجر تا وقتیکہ آفتاب اچھی طرح نکل آئے۔ اور عصر کے بعد یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوجائے۔

۳۲۹ ح ۳۵ حدیث بالا کی اور شہادت

عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّکُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوۃً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاہُ یُصَلِّیْہَا وَلَقَدْ نَھٰی عَنْہَا یَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

معاویہؓ سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے لوگوں سے کہا۔ تم ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ جسے ہم نے (باوجودیکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے) آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا اور یقیناً آپنے اس سے ممانعت فرمائی یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں (پڑھنے سے)۔

۳۳۰ ح ۳۶ عصر کے بعد امتناع نماز پر معاویہؓ کی حدیث

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَھَبَ بِہٖ مَا تَرَکَہُمَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی حَتّٰی ثَقُلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ وَکَانَ یُصَلِّیْ کَثِیْرًا مِّنْ صَلَاتِہٖ قَاعِدًا تَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ قسم اُس کی جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے لیگیا۔ آپنے عصر کے بعد دو رکعتیں ترک نہیں فرمائیں۔ یہانتک کہ آپ اللہ سے ملگئے۔ اور جب آپ اللہ سے ملے ہیں۔ اُسوقت (بباعث ضعف) آپ نماز سے تھک جاتے تھے۔ اور آپ اپنی بہت سی نمازیں بیٹھ کر

۳۳۱ ح ۳۷ عصر کے بعد کی دو رکعتیں مخصوص آپؐ کے لئے۔

بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا وَلَا يُصَلِّيْهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ اَنْ يُثْقِلَ عَلٰى اُمَّتِهٖ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ۔

پڑھتے تھے ! اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اِن دونوں یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے ۔ اور گھر ہی میں پڑھتے تھے اِس خوف سے کہ آپ کی امت پر گراں نہ گزرے ۔ آپ وہی بات پسند فرماتے تھے جو آپ کی امت پر آسان ہو ۔

۳۴۲ فجر سے پہلے اور عصر کے بعد دو رکعتیں

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کو پوشیدہ اور آشکارا کبھی ترک نہ فرماتے تھے ۔ یعنی صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں ۔

۳۴۳ نماز صبح کے قضا کا وقت

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِّثْلُهَا قَطُّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ فَتَوَضَّاَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ

ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک شب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا بعض لوگ کہنے لگے کاش آپ اخیر شب میں مع ہم سب لوگوں کے آرام فرماتے ۔ اس پر آپ نے فرمایا " میں ڈرتا ہوں ۔ کہیں تم نماز فجر سے غافل ہو کر نہ سو جاؤ " بلالؓ بولے میں سب کو جگا دونگا ۔ چنانچہ سب لوگ لیٹ رہے اور بلالؓ اپنی پیٹھ اپنی اونٹنی سے ٹیک کر بیٹھ گئے مگر ان کی آنکھوں پر بھی نیند غالب ہو گئی ۔ اور وہ بھی سو گئے ۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت بیدار ہوئے کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا تھا ۔ آپ نے فرمایا " بلالؓ ! تمہارا کہنا کہاں گیا ؟ اُنھوں نے عرض کی ایسی نیند میرے اوپر کبھی نہیں ڈالی گئی ۔ آپ نے فرمایا " سچ ہے اللہ نے تمہاری جانوں کو جس وقت چاہا قبض کر لیا ۔ اور جس وقت چاہا واپس فرما دیا ۔ بلالؓ ! اُٹھو اور لوگوں میں نماز کے لئے اذان دے دو ۔ پھر آپ نے وضو کیا اور جب آفتاب بلند و سفید ہو گیا ۔ تو آپ کھڑے ہو گئے ۔ اور نماز

مَكَامَنْصَلِّ ؛

پڑھی ؛

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّاْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ؛

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے۔ کہ عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں آفتاب غروب ہونے کے بعد اپنی قیامگاہ میں آئے۔ اور کفار قریش کو بُرا کہنے لگے۔ اور عرض کی یارسول اللہ! میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا۔ یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" واللہ! میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ پھر ہم نے مقام بطحان کا رُخ کیا۔ اور آپنے نماز کیلئے وضو فرمایا۔ اور ہم سب نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر آپ نے عصر کی نماز آفتاب غروب ہو جانے کے بعد پڑھی۔ بعد اس کے مغرب کی نماز پڑھی ؛

۳۳۴
ج۴۰
نماز عصر کی قضا
قبل نماز وقتی۔

۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ؛

انسؓ بن مالک نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ کہ آپنے فرمایا" جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اُسے چاہیئے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔ اسکا کفارہ یہی ہے (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ (نماز قائم کرو میرے ذکر کے ساتھ)" ؛

۳۳۵
ج۴۱
بھولی ہوئی نماز
کا پڑھنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ ؛

انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تم برابر نماز میں ہو۔ جب تک کہ تم نماز کا انتظار کرتے ہو" ؛

۳۳۶
ج۴۲
نماز کا منتظر نماز میں
ہی ہے

حَدِيْثُهُ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ تَقَدَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ ؛

انسؓ والی حدیث کہ" سو سال پر" پہلے گزر چکی ہے۔ اس روایت میں ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو آج زمین کے اوپر ہیں۔ اُن میں سے کوئی باقی نہ رہیگا" مراد آپ کی اس سے یہ تھی کہ یہ قرن گزر جائیگا ؛

۳۳۷
ج۴۳
سو سال سے زیادہ
کوئی زندہ نہ رہیگا

۴۴۸ ابوبکرؓ کے کھانے کا بڑھ جانا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ
الصُّفَّۃِ کَانُوْا نَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ
فَلْیَذْھَبْ بِثَالِثٍ وَاِنْ اَرْبَعٍ
فَخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ
جَاءَ بِثَلَاثَۃٍ فَانْطَلَقَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَۃٍ
قَالَ فَھُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ فَلَا
اَدْرِیْ قَالَ وَامْرَاَتِیْ وَخَادِمٌ
بَیْنَنَا وَبَیْنَ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَاِنَّ
اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَیْثُ
صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ
حَتّٰی تَعَشّٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی
مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَتْ
لَہٗ امْرَاَتُہٗ وَمَا حَبَسَکَ عَنْ
اَضْیَافِکَ اَوْ قَالَتْ ضَیْفِکَ
قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِیْھِمْ قَالَتْ
اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ قَدْ عُرِضُوْا
فَاَبَوْا قَالَ فَذَھَبْتُ اَنَا
فَاخْتَبَاْتُ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ
فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ کُلُوْا لَا ھَنِیْئًا
فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا وَ
اَیْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَۃٍ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے۔ کہ اصحاب صُفّہ کچھ مفلس لوگ تھے
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا " جسکے
پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو (اُن میں)
لے جائے۔ اور اگر چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا
(ان میں سے لے جائے) چنانچہ ابوبکرؓ تین آدمی کو
لے گئے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم دس آدمی کو۔
عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ ہم تھے اور ہمارے باپ اور
ہماری ماں بھی تھیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا انہوں
نے یہ بھی کہا یا نہیں کہ ہماری بی بی اور ہمارا خادم
بھی تھا۔ جو ہمارے اور ابوبکرؓ کے گھر میں مشترک تھا
ابوبکرؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات
کا کھانا کھالیا۔ اور تھوڑی دیر ٹھہر گئے۔ یہانتک
کہ عشا کی نماز پڑھ لی گئی۔ اور لوٹ کر پھر تھوڑی
دیر ٹھہرے۔ یہانتک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
آرام فرمایا۔ اسکے بعد کتنی رات گئے اپنے گھر
میں آئے۔ تو اُن سے اُن کی بی بی نے کہا۔ تمہیں
تمہارے مہمانوں میں سے کس نے روک لیا تھا۔ یا یہ
کہا کہ تمہارے مہمان سے؟ وہ بولے کیا تم نے انہیں
کھانا نہیں کھلایا۔ انہوں نے کہا۔ انہوں نے
نہیں مانا۔ تاکہ تم آجاؤ۔ کھانا اُنکے سامنے پیش
کردیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے انکار کردیا۔ عبدالرحمٰن
کہتے ہیں۔ کہ میں تو (مارے خوف کے) جاکر چھپ
گیا۔ ابوبکرؓ نے کہا۔ اے لئیم! اور بہت سخت
سُست کہکر زور دیا۔ کھاؤ۔ تمہیں گوارا نہیں ہے۔
اس کے بعد کہا۔ اللہ کی قسم میں ہرگز نہ کھاؤنگا۔
عبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم جب کوئی لقمہ

الا ربا من اسفلها اكثر منها
قال حتى شبعوا وصارت
اكثر مما كانت قبل ذلك
فنظر اليها ابو بكر فاذا هي
كما هي او اكثر منها فقال
لامرأته يا اخت بني فراس
ما هذا قالت لا وقرة عيني
لهي الآن اكثر منها قبل ذلك
بثلاث مرات فاكل منها
ابو بكر وقال انما كان ذلك
من الشيطان يعني يمينه ثم
اكل منها لقمة ثم حملها الى
النبي صلى الله عليه وسلم
فاصبحت عنده وكان بيننا
وبين قوم عقد فمضى الاجل
فعرفنا اثني عشر رجلا
مع كل رجل منهم اناس
الله اعلم كم مع كل رجل
فاكلوا منها اجمعون او كما
قال ◆

لیتے تھے۔ تو اس کے نیچے اس سے زیادہ
بڑھ جاتا تھا۔ حتی کہ سب مسلمان سیر ہو گئے۔
اور کھانا جسقدر کہ پہلے تھا اس سے زیادہ رہگیا۔
تو ابو بکرؓ نے کھانے کی طرف دیکھا۔ جو اسی قدر
موجود تھا۔ جیساکہ پہلے تھا یا اس سے بھی زیادہ
تو اپنی بی بی سے کہا۔ اے بنی فراس کی بہن!
یہ کیا ماجرا ہے۔ وہ بولیں۔ اپنی آنکھ کی
ٹھنڈک کی قسم، یقیناً یہ اس وقت پہلے
سے تگنا ہے۔ پھر اس میں سے ابو بکرؓ نے
کھایا۔ اور کہا۔ ان کی یہ قسم شیطان ہی کی
طرف تھی۔ بالآخر انہوں نے یہ لقمہ اس میں سے
کھالیا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اٹھا کر لے گئے۔ وہ صبح کو وہیں تھا۔
اور ہمارے اور ایک گروہ کے درمیان کچھ عہد تھا
اسکی مدت گزر چکی تھی۔ تو ہم نے بارہ آدمی علیحدہ
کر دیئے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ
آدمی تھے۔ واللہ اعلم ہر شخص کے ساتھ کس
قدر آدمی [illegible] اس کھانے سے
سبھوں نے کھالیا۔ (یا عبدالرحمن نے جیسا
کچھ بیان کیا ہو) ◆

◆

بابُ بدءِ الاذان

ابتدائے اذان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۳۹ ح ۱ — اذان حضرت عمرؓ کی تجویز سے ہوئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ مسلمان جب مدینہ آئے تھے تو نماز کے وقت کا اندازہ کرکے نماز کے لیے جمع ہو جایا کرتے تھے۔ کیونکہ نماز کیلئے اعلان نہ ہوتا تھا۔ پس ایک دن مسلمانوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ چنانچہ بعض نے کہا کہ نصاریٰ کے ناقوس کی طرح ناقوس بنالو اور بعض نے کہا نہیں۔ بلکہ یہود کے سنکھ کی طرح ایک سنکھ بنالو۔ مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کیوں ایک آدمی نہیں مقرر کردیتے۔ کہ وہ "الصلوٰۃ" پکار دیا کرے۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بلالؓ! اٹھو! اور نماز کی اطلاع کردو" ۔

۳۴۰ ح ۲ — اذان میں جفت کلمات کہے جائیں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ ۔

انسؓ کہتے ہیں۔ کہ بلالؓ کو یہ حکم دیا گیا تھا اذان میں جفت کلمات کہیں۔ اور اقامت میں سوائے "قد قامت الصلوٰۃ" کے طاق کہیں ۔

۳۴۱ ح ۳ — شیطان کا اذان و اقامت سے بھاگنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے۔ تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور خوف کے مارے اسے گوز ہوتا جاتا ہے۔ تاکہ اذان کی آواز نہ سنے

ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاذِیْنَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی ۔

پھر جب اذان کی آواز ختم ہو جاتی ہے تو سامنے آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ دیکر بھاگتا ہے۔ مگر جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر سامنے آجاتا ہے۔ تاکہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان وسوسہ ڈالے۔ اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر یعنی وہ باتیں جو اُسکو یاد نہ تھیں۔ حتیٰ کہ انسان بھول جاتا ہے کہ اُسنے کسقدر نماز پڑھی" ۔

ح ۳۴۲ — مؤذن کی آواز سننے والے سب اسکی اذان کے گواہ ہونگے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے "مؤذن کی دُور آواز کو جو کوئی جن و انس اور کوئی چیز سُنتی ہے۔ تو وہ اُس کے لئے قیامت کے دن گواہی دیگی" ۔

ح ۳۴۳ — اذان نشان اسلام

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ یَكُنْ یَغْزُوْا بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَیْهِمْ ۔

انسؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو ہم سے لوٹ مار نہ کرواتے تھے۔ یہانتک کہ صبح ہو جاتی اور آپ انتظار فرماتے [illegible] تھے [illegible]

ح ۳۴۴ — اذان کا جواب

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم اذان سُنو۔ تو اُسی کے مثل کہو جو مؤذن کہ رہا ہو" ۔

ح ۳۴۵ — [illegible]

عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَلَمَّا قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ

معاویہؓ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ تک مؤذن کے مثل کہا۔ مگر جب مؤذن نے حیّ [illegible] کہا۔ تو معاویہؓ نے لاحول و [illegible]

قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ۔

بتایا کہ میں نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے ۔

۸ — اذان کے بعد کی دعا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔"جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" (اے اللہ! جو اس پوری پکار اور قائم ہونیوالی نماز کا مالک ہے ۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور بزرگی عطا کر ۔ اور انہیں مقام محمود میں پہنچا ۔ جسکا تُو نے وعدہ کیا (بتحقیق تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا ہے) تو اُسکو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی" ۔

۹ — اذان کہنا اور صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ۔

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔"اگر لوگ جان لیں ۔ کہ اذان میں اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے ۔ پھر جب (اول صف میں جگہ) نہ پاتے ۔ مگر یہ کہ اُسپر قرعہ ڈالا جائے تو وہ ضرور قرعہ ڈالتے اور اگر جان لیں کہ اوّل وقت نماز پڑھنے میں کیا ثواب ہے تو ضرور سبقت کرتے ۔ اور اگر جان لیں کہ عشا اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے) میں کیا ثواب ہے ۔ تو ضرور ان دونوں (نمازوں) کے لئے (لوگ) گھٹنوں کے بل چل کر آتے ۔

۱۰ — [illegible]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ

عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔"بلال رات کو اذان دیتے ہیں ۔ پس تم لوگ کھاؤ اور پیو ۔ یہاں تک کہ ابنِ اُمّ مکتوم اذان دیں" ابن عمرؓ کہتے ہیں

أُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلاً أَعْمٰى لَا يُنَادِىْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ ٭

کہ ابن ام مکتوم اندھے آدمی تھے۔ اور وہ اذان نہ دیتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ کہتے کہ صبح ہو گئی، صبح ہو گئی ٭

۳۴۹ ح ۱۱ — فرائض صبح سے پہلے کی دو رکعتیں

عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ ٭

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ کہ جب مؤذن صبح کی اذان کہنے کھڑا ہو جاتا۔ تو آپ نماز فرض قائم ہونے سے پہلے دو رکعتیں ہلکی سی پڑھ لیتے تھے ٭

۳۵۰ ح ۱۲ — قریب صبح تک سحری کھانے کی رخصت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدًا مِّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَإِنَّهٗ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُوْلَ الْفَجْرُ وَالصُّبْحُ وَقَالَ بِأَصَابِعِهٖ وَرَفَعَهَا إِلٰى فَوْقُ وَطَأْطَأَ إِلٰى أَسْفَلَ حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدٰهُمَا فَوْقَ الْأُخْرٰى ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ ٭

عبداللہ بن مسعود نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "تم میں سے کسی کو بلالؓ کی اذان اس کی سحری سے باز نہ رکھے اسلئے کہ وہ رات کو اذان کہ دیتے ہیں تا کہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا فراغت کرے۔ اور تم میں سے سونے والے کو بیدار کر دیں۔ اور یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص کہے صبح ہو گئی" اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے پہلے تو اُن کو اوپر کی طرف اُٹھایا۔ پھر نیچے کی طرف جھکایا [illegible] اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں ایک دوسری کے اوپر رکھیں۔ پھر دونو کو اپنے شمال اور مشرق کے رُخ پھیلایا۔ (یعنی اسطرح کہ دونو کونوں سپیدی پھیل جائے تو سمجھو کہ صبح ہو گئی) ٭

۳۵۱ ح ۱۳ — اذان و اقامت میں ایک نماز کا فاصلہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ

عبداللہ بن مغفل مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر دو اذانوں کے درمیان ایک نماز (کا فصل) ہونا چاہیئے" یہ تین مرتبہ فرمایا "اگر کوئی پڑھنا چاہے" ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ نے فرمایا "ہر دو اذانوں

وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ ٭

کے درمیان ایک نماز کا فاصلہ ہے" دو مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا "اگر کوئی پڑھنا چاہے" ٭

۳۵۲ امامت کیلئے بڑا (معزز) آدمی موزوں ہے

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ٭

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور ہم سب آپ کی خدمت میں بیس شب رہے۔ آپ بڑے رحمدل اور مہربان تھے جب آپ نے ہمارا اشتیاق ہمارے گھر والوں کی طرف ملاحظہ کیا۔ تو ارشاد فرمایا "تم لوٹ جاؤ اپنے گھر والوں میں رہو۔ اور انہیں دین کی تعلیم کرو۔ نماز پڑھا کرو۔ جب اذان کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دیدیا کرے۔ اور تم سب میں بڑا آدمی تمہارا امام ہے" ٭

۳۵۳ سفر میں بھی اذان واقامت کی

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا ٭

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر کے ارادے سے آئے۔ تو ان سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم (سفر کو) نکلو (اور نماز کا وقت آجائے) تو تم اذان دو پھر اقامت کہو پھر جو تم میں سے بڑا ہو وہ تمہارا امام ہے" ٭

۳۵۴ عذر سے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلَى إِثْرِهِ أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيْرَةِ فِي السَّفَرِ ٭

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سردی یا مینہ کی شب میں بحالت سفر مؤذن کو حکم دیتے کہ "اذان دے دے۔ اور اس کے بعد پکار دے۔ کہ (سب) اپنی اپنی فرودگاہ میں نماز پڑھ لو" ٭

۳۵۵

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس حالت

عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا ٭

ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کچھ لوگوں کی آواز سن لی جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا "تمہارا کیا حال ہے"؟ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے نماز میں (شامل ہونے کیلئے) بہت جلدی کی آپنے فرمایا "ایسا نہ کرنا جب نماز کیلئے آؤ۔ تو اپنے اوپر اطمینان کو لازم سمجھو۔ پھر جسقدر نماز ملے۔ پڑھ لو۔ اور جسقدر تم سے جاتی رہے اُس کو پورا کر لو" ٭

جماعت کے ساتھ شامل ہونے کیلئے دل برقرار رکھو

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي ٭

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب نماز کی اقامت کہی جائے۔ تو تم کھڑے نہ ہو یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو" ٭

٣٥٦ ح ١٨
امام کو دیکھکر نماز کیلئے کھڑے ہونا چاہیئے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ ٭

انسؓ کہتے ہیں۔ کہ ایکمرتبہ نماز کی اقامت ہو گئی۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک گوشے میں کسی شخص سے آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ پس آپ نماز کیلئے نہیں کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اُونگنے لگے ٭

٣٥٧ ح ١٩
اقامت کے بعد کسی ضرورت کیلئے امام کا رکنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ (ایکمرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقیناً میں نے ارادہ کیا۔ کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کیلئے حکم دوں۔ کہ اسکے لئے اذان دی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کا امام بنے۔ اور میں کچھ لوگوں کی طرف جاؤں۔ اور اُنکے گھروں کو اُن پر جلا دوں قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ فربہ ہڈی یا دو عمدہ گوشت والی ہڈیاں پائیگا تو یقیناً عشا

٣٥٨ ح ٢٠
جماعت میں بلا عذر نہ شامل ہونیوالے پر عذاب

حَسَنَتَيْنِ لِتَشْهَدَ الْعِشَاءَ ۔

کی نماز میں آئے" ۔

باب ٣٥٩ — تنہا اور باجماعت نماز کا فرق

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجہ (ثواب میں) زیادہ ہے" ۔

باب ٣٦٠ — اکیلے اور باجماعت نماز کا درجہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيْعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ "جماعت کی نماز تم میں سے کسی کی تنہا نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔ اور رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں" پھر ابوہریرہؓ نے کہا۔ اگر چاہو تو پڑھ لو۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (یعنی بیشک صبح کی نماز (فرشتوں کے حاضر ہونیکا وقت ہے) ۔

باب ٣٦١ — دور سے مسجد میں نماز پڑھنے جانا بہت ثواب کا ہے

عَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ ۔

ابوموسےٰؓ سے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ثواب نماز کے اعتبار سے سب لوگوں میں سے وہ لوگ بڑے ہیں۔ جن کی مسافت مسجد سے دُور ہو۔ پھر جن کی اُن سے دُور ہو۔ اور وہ شخص جو نماز کا منتظر رہے کہ امام کے ہمراہ پڑھے باعتبار ثواب کے اُس سے زیادہ ہے جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو رہے" ۔

باب ٣٦٢ — شہید پانچ قسم کے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص کسی راہ میں چلا جا رہا تھا۔ کہ اُس نے راستے پر ایک کانٹے کی شاخ پڑی دیکھی اور اسکو ہٹا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسکا ثواب اُسے دیا کہ اسکو بخش دیا" پھر آپ نے فرمایا "شہید پانچ (قسم کے) لوگ ہیں (۱) جو طاعون میں مرے۔ (۲) جو پیٹ کے

وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَبَاقِي الْحَدِيْثِ تَقَدَّمَ ۔

مرض میں مرے (۳) جو ڈوب کر مرے۔ (۴) جو دب کر مرے اور (۵) جو اللہ کی راہ میں شہید ہو" (باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

۳۶۳ — مسجد کے قریب کیلئے گھر چھوڑنا مناسب نہیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ أَلَا تَحْتَسِبُوْنَ آثَارَكُمْ ۔

انسؓ سے مروی ہے کہ بنی سلمہ نے چاہا کہ اپنے مکانوں سے اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آکر قیام کریں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو برا سمجھا کہ مدینہ کو ویران کر دیں۔ پس آپ نے فرمایا "کیا تم اپنے قدموں میں ثواب نہیں سمجھتے"؟

۳۶۴ — صبح اور عشا کی نماز کے ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ۔

ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی نماز منافقوں پر فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے۔ اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کیا ثواب ہے۔ تو ضرور ان میں آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے)۔

۳۶۵ — سات آدمی قیامت کے دن اللہ کے سایہ میں ہونگے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ

ابوہریرہ رضؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "اللہ سات شخصوں کو اپنے سایہ میں لیگا جس دن کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) حاکم عادل (۲) وہ جوان جو اپنے خدا کی عبادت میں بڑا ہوا ہو۔ (۳) وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو (۴) وہ دو شخص جو باہم خدا کے لئے دوستی کریں جب جمع ہوں تو اسی کے لئے۔ اور جب جدا ہوں تو اسی کے لئے (۵) وہ شخص جسکو کوئی معزز اور باجمال عورت (زنا کیلئے) بلائے اور وہ کہدے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جو چھپا کے

مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ۔

تمہ دے۔ یہانتک کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو نہ معلوم ہو کہ اس کا دہنا ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے۔ اور (۷) وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجائیں"۔

٣٦٦ — صبح و شام مسجد میں جانیوالا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ ۔

ابوہریرہ رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو شخص صبح و شام مسجد جائے۔ اللہ تعالے جنت سے اس کی مہمانی کریگا جس قدر کہ وہ گیا ہے"۔

٣٦٧ — صبح کی دو سنتیں اور دو فرض ہیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا الصُّبْحَ أَرْبَعًا ۔

عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا۔ حالانکہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی پس جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور لوگوں نے آپ کو گھیر لیا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا۔ "صبح کی چار رکعتیں ہیں چار رکعتیں"۔

٣٦٨ — آنحضرت صلعم کا ابوبکر صدیق کو نماز پڑھانے کا حکم دینا اور خود بھی ان کے ساتھ نماز پڑھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس میں آپ نے وفات پائی۔ مبتلا ہوئے اور نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپنے فرمایا "ابوبکر رضہ سے کہدو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں" آپ سے کہا گیا۔ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں جب آپکی جگہ پر کھڑے ہونگے تو (شدت غم سے) وہ نماز نہ پڑھا سکینگے۔ دوبارہ آپ نے فرمایا تو پھر وہی عرض کی گئی۔ آپ نے پھر سہ بارہ فرمایا "تم یوسف کی ہمنشین عورتیں ہو۔ ابوبکر رضہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں"۔ چنانچہ ابوبکر نماز پڑھانے چلے

عَنْهُ فَصَلّٰى فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً
فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّيْ
أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ يَخُطَّانِ الْأَرْضَ
مِنَ الْوَجَعِ فَأَرَادَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ
يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ
ثُمَّ أُتِيَ بِهٖ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى
جَنْبِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ
بِصَلَاتِهٖ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ
أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ
جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ
أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا ۔

تو بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ
کمی پائی اور آپ دو آدمیوں کے درمیان میں سہارا
لے کر نکلے گویا میں اب بھی آپکے دونوں پیروں
کیطرف دیکھ رہی ہوں۔ کہ بسبب ضعف
مرض کے زمین پر گھسٹتے جاتے تھے پس ابوبکرؓ
نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اشارہ کیا۔ تم اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ لائے
گئے۔ یہاں تک کہ ابوبکر کے پہلو میں آپ بیٹھ
گئے۔ اور آپ نماز پڑھتے تھے۔ اور ابوبکرؓ
اپنی نماز پڑھتے تھے۔ اور لوگ ابوبکرؓ کی نماز
کی اقتدا کرتے تھے۔ ایک روایت میں
یوں آیا ہے۔ کہ آپ ابوبکرؓ کی بائیں جانب
بیٹھ گئے۔ اور ابوبکرؓ کھڑے ہوئے نماز
پڑھتے تھے ۔

۳۶۹
ح ۳۱
آنحضرتؐ کا عائشہؓ کے گھر میں بیماری کاٹنا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ
رِوَايَةٍ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ
اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهٗ أَنْ يُمَرَّضَ
فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهٗ وَبَاقِي الْحَدِيْثِ
تَقَدَّمَ آنِفًا ۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو کر درد مرض
بڑھ گیا تو آپ نے اپنی بی بیوں سے اجازت
مانگی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے
تو سبھوں نے اجازت دیدی (باقی حدیث
پہلے گذر چکی ہے) ۔

۳۷۰
ح ۳۲
مینہ کے دن گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا أَنَّهٗ خَطَبَ النَّاسَ فِيْ
يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ
لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
قَالَ قُلِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ
فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ
أَنْكَرُوْا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ
انہوں نے ایک کیچڑ والے دن لوگوں کے سامنے
خطبہ پڑھا [illegible] مؤذن کو جب وہ "حی علی الصلوٰۃ"
پر پہنچا۔ حکم دیا کہ کہہ دے کہ اپنی اپنی فرودگاہ میں نماز
پڑھ لیں۔ تو لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے
لگے گویا اس کو انہوں نے برا سمجھا جس پر
ابن عباسؓ نے فرمایا۔ [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ تم

أَنْكَرْتُمْ هٰذَا إِنَّ هٰذَا فَعَلَهُ
مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَإِنِّي
كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ ۞

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ
وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ
حَصِيرًا وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ
فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُودِ لِأَنَسٍ
أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ مَا رَأَيْتُهُ
صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ ۞

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ
فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا
صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ ۞

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ
قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ
تَعْنِي فِي خِدْمَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ
الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ۞

نے اسے بُرا جانا۔ حالانکہ یہ فعل انہوں نے کیا ہے
جو مجھ سے بہتر تھا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کیونکہ
اذان لازمی مسجد میں آنا) واجب (ہو جاتا) ہے مگر میں
نے اچھا نہ سمجھا کہ تمہیں تکلیف میں ڈالوں +

انس رض کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں معذور
ہوں آپ کے ہمراہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اور وہ فربہ
آدمی تھا پس اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
کھانا تیار کیا۔ اور آپ کو اپنے مکان میں بلایا اور
آپ کے لئے چٹائی بچھا دی اور چٹائی کے ایک
کنارے کو دھو دیا۔ تو اس پر آپ نے دو رکعت
نماز پڑھی۔ اتنے میں آل جارود میں سے
ایک شخص نے انس رض سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟
انس رض نے جواب دیا۔ میں نے سوا اس دن کے
کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا +

حضرت انس رض سے مروی ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کھانا سامنے
رکھ دیا جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کھا لو
اور اپنے کھانے میں عجلت نہ
کرو +

حضرت عائشہ رض سے پوچھا گیا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ وہ بولیں
اپنے گھر والوں کی خدمت میں مصروف رہتے
تھے۔ پھر جب نماز کا وقت
آ جاتا تو آپ نماز کے لئے چلے
جاتے +

ح
معذور کو گھر میں
نماز پڑھنے کی
رخصت

ح
سامنے آیا ہوا
کھانا نماز سے
پہلے کھا لو

ح
نماز خدمت
پر مقدم۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيْدُ الصَّلَاةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ۔

مالک بن حویرثؓ نے (ایک مرتبہ) کہا۔ میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں اور میرا مقصود نماز پڑھنا نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اسی طرح (تمہارے دکھانے کو) پڑھتا ہوں ۔

٣٧٤ ح ٣٠٦ — نو آموز کو سکھانے کیلئے نفل نماز

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيْثُ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ تَقَدَّمَ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا ۔

حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث کہ "ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں" پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی۔ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو (فرطِ غم سے) رونے لگیں گے اور اس وجہ سے لوگوں کو اُن کی آواز سنائی نہ دے گی۔ لہٰذا آپ عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے حضرت حفصہؓ سے کہا۔ آنحضرت سے کہو کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگوں کو رونے کے باعث اپنی آواز نہ سُنا سکیں گے۔ اس لئے آپ عمرؓ کو حکم دیں کہ وہ نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حفصہؓ نے عرض کی۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ٹھہرو! بیشک یقیناً تم لوگ یوسف کی ہمنشین عورتیں ہو۔ ابوبکرؓ ہی کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں"۔ اس پر حفصہؓ نے عائشہؓ سے کہا میں نے کبھی تم سے فائدہ نہ پایا ۔

٣٧٥ ح ٣٠٧ — امامت نماز کیلئے ابوبکر صدیق کو حکم اور حضرت عائشہؓ و حفصہؓ کے عذر پر آنحضرت کی رنجیدگی

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اُس بیماری میں جس میں

٣٧٦ ح ٣٠٨ — حضرت ابوبکر کا آنحضرت صلعم کیلئے

امت کی محبت دیکھنا اور آنحضرت صلعم کا انہیں نماز پوری کرنے کا حکم دینا

فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ
الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ
فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ
كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ
تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ
مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ
الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ
إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا
صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ

۳۹

تالی بجانے کی ممانعت اور حسب ضرورت سبحان اللہ کہنے کی ہدایت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ
فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي
لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى
أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي
الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ
فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَ
كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ
فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ

آپ نے وفات پائی۔ لوگوں کو نماز پڑھاتے
تھے یہانتک کہ جب دوشنبہ کا دن ہوا اور
لوگ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ اور کھڑے
ہوکر ہم لوگوں کی طرف دیکھنے لگے۔ اس وقت
آپ کا چہرہ گویا مصحف کا صفحہ تھا۔ پھر آپ
بشاشت سے مسکرائے تو ہم لوگوں نے
خوشی کے مارے چاہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے دیکھنے میں مشغول ہو جائیں۔ اور ابوبکرؓ اپنے
پچھلے پیروں ہٹ آئے تاکہ صف میں مل جائیں
کیونکہ وہ سمجھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے
آنے والے ہیں۔ مگر آپ نے ہماری طرف اشارہ
فرمایا "اپنی نماز پوری کر لو" اور آپ نے پردہ
ڈال دیا۔ اسی دن آپ نے وفات پائی ◆

سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف
کی طرف ان میں باہم صلح کرانے کے لئے تشریف
لے گئے۔ اتنے میں نماز کا وقت آگیا تو مؤذن
ابوبکرؓ کے پاس آکر کہنے لگا۔ اگر تم لوگوں کو
نماز پڑھاؤ تو میں اقامت کہدوں۔ انہوں
نے کہا ہاں پس ابوبکر نماز پڑھانے لگے اتنے
میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی آ گئے۔ لوگ
نماز میں تھے۔ آپ صفوں کے قریب پہنچکر
پہلی ہی صف میں ٹھہر گئے۔ اس پر لوگ تالیاں
بجانے لگے۔ پہلے تو ابوبکرؓ نے نماز میں ادھر
ادھر نہ دیکھا۔ لیکن جب لوگوں نے زیادہ
تالیاں بجائیں تو انہوں نے پھر کے دیکھا

اَلْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ
إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ
فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا أَمَرَ
بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ ذَالِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ
أَبُوْ بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَ
تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ
تَثْبُتَ إِذَا أَمَرْتُكَ فَقَالَ
أَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ
أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ
مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ
فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَ
إِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ ۔

اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑی۔
چنانچہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں
ارشاد فرمایا، تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ اُس
پر ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ کا شکر
ادا کیا۔ کہ انہیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے یہ حکم دیا۔ پھر ابوبکرؓ پیچھے ہٹ کر صف
میں آ گئے۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
آگے بڑھ گئے۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔
پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا "اے
ابوبکرؓ! جب میں نے تم کو حکم دیا تھا تو تم
کیوں نہ کھڑے رہے"؟ ابوبکرؓ نے عرض
کی۔ ابوقحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں ہے۔ کہ
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز
پڑھائے۔ پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "کیا سبب ہے کہ تم نے اس قدر تالیاں
بجائیں؟ (دیکھو) جب کسی کو نماز میں کوئی
بات پیش آئے تو اُسے چاہئے کہ سبحان
اللہ کہہ دے۔ کیونکہ جب وہ سبحان اللہ
کہہ دے گا تو اس کی طرف التفات کیا جائے
گا۔ اور تالی بجانا تو صرف عورتوں کے لئے
ہے۔

۳۶۸ باب
حضرت ابوبکرؓ کا آنحضرت صلعم کی بیماری میں نماز پڑھانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَلَّى النَّاسُ
قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمْ
يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِي مَاءً
فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے۔ تو
آپ نے پوچھا "کیا لوگ نماز پڑھ چکے"؟
ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ
کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے
لئے طشت میں پانی رکھو۔ پس حضرت عائشہؓ

فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ
عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا
لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ
قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ
ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ
أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا
لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ
فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ
فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ
أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ
يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ
النَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ
يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ
إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ
رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ
فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ وَ
بَاقِي الْحَدِيْثِ تَقَدَّمَ ۔

کہتی ہیں۔ ہم نے ایسا ہی کیا پس آپ نے
غسل فرمایا۔ پھر کھڑا ہونا چاہا۔ مگر آپ بیہوش
ہو گئے۔ بعد اس کے ہوش آیا تو فرمایا "کیا
لوگ نماز پڑھ چکے" ہم نے عرض کی نہیں یا
رسول اللہ وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ نے
فرمایا "میرے لئے طشت میں پانی رکھدو"
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپ پھر بیٹھ گئے اور
غسل فرمایا۔ پھر کھڑا ہونا چاہا۔ مگر بے ہوش ہو گئے
بعد اس کے ہوش آیا تو فرمایا "کیا لوگ
نماز پڑھ چکے" ہم نے عرض کی۔ نہیں یا رسول
اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں آپ نے فرمایا
"میرے لئے طشت میں پانی رکھدو" پھر آپ
بیٹھ گئے اور غسل کیا۔ پھر کھڑا ہونا چاہا۔ مگر
بے ہوش ہو گئے پھر ہوش آیا تو فرمایا "کیا
لوگ نماز پڑھ چکے" ہم نے عرض کی نہیں یا رسول
اللہ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ اور لوگ مسجد
میں ٹھہرے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا
نماز عشا کے لئے انتظار کر رہے تھے۔
پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو کہلا
بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ چنانچہ
قاصد اُن کے پاس پہنچا اور کہا۔ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ
لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ ابوبکر بولے (اور
وہ نرم دل آدمی تھے) کہ اے عمرؓ تم لوگوں کو
نماز پڑھا دو۔ عمرؓ نے کہا تم اس کے زیادہ
حقدار ہو۔ تب ابوبکر نے اُن دنوں میں نماز پڑھائی
(باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے)

٣٧٩
ح ١
امام کی متابعت ضروری ہے

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيثُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ تَقَدَّمَ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا ٭

حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کا بیان ہے۔ پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے فرمایا۔ "جب امام بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو" +

٣٨٠
ح ٢
تسبیح کے بعد ٹھہر کر سجدے میں جانا۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ ٭

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ چکتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہیں جھکاتا تھا۔ یہاں تک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے جاتے۔ آپ کے بعد ہم لوگ سجدے میں جاتے تھے +

٣٨١
ح ٣
امام سے پہلے سجدے میں سے سر اٹھانیوالا گدھا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ ٭

ابوہریرہ رضؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "کیا تم میں سے وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے اس بات کا خوف نہیں رکھتا کہ اللہ اُس کے سر کو گدھے کا سا بنائے۔ یا اللہ اُس کی صورت کو گدھے جیسی (صورت) کردے" +

٣٨٢
ح ٤
جبکہ امام مان لیا جائے اسکی اطاعت ضروری ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ ٭

انس بن مالکؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "سنو اور اطاعت کرو۔ اگرچہ کوئی حبشی تم پر حاکم بنایا جائے۔ چاہے سر اس کا انگور خشک (سا) ہے

٣٨٣
ح ٥
امام کو احتیاط کرنا ضروری ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ لوگ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں۔ اگر ٹھیک ٹھیک پڑھائیں گے تو تمہارے لئے

وَلَهُمْ وَإِنْ اَخْطَؤُا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ ‌۔

اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہارے لئے تو ثواب ہی ہے ۔ مگر اُن پر گناہ ہے ۔

۳۸۴ ج ۱ — آنحضرت کا اونگھ میں بھی وضو مت کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيْثُ مَبِيْتِهٖ فِيْ بَيْتِ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ وَزَادَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ ‌۔

حضرت ابن عباسؓ کی وہ حدیث جس میں انہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے ہاں رات کو رہنے کا ذکر کیا ہے ۔ پہلے گذر چکی ہے اِس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ پھر آپ سو رہے یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی ۔ اور جب آپ سوتے تھے تو سانس کی آواز ضرور آنے لگتی تھی بعد اِس کے موذن آپ کے پاس آیا ۔ تو آپ باہر تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ۔

۳۸۵ ج ۱ — اکتانے والی نماز نہ پڑھاؤ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَاَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَاَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلَاثَ مِرَارًا وَقَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَاَمَرَهٗ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ اَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ ‌۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (عشاء کی) نماز پڑھتے اس کے بعد گھر لوٹ کر جاتے تو اپنی قوم کی امامت کرتے ۔ ایک مرتبہ انہوں نے نماز پڑھاتے ہوئے سُورۂ بقر پڑھی تو ایک شخص چل دیا ۔ اس پر معاذ کو اُس سے رنج رہنے لگا ۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے معاذؓ سے تین مرتبہ فرمایا "فتان ! فتان !! فتان"!!! یا یہ فرمایا ۔ "فاتن ، فاتن ، فاتن" یہ ترجمہ دیکھا فتنہ پھیلانے یا فتنے میں ڈالنے والا ہے ۔ اور آپ نے اُن کو وسط مفصل کی دو سورتوں کے پڑھنے کا حکم دیا ۔

۳۸۶ ج ۱ — نماز میں تخفیف کا خیال رکھو

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ ! خدا کی قسم میں صبح کی

وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ الْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ ۔

نماز سے صرف فلاں شخص کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں۔ کیونکہ وہ ہماری نماز میں طول دیتا ہے (ابن مسعودؓ کہتے ہیں) پس میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی نصیحت فرمانے میں اُس دن سے زیادہ غضبناک نہیں دیکھا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا "تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو اُسے چاہئے کہ تخفیف کرے۔ کیونکہ مقتدیوں میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ بوڑھے اور حاجتمند بھی"۔

۳۸۷ ح ۴۹ تین سورتوں کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُ مُعَاذٍ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۔

حضرت جابرؓ سے جو حدیث معاذؓ مذکور ہے۔ اُس میں بیان ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا "تو نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ۔ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى" کے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی"؟

۳۸۸ ح ۵۰ نماز مختصر ہو مگر کامل

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجِزُ الصَّلٰوةَ وَيُكْمِلُهَا ۔

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھتے۔ اور اُس کو کامل ادا کرتے تھے۔

۳۸۹ ح ۵۱ آنحضرتؐ کا نماز میں تخفیف فرمانا

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهِ ۔

ابوقتادہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا "میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اس میں طول دوں لیکن بچے کے رونے کی آواز سنکر میں اپنی نماز میں اختصار کر دیتا ہوں۔ اس امر کو بُرا سمجھکر کہ میں اس کی ماں کی تکلیف کا باعث ہو جاؤں۔

۳۹۰ ح — صفوں کا سیدھی رکھنا ضروری ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ۔

نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اپنی صفوں کو برابر کرلو ورنہ اللہ تمہارے چہرے میں تغیر کردے گا" ۔

۳۹۱ ح — صفوں کی درستی کی تاکید

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ ۔

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صفوں کو درست کرو میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں" ۔

۳۹۲ ح — نماز تراویح وغیرہ فرض نہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَاَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ فَاَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ فَقَامَ مَعَهُ اُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ صَنَعُوْا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز شب اپنے حجرے میں پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ حجرے کی دیوار چھوٹی تھی۔ اس لئے لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم دیکھ لیا۔ اور کچھ لوگ آپ کی نماز کی اقتدا کرنے کھڑے ہو گئے۔ پھر صبح ہوئی۔ تو انہوں نے اس کا چرچا کیا۔ پھر دوسری رات کھڑے ہوئے تو (دو یا تین رات) لوگوں نے ویسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ جب اس کے بعد رات ہوئی تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ رہے اور نماز پڑھنے نہیں نکلے۔ صبح لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا "میں نے اس بات کا خوف کیا کہ نمازِ شب تم پر فرض نہ کر دی جائے" ۔

۳۹۳ ح — نوافل کے گھر میں پڑھنا افضل ہے

وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زِيَادَةٌ اَنَّهُ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا

زید بن ثابتؓ سے جو حدیث مروی ہے اس میں اسقدر زائد ہے کہ آپ نے فرمایا "میں نے جو تمہارا فعل دیکھا۔ اسے سمجھ لیا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔ کیونکہ آدمی

أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ۔

کی نمازوں میں افضل وہی نماز ہے۔ جو اس کے گھر میں (ادا) ہو، سوائے فرض نماز کے"۔

۳۹۴ ح ۵۶ — رفع یدین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں شانوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے۔ اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے۔ اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (دونوں) کہتے۔ مگر سجدے میں یہ بات نہ کرتے تھے"۔

۳۹۵ ح ۵۷ — نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ ۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں (اپنا) دایاں ہاتھ بائیں (ہاتھ) کی کلائی پر رکھو"۔

۳۹۶ ح ۵۸ — قرأت سورہ فاتحہ سے شروع ہونا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ نماز (قرأت) کی ابتدا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے کرتے تھے۔

۳۹۷ ح ۵۹ — تکبیر اور قرأت کے درمیان سکوت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ سکوت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں تکبیر اور قرأت کے بیچ سکوت فرمانے میں آپ کیا پڑھا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ

الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ٭

۳۹۸ ج — حیوانات پر ظلم کے باعث دوزخ ملنا

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيثُ الْكُسُوفِ وَقَدْ
تَقَدَّمَ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ قَالَ
قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوِ اجْتَرَأْتُ
عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ
قِطَافِهَا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى
قُلْتُ أَيْ رَبِّ أَوَ أَنَا مَعَهُمْ
فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ
قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا
شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتَّى
مَاتَتْ جُوعًا لَا أَطْعَمَتْهَا وَ
لَا أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشِيشٍ أَوْ
خَشَاشِ الْأَرْضِ ٭

۳۹۹ ج (۶۱) — ظہر و عصر کی نماز میں آیۃ پڑھنا

عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قِيلَ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ
قِيلَ لَهُ بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ
قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ٭

۴۰۰ ج — نماز میں نیچے اوپر دیکھنا بہت برا ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ
أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ
فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتَّى
قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ

نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ
مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ٭

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کی حدیث کسوف پہلے
گذر چکی ہے۔ اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا "جنت میرے
اسقدر قریب ہوگئی تھی کہ اگر میں اس پر جرأت کرتا تو اسکے
خوشوں میں سے کوئی خوشہ تمہارے پاس لے آتا۔ اور دوزخ
بھی میرے قریب آگئی تھی یہانتک کہ میں کہنے لگا اے میرے پروردگار
کیا میں ان لوگوں کے ہمراہ رکھا جاؤنگا (ایکا ایک) ایک عورت
نظر پڑی (مجھے خیال ہے کہ آپ نے فرمایا) اُس کو
ایک بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے پوچھا۔
اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا اس نے
بلی کو باندھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ وہ بھوک
کے مارے مرگئی۔ کیونکہ وہ نہ اس کو کھلاتی
تھی۔ اور نہ اُس کو چھوڑتی تھی کہ وہ خود زمین
کے کیڑے مکوڑے کھائے" ٭

خبابؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر میں کچھ پڑھتے تھے؟
انہوں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا گیا۔ تم کس بات
سے اس کی تمیز کرتے تھے؟ خبابؓ نے کہا۔
آپ کی ڈاڑھی کے ہلنے سے ٭

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "لوگوں کا کیا حال ہے کہ نماز
میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں"؟
پھر اس کے بارے میں آپ کی گفتگو بہت سخت
ہوگئی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا "اس سے
باز آئیں ورنہ اُن کی بینائیاں لے لی

لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ قَالَ اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَالِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ فَاَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا اَوْ رِجَالًا اِلَى الْكُوْفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَأَلَ عَنْهُ

جائیں گی" ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا "یہ ایک قسم کی دستبرد ہے جو شیطان بندے کی نماز میں کرلیتا ہے" ۔

جابر بن سمرہ رضؓ کہتے کہ اہل کوفہ نے عمر رضؓ سے سعد کی شکایت کی تو عمر رضؓ نے سعد کو معزول کردیا۔ اور عمار کو اُن لوگوں کا حاکم بنایا۔ ان لوگوں نے سعد کی بہت سی شکائتیں کیں یہاں تک بیان کیا۔ کہ وہ تو نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھتے۔ اس پر عمر رضؓ نے اُن کو بلابھیجا (چنانچہ وہ آئے تو) کہا۔ اے ابو اسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے؟ انہوں نے جواب دیا۔ سنئے! میں ان کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مانند پڑھتا تھا۔ پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا اور آخیر کی دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا۔ عمر رضؓ نے فرمایا۔ ابو اسحاق! تمہاری نسبت ایسا ہی خیال ہے۔ پھر عمر رضؓ نے ایک شخص یا چند شخصوں کو سعد کے ہمراہ کوفہ بھیجا۔ تاکہ وہ کوفہ والوں سے سعد کی بابت تحقیقات کریں۔ (چنانچہ وہ گئے) اور انہوں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی۔ کہ جس میں سعد کی کیفیت نہ پوچھی ہو۔ سب لوگ اُن کی عمدہ تعریف کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ بنی عبس کی مسجد میں گئے تو وہاں ایک شخص کھڑا ہوگیا جس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے اور کنیت اس کی ابوسعدہ

ج ۱ ص ۴۳
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا شیطانی دستبرد ہے

ج ۱ ص ۴۴
بزرگوں پر تہمت لگانے کی سزا

وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنٰى أَبَا سَعْدَةَ قَالَ أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمُرَهُ وَأَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ الرَّاوِي عَنْ جَابِرٍ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطَّرِيقِ يَغْمِزُهُنَّ ۔

تھی۔ اُس نے کہا۔ سنو! جب تم نے ہمیں قسم دلائی تو میں کہتا ہوں کہ سعد لشکر کے ہمراہ (جہاد کو خود) نہ جاتے تھے۔ اور غنیمت کی تقسیم برابر نہ کرتے تھے۔ اور مقدمات میں بھی انصاف نہ کرتے تھے۔ سعد یہ سن کر کہنے لگے۔ دیکھ! میں تجھے تین بد دعائیں دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہو۔ اور دکھانے یا سنانے کے لئے (اس وقت) کھڑا ہوا ہو تو اس کی عمر بڑھا دے (۲) اس کی فقیری بڑھا دے (۳) اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اس کے بعد جب اُس سے (اُس کا حال پوچھا جاتا تو کہتا تھا۔ ایک بڑی عمر والا بوڑھا ہوں فتنوں میں مبتلا۔ مجھے سعد کی بددعا لگ گئی۔ راوی حدیث (عبد الملک) کہتے ہیں میں نے اُس کو اب تک دیکھا ہے کہ بوڑھاپے کی حالت میں اُس کے دونوں ابرو اس کی آنکھوں پر گر گئے ہیں۔ وہ راستوں میں لونڈیوں کو چھیڑتا اور اُن پر دست درازی کرتا تھا +

ح ۴۰۳ / ۶۵ — سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔

عبادہ بن صامت رض کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے" +

ح ۴۰۴ / ۶۶ — نماز کو پورے اطمینان سے پورا کرنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) مسجد میں تشریف لائے۔ تو اس وقت ایک شخص آیا۔ اور اُس نے نماز پڑھی۔ بعد ازاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے جواب

فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ۔

دیکر فرمایا "جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی" چنانچہ وہ لوٹ گیا۔ اور نماز پڑھی جیسی کہ اس نے پہلے پڑھی تھی۔ اس کے بعد وہ پھر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ مگر آپ نے (اسے بھی) فرمایا "جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی" اسی طرح تین مرتبہ ہوا تب وہ بولا۔ قسم اس خدا کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ لہٰذا آپ مجھے بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا "جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اس کے بعد قرآن میں سے جو تمہیں یاد ہو۔ اس کو پڑھو۔ پھر رکوع کرو۔ یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان سے ہو جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو۔ یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان سے ہو جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اور اپنی ساری نماز میں اسی طرح کرو" +

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ

ابو قتادہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دو سورتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں بڑی سورت اور دوسری رکعت میں چھوٹی سورت پڑھتے تھے اور کبھی کبھی کوئی آیت بھی سنا دیتے تھے۔ اور نماز عصر میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورتیں پڑھتے تھے۔ یعنی پہلی رکعت میں لمبی اور دوسری میں چھوٹی سورت پڑھتے تھے۔ اور صبح کی پہلی رکعت میں لمبی سورت

ح ۴۰۵
۶۷
پہلی رکعت میں لمبی اور دوسری میں چھوٹی سورت پڑھنا چاہیے

النَّجْمِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ ✦

پڑھتے اور دوسری میں چھوٹی ✦

مسئلہ: آپ کا والمرسلات کو نماز مغرب میں پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ وَاللهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ ✦

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (میری والدہ) اُم فضل نے (ایک مرتبہ نماز میں) والمرسلات عرفا، پڑھتے سنا تو کہنے لگیں۔ اے میرے بیٹے! تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد دلا دیا کہ یہی آخری سورت ہے جو میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی۔ آپ اس کو (نماز) مغرب میں پڑھتے تھے ✦

مسئلہ: بڑی سورتوں کی قرات

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ ✦

زید بن ثابت رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دو بڑی سورتوں سے بڑی سورتیں پڑھتے سُنا ہے ✦

مسئلہ: نماز مغرب میں آپ کا سورۂ والطور پڑھنا

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ ✦

جبیر بن مُطعم کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں والطور پڑھتے سُنا ہے ✦

مسئلہ: سورۂ سجدہ میں سجدہ کرنا ضروری ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ ✦

ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز عشا پڑھی تو آپ نے سورۂ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا۔ لہٰذا میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ اُن سے مل جاؤں ✦

مسئلہ: عشا میں چھوٹی سورت پڑھنے کا جواز

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى قَالَ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ اَوْ قِرَاءَةً ✦

براءرضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے تو آپ نے عشا کی کسی ایک رکعت میں سورۂ والتین پڑھی ایک روایت میں ہے کہ میں نے آپ سے زیادہ خوش آواز یا اچھا پڑھنے والا نہیں دیکھا ✦

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ فِیْ کُلِّ صَلٰوةٍ
یُقْرَأُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَا
کُمْ وَمَا اَخْفٰی عَنَّا اَخْفَیْنَا
عَنْکُمْ وَاِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلٰی
اُمِّ الْقُرْاٰنِ اَجْزَأَتْ وَاِنْ
زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ
مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ
عُکَاظٍ وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیٰطِیْنِ
وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ
عَلَیْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ
الشَّیٰطِیْنُ اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا
مَا لَکُمْ فَقَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا
وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ
عَلَیْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا
حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ
السَّمَآءِ اِلَّا شَیْءٌ حَدَثَ
فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا
الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ
خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ
تِهَامَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

ح ۴۱۱
پچھلی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا کافی ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمام نمازوں میں قرآن
پڑھا جاتا ہے۔ جن نمازوں میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے (بلند آواز سے پڑھ کر) ہمیں سنایا
ہے اُن میں ہم بھی بلند آواز سے پڑھ کر تم کو سناتے
ہیں۔ اور جن میں (آہستہ آواز سے پڑھ کر)
ہمیں نہ سنایا۔ اُن میں ہم بھی تمہیں نہیں سناتے
اور اگر سورۂ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو تو کافی
ہے اور اگر زیادہ پڑھ لو۔ تو بہتر ہے +

ح ۴۱۲
جنوں کا قرآن سنکر ایمان لانا

ابن عباس رضی کہتے ہیں (ایک دن) نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ہمراہ
سوق عکاظ کی طرف ارادہ کرکے چلے۔ اُس
وقت شیاطین اور آسمان کی خبروں کے
درمیان حجاب کیا جاچکا تھا۔ اور اُن پر شعلے
پھینکے جارہے تھے۔ پس شیاطین اپنی قوم کے
پاس لوٹ آئے۔ قوم نے پوچھا تمہارا کیا
حال ہے؟ شیاطین نے کہا۔ ہمارے اور
آسمان کے درمیان حجاب کردیا گیا۔ اور اب
ہمارے اوپر شعلے پھینکے جاتے ہیں۔ قوم نے
کہا۔ تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان
کسی ایسی چیز نے حجاب کردیا ہے۔ جو ابھی ظاہر
ہوئی ہے۔ لہٰذا زمین کے مشرق اور مغرب میں
دوڑ کر دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے۔ جس نے تمہارے
اور آسمانی خبروں کے درمیان حجاب ڈال دیا ہے
(چنانچہ وہ لوگ اُس کی تلاش میں نکلے) تو جو لوگ
(اُن میں سے) تہامہ کی طرف آئے تھے۔ وہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ آپ مقام نخلہ
میں سوق عکاظ کو جارہے تھے۔ اور اپنے اصحاب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ
إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي
بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا
سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ
فَقَالُوا هَذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ
فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ وَ
قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا
يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ
بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ
وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ +

۱۴۱ ج ۵ — قرأت اور سکوت کا نمونہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا
أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا
وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ +

۱۴۲ ج ۴ — پہلی رکعت کے دوسری کا چھوٹی ہونا اور مابعد کی رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ
الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا
الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا
لَا يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا
فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ +

کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب اُن
جنوں نے قرآن کو سُنا تو کہنے لگے۔ خدا کی قسم
یہی وہ (قرآن) ہے جس نے تمہارے اور آسمانی
خبروں کے درمیان حجاب ڈال دیا۔ پس یہیں
سے وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے۔ اور جا کر
کہا۔ اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن
سُنا ہے جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے۔ چنانچہ
ہم اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم ہرگز
اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔
اُدھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر یہ آئیں نازل فرمائیں قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ
اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی +

ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو جن نمازوں میں حکم دیا گیا تھا۔ اُن میں آپ
نے قرارت کی۔ اور جن میں حکم (سکوت) ہوا
سکوت فرمایا۔ اور تمہارا پروردگار بھولنے والا
نہیں۔ بے شک تم لوگوں کے لئے رسول اللہ
(صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال) کی پیروی
ہی اچھی پیروی ہے +

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ
فاتحہ اور دو سورتیں اور پڑھتے تھے۔ اور پچھلی
دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے البتہ
کبھی کبھی ہمیں کوئی آیت بھی سُنا دیتے تھے
اور پہلی رکعت میں جتنا طول دیتے تھے۔ اتنا دوسری
رکعت میں نہ کرتے تھے۔ اور یہی معمول عصر اور
صبح میں تھا +

۴۱۵ ح ۷۷ — آمین کہنا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰئِکَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے موافق ہوگی۔ اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے" ۔

۴۱۶ ح ۷۸ — آمین کہنا۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو ملائکہ آسمان بھی آمین کہتے ہیں۔ پس ان دونوں کی آمین اگر ایکدوسرے کے موافق ہوگئی۔ تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں" ۔

۴۱۷ ح ۷۹ — صف میں شمولیت لازمی ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ انْتَهٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ ۔

ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں پہنچے کہ آپ رکوع کر رہے تھے۔ تو انہوں نے بھی قبل اس کے کہ صف سے ملیں رکوع کردیا اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا "اللہ تمہارا شوق زیادہ کرے مگر آئندہ ایسا نہ کرنا" ۔

۴۱۸ ح ۸۰ — نماز میں اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہنا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَکَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً کُنَّا نُصَلِّیْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَنَّهٗ کَانَ یُکَبِّرُ کُلَّمَا رَفَعَ وَکُلَّمَا وَضَعَ ۔

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں علی رض کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد دلادی جو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ عمران رض نے کہا۔ جب وہ اٹھتے تھے اور جب جھکتے تھے تو تکبیر کہتے تھے ۔

۴۱۹ ح ۸۱ — قومہ میں ربنا لک الحمد کہنا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ یُکَبِّرُ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ اسی طرح رکوع فرماتے وقت

حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۔

تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے پھر قومہ میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ۔

کہنا چاہئے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَهٗ مُصْعَبَ قَالَ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ ۔

مصعب بن سعد کہتے ہیں۔ میں نے اپنے باپ کے پہلو میں (ایک مرتبہ) نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اپنے رانوں کے درمیان رکھ لیا جس پر میرے باپ نے منع کیا۔ اور کہا۔ ہم ایسا کرتے تھے تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ (رکوع میں) گھٹنوں پر رکھ لیا کریں ۔

۲۲۰ ج ۲ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے چاہئیں

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ ۔

براء کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع آپ کے سجدے اور سجدوں کے درمیان کی نشست اور (وہ حالت) جبکہ آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے قریباً برابر ہوتی تھی۔ سوائے قیام اور قعود کے (جو طویل ہوتے تھے) ۔

۲۲۱ ج ۲ دو سجدوں کے درمیان نشست اور قومہ میں یکساں وقفہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ۔

۲۲۲ ج ۲ سجدہ کی دعا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ کیونکہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو جائے گا۔ اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے ۔

۲۲۳ ج ۲ مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ ﴿

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ بیشک میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب قریب نماز پڑھتا ہوں۔ اور ابوہریرہ رض ظہر، عشاء، اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کا کہنے کے بعد قنوت کیا کرتے تھے۔ یعنی مسلمانوں کے لئے دعا۔ اور کافروں کے واسطے بددعا کرتے تھے ﴿

۴۲۴ ح ۸۶ — نماز میں دعا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ ﴿

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا جاتا تھا ﴿

۴۲۵ ح ۸۷ — فجر اور مغرب میں دعائے قنوت

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ اَنَا قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ ﴿

رفاعہ بن رافع زُرقی کہتے ہیں کہ ہم ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے اپنا سر رکوع سے اٹھا کر فرمایا "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" تو ایک شخص نے آپ کے پیچھے کہا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ جب آپ فارغ ہوئے تو پوچھا "یہ کلام کرنے والا کون تھا؟" اس شخص نے کہا۔ میں تھا۔ آپ نے فرمایا کچھ اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس پر باہم سبقت کرتے تھے کہ ان میں سے کون اس کو پہلے لکھ لے" ﴿

۴۲۶ ح ۸۸ — حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ کی ابتدا دی گئی ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ ﴿

حضرت انس رض ہمارے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت بیان کرتے اور نماز پڑھ کر بتاتے تھے۔ پس جس وقت وہ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے کہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں ﴿

۴۲۷ ح ۸۹ — قومہ میں وقفہ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہ

۴۲۸ ح ۹۰

عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْا لِرِجَالٍ وَيُسَمِّيْهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهُ ٭

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ دونوں کہتے تھے۔ اور کچھ لوگوں کے لئے اُن کے نام لے کر دعا فرماتے تھے (مثلاً) اے اللہ! ولید بن ولید کو اور سلمان بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیع کو اور کمزور مسلمانوں کو (کفار کے ظلم سے) نجات دے۔ اے اللہ! اپنی گرفت قبیلہ مضر پر سخت کر دے۔ اور ان پر قحط سالیاں ڈال دے۔ جیسے یوسف ؑ کے عہد کی قحط سالیاں تھیں۔ (اس زمانہ میں قبیلہ مضر کے مشرقی لوگ آپ کے مخالف تھے) ٭

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے خدا کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا تم آفتاب میں شک کرتے ہو جبکہ اُس کے اوپر ابر نہ ہو؟ انہوں نے عرض کی۔ نہیں۔ آپ نے فرمایا پس اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن لوگ اُٹھائے جائیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ فرمائیگا کہ جو جس کی پرستش کرتا تھا وہ اُس کے پیچھے ہولے۔ چنانچہ کوئی اُن میں سے آفتاب کے پیچھے ہولے گا۔ کوئی بتوں کے پیچھے۔ مگر یہ (ایمان داروں کا) گروہ باقی رہ جائے گا۔ اور اسی میں منافق بھی شامل ہونگے۔ تو اللہ اُس صورت میں جس کو وہ نہیں پہچانینگے اُن کے پاس آکر فرمائیگا۔ میں تمہارا پروردگا

حاشیہ: قنوت نازلہ میں خاص دعائیں

۴۲۹ / ۹۱ — قیامت کے دن رویت الٰہی اور انسانی بے صبری

فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا
رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ
فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
اَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ وَ
يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ
جَهَـ [illegible]
يَجُوْزُ مِنَ [illegible]
وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ
اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ
يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ
شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ
رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ
قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهَا
شَوْكُ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ
لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا
اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ
فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ
وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ
ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ
اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ
اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ الْمَلٰۗئِكَةَ
اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ
وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ

ہوں۔ وہ کہیں گے (ہم تجھے نہیں جانتے) ہم
اسی جگہ کھڑے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارا
پروردگار ہمارے پاس آجائے۔ اور جب
وہ آئیگا ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر خدائے
عزوجل ان کے پاس ایسی صورت میں آئیگا۔
جسے وہ پہچانتے ہونگے۔ اور فرمائیگا۔ میں تمہارا
پروردگار ہوں۔ چنانچہ وہ کہیں گے۔ ہاں
تو ہمارا پروردگار ہے۔ پس اللہ انہیں بلائیگا
[illegible] ایک راہ نکالی
جائے [illegible] دونوں کے ساتھ
وہ اس پل سے گذریں گے ان میں پہلا میں
ہونگا۔ [illegible] سوائے پیغمبروں کے [illegible]
بول [illegible]
اللّٰھم سلم سلم [illegible] اور جہنم میں
سعدان کے کانٹوں کے مشابہ کانٹے
ہونگے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے
ہیں؟ صحابہ نے عرض کی ہاں۔ آپ نے
فرمایا۔ تو وہ سعدان کے کانٹوں کے مشابہ
ہوں گے۔ سوا اس کے کہ ان کی بڑائی کی
مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ
آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق آ
چمٹیں گے۔ پس کوئی تو اپنے اعمال کے
سبب سے (جہنم میں گر کر) ہلاک ہو جائے
گا۔ اور کوئی مارے زخموں کے ٹکڑے
ٹکڑے ہو جائے گا۔ بعد اس کے نجات
پائے گا۔ یہاں تک کہ جب اللہ دوزخیوں
میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا۔

السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى
النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ
السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ
النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ
النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ
فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ
امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ
مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا
تَنْبُتُ الْحِبَّةُ [illegible]
السَّيْلِ ثُمَّ [illegible]
مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ
وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ
النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا
بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ
عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِيْ
رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا
فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ
فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْاَلَ
غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ
فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ
مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ
فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ
بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا
سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ

تو فرشتوں کو حکم دے گا۔ کہ جو لوگ اللہ کی
پرستش کرتے تھے وہ نکال لئے جائیں۔
چنانچہ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانوں سے
پہچان کر نکال لیں گے۔ کیونکہ اللہ نے آگ
پر حرام کر دیا ہے کہ سجدے کے نشان کو
کھائے۔ گویا ابن آدم کے کل جسم کو سوائے
سجدوں کے نشان کے آگ کھا لے گی۔ اور
[illegible] ے جائیں گے
[illegible] کے اوپر
[illegible] بہایا۔ تو اس سے وہ اس طرح
نمو پکڑیں گے۔ جیسے دانہ سیل کے بہاؤ میں
اُگتا ہے۔ اُس کے بعد اللہ اپنے بندوں
کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائیگا
اور ایک شخص جنّت اور دوزخ کے درمیان
رہ جائیگا۔ اور وہ تمام دوزخیوں سے جنت
میں داخل ہونے کے اعتبار سے آخری
ہوگا۔ جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا۔
وہ کہے گا۔ میرے پروردگار! میرا منہ دوزخ
کی طرف سے پھیر دے۔ کیونکہ مجھے اس
کی ہوا نے زہر آلود کر دیا ہے۔ اور مجھے
اُس کے شعلے نے جلا دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ
فرمائیگا۔ کیا عنقریب تو (ایسا نہ کرے گا) اگر
تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے۔ تو تو
اس کے علاوہ اور کچھ مانگے گا؟ وہ کہے گا
تیری بزرگی کی قسم نہیں۔ پھر اللہ عزّوجل کو
(اس بات پر) جس قدر وہ چاہے گا عہد
میثاق دیگا۔ پس اللہ اس کا منہ دوزخ کی

يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ
قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ
الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ أَلَيْسَ قَدْ
أَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ
أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ
كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ لَا أَكُوْنُ أَشْقٰى
خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ [illegible]
[illegible]
[illegible] أَنْ لَا تَسْأَلَ [illegible]
غَيْرَهُ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ
لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذٰلِكَ
فَيُعْطِيْ رَبَّهُ مَا شَاءَ
مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ
فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ
الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا
فَرَأٰى زَهْرَتَهَا وَ
مَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ
وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ
اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ
مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ
أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ
أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ
أُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَا

طرف سے پھیر دے گا۔ پھر جب وہ جنت
کی طرف منہ کرے گا، اور اس کی تر و تازگی
دیکھے گا۔ تو جس قدر اللہ اس کا چپ رہنا
چاہے گا چپ رہے گا۔ اس کے بعد کہیگا۔
اے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے
کے پاس پہنچا دے۔ اس پر اللہ اس سے
فرمائیگا۔ کیا تو نے اس بات پر قول و قرار
نہ کیا تھا کہ اس کے سوا جو تو مانگ
[illegible] ہے گا! وہ عرض کریگا
[illegible]
[illegible]
فرمائے گا کہ عنقریب اگر تجھے یہ بھی عطا
دیا جائے تو ایسا نہ ہو کہ اس کے علاوہ
پھر اور کچھ سوال کرے۔ وہ عرض کریگا
تیری بزرگی کی قسم میں اس کے سوا سوال
نہ کروں گا۔ پھر اپنے پروردگار کو جس قدر
وہ قول و قرار چاہے گا دے گا۔ پس اللہ
اس کو جنت کے دروازے کے پاس پہنچائے
گا۔ جب وہ اس کے دروازے پر پہنچ جائیگا
اور اس کی شگفتگی، تازگی و سرور کو جو اس
میں ہے دیکھیگا۔ تو جتنی دیر اللہ اس کا
چپ رہنا چاہے گا۔ وہ چپ رہے گا۔
بعد اس کے وہ کہے گا۔ اے میرے
پروردگار مجھے جنت میں داخل کر دے۔
اللہ عز و جل فرمائیگا۔ اے بنی آدم تیری خرابی
ہو۔ تو کتنا عہد و پیمان شکن ہے۔ کیا تو نے
اس بات پر قول و قرار نہ کیا تھا کہ جو تجھے

رَبِّ لَا تَجْعَلْنِیْ اَشْقٰی
خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ
اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَنُ
لَهٗ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ
فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰی
حَتّٰی اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ
قَالَ اللّٰهُ زِدْ مِنْ كَذَا
وَكَذَا اَقْبَلَ [illegible] يُذَكِّرُهٗ
رَبُّهٗ حَتّٰی اِذَا [illegible]
بِهِ الْاَمَانِیُّ قَالَ [illegible]
تَعَالٰی لَكَ ذٰلِكَ [illegible]
مَعَهٗ وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِیُّ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَكَ ذٰلِكَ وَعَشْرَةُ
اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَمْ اَحْفَظْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا قَوْلَهٗ لَكَ ذٰلِكَ
وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ
اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنِّیْ سَمِعْتُهٗ
يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشْرَةُ
اَمْثَالِهٖ +

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ بِكَائِهٖ قَالَ

دیا جائیگا۔ اُس کے سوا اور کچھ نہ مانگے گا
وہ عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار!
مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب
نہ کر۔ پس اللہ اُس کی باتوں سے ہنسے گا۔
اس کے بعد اُسکو جنّت میں جانے کی اجازت
دے کر فرمائے گا۔ کہ خواہش کر (جہاں تک
تو کر سکے) چنانچہ وہ خواہش کرنے لگے گا۔
یہاں تک کہ اُس کی خواہش ختم ہوجائے گی۔
[illegible] ک و برتر فرمائے گا۔ کہ یہ یہ چیزیں
اور مانگ۔ چنانچہ پروردگار اُسے یاد دلاتا
جائیگا یہاں تک کہ اس کی خواہشیں تمام
ہوجائیں گی۔ تو اللہ فرمائیگا۔ کہ تجھے یہ بھی
دیا جاتا ہے۔ بلکہ اس کے مثل اس کے ساتھ
اور بھی" (یہ حدیث سُنکر) ابوسعید
خدریؓ نے ابوہریرہؓ سے کہا۔ کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس مقام پر) یہ فرمایا
تھا۔ کہ "اللہ عزّوجل فرمائیگا۔ تجھے یہ اور
اُس کے ساتھ اس کے مثل دس دیئے
جاتے ہیں" ابوہریرہؓ بولے کہ مجھے تو
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی بات
یاد ہے کہ "تجھے یہ بھی دیا جاتا ہے اور اُس
کے ساتھ اسی کے مثل اور بھی۔ ابوسعیدؓ
نے کہا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے
ہوئے سُنا ہے کہ "تجھے یہ اور اس
کے مثل دس (اور) دیئے جاتے ہیں +
حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے
کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى أَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ ۔

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی کے بل۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک۔ دونوں ہاتھوں۔ اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور یہ ارشاد کیا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں ۔

کا شمول

۴۳۱ ۹۳ج — نماز میں آنحضرت صلعم کی [illegible]

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّيْ لَا آلُوْ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ [illegible] [illegible] تَمَسَّكُوْا ۔

انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ میں اس بات میں کوتاہی نہ کروں گا کہ تمہیں ویسی ہی نماز پڑھاؤں۔ جیسا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ [illegible] ہوئے دیکھا ہے [illegible] حدیث پہلے گذر چکی ہے ۔

۴۳۲ ۹۴ج — سجدہ میں زمین پر کہنیاں ٹیکنے کی ممانعت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سجدوں میں اعتدال کرو۔ اور تم میں سے کوئی شخص اپنی دونوں کہنیاں زمین پر کتے کی طرح نہ بچھا دے ۔

۴۳۳ ۹۵ج — سجدہ کے بعد بیٹھ کر اُٹھنا

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَإِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ۔

مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے۔ کھڑے نہ ہوتے تھے ۔

۴۳۴ ۹۶ج — تکبیر بالجہر

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلّٰى فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ وَحِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نماز پڑھائی۔ تو جس وقت سجدے سے سر اٹھایا اور سجدہ کیا۔ اور جب دوسرے سجدوں سے سر اٹھایا۔ اور جب دو رکعتوں سے (فارغ ہوکر) اُٹھے تو بلند آواز سے تکبیر کہی

وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ وَأَنَّهُ رَأَى وَلَدَهُ فَعَلَ ذٰلِكَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي ٭

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نماز میں چار زانو بیٹھتے تھے۔ اُن کے بیٹے نے بھی ان کو دیکھ کر ایسا ہی کیا۔ تو انہوں نے اسے منع کر دیا اور بتایا کہ نماز کا طریقہ یہ ہے۔ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کر لو اور بایاں دُہرا کر دو۔ اُن کے بیٹے نے کہا۔ آپ کیوں ایسا کرتے ہیں۔ وہ بولے میرے پاؤں کمزور ہو گئے ہیں۔ مجھے اُٹھا نہیں [illegible]

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ وَإِذَا جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى

[illegible] سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔ مجھے [illegible] سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد ہے۔ میں نے دیکھا کہ جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی۔ تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں شانوں کے محاذی کر لئے جب آپ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر جما لئے۔ اور اپنی پیٹھ کو جھکایا۔ اور جس وقت آپ نے سر اٹھایا تو سیدھے ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر چلی گئی۔ جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے۔ نہ اُن کو بچھائے ہوئے تھے اور نہ سمیٹے ہوئے۔ اور اپنے پیر کی انگلیاں آپ نے قبلہ رُخ کر لی تھیں پھر جس وقت آپ دو رکعتوں میں بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے۔ اور داہنے پیر کو کھڑا کر لیا۔ پھر جب آخری رکعت میں بیٹھے تو اپنے بائیں پیر کو آگے کر دیا۔ اور دوسرے پیر کو کھڑا

باب ۳۵ عذر کی وجہ سے نماز میں چار زانو ہوں بیٹھ سکتے

آپ [illegible] سوا اللہ نہ اٹھا

۴۳۷
۹۹ ج
سجدۂ سہو کا طریقہ

مقتدیٰ بہٖ ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ
وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْأُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ
مَعَهُ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَظَرَ
النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ
فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ [illegible]
ثُمَّ سَلَّمَ ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ
عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ
السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ
فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ
فَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوْهَا
أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ٭

کرلیا۔ اور اپنی نشست کے بل بیٹھے ٭

عبد اللہ بن مالک بحینہ رض (جو قبیلہ
ازد شنوأہ سے بنی عبد مناف کے حلیف اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے)
کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن
لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی تو بھولے سے
دو پہلی رکعتوں کے بعد کھڑے ہوگئے اور بیٹھے
نہیں۔ چنانچہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے
ہوگئے۔ جب آپ نماز تمام کرچکے اور لوگ
(آپ کے) سلام پھیرنے کے منتظر تھے۔ تو آپ
نے بیٹھے ہی تکبیر [illegible] سے
دو سجدے کئے پھر اسکے بعد سلام پھیرا ٭

عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ ہم جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے
تھے تو ہم (قعدہ میں) یہا کرتے تھے "السلام علے اللہ،
السلام علے جبرئیل و میکائیل۔ السلام علے
فلاں و فلاں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا" اللہ
تو خود ہی سلام ہے جب تم سے کوئی نماز پڑھے تو
(قعدہ میں) کہے "التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَ
الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ" کیونکہ جس وقت تم یہ
کہو گے تو یہ دعا اللہ کے ہر ایک نیک بندے
کو پہنچ جائے گی خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان
میں) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ٭

ح ۹۹ — نماز کی دعا اور قرض سے پناہ مانگنے کی

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

حضرت عائشہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کیا کرتے تھے "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ"۔ تو آپ سے ایک کہنے والے نے کہا۔ آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "آدمی جب قرضدار ہوجاتا ہے تو وہ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وہ وعدہ کرتا ہے (اسکے) خلاف کرتا ہے"۔

ح ۱۰۰ — ادعیہ دعا

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی [illegible] سے [illegible] کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے جسے اپنی نماز میں مانگوں آپ نے فرمایا یہ کہا کرو "اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ"۔

ح ۱۰۱ — تشہد کے بعد جو دعا پسند ہو مانگی جاسکتی ہے۔

حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي التَّشَهُّدِ تَقَدَّمَ مُرَتَّبًا وَقَالَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث تشہد کے بارے میں پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ کے بعد اس قدر زائد ہے کہ "بعد اُس کے جو دعا اس کو اچھی معلوم ہو اختیار کرے اور مانگے"۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سلم قام النساء حين يقضي تسليمه ومكث يسيرا قبل أن يقوم ۔

علیہ وسلم جب سلام پھیرتے یا آپ اپنا سلام پورا کر چکتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہر جاتے تھے ۔

سلام کے بعد قدرے ٹھیرنا

۴۴۳ ح ۱۰۵ امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا

عن عتبان رضي الله عنه قال صلينا مع النبي صلى الله عليه وسلم فسلمنا حين سلم ۔

عتبان بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو جب آپ نے سلام پھیرا اُس وقت ہم نے بھی سلام پھیرا ۔

۴۴۴ ح ۱۰۶ نماز کے بعد ذکر

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس كنت أعلم إذا انصرفوا بذلك إذا سمعته ۔

ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنے کا رواج تھا ۔ اور ابن عباس کہتے ہیں کہ جب میں سنتا تھا کہ لوگ ذکر کرتے ہوئے لوٹے تو میں سمجھ جاتا تھا (کہ نماز ختم ہو گئی) ۔

۴۴۵ ح ۱۰۷ تسبیح وتحمید وتکبیر (تسبیح فاطمہ) کا ثواب

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال جاء الفقراء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا ذهب أهل الدثور من الأموال بالدرجات العلى والنعيم المقيم يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ولهم فضل أموال يحجون بها ويعتمرون ويجاهدون ويتصدقون قال ألا أحدثكم بما إن أخذتم أدركتم من سبقكم ولم يدرككم أحد بعدكم وكنتم خير من أنتم بين ظهرانيهم

ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اُنھوں نے کہا زیادہ دولت والے لوگ بڑے بڑے درجے اور دائمی عیش لے گئے۔ حالانکہ وہ ایسی ہی نماز پڑھتے ہیں جیسی کہ ہم پڑھتے ہیں۔ اور ویسے ہی روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں۔ (مگر اُن کے پاس مالوں کی زیادتی ہے جس سے وہ حج کرتے ہیں عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں۔ صدقہ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم سے ایسی بات نہ بیان کروں کہ اگر اس پر عمل کرو تو جو لوگ تم سے آگے نکل گئے ہیں تم ان کو پالو۔ اور تمہیں تمہارے بعد کوئی نہ پائے۔ اور تم ان لوگوں میں جن

إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ٭

قَالَ الرَّاوِيْ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ٭

کے درمیان میں تم ہو، بہتر ہو جاؤ سوائے اس کے جو اس کی مثل کرے۔ یعنی ہر نماز کے بعد ۳۳ - ۳۳ تسبیح اور تحمید اور تکبیر پڑھ لیا کرو۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد ہم لوگوں نے باہم اختلاف کیا۔ اور ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم ۳۳ مرتبہ تسبیح پڑھیں گے۔ ۳۳ مرتبہ حمد۔ اور تکبیر ۳۴ مرتبہ پڑھیں گے۔ اس پر میں نے پھر آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کہا کرو یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے ۳۳ مرتبہ ہو جائے" ٭

۴۲۶ ج۱۰۴ ہر فرض نماز کے بعد کا ورد

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"

۴۲۷ ج۱۰۵ نماز کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف منہ کرنا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ٭

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکتے تو اپنا منہ ہماری طرف کر لیتے ٭

۴۲۸ ج۱۰۶ ستاروں کو مؤثر حقیقی سمجھنا کفر ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ

زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں بعد بارش کے جو شب کو ہوئی تھی صبح کی نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف اپنا منہ کر کے فرمایا "تم جانتے ہو

مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ
عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا
قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ
عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا
مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ
فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ
وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ
كَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ
بِالْكَوَاكِبِ ٭

۴۴۹
ح ۱۱
تصفیہ خیال کیلئے
جلدی

عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ
ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى
رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ
نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ
سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ
فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ
سُرْعَتِهِ فَقَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا
مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ
يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ ٭

۴۵۰
ح ۱۲
فراغت نماز کے بعد
بائیں جانب پھرنا
چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَجْعَلْ
أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ
يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ
إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

کہ تمہارے پروردگار عزوجل نے کیا فرمایا ہے"؟
وہ بولے۔ اللہ اور اُس کا رسولؐ زیادہ جانتا
ہے۔ آپ نے کہا، اُس نے فرمایا ہے میرے
بندوں میں کچھ لوگ مومن بنے اور کچھ کافر۔
یعنی جنہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اُس کی
رحمت سے ہم پر بارش ہوئی وہ تو میرے
مومن ہیں اور ستاروں کے منکر۔ اور جنہوں
نے کہا ہم پر فلاں ستارے کے سبب بارش
ہوئی۔ وہ میرے کافر ہیں اور ستاروں کے
مومن" ٭

عقبہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی
تو آپ سلام پھیر کر عجلت کے ساتھ کھڑے ہوگئے
اور آدمیوں کی گردنوں سے پھاند کر آپ اپنی
بی بیوں کے کسی حجرے کی طرف تشریف لے
گئے۔ لوگ آپ کی اس جلدی سے گھبرائے
چنانچہ جب آپ اُن کے پاس (واپس) تشریف
لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی سرعت سے متعجب
ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے کچھ سونا یاد آگیا تھا۔
جو ہمارے ہاں رکھا ہوا تھا۔ تو میں نے اس بات
کو بُرا سمجھا کہ وہ مجھے (خدا کی یاد سے روکے)
لہٰذا میں نے اُسے تقسیم کرنے کا حکم دیدیا ٭

عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک مرتبہ بیان
کیا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں سے
شیطان کا کچھ حصہ نہ لگائے۔ وہ یہ سمجھے کہ
اس پر ضروری ہے کہ بعد نماز کے اپنی بائیں
جانب پھرے۔ بیشک میں نے نبی صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ ۔

٨٥١ / ١١٣ — کچا لہسن کھا کر مسجد میں جانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ فَلَا يَغْشَانَا فِيْ مَسَاجِدِنَا قَالَ الرَّاوِيْ قُلْتُ لِجَابِرٍ مَا يَعْنِيْ بِهٖ فَقَالَ مَا اُرَاهُ يَعْنِيْ اِلَّا نِيْئَهٗ وَقِيْلَ اِلَّا نَتْنَهٗ ۔

٨٥٢ / ١١٤ — آنحضرت صلعم کا بودار ترکاریوں سے متنفر ہونا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ كَانَ مَعَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ اُتِيَ بِبَدْرٍ يَعْنِيْ طَبَقًا فِيْهِ خَضِرَاتٌ ۔

٨٥٣ / ١١٥ — مردہ کی قبر پر نماز جنازہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى

علیہ وسلم کو اکثر اپنی بائیں جانب پھرتے دیکھا ہے ۔

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے تو وہ ہماری مسجد میں ہم سے نہ ملے ۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے جابر سے پوچھا اس سے آپ کی کیا مراد ہے ؟ وہ بولے میں جانتا ہوں کہ اس سے کچا لہسن مراد ہے ۔

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے “ یا یہ فرمایا ” ہماری مسجد سے علیحدہ رہے ۔ اور اپنے گھر بیٹھے “ اور ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیگ لائی گئی جس میں چند سبز ترکاریاں پکی ہوئی تھیں ۔ آپ نے اُس میں سے کچھ بو پائی ۔ تو آپ نے دریافت کیا ۔ چنانچہ جو جو ترکاریاں اس میں تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں ۔ آپ نے فرمایا ” اسے میرے بعض اصحاب کے قریب کر دو “ پھر جب آپ نے اُسے دیکھا تو اُس کا کھانا ناپسند کیا ۔ اور فرمایا ” تم کھاؤ کیونکہ میں اُس سے مناجات کرتا ہوں جس سے تم مناجات نہیں کرتے “ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے پاس سبز ترکاریوں کا ایک طباق لایا گیا تھا ۔

ابن عباس رض سے مروی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک منبوذ (وہ بچہ جو کہیں پڑا ہوا مل جائے اور اُس کا وارث کوئی

قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ ۔

نہ تھا کی قبر پر ہوا تو آپ نے امامت فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی ۔

٤٥٤
ح ١١٦
جمعہ کا غسل بالغ قابل احتلام پر واجب

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جمعہ کے دن ہر بالغ پر (جو قابل احتلام ہے) غسل واجب ..

٤٥٥
ح ١١٧
عیدالفطر کی نماز سے پہلے صدقہ دینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَدْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ لَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلَالٌ الْبَيْتَ ۔

ابن عباسؓ سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ کو گئے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ اگر میری قرابت آپ کے ساتھ نہ ہوتی تو کم سنی کے باعث نہ جا سکتا۔ آپ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ پھر آپ نے خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد عورتوں کے پاس تشریف لا کر انہیں نصیحت فرمائی۔ اور اُن کو خدا کے احکام کی یاد دلا کر حکم دیا کہ صدقہ دیں۔ پس کوئی عورت اپنا ہاتھ اپنی انگوٹھی کی طرف بڑھانے لگی۔ اور بلالؓ کی چادر میں ڈالنے لگیں۔ پھر آپ اور بلالؓ گھر تک آئے ۔

٤٥٦
ح ١١٨
تاریکی میں عورتوں کو مسجد جانے کی رخصت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ ۔

ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ۔ جب رات کے وقت تم سے تمہاری عورتیں مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو ۔

کِتَابُ الجُمُعَۃِ

جُمعہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح ۴۵۷
۱
مسلمانوں کیلئے جمعہ عبادت کا دن ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا یَوْمُهُمُ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ الْیَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ۔

ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "ہم (باعتبار زمانہ) پچھلے ہیں۔ مگر قیامت کے دن اگلوں سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ سوا اس کے کہ اگلوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔ (اور کوئی بات زیادہ نہیں) پھر یہ جمعہ وہ دن ہے کہ (اس میں عبادت کرنا) اُن پر فرض کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اس میں اختلاف کیا۔ اور ہمیں اللہ نے اس کی ہدایت کردی پس سب لوگ اس بات میں ہم سے پیچھے ہیں۔ یہود کل (یعنی بروز شنبہ عبادت کریں گے) اور نصاریٰ پرسوں۔ (یعنی اتوار کے روز عبادت کریں گے)"۔

ح ۴۵۸
۲
جمعہ کے دن مسواک نہانا اور خوشبو لگانا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ یَسْتَنَّ وَاَنْ یَمَسَّ طِیْبًا اِنْ وَجَدَ۔

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر بالغ پر جمعہ کے دن اگر میسر ہو سکے تو نہانا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا ضروری ہے"۔

ح ۴۵۹
۳

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول

غسل جمعہ اور نماز جمعہ کا ثواب

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ غُسْلَ الْجَنَابَۃِ ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَۃً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَۃً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّالِثَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الرَّابِعَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَۃً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الْخَامِسَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَۃً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ ٭

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص جمعہ کے دن مثل غسل جنابت کے (خوب اچھی طرح) غسل کرے۔ بعد ازاں نماز کے لئے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ صدقہ کیا۔ جو دوسری گھڑی میں چلے گویا اُس نے ایک گائے صدقہ کی۔ جو تیسری گھڑی میں چلے گویا اس نے ایک سنگھارا ہوا مینڈھا صدقہ کیا۔ جو چوتھی گھڑی میں چلے تو اس نے گویا ایک انڈا صدقہ میں دیا۔ کیونکہ جس وقت امام (خطبہ پڑھنے) نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لئے اندر آجاتے ہیں" ٭

۴۶۰ ح

آداب جمعہ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَہَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُہْرٍ وَیَدَّہِنُ مِنْ دُہْنِہٖ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَہٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی ٭

حضرت سلمان فارسی رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے۔ اور جس قدر اُس کے امکان میں ہو طہارت کرکے اپنا تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرے اور پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے۔ اور ایسے دو آدمیوں کے درمیان (جو مسجد کے اندر بیٹھے ہوں) تفریق نہ کرے۔ اور جس قدر اُس کی قسمت ہو نماز پڑھے۔ بعد ازاں جس وقت امام خطبہ پڑھنے لگے تو خاموش رہے۔ پس اس کے وہ گناہ جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے" ٭

۴۶۱ ح ۵

غسل جمعہ کی تصدیق

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ ذَکَرُوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَکُمْ وَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا جُنُبًا

حضرت ابن عباس رض سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جمعہ کے دن غسل کرو۔ اور اپنے سروں کو دھوؤ، چاہے تم جنبی نہ ہو۔ اور خوشبو کا استعمال

وَاصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ فَقَالَ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّيْبُ فَلَا اَدْرِيْ ◆

کرو۔ ابن عباس بولے کہ غسل تو بے شک لیکن خوشبو کو میں نہیں جانتا ◆

ح ٤٦٢ — آنحضرت صلعم کا سرخ اور تصویر دار کپڑا پہننے سے اجتناب

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ وَجَدَ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا ◆

حضرت عمرؓ بن خطابؓ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک حلہ سیرا بکتے دیکھا۔ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اس کو مول لے لیتے۔ اور اس کو جمعہ کے دن اور قاصدوں کے سامنے جب وہ آپ کے پاس آتے پہن لیا کرتے۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے تو وہی شخص پہنے گا۔ جسے آخرت میں کچھ حصہ نہ ہو" بعد ازاں (کہیں سے) اس قسم کے حلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے جن میں سے ایک حلہ آپ نے حضرت عمرؓ کو دیا۔ تو انہوں نے عرض کی۔ آپ نے مجھے یہ دیا ہے۔ حالانکہ آپ حلہ عطارد پر (اس تاجر کا نام جو بازار میں حلے بیچا کرتا تھا) فرما چکے ہیں جو کچھ فرما چکے ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے تمہیں یہ اس لئے نہیں دیا کہ تم خود اسے پہنو" پس عمرؓ نے وہ حلہ اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہنا دیا ◆

ح ٤٦٣ — ہر نماز کیلئے مسواک کی موزونیت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ عَلَى النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ ◆

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا تو بے شک انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا" ◆

ح ٤٦٤ — مسواک کی تاکید

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ

انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے تم سے مسواک کے بارے میں بہت کچھ

فِی الثَّوَالِثِ ٭

کہا ہے ٭

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ ٭

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں الٓمّٓ تنزیل اور هل اتی علی الانسان پڑھتے تھے ٭

۴۶۵ حج ۹ — جمعہ کی نماز فجر میں آنحضرت کی قرأت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَهْلِہٖ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِهَا وَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رَعِیَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ مَالِ اَبِیْہِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ ٭

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "تم سب لوگ چرواہے ہو۔ اور تم سب سے تمہاری رعیت کی پرسش ہوگی۔ امام بھی چرواہا ہے ہوا ہد اُس سے اس کی رعیت کی پرسش ہوگی۔ مرد اپنے گھر میں چرواہا ہے اور اس سے اس کی رعیت کی پرسش ہوگی۔ عورت اپنے مرد کے گھر میں چرواہی ہے اور اُس سے اس کی رعیت کی پرسش ہوگی۔ خادم اپنے آقا کے مال کا چرواہا ہے اور اُس سے اس کی رعیت کی بابت پرسش ہوگی" اور مجھے یہ بھی خیال ہے کہ آپ نے فرمایا "بیٹا اپنے باپ کے مال میں چرواہا ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پرسش ہوگی۔ اور تم سب چرواہے ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کی بابت پرسش ہوگی" ٭

۴۶۶ حج ۱۰ — ہر شخص اپنے خاندان جماعت رعیت اور مقتدیوں کا چرواہا ہے اور اس سے ان کی بابت پرسش ہوگی

حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ تَقَدَّمَ مَرْتَبًا وَزَادَ هٰهُنَا فِیْ اٰخِرِہٖ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَغْتَسِلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث جس میں یہ بیان تھا کہ ہم باعتبار زمانہ پچھلے لوگ ہیں۔ مگر قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہیں۔ پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اتنا زائد ہے "ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ

۴۶۷ حج ۱۱ — ہفتہ واری غسل کی تاکید

فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ ۔

ہر ہفتہ میں ایک دن غسل کرے - اور اس دن اپنا بدن اور سر دھوئے گا +

جمعہ کے دن صفائی وپاکیزگی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ فَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں اور دیہات سے نمازِ جمعہ میں لگاتار آیا کرتے تھے چونکہ وہ گرد وغبار میں آتے تھے۔ اس لئے اُن کا جسم غبار آلودہ اور پسینہ پسینہ ہو جاتا تھا۔ اور ان کے پسینہ سے کچھ بدبو نکلتی تھی ایک آدمی ان میں سے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ اُس وقت میرے ہاں تھے۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کاش تم لوگ اپنے اس دن میں صاف رہا کرتے" +

حدیث بالا کی تصریح

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ لوگ خود بخود اپنے خدمتگار تھے۔ اور جب جمعہ کے لئے جاتے تو اپنی اسی حالت میں چلے جاتے جس پر اُن سے کہا گیا "کاش تم غسل کر لیا کرو" +

نماز جمعہ کا وقت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ ۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دن ڈھلتے ہی نماز جمعہ پڑھ لیا کرتے تھے +

سردی گرمی کے وقت میں تفاوت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جب خوب سردی ہوتی تھی۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ سویرے پڑھتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو نماز (جمعہ) ٹھنڈک کے بعد پڑھتے تھے +

راہ خدا میں چلنے والے

عَنْ أَبِي عَبْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ ذَاهِبٌ إِلَى الْجُمُعَةِ

ابوعبس رض نمازِ جمعہ کے لئے جاتے ہوئے کہنے لگے کہ میں نے رسول خدا صلے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ ۔

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہو جائیں۔ اُس کو اللہ نے دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا ہے۔"

کا ثواب

۸۶۳ ح ۱۷ — نماز میں کسی کو ہٹا کر اسکی جگہ خود بیٹھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ قِيلَ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا ۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ "کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے ہٹا دے۔ اور خود اسکی جگہ پر بیٹھ جائے" عرض کی گئی۔ کیا یہ بات جمعہ کے لئے مخصوص ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں جمعہ کے علاوہ اور نمازوں کا بھی یہی حال ہے"۔

۸۶۴ ح ۱۸ — حضرت عثمانؓ کے وقت جمعہ کی تیسری اذان

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ ۔

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن پہلی اذان نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ وعمرؓ کے زمانے میں اس وقت ہوتی تھی۔ جب امام منبر پر بیٹھ جائے۔ مگر جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے اور لوگ زیادہ ہوگئے تو انہوں نے زوراء پر تیسری اذان بڑھائی (زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام ہے)۔

۸۶۵ ح ۱۹ — جمعہ کی صرف ایک اذان

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ ۔

سائبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک ہی مؤذن تھا۔ اور جمعہ کے دن صرف ایک ہی اذان ہوتی تھی۔ جبکہ امام منبر پر بیٹھ جاتا۔

۸۶۶ ح ۲۰ — اذان سنتے موذن کے الفاظ کو دہرانا

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ

معاویہؓ سے مروی ہے۔ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ موذن نے اذان کہی۔ جب اُس نے کہا اللہ اکبر، اللہ اکبر، تو معاویہ نے بھی کہا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ پھر

اللهُ اَكْبَرُ قَالَ مُعَاوِيَةُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا فَلَمَّا قَضَى التَّاذِيْنَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِيْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّىْ مِنْ مَقَالَتِىْ ٭

موذن نے کہا اشہدان لا الٰہ الا اللہ۔ تو معاویہؓ نے بھی کہا۔ وَاَنَا (یعنی میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں) پھر موذن نے کہا اشہدان محمداً رسول اللہ تو معاویہؓ نے بھی کہا وَاَنَا۔ پھر جب اذان ختم ہو چکی تو معاویہؓ نے کہا اے لوگو! میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی مقام پر سُنا ہے کہ (جب موذن نے اذان دی تو) آپ وہی فرماتے جاتے تھے۔ جو تم نے مجھے کہتے ہوئے دیکھا ٭

حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِىْ اَمْرِ الْمِنْبَرِ تَقَدَّمَ وَذِكْرُ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ وَرُجُوْعُهُ الْقَهْقَرٰى وَزَادَ فِىْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِىْ ٭

سہل بن سعد کی حدیث منبر کے بارے میں جس میں حضور کا اُس پر نماز پڑھنے اور پچھلے پیروں اُترنے کا ذکر ہے (پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں یہ زائد ہے کہ جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف مُنہ کر کے فرمایا "اے لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری اقتداء کرو۔ اور میری نماز سیکھ لو" ٭

۶۳۴ گذشتہ حدیث پر بیشی اقتدا کیلئے تازہ کرنے اور نماز سکھانے کے لئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ اِلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ اَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ ٭

جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک ستون تھا جس پر تکیہ لگا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے۔ پھر جب آپ کے لئے منبر رکھ دیا گیا۔ تو ہم نے ستون سے حاملہ اونٹنیوں جیسی آواز سنی۔ یہاں تک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا ٭

۶۳۵ جس ستون پر حضرت صلعم تکیہ لگا کر خطبہ پڑھتے تھے منبر آنے پر اس کا رونا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے۔ بعد اس کے کچھ بیٹھ جاتے۔ اور پھر کھڑے ہو

۶۳۶ خطبہ کے درمیان بیٹھنے کا جواز

ثم يقوم كما تفعلون الآن ۔

جاتے تھے۔ جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔

۴۸۰ ح ۲۴ آنحضرت صلعم کے کلمات کا مال سے زیادہ عزیز ہونا

عن عمرو بن تغلب رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بمال او بسبي فقسمه فاعطى رجالا وترك رجالا فبلغه ان الذين ترك عتبوا فحمد الله ثم اثنى عليه ثم قال اما بعد فوالله اني لاعطي الرجل والذي ادع احب الي من الذي اعطي ولكن اعطي اقواما لما ارى في قلوبهم من الجزع والهلع واكل اقواما الى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير فيهم عمرو ابن تغلب فوالله ما احب ان لي بكلمة رسول الله صلى الله عليه وسلم حمر النعم ۔

عمرو بن تغلب رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال یا کچھ غلام لائے گئے۔ جنہیں آپ نے تقسیم کر دیا مگر کچھ لوگوں کو دیا۔ اور کچھ لوگوں کو نہ دیا۔ جب آپ کو یہ خبر ملی۔ کہ جن کو آپ نے نہیں دیا تھا وہ ناخوش ہیں۔ تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا "خدا کی قسم میں کسی کو دیتا ہوں اور جس کو چھوڑ دیتا ہوں میرے نزدیک اس سے کہ جسکو دیتا ہوں زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ لیکن میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کی بے صبری اور عدم قناعت کو دیکھتا ہوں۔ اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور خیر کے باعث چھوڑ دیتا ہوں۔ جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی۔ ان ہی لوگوں میں عمرو بن تغلب بھی تھے۔ (عمرو بن تغلب کہتے ہیں کہ) خدا کی قسم میں نہیں چاہتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلمہ کے عوض مجھے سرخ اونٹ ملیں ۔

۴۸۱ ح ۲۵ خطبہ میں اما بعد

عن ابي حميد الساعدي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام عشية بعد الصلاة فتشهد فحمد الله تعالى واثنى عليه ثم قال اما بعد ۔

ابو حمید ساعدی رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز کے بعد کھڑے ہو گئے۔ اور تحمید پڑھکر اللہ کی حمد بیان کی جیسی کہ اس کے لائق ہے۔ پھر فرمایا "اما بعد" ۔

۴۸۲ ح ۲۶ آنحضرت صلعم کی آخری مجلس

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال صعد النبي صلى الله عليه وسلم المنبر

ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ اور وہ آخری مجلس تھی جس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وَكَانَ اٰخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلٰى مَنْكِبَيْهِ قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَيَّ فَثَابُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ ٭

بیٹھے ہیں۔ آپ ایک بڑا تہ بند اپنے شانوں پر ڈالے ہوئے تھے۔ اور اپنا سر ایک چکنی آلودہ پٹی سے باندھا ہوا تھا۔ پس آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا "اے لوگو! میرے قریب آجاؤ" چنانچہ لوگ آپ کے گرد جمع ہوگئے اس کے بعد آپ نے فرمایا "اما بعد" پس سنو قبیلۂ انصار کم ہوتے جائیں گے اور دوسرے لوگ بڑھتے جائیں گے۔ لہذا جو شخص محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی امت میں سے کسی چیز کا مالک ہو اور وہ اختیار رکھتا ہو کہ اس سے کسی کو ضرر پہنچائے۔ یا کسی کو فائدہ پہنچائے۔ تو اس کو چاہئے کہ ان میں سے نیکوکار کو قبول کرے اور بدکار سے تجاوز کرے"٭

۴۸۳ ح ۲۷ جمعہ سے پہلے کی رکعتیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ ٭

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کیا تو نماز پڑھ چکا ہے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا "اٹھ! دو رکعت نماز پڑھ لے" ٭

۴۸۴ ح ۲۸ آنحضرت صلعم کی دعا سے مینہ کا برسنا اور بند ہونا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں پر قحط سالی پڑی۔ تو جمعہ کے دن اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ ایک اعرابی کھڑا ہوگیا۔ اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! مال تلف ہوگیا۔ اور کنبہ بھوکا ہے۔ آپ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ اس پر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور ہم

لنا فرفع يديه وما نرى
في السماء قزعة فوالذي
نفسي بيده ما وضعهما
حتى ثار السحاب أمثال
الجبال ثم لم ينزل عن
منبره حتى رأيت المطر
يتحادر على لحيته فمطرنا
يومنا ذلك ومن الغد ومن
بعد الغد والذي يليه
حتى الجمعة الأخرى وقام
ذلك الأعرابي أو قال غيره
فقال يا رسول الله تهدم
البناء وغرق المال فادع
الله لنا فرفع يديه فقال
اللهم حوالينا ولا علينا
فما يشير بيده إلى ناحية
من السحاب إلا انفرجت
وصارت المدينة مثل
الجوبة وسال الوادي قناة
شهرا ولم يجئ أحد من ناحية
إلا حدث بالجود ٭

عن أبي هريرة رضي الله عنه
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة أنصت
والإمام يخطب فقد لغوت ٭

وعنه رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله

اُس وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہیں
دیکھتے تھے۔ مگر قسم اس ذات پاک کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آپ اپنے ہاتھوں
کو جھکانے نہیں پائے تھے کہ ابر پہاڑوں
کی طرح گھر آیا۔ پھر آپ اپنے منبر سے نہیں
اترے تھے کہ میں نے مینہ آپ کی ڈاڑھی
پر ٹپکتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ اس دن بھی ہم
پر بارش ہوئی اور دوسرے تیسرے اور
چوتھے دن بھی۔ اسی طرح دوسرے جمعہ تک
تو وہ اعرابی یا کوئی دوسرا جمعہ کے وقت پھر
کھڑا ہوگیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ۔ مکان
گر گئے۔ اور مال ڈوب گیا۔ پس آپ اللہ سے
ہمارے لئے دعا فرمائیے۔ تو آپ نے اپنے
دونوں ہاتھ اٹھاکر فرمایا "اے اللہ ہمارے
آس پاس مینہ برسا۔ ہم پر نہ برسا" پھر آپ جس
ابر کے ٹکڑے کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ
ہٹ جاتا تھا۔ اور مدینہ (ابر سے صاف ہوکر)
مثل حوض کے ہوگیا۔ اور قناۃ نامی وادی
ایک مہینہ تک بہتی رہی۔ اور جو شخص کسی طرف
سے آتا تھا۔ وہ بارش کی کیفیت بیان کرتا
تھا ٭

٤٨٥ ج ٢٩ امام کے خطبہ پڑھنے میں بولنا نہ چاہئے

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جمعہ کے جب امام خطبہ
پڑھ رہا ہو اگر تو اپنے پاس والے سے یہ کہے
کہ چپ رہ۔ تو بیشک تو نے لغو حرکت کی" ٭

٤٨٦ ج ٣٠ جمعہ میں ایک چھوٹی

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن وعظ کہتے

ساعت قبولیت والی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا ۔

ہوئے فرمایا:" اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس کو جو مسلمان بندہ پاجائے۔ اور کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو۔ اور اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو وہ چیز ضرور دے گا" اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس ساعت کی کمی بیان کرنے کے لئے اشارہ فرمایا۔

۱۳۱ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً کا شانِ نزول

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا إِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ۔

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں۔ اس اثنا میں کہ ہم نبی صلی اللہ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کچھ اونٹ (شام کی طرف سے) آئے۔ جن پر غلہ لدا ہوا تھا۔ تو لوگ ان اونٹوں کی طرف متوجہ ہوگئے۔ یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی:" وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا (اور جب (یہ لوگ) کسی سوداگری یا کھیل کود کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔ اور تمہیں کھڑا ہوا (نماز میں) چھوڑ جاتے ہیں۔)

۱۳۲ بعد جمعہ گھر میں سنتیں پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔

عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور بعد ظہر کے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ مگر جمعہ کے بعد نہ پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے گھر لوٹ آتے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

صلوٰۃِ خوف کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کیا۔ جہاں ہم نے دشمن کے مقابلہ کے لئے صف بندی کی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ پس ہم میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ رہا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل پڑا رہا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ہمراہ ایک رکوع کیا۔ اور دو سجدے۔ اس کے بعد یہ لوگ اس گروہ کی جگہ چلے گئے جس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھی۔ اور دو سجدے کئے۔ اس کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر ان میں سے ہر شخص کھڑا ہوگیا۔ اور اس نے ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے اپنے پورے کئے ۔

(ح ۱ — جنگ میں نماز)

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ... ... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں اس قدر زائد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(ح ۲ — جنگ میں جس طرح ممکن ہو نماز پڑھ لینا)

إِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ أَحَدًا مِنْهُمْ۔

نے فرمایا: "اگر دشمن اس سے زیادہ ہوں تو پیادے اور سوار (جس طرح ممکن ہو) نماز پڑھ لیں"۔ +

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احزاب سے لوٹے تو ہم سے فرمایا: "کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے، مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر۔" بعض لوگوں کو عصر کا وقت راستے میں ہی آگیا۔ تو اُن لوگوں نے کہا: جب تک ہم اُن تک نہ پہنچیں گے (نہ پڑھینگے)۔ مگر بعض نے کہا۔ ہم پڑھ لیتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے منع کرنے سے یہ مقصود نہیں تھا۔ پھر یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی گئی تو آپ نے کسی پر خفگی نہیں فرمائی +

ابواب العیدین

عیدین کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔ پس رسولِ خدا صلے اللہ

بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا ٭

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا ٭

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا ٭

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

علیہ وسلم لیٹ رہے اور آپ نے اپنا منہ پھیر لیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ آئے تو انہوں نے مجھے ڈانٹ کر کہا شیطانی آلات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ؟ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ "انہیں چھوڑ دو" پھر آپ خاموش ہو رہے تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن دن نہ چڑھنے دیتے تھے کہ چند چھوہارے کھا لیتے اور انہی سے ایک روایت میں ہے کہ آپ طاق چھوہارے کھاتے تھے ٭

حضرت برار بن عازب رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا۔ "پہلا کام جو ہم اپنے اس دن میں کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ نماز پڑھیں۔ بعد اس کے لوٹ کر قربانی کریں۔ پس جس شخص نے ایسا کیا وہ ہمارے طریقہ پر پہنچ گیا" ٭

حضرت برار سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمارے سامنے خطبہ پڑھا۔ تو آپ نے فرمایا: جو شخص ہماری سی نماز پڑھے اور ہماری طرح قربانی کرے یقیناً وہ ہمارے طریقہ پر پہنچ گیا۔ اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ قربانی جو نماز سے

منع نہ کرنا

عید کے دن ...

عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد خطبہ پڑھا ... کیا

نماز سے پہلے ... قربانی نہیں

فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا نُسُكَ لَهُ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ فَقَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ +

پہلے (ا)س نے کی نفسوں سے۔ اور قربانی نہیں ہے۔ اس پر براء کے ماموں ابو بردہ بن نیاز نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری کی نماز سے پہلے قربانی کی ہے۔ کیونکہ میں نے سمجھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے! اور میں نے چاہا کہ میری بکری سب سے پہلی بکری ہو جو میرے گھر میں ذبح ہو۔ پس میں نے اپنی بکری ذبح کر ڈالی۔ اور قبل اس کے کہ نماز کے لئے آوں۔ کچھ ناشتا بھی کر لیا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہاری بکری گوشت کی بکری ہے۔ قربانی کی نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک بھیڑ کا بچہ ہے۔ جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ پیارا ہے۔ تو کیا وہ مجھے کفایت کر جائے گا؟ آپ نے فرمایا "ہاں۔ اور تمہارے سوا کسی کو کفایت نہ کریگا +

۵۶ عیدین میں نماز کے بعد خطبہ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرُ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ

حضرت ابو سعید رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحی کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے۔ تو سب سے پہلی چیز جس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابتدا فرماتے۔ نماز تھی۔ جسے ختم کرنے کے بعد آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے۔ اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔ پس آپ نصیحت اور وصیت فرماتے اور حکم دیتے۔ پھر اگر آپ چاہتے کہ کوئی لشکر فراہم کریں تو اسے فراہم کر لیتے۔ یا جس کام کا حکم کرنا چاہتے، حکم دیدیتے۔ پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔

ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَٰلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ ۔

ابوسعید کہتے ہیں کہ حضرت (صلعم) کے بعد بھی لوگ اسی دستور پر رہے۔ یہاں تک کہ میں مروان کے ساتھ عید الضحیٰ یا عید الفطر میں گیا تھا۔ اور وہ اس وقت مدینہ کا حاکم تھا۔ پس جب ہم عیدگاہ پہنچے تو ایک منبر وہاں رکھا ہوا تھا جس کو کثیر بن صلت نے بنایا تھا۔ مروان نے یکایک چاہا کہ نماز پڑھنے سے پہلے اس پر چڑھے۔ تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ لیا۔ جو اس نے مجھ سے کھینچ لیا۔ اور منبر پر چڑھ گیا۔ اور نماز سے پہلے خطبہ پڑھا۔ میں نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم تم لوگوں نے سنت نبوی کو بدل دیا۔ اس نے کہا۔ ابوسعید! وہ بات جاتی رہی جو تم جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ جو کچھ میں جانتا ہوں خدا کی قسم اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اس پر وہ بولا کہ لوگ ہمارے لئے نماز کے بعد نہ بیٹھتے تھے۔ لہذا میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔

ح ۴۹۷ / ۶ — عیدین کی اذان نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ۔

حضرت ابن عباس رضی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہ عید الفطر کے دن اذان ہوتی تھی اور نہ عید الاضحیٰ کے دن۔

ح ۴۹۸ / ۷ — نماز عیدین کے بعد خطبہ

وَعَنْهُ أَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ میں نے عید کی نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ پڑھی۔ اور یہ سب لوگ خطبے سے پہلے نماز پڑھتے۔

ح ۴۹۹ / ۸

وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابن عباسؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عید قرباں کے دنوں کی عبادت

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذَا الْعَشْرِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ٭

سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی زمانے میں عبادت کرنا ان دس دنوں میں عبادت کرنے سے افضل نہیں ہے۔ صحابہ نے عرض کی اور نہ جہاد؟ آپ نے فرمایا اور نہ جہاد مگر وہ شخص جو جہاد میں اپنی جان اور مال پیش کرتا ہوا نکلا۔ اور پھر کسی چیز کو لے کر نہ لوٹا بلکہ دونوں چیزیں راہِ خدا میں دے دیں +

۵۰۹ تلبیہ و تکبیر کی رخصت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ٭

حضرت انس سے تلبیہ کی بابت سوال کیا گیا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کس طرح کیا کرتے تھے؟ حضرت انس نے جواب دیا کہ تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہہ لیتا اور اسے ممانعت نہ کی جاتی تھی۔ اسی طرح تکبیر کہنے والا تکبیر کہہ لیتا تھا۔ اسے بھی ممانعت نہ کی جاتی تھی +

۵۱۰ اونٹ کی قربانی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى ٭

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ یا کسی اور جانور کی عیدگاہ میں قربانی کرتے تھے +

۵۱۱ عیدین میں نماز کے لئے عیدگاہ میں ایک رستے سے جانا اور دوسرے سے آنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ ٭

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو رستہ بدل دیتے یعنی جاتے ایک راستے سے تو واپس دوسرے راستے سے ہوتے +

۵۱۲ حدیث نمبر ۵۰۱ کی تصریح

حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي أَمْرِ الْحَبَشَةِ تَقَدَّمَ وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ ٭

حضرت عائشہ رض کی حدیث حبشیوں کے حال میں پہلے گذر چکی ہے۔ اور اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ حضرت عمر رض نے ان کو ڈانٹا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں رہنے دو اے بنی حبشہ تمہیں نہیں ہے (کھیلے جاؤ) +

بَابُ الوِتْرِ

وِتروں کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى ۞

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ شب کی بابت پوچھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔ پھر جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے۔ یہ ایک رکعت جس قدر نماز وہ پڑھ چکا ہے۔ سب کو وتر بنا دیگی ۞

۵۰۴ ح ۱ اندیشۂ فجر تہجد کے دو نفلوں کے ساتھ ایک رکعت زائد پڑھنے سے نمازِ وتر کی تعمیل ہو جاتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهٗ تَعْنِيْ بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهٗ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ ۞

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے یعنی یہی آپ کی نمازِ شب (تہجد) ہوتی تھی۔ اور اس نماز میں سجدہ اس قدر طویل کرتے تھے کہ کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھ لے قبل اس کے کہ آپ اپنا سر اٹھائیں۔ اور دو رکعتیں قبل نماز صبح پڑھا کرتے تھے۔ پھر اپنی دائیں جانب لیٹ رہتے تھے۔ یہاں تک کہ مؤذن نماز (کی اطلاع) کے لئے آپ کے پاس آتا ۞

۵۰۵ ح ۲ تہجد کی گیارہ رکعتیں بہ معیت وتر۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهٰى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رات کے ہر حصے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (نماز) وتر پڑھی ہے۔ مگر اخیر میں آپ کی (نماز) وتر

۵۰۶ ح ۳ نمازِ وتر کا شب میں ہر وقت جواز

وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ ۔

اخیر شب میں ہوتی تھی ۔

رات کی آخری نماز وتر ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا (اے لوگو!) تم رات کے وقت اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ ۔

سواری پر بھی وتر پڑھ لینا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے ۔

آنحضرت کا کچھ دن نماز صبح میں قنوت پڑھنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا ۔

حضرت انس رض سے پوچھا گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا گیا۔ کیا رکوع سے پہلے آپ نے قنوت پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا رکوع کے بعد کچھ دنوں تک ۔

قنوت کا قبل رکوع پڑھنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوْتُ فَقِيْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قِيْلَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ كَذَبَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمْ

حضرت انس سے قنوت کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا۔ بے شک قنوت (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) پڑھا جاتا تھا۔ تو ان سے کہا گیا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے کہا۔ رکوع سے پہلے۔ پھر اُن سے پوچھا گیا کہ فلاں شخص نے تو آپ سے نقل کرکے یہ خبر دی ہے کہ آپ نے کہا رکوع کے بعد۔ حضرت انس بولے وہ جھوٹا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھا تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے کچھ لوگوں کو جو قاری

الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ اُولٰئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ ۔

قرآن کھلاتے اور قریب ستر کے تھے۔ (نجد کے) مشرکوں کی طرف بھیجا۔ کہ ان لوگوں کی طرف (جنہوں نے ان کو قتل کیا) اور اُن کے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان عہد (صلح) تھا۔ مگر اُن لوگوں نے بے وفائی کی اور اُن قاریوں کو بلا وجہ قتل کر ڈالا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک ان کے لئے بددعا کرتے رہے۔ ان ہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا یعنی (قبیلہ) رعل اور ذکوان (کے لوگوں) کے لئے بددعا کرتے رہے ۔

ح ۵۱۱ ۸ — قنوت کا نماز صبح و شام میں پڑھنا

وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ ۔

حضرت انس سے ہی مروی ہے۔ کہ قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھا جاتا تھا۔

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش مانگنے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۵۱۲ ۱ — نماز استسقاء کا جنگل میں پڑھنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ

حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء (طلب بارش) کے لئے جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔ اور (اس وقت) آپ نے اپنی چادر

عَنْهُ قَالَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِیْثُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ عَلٰی مُضَرَ تَقَدَّمَ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ فِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰی مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا قَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا کَسَبْعِ یُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی اَکَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَیْتَةَ وَالْجِیَفَ وَیَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَی السَّمَاءِ فَیَرَی الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْیَانَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا

اُلٹ لی ۔

کمزور مسلمانوں کے لئے دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث جس میں کمزور مسلمانوں کے لئے دُعا اور قبیلہ مضر پر بددُعا کا ذکر ہے ۔ پہلے گذر چکی ہے ۔ اس روایت میں قدر زائد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ (قبیلۂ) غفار (اللہ بخش دے اور قبیلۂ) اسلم کو اللہ سلامت رکھے ۔

آنحضرت صلعم کی بد دعا سے قحط سالی ہونا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب (قبول دعوت اسلام سے) لوگوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو (اللہ سے) کہا :۔ اے اللہ (ان پر) سات برس (قحط ڈال دے) جیسے یوسف کے (زمانے میں) سات برس (قحط پڑا تھا) پس (اس دعا کا اثر بہت جلد ظاہر ہوا اور) قحط نے انہیں آلیا ۔ ہر چیز نیست ونابود ہو گئی ۔ یہانتک کہ لوگوں نے کھالیں مردار اور سڑے ہوئے جانور کھانے شروع کر دیئے اور بھوک کے باعث ضعف کی یہ حالت ہو گئی کہ جب اُن میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو اُسے دھواں سا دکھائی دیتا ۔ پس ابو سفیان آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی ۔ اے محمد ! صلے اللہ علیہ وسلم آپ تو خدا کی عبادت اور صلۂ رحم کا حکم دیتے ہیں ۔ مگر یہ آپ کی قوم (کے لوگ) مرے جاتے ہیں ۔ آپ ان کے لئے اللہ سے دعا کیجئے اس پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ۔ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ اِلٰی قَوْلِهٖ عَائِدُوْنَ یَوْمَ نَبْطِشُ

فَمَا دَعَ اللهَ لَهُمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّوْمِ +

البطشة الكبرى فالبطشة يوم بدر وقد مضت الدخان والبطشة واللزام وآية الروم

(ترجمہ اے نبی! (صلے اللہ علیہ وسلم) تم اس کا انتظار کرو جس دن آسمان ایک صریح دُھواں ظاہر کرے گا۔ اگر ہم ان کافروں سے عذاب دُور کریں تو یہ پھر کفر کریں گے۔ اس کی سزا ان کو اس دن ملے گی جس دن ہم ان کو ایک سخت گرفت میں پکڑیں گے (حضرت ابن مسعود) کہتے ہیں کہ بطشہ بدر کے دن ہوا اور بے شک دخان، بطشہ، لزام اور آیت روم سب واقع ہو چکے ہیں +

ف

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور لوگوں کا بھی خیال ہے۔ کہ قرب قیامت کے نزدیک سچ مچ ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا +

۵۱۵ ح ۳ آنحضرت کی دعا سے پانی برسنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ

شعر

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مجھے اکثر شاعر (ابوطالب) کا قول یاد آ جاتا ہے۔ جبکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دعائے استسقار مانگتے ہوئے دیکھتا۔ پس آپ منبر سے نہ اُترنے پاتے تھے کہ تمام پرنالے بہنے لگتے تھے۔ اور وہ (شعر) ابوطالب کا کلام ہے (ترجمہ) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) گورے رنگ کے ہیں۔ اُن کے چہرۂ مبارک کے طفیل ابر سے پانی مانگا جاتا ہے۔ وہ یتیموں کی پرورش کرنے والے اور بیوہ عورتوں کی جائے پناہ ہیں +

۵۱۶ ح ۵

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اُن کی

دعائے استسقاء میں عباس بن عبد المطلب کا توسل

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔

یہ عادت تھی کہ جب لوگ قحط زدہ ہوتے تو وہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے توسل سے پانی برسنے کی دعا مانگتے اور کہتے اے اللہ! (پہلے) ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔یا۔کے ساتھ توسل کیا کرتے تھے۔اور تو پانی برسا دیتا تھا۔اب ہم (اپنے نبی کے چچا کے ساتھ توسل کرتے ہیں پس (اب بھی تو رحم کر اور) پانی برسا دے۔راوی حدیث کہتا ہے کہ پانی برسنے لگتا۔

. . . .

آنحضرت کی دعا سے پانی بند ہو کر سورج نکل آنا

حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَسَأَلَهُ الدُّعَاءَ بِالْغَيْثِ تَكَرَّرَ كَثِيرًا وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَمَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

حضرت انس رض کی حدیث اس شخص کے بارے میں جو مسجد میں آتا تھا۔اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ پڑھ رہے تھے اور اس شخص نے آپ سے بارش کی دعا کے لئے کہا تھا۔کئی دفعہ آچکی ہے۔اس روایت میں اتنا زائد ہے کہ ہم نے چھ دن تک آفتاب کو نہ دیکھا۔پھر اگلے جمعہ کو ایک شخص اسی دروازے سے (مسجد میں) داخل ہوا۔اس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے۔اس شخص نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی۔یا رسول اللہ! مال خراب ہو گئے ہیں۔اور راستے رک گئے ہیں پس آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ پانی کو روک لے۔حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔اے اللہ! ہمارے آس پاس پانی برسا۔اور ہم پر نہ برسا۔ٹیلوں، پہاڑوں، سب نالوں اور درختوں کی جڑوں میں پانی برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم

قَالَ فَمَا انْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا وَنَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ ٭

کہ یہ فرماتے ہی پانی موقوف ہوگیا۔ اور ہم سب لوگ دھوپ میں چلنے پھرنے لگے ٭

۵۱۹ ح ۷ دعائے استسقاء

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ٭

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا۔ اے اللہ! ہم پر پانی برسا! اے اللہ ہم پر پانی برسا!! اے اللہ ہم پر پانی برسا!!!

۵۱۹ ح ۸ چادر اُلٹ کر دعا مانگنا

حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ تَقَدَّمَ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْا ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ٭

حضرت عبد اللہ بن زید کی حدیث استسقا کے بارے میں پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔ کہ آپ نے لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر کر قبلہ کی طرف منہ کر لیا۔ اور دعا مانگنے لگے۔ بعد اس کے اپنی چادر اُلٹ لی۔ پھر ہم لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی ٭

ف احنفیہ کے نزدیک چادر اُلٹ دینا مسنون نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بغرض فال نیک ایسا کیا ہوگا ٭

ف (۲)۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ استسقا کیلئے [illegible] مانگنا مسنون ہے۔ کوئی نماز خاص کر اس کے لئے مسنون نہیں۔ اگر بغیر [illegible] پڑھ لی جائے تو کچھ حرج نہیں۔ لیکن صاحبین کے [illegible] خاص نماز مسنون ہے اور انہی کے قول پر [illegible] کا فتوے ہے ٭

۵۲۰ ح ۹ استسقا کے لئے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے [illegible] ہاتھ استسقا کے سوا کسی اور دعا میں [illegible] بلند) نہ اُٹھاتے تھے۔ [illegible] اس قدر بلند [illegible] کی سفیدی

يُرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ۔

دکھائی دینے لگتی تھی ۔

۵۲۱ ج ۱۰ — بارش کے وقت دعائے خیر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ صَيِّبًا نَافِعًا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مینہ برستا دیکھتے۔ تو فرماتے "(اللّٰهُمَّ) صَيِّبًا نَافِعًا" (اے اللہ) فائدہ دینے والا پانی برسا ۔

۵۲۲ ج ۱۱ — تیز ہوا کے وقت آنحضرتؐ کے آثار

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الرِّيْحُ الشَّدِيْدَةُ اِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جب تیز ہوا چلتی تھی۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوف کے آثار معلوم ہوتے تھے ۔

۵۲۳ ج ۱۲ — مشرقی ہوائیں مبارک ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبا (مشرقی ہوا) کے ذریعہ سے میری مدد کی گئی ہے۔ اور قوم عاد دبور (مغربی ہوا) سے ہلاک کی گئی ہے" ۔

۵۲۴ ج ۱۳ — نجد سے شیطانی گروہ کے خروج کی پیشگوئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت دے"۔ لوگوں نے عرض کی۔ اور ہمارے نجد میں (بھی برکت کی دعا مانگئے) آپ نے (دوبارہ) فرمایا۔ "اے اللہ ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت دے"۔ لوگوں نے عرض کی اور ہمارے نجد میں بھی آپ نے فرمایا "وہاں زلزلے ہونگے اور فتنے ہونگے۔ اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلیگا"۔

۵۲۵ ج ۱۳ — غیب کی پانچ باتیں

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غیب کی کنجی پانچ ہیں۔ جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (۱) کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔ (۲) کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے رحم میں کیا چیز

مَا فِي غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ.

ہے۔ (۳) کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا (۴) کوئی نہیں جانتا کہ کس مقام میں مرے گا (۵) کوئی نہیں جانتا کہ پانی کب برسے گا"۔

بَابُ الْكُسُوفِ وَالْخُسُوفِ

سورج اور چاند گہن کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۵۲۶ ۱ کسوف و خسوف کے وقت نماز پڑھنا

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ قَالَ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ.

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آفتاب گرہن میں آگیا۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کھینچتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہم لوگ بھی حاضر ہوئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا "آفتاب اور ماہتاب کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن میں نہیں آتے۔ اور جب یہ بات دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو۔ اور دعا کیا کرو۔ یہاں تک کہ وہ حالت جاتی رہے" انہی سے ایک روایت میں ہے "یہ ان کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے"۔

ح ۵۲۷ ۲ کسوف خسوف کا

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ

مغیرہ بن شعبہ سے ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

کسی کے مرنے جینے سے تعلق نہیں

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ ۔

۹۲۵ م۳

نماز کسوف کی ترکیب

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ

میں (ایک مرتبہ) آفتاب گرہن میں آگیا۔ جس دن کہ حضرت ابراہیم فرزند حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی وفات کے باعث آفتاب گرہن میں آگیا ہے۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آفتاب و ماہتاب نہ کسی کے مرنے سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کے جینے سے۔ مگر جب تم گرہن کو دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو" +

حضرت عائشہ سے ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مرتبہ آفتاب گرہن میں آیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور (نماز میں) بہت طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو وہ بھی بہت طویل تھا۔ رکوع کے بعد قیام فرمایا تو بھی بہت طویل قیام کیا۔ مگر وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سجدہ بھی بہت طویل کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا۔ اس کے بعد نماز ختم کی۔ تو آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ پھر لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا جس میں اللہ کی حمد وثنا بیان کرکے فرمایا "آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ نہ کسی کے مرنے سے گہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی سے پس جب تم (گہن) دیکھو تو اللہ سے دعا کرو۔ اور نماز پڑھو

قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ۔

اور صدقہ دو" پھر آپ نے فرمایا " اے امت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خدا کی قسم اللہ سے زیادہ کوئی اس بات کی غیرت نہیں رکھتا کہ اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خدا کی قسم اگر تم اس بات کو جانو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ"

۵۲۹ ح ۴ — نماز کسوف با جماعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ أَنِ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آفتاب گرہن میں آیا تو نماز جماعت کا ساتھ اعلان کیا گیا تھا ؀

۵۳۰ ح ۵ — عذاب قبر سے پناہ مانگو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ذَكَرَتْ حَدِيْثَ الْكُسُوْفِ ثُمَّ قَالَتْ فِيْ آخِرِهٖ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ اُن سے کچھ پوچھنے آئی۔ اور اُس نے (بطور دُعا) ام المومنین سے کہا اللہ تمہیں عذاب قبر سے پناہ دے۔ تو حضرت عائشہ رضؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا لوگوں پر ان کی قبروں میں عذاب کیا جائیگا؟ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے فرمایا " ہاں" اس کے بعد حضرت عائشہ رضؓ نے حدیث خسوف بیان کی۔ جس کے آخر میں ہے کہ پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا " عذاب قبر سے پناہ مانگیں"

۵۳۱ ح ۶ — اکثر عورتیں شوہروں کا کفر کرتی ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ حَدِيْثَ الْكُسُوْفِ بِطُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے حدیث کسوف بطولہ مذکور ہے جسکے اخیر میں ہے کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (اس وقت) ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ میں کھڑے کھڑے کوئی چیز اپنے ہاتھ میں لی پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا حضرت صلعم

فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّۃَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَصَبْتُہٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَأَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا کَالْیَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُفْرِھِنَّ قِیْلَ یَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدَاھُنَّ الدَّھْرَ کُلَّہٗ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَأَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ ۔

نے فرمایا۔ میں نے جنت کو دیکھا تھا۔ اور ایک خوشہ انگور کی طرف میں نے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اگر میں اسے لے آتا تو تم اسے کھایا کرتے۔ جب تک کہ دنیا باقی رہتی۔ اور بعد اُس کے مجھے دوزخ دکھائی گئی تو میں نے آج کے مثل کبھی خوفناک منظر نہیں دیکھا۔ میں نے عورتوں کو دوزخ میں زیادہ پایا۔ لوگوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ نے یہ کیوں فرمایا؟ کیا اُن کے کفر کے سبب سے کہا کہ وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شوہر کا کفر کرتی ہیں۔ اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تو کسی عورت کے ساتھ تمام عمر احسان کرے۔ پھر اتفاقاً وہ کوئی بدسلوکی تیری طرف سے دیکھ لے تو فوراً کہہ دے گی۔ کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی" ۔

ح ۵۳۲ — سورج گہن کے وقت غلام آزاد کرو۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَۃِ فِیْ کُسُوْفِ الشَّمْسِ ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا ۔

ح ۵۳۳ — کسوف و خسوف کے وقت ذکر الٰہی کرنا چاہئے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزِعًا یَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَرُکُوْعٍ وَسُجُوْدٍ رَأَیْتُہٗ قَطُّ

حضرت ابی موسیٰ رضہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آفتاب گرہن میں آ گیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوف زدہ ہو کر کھڑے ہو گئے آپ کو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں قیامت نہ ہو جائے پس آپ مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام کیا۔ اور رکوع و سجود کے ساتھ آپ نے نماز پڑھی۔ اس قدر طویل نماز پڑھتے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا پھر آپ نے فرمایا۔ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ

يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ ٭

عزوجل (اپنے بندوں کو ڈرانے کے لئے) دکھاتا ہے۔ یہ (گرہن) نہ کسی کی موت کے سبب ہوتا ہے اور نہ کسی کی زندگی کے سبب سے۔ بلکہ اس کے ذریعہ اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ لہٰذا جب تم اسے دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف اور اُس سے دعا مانگنے اور اُس سے استغفار کرنے کی طرف جھک پڑو" ٭

ح ۵۳۴ — نماز کسوف میں قرأت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں قرأت بلند آواز سے کی۔ پھر جب آپ اپنی قرأت سے فارغ ہوئے۔ تو تکبیر کہی۔ پھر رکوع کیا۔ اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تو کہا "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" پھر دوبارہ قرأت کرنے لگے۔ (مگر یہ بات صرف نماز کسوف میں آپ نے کی۔ غرض اس نماز میں) دو رکعتوں کے اندر چار رکوع اور چار سجدے کئے ٭

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ

قرآن کے سجدوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حج ۱ — سورۃ النجم میں سجدہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَکَّةَ فَسَجَدَ فِیْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَیْرَ شَیْخٍ اَخَذَ کَفًّا مِنْ حَصًی اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰی جَبْهَتِهِ وَقَالَ یَکْفِیْنِیْ هٰذَا فَرَأَیْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ کَافِرًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورۃ النجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا، اور آپ کے ہمراہ سب لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ سوا ایک بڈھے کے جس نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے لی۔ اور اسے اپنی پیشانی تک اٹھا کر کہا۔ مجھے یہی کافی ہے۔ میں نے اس کو آخر میں دیکھا کہ بحالتِ کفر قتل کر دیا گیا۔ (اسلام نصیب نہیں ہوا) ✦

حج ۲ — سورۃ ص میں سجدہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صٓ لَیْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِیْهَا وَحَدِیْثُهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ تَقَدَّمَ قَرِیْبًا مِنْ رِوَایَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ زَادَ فِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سورہ ص کا سجدہ ضروری سجدوں میں نہیں ہے۔ اور بے شک میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نیز ان کی حدیث اس بارے میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا حضرت ابن مسعود کی روایت کے قریب ہی پہلے گزر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ آپ کے ہمراہ (اس وقت) نہ صرف مسلمانوں بلکہ مشرکوں اور جن و انس (سب) نے سجدہ کیا ✦

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا ۔

حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ النجم پڑھی تو آپ نے اس میں سجدہ نہیں کیا ۔

۵۳۵ ح ۳ — آپ نے سورہ نجم پڑھنے میں سجدہ نہیں کیا ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ اَسْجُدْ ۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی تو اس میں سجدہ کیا اور اس سبب کے بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے ۔ اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو سجدہ نہ کرتا ۔

۵۳۶ ح ۴ — اذا السماء انشقت میں سجدہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّوْرَةَ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے گر وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ سجدہ کرتے تھے ۔ اور ہم (بھی اسی وقت معًا) سجدہ کرتے تھے ۔ یہاں تک کہ ہم سے کوئی شخص (مارے اژدحام کے) اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ پاتا تھا ۔

۵۳۷ ح ۵ — ہر مقام سجدہ پر آنحضرت کا سجدہ کرنا

بَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ

سفر میں نماز کے چھوٹا ہونیکا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱: آنحضرت کی قیام میں قصر صلوٰۃ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں انیس روز قیام فرمایا۔ اور برابر قصر کرتے رہے۔

۲: دس روز کے قیام میں ... قصر صلوٰۃ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهُ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ تک گئے تو آپ برابر دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ مدینہ لوٹ آئے کسی نے اسکی نسبت پوچھا کہ آپنے مکہ میں کتنے روز قیام کیا؟ آپ نے فرمایا دس روز۔

۳: آنحضرتؐ کا نماز قصر پڑھانا

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت حارثہ بن وہب کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت امن کی حالت میں مقام منیٰ میں ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

۴: سفر حج میں آنحضرت اور شیخینؓ کا باجماعت قصر کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهِ ثُمَّ اَتَمَّهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں۔ کہ میں نے منیٰ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ کے ہمراہ دو رکعت نماز پڑھی اور عثمان رضؓ کے ہمراہ بھی ان کی شروع خلافت میں (دو ہی رکعت پڑھی) اس کے بعد انہوں نے پوری نماز پڑھنی شروع کردی۔

٥٤٤ ح ٥ — سفر حج میں حضرت عثمان کا چار رکعت پڑھانے پر تاسف

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا قِيْلَ لَهُ صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ٭

حضرت ابن مسعود رضہ سے پوچھا گیا کہ حضرت عثمان نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھی ہیں؟ تو انہوں نے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون پھر کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور ابوبکرؓ و عمر رضہ کے ہمراہ بھی منیٰ میں دو دو رکعتیں ہی پڑھیں پس افسوس ہے ان چار رکعتوں کے میرے حصے میں نہ ہی دو مقبول رکعتیں پڑیں ٭

٥٤٥ ح ٦ — ایک شب روز کی مسافت عورت بغیر محرم کے نہ کرے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ ٭

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اُسے جائز نہیں کہ ایک دن رات کی مسافت کا سفر ایسے حال میں کرے کہ اُس کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو" ٭

٥٤٦ ح ٧ — بحالت سفر مغرب کے فرضوں میں قصر نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ٭

عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ جب کبھی آپ کو سفر میں عجلت ہوتی تھی تو مغرب کی نمازیں دیر کر دیتے تھے۔ پھر جب اس کو پڑھتے تو تین رکعت پڑھتے تھے۔ اور پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر عشا کی نماز پڑھ لیتے تھے مگر اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور عشاء کے بعد نفل نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ نصف شب کو اُٹھتے (اور تہجد پڑھتے) ٭

٥٤٧ ح ٨ — بحالت نماز سواری کا رُخ غیر قبلہ ہونا نماز کا مانع نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (سواری پر) بحالت سواری

يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ •

غیر قبلہ ہونیکی نماز (نوافل) پوری کرلیتے۔

حدیث بالا کی تصدیق و عمل

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقِيلَ لَهُ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ •

حضرت انس رضہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے گدھے پر سواری کی حالت میں نماز پڑھی اور منہ ان کا قبلہ کے بائیں طرف تھا۔ اس پر اُن سے پوچھا گیا کہ آپ خلاف قبلہ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا۔ اگر میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا •

سفر حالت میں نفلوں کا عدم التزام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ •

حضرت ابن عمر رضہ فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (سفر میں) بہت رہا ہوں۔ مگر میں نے آپ کو سفر میں نماز نفل پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور اللہ تعالے کا ارشاد ہے "بیشک تم لوگوں کے لئے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے افعال ایک اچھی اقتدا ہے" •

۵۵۰ نماز نفل کا سواری پر پڑھنا

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ •

عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ رات کو سفر میں اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے۔ جس طرف وہ جا رہی تھی (اگرچہ کارخ غیر قبلہ ہو)

۵۵۱ سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشا کو ملا کر پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ •

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں نماز ظہر و عصر کو اور نماز مغرب و عشار کو ملا کر پڑھ لیا کرتے تھے •

۵۵۲ مریض پر بھی نماز ضروری ہے •

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمران بن حصین رضہ کہتے ہیں۔ کہ مجھے مرض بواسیر تھا۔ تو میں نے آنحضرت صلعم سے نماز پڑھنے کی بابت دریافت کیا۔ جس پر آپ نے فرمایا

فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ ۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا لَمْ تَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ ۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۔ کھڑے ہوکر نماز پڑھو۔ اور اگر (کھڑے ہوکر) نہ پڑھ سکو۔ تو بیٹھ کر۔ ورنہ پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو ۔

۲۵۳ ح ۱۴ — آنحضرت صلعم کی نماز تہجد بڑی عمر میں۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نقل کرتی ہیں۔ کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز شب کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی۔ تو آپ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے۔ پھر جب آپ رکوع کرنا چاہتے۔ تو کھڑے ہو جاتے۔ اور قریب تیس چالیس آیتوں کے پڑھ کر رکوع فرماتے ۔

۲۵۴ ح ۱۵ — نماز تہجد کے بعد کبھی صبح تک جاگنا کبھی سو رہنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی ایک روایت میں ہے۔ کہ پھر آپ دوسری رکعت میں بھی ایسا کرتے۔ اور جب نماز سے فارغ ہوتے۔ اور مجھے جاگتی دیکھتے تو میرے ساتھ باتیں کرنے لگتے۔ اور اگر میں سو جاتی تو آپ بھی لیٹ رہتے ۔

بَابُ التَّہَجُّدِ بِاللَّیْلِ

تہجد کا بیان (لفظ شب سے)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰہُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے اُٹھتے۔ تو فرماتے "اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے لئے ہے۔ تو آسمان وزمین اور اُن چیزوں کا جو اُن کے درمیان ہیں مدبر ہے۔ اور تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ تو نور ہے۔ آسمان وزمین اور اُن چیزوں کا جو اُن کے درمیان ہیں۔ (بے شک) تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ تو سچا ہے۔ اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ اور تیرا ملنا برحق ہے۔ تیری بات سچی ہے۔ اور جنت ودوزخ برحق ہے۔ کل نبی برحق ہیں۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں۔ اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں۔ تجھ پر ایمان لایا ہوں۔ تجھ پر بھروسہ کیا ہے۔ اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تیری ہی مدد سے مخالفین سے جھگڑتا ہوں اور تجھ کو ہی حکم بناتا ہوں۔ تو میرے اگلے پچھلے، ظاہر پوشیدہ گناہوں کو بخش دے تو ہی پہلے تھا اور آخر میں بھی تو ہوگا۔

اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ
غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ
اَنْ اَرٰى رُؤْيَا فَاَقُصَّهَا عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ
اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ
اَخَذَانِيْ فَذَهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ
فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ
وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَاِذَا فِيْهَا
اُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ
اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ
قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ اٰخَرُ
فَقَالَ لِيْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا
عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ
عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ
اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ
اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔

کوئی معبود نہیں ہے مگر تو (راوی کا اختلاف ہے) یا یہ کہا
تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ نیکی کرنے اور گناہوں
سے بچنے کی قوت تجھ ہی سے حاصل ہے"۔

۲۵۶ ح
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو نماز تہجد کی تلقین

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
کوئی شخص خواب دیکھتا۔ تو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے بیان کرتا تھا۔ مجھے بھی آرزو ہوئی
کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں تو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں نوجوان
تھا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں مسجد میں سویا کرتا تھا۔ چنانچہ میں نے
خواب دیکھا۔ کہ گویا فرشتوں نے مجھے پکڑا۔
اور دوزخ کی طرف لے گئے۔ جہاں میں دیکھتا
ہوں۔ کہ وہ ایسی پیچدار بنی ہوئی ہے۔ جیسے
کنواں۔ اور اس کے دو کھنبے ہیں۔ اور اس
میں کچھ لوگ ہیں۔ جنہیں میں نے پہچان
لیا۔ پس میں کہنے لگا۔ کہ دوزخ سے میں
خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ حضرت عبداللہ
(رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں۔ پھر ہمیں ایک فرشتہ
اور ملا۔ جس نے مجھ سے کہا۔ کہ تم ڈرو نہیں
اس خواب کو میں نے حفصہؓ سے بیان کیا۔
تو حفصہؓ نے اُسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے بیان کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ عبداللہ
کیا اچھا آدمی ہے۔ کاش وہ نماز شب
پڑھا کرتا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ
رات کو بہت کم سوتے
تھے۔

٢٥٧ ج
آنحضرت صلعم کا ایک یا دو رات نماز تہجد ترک کرنا۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ ۔

حضرت جندب بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے۔ تو ایک یا دو رات آپ (نماز تہجد کیلئے) نہیں اُٹھے ۔

٢٥٨ ج
حضرت علی اور فاطمہ کو نماز تہجد کیلئے آنحضرت صلعم کا حکم

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات اُن کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کے پاس گئے۔ اور فرمایا۔ تم دونو نماز کیوں نہیں پڑھتے۔؟ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہماری جانیں تو خدا کے اختیار میں ہیں۔ جب وہ ہمیں اُٹھائے گا۔ ہم اُٹھ جائیں گے۔ یہ سُنکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے۔ اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر میں نے سُنا کہ آپ اپنی ران پر ہاتھ مارتے اور فرماتے جاتے تھے "وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا" (انسان ہر ایک چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے) ۔

٢٥٩ ج
آنحضرت صلعم کا لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ النَّاسُ بِهِ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی کام (چاہے وہ آپ کو پسند ہی ہوتا) اس خوف سے بھی ترک کر دیتے تھے۔ کہ لوگ اس پر عمل کریں گے۔ اور وہ اُن پر فرض ہو جائے گا۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت التزاماً نہیں پڑھی۔ حالانکہ میں اسے پڑھتی تھی ۔

٢٦٠ ج
آنحضرت صلعم کا نماز تہجد میں طول قیام

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ

حضرت مغیرہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں اس قدر قیام فرماتے تھے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُوْلُ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ◆

کہ آپؐ کے دونو پاؤں یا آپؐ کی دونو پنڈلیاں ورم کر جاتی تھیں۔ اگر آپؐ سے کہا جاتا (کہ اس قدر عبادت نہ کیجئے) تو آپ فرماتے "کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں" ◆

۲۶۱
ح ۶
داؤد علیہ السلام کی نماز اور روزے سے تشبیہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ◆

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "اللہ کو تمام نمازوں سے زیادہ پسند داؤدؑ کی سی نماز ہے۔ اور تمام روزوں میں زیادہ پسند داؤدؑ کا سا روزہ ہے۔ جو نصف شب سوتے تھے۔ اور تہائی رات میں نماز پڑھتے تھے۔ اور پھر رات کے چھٹے حصے میں سو رہتے تھے ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایک دن نہ رکھتے تھے" ◆

۲۶۲
ح ۷
مداومتِ عمل پسندیدہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّائِمَ قِيْلَ لَهَا مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ◆

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل تھا جو مداومت پر ہو۔ کسی نے پوچھا۔ آپ رات کو کس وقت اُٹھتے تھے۔ تو اُنہوں نے بتایا۔ کہ مرغ کی آواز سُن کر اُٹھ جاتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس وقت مرغ کی آواز سُنتے اُٹھتے۔ اور نماز پڑھتے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ میں نے پچھلی شب میں آپ کو سوتے بھی پایا ہے ◆

۲۶۳
ح ۸
آنحضرتؐ کا نماز تہجد میں قیام کا دراز کرنا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ایک شب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز تہجد پڑھی۔ تو آپ برابر کھڑے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک بُرا ارادہ کیا۔ راوی نے پوچھا

هَمَمْتَ بِأَمْرِ سُوءٍ قِيلَ مَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ اُنہوں نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں ۔

۲۶۴ ح ۹ — تہجد کی رکعتیں معدد رکعات وتر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کے وقت تیرہ رکعت ہوتی تھی۔ (اس میں نماز وتر بھی شامل ہے)۔

۲۶۵ ح ۱۰ — تہجد کا وقت فجر سے ملا ہوا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت (نماز تہجد) پڑھتے تھے۔ ان ہی میں وتر اور سُنّت فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتی تھیں (جو آپ نے وقت پر ادا نے کی ہیں)۔

۲۶۶ ح ۱۱ — صوم وصلوٰۃ نوافل شبانہ روز

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں افطار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ خیال کرتے تھے کہ اب آپؐ اس مہینہ میں روزہ نہ رکھینگے۔ اور اگر روزہ رکھنے لگتے تھے (تو پے درپے رکھتے تھے) یہانتک کہ ہم لوگ خیال کرتے تھے کہ اب آپؐ اس مہینہ میں بالکل افطار نہ کرینگے۔ اور آپکی یہ حالت تھی کہ اگر تم چاہتے کہ آپؐ کو رات کیوقت نماز پڑھتے دیکھیں تو دیکھ سکتے۔ اور اگر تم چاہتے کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھیں (تو بھی) دیکھ لیتے ۔

۲۶۷ ح ۱۲ — تہجد گزار سے دخل شیطان بیکار۔ نماز تہجد موجب دلکشائی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میں سے ہر ایک کے پشت سر میں شیطان تین گرہ دے دیتا ہے جب وہ سونے لگتا ہے۔ تو ہر گرہ میں یہ پڑھ کر پھونک دیتا ہے۔

عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ وَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ ۔

"ابھی بہت رات ہے سو رہو"۔ پھر جب وہ بیدار ہوا۔ اگر اُس نے اللہ کا ذکر کیا۔ تو ایک گرہ کھُل جاتی ہے۔ اور اگر اُس نے وضو کر لیا تو دوسری گرہ کھُل جاتی ہے۔ پھر اگر اس نے نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ بھی کھُل جاتی ہے۔ اور صبح کو دل شاد اُٹھتا ہے۔ ورنہ صبح کو بد دل اور کسلمند اُٹھتا ہے ۔

۲۶۸ — ۱۳ — نماز تہجد نہ پڑھنے پر نفرت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا۔ کہ وہ برابر صبح تک سویا رہتا ہے۔ نماز تہجد کے لئے نہیں اُٹھتا۔ آپ نے فرمایا "شیطان اُسکے کان میں پیشاب کر دیتا ہے"۔

۲۶۹ — ۱۴ — تہائی رات سے ذات الٰہی کا آسمان دنیا پر نزول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمارا پروردگار بزرگ و برتر ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے چنانچہ جب پچھلی تہائی رات باقی رہجاتی ہے تو (خداوند تعالٰے) فرماتا ہے "مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ" (کوئی ہے! جو مجھ سے دعا کرے میں اُسکی دعا قبول کر لوں۔ کوئی ہے!! جو مجھ سے کچھ مانگے اور میں اُسے دوں۔ کوئی ہے!!! جو مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں)۔

۲۷۰ — ۱۵ — نماز تہجد پڑھ کر سوجانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ

حضرت عائشہؓ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی بابت دریافت کیا گیا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ آپ شروع رات میں سو رہتے تھے۔ اور پچھلی رات میں اُٹھکر نماز پڑھتے تھے

أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ ۔

بعد نماز کے پھر اپنے بستر پر تشریف لے آتے تھے پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ اٹھ کر اگر ضرورت غسل ہوتی تو غسل فرماتے۔ ورنہ وضو کرکے باہر تشریف لے جاتے ۔

۲۴۱ تہجد کی آٹھ رکعتیں اور تین وتر

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَىٰ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ۔

حضرت عائشہ رضی سے دریافت کیا گیا کہ رمضان میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز (شب) کس طرح ہوتی تھی۔ تو حضرت عائشہ رضی نے کہا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ (رات کو) نماز پڑھتے تھے نہ غیر رمضان میں۔ پہلے چار رکعت پڑھتے تھے تم اُن کی خوبی اور اُن کے طول کی بابت نہ پوچھو اسکے بعد آپ چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ پس تم اُن کی خوبی اور اُن کے طول کی کیفیت پوچھو بعد اسکے تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں۔ میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو رہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا "میری آنکھیں سو جاتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا" ۔

۲۴۲ تکان کی حالت میں نماز نفل بیٹھ کر پڑھنی چاہیے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے۔ تو (کیا دیکھتے ہیں کہ) ایک رسی دو ستونوں کے درمیان میں لٹک رہی ہے۔ آپنے فرمایا "یہ رسی کیسی ہے"؟ لوگوں نے عرض کی۔ یہ رسی زینب رضی کی (لٹکائی ہوئی) ہے۔ جب وہ (نماز میں کھڑے کھڑے) تھک جاتی ہیں تو اسی رسی میں لٹک جاتی ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں (یہ ہرگز نہ چاہیے) اسکو کھول ڈالو۔ تم میں سے ہر ایک اپنی طبیعت

الصَّلٰوةَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ٭

عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ ٭

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ يَقُصُّ فِيْ قَصَصِهٖ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؎

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ ٭

کہ خوش رہنے پر نماز پڑھے۔ پھر جب کہ تھک جاوے تو اُسے چاہیئے بیٹھ جاوے (یعنی بیٹھکر نماز پڑھنی چاہیئے) جانا چاہیئے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھے فرمایا: "عبد اللہ تم فلاں شخص کی طرح نہ ہوجانا کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا۔ مگر پھر اُس نے رات کو اُٹھنا ترک کر دیا" ٭

حضرت عبادہؓ بن صامت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے فرمایا "جو شخص رات کو اُٹھا اور کہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یا اور کوئی دعا کرے۔ تو اُسکی دعا قبول کر لی جائے گی۔ پھر وہ وضو کرکے نماز پڑھے۔ تو اُس کی نماز مقبول ہوگی" ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ وہ وعظ بیان کرتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے۔ اور اسی ذکر میں کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: "تمہارا بھائی (عبد اللہ بن رواحہ) لغو بات نہیں کہتا۔ (دیکھو وہ کیا اچھے مضامین بیان کرتا ہے)":-

"ہم میں خدا کے رسول ہیں جو صبح کو کتاب پڑھتے ہیں۔ انہوں نے گمراہی سے نکالکر"

٢٤٣ ح١٧ — رات کو اُٹھنے کی عادت ڈالکر چھوڑ دینا بُرا ہے

٢٤٤ ح١٨ — نمازِ تہجد سے پہلے پڑھنے کی دعا۔

٢٤٥ ح١٩ — آنحضرتؐ کا ذکر وعظ میں

أرانا الهدى بعد العمى فقلوبنا
به موقنات أن ما قال واقع
يبيت يجافي جنبه عن فراشه
إذا استثقلت بالمشركين المضاجع

عن ابن عمر رضي الله
عنهما قال رأيت على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم
كأن بيدي قطعة من إستبرق
فكأني لا أريد مكانا من الجنة
إلا طارت إليه ورأيت كأن
اثنين أتياني وذكر باقي الحديث
وقد تقدم ۔

عن جابر بن عبد الله
رضي الله عنهما قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعلمنا
الاستخارة في الأمور كلها
كما يعلمنا السورة من القرآن
يقول إذا هم أحدكم
بالأمر فليركع ركعتين من
غير الفريضة ثم ليقل
اللهم إني أستخيرك بعلمك
وأستقدرك بقدرتك و
أسألك من فضلك العظيم
فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم
ولا أعلم وأنت علام الغيوب
اللهم إن كنت تعلم أن هذا
الأمر خير لي في ديني ومعاشي

٭ ہمیں ہدایت پر لگایا۔ اب ہمارے دل کو یقین ہے
کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں واقعی (ٹھیک) ہوگا ٭
٭ وہ رات اس طرح کاٹتے ہیں کہ ان کا پہلو فرش سے الگ
رہتا ہے جبکہ مشرکوں سے بچھونے بھاری ہوتے ہیں ٭

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں
میں نے یہ خواب دیکھا۔ کہ گویا میرے ہاتھ میں
استبرق کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور میں جنت کے
جس مقام میں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے وہاں
لے کر اڑ جاتا ہے۔ اور میں نے یہ دیکھا کہ گویا
میرے پاس دو شخص آئے۔ (الیٰ آخرہ پوری
حدیث بیان کی جو پہلے گذر چکی ہے) ٭

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں
استخارہ کی تعلیم فرمایا کرتے تھے۔ اور اس اہتمام
سے جسطرح ہمیں آپ قرآن کی تعلیم فرماتے
تھے۔ اور ارشاد فرمایا کرتے تھے: جب تم
میں سے کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے تو اُسے
چاہیے کہ فرض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے
اور بعد نماز کے کہے اللهم إني أستخيرك
بعلمك وأستقدرك بقدرتك
وأسألك من فضلك العظيم
فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم
ولا أعلم وأنت علام الغيوب
اللهم إن كنت تعلم أن هذا
الأمر خير لي في ديني ومعاشي
وعاقبة أمري۔ یا آپ نے فرمایا

۲۷۶
حج
ح کا جز

۲۷۷
حج
نماز استخارہ
و دعا

وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ
أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي
وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ
وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ
شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَ
عَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ
أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ
عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ
وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ
أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ ۔

عاجل امری و آجلہ فاقدرہ لی
ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ و ان
[illegible]
[illegible]
امری" یا یوں فرمایا "عاجل امری
و آجلہ فاصرفہ عنی
واصرفنی عنہ واقدر لی
الخیر حیث کان ثم ارضنی
بہ" پھر فرمایا "اور اپنی حاجت کو
اللہ سے عرض کرے"۔

٢٧٨ ح ٢٢ — سنت فجر کی تاکید

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ
النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا
عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی نفل پر اس
قدر التزام نہ کرتے تھے۔ جیسا کہ سنت
فجر کی دونوں رکعتوں پر آپ التزام فرماتے
تھے)۔

٢٧٩ ح ٢٣ — فجر کی سنتوں کا ہلکا پڑھنا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى إِنِّي
لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اُن دو رکعتوں کو جو نماز صبح سے
پہلے پڑھی جاتی ہیں بہت ہلکی پڑھتے تھے۔ یہاں تک
کہ میں اپنے دل میں کہتی تھی کہ شاید آپ نے (صرف)
ام القرآن (یعنی سورۂ فاتحہ) پڑھی ہے۔

٢٨٠ ح ٢٤ — تین عملوں کی وصیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي
بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى
أَمُوتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ
الضُّحٰى وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ ۔

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میرے جانی
دوست نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی
وصیت فرمائی ہے میں اُنہیں ہرگز نہ چھوڑوں گا۔
یہاں تک کہ مر جاؤں۔ سو وہ تین باتیں یہ ہیں)۔
(۱) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔ (۲) نماز چاشت
پڑھنا۔ (۳) وتر پڑھ کر سونا۔

٢٨١ ح ٢٥

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ ۔

ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے تھے۔ اور صبح سے پہلے دو رکعتیں ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً ۔

حضرت عبداللہ بن مزنی رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ مغرب کی نماز سے پہلے نفل پڑھو۔ (اس کا تکرار فرمایا) اور تیسری بار یہ فرمایا۔ البتہ جو شخص چاہے۔ ناپسند یہ اسلئے کہ لوگ اسے سنّت نہ سمجھ لیں ۔

صبح اور ظہر کی سنتوں کی تاکید

[illegible] نفل مغرب [illegible] ہیں

بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۲۸۳ تین مسجدوں کے سوا سفر کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی (۱) مسجد حرام یعنی کعبہ (۲) مسجد رسول اور (۳) مسجد اقصےٰ “ ۔

ح ۲۸۴ مسجد نبوی میں ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک نماز میری مسجد میں افضل ہے ہزار نمازوں سے جو اور کسی مسجد میں (پڑھی) ہوں۔ سوائے مسجد حرام کے “ ۔

۲۸۵ ح

نماز چاشت کا ذکر اور آفتاب نکلنے وقت اور غروب سے پہلے نوافل کا عدم جواز۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ مَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ نماز چاشت نہ پڑھتے۔ مگر جس دن مکہ میں جاتے ضرور پڑھتے کہ وہ مکہ میں چاشت ہی کے وقت جاتے تھے پس کعبہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے۔ اور جس دن مسجد قبا میں جاتے (اس دن بھی نماز چاشت پڑھتے) اور وہ ہر ہفتہ مسجد قبا میں جاتے۔ پس جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو اس بات کو برا جانتے کہ بغیر نماز پڑھے اس سے باہر نکل آئیں۔ اور حضرت ابن عمرؓ بیان کیا کرتے تھے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کو سوار اور پیدل جایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا میں نے اپنے دوستوں کو کرتے دیکھا ہے لہذا میں کسی شخص کو منع نہیں کرتا کہ رات میں یا دن میں جس وقت چاہے نماز پڑھے۔ سوا اسکے کہ طلوع آفتاب (کے وقت نماز پڑھنے) کا قصد نہ کرے اور نہ غروب آفتاب (کے وقت)۔

۲۸۶ ح

آنحضرتؐ کا منبر و گھر کا درمیانی قطعہ جنتی باغ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي ۔

ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔ اور میرا منبر (قیامت میں) میرے حوض پر ہوگا"۔

بَابُ الْاِسْتِعَانَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں ہاتھ سے مدد لینے کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۸۷ ح — نماز میں سلام کا جواب دینا منع ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا وَقَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے۔ حالانکہ آپؐ نماز میں ہوتے تھے۔ اور آپؐ ہمیں جواب بھی دے دیا کرتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے اور ہم نے آپؐ کو (نماز میں) سلام کیا۔ تو آپؐ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ اور بعد نماز فرمایا "نماز میں مشغولی ہوتی ہے"۔

۲۸۸ ح — نماز میں سکوت کا حکم

وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَحَدُنَا یُکَلِّمُ صَاحِبَہٗ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ ۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم نماز میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (پہلے) کلام کر لیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ"۔ جس پر ہمیں نماز میں سکوت کا حکم دیا گیا۔

۲۸۹ ح — ایک سے زیادہ دفعہ حرکت نماز میں مکروہ ہے

عَنْ مُعَیْقِیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الرَّجُلِ یُسَوِّی التُّرَابَ حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ کُنْتَ

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نسبت جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرتا تھا۔ یہ فرمایا۔ "اگر تم یہ کرنا ہی چاہتے ہو تو ایک مرتبہ سے

فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ۔

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ صَلَّى يَوْمًا فِي غَزْوَةٍ وَلِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ ثَمَانَ وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ حَدِيثَ الْخُسُوفِ وَقَالَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّارَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ

زیادہ نہ کرو"۔

۲۹۰ خ — جنگ میں نماز

ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنگ میں نماز پڑھی۔ اور سواری کی لگام اُن کے ہاتھ میں تھی۔ سواری ان سے شوخی کر رہی تھی اور وہ اسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ اور جب اُن سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ تو کہنے لگے۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ سات یا آٹھ جہاد کئے ہیں۔ اور میں نے آپ کی آسان روی دیکھی ہے۔ اور بے شک مجھے یہ بات کہ میں اپنی سواری کے ہمراہ رہوں۔ اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دیتا۔ اور وہ اصطبل میں چلی جاتی۔ اور مجھے تکلیف ہوتی۔

۲۹۱ م — جہنم میں ایک عرب مخترع بت پرستی

حضرت عائشہؓ نے حدیث کسوف بیان کی اور اس روایت میں بیان کیا کہ (آنحضرت صلعم نے فرمایا) اور بیشک میں نے جہنم کو دیکھا کہ اسکا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑے ڈالتا ہے۔ اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا۔ اور یہ وہی شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانوروں کے آزاد کرنے کی رسم ایجاد کی۔

۲۹۲ خ — نماز میں جواب سلام دینے کی ہدایت

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی کام کیلئے بھیجا چنانچہ میں گیا اور اس کام کو پورا کر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپکو سلام کیا مگر آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا جس سے میرے دل کو اتنا رنج ہوا کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے پس میں نے اپنے دل کو کہا۔ کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

بِهِ أَعْلَمُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ ◆

مجھ سے ناخوش ہو گئے۔ (غالباً اسی سبب سے کہ میں نے آپ کے پاس آنے میں دیر کی۔ پھر میں نے آپ کو سلام کیا۔ تو (اب بھی) آپ نے جواب نہیں دیا۔ تو اس پر میرے دل میں پہلی مرتبہ سے بھی زیادہ رنج پیدا ہوا۔ پھر میں نے آپ کو سلام کیا۔ تو (اب کے) آپ نے جواب دیا۔ اور فرمایا: مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے یہ امر مانع تھا۔ کہ میں نماز پڑھ رہا تھا (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر تھے۔ اور قبلہ کی طرف منہ نہ تھا۔ (اس لئے میں تمیز نہ کر سکا۔ کہ آپ نماز میں ہیں) ◆

۲۹۳
ح
کولہے پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا ◆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمادی تھی۔ کہ "کوئی شخص کولہے پر ہاتھ رکھکر نماز نہ پڑھے" ◆

بَابُ السَّهْوِ

سجدۂ سہو کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۴
ح
سہو کے سجدے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھیں۔ تو بعد نماز عرض کی گئی۔ کہ کیا نماز میں کچھ زیادتی کر دی گئی ہے؟

لَهَا أَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَالِكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ ٭

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا وَكَانَ عِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهِ فَقُوْلِيْ تَقُوْلُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِيْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ٭

آپ نے فرمایا "وہ کیا؟" عرض کی گئی۔ حضور نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ نے بعد اسکے کہ سلام پھیر چکے تھے۔ (سہو کے) دو سجدے کئے ٭

حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پھر میں نے آپکو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میرے پاس انصار کی عورتیں بیٹھی تھیں میں نے ایک لونڈی کو بھیجا۔ اور اس سے کہدیا کہ آپکے پہلو میں کھڑی ہوکر عرض کرنا کہ اُم سلمہؓ پوچھتی ہیں۔ یا رسول اللہ میں نے آپکو ان دو رکعتوں سے منع فرماتے سُنا ہے حالانکہ میں آپکو دیکھتی ہوں کہ آپ ان دونو رکعتوں کو پڑھتے ہیں۔ پس اگر حضرت (صلعم) اپنے ہاتھ سے تیری طرف اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ چنانچہ اس لونڈی نے ایسا ہی کیا۔ آپنے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کی بابت پوچھا۔ (در اصل) بات یہ ہے۔ کہ قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ میرے پاس آگئے تھے۔ انہوں نے میری ان دو رکعتوں میں جو ظہر کے بعد ہیں۔ دیر کرا دی۔ پس یہ ہی دو رکعتیں ہیں۔ (انکو کہدیہ نفل نماز نہیں)" ٭

۲۹۵
ج
عصر کے بعد ظہر تک کوئی نماز نہیں

بَابٌ فِي الْجَنَائِزِ

نماز جنازہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۶ ح — وحدانیت پر ایمان رکھنے والے کو بہشت کی خوشخبری

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ ۔

حضرت ابوذر کہتے ہیں۔ کہ ایکمرتبہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے پروردگار (کی طرف) سے میرے پاس ایک آنیوالا آیا۔ اور اُس نے مجھے خبردی۔ (یا آپ نے یہ فرمایا:" مجھے خوشخبری دی) کہ جو شخص میری اُمت میں سے اس حال میں مریگا۔ کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوگا" میں نے عرض کی۔ اگرچہ اُس نے زنا کیا ہو اور چوری بھی کی ہو۔ آپ نے فرمایا: "(ہاں) اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری بھی کی ہو"۔

۲۹۷ ح — مشرک کیلئے دوزخ اور موحد کیلئے جنت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اس حال میں مرجائے۔ کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہو۔ وہ دوزخ میں داخل ہوگا" میں نے پوچھا۔ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ (فرمایا) "وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

۲۹۸ ح — سات اوامر اور چھ نواہی

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

حضرت برا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا۔ اور چھ چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ حکم تو ان کا دیا تھا: "(۱) جنازوں کے ہمراہ جانا (۲) مریض

وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ ۔

عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِيْ أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِيْ أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّيْ أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا ۔

کی عیادت کرنا ۔ (۳) دعوت قبول کرنا ۔ (۴) مظلوم کی مدد کرنا ۔ (۵) قسم کا پورا کرنا ۔ (۶) سلام کا جواب دینا ۔ (۷) اور چھینکنے والے کو جواب دینا "(یعنی الحمد للہ کہنا) ۔ اور منع یہ فرمایا تھا " (۱) چاندی کے برتن ۔ (۲) سونے کی انگوٹھی (۳) حریر (۴) دیبا (۵) قز ۔ اور (۶) استبرق (کا استعمال)"

ام العلاؓ ایک انصاری خاتون سے روایت ہے (جو آنحضرت صلعم سے بیعت کرنیوالوں میں سے تھیں) کہ مہاجرین بذریعہ قرعہ (انصار میں) تقسیم کئے گئے ۔ تو ہمارے حصے میں عثمانؓ بن مظعون آئے جنہیں ہم نے اپنے گھر میں آتارا ۔ پھر وہ اس مرض میں مبتلا ہوگئے جس میں انہوں نے وفات پائی پس جب وہ جان بحق ہوگئے ۔ اور ہم انہیں غسل دے کر ان ہی کے کپڑوں میں کفنا چکے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ۔ میں نے کہا اے ابو سائبؓ تم پر خدا کی رحمت ہو ۔ میری شہادت تم پر یہ ہے ۔ کہ اللہ نے تمہیں سرفراز کر دیا ۔ جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " تمہیں کیا معلوم کہ اللہ نے انہیں سرفراز کر دیا ۔ میں نے عرض کی ۔ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ۔ (اگر اللہ انہیں سرفراز نہ کرے) تو وہ کون ہوگا ۔ جسے اللہ سرفراز کرے ؟ آپ نے فرمایا " بیشک انہیں (اچھی حالت میں) موت آئی ہے اور بخدا میں بھی ان کیلئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں ۔ خدا کی قسم میں نہیں جانتا (حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں) کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا" ام علاؓ کہتی ہیں کہ اسکے بعد میں نے کسی کے پاک ہونیکی شہادت نہیں دی ۔

۲۹۹
کسی کی نسبت یقینی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ دوزخی ہے یا بہشتی

۳۰۰ ح — شہید پر فرشتوں کا سایہ کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِیْ جَعَلْتُ اَکْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْھِہٖ اَبْکِیْ وَیَنْھَوْنِیْ عَنْہُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْھَانِیْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِیْ فَاطِمَۃُ تَبْکِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبْکِیْنَ اَوْ لَا تَبْکِیْنَ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا حَتّٰی رَفَعْتُمُوْہُ ۔

جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ جب میرے والد (جنگ احد میں) شہید ہوئے۔ تو میں بار بار ان کے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تھا اور روتا تھا۔ لوگ تو مجھے اس سے منع کرتے تھے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم منع نہ فرماتے تھے۔ پھر میری پھوپھی فاطمہ بھی رونے لگیں اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رو چاہے نہ رو فرشتے برابر اُن پر اپنے پروں سے سایہ کئے رہے یہاں تک کہ تم نے انہیں معرکۂ جنگ سے اُٹھایا“۔

۳۰۱ ح — نجاشی کی نماز جنازہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعًا ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر سنائی۔ جسدن کہ وہ مرے۔ پھر آپ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور لوگوں کو صف بستہ کرکے چار تکبیریں کہیں۔ (اور نماز جنازہ ادا کی)۔

۳۰۲ ح — جنگ موتہ کے علمبردار

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ وَاِنَّ عَیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَھَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ فَفُتِحَ لَہٗ ۔

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنگ موتہ میں اول زیدؓ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوئے۔ پھر جعفرؓ نے جھنڈا لیا۔ وہ بھی شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید ہوگئے۔ اس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ پھر خالد بن ولیدؓ نے بغیر سرداری کے جھنڈا لیا۔ تو اُن کے ہاتھ پر لڑائی فتح ہوئی۔

۳۰۳ ح

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ ٭

"جس مسلمان کے تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں مرجائیں۔ تو اللہ اسے جنت میں داخل فرماتا ہے۔ بچوں پر اپنی عنایت زیادہ ہونے کی وجہ سے" ٭

اُنکے والدین پر مہربانی فرماتا ہے

۳۰۳ ح ۹ غسل میت

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ ٭

حضرت اُمّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے وفات پائی تو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا "انہیں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ (اگر تم ضرورت سمجھو) غسل دو۔ پہلے خالص پانی سے۔ پھر بیری کے پانی سے۔ اور اخیر مرتبہ کافور ڈال دو۔ یا کچھ تھوڑا سا کافور مل دو جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے اطلاع دینا" چنانچہ جب ہم فارغ ہوئیں۔ تو آپؐ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنی تہ بند دی۔ کہ اسے ان کے بدن سے ملا دو۔ یعنی اسکی ازار بنادو ٭

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّهُ قَالَ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ٭

دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ آپنے فرمایا "ان کے داہنے جانب اور وضو کے مقامات سے غسل کی ابتدا کرنا" اُم عطیہ کہتی ہیں کہ ہم نے کنگھی کرکے اُن کے بالوں کے تین حصے کردیئے تھے ٭

۳۰۴ ح ۱۰ تین کپڑوں میں کفنانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تین سپید کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ جو یمنی سحولی تھے۔ روئی کے بنے ہوئے۔ ان میں نہ قمیص تھا اور نہ عمامہ ٭

۳۰۵ ح ۱۱ مقام حج میں میت کا غسل اور کفن۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہ ایک شخص اس حالت میں کہ عرفات میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وقوف کر رہا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا ۔

ناگاہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ اور سواری نے اُسکی گردن توڑ ڈالا۔ (جس سے وہ مرگیا) تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے غسل دو۔ خواہ خالص پانی سے۔ خواہ بیری کے پانی سے۔ اور اسے دو کپڑوں میں کفن دے دو۔ اسکے جسم میں خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر بند نہ کرنا۔ کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بحالتِ احرام لبیک کہتا ہوا اُٹھائے گا"۔

۳۰۷
باب
منافق کا جنازہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ وَقَالَ آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن ابی منافق جب مرگیا۔ تو اس کے بیٹے نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ مجھے اپنا کُرتا دیجیے جس میں اُسے کفن دیا جائے۔ اور اُسکی نماز پڑھیے اور اُس کیلئے بخشش کی دعا مانگیے۔ تو آپ نے اپنا قمیص دیدیا اور فرمایا "(جب جنازہ تیار ہو جائے) مجھے اطلاع دینا میں اس کی نماز پڑھ دوں گا۔ چنانچہ اُس نے آپ کو اطلاع دی۔ مگر جب آپ نے چاہا۔ کہ اس کی نماز پڑھیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روک لیا۔ اور عرض کی۔ کیا منافقوں پر نماز (جنازہ) پڑھنے سے اللہ نے آپ کو منع نہیں فرمایا؟ جس پر آپ نے فرمایا "مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ"۔ پس آپ نے اسکی نماز پڑھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا" ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَاَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ ٭

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ عبداللہ بن ابی کی میت پر تشریف لائے جبکہ اسے قبر میں رکھ دیا گیا تھا۔ آپنے اُسے نکلوایا۔ اور اپنا لعاب اسکے جسم پر ڈالا۔ اور اپنا قمیص پہنا دیا ٭

۳۰۸ ح ۱۳ دفن شدہ میت صحابی کے جسم پر لعاب آنحضرت صلعم۔

عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهٗ بِهٖ اِلَّا بُرْدَةً اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَاَنْ نَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ ٭

حضرت خبابؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے محض اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی۔ پس ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ قائم ہو گیا۔ ہم میں سے بعض لوگ تو ایسے ہیں جو مر گئے۔ اور انہوں نے اپنے ثواب میں سے (دنیا میں) کچھ نہیں لیا۔ انہی لوگوں میں مصعبؓ بن عمیرؓ تھے۔ اور ہم میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جن کیلئے اُن کا پھل پک گیا اور وہ اُسے اٹھا اٹھا کے کھاتے ہیں۔ مصعبؓ بن عمیر احد کے دن شہید ہوئے۔ تو ہم لوگوں نے (اُنکے لباس میں) اتنا نہ پایا۔ کہ جس سے اُنہیں کفنا دیتے۔ سوائے ایک چادر کے (وہ بھی ایسی چھوٹی کہ) اگر اس سے ہم ان کا سر ڈھانکتے تھے تو اُن کا پاؤں کھلجاتا اور جو پاؤں ڈھانکتے تو سر کھلجاتا۔ آخر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا۔ کہ "اُنکا سر چھپا دو۔ اور اُن کے پیروں پر کچھ اذخر (گھاس) ڈال دو" کیونکہ شہید کو کفن اسی کے لباس سے دیا جاتا ہے۔

۳۰۹ ح ۱۴ مفلس کا کفن

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا اَتَدْرُوْنَ

حضرت سہلؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے بُنی ہوئی بُردہ (چادر) لائی۔ جسمیں حاشیہ بھی تھا۔ پھر سہلؓ نے حاضرین سے پوچھا۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ بُردہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ "بُردہ" شملہ یعنی چادر کو

۳۱۰ ح ۱۵ آنحضرت صلعم کے پہنے ہوئے کپڑے کا کفن

سَأَلْتُهُ ثُمَّ سَأَلُوا الشَّمْلَةَ قَالَ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا فَقَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ ؀

کہتے ہیں۔ اُس عورت نے کہا۔ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے۔ اور اس غرض سے لائی ہوں کہ آپکو پہنا دوں۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے قبول فرمایا۔ اُسوقت آپکو کپڑے کی ضرورت بھی تھی۔ آپ باہر تشریف لائے۔ تو وہ چادر آپکی ازار تھی۔ ایک شخص نے اسکی تعریف کی۔ اور کہا یہ مجھے دیدیجئے۔ (چنانچہ آپنے وہ اُسے دیدی) لوگوں نے (اس شخص سے) کہا۔ تونے اچھا نہ کیا۔ اسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت ضرورت کی حالت میں پہنا تھا۔ مگر تونے آپ سے مانگ لی۔ حالانکہ تو جانتا ہے۔ آپ سوال کو رد نہیں کرتے۔ اس شخص نے کہا۔ خدا کی قسم۔ میں نے اسلئے نہیں مانگا کہ میں اس کو پہنوں۔ بلکہ اس غرض سے لیا ہے کہ وہ میرا کفن ہوگی۔ حضرت سہل رضؓ کہتے ہیں۔ کہ پھر وہ اس کا کفن ہی ہوئی ؀

۳۱۱ ح ۱۲ — عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانیکی ممانعت

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ؀

حضرت ام عطیہ رضؓ کہتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ہمراہ جانے سے ممانعت کر دیگئی تھی۔ مگر کوئی سخت تاکید نہیں کیگئی ؀

۳۱۲ ح — شوہر کی وفات پر عورت کا سوگ

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ؀

حضرت ام حبیبہ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ کسی عورت کو جو اللہ پر ایمان رکھتی ہو۔ یہ جائز نہیں۔ کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ مگر (اپنے) شوہر پر چار مہینے دس دن تک (سوگ کرنا چاہیئے) ؀

٣١٣
ح ١٧
صبر صدمے کے وقت بہتر ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّيْ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت پر ہوا۔ جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ "(اے عورت) اللہ سے ڈر اور صبر کر"۔ اس نے کہا۔ مجھ سے الگ رہو۔ کیونکہ تمہیں میرے جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ پھر اس عورت کو بتایا گیا۔ کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے (تو نے کیسا گستاخانہ جواب دیا) اس پر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر حاضر ہوئی۔ جس نے آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہ دیکھا اور عرض کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ "صبر صدمے کے وقت بہتر ہے"۔

٣١٤
ح ١٨
رحم سے رونا جائز

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپ کے پاس آدمی بھیجا کہ میرا لڑکا حالتِ نزع میں ہے۔ تشریف لائیے آپ نے کہلا بھیجا۔ کہ وہ سلام کہتے ہیں اور (فرماتے ہیں) "جو اللہ نے دے دیا۔ اور جو لے لیا۔ سب اُسی کا ہے۔ اور ہر چیز اُسکے ہاں ایک مدّت معیّن کیواسطے ہے۔ پس چاہیئے کہ بامیدِ ثواب صبر کریں"۔ انھوں نے پھر آپؐ کے پاس آدمی بھیجا۔ اور قسم دلائی۔ کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ (یہ سُن کر) آپ کھڑے ہوگئے۔ آپ کے ہمراہ سعدؓ بن عبادہ۔ معاذ بن جبل۔ اُبی بن کعب۔ زید بن ثابت اور چند دیگر لوگ تھے۔ (جب آپ پہنچے) تو وہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ
وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا شَنٌّ
فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ
سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا
قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا
اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَ
إِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ
الرُّحَمَاءَ ۔

۳۱۵ وج
عورت کو قبر میں پاکباز کا اتارنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى
الْقَبْرِ قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ
تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ
فِيكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ
فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ
فَانْزِلْ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا ۔

۳۱۶ ج
مشرک کے اعزہ کے رونے سے میت پر عذاب ہونا

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ
أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ مَوْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ فَقَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ
وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَذِّبُ
الْمُؤْمِنَ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

صاحبزادے کو اٹھا کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس لائے۔ اور (اس وقت) اُن کی جان
اس طرح تڑپ رہی تھی۔ گویا مشک (لڑھکتی)
ہے۔ جسے دیکھ کر آپ کی دونوں آنکھوں سے
آنسو بہنے لگے۔ سعدؓ نے عرض کی یا رسول اللہ
یہ کیا؟ آپ نے فرمایا "یہ رحمت ہے جو اللہ نے
اپنے بندوں کے دل میں رکھی ہے۔ اور اللہ اپنے
ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوں"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
صاحبزادی (حضرت ام کلثومؓ) کے جنازے کے
ہمراہ گئے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبر کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ
کے آنسو بہ رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا "کیا
تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے جماع نہ
کیا ہو"؟ ابوطلحہؓ نے عرض کی "میں ہوں۔ اُسے
رسول خدا صلعم نے فرمایا" تم ہی قبر میں اتارو"
چنانچہ وہ انکی قبر میں اُترے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میت
پر اس کے اعزہ کے رونے کے سبب سے بھی
عذاب ہوتا ہے" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات
کے بعد یہ خبر حضرت عائشہؓ کو ملی۔ تو انھوں نے
کہا۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے۔ خدا کی قسم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ "مومن
پر اس کے اعزہ کے رونے سے عذاب کیا جاتا
ہے"۔ بلکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ

لٰكِنْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى ۔

فرمایا تھا "اللہ کافر پر اس کے اعزہ کے رونے کے سبب سے عذاب زیادہ کرتا ہے"۔ اور انہوں نے کہا۔ تمہیں قرآن شریف کی (یہ) آیت کافی ہے کہ "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى"۔ (اور کسی کا بوجھ کسی پر نہ رکھا جائیگا)۔

٣١٧ ج ٢١ — کفار کے اعزہ کے رونے سے میت کو عذاب کی تصدیق

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يَبْكِيْ عَلَيْهَا اَهْلُهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا ۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کی قبر کے پاس سے گزرے۔ جس پر اُسکے اعزہ رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا "یہ لوگ اس کے لئے رو رہے ہیں۔ حالانکہ اس سے اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے"۔

٣١٨ ج ٢٢ — (١) رسول خدا پر جھوٹ بولنا دوزخی بننا ہے (٢) میت پر نوحہ کرنے سے عذاب

عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ ۔

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "میرے اوپر جھوٹ بولنا۔ (یعنی میری طرف ایسی بات منسوب کرنا جو میں نے نہیں کہی) ایسا نہیں ہے۔ جیسے تم میں سے کسی پر جھوٹ بولنا۔ بلکہ جو شخص میرے اوپر جھوٹ بولے۔ اُسے چاہیئے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا ڈھونڈ لے"۔ اور میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے (آپ فرماتے تھے۔ کہ "جو شخص کسی پر نوحہ کریگا۔ اُس پر اس نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب کیا جائیگا"۔

٣١٩ ج ٢٣ — ماتم میں جاہلیت کی باتیں کرنیوالا مسلمان نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص (ماتم میں اپنے) رخساروں پر طمانچے مارے (یا) گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

٣٢٠ ج ٢٤

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں۔ کہ

ایک تہائی سے زیادہ خیرات نہیں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ
وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ إِنِّيْ قَدْ
بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى
وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ إِلَّا
ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ
مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ بِالشَّطْرِ
قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ
وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ أَوْ كَثِيْرٌ إِنَّكَ
أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ
خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً
يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَإِنَّكَ
لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا
وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى
مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَأَتِكَ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ
بَعْدَ أَصْحَابِيْ قَالَ إِنَّكَ
لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا
صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً
وَرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ
حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَ
يُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ
أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا
تَرُدَّهُمْ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ
الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ
لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے سال جبکہ
میں ایک مرض میں مبتلا تھا۔ میری عیادت کو
تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کی میری مرض
(کے سبب) یہ حالت ہے۔ اور میں مالدار ہوں۔
مگر میرا وارث میری بیٹی کے سوا کوئی نہیں۔ تو کیا
میں اپنے مال کی دو تہائی خیرات کر دوں؟ آپنے
فرمایا "نہیں" میں نے عرض کی۔ نصف؟ آپنے
فرمایا "نہیں"۔ پھر میں نے عرض کی۔ کیا ایک تہائی
خیرات کر دوں؟ آپنے فرمایا "(ہاں) ایک تہائی
(کا کچھ مضائقہ نہیں) گو ایک تہائی بھی بہت ہے
تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ۔ تو یہ اس سے
بہتر ہے کہ انہیں فقیر چھوڑ جاؤ۔ کہ وہ لوگوں کے
آگے ہاتھ پھیلائیں۔ اور جو کچھ تم رضامندی سے
اللہ کے لئے خرچ کروگے اسکا تمہیں ثواب ملیگا
یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بی بی کے منہ میں دوگے
(اسکا بھی ثواب ملیگا) میں نے عرض کی یا رسول
اللہ! کیا میں اپنے دوستوں کے بعد (مکہ میں)
چھوڑ دیا جاؤنگا۔ آپنے فرمایا "اگر تم چھوڑے
جاؤ گے اور نیک کام کروگے تو اس سے تمہارا درجہ
اور مرتبہ بلند ہوتا رہیگا۔ مگر تم یقیناً (ابھی نہ مروگے
بلکہ) تمہاری عمر دراز ہوگی۔ یہانتک کہ کچھ لوگوں
کو تم سے نفع پہنچے۔ اور کچھ لوگوں (یعنی کافروں)
کو تم سے ضرر پہنچے۔ اے اللہ! میرے اصحاب
کے لئے ان کی ہجرت کامل کردے اور انہیں
پھر پیچھے کو نہ لوٹا۔ (یعنی مکہ میں انہیں موت نہ
دے) لیکن بیچارے سعد بن خولہ (رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اُن کیلئے مرثیہ کہتے تھے)

وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ ٭

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ وَجِعَ وَجَعًا فَغُشِیَ عَلَیْہِ وَرَاْسُہٗ فِیْ حَجْرِ امْرَاَۃٍ مِّنْ اَھْلِہٖ فَبَکَتْ فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْھَا شَیْئًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ بَرِیَٔ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرِیْءٌ مِّنَ الصَّالِقَۃِ وَالْحَالِقَۃِ وَالشَّاقَّۃِ ٭

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَۃَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَۃَ جَلَسَ یُعْرَفُ فِیْہِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَکَرَ بُکَاءَھُنَّ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّنْھَاھُنَّ فَذَھَبَ ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَۃَ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّھُنَّ لَمْ یُطِعْنَہٗ فَقَالَ اَنْھَھُنَّ فَاَتَاہُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَزَعَمَتْ اَنَّہٗ قَالَ فَاحْثُ فِیْ اَفْوَاھِھِنَّ التُّرَابَ ٭

کہ وہ مکہ میں ہی مرگئے" ٭

۳۲۱ ج ۵ — حالت غم میں چلّا کر رونے وغیرہ کی ممانعت

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک مرتبہ وہ سخت بیمار ہوئے۔ ان پر غشی طاری ہوگئی۔ اُن کا سر ان کے اعزہ میں سے جس عورت کی گود میں تھا۔ وہ رونے لگیں۔ حضرت ابو موسیٰؓ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو (رونے سے) منع کرتے جب ہوش آیا۔ تو کہنے لگے میں اس شخص سے بری ہوں جس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برأت ظاہر فرمائی ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (حالت غم میں) چلّا کر رونے والی سر منڈانے والی اور گریبان وغیرہ پھاڑنے والی عورت سے برأت ظاہر فرمائی ہے ٭

۳۲۲ ج ۶ — میت پر بین کرنے کی سختی ممانعت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس زید بن حارثہؓ، جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر آئی تو آپ بیٹھ گئے آپ کے چہرے سے رنج کا اثر معلوم ہوتا تھا میں کواڑ کی درز سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آیا جس نے حضرت جعفرؓ کی عورتوں اور اُنکی آہ و زاری کا ذکر کیا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا "انہیں منع کرو" چنانچہ وہ گیا اور اس نے دوبارہ واپس آکر عرض کی۔ وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر یہی فرمایا "انہیں منع کرو" چنانچہ وہ گیا۔ لیکن سہ بارہ پھر آپ کے پاس آیا۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! وہ ہم پر غالب آگئیں۔ (یعنی نہیں مانتیں) (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) اس پر آپ نے فرمایا "جا اُن کے مُنہ میں خاک ڈال دے" ٭

۳۲۳ بچ
لڑکے کی موت پر صبر کا نتیجہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ
وَاَبُوْ طَلْحَۃَ خَارِجٌ فَلَمَّا
رَاَتِ امْرَاَتُہٗ اَنَّہٗ قَدْ مَاتَ
ھَیَّاَتْ شَیْئًا وَنَحَّتْہُ فِیْ جَانِبِ
الْبَیْتِ فَلَمَّا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَۃَ
قَالَ کَیْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ
ھَدَاَتْ نَفْسُہٗ وَاَرْجُوْ اَنْ
یَّکُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ فَبَاتَ فَلَمَّا
اَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ
یَّخْرُجَ اَعْلَمَتْہُ اَنَّہٗ قَدْ مَاتَ
فَصَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْبَرَہٗ بِمَا کَانَ
مِنْھُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی
اَنْ یُّبَارِکَ لَکُمَا فِیْ لَیْلَتِکُمَا
قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاَیْتُ
لَہٗ تِسْعَۃَ اَوْلَادٍ کُلُّھُمْ قَدْ
قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں۔ کہ ابوطلحہ کا ایک لڑکا مرگیا۔ ابوطلحہ اس وقت گھر میں موجود نہ تھے۔ ان کی بی بی نے میت کا سامان کیا۔ اور اسے (غسل وکفن دے کر) گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب ابوطلحہ گھر گئے تو پوچھا لڑکا کیسا ہے؟ ان کی بی بی نے کہا۔ اب اسکی طبیعت کو سکون ہے۔ اور میں امید کرتی ہوں۔ کہ اسے آرام ہوگیا۔ ابوطلحہ سمجھے کہ وہ سچ کہہ رہی ہے حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ ابوطلحہؓ شب کو (اپنی بی بی کے پاس) رہے۔ پھر صبح کو غسل کرکے باہر جانے لگے۔ تو ام سلیم نے اُنہیں بتایا کہ وہ لڑکا مرچکا ہے۔ ابوطلحہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (صبح کی) نماز پڑھی۔ بعد ازاں ام سلیم سے جو کچھ واقعہ سنا تھا۔ اُس کی خبر آنحضرت صلعم کو دی۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ امید ہے کہ اللہ تم دونوں (میاں بی بی) کو تمہاری اس رات میں برکت دے گا۔" انصار میں سے ایک شخص کا بیان ہے۔ کہ میں نے ابوطلحہؓ کے نو۹ لڑکے دیکھے جو سب قاری قرآن تھے ۔

۳۲۴ بچ
میت پر رونا جائز ہے مگر پیٹنا ناجائز

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ دَخَلْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفٍ
الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیْمَ
فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ
ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَ
اِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے۔ جو حضرت ابراہیمؓ کی دائی کے شوہر تھے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو لے کر پیار کیا۔ اور اُن کے اوپر منہ رکھا۔ پھر اس کے بعد ہم ابوسیف کے ہاں گئے۔ اور دیکھا کہ حضرت ابراہیم اپنی جان (اللہ تعالےٰ کو) دے رہے تھے (یعنی

عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا
رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ
اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ
يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يُرْضِيْ
رَبَّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ
لَمَحْزُوْنُوْنَ ۔

ان کا دم نکل رہا تھا) تو رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ۔
عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے عرض کی۔ یا رسول
اللہ! آپ روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "اے ابن
عوف! یہ تو ایک رحمت ہے" پھر آپ نے رو کر
فرمایا: "آنکھ رو رہی ہے اور دل رنجیدہ ہے۔
مگر ہم زبان سے وہی بات کہتے ہیں۔ جس سے
ہمارا پروردگار راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تمہاری
جدائی سے یقیناً رنجیدہ ہیں" ۔

۳۲۵
ح۲۹
رونے یا رنج کرنے سے عذاب نہیں ہوتا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ
اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةِ
اَهْلِهٖ فَقَالَ قَدْ قَضٰى قَالُوْا
لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ
بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا
بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا
وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ
الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں۔ کہ سعد بن عبادہ بیمار ہوئے۔ تو نبی
صلے اللہ علیہ وسلم، عبدالرحمن بن عوف۔
سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کے
ہمراہ اُن کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔
چنانچہ جب آپ وہاں پہنچے۔ تو انہیں بستر
پر لیٹا ہوا پایا۔ آپ نے پوچھا "کیا انتقال
کر گئے؟" لوگوں نے عرض کی نہیں۔ پھر نبی
صلے اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ اور آپ کو روتا
دیکھ کر دوسرے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر
آپ نے فرمایا: "خبردار سنو! تحقیق اللہ آنکھ سے آنسو بہانے پر
عذاب نہیں کرتا۔ اور نہ دل کے رنج پر۔ بلکہ (زبان
کی طرف اشارہ کر کے) اس کی وجہ سے عذاب یا
رحم کرتا ہے۔ اور بے شک میت پر اُس کے
اقربا کے چلا کر رونے کے باعث عذاب کیا جاتا
ہے" ۔

۳۲۶
ح۳۰
نوحہ کا ترک بیعت میں

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ اَخَذَ عَلَيْنَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرُ خَمْسٍ اُمُّ سُلَيْمٍ وَاُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ اَبِیْ سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَانِ اَوْ ابْنَةُ اَبِیْ سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٌ اُخْرٰی ۔

وقت ہم لوگوں سے یہ عہد بھی لیا تھا۔ کہ ہم نوحہ نہ کریں گے۔ مگر اس عہد کو پانچ عورتوں کے سوا کسی نے پورا نہیں کیا۔ یعنی اُمّ سلیم۔ امّ علا۔ ابو سبرہ کی بیٹی جو معاذ کی بی بی تھیں اور دو اور عورتوں نے۔ یا یوں کہا کہ ابو سبرہ کی بیٹی۔ معاذ کی بی بی اور ایک عورت کوئی اور ہے۔

٣٢٧ ج ۱ — جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا چاہئے

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا اَوْ تُخَلِّفَهُ اَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُخَلِّفَهُ ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "تم میں سے اگر کوئی شخص جنازہ کو دیکھے۔ خواہ اس کے ساتھ چلنے والا نہ ہو۔ مگر کھڑا ہو جائے۔ یہاں تک کہ وہ (جنازہ) کے پیچھے ہو جائے یا (جنازہ) اُس کے پیچھے ہو یا قبل پیچھے ہونے کے رکھ دیا جائے"۔

٣٢٨ ج ۲ — جنازے کے رکھے جانے تک بیٹھو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ وَهُمَا فِیْ جَنَازَةٍ فَجَلَسَا قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ فَجَاءَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ صَدَقَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے مروان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جبکہ وہ دونوں ایک جنازے کے ہمراہ تھے۔ اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابو سعید (خدری) آئے۔ جنہوں نے مروان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ اُٹھ کھڑا ہو بے شک ابوہریرہ جانتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا یہ بات سچ ہے۔

٣٢٩ ج ٣ — جنازہ چاہے کیسا ہو کھڑا ہو جانا چاہئے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهَا

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ تو ایک یہودی جنازہ تھا۔

جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ فَقَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا ۔

آپ نے فرمایا۔ جب تم جنازہ دیکھو۔ تو کھڑے ہو جایا کرو۔ (خواہ مسلمان ہو یا کافر)" ۔

۳۳۰
۳۴

میت کا موت کے بعد خوش یا ناخوش ہونا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَاحْتَمَلَھَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ یَا وَیْلَھَا اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِھَا یَسْمَعُ صَوْتَھَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَہُ لَصَعِقَ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب جنازہ تیار ہو کر لوگ اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا لیتے ہیں۔ تو اگر وہ نیک ہوتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ مجھے جلدی لے چلو۔ اور اگر بُرا ہوتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ میری خرابی! مجھے کہاں لئے جاتے ہو۔ اس کی آواز انسان کے سوا ہر چیز سُنتی ہے۔ اور اگر انسان سُن لے تو مر جائے"۔

۳۳۱
۳۴

جنازہ لیجانے میں دیر نہ چاہیئے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَۃً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَھَا اِلَیْہِ وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِکُمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جنازے کو جلد لے چلو۔ اس لئے کہ اگر وہ نیک ہوگا۔ تو وہ ایک نیک چیز ہے جسے تم آگے بھیجتے ہو۔ اور اگر وہ بُرا ہے۔ تو وہ ایک بُری چیز ہے۔ جس کو تم اپنی گردن سے اُتار دوگے"۔

۳۳۲
۳۵

شمولیت جنازہ پر ثواب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَۃً فَلَہٗ قِیْرَاطٌ فَقَالَ اَکْثَرَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَلَیْنَا فَصَدَّقَتْ عَائِشَۃُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُہٗ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا گیا۔ کہ حضرت ابو ہریرہ۔ کہتے ہیں۔ جو شخص جنازہ کے ہمراہ جائے۔ اُسے ایک قیراط ثواب ملیگا۔ اس پر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا۔ ہاں۔ ابو ہریرہؓ نے ہم پر اس حدیث کی کثرت کر دی ہے۔ پھر حضرت عائشہؓ نے بھی ابو ہریرہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے سنا ہے جس پر حضرت ابن عمرؓ بولے۔

قَرَاطِيطَ كَثِيرَةً ۔

پھر تو ہم نے بہت سی قیراطوں کا نقصان کیا ۔

٣٢٣ ح — قبر پر سجدہ کا انکار

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ لَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس میں وفات پائی۔ یہ فرمایا ہے۔ کہ "اللہ یہود و نصارے پر لعنت کرے۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا" حضرت عائشہ رض کہتی ہیں۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا۔ تو آپ کی قبر ظاہر کر دی جاتی۔ مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ (بھی) سجدہ گاہ نہ بنالی جائے۔

٣٢٤ ح — بحالت نفاس مرنے والی عورت کا جنازہ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا ۔

حضرت سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی۔ جو بحالت نفاس مر گئی تھی آپ اس کی نماز میں اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے تھے ۔

٣٢٥ ح — نماز جنازہ میں الحمد پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ ۔

حضرت ابن عباس رض نے ایک مرتبہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ (بلند آواز سے) پڑھی۔ اور کہا (میں نے بلند آواز سے اسلئے پڑھی ہے) کہ تم لوگ جان لو کہ اسکا پڑھنا سنت ہے۔ (یہ حدیث کسی خاص واقعہ کے متعلق ہے اور نہ اسکی کوئی اور مثال ہے) ۔

٣٢٦ ح — قبر میں آنحضرت صلعم کی نسبت سوال و جواب

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ

حضرت انس رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جب مردہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھی (اُسے دفن کرکے) لوٹتے ہیں۔ تو وہ اُن کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے۔ اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ یہ اُسے بٹھلا کر پوچھتے ہیں تو اس شخص یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نسبت کیا کہتا تھا؟ پس اگر وہ یہ کہتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ اُنْظُرْ اِلٰى
مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ
اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا
الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا
اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ
النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ
وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ
بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ بَيْنَ
اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا
مَنْ يَلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ ؕ

کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ وہ خدا کے بندے اور
اسکے پیغمبر ہیں۔ تو اُس سے کہا جاتا ہے اپنے
مقام کو جو دوزخ میں تھا۔ دیکھ! اسکے عوض
اللہ نے اب تجھے جنت کا ایک مقام دیا ہے
(نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ) وہ دونو
مقامات کو دیکھ لیتا ہے۔ لیکن کافر یا منافق
یہ جواب دیتا ہے۔ کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ
اور لوگ کہتے تھے وہی میں بھی کہہ دیتا تھا پس
اس سے کہا جائیگا۔ نہ تو نے عقل سے دریافت کیا
اور نہ نقل سے۔ پھر لوہے کے ایک ہتوڑے سے
ایک ضرب اسکے دونو کانوں کے درمیان لگائی
جاتی ہے جس سے وہ ایک چیخ مارتا ہے جسے
انسان کے سوا اس کے قریب کی تمام چیزیں
سنتی ہیں"۔

۳۳۷ بج
حضرت موسٰے کی وفات

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ
اِلٰى مُوْسٰى فَلَمَّا جَاءَهٗ
صَكَّهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ
اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيْدُ
الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ لَهٗ عَيْنَهٗ
وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهٗ يَضَعُ
يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ
بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهٖ يَدُهٗ بِكُلِّ
شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ
ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ
قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ
تَعَالٰى اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں۔ کہ ملک الموت
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ
آیا تو حضرت موسٰے نے اسکے ایک طمانچہ مارا۔
جس سے اسکی ایک آنکھ پھوٹ گئی۔ اور اُس نے
اپنے پروردگار کے پاس جاکر عرض کی۔ تو نے مجھے
ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔
اللہ نے اُسکی آنکھ دوبارہ اُسے عنایت فرمائی۔
اور ارشاد ہوا اب پھر اُن سے جاکر کہو۔ کہ وہ
اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں۔ جسقدر بال
اُنکے ہاتھ کے نیچے آئینگے۔ ہر بال کے عوض
انہیں ایک ایک سال زندگی دیجائیگی۔ (چنانچہ
ملک الموت نے ایسا ہی کیا۔ تو) حضرت موسیٰ بولے
اے پروردگار پھر کیا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا۔ پھر

الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ ٭

موت آئیگی جسپر موسیٰؑ نے کہا تو پھر ابھی آجائے چنانچہ انہوں نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ انہیں ارض مقدس سے بقدر ایک پتھر کے ایک پھینکے کے قریب کردے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میں اس مقام پر ہوتا تو تمہیں حضرت موسیٰؑ کی قبر راستے کیطرف سرخ ٹیلے کے پاس دکھا دیتا"٭

۳۳۸ مح — شہدا کی تدفین

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ٭

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو دو مردوں کو ایک ایک کپڑے میں رکھکر فرماتے تھے "ان میں قرآن کا علم کسے زیادہ تھا" پس جب ان میں سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا۔ تو لحد میں آپ اُسی کو پہلے رکھدیتے۔ اور فرماتے تھے۔ "قیامت کے دن ان لوگوں کا مَیں گواہ ہوں اور آپنے انہیں معہ اُن کے خونوں کے دفن کرنیکا حکم دیا۔ اور نہ اُنہیں غسل دِلوایا۔ اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی ٭

۳۳۹ مح — شہدائے احد کی نماز جنازہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّيْ وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِيَ الْآنَ وَإِنِّيْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ وَاللهِ أَخَافُ عَلَيْكُمْ

حضرت عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن تشریف لیجاکر شہدائے احد پر نماز پڑھی جیسی نماز کہ میت پر پڑھتے تھے۔ پھر آپ واپس آکر منبر پہ کھڑے ہوئے اور فرمایا "میں (قیامت کے دن) تمہارا فرطؔ ہوں۔ اور میں تمہارا گواہ ہوں۔ بخدا میں اس وقت اپنے حوض کی طرف دیکھتا ہوں اور مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دیا یہ فرمایا۔ کہ روئے زمین کی کنجیاں) دے دیگئی ہیں

ؔ فرط ان لوگوں کو کہتے ہیں جو قافلے سے پہلے منزل پر پہنچکر قافلے کی آسائش کا سامان کر رکھیں ٭

أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا
فِيهَا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ
قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ
يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ
أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ
ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ
حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ
لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَنِّي
رَسُولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ
فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ
فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ
اللّٰهِ فَرَفَضَهُ وَقَالَ
آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ فَقَالَ
لَهُ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ
يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ
عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ
خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ
صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ

اور خدا کی قسم! میں تم لوگوں پر اس بات کا خوف نہیں رکھتا
کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے۔ مگر اس بات کا
خوف رکھتا ہوں۔ کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔"

۳۷۰ ج۳ ابن صیاد اور آنحضرتؐ کی ملاقات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ مع چند اور لوگوں کے ابن صیاد کے پاس
گئے۔ اور اسے بنی مغالہ کے ٹیلوں کے پاس کچھ
لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ ابن صیاد اسوقت
قریب بلوغ تھا۔ اُسے (آنحضرت صلعم کا آنا) معلوم
نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آپنے اپنے ہاتھ سے اسے
مارا۔ پھر آپنے ابن صیاد سے فرمایا "کیا تو اس
بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں"
ابن صیاد نے آپکی طرف دیکھکر جواب دیا۔ کہ
میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں۔ کہ آپ اُمیوں
کے رسول ہیں۔ اور آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ
میں خدا کا رسول ہوں۔ اس پر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم اس سے علیحدہ ہو گئے۔ اور فرمایا
"میں خدا پر اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لاتا ہوں"۔
پھر آپنے اُس سے پوچھا "تو کیا دیکھتا ہے"۔
ابن صیاد بولا۔ میرے پاس سچا بھی آتا ہے۔ اور
جھوٹا بھی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"تیرے اوپر مشتبہ کر دی گئی ہے"۔ پھر اُس سے
فرمایا "میں نے تیرے لئے ایک بات اپنے دل
میں سوچ لی ہے۔ (بتا وہ کیا ہے؟)" ابن صیاد
نے کہا۔ وہ دُخ ہے۔ آپنے فرمایا "پھر تو تُو
اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا" عمرؓ نے عرض
کی۔ یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیجئے۔ میں اسکی

تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْهُ
فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ
فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيْهَا
ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ
مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ
يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي
قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْزَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ
ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوْعِ النَّخْلِ
فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ
اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ
صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ ۔

۳۴۱
حالت نزع میں مسلمان ہونا بھی آگ سے بچاتا ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ
فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ
رَاْسِهِ فَقَالَ لَهُ اَسْلِمْ فَنَظَرَ
اِلَى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ
اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گردن ماردوں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم ہرگز اس پر قابو نہیں
پا سکتے۔ اور اگر یہ وہ نہیں تو پھر اسکے قتل کرنے
میں کچھ فائدہ نہیں" ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ اسکے بعد
پھر ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور
ابی بن کعب اُس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد
تھا۔ اور آنحضرت صلعم یہ چاہتے تھے۔ کہ ابن صیاد
سے پوشیدہ طور پر قبل اسکے کہ وہ آپ کو دیکھے
کچھ سُنیں۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے
اس حالت میں دیکھا۔ کہ وہ اپنی ایک چادر میں لیٹا
تھا۔ اور اس میں سے کچھ آواز آرہی تھی۔ مگر ابن
صیاد کی ماں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو دیکھ لیا۔ حالانکہ آپ چھوہارے کے درختوں کی
آڑ میں .... چل رہے تھے۔ تو اُس نے ابن
صیاد کو پکارا۔ اسے صاف! (صاف" ابن صیاد
کا نام تھا) یہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آگئے جس
پر ابن صیاد اُٹھ بیٹھا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "اگر یہ عورت اس کو رہنے دیتی۔ تو
کیفیت معلوم ہو جاتی"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
ایک یہودی لڑکا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ تو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کیلئے تشریف
لے گئے۔ اور اُس کے سرہانے بیٹھ کر فرمایا "تو
مسلمان ہو جا" اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا
جو اُس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اُس کے باپ نے
کہا۔ ابوالقاسم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کر

مِنَ النَّارِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ ؂

چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے ”اللہ کا شکر ہے۔ اُس نے اس لڑکے کو آگ سے بچا لیا“

۳۴۲ ح ۵ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ؂

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا نصرانی اور مجوسی بنا لیتے ہیں جس طرح کہ جانوروں کے صحیح و سالم بچہ ہوتا ہے۔ کیا تم اس میں کوئی ناک کان کٹا دیکھتے ہو“؟ پھر حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے۔ (دیکھو اللہ تعالٰے فرماتا ہے) ۔ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (یعنی اللہ کی فطرت ہے جس پر وہ لوگوں کو پیدا کرتا ہے۔ وہی مضبوط دین ہے) ۔

۳۴۳ ح ۶ ابو طالب کی وفات

عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَالِبٍ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب ابو طالب کی وفات قریب ہوئی۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے۔ اُن کے پاس اُس وقت ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابو امیہ بن مغیرہ بھی موجود تھے۔ آنحضرت صلعم نے ابو طالب سے کہا ”اے چچا! کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دو۔ میں تمہارے لئے اللہ کے ہاں اس کی گواہی دُونگا“ ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ بولے۔ اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے طریقہ سے پھرتے ہو؟ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بار بار اُنہیں کلمہ

ثُمَّ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدَانِ بِتِلْكَ
الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ
اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَقُوْلَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ
لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْاٰيَةَ ۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ
فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ
فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ
ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ
مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ
مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا
قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا
نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ
الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ
السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ
السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ
اَهْلِ الشَّقَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ
اَهْلِ الشَّقَادَةِ قَالَ اَمَّا مَنْ اَهْلُ
السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ
السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَادَةِ

شریف پیش کرتے رہے۔ اور وہ دونوں بھی
اپنی بات برابر کہتے رہے۔ یہاں تک کہ ابو طالب
نے آخری گفتگو میں کہا۔ کہ وہ عبد المطلب کے
کے طریقہ پر ہیں۔ اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے
انکار کر دیا۔ جس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "خدا کی قسم میں تمہارے لئے استغفار
کرتا رہونگا۔ جب تک کہ مجھے اس سے ممانعت
نہ کی جائے" پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی
ما کان للنبی الخ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم
ایک جنازے کے ہمراہ "بقیع غرقد" میں تھے۔ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لا کر
بیٹھ گئے۔ اور ہم لوگ بھی آپ کے گرد بیٹھ
گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ جسکو
آپ زمین پر مارنے لگے۔ اور فرمایا "تم میں
سے ہر شخص یا (یہ فرمایا کہ) ہر جاندار کے لئے
اس کا مقام جنت یا دوزخ میں لکھ دیا گیا ہے
اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔ کہ وہ شقی ہے یا سعید"
اس پر ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ!
ہم اس نوشتہ پر اعتماد کر کے عمل کو نہ چھوڑ
دیں؟ کیونکہ ہم میں جو شخص اہل سعادت میں
سے ہوگا۔ وہ اہل سعادت کے عمل کی طرف
رجوع کرے گا۔ اور جو شخص اہل شقادت
میں سے ہوگا وہ اہل شقادت کی طرف
رجوع کرے گا۔ آپ نے فرمایا "۔۔ اہل
سعادت کو عمل سعادت کی توفیق دی جاتی
ہے۔ اور اہل شقاوت کو عمل شقاوت کی توفیق

۳۳۴
باب
شقی وسعید پہلے سے لکھے جا چکے ہیں

فَيُيَسِّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الْاٰيَةَ ۔

ملتی ہے"۔ پھر آپ نے پڑھا "فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الخ" ۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۔

حضرت ثابت بن ضحاک نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جو شخص کسی مذہب غیر اسلام کی قسم عمداً جھوٹ کھائے۔ (مثلاً یوں کہے کہ فلاں بات ہوئی تو میں یہودی ہوں) تو ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا ہے۔ اور جو شخص کسی انسان کو کسی ہتھیار سے قتل کرے تو اُسے اُسی ہتھیار سے جہنم میں عذاب کیا جائیگا" ۔

۳۴۵ ج ۴۸ اسلام کے سوا دوسرے مذہب کی قسم کھانا ناجائز ہے۔ قاتل جس چیز سے قتل کریگا اُسی سے اُس پہ عذاب ہوگا ۔

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص کو کچھ زخم لگ گیا تھا جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا پس اللہ نے فرمایا "کہ چونکہ میرے بندے نے اپنی جان خود دے دی۔ لہٰذا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا" ۔

۳۴۶ ج ۴۹ خودکشی کرنیوالے پر جنت حرام ہے ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُ نَفْسَهُ يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں "جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے۔ وہ دوزخ میں برابر اپنا گلا گھونٹا کریگا۔ اور جو شخص اپنے تئیں زخم مار لیتا ہے۔ دوزخ میں برابر اپنے آپ کو زخم مارا کرے گا" ۔

۳۴۷ ج ۵۰ اپنے پر خود زخم لینے والے پر اسی طرح عذاب ہوگا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا وَجَبَتْ قَالَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گذرے۔ تو صحابہؓ نے اسکی تعریف کی۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کیلئے جنت ضروری ہو گئی"۔ اسکے بعد لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو صحابہؓ نے اسکی برائیاں کیں۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کیلئے (دوزخ) واجب ہو گئی"۔ پھر آپ نے فرمایا "جسکی تم نے

۳۴۸ ج ۵۱ جس مردے کی تعریف ہو وہ جنتی اور جسکی برائی ہو وہ دوزخی ہے

هٰذا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ ۔

تعریف کی۔ اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور جس کے لئے تم نے بُرائی بیان کی اس پر دوزخ واجب ہوگئی۔ کیونکہ تم لوگ زمین میں اللہ کی طرف سے گواہ ہو" ۔

۳۴۹ سح — مسلمان کا چار آدمیوں کی گواہی پر جنت میں داخلہ

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ ۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان کے نیک ہونے کی چار آدمی گواہی دیں۔ اللہ اُسے جنت میں داخل کریگا" ہم لوگوں نے عرض کی اور اگر تین آدمی۔ آپ نے فرمایا "اور اگر تین آدمی بھی" ہم نے پھر عرض کی۔ اور دو آدمی۔ آپ نے فرمایا "اور دو آدمی بھی" پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کی بابت آپ سے دریافت نہیں کیا ۔

۳۵۰ سق — قبر میں سوال و جواب

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ۔

حضرت براءؓ بن عازبؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "جب مومن اپنی قبر میں اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ جنہیں وہ شہادت دیتا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسول ہیں" پس یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الخ ۔

۳۵۱ سح — مُردوں کی سماعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيْلَ لَهٗ اَتَدْعُوْ اَمْوَاتًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں میں جھانکا۔ (جہاں مقتول مشرکین بدر پڑے تھے) اور فرمایا "کیا جو کچھ تم سے تمہارے پروردگار نے سچا وعدہ کیا تھا۔ اُسے تم نے پالیا؟" اس پر آپ سے عرض کی گئی۔ کیا آپ مُردوں کو پکارتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔ ہاں وہ لوگ جواب نہیں دے سکتے" ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ اِنَّمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھُمْ لَیَعْلَمُوْنَ الْاٰنَ اَنَّ مَا کُنْتُ اَقُوْلُ لَھُمْ حَقٌّ وَ قَدْ قَالَ اللہُ تَعَالٰی اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی ۔

۳۵۲ ج ۵ — مُردوں کا جانتا بوجھنا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ (بدر کے مقتولین کی نسبت) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ فرمایا تھا ” اس وقت وہ جان گئے ہیں۔ کہ جو کچھ میں اُن سے کہتا تھا ٹھیک تھا۔ اور بیشک اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی۔ (یعنی بے شک تم مُردوں کو نہیں سُنا سکتے) ۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا فَذَکَرَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یُفْتَتَنُ فِیْھَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِکَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّۃً ۔

۳۵۳ ج ۵ — فتنۂ قبر سے خوف

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم کہتی ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے۔ تو آپؐ نے فتنۂ قبر کا ذکر کیا۔ جس سے آدمی کی آزمائش کی جائیگی۔ تو (اس کو سُن کر) مسلمان چیخ مار کر رو دئے ۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا ۔

۳۵۴ ج ۵ — کفار پر عذاب

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن غروب آفتاب کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ تو آپؐ نے ایک ہولناک آواز سُنی۔ اور فرمایا ” یہودیوں پر اُن کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے“ ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ۔

۳۵۵ ج ۵ — فتنۂ قبر سے بچنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ” اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ“ (اے اللہ! میں عذاب قبر سے، عذاب دوزخ سے، زندگی اور موت کی خرابی سے اور مسیح دجّال کے فساد سے تیری پناہ مانگتا ہوں) ۔

عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ

۳۵۶ ج ۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

مرنے والے کو اسکا مقام دکھایا جاتا ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی شخص تم میں سے مرجاتا ہے۔ تو ہر صبح وشام اُسے اس کا مقام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنت والوں سے ہے۔ تو جنت والوں میں۔ اور جو دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ والوں میں۔ پھر اُس سے کہا جاتا ہے۔ کہ یہی تیرا مقام ہے۔ جب تک قیامت کے دن اللہ تجھے اُٹھائے" ۔

٣٥٧ ج — فرزند رسول ... کیلئے ... دایہ

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ ۔

حضرت براء کہتے ہیں۔ کہ جب حضرت ابراہیم (فرزند رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم) کی وفات ہوئی۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں ان کیلئے ایک دودھ پلانیوالی مقرر کی گئی ہے" ۔

٣٥٨ ج — استفسار نسبت اطفال مشرکین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اِذْ خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کی بابت پوچھا گیا۔ تو آپنے فرمایا "اللہ نے جس وقت ان کو پیدا کیا خوب جانتا ہے۔ کہ وہ کیسے عمل کرنے والے تھے" ۔

٣٥٩ ج — خواب میں آنحضرت کا بُرے دوزخیوں کے عذاب اور بہشتیوں کے آرام کا کشف۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَاَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب (فجر کی) نماز پڑھ چکتے تھے تو ہماری طرف منہ کرکے فرماتے تھے۔ تم میں کسی نے اگر آج کی شب کوئی خواب دیکھا ہے (تو بیان کرے) سمرہ کہتے ہیں۔ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ اُسے بیان کر دیتا۔ پھر جو کچھ اللہ چاہتا آپ اُسکی تعبیر بیان فرماتے۔ چنانچہ (اسی دستور کے موافق) ایکدن آپنے ہم سے پوچھا: کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپنے

هَلْ رَأَى اَحَدٌ مِنْكُمْ
رُؤْيَا فَقُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّي
رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِي
فَاَخَذَا بِيَدَيَّ فَاَخْرَجَانِي
اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَاِذَا
رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ
قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ
يُدْخِلُهٗ فِي شِدْقِهٖ حَتّٰى
يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ
الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ
شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ
مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ
انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا
عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى
قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى
رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ
بِهٖ رَأْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ
تَدَهْدَهَ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ
لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا
حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ
رَأْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ
قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا اِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ
التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ
وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا
فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا
حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجُوْا فَاِذَا

فرمایا۔ مگر میں نے آج شب دو آدمیوں کو خواب
میں دیکھا۔ وہ میرے پاس آئے۔ اور میرا ہاتھ پکڑ کر
مجھے ایک مقدس زمین پر لے گئے۔ جہاں میں
یکایک کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک آدمی بیٹھا ہے
اور ایک آدمی کھڑا ہے۔ جسکے ہاتھ میں لوہے کا
سینچ ہے۔ وہ اُسے (بیٹھے ہوئے آدمی کے) مُنہ
میں داخل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اسکی گدی
تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر اس کے دوسرے جبڑے
کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اتنے میں اسکا
وہ جبڑا مندمل ہو جاتا ہے۔ اور یہ پھر دوبارہ ایسا
ہی شروع کر دیتا ہے۔ میں نے پوچھا "یہ کیا
بات ہے۔ تو اُن دونو شخصوں نے مجھ سے کہا۔
آگے چلئے۔ پس ہم چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ایسے
شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا۔ اور
ایک آدمی اُسکے سرہانے ایک چھوٹا یا بڑا پتھر لئے
ہوئے کھڑا تھا۔ وہ اس پتھر سے اسکے سر کو توڑ
رہا تھا۔ جب پتھر مارتا۔ اور وہ لڑھک جاتا تو اُسے
جاکر اُٹھا لاتا تھا۔ اور جبتک وہ اس لیٹے ہوئے
کے پاس لوٹ کر آئے اُسوقت تک اُس کا سر
اچھا ہو چکتا تھا۔ اور جو حالت اسکی پہلے تھی وہی
ہو جاتی تھی۔ اور پھر اُسے دوبارہ مارتا۔ میں نے پوچھا
"یہ کیا ہے"؟ اُن دونو شخصوں نے کہا۔ آگے چلئے
چنانچہ ہم چلے۔ اور ایک گڑھے کی طرف (ہمارا گذر
ہوا جو) مثل تنور کے تھا۔ مُنہ اُسکا تنگ تھا مگر
پیندا چوڑا۔ اس گڑھے میں آگ جل رہی تھی۔ اور
اسمیں کچھ برہنہ مرد عورتیں پڑی تھیں۔ جب آگ
بھڑکتی تو وہ لوگ اُچھل پڑتے۔ یہاں تک کہ قریب

حَتّٰی مَضٰی دَخَلُوْا فِیْهَا وَفِیْهَا
رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ
مَنْ هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهْرٍ مِّنْ
دَمٍ فِیْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَّعَلٰی
وَسْطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْهِ
حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ
فِی النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ
یَّخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ
فِیْهِ فَرَدَّهٗ حَیْثُ كَانَ
فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِیَخْرُجَ رَمٰی
فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ كَمَا
كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا
انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی
انْتَهَیْنَا اِلٰی رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ
فِیْهَا شَجَرَةٌ عَظِیْمَةٌ وَّفِیْ
اَصْلِهَا شَیْخٌ وَّصِبْیَانٌ وَّاِذَا
رَجُلٌ قَرِیْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ
بَیْنَ یَدَیْهِ نَارٌ یُّوْقِدُهَا
فَصَعِدَا بِیْ فِی الشَّجَرَةِ
وَاَدْخَلَانِیْ دَارًا لَّمْ اَرَ قَطُّ
اَحْسَنَ مِنْهَا فِیْهَا رِجَالٌ
شُیُوْخٌ وَّشَبَابٌ وَّنِسَاءٌ وَّ
صِبْیَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِیْ مِنْهَا
فَصَعِدَا بِیَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ
دَارًا هِیَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ
مِنْهَا فِیْهَا شُیُوْخٌ وَّشَبَابٌ

نکلنے کے ہو جاتے تھے۔ میں نے پوچھا "یہ کیا ہے"؟
ان دونو مردوں نے مجھ سے کہا۔ آگے چلئے۔ چنانچہ
ہم چلے گئے۔ یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے۔
جسکے بیچ میں ایک آدمی کھڑا تھا۔ اور ایک آدمی نہر
کے کنارے پر تھا۔ جسکے پاس کچھ پتھر تھے۔ اور وہ
اس شخص کے مقابل کھڑا تھا۔ جو نہر کے اندر تھا جب
وہ باہر نکلنا چاہتا تو یہ شخص اُسکے منہ پر ایک پتھر
کھینچ مارتا۔ جس سے وہ جہاں کا تھا وہیں لوٹ جاتا۔
میں نے پوچھا "یہ کیا ہے"؟ اُن دونو مردوں نے
مجھ سے کہا۔ آگے چلئے۔ چنانچہ ہم چلے گئے۔ یہاں تک
کہ ایک نہایت سرسبز باغیچہ میں پہنچے۔ جسمیں ایک
بڑا سا درخت موجود تھا۔ اُسکی جڑھ کے پاس ایک
بوڑھا آدمی اور کچھ بچے بیٹھے تھے۔ یکایک میں
کیا دیکھتا ہوں۔ کہ درخت کے قریب ایک آدمی
ہے جسکے سامنے کچھ آگ ہے اور وہ اُسے روشن
کر رہا ہے۔ پھر وہ دونو مرد مجھے اُس درخت پر
چڑھا لے گئے۔ جہاں ایک گھر تھا جس میں مجھے
داخل کیا۔ میں نے کبھی اس سے عمدہ شاندار مکان
نہیں دیکھا۔ اس گھر میں کچھ بوڑھے، کچھ جوان،
کچھ عورتیں اور کچھ بچے تھے۔ پھر وہ دونو آدمی
مجھے اس گھر سے نکال لائے۔ اور درخت (کی
دوسری شاخ) پر جا چڑھایا۔ (اس میں بھی) ایک
گھر تھا جس میں مجھے داخل کیا۔ یہ مکان بھی
نہایت عمدہ اور شاندار تھا جس میں کچھ بوڑھے
اور جوان آدمی تھے۔ میں نے (اپنے) ان ہمراہیوں
سے کہا۔ تم نے مجھے رات بھر گشت کرایا۔ اب جو
کچھ میں نے دیکھا ہے اُسکی نسبت بتاؤ کہ کیا

قلت طوفتما بي الليلة
فاخبراني عما رأيت قالا
نعم اما الذي رأيته يشق
شدقه فكذاب يحدث
بالكذبة فتحمل عنه
حتى تبلغ الآفاق فيصنع
به الى يوم القيامة والذي
رأيته يشدخ رأسه
فرجل علمه الله القرآن
فنام عنه بالليل ولم يعمل
فيه بالنهار يفعل به
الى يوم القيامة والذي
رأيته في الثقب فهم الزناة
والذي رأيته في النهر آكلوا
الربا والشيخ في اصل
الشجرة ابراهيم والصبيان
حوله فاولاد الناس
والذي يوقد النار مالك
خازن النار والدار الاولى
التي دخلت دار عامة
المؤمنين واما هذه الدار
فدار الشهداء وانا جبريل
وهذا ميكائيل فارفع
رأسك فرفعت رأسي
فاذا فوقي مثل السحاب
قالا ذاك منزلك قلت
دعاني ادخل منزلي قالا

ہو؟) وہ بولے۔ ہاں (سنو) وہ شخص جسے آپنے
دیکھا کہ اُسکا جبڑا پھاڑا جارہا ہے۔ وہ جھوٹ بولنے
والا ہے۔ یہ جھوٹی باتیں بیان کیا کرتا تھا۔ اور وہ
اس سے نقل کی جاتی تھیں۔ یہانتک کہ تمام
اطرافِ عالم میں پہنچ جاتی تھیں۔ پس اسکے ساتھ روز
قیامت تک ایسا ہی معاملہ کیا جائیگا۔ اور وہ شخص
جسے آپنے دیکھا۔ کہ اُسکا سر توڑا جارہا ہے۔ یہ وہ
شخص ہے جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا تھا۔ مگر وہ رات
کو اس سے غافل سورہتا۔ اور دن میں بھی اس پر عمل
نہ کرتا۔ روز قیامت تک اسکے ساتھ اسی طرح کیا جائیگا
اور وہ لوگ جنہیں آپنے گڑھے میں دیکھا وہ زانی لوگ
ہیں۔ اور وہ شخص جسے آپنے نہر میں دیکھا سود
خوار ہے۔ اور وہ بوڑھے مرد جو درخت کی جڑ کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے
اور چھوٹے بچے جو اُن کے گرد تھے۔ اُن لوگوں کے
بچے ہیں۔ (جو قبل از بلوغ مرگئے) اور وہ شخص
جو آگ روشن کر رہے تھے۔ مالک تھے جو دوزخ
کے داروغہ ہیں۔ اور وہ پہلا مکان جس میں آپ
تشریف لے گئے تھے۔ عام مسلمانوں کا گھر ہے
لیکن یہ گھر شہیدوں کے لئے ہے۔ اور میں جبرئیل
ہوں۔ اور یہ میکائیل ہیں۔ اب آپ اپنا سر
اٹھائیے۔ میں نے سر اٹھایا تو یکایک کیا دیکھتا
ہوں کہ میرے اوپر ابر کی مثل کوئی چیز ہے۔
انہوں نے بتایا۔ یہ آپکا مقام ہے۔ میں نے
کہا۔ مجھے اپنے مقام میں داخل ہونے دو۔ تو وہ
دونو بولے۔ ابھی کچھ تھوڑی سی عمر آپکی باقی
ہے۔ جسے آپ نے پورا نہیں کیا۔ اگر آپ

إِنَّكَ بَعْدُ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ ۔

اُسے پورا کر چکے ہوتے۔ تو اپنے مقام میں جا سکتے ۔

۳۵۹ / ۱۹۲ — میت کی نیت سے صدقہ جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ میری ماں نے دفعتاً جان دے دی ہے۔ اور میں اُنکی نسبت ایسا خیال رکھتا ہوں کہ اگر وہ بول سکتیں تو ضرور صدقہ دیتیں۔ کیا اب (اگر) میں اُنکی طرف سے صدقہ دوں تو اُنکو کچھ ثواب ملیگا؟ آپ نے فرمایا "ہاں"۔

۳۶۰ / ۱۹۳ — آنحضرت صلعم کا مائشہ صدیقہ کے گھر وفات اور دفن پانا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں بار بار غور فرماتے تھے کہ میں آج کہاں رہونگا۔ کل کہاں رہونگا۔ (یعنی کونسی بی بی کے ہاں) پھر جب میرا دن آیا۔ تو اللہ نے آپ (کی روح) کو میرے پہلو اور سینے کے درمیان قبض فرمایا۔ اور میرے ہی گھر میں آپ دفن کئے گئے ۔

۳۶۱ / ۱۹۴ — آنحضرت صلعم کا چھ صاحبوں سے خوشنود ہونا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاضٍ عَنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ السِّتَّةِ فَسَمَّى السِّتَّةَ فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے بیان کیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو آپؐ اِن چھ شخصوں سے (زیادہ) راضی تھے یعنی عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ علیہم (اجمعین)۔

۳۶۲ / ۱۹۵ — مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مُردوں کو بُرا نہ کہو۔ کیونکہ وہ جو کچھ کر چکے ہیں۔ اُس میں پہنچ چکے ہیں"۔

باب وُجُوبِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کے واجب ہونیکا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو (قاضی بناکر) یمن کی طرف بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا "تم وہاں کے لوگوں کو اس امر کے اقرار پر رغبت دلانا۔ کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں۔ پس اگر وہ اس بات کو مان لیں۔ تو اُنہیں بتا دینا کہ اللہ نے ہر دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں۔ تو اُنہیں اطلاع دینا کہ اللہ نے اُن پر اُن کے مالوں میں صدقہ فرض کیا ہے۔ جو اُنکے مالداروں سے لیا جائیگا۔ اور اُن کے فقیروں پر تقسیم کر دیا جائیگا"۔

۳۶۳ ح — صدقات کا مالداروں سے لیکر فقرا کو دینا

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَالَهٗ مَالَهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے۔ کہ اگر میں اُسکو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ اُس شخص نے ایسی گھبراہٹ سے سوال کیا کہ متعجب ہوکر آپؐ نے فرمایا "اسے کیا ہوگیا؟ اسے کیا ہوگیا؟ پھر آپؐ نے

۳۶۴ ح — زکوٰۃ شرط اسلام ہے

وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَّا لَهُ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ۔

فرمایا "صاحب ضرورت ہے اور اسے کیا ہو گیا ہے؟ (اچھا سُن) تو خدا کی عبادت کر اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز پڑھا کر، زکوٰۃ دیا کر اور صلہ رحم کر"۔

۳۶۵ ح — سادہ مگر پکا مسلمان اہل جنت سے ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک اعرابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی۔ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے۔ کہ اگر میں اسکو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا "تو اللہ کی عبادت کر، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز پڑھا کر، فرض زکوٰۃ دیا کر، اور رمضان کے روزے رکھا کر"۔ وہ اعرابی بولا مجھے اس کی قسم ہے۔ جسکے قبضہ میں میری جان ہے میں اس سے زیادہ نہ کرونگا۔ جب وہ چلدیا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ اہل جنت میں سے کسی شخص کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ اس شخص کو دیکھ لے"۔

۳۶۶ ح — زکوٰۃ اور نماز کی فرضیت یکساں ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعَزَمَ لِلْقِتَالِ مِمَّنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ تو جو لوگ عرب کے منکر زکوٰۃ ہو گئے تھے ابوبکرؓ نے اُن سے لڑنے کا ارادہ کیا۔ جسپر حضرت عمرؓ کہنے لگے۔ آپ اِن لوگوں سے کیونکر لڑ سکتے ہیں؟ جبکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں "مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ ان لوگوں سے لڑوں یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہدیں۔ پس جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہدے تو بیشک اُس نے اپنا مال اور اپنی

مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ تَعَالَى فَقَالَ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ ۔

جان مجھ سے بچا لی۔ مگر بحق اسلام۔ اور اُس کا حساب اللہ پر ہے"۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں اُس شخص سے ضرور جنگ کرونگا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق سمجھے۔ کیونکہ زکوٰۃ حق مال کا ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بھیڑ کا بچہ جو (زکوٰۃ میں) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتے تھے۔ مجھے نہ دینگے تو میں اسکے نہ دینے پر ضرور اُن سے جنگ کروں گا حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں۔ خدا کی قسم مجھے معلوم ہوا کہ یہ بات صرف اس وجہ سے تھی کہ اللہ نے ابوبکرؓ کے سینے کو کھول دیا تھا۔ اور میں سمجھ گیا۔ کہ یہی حق ہے ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" (قیامت کے دن) اونٹ اپنے مالک پر (سوار ہوکر) آئیگا۔ ایسی اچھی حالت میں جس میں وہ رہتا تھا۔ جبکہ وہ مالک اسکا حق (زکوٰۃ) نہ ادا کرتا ہو۔ وہ اونٹ اُسے اپنے پیروں سے روندے گا۔ اسی طرح بکری اپنے مالک پر سوار ہوکر آئیگی۔ اسی عمدہ حالت میں جس میں کہ وہ رہتی تھی۔ جبکہ وہ مالک اس میں سے اسکا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرتا ہو۔ وہ بکری اُسے اپنے کھروں سے کچلے گی۔ اور اپنے سینگوں سے ماریگی۔ (آپ نے فرمایا) اس کا حق یہ ہے۔ کہ پانی پلانے کے گھاٹ پر دوہی جائے۔ اور اُسکا دودھ محتاجوں کو پلا دیا جائے"۔ اور فرمایا "تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لاد کر نہ آئے۔ کہ وہ بکری چلاتی ہو۔ پھر وہ

۳۶۷ ح
جس مال پر زکوٰۃ نہ دیجائیگی وہ قیامت کو صاحب مال پر سوار ہوگی۔ اور رسول خدا صلعم کی شفاعت سے انکار کردینگے

بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى
رَقَبَتِهٖ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ
يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ
لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا قَدْ
بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِيْ بِبَعِيْرٍ
يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رُغَاءٌ
فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ
لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
قَدْ بَلَّغْتُ ۔

شخص مجھ سے کہے۔ محمد! (صلے اللہ علیہ وسلم
میری شفاعت کیجئے) اور میں کہدوں۔ کہ میں
تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو
حکم الٰہی پہنچا چکا۔ ایسا ہی کوئی شخص اونٹ کو
اپنی گردن پر لادے ہوئے نہ آئے کہ وہ اونٹ
بول رہا ہو۔ پھر وہ شخص کہے۔ محمد! (میری
شفاعت کیجئے) اور میں کہدوں۔ کہ میں تیرے
لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی
پہنچا چکا ۔

ح ۳۶۸
بے زکوٰۃ مال قیامت کو سانپ بنکر ڈسے گا ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ
يُؤَدِّ زَكَاتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ
زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ
بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ
أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ
جسے مال دے۔ اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے
تو اُس کا مال قیامت کے دن اس کے لئے اژدہا
سانپ کی ہمشکل کر دیا جائے گا۔ جس کے سر
میں دو چتیاں ہوں گی۔ وہ سانپ اسکا طوق
بن جائے گا۔ جو اس کے دونو جبڑوں کو ڈسے گا
اور کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں' تیرا خزانہ ہوں"
پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وَلَا
يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَة ۔

ح ۳۶۹
کم مقدار پر زکوٰۃ نہیں

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا
دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ
فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ
فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہیں۔
اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں۔
اور نہ ہی پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ (فرض)
ہے" ۔

ح ۳۷۰
محتاج کے نہ ملنے کی پیشنگوئی

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

حضرت حارثہ بن واہب رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهُ سَيَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا ۔

ہوئے سُنا ہے اے لوگو! صدقہ دو۔ کیونکہ تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ آدمی اپنا صدقہ لئے لئے پھرے گا۔ مگر وہ کسی ایسے شخص کو نہ پائے گا۔ جو اُسے قبول کرے۔ جس شخص سے کہیگا کہ لے لے۔ وہ جواب دے گا۔ کاش تو کل لایا ہوتا۔ تو میں لے لیتا۔ لیکن آج تو مجھے اس کی ضرورت نہیں"۔

د ملنا

۳۷۱ ج ۹ — خدا صدقات کو بڑھاتا ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" جو شخص پاک کمائی سے ایک چھوہارے کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے (اور اللہ پاک چیزوں کو ہی قبول فرماتا ہے) تو اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ پھر اس کو اس صدقہ دینے والے کے لئے بڑھاتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچے کو (پال کر) بڑھائے۔ حتیٰ کہ وہ چھوہارا پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔

۳۷۲ ج — قرب قیامت میں مال کی زیادتی

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِيْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ تم میں مال کی اس قدر کثرت ہو جائیگی۔ کہ وہ بہا بہا پھرے گا۔ صاحب مال تلاش کرے گا کہ کوئی شخص اُسکا صدقہ لے۔ مگر اُسے جب کسی کے سامنے پیش کرے گا تو وہ شخص (جسے دینا چاہیگا) کہے گا مجھے اُسکی ضرورت نہیں۔

۳۷۳ ج ۱۱ — امن مالداری کی پیشینگوئی اور صدقہ کی ترغیب

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ کہ دو آدمی آئے۔ ایک تو اپنے فقر و تنگیٔ معیشت

وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ
اَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْاٰخَرُ
يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ
فَاِنَّهُ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكَ اِلَّا قَلِيْلٌ
حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ اِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ
خَفِيْرٍ وَاَمَّا الْعَيْلَةُ فَاِنَّ
السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ
اَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ لَا
يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ
لَيَقِفَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ
لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ حِجَابٌ وَّلَا
تَرْجُمَانٌ يُّتَرْجِمُ لَهٗ ثُمَّ
لَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اُوْتِكَ مَالًا
فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ
اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا
فَلَيَقُوْلَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ
يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ ثُمَّ
يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا
النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ اَحَدُكُمُ النَّارَ
وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ
فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۔

کی شکایت کرنے لگا۔ اور دوسرے نے چوری
وڈاکہ زنی کی شکایت کی۔ جس پر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ڈاکہ زنی کی تو یہ کیفیت
ہے۔ کہ تھوڑے ہی زمانے کے بعد (ایسا امن
ہوجائیگا۔ کہ) قافلہ (مدینے سے) مکہ تک بغیر کسی
محافظ اور ضامن کے چلا جائیگا۔ رہا فقر۔ اس
کی بھی یہ کیفیت ہے۔ کہ قیامت نہ آنے پائیگی
کہ لوگوں کے پاس مال کی ایسی کثرت ہوجائیگی۔
کہ تم میں سے کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر پھریگا۔
مگر کسی کو نہ پائیگا جو اُسے لے لے۔ پھر (یہ یاد
رکھو کہ) بیشک تم میں سے ہر شخص اللہ کے
سامنے کھڑا ہوگا۔ اُس کے اور اللہ کے درمیان
نہ کوئی حجاب ہوگا۔ اور نہ کوئی ترجمان جو اسکی گفتگو
نقل کریگا۔ پھر اللہ اس سے فرمائیگا۔ کیا میں نے
تجھے مال نہ دیا تھا؟ وہ عرض کریگا۔ ہاں (دیا تھا) پھر
اللہ فرمائے گا۔ کیا میں نے تیرے پاس پیغمبر نہ بھیجا تھا؟
وہ عرض کریگا۔ ہاں۔ پس وہ شخص اپنی داہنی جانب
نظر کریگا۔ تو سوا آگ کے کچھ نہ دیکھے گا۔ اور اپنی
بائیں جانب نظر ڈالیگا۔ تو (ادھر بھی) سوا آگ
کے کچھ نہ دیکھیگا۔ لہذا تم میں سے ہر شخص کو
چاہیے کہ آگ سے بچے۔ اگرچہ ایک چھوہارے کے
ٹکڑے سے ہو۔ اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو۔ تو عمدہ
بات کہہ کر (ہی سہی)" ۔

۳۷۴
۱۲
مال اور صدقوں کی کثرت

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ

حضرت ابوموسے رضی اللہ عنہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ کہ آپ
نے فرمایا "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا
جس میں آدمی صدقے کا سونا لے کر گشت

مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ ٭

لگائے گا۔ مگر کسی کو نہ پائے گا۔ جو اُسے لے لے۔ اور مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ایک مرد کے پیچھے چالیس عورتیں دیکھی جائیں گی۔ جو اُسکی پناہ میں رہینگی" ٭

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَى السُّوْقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيْبُ الْمُدَّ وَاِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ اَلْفٍ ٭

۳۷۵ ح۱۳ غربا صدقات میں اغنیا سے پیشدست ہیں

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے۔ تو کوئی شخص ہم میں سے بازار کی طرف جاتا۔ اور بوجھ لادتا۔ توجب اُسے مزدوری میں ایک مد (غلہ وغیرہ) مل جاتا۔ (اُسی کو صدقہ میں دے دیتا، مگر آج یہ حالت ہے کہ بعض لوگوں کے پاس ایک لاکھ درہم موجود ہیں" ٭

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ ٭

۳۷۶ ح۱۴ لڑکیاں ماں باپ کے لئے دوزخ سے حجاب ہیں۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں۔ کہ ایک عورت مانگتی ہوئی آئی جسکے ساتھ اُسکی دو بیٹیاں تھیں۔ اُسوقت میرے پاس ایک چھوہارے کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی چھوہارا اُسے دیدیا۔ چنانچہ اُس نے یہ چھوہارا اُس نے اپنی دونو لڑکیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور خود اُس میں سے کچھ نہ کھایا۔ جب وہ اُٹھ کر چلی گئی۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اُسکا ذکر کیا۔ جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص اِن لڑکیوں میں مبتلا کر دیا جائے (یعنی خدا اُسے لڑکیاں دے) تو وہ لڑکیاں اُس کیلئے دوزخ سے حجاب ہو جاتی ہیں" ٭

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۳۷۷ ح۱۵ تندرستی اور فقری کے خوف سمجھ صدقہ دینا

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اُس نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب میں

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ ●

یا رسول اللہ کونسا صدقہ اجر میں بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا "تو اس حال میں صدقہ دے کہ تو تندرست ہو۔ بخیل ہو۔ فقیری سے ڈرتا ہو۔ اور مالدار ہونے کی آرزو رکھتا ہو۔ حالانکہ تجھے آیندہ مہلت نہ دیجائیگی۔ یہانتک کہ جب جان حلق میں پہنچ جائیگی تو کہے گا۔ اتنا مال فلاں شخص کو دیا۔ اور اتنا فلاں شخص کو۔ حالانکہ وہ مال فلاں شخص کا ہو چکا ●

لمبے ہاتھ کے معنی سخاوت کے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ ●

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بی بیوں نے آپ سے عرض کی۔ کہ (بعد از وفات) سب سے پہلے آپ سے کون ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا۔ "جس کا ہاتھ تم سب میں سے لمبا ہوگا" جس پر انہوں نے ایک بانس کا ٹکڑا لے کر ہاتھ ناپنے شروع کئے۔ تو سودہؓ کا ہاتھ سب سے بڑا نکلا۔ (مگر جب سب سے پہلے زینبؓ بنت جحش کی وفات ہوئی) تو ہم لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ ان کے ہاتھ کی لمبائی صرف صدقہ تھا۔ جو آنحضرت صلعم سے ہم سب سے پہلے ملیں۔ اور وہ صدقہ دینے کو دوست رکھتی تھیں ●

۳۶۹

صدقہ سب کو دینے کا جواز

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگلے زمانے میں ایک شخص نے اپنے دل میں کہا۔ کہ آج شب کو میں کچھ صدقہ دونگا۔ چنانچہ وہ صدقہ لیکر نکلا۔ اور (نادانستگی سے) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا۔ کہ ایک چور کو خیرات دی گئی۔ اس پر اس شخص نے کہا اللہ تیرا شکر ہے۔ اچھا میں آج پھر صدقہ دونگا۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا

لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ
بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ
زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ
تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى
زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ
فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا
فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا
يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى
سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى
غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا
صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ
أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا
الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ
عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ
فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا
أَعْطَاهُ اللّٰهُ ٭

عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي
وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ
فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ
إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ
دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا
فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي

ثواب کے نادانستگی سے ایک زانیہ کے ہاتھ میں
رکھدیا۔ اور صبح لوگوں نے چرچا کیا۔ کہ ایک زانیہ
کو خیرات دیگئی۔ جس پر اس شخص نے کہا۔ اللہ!
تیرا شکر ہے میں نے زانیہ کو دیا۔ اچھا میں پھر کچھ
صدقہ دُونگا۔ چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا۔ اور
نادانستگی سے اسے ایک غنی (مالدار) کے ہاتھ میں رکھدیا
جس پر صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ مالدار کو خیرات دیگئی
اس شخص نے کہا۔ اے اللہ! تیرا شکر ہے (کہ تونے
میری خیرات) چور، زانیہ اور مالدار پر (خرچ کرادی)
پس اسکے پاس خدا کی طرف سے کوئی آیا جس نے
اس سے کہا۔ تو رنجیدہ مت ہو۔ تیری خیرات کا
تجھے ضرور ثواب ملیگا۔ اور جن لوگوں کو تونے دیا
ہے اُنہیں بھی فائدہ ہوگا یعنی چور کو تیرا خیرات
دینا (اسکے حق میں یہ فائدہ دیگا کہ) شاید وہ چوری
سے باز رہے۔ زانیہ شاید زنا سے رُک جائے۔
اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے (پس اُسمیں سے جو اللہ
تعالےٰ نے اُسے دیا ہے للہ خرچ
کرے"۔

۳۸۰
ح۱۸
مراد بر نیت

حضرت معن بن یزید کہتے ہیں۔ کہ میں نے
میرے باپ اور میرے دادانے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے بیعت کی (جسکے بعد حضرت صلعم) ہی
نے میری منگنی کی اور میرا نکاح بھی کرایا۔ ایکدن
میں آپ کے پاس یہ مقدمہ لیگیا۔ کہ میرے باپ
یزید نے کچھ اشرفیاں صدقے کی نکالکر مسجد میں
ایک شخص کے پاس رکھوادی تھیں۔ (کہ تم جسے
چاہو دے دینا) چنانچہ میں گیا۔ اور میں نے وہ
اشرفیاں لے لیں۔ جب میں انہیں (گھر) لے آیا

الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ ‎◆

تو میرے باپ نے کہا۔ خدا کی قسم میں نے تیرے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ یہ ماجرا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو آپ نے فرمایا "یزید جو کچھ تم نے نیت کی ہے۔ اس کا تمہیں ثواب ملیگا۔ اور اے معن! جو کچھ تم نے لیا ہے۔ وہ تمہارا ہے ◆

◆

٣٨١ — عورت کے صدقہ دینے سے اُس کو اور اُسکے شوہر و خزانچی سب کو برابر ثواب ملتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا ‎◆

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے۔ بشرطیکہ اس کی نیت گھر بگاڑ دینے کی نہ ہو تو جو کچھ صدقہ دے گی ضرور اس کا ثواب ملیگا اور اس کے شوہر کو بھی بسبب کمانے کے ثواب ملے گا۔ اور خزانچی کو بھی اسی قدر ثواب ملے گا۔ اور (یاد رکھو) ان میں سے ایک دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا ◆

◆

٣٨٢ — صدقہ دینے کی ابتدا خویش سے کرو۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ ‎◆

حضرت حکیم بن حزام رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور صدقہ کی ابتدا اس شخص سے کرو جو تمہارے عیال میں ہو اور عمدہ صدقہ وہ ہے جو فاضل مال سے دیا جائے اور جو شخص سوال سے بچے گا۔ اللہ اُسے بچائیگا۔ اور جو شخص بے پرواہ رہے گا۔ اللہ اُسے بے پرواہ کر دے گا" ◆

٣٨٣ — سوال سے بچنا سوال کرنے سے [بہتر] ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آپ منبر پر تھے۔ صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ کیونکہ

وَالْمَسْئَلَةَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ ۔

اوپر والا ہاتھ تو دینے والا ہے ۔ اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے ۔

۳۸۴ ح ۴۲ کسی کی سفارش کرنا بھی ثواب ہے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ اَوْ طُلِبَتْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ ۔

حضرت ابو موسے رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سائل آتا یا آپ سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپ فرماتے ” اس کی حاجت روائی کے لئے سفارش کرو ۔ تمہیں بھی ثواب ملے گا ۔ اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان پر جو کچھ چاہتا ہے جاری فرماتا ہے “۔

۳۸۵ ح ۴۳ خیرات میں فیاضی دکھائی جائے ۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ ۔

حضرت اسمار بنت ابی بکر رضہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” اسمار! تم (اپنے مال پر) گرہ نہ دو ۔ تم پر گرہ دی جائے گی “ (یعنی نزول رحمت موقوف ہو جائیگا ۔) ایک روایت میں یوں آیا ہے ” اے اسمار! شمار (کا خیال) نہ رکھو ورنہ پھر اللہ بھی تمہارے او پر گن گن کر رحمت نازل کریگا “ نیز ایک روایت میں اس طرح ہے ” اے اسمار! اپنا مال تھیلی میں رکھو ورنہ اللہ بھی اپنی رحمت تم سے روک لیگا “۔

۳۸۶ ح ۴۴ مسلمان ہونے سے پہلے جو صدقہ دیا جائے اسکا اجر ملتا ہے وغیرہ سب نیک کاموں کا ۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ اَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ اَفِيْهَا مِنْ اَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ ۔

حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) زمانہ جاہلیت میں بطور عبادت جو صدقہ میں دیتا تھا یا غلام آزاد کرتا اور صلہ رحمی کرتا تھا اس کی نسبت ارشاد فرمایئے ۔ کیا مجھے ان کا اجر ملیگا ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو نیکی تم کر چکے ہو اس کے سمیت مسلمان ہوئے ہو ۔ (یعنی وہ نیکیاں بھی برقرار رہیں ۔ عند اللہ ملحوظ ہوتی ہیں) ۔

۳۸۷ ح — خزانچی کو بھی صدقہ کا ثواب ملیگا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ
الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِذُ وَرُبَّمَا
قَالَ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا
مُوَفَّرًا طَیِّبًا بِہٖ نَفْسُہٗ
فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ
اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ ٭

حضرت ابو موسے رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا " وہ مسلمان
خزانچی جو امانتدار ہو حکم نافذ کرے " اور کبھی آپ
فرماتے تھے۔
کہ دینے والے کا دل خوش ہو۔ اور جس شخص کو دلایا گیا
ہو۔ اُسے (پورا) دیدے تو وہ خزانچی دو صدقہ دینے
والوں کا ایک ہے ٭

٭

۳۸۸ ح — ہر روز فرشتوں کا سخیوں کیلئے دعا اور بخیلوں کیلئے بددعا کرنا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ
اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا
اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ
الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا ٭

حضرت ابو ہریرہ رضی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا " ہر صبح دو فرشتے
آسمان سے اترتے ہیں۔ ایک ان میں سے یہ
کہتا ہے۔ اے اللہ! ہر خرچ کرنے والے کو اس
کے خرچ کرنے کا بدل عطا فرما۔ دوسرا یہ کہتا ہے
اے اللہ! ہر بخیل کو بربادی نصیب کر " ٭

۳۸۹ ح — بخیل اور سخی کی مثال

وَعَنْہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِیْلِ
وَالْمُنْفِقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا
جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ مِّنْ
ثُدِیِّھِمَا اِلٰی تَرَاقِیْھِمَا فَاَمَّا
الْمُنْفِقُ فَلَا یُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ
اَوْ وَفَرَتْ عَلٰی جِلْدِہٖ حَتّٰی
تُخْفِیَ بَنَانَہٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَہٗ وَاَمَّا
الْبَخِیْلُ فَلَا یُرِیْدُ اَنْ یُّنْفِقَ
شَیْئًا اِلَّا لَزِقَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ مَّکَانَھَا
…تِعُھَا فَلَا تَتَّسِعُ ٭

حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " بخیل اور صدقہ دینے والے
کی مثال ان لوگوں کی سی ہے۔ جن کے جسم پر لوہے
کے دو جُبے ہوں سینے سے لیکر گردن تک۔ سخی جب
خرچ کرنا چاہتا ہے۔ وہ جُبہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ (یا یہ
فرمایا) اُس کے جسم پر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اور بخیل جب
خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کے جُبے کا ہر حلقہ اپنی
جگہ پر جم جاتا ہے۔ وہ اس کو کشادہ
کرنا چاہتا ہے۔ مگر کشادہ
نہیں ہوتا ٭

٭٭

٭

…وسٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت ابو موسے رضی سے روایت ہے کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ ۔

صدقہ کے اقسام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر مسلمان پر صدقہ دینا ضروری ہے" لوگوں نے عرض کی۔ یا نبی اللہ! اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا "وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے۔ اپنی جان کو آرام دے اور صدقہ دے" لوگوں نے عرض کی۔ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا "صاحب حاجت مظلوم کی فریاد رسی کرے" لوگوں نے عرض کی۔ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا "وہ اچھی بات پر عمل کرے۔ اور برائی سے باز رہے۔ یہی اس کے لئے صدقہ ہے" ۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بُعِثَ اِلٰى نُسَيْبَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى عَائِشَةَ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا مَا اَرْسَلَتْ بِهٖ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا ۔

۳۹۱
ج ۷۹
صدقہ لینے والا دوسرے کو وہ صدقہ دے تو ہدیہ ہے۔

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ نسیبہ انصاریہ کے (میرے پاس) ایک بکری (صدقہ کی) بھیجی گئی تو میں نے اس میں سے حضرت عائشہؓ کے پاس بھی (گوشت) بھیج دیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو آپ نے پوچھا "تمہارے پاس کچھ ہے؟" حضرت عائشہؓ نے فرمایا "کچھ نہیں سوا اس کے کہ صدقہ کی بکری میں سے نسیبہ نے (گوشت) بھیجا ہے۔" آپ نے فرمایا "اسی کو لاؤ۔ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ چکا (اب ہمارے لئے وہ صدقہ نہیں")

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ

۳۹۲
ج ۸۰
زکوٰۃ میں آسانی کے اقسام

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے لئے یہ لکھ دیا تھا جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ "جس کسی پر صدقہ میں بنت مخاض[1] واجب ہو۔ اور وہ اس کے پاس نہ ہو۔ بلکہ اس کے پاس بنت لبون[2] ہو تو اس سے وہی قبول کر لیا جائے گا اور صدقہ تحصیل کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اسے واپس دے گا۔ اور اگر اس کے پاس (بھی) صرف بنت مخاص نہ ہو۔

[1] (بنت مخاص) وہ بوتہ جو ایک سال سے دوسرے سال میں لگا ہو۔
[2] (بنت لبون)۔ وہ بوتہ جو دو سال کا ہو کر تیسرے سال میں ہو۔

عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ ٭

اور ابن لبون ہو تو وہ بھی قبول کر لیا جائے گا۔ مگر اس کے ساتھ اسے کچھ نہ دیا جائے گا٭

۳۹۳
۱۵ دو شریکوں کا مال زکوٰۃ کے بعد برابر کر لیں

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ٭

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ان کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جو کچھ اللہ اور اُس کے رسول فرض کیا ہے۔ لکھ دیا تھا۔ (اس میں یہ بات بھی تھی) "صدقہ کے خوف سے متفرق مال یکجا نہ کیا جائے۔ اور یکجائی مال متفرق نہ کیا جائے٭

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ ٭

ایک روایت میں (اسطرح) ہے۔ کہ ان کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اللہ اور اُسکے رسول صلعم نے فرض کیا ہے لکھ دیا تھا۔ (اُن میں یہ بات بھی تھی) "جو مال دو شریکوں کا ہے وہ دونو (زکوٰۃ دینے کے بعد) آپس میں برابر سمجھ لیں"٭

۳۹۴
۱۶ زکوٰۃ دینے والے کو ہجرت کی ضرورت نہیں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ٭

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا "تیری خرابی ہو ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دے" اُس نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا "تجھے ہجرت کی کچھ ضرورت نہیں۔ تو دریاؤں کے اُس پار عبادت کر۔ اللہ تیری عبادت میں سے کچھ ضائع نہیں کرے گا٭

۳۹۵
ح ۳۳
اُونٹوں کی زکوۃ میں آسانی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهٗ فَرِيْضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِیْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِیْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ ٭

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رض نے ان کے لئے صدقے کے فرایض جن کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ لکھ دیئے تھے (اس میں یہ مضمون بھی تھا) "اور جس کے پاس اونٹوں کی زکوۃ میں جذعہ واجب ہو۔ مگر جذعہ اس کے پاس نہ ہو۔ اور حقہ ہو تو حقہ اس سے لے لیا جائیگا۔ و اس کے ساتھ دو بکریاں اگر اُسے مل جائیں یا بیس درہم اس سے لئے جائیں گے۔ اور جس شخص کے پاس زکوۃ میں حقہ واجب ہو۔ اور حقہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ جذعہ ہو تو اس سے وہی لے لیا جائیگا۔ اور صدقہ تحصیل کرنے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے گا۔ اور جس شخص پر زکوۃ میں حقہ واجب ہو۔ مگر اس کے پاس صرف ابن لبون ہو تو اس سے ابن لبون لے لیا جائیگا۔ اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم اور دے گا۔ اور جس شخص پر بنت لبون واجب ہوئی ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو وہ اس سے لے لیا جائے گا۔ اور زکوۃ تحصیل کرنے والا اُسے وہی بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا۔ اور جس شخص پر زکوۃ میں بنت لبون واجب ہوئی ہو۔ اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ بنت مخاض ہو تو وہ اس سے لے لی جائے گی۔ مگر وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں اور دے گا ٭

٭

۳۹۶
ح ۳۴
زکوۃ کی مقدار

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں زکوۃ وصول کرنے کے

۱ (جذعہ) اونٹ پانچ برس کا۔ ۲ (حقہ) اونٹ چار سالہ۔ ۳ (ابن لبون) نر از دو سالہ یعنی تیسرے سال ہوتا۔

الكتاب لما وجهه إلى البحرين

بسم الله الرحمن الرحيم هذه
فريضة الصدقة التي فرض رسول
الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين
والتي أمر الله بها رسوله فمن
سئلها من المسلمين على وجهها
فليعطها ومن سئل فوقها فلا
يعط في أربع وعشرين من الإبل
فما دونها من الغنم من كل
خمس شاة فإذا بلغت خمسا و
عشرين إلى خمس وثلاثين
ففيها بنت مخاض أنثى فإذا
بلغت ستا وثلاثين إلى
خمس وأربعين ففيها بنت
لبون أنثى فإذا بلغت ستا و
أربعين إلى ستين ففيها حقة
طروقة الجمل فإذا بلغت واحدة
وستين إلى خمس وسبعين ففيها
جذعة فإذا بلغت يعني ستا
وسبعين إلى تسعين ففيها
بنتا لبون فإذا بلغت إحدى
وتسعين إلى عشرين ومائة
ففي كل أربعين بنت لبون و
في كل خمسين حقة ومن لم
يكن معه إلا أربع من الإبل
فليس صدقة إلا أن يشاء ربها
فإذا بلغت خمسا من الإبل ففيها شاة

لے بحرین کی طرف بھیجا تو یہ تحریر لکھدی تھی وہ
"بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ صدقہ (یعنی زکوٰۃ) کے
احکام ہیں - جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں
پر فرض کئے ہیں - اور جن کی بابت خدا نے اپنے
رسول کو حکم دیا ہے - پس مسلمانوں میں سے جس شخص
سے اس تحریر کے مطابق زکوٰۃ مانگی جائے وہ اسے
دیدے اور جس شخص سے اس سے زیادہ مانگی جائے
وہ نہ دے - چوبیس اونٹوں اور اس سے کم میں بکری
دینا واجب ہے ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری جب پچیس
اونٹ ہو جائیں تو پینتیس تک میں سے ایک مادہ بنت
مخاض (ایک سالہ اونٹنی جس نے دوسرے برس میں
پاؤں رکھا ہو) پھر جب چھتیس سے پینتالیس تک اونٹ
ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی
جسکو تیسرا سال شروع ہوا ہو) پھر جب چھیالیس
سے ساٹھ تک ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ (چار برس
کی اونٹنی جسکو پانچواں برس شروع ہو گیا ہو) جو نر کی
جفتی کے قابل ہو - جب اکسٹھ سے پچھتر تک ہو جائیں
تو ان میں ایک جذعہ - پھر جب چھہتر سے نوّے تک
ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون - پھر جب اکانوے
سے ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس
پر ایک بنت لبون - اور ہر پچاس پر ایک
حقہ - اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو
ان پر زکوٰۃ فرض نہیں - لیکن اُس کا مالک
چاہے تو زکوٰۃ دیدے - مگر جب
پانچ اونٹ ہو جائیں تو اُن پر
ایک بکری ہے -

فِیْ سَائِمَتِھَا اِذَا کَانَتْ اَرْبَعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ اِلٰی مِائَتَیْنِ شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی مِائَتَیْنِ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَۃٍ فَفِیْھَا ثَلٰثٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِذَا کَانَتْ سَائِمَۃُ الرَّجُلِ نَاقِصَۃً مِنْ اَرْبَعِیْنَ شَاۃً وَاحِدَۃً فَلَیْسَ فِیْھَا صَدَقَۃٌ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّھَا وَفِی الرِّقَۃِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ اِلَّا تِسْعِیْنَ وَ

بیس سے زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں۔ اور جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری۔ اور اگر کسی کے سائمہ بکریاں چالیس سے بھی کم ہوں یعنی ایک بکری بھی کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر مالک دینا چاہے تو دیدے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا فرض ہے (بشرطیکہ بقدر دو سو درہم کے ہو) اور اگر ایک سو نوّے درہم ہیں۔ تو پھر کچھ زکوٰۃ نہیں ہاں اگر اس کا مالک دینا چاہے تو دیدے +

(حاشیہ: یعنی ... دو سو تک ... سے زیادہ ہوں)

۲۹۷ ح ۳۵ — زکوٰۃ میں ناقص مال نہ دیا جائے

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَتَبَ لَہُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُخْرَجُ فِی الصَّدَقَۃِ ھَرِمَۃٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَیْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ +

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رض نے ان کو ایک تحریر لکھ دی تھی (جس میں زکوٰۃ کے وہ مسائل تھے) جن کا اللہ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے (اس میں یہ بات بھی تھی) "اور زکوٰۃ کے لئے بڑھیا بکری نہ نکالی جائے۔ اور نہ عیب دار اور نہ بکرا۔ ہاں اگر صدقہ تحصیل کرنے والا چاہے گا (تو پھر کچھ مضائقہ نہیں) +

۲۹۸ ح ۳۶ — عمدہ مال میں سے صدقہ لینے اور مجبور نہ کرنیکا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا حَدِیْثُ بَعْثِ مُعَاذٍ اِلَی الْیَمَنِ تَقَدَّمَ وَفِیْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ قَالَ اِنَّکَ تَقْدَمُ عَلٰی قَوْمٍ اَھْلِ کِتَابٍ وَذَکَرَ بَاقِی الْحَدِیْثِ ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ وَتَوَقَّ کَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ +

حضرت ابن عباس رض سے جو حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ تم اہل کتاب کے پاس جاتے ہو۔ پھر باقی حدیث بیان کی ہے۔ جس کے آخر میں ہے۔ کہ "لوگوں کے عمدہ عمدہ مالوں سے پرہیز کرنا" +

۲۹۹ ح ۳۷ — قریبی خیرات کے زیادہ مستحق ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَکَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَاءَ

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ ابوطلحہ رض کے پاس مال تھا۔ از قسم باغات۔ اور سب سے زیادہ پسند ان کو بیرحاء نامی باغ تھا۔ جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا۔

وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا
وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ
اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا
تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا
مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ
اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ
لِلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ
تَعَالٰى فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ
اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ
رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ
سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ
تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ
طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا
اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ ❊

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُهٗ فِيْ خُرُوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَى الْمُصَلّٰى تَقَدَّمَ وَفِيْ هٰذِهِ
الرِّوَايَةِ قَالَ فَلَمَّا صَارَ
اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَاءَتْ زَيْنَبُ
امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْتَاْذِنُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے
تھے۔ اور اس کے خوشگوار پانی کو پیتے تھے حضرت
انس رض کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لن
تنالوا البر الخ تو ابو طلحہ رض رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور عرض
کی یا رسول اللہ! اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے۔
لن تنالوا البر الخ اور بے شک مجھے
اپنے سب مالوں میں زیادہ محبوب "بیرحاء" ہے
اب وہ خدا کے لئے صدقہ ہے۔ میں اس کے ثواب
کی اللہ کے ہاں امید رکھتا ہوں۔ پس یا رسول
اللہ! آپ اس کو جہاں مناسب سمجھئے صرف
کیجئے (حضرت انس رض کہتے ہیں) اس پر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "واہ واہ یہ تو
ایک مفید مال ہے! یہ تو ایک مفید مال ہے!!
میں نے سن لیا جو تم نے کہا۔ مگر میں یہ مناسب
سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے قرابت والوں میں
تقسیم کر دو" ابو طلحہ رض نے عرض کی۔ یا رسول اللہ!
میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ ابو طلحہ نے اُسے
اپنے قرابت والوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم
کر دیا ❊

حضرت ابو سعید رض کی حدیث نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے عید گاہ میں تشریف لے جانے کے
متعلق پہلے گذر چکی ہے اس روایت میں اس قدر زیادہ
ہے کہ جب آپ لوٹ کر اپنے مکان پر تشریف لے
گئے تو ابن مسعود کی بی بی زینب آئیں اور آپ کے پاس
جانے کی اجازت مانگنے لگیں۔ چنانچہ عرض کی گئی۔
یا رسول اللہ! یہ زینب آئی ہیں۔ آپ نے پوچھا "کون

۵۰۰
شوہر اور بچوں کو خیرات دیگی ہے

عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ زَيْنَبُ فَقَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيْلَ امْرَاَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَعَمِ ائْذَنُوْا لَهَا فَاُذِنَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِيْ حُلِيٌّ لِيْ فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهٗ وَوَلَدَهٗ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ ۔

زینبؓ! عرض کی گئی حضرت ابن مسعود کی بی بی آپ نے فرمایا "اچھا ان کو اجازت دیدو" چنانچہ انہیں اجازت دی گئی جب وہ حاضر ہوئیں تو عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے آج صدقہ دینے کا حکم دیا ہے اور میرے پاس کچھ زیور ہے۔ میں نے چاہا کہ اسے خیرات کر دوں۔ مگر ابن مسعود کہتے ہیں کہ وہ اور ان کے بچے سب سے زیادہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان ہی کو صدقہ دوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابن مسعود نے درست کہا۔ تمہارا خاوند اور تمہارے بچے اس امر کے سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ تم انہیں صدقہ دو"۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَغُلَامِهٖ صَدَقَةٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "مسلمان پر اس کے (خدمتگار) غلام اور اس کی سواری کے گھوڑے پر زکوٰۃ فرض نہیں"۔

۳۰۱
بج ۳۰۹
خدمتگار اور سواری کے گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں
بج ۳۰۲ بم

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ

حضرت ابوسعید خدری رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے۔ جب ہم لوگ آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ تو آپ نے فرمایا "میں اپنے بعد جن باتوں کا تم پر خوف کرتا ہوں اُن میں سے ایک بات یہ ہے کہ تم پر دنیا کی رونق اور آرائش کھول دی جائیگی۔ اس پر ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا اچھی چیزیں بھی بُرائی پیدا کریں گی؟ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہو گئے۔ اس شخص سے کہا گیا تجھے کیا ہو گیا ہے۔ کہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتا ہے۔ حالانکہ حضور تجھ سے کلام

مال سے خرابی بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بے ضرورت مانگنا عیب ہے

تكلم النبي صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك فرأينا أنه سينزل عليه الوحي قال فمسح عنه الرحضاء فقال أين السائل وكأنه حمده فقال إنه لا يأتي الخير بالشر وإن مما ينبت الربيع يقتل أو يلم إلا آكلة الخضراء أكلت حتى إذا امتدت خاصرتاها استقبلت عين الشمس فثلطت وبالت ورتعت وإن هذا المال خضرة حلوة فنعم صاحب المسلم ما أعطى منه المسكين واليتيم وابن السبيل أو كما قال النبي صلى الله عليه وسلم وإنه من يأخذه بغير حقه كالذي يأكل ولا يشبع ويكون شهيدا عليه يوم القيامة ٭

نہیں فرماتے۔ پھر ہم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے (اس لئے آپ نے سکوت فرمایا ہے) ابوسعید خدری کہتے ہیں۔ اتنے میں آپ نے چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھ کر فرمایا "سائل کہاں ہے؟" گویا آپ نے اس سوال کو پسند فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا "ہاں یہ صحیح ہے کہ اچھی چیز برائی پیدا نہیں کرتی۔ مگر فصل ربیع ایسی گھاس بھی پیدا کرتی ہے۔ جو مار ڈالتی ہے یا بیمار کر دیتی ہے۔ مگر اس سبزی کے چرنے والے کو جو جہاں تک چرے کہ اس کے دونوں کولے بھر جائیں۔ پھر وہ آفتاب کے سامنے ہو جائے۔ اور لید اور پیشاب کرے۔ اس کے بعد پھر چرنے لگے۔ بیشک یہ مال ایک میٹھی سبزی ہے۔ پس مسلمان کا وہ مال کیا اچھا ہے جس میں مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے۔ (یا اس قسم کی کوئی اور بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی) اور بے شک جو شخص اس مال کو ناحق لے گا وہ اس شخص کے مثل ہو گا جو کھائے اور سیر نہ ہو۔ اور وہ مال قیامت کے دن اس پہ گواہ ہو گا" ٭

عن زينب امرأة عبد الله ابن مسعود رضي الله عنهما حديثها المتقدم قريبا وقالت في هذه الرواية انطلقت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فوجدت امرأة من الأنصار على الباب حاجتها

حضرت زینب زوجہ عبداللہ بن مسعودؓ کی پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو میں نے دروازے پر ایک انصاری خاتون کو پایا۔ یہ بھی میری جیسی ضرورت سے آئی تھیں۔ بلال رضؓ ہماری طرف سے گذرے تو ہم نے کہا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو

قرابتداروں کو دینے میں دوہرا ثواب

مِثْلُ حَاجَتِيْ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُجْزِئُ عَنِّيْ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى زَوْجِيْ وَاَيْتَامٍ لِّيْ فِيْ حَجْرِيْ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نَعَمْ لَهَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ ✦

کیا میرے لئے یہ کافی ہے کہ میں اپنا مال اپنے شوہر پر اور ان یتیموں پر جو میری تربیت میں ہیں خرچ کر دوں۔ چنانچہ حضرت بلال رضؓ کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا: ہاں اسے دوہرا ثواب ملے گا۔ قرابت کا ثواب اور خیرات دینے کا ثواب" ✦

٤٠٤ — ٢ج

بچوں پر خرچ کرنے میں بھی ثواب

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ ✦

حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا مجھے کچھ ثواب ملے گا۔ اگر میں ابو سلمہ رضؓ کے بچوں پر خرچ کروں وہ تو میرے ہی لڑکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "تم ان پر خرچ کرو۔ جو کچھ تم ان پر خرچ کرو گی اس کا ثواب تمہیں ملے گا"! ✦

٤٠٥ — ٤ج

ہر صاحب مال پر زکوٰۃ فرض ہے چاہے کوئی ہو مگر جو مال خدا کی راہ میں خرچ کرنیکی نیّت پر ہو اُس پر زکوٰۃ نہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَّمِثْلُهَا مَعَهَا ✦

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ تحصیل کرنے کا حکم دیا جس نے آکر عرض کی کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبد المطلب نے (صدقہ) نہیں دیا۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- "ابن جمیل تو اس وجہ انکار کرتا ہے کہ وہ فقیر تھا۔ اسے اللہ اور اس کے رسول نے مالدار کر دیا۔ مگر خالد پر تم لوگ ظلم کرتے ہو۔ انہوں نے اپنی زرہیں اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ میں روک رکھے ہیں۔ رہ گئے عباس بن عبد المطلب، وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ مگر ان پر زکوٰۃ ضروری ہے۔ اور اس کے برابر اس کے ساتھ اور بھی (یعنی ان کی طرف سے جس قدر مانگتے ہو میں اس سے بھی زیادہ دوں گا)" ✦

٤٠٦ — ٤ج

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے

صبر بڑی چیز ہے

رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاھُمْ ثُمَّ سَأَلُوْہُ فَاَعْطَاھُمْ ثُمَّ سَأَلُوْہُ فَاَعْطَاھُمْ حَتّٰی نَفِدَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا یَکُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَہٗ عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِہِ اللّٰہُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ ۔

کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے (مال کے لئے) سوال کیا تو آپ نے انہیں دیدیا۔ انھوں نے دوبارہ کہا تو آپ نے پھر بھی دیدیا یہاں تک کہ جسقدر مال آپ کے پاس تھا وہ سب ختم ہوگیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ جب مال ہوگا تو میں اُسے تم لوگوں سے بچا نہ رکھوں گا۔ لیکن (یہ یاد رکھو کہ) جو شخص سوال سے بچے گا۔ اللہ اسے (فقر سے) بچائیگا۔ اور جو شخص بے پروائی ظاہر کرے گا اللہ اُسے غنی کردے گا۔ اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اُسے صابر بنادے گا۔ اور دیکھو کسی شخص کو کوئی نعمت صبر سے زیادہ عمدہ اور وسیع نہیں دی گئی ہے ۔

سوال کرنے سے لکڑیاں ڈھونا اچھا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلًا فَیَسْأَلَہٗ اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ بات کہ کوئی شخص تم میں سے رسّی لے کر لکڑی توڑے اور اس کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ کسی شخص کے پاس جاکر سوال کرے اور وہ اس کو دے یا نہ دے ۔

محنت کرو سوال نہ کرو

وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ الزُّبَیْرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْتِیْ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعَھَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِھَا وَجْھَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْأَلَ النَّاسَ

حضرت زبیر بن عوام رضہ سے ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بیچے اور اللہ اس ذریعہ سے اس کی آبرو قائم رکھے تو یہ اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔ اور وہ اس کو دیں

اَعْطُوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ ۔

عَنْ حَکِیْمِ ابْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَأَلْتُہٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی فَقَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَکَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَدْعُوْا حَکِیْمًا اِلَی الْعَطَاءِ فَیَاْبٰی اَنْ یَقْبَلَہٗ مِنْہُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَعَاہُ لِیُعْطِیَہٗ فَاَبٰی اَنْ یَقْبَلَ مِنْہُ شَیْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اُشْھِدُکُمْ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی حَکِیْمٍ اَنِّیْ اَعْرِضُ عَلَیْہِ حَقَّہٗ مِنْ ھٰذَا الْفَیْءِ فَیَاْبٰی اَنْ یَّاْخُذَہٗ فَلَمْ یَرْزَاْ حَکِیْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

یا نہ دیں ۔

حضرت حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دیدیا۔ میں نے پھر مانگا تو بھی آپ نے مجھے دے دیا۔ میں نے آپ سے پھر مانگا تو آپ نے مجھے پھر بھی دے دیا اس کے بعد فرمایا۔ اے حکیم! یہ مال ایک میٹھی سبزی ہے۔ جو شخص اس کو بے طمعی کے ساتھ لیتا ہے۔ اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس کو طمع کے ساتھ لیتا ہے اُسے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ اور وہ شخص مثل اس شخص کے ہوتا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہ لوں گا۔ یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہو جاؤں۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو وہ حضرت حکیم کو وظیفہ کے لئے بلاتے رہے مگر انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا پھر حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) اُنہیں بلا کر دینا چاہا۔ لیکن انہوں نے اس کی قبولیت سے بھی انکار ہی کیا۔ جس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ مسلمانو! میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حکیمؓ کے سامنے ان کا حق پیش کیا۔ مگر وہ مال غنیمت سے اپنا حق لینے سے انکار کرتے ہیں۔ القصہ حکیمؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے

۴۰۹
مج ۷
حاجت بھر مال لینے میں برکت ہے۔ زیادہ میں نہیں

وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي حَتّٰى تُوُفِّيَ ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ ۔

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ

کچھ نہیں لیا۔ یہاں تک کہ وفات پائی ۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مال دیتے تھے تو میں کہتا تھا۔ یہ اس شخص کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجتمند ہو۔ آپ فرماتے "تم اسے لے لو جب اس مال میں سے کچھ تمہارے پاس آئے اور تم کو لالچ نہ ہو اور نہ تم نے سوال کیا ہو۔ تو تم اسے لے لو اور جو ایسا نہ ہو اسکے پیچھے اپنا جی نہ دوڑاؤ"۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لوگوں سے برابر سوال کیا کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئیگا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی" نیز آپ نے فرمایا "قیامت کے دن آفتاب قریب ہو جائیگا۔ یہاں تک کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائیگا سب لوگ اسی حالت میں دیکایک آدم سے فریاد کرینگے۔ پھر موسےٰ سے اور پھر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے پاس سوال کرتا پھرے اور وہ اُسے ایک لقمہ یا دو لقمہ۔ ایک چھوہارا یا دو چھوہارے دیدیں بلکہ مسکین وہ شخص ہے جسے اسقدر غنا حاصل نہ ہو جو اُسے بے احتیاج کرے اور اس کا حال لوگوں کو نہ معلوم ہو کہ اُسے صدقہ دیا جائے اور نہ وہ خود کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرے ۔

حضرت ابوحمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ ہم نے غزوۂ تبوک میں رسول خدا صلعم کے ہمراہ جہاد کیا جب آپ وادی قریٰ میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنے

۴۱۰ ح ۴۸ بے سوال کے اگر مل جائے تو لینے میں مضائقہ نہیں

ح ۴۹ بیہودہ سائل پر وعید

۴۱۲ ح ۵۰ غنی بدل است نہ بمال

۴۱۳ ح ۵۱ آنحضرت کی پیشگوئی کا پورا ہونا

تبوك فلما جاء وادي القرى إذا امرأة في حديقة لها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأصحابه اخرصوا وخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة أوسق فقال لها أحصي ما يخرج منها فلما أتينا تبوك قال أما إنها ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقومن أحد ومن كان معه بعير فليعقله فعقلناها وهبت ريح شديدة فقام رجل فألقته بجبل طيئ وأهدى ملك أيلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردا وكتب له ببحرهم فلما أتى وادي القرى قال للمرأة كم جاءت حديقتك قالت عشرة أوسق خرص رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني متعجل إلى المدينة فمن أراد منكم أن يتعجل معي فليتعجل فلما أشرف على المدينة قال هذه طابة فلما رأى أحدا قال هذا جبيل يحبنا ونحبه ألا أخبركم بخير دور الأنصار قالوا بلى قال دور بني النجار ثم دور بني عبد الأشهل ثم دور بني ساعدة أو دور بني الحارث بن الخزرج وفي كل دور الأنصار يعني خيرا۔

حدیقہ میں ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اندازہ کرو (اس باغ میں کتنے چھوہارے ہیں) اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دس وسق اندازہ کئے۔ پھر اس عورت سے فرمایا: خیال رکھنا۔ اس میں کسقدر چھوہارے نکلتے ہیں پھر جب ہم تبوک میں پہنچے تو آپ نے فرمایا آج رات کو سخت آندھی چلے گی۔ کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جسکے ہمراہ اونٹ ہو اسے باندھ لے۔ چنانچہ ہم لوگوں نے اونٹوں کو باندھ دیا اور سخت آندھی چلی۔ ایک شخص اتفاق سے کھڑا ہو گیا جسے آندھی نے طے کے پہاڑ پر پھینک دیا (اسی جنگ میں) ایلہ کے بادشاہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید خچر بھیجا تھا اور آپکے اوڑھنے کیلئے ایک چادر بھی بھیجی تھی چنانچہ آپ نے اسکو وہاں کے ملک پر برقرار رکھا جب (اختتام جنگ کے بعد) آپ وادی قریٰ میں پہنچے تو آپ نے اس عورت سے پوچھا تمہارے حدیقہ (باغ) میں کس قدر چھوہارے پیدا ہوئے؟ اس نے عرض کی دس وسق۔ (جیسا کہ رسول خدا صلعم نے اندازہ فرمایا تھا) پھر نبی صلعم نے ارشاد فرمایا "میں مدینہ جلد پہنچنا چاہتا ہوں۔ لہذا تم میں سے جو شخص بعجلت میرے ہمراہ چل سکے وہ جلدی کرے" جب آپکو مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ نے فرمایا: "یہ طابہ آگیا" پھر جب آپ نے احد کو دیکھا تو فرمایا: "یہ پہاڑ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور جسے ہم دوست رکھتے ہیں۔ کیا میں تم لوگوں کو انصار کے گھروں میں سے اچھے گھروں کی خبر کردوں؟ صحابہ نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا: بنی نجار کے گھر۔ پھر بنی عبد الاشہل کے گھر۔ پھر بنی ساعدہ کے گھر (یا فرمایا کہ بنی حارث بن خزرج) اور ویسے انصار کے سب گھروں میں اچھائی ہے" +

ح ۵۲ / ۲۱۴
زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جس چیز کو آسمان کا پانی سینچے اور چشمے سینچیں ۔ یا خودبخود پیدا ہو ۔ اس میں عُشر (واجب ہوتا) ہے اور جو چیز کنوئیں کے پانی سے سینچی جائے اس میں نصف عُشر ہے ۔"

ح ۵۳ / ۲۱۵
آلِ نبی صدقات نہیں کھا سکتے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيْرَ عِنْدَهٗ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَاْكُلُوْنَ صَدَقَةً ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چھوہارے کٹتے ہی آنے لگتے تھے ۔ یعنی ادھر ایک شخص اپنے چھوہارے لئے آتا ۔ اُدھر دوسرا شخص اپنے چھوہارے لئے آتا ہے ۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس چھوہاروں کے ڈھیر لگ جاتے ۔ ایک دن حضرت حسنؓ اور حسینؓ ان چھوہاروں کے ساتھ کھیلنے لگے اور ان میں سے کسی ایک نے چھوہارا لے کر اپنے منہ میں رکھ لیا جسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دیکھ لیا ۔ تو آپ نے وہ چھوہارا ان کے منہ سے نکال لیا ۔ اور فرمایا "کیا تم نہیں جانتے کہ آلِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) صدقہ نہیں کھاتے ۔"

ح ۵۴ / ۲۱۶
لٹے ہوئے صدقہ کا قیمت دے کر واپس لینا بھی ناجائز ہے

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نے راہ خدا میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا مگر جس شخص کے پاس وہ گھوڑا گیا ۔ اس نے اس کی کچھ قدر نہ کی ۔ اس پر میں نے ارادہ کیا کہ اسے مول لے لوں ۔ اور میں نے خیال کیا کہ (غالباً) وہ اُسے سستا بیچ ڈالے گا پس میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس کی بابت) پوچھا تو آپ نے فرمایا "تم مول نہ لو ۔ کیونکہ اپنے صدقے کا واپس

فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ ✦

کرنے والا ویسا ہے جیسا کہ اپنی قے کھانے والا" ✦

۱۷ ۴ ح ۵۵ — مردہ بکری کی کھال بیچکر کھانا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ حُرِمَ أَكْلُهَا ✦

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو حضرت میمونہ رض کی کسی لونڈی کو صدقہ میں دی گئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اس کی کھال سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے؟ لوگوں نے عرض کی وہ تو مری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا "حرام تو صرف اس کا کھانا ہے" ✦

۴۱۸ ح ۵۶ — صدقہ لیکر ہدیۃً دینا جائز ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ✦

حضرت انس رض سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ گوشت لایا گیا جو بریرہ کو صدقے میں ملا تھا۔ آپ نے فرمایا "بریرہ کے لئے صدقہ تھا۔ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے" ✦

۴۱۹ ح ۵۷ — مظلوم کی آہ کو خدا تک کوئی روک نہیں

حَدِيثُ مُعَاذٍ وَبَعْثِهِ إِلَى الْيَمَنِ تَقَدَّمَ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ ✦

حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجنے والی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے "مظلوم کی فریاد سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں (وہ بلا روک ٹوک درگاہ الٰہی میں پہنچتی ہے) ✦

۴۲۰ ح ۵۸ — صدقہ لینے پر دعا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى ✦

حضرت عبداللہ بن ابی اوفےٰ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص آپ کے پاس صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے "اے اللہ! فلاں کی اولاد پر مہربانی فرما" جب میرے والد آپ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا "اے اللہ! ابی اوفےٰ کی اولاد پر مہربانی فرما" ✦

۴۲۱ ۹ج

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُسْلِفَهٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِیْهَا اَلْفَ دِیْنَارٍ فَرَمٰی بِهَا فِی الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَهٗ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ ٭

حضرت ابوہریرہ رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل میں کسی نے کسی سے ہزار دینار قرض مانگے تھے۔ تو اس نے مانگنے والے کو دیدئے تھے (اتفاقاً وہ قرضدار سفر میں چلا گیا۔ اور ادائے قرض کی مدت آپہنچی بیچ میں ایک دریا تھا) پس وہ دریا کی طرف چلا۔ مگر اس نے کوئی سواری نہ پائی (جس پر سوار ہو کر قرض خواہ کے پاس آتا) لہٰذا اس نے لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا۔ اور اس کے اندر ہزار دینار ڈال کر اس کو دریا میں ڈال دیا۔ چنانچہ وہ شخص جس نے قرض دیا تھا۔ دریا کی طرف آنکلا اسے یہ لکڑی دکھائی دی تو اس نے اُسے اپنے گھر والوں کے ایندھن کے لئے اٹھا لیا۔ (پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی) پھر جب اس نے لکڑی کو چیرا تو اس میں اپنا مال پایا ٭

۴۲۲ ۹ج — قدرتی معافیاں

وَعَنْهُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ ٭

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کا زخم معاف ہے اور کنواں معاف ہے۔ (یعنی اس میں کوئی گر کر مر جاوے تو کنوئیں والے پر کچھ مواخذہ نہیں) اور کان معاف ہے اور رکاز میں خمس ہے " ٭

۴۲۳ ۱۱ج — محصلان زکوٰۃ سے حساب لینا

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَسْدِ عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُدْعٰی ابْنَ اللُّتْبِیَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهٗ ٭

حضرت ابوحمید ساعدی رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی سلیم کے صدقات وصول کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا۔ جسے ابن لتبیہ کہتے تھے۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا ٭

۴۲۴ ۹ج

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس رضہ کہتے ہیں۔ میں ایک

فَقَالَ صَدَقْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ ٭

دن صبح ابوطلحہ کے بیٹے عبداللہ کو لیکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ تاکہ آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں دے دیں۔ تو میں نے آپ کو اس حالت میں پایا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا۔ آپ اس سے صدقے کے اونٹوں کو داغ رہے تھے ٭

صدقے کے اونٹوں کو نشان کے لئے داغ دینا

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۴۲۵ ح

صدقۂ فطر کی مقدار

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ ٭

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کے لئے چھواروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد۔ مرد اور عورت۔ بچے اور بڑے پر فرض فرمایا۔ اور لوگوں کے نماز عید کو نکلنے سے پہلے اس کے ادا کرنے کا آپ نے حکم دیا ہے ٭

۴۲۶ ح

صدقہ فطر میں کھانا

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيْرَ وَالزَّبِيْبَ وَالْأَقِطَ وَالتَّمْرَ ٭

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا (محتاجوں کو) دیا کرتے تھے۔ اور ان دنوں ہمارا کھانا جو، انگور، پنیر، اور چھوارے تھا ٭

۴۲۷ ح

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ

صدقہ فطر میں چھوٹے بڑے برابر ہیں

قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ ۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بڑے۔ آزاد ، اور غلام پر ایک صاع جو یا ایک صاع چھوہارے صدقۂ فطر واجب کیا ہے +

بَابُ وُجُوْبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهٖ

حج کا فرض ہونا اور اُسکی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۴۲۸ ج بوڑھے باپ کی طرف سے حج

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فضل بن عباس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت آئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اللہ کے فرض نے جو حج کے بارے میں اس کے بندوں پر فرض ہے۔ میرے بوڑھے باپ کو پا لیا ہے (یعنی اس پر حج فرض ہو چکا ہے) مگر وہ سواری پر جم نہیں سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اور یہ واقعہ حجۃ الوداع میں ہوا تھا +

۴۲۹ ج سواری پر لبیک کہنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ذوالحلیفہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حَتّٰى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً ۔

ہیں اپنی سواری پر سوار ہوتے تھے۔ پھر جب وہ (آپ کو لے کر) سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ لبیک کہتے تھے +

۴۳۰ حج ۳ — حج کیلئے سوار ہو کر جانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ ۔

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر سوار ہو کر حج کے لئے سفر کیا ہے۔ اور وہی اونٹنی آپ کا اسباب بھی لادے ہوئے تھی +

۴۳۱ حج ۴ — بوڑھوں اور عورتوں کیلئے حج مبرور بھی جہاد ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لَا لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ +

حضرت عائشہ رضہ ام المومنین سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! ہم جہاد کو بڑی عبادت سمجھتے ہیں۔ پس کیا ہم لوگ جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا "نہیں۔ بلکہ عمدہ جہاد حج مبرور ہے" +

۴۳۲ حج ۵ — حج کے بعد جو شخص گناہ سے بچے وہ معصوم ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ +

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اللہ کے لئے حج کرے پھر کوئی فحش بات نہ کرے اور نہ گناہ کرے تو وہ (ایسا بے گناہ) لوٹے گا۔ جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اُسے جنا تھا" +

۴۳۳ حج ۶ — میقات کا تعین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات بنایا تھا۔ اور شام والوں کے لئے جحفہ کو نجد والوں کے لئے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لئے یلملم کو یہ میقات ان لوگوں کے بھی میقات ہیں۔ اور جو شخص غیر مقام

الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَأَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ ۔

کار ہنے والا حج وغیرہ کے ارادے سے ان کی طرف آئے۔ ان کی بھی یہی میقات ہے اور جو شخص ان مقامات کے اس طرف رہتا ہو وہ جہاں سے چاہے احرام باندھے یہانتک کہ اہل مکہ احرام مکہ ہی سے باندھیں ۔

۴۳۴ حج — ذوالحلیفہ میں نماز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے میدان میں اپنے اونٹ کو بٹھلایا اور وہاں نماز پڑھی۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے ۔

۴۳۵ حج — آنحضرت صلعم کے حج کو جانے کے راستے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے (حج کو) جاتے تھے۔ اور معرّس کے راستے لوٹتے تھے اور بے شک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف جاتے تھے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے تھے اور جب لوٹتے تھے تو ذوالحلیفہ کے میدان میں نماز پڑھتے تھے۔ اور رات بھر صبح تک وہیں رہتے تھے ۔

۴۳۶ حج — عمرہ اور حج دونو کا احرام باندھنا

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِيْ حَجَّةٍ ۔

حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عقیق کے میدان میں یہ فرماتے ہوئے سُنا "آج شب میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا۔ اور اس نے کہا اس میدان مبارک میں نماز پڑھئے اور کہئے عمرہ اور حج دونوں کا میں نے احرام باندھا" ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رُؤِيَ وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيْلَ لَهُ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ ٭

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اخیر شب میں جبکہ آپ ذوالحلیفہ میں تھے یہ خواب دکھایا گیا کہ آپ اس وقت ایک مبارک میدان میں ہیں ٭

۴۳۷ ح ۱۱ ذوالحلیفہ میدان مبارک ہے

عَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَيَّ فَجِئْتُ وَعَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهِ فَاَدْخَلْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَاُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِيْ بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ ٭

حضرت یعلےٰ بن امیہ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دکھا دیجئے کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ راوی کہتا ہے کہ اس وقت جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا یا رسول! آپ اس شخص کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں جس نے عمرے کا احرام باندھا ہو۔ حالانکہ وہ خوشبو سے تر ہو؟ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر سکوت فرمایا۔ پھر آپ پر وحی آئی تو حضرت عمرؓ نے میری طرف اشارہ کیا۔ میں آیا تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک کپڑا تنا ہوا تھا جس سے آپ پر سایہ کیا گیا تھا۔ میں نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر کیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سُرخ ہے اور آپ ہانپ رہے ہیں۔ جب وہ حالت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کی بابت سوال کیا تھا۔ یہ شخص حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جو خوشبو تیرے لگی ہوئی ہے اُسے تین مرتبہ دھو ڈال اور اپنا جبہ اپنے جسم سے اُتار دے اور اپنے عمرے میں بھی اسی طرح کر جیسے تو اپنے حج میں کرتا ہے ٭

۴۳۸ ح ۱۲ احرام باندھنے سے پہلے خوشبو کا تین بار دھو دینا۔

۳۳۹
ج ۱۴
خوشبو کا استعمال

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِيْنَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ ٭

حضرت عائشہ رضہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ کے احرام کے لئے جب آپ احرام باندھنے لگتے تھے اور آپ کے احرام سے باہر نکلنے کے وقت قبل اس کے کہ آپ کعبہ کا طواف کریں آپ کے خوشبو لگا دیتی تھی ٭

۳۴۰
ج ۱۴
لبیک بحالت تلبیہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا ٭

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ آپ تلبیہ کئے ہوئے تھے میں نے لبیک پکارتے ہوئے سنا ٭

۳۴۱
ج ۱۵
ذو الحلیفہ کی مسجد سے لبیک پکارنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ٭

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لبیک نہیں پکارا۔ مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذو الحلیفہ کی مسجد سے ٭

۳۴۲
ج ۱۶
لبیک کا مسلسل پکارنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أُسَامَةَ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ٭

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ عرفہ سے مزدلفہ تک اسامہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ پھر آپ نے مزدلفہ سے منےٰ تک فضل کو ردیف کر لیا تھا حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ دونوں بیان کرتے تھے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ نے جمرۃ العقبہ کی رمی فرمائی ٭

۳۴۳
ج ۱۷
عمرہ اور حج

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کنگھی کرتے تیل ڈالنے چادر اور تہ بند پہننے کے بعد مدینہ سے چلے پھر آپ نے کسی قسم کی چادر اور تہ بند کے پہننے سے منع نہیں فرمایا سوائے زعفران سے رنگے ہوئے کپڑوں کے جن سے بدن پر زعفران

الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذَٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُؤُسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ ٭

جھڑے۔ پھر آپ صبح کو ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدا میں پہنچے تو آپ نے اور آپ کے صحابہ نے لبیک کہا۔ اور اپنی قربانیوں کے گلے میں قلادہ پہنا دیئے اور یہ پچیسویں ذیقعدہ کا واقعہ تھا۔ پھر آپ چوتھی ذی الحجہ کو مکے پہنچے اور آپ نے کعبہ کا طواف کیا۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور آپ بوجہ اپنی قربانی کے جانوروں کے احرام سے باہر نہیں ہوئے کیونکہ آپ انہیں قلادہ پہنا چکے تھے۔ پھر آپ مکہ کی بلندی پر مقام حجون کے پاس فروکش ہوئے آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور آپ طواف قدوم کے بعد پھر کعبہ کے نزدیک نہیں گئے۔ یہاں تک کہ عرفہ سے لوٹ آئے۔ اور آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ کعبہ، صفا، اور مروہ کا طواف کریں اس کے بعد اپنے بال کتروا ڈالیں جس کے ہمراہ اس کی بی بی ہو وہ اس کے لئے حلال ہے۔ اور خوشبو اور سیا ہوا لباس بھی حلال ہے“ ٭

۸۴۴
ح۸
رسول خدا صلعم کا تلبیہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ٭

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: ”اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الٰہی میں حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تیرے ہی لئے تعریف ہے اور تو ہی نعمتوں اور ملک والا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں“ ٭

۸۴۵
ح۹
مناسک حج

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِیْنَةِ
الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ
رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتّٰی
اَصْبَحَ ثُمَّ رَکِبَ حَتّٰی
اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ حَمِدَ
اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَکَبَّرَ ثُمَّ اَهَلَّ
بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ النَّاسُ
بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَ
النَّاسَ فَحَلُّوْا حَتّٰی کَانَ یَوْمُ
التَّرْوِیَةِ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بَدَنَاتٍ بِیَدِهٖ قِیَامًا وَذَبَحَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ
کَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ ۔

پڑھیں۔ ہم لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ پھر ذوالحلیفہ
میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات ذوالحلیفہ میں
ہی رہے۔ صبح ہوگئی تو آپ سوار ہوئے یہاں تک
کہ جب سواری مبارک بیدا میں پہنچی تو آپ نے
اللہ کی حمد بیان کی تسبیح پڑھی اور تکبیر کہی اس
کے بعد آپ نے حج اور عمرہ کے ساتھ لبیک کہا۔
اور لوگوں نے بھی حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکارا
پھر جب ہم لوگ مکے میں پہنچے تو آپ نے لوگوں کو
احرام سے باہر جانے کا حکم دیا چنانچہ وہ احرام سے
باہر ہوگئے۔ یہاں تک کہ ترویہ کا دن آیا تو لوگوں
نے حج کا احرام باندھا حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی اونٹ کھڑے ہوکر اپنے
ہاتھ سے ذبح فرمائے اور مدینہ میں آپ نے دو
سنگھائے مینڈھے قربانی کئے ۔

٤٣٦ — حرم میں تلبیہ سے سکوت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اَنَّهٗ کَانَ یُلَبِّیْ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ فَاِذَا
بَلَغَ الْحَرَمَ اَمْسَکَ حَتّٰی اِذَا جَاءَ ذِیْ
طُوًی بَاتَ فِیْهِ فَاِذَا صَلَّی الْغَدَاةَ
اغْتَسَلَ وَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِکَ ۔

حضرت ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ ذوالحلیفہ
میں تلبیہ کہتے اور حرم میں پہنچتے تو سکوت کرتے۔
حتے کہ جب ذی طوے میں پہنچتے تو رات وہیں
بسر فرماتے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو
غسل کرتے اور وہ کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے ۔

٤٣٧ — حضرت موسے کے لبیک کہنے کی شان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا
مُوْسٰی فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ اِذَا
انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ یُلَبِّیْ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گویا
میں اس وقت موسے علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں
کہ وہ نشیب میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے
ہیں" ۔

٤٣٨ — قربانی سے پہلے احرام سے باہر نہ آنا چاہئے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی

حضرت ابوموسےؓ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کی طرف یمن میں بھیجا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ ۔

تو میں وہاں سے لوٹ کر ایسے وقت میں آیا کہ آپ بطحا میں تھے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا، "تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے"؟ میں نے عرض کی: میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کی مثل احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا: "کیا تمہارے پاس ہدی ہے"؟ میں نے عرض کی۔ نہیں۔ جس پر آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں کعبہ کا طواف کروں۔ چنانچہ میں نے کعبہ اور صفا ومروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے مجھے (احرام سے باہر ہو جانے کا) حکم دیا چنانچہ میں احرام سے باہر ہو گیا۔ پھر میں اپنی قوم کی عورت کے پاس گیا۔ جس نے میرے کنگھی کر دی یا میرا سر دھو دیا۔ پھر جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔ اگر ہم خدا کی کتاب پر عمل کریں تو وہ ہمیں حج اور عمرے کے پورا کرنے کا حکم دیتی ہے یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور اگر ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو آپ بھی احرام سے باہر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے قربانی فرمائی ۔

۴۴۹
۳ ج
جسکے پاس ہدی ہو اُسے عمرہ اور حج ایک ہی احرام سے کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدِيثُهَا فِي الْحَجِّ قَدْ تَقَدَّمَ قَالَتْ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ

حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث حج کے بارے میں پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اسقدر زائد ہے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے مہینوں میں حج کی راتوں میں حج کے احرام کے ساتھ مدینہ سے نکلے۔ پھر ہم مقام سرف میں اترے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں۔ پھر آپ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا "تم میں سے جس شخص کے ہمراہ ہدی نہ ہو۔ اور وہ چاہے

هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَالْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ ۔

کہ اس احرام سے عمرہ کرے تو وہ ایسا کرے۔ مگر جس شخص کے ہمراہ ہدی ہو وہ ایسا نہ کرے۔" حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپ کے اصحاب میں سے بعض لوگوں نے اس حکم سے فائدہ اٹھایا اور بعض نے نہ اٹھایا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کچھ صحابہ مقدرو والے تھے جن کے ہمراہ ہدی تھی اس لئے وہ عمرہ پر قادر نہ ہوئے۔ (اس کے بعد باقی حدیث مذکور ہے)" ۔

۴۵۰
سح
حج کیلئے ہدی کی ضرورت

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي ۔

حضرت عائشہ رض سے ایک روایت میں آیا ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے چلے۔ اور ہمیں صرف حج کا خیال تھا جب ہم مکہ میں پہنچے اور کعبہ کا طواف کر چکے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا "جس نے ہدی نہ روانہ کی ہو وہ حج کے احرام سے باہر ہو جائے" پس جن لوگوں نے ہدی نہ روانہ کی تھی وہ احرام سے باہر ہو گئے چونکہ آپ کی ازواج نے بھی ہدی روانہ نہ کی تھی۔ لہٰذا وہ بھی احرام سے باہر ہو گئیں۔ حضرت صفیہ رض نے کہا۔ میں اپنے آپ کو تم سب کا روکنے والا سمجھتی ہوں۔ آپ نے فرمایا:۔ "عَقْرٰی حَلْقٰی کیا تم نے قربانی والے دن طواف نہیں کیا"؟ حضرت صفیہ رض کہتی ہیں میں نے عرض کی ہاں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا پھر کچھ حرج نہیں چلو" ۔

۴۵۱
مح
حج و عمرہ کا ایک احرام

وَعَنْهَا فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ

حضرت عائشہ رض سے ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کے سال روانہ ہوئے

حجة الوداع فمنا من اهل
بعمرة ومنا من اهل بحجة
وعمرة ومنا من اهل بالحج
واهل رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالحج فاما من
اهل بالحج او جمع الحج والعمرة
فلم يحلوا حتى كان يوم النحر۔
عن عثمان رضي الله عنه انه
نهى عن المتعة وان يجمع بينهما
فلما راى علي رضي الله عنه ذلك
اهل بهما لبيك بعمرة وحجة
قال ما كنت لادع سنة النبي
صلى الله عليه وسلم لقول احد۔
عن ابن عباس رضي الله
عنهما قال كانوا يرون
ان العمرة في اشهر الحج من
افجر الفجور في الارض ويجعلون
المحرم صفرا ويقولون
اذا برا الدبر وعفا الاثر
وانسلخ صفر حلت العمرة
لمن اعتمر قدم النبي
صلى الله عليه وسلم
واصحابه صبيحة رابعة
مهلين بالحج فامرهم ان
يجعلوها عمرة فتعاظم ذلك
عندهم فقالوا يا رسول الله
اي الحل قال حل كله +

تو ہم میں سے بعض لوگوں نے (صرف) عمرے کا احرام باندھا تھا۔ اور بعض لوگوں نے عمرہ اور حج دونوں کا۔ اور بعض نے صرف حج کا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا پس جس نے حج کا احرام باندھا تھا۔ یا حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ احرام سے باہر نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ قربانی کا دن آگیا +

۴۵۲
ح ۲۶
حضرت عثمانؓ کو متعہ کرنا و حج و عمرہ کا ایک احرام باندھنے سے خلاف

حضرت عثمان رضؓ متعہ سے اور حج و عمرے کے جمع کرنے سے منع فرماتے تھے۔ پھر جب حضرت علی رضؓ نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا اور کہا لبیک بحجۃ و عمرۃ۔ اور (انہوں نے فرمایا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کسی کے کہنے سے ترک نہ کرونگا +

۴۵۳
ح ۲۷

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ حج کے زمانے میں عمرہ کرنا دنیا کی تمام برائیوں سے بڑھکر ہے۔ اور وہ لوگ صفر کے مہینے کو بھی حرام مہینہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہوجائے اور بالکل نشان مٹ جائے اور صفر گذر جائے اس وقت عمرہ حلال ہے۔ اس شخص کے لئے جو عمرہ کرنا چاہے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ پہنچے اور آپنے صحابہؓ کو حکم دیا کہ "اس احرام کو توڑ کر اس کی بجائے عمرے کا احرام باندھ لیں" تو یہ بات ان لوگوں کو بڑی معلوم ہوئی چنانچہ وہ لوگ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ کونسی بات احرام سے باہر ہونے کی کریں آپ نے فرمایا "سب باتیں" +

۴۵۴ — ...رہ کے احرام ...تکمیں۔

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ ✦

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ لوگ عمرے کے احرام سے باہر ہو گئے اور آپ اپنے عمرے کے احرام سے باہر نہیں ہوئے! آپ نے فرمایا: میں نے اپنے سر کی تلبید کی ہے اور اپنی ہدی کو قلاوہ پہنا دیا ہے۔ لہٰذا میں جب تک قربانی نہ کر لوں احرام سے باہر نہیں ہوں گا ✦

۴۵۵ — ...ج اور عمرہ کا ...

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ نَهَانِيْ نَاسٌ عَنْهُ فَأَمَرَهُ بِهٖ قَالَ الرَّجُلُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ لِيْ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ✦

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے تمتع کی بابت دریافت کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا ہے انہوں نے فرمایا بیشک کرو۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ گویا کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے۔ کہ حج بھی عمدہ ہے اور عمرہ بھی مقبول ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے یہ خواب ابن عباس سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ✦

۴۵۶ — ...ج مفرد پر تمتع کا حکم۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوْا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَحِلُّوْا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوْا ثُمَّ أَقِيْمُوْا حَلَالًا حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوْا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِيْ قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوْا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا جبکہ آپ اپنے ہمراہ قربانی کے جانور لئے تھے۔ اور تمام صحابہ نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم لوگ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام سے باہر ہو جاؤ۔ اور بال کترواڈالو پھر احرام سے باہر ہو کر ٹھہرے رہو۔ یہانتک کہ ترویہ کا دن آجائے۔ تو تم حج کا احرام باندھ لینا۔ اور یہ احرام جس کے ساتھ تم آئے ہو، اس کو تمتع کردو" صحابہ نے عرض کی ہم اسے کیونکر تمتع کردیں جبکہ ہم حج کا نام لے چکے ہیں! آپ نے فرمایا: جو کچھ میں

وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا
أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّيْ سُقْتُ
الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ أَمَرْتُكُمْ
وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّيْ حَرَامٌ حَتّٰى
يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَفَعَلُوْا ۔

تمہیں حکم دیتا ہوں وہ کرو۔ اگر میں ہدی نہ لایا ہوتا
تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا تمہیں حکم دیتا ہوں۔
لیکن مجھ سے کوئی احرام نہیں ہو سکتا۔ جب تک
ہدی اپنی قربانی کی جگہ پر نہ پہنچ جائے۔" چنانچہ صحابہؓ
نے ویسا ہی کیا ۔

۷۵۷
ع۳۱
خلاصہ اس حدیث کا کسی خاص نتیجہ پر ہے۔ اظہار تمتع۔

عَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ
بِرَأْيِهٖ مَا شَاءَ ۔

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں۔ کہ ہم
نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمتع کیا ہے
اور قرآن میں (بھی اس کا حکم) نازل ہوا۔ مگر ایک
شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا (اس سے
مراد حضرت عمر رض ہیں) ۔

۷۵۸
ع۳۲
مکہ میں داخل ہونے اور نکلنے کے راستے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا
الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم "ثنیہ علیا" کے مقام کدا سے
جو بطحا میں ہے۔ مکہ میں داخل ہوئے تھے
اور ثنیہ سفلے کی طرف سے نکلے تھے ۔

۷۵۹
ع۳۳
دیوار کعبہ داخل کعبہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ
الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ
لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ
إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ
قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا
قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ
لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ
شَاءُوْا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ
عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ
قُلُوْبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ
وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهٗ بِالْأَرْضِ ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے (کعبہ کی) دیوار کی بابت پوچھا کہ کیا وہ بھی
کعبہ میں سے ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" میں نے
عرض کی۔ پھر ان لوگوں نے اس کو کعبہ میں کیوں
داخل نہ کیا؟ آپ نے فرمایا "تمہاری قوم کے پاس خرچ
کم ہو گیا تھا" میں نے عرض کی دروازہ کی کیا کیفیت
ہے (یہ اس قدر) اونچا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ
تمہاری قوم نے اس لئے کیا کہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل
کریں۔ اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کا زمانہ
جاہلیت سے قریب نہ ہوتا اور میں اس بات کا خوف
نہ کرتا۔ کہ ان کے دلوں کو برا معلوم ہوگا۔ تو میں ضرور
دیوار کو کعبہ میں داخل کر دیتا۔ اور اس کا دروازہ
زمین سے ملا دیتا" ۔

۴۶۰ متفق
تعمیر کعبہ کے متعلق آنحضرت کا خیال

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِيهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهُ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ اَسَاسَ اِبْرَاهِيمَ ؂

حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں کعبہ کے منہدم کردینے کا حکم دیدیتا۔ اور جو حصہ اس میں سے خارج کردیا گیا ہے۔ اُسکو پھر اس میں داخل کردیتا۔ اور اس کو زمین سے ملا دیتا۔ اور اس میں دو دروازے بناتا۔ ایک شرقی دروازہ اور ایک غربی دروازہ۔ اور میں اُسکو ابراہیمؑ کی بنیاد کے موافق کردیتا" ؂

۴۶۱ ح ۵
ابوطالب کے ورثا

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ ؂

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ انہوں نے (حجۃ الوداع میں جاتے وقت) عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ مکہ میں اپنے گھر کے کس مقام میں نزول فرمائیں گے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عقیل نے کوئی جائداد یا گھر چھوڑے بھی ہیں؟" عقیل اور طالب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے۔ نہ جعفر اُن کی کسی چیز کے وارث ہوئے نہ علی رضہ۔ کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے۔ عقیل اور طالب (اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے) ؂

۴۶۲ ح ۳۶
خیف بنی کنانہ میں آنحضرت کا ورود

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي ذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ آنا چاہا تو ارشاد فرمایا "ہمارا مقام انشاء اللہ کل خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں مشرکوں نے کفر پر باہم معاہدہ کیا تھا یعنی محصب میں اُتریں گے" اور یہ واقع یوں ہوا تھا کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے حق میں یہ معاہدہ کیا تھا۔

وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَنْ لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

کہ ان کے ساتھ مناکحت نہ کریں گے۔ اور ان کے ہاتھ کوئی چیز نہ بیچیں گے۔ یہاں تک کہ بنی ہاشم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالہ کر دیں ۔

۴۶۳ ح ۷ — انہدام کعبہ کے متعلق پیشینگوئی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ایک دو ٹنگریوں والا حبشی (قیامت کے قریب) کعبہ کو منہدم کر دیگا" ۔

۴۶۴ ح ۸ — رمضان کے روزہ کے باعث عاشورا کے روزہ کا نفلی ہونا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيْهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يَصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور اس روز کعبہ پر پردہ ڈالا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ نے رمضان کو فرض فرمایا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا "اب جو عاشورے کا روزہ رکھنا چاہے، رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے وہ نہ رکھے" ۔

۴۶۵ ح ۹ — حج وعمرہ قرب قیامت تک ہوتا رہیگا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی کعبہ کا حج اور عمرہ کیا جاوے گا" ۔

۴۶۶ ح ۱۰ — انہدام کعبہ کے متعلق دوسری حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "گویا میں اس سیاہ فام شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھیڑ ڈالیگا" ۔

۴۶۷ ح ۱۱ — حجر اسود کی نسبت حضرت عمر کا خیال

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ

حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ وہ (طواف میں) حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیکر کہا۔ بے شک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ کسی کو ضرر پہنچا سکتا ہے۔ اور نہ فائدہ دے سکتا ہے۔ اگر میں نے

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ۔

۲۶۸ حج — آنحضرت کا طواف کعبہ و مقام ابراہیم پر نماز ادا کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَمَعَہٗ مَنْ یَّسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَعْبَۃَ قَالَ لَا ۔

۲۶۹ حج — بتوں کے نکلنے تک آنحضرت کا کعبہ میں داخل نہ ہونا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ اَبٰی اَنْ یَّدْخُلَ الْبَیْتَ وَفِیْہِ الْاٰلِھَۃُ فَاَمَرَ بِھَا فَاُخْرِجَتْ فَاَخْرَجُوْا صُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ فِیْ اَیْدِیْھِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ اَمَا وَاللّٰہِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّھُمَا لَمْ یَسْتَقْسِمَا بِھَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَیْتَ فَکَبَّرَ فِیْ نَوَاحِیْہِ وَلَمْ یُصَلِّ فِیْہِ ۔

۲۷۰ حج — آسانی حج کے احکام

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنَّہٗ یَقْدَمُ عَلَیْکُمْ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو
تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضہ کہتے ہیں
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو کعبہ کا
طواف بھی فرمایا۔ اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو
رکعت نماز پڑھی۔ آپ کے ہمراہ ایک آدمی تھا۔
جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ پھر ایک
شخص نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا۔ کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف
لے گئے تھے؟ انہوں نے کہا۔ نہیں ۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کرنے
تشریف لائے تو آپ نے کعبہ کے اندر داخل
ہونے سے انکار کیا کیونکہ اس میں بُت
رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم دیا تو وہ بت اس
سے نکال دئے گئے۔ پھر لوگوں نے حضرت ابراہیم
و اسمٰعیل علیہم السلام کی تصویریں نکالیں۔ ان
دونوں کے ہاتھ میں پانسے تھے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ ان لوگوں کو ہلاک
کرے۔ ابراہیم و اسمٰعیل (علیہم السلام) نے کبھی
پانسوں سے قرعہ اندازی نہیں کی۔" پھر آپ نے
کعبہ کے گرد تکبیر کہی۔ مگر اس میں نماز نہیں
پڑھی ۔

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضہ جب
حج کرنے مکہ تشریف لائے تو مشرکوں نے آپ
کے آنے سے پہلے باہم یہ چرچا کر دیا کہ آپ تمہارے

وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَاَنْ يَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَأْمُرَهُمْ اَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ ؂

پاس ایک ایسا گروہ آنے والا ہے۔ جسے یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تین شوطوں میں رمل کریں اور دونوں رکنوں کے درمیان میں مشی کریں آپ کو یہ حکم دینے میں کہ وہ کل شوطوں میں رمل کریں۔ اس کے سوا کہ لوگوں پر آسانی منظور تھی۔ کوئی اور بات مانع نہ تھی ؂

۴۷۱ ح ۵ آنحضرتؐ کا حجر اسود کو بوسہ دینا کی بہرحال لازم ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ ؂

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ مکہ تشریف لاتے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات شوطوں میں سے تین میں رمل کرتے ؂

۴۷۲ ح ۶ پیروی رسول خدا

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ فَمَا لَنَا وَالرَّمَلَ اِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ اَهْلَكَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُكَهُ ؂

حضرت عمر رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا۔ ہمیں رمل سے کیا مطلب تھا؟ (بات صرف یہ تھی کہ) ہم نے مشرکوں کو (اپنا زور) دکھایا تھا۔ اور (اب) اللہ نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر کہا کہ جس کام کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ اُسے چھوڑ دیں ؂

۴۷۳ ح ۷ حجر اسود کو بوسہ دینے میں آنحضرتؐ کی پیروی کا خیال

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِيْ شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا ؂

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان دونوں رکنوں کا بوسہ دینا ازدحام اور غیر ازدحام میں ترک نہیں کیا جب سے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ؂

۴۷۴ ح ۸ سواری پر طواف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ اور لاٹھی سے آپ حجر

فِيْ عَقَبَةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ ۔

اسود کو بوسہ دیتے تھے۔ (لاٹھی سے بوسہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ لاٹھی سے اس کی طرف اشارہ کرکے لاٹھی کو بوسہ دیدیا جائے)۔

۴۷۵ ۴۹ — حجر اسود کا بوسہ سنت رسول ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَأَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ اَرَأَيْتَ اِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ اَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ ۔

حضرت ابن عمرؓ سے ایک شخص نے حجر اسود کے بوسہ دینے کی بابت پوچھا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا بوسہ دیتے ہوئے اور اس کو چومتے ہوئے دیکھا ہے اس شخص نے کہا اچھا بتائیے اگر ازدحام زیادہ ہو جائے۔ اور لوگ مجھ پر غالب آجائیں (تو میں کس طرح حجر اسود کو بوسہ دوں ؟) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا۔ "اگر مگر کو یمن میں رکھو (یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا۔ . . . . اس سوال سے آپ کو غصہ آگیا اور کہا) میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا ہے ۔

۴۷۶ ۵۰ — عمرہ اور حج

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ ۔

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ سب سے پہلا کام جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں آتے ہی کیا۔ یہ تھا کہ آپ نے وضو کیا۔ پھر طواف فرمایا۔ اس کے بعد آپ کا کوئی عمرہ نہیں ہوا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی اسی قسم کا حج کیا ۔

۴۷۷ ۵۱ — صفا و مروہ کے درمیان طواف اور دو سجدے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدِيْثُ طَوَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا وَزَادَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ اَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الطَّوَافِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) کے طواف کی حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ آپ طواف کے بعد دو سجدے کیا کرتے تھے۔ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف فرمایا کرتے تھے ۔

۴۷۸
حج ۵۲
طواف اپنے وجد جسم سے کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهٗ اِلٰى اِنْسَانٍ بِسَيْرٍ اَوْ بِخَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهٖ +

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ کعبہ کا طواف کرنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر ہوا جس نے اپنا ہاتھ تسمہ یا رسی سے یا کسی اور چیز سے ایک اور شخص کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی کو اپنے ہاتھ سے توڑ دیا اور فرمایا: "اپنا ہاتھ کھینچ لے" +

۴۷۹
حج ۵۳
حضرت ابوبکرؓ کی امارت میں مشرکین کا امتناع حج

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهٗ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهٗ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ +

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے اس حج میں جس میں انہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے پہلے امیر بنایا تھا مجھے قربانی کے دن چند آدمیوں کے ہمراہ لوگوں میں اس بات کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ شخص کعبہ کا طواف نہ کرے +

۴۸۰
حج ۵۴
صفا و مروہ کا طواف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهٖ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ +

حضرت عبد اللہ بن عباس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا۔ صفا اور مروہ میں سعی کی اس طواف کے بعد آپ کعبہ کے قریب نہیں گئے۔ یہاں تک کہ آپ عرفات سے لوٹے +

۴۸۱
حج ۵۵
حاجیوں کی سقائی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ +

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں حاجیوں کو پانی پلانے کے لئے مکہ میں رہنے کی اجازت چاہی۔ تو آپ نے انہیں اجازت دیدی +

۴۸۲
حج ۵۶
آنحضرت کا پہلے سقایہ (سقاوا) کا پانی پینا اور پھر آب زمزم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سقایہ کے پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ
فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ
اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا
فَقَالَ اسْقِنِي يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ
قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ
أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ
فِيهَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ
عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا
أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ
الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ يَعْنِي عَاتِقَهُ
وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ وَعَنْهُ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ
عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَئِذٍ عَلَى بَعِيرٍ +

۴۸۳ ح ۷ — صفا و مروہ کا طواف فرض ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
أَنَّهَا سَأَلَهَا ابْنُ أُخْتِهَا عُرْوَةُ بْنُ
الزُّبَيْرِ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ
حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ فَوَاللهِ
مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ
بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَمَا
قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ

تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ تو
حضرت عباس رضؓ نے (اپنے بیٹے سے) کہا۔ اے
فضل! اپنی ماں کے پاس جاؤ۔ اور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کے پاس سے
پانی لے آؤ۔ آپؐ نے فرمایا: "مجھے یہی پانی
پلا دو" حضرت عباس نے عرض کی یا رسول اللہ!
لوگ اس میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا
"تم مجھے اسی میں سے پلا دو" چنانچہ آپ نے اسی
میں سے پیا۔ پھر آپ زمزم کے پاس آئے
جہاں لوگ پانی پلا رہے تھے۔ اور یہی کام کر رہے
تھے۔ آپ نے فرمایا: "اگر یہ بات نہ ہوتی کہ
تم مغلوب ہو جاؤ گے۔ تو بیشک میں اُترتا اور
رسی اپنے کندھے پر رکھ لیتا (اور پانی بھرتا)"
حضرت عباس سے ایک روایت میں یوں
ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو زمزم کا پانی پلایا۔ جسے آپ نے کھڑے ہو
کر پیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور
(صلعم) اس دن اونٹ ہی پر سوار تھے +

حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ
ان کے بھتیجے عروہ بن زبیر رضؓ نے اُن سے
اللہ تعالےٰ کے قول إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ (الخ)
کی نسبت پوچھا اور کہا اس سے تو معلوم ہوتا
ہے کہ اگر صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تو کسی
پر کچھ گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا اے
میرے بھتیجے! تم نے بہت بُرا مطلب بیان
کیا۔ اگر یہی مطلب ہوتا جو تم نے بیان کیا تو

كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ۔

بیشک اگر کوئی ان دونوں کے درمیان سعی نہ کرتا تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوتا۔ مگر یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگ مسلمان ہونے سے پہلے مناۃ گمراہ کے لئے احرام باندھا کرتے تھے۔ اور وہ لوگ مقام مشلل کے پاس اس کی عبادت کیا کرتے تھے پس جو شخص احرام باندھتا تھا وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو گناہ سمجھتے تھے۔ پھر جب وہ مسلمان ہوگئے۔ تو انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھا اور کہا۔ یارسول اللہ! ہم لوگ تو صفا اور مروہ کی سعی میں حرج سمجھتے تھے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الخ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان طواف کرنے کو سنت قرار دیا ہے۔ اس لئے اب کوئی ان کے طواف کو ترک نہیں کرسکتا۔

۴۸۴ حج ۸ آنحضرت کا طریقہ طواف

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تھے تو تین مرتبہ رمل فرماتے اور چار مرتبہ مشی کرتے تھے۔ اور جب صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے تو بطن مسیل میں سعی فرماتے تھے۔

۴۸۵ حج ۹ جسکے ساتھ ہدی ہو حج سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے حج کا احرام باندھا۔ سوائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے۔ ان میں سے کسی شخص کے ہمراہ ہدی

ومنهم هدي فقدم النبي صلى الله
عليه وسلم وقدم علي
من اليمن ومعه هدي فقال
أهللت بما أهل به النبي صلى
الله عليه وسلم فأمر النبي صلى
الله عليه وسلم أصحابه أن يجعلوها
عمرة ويطوفوا ثم يقصروا و
يحلوا إلا من كان معه الهدي
فقالوا ننطلق إلى منى وذكر
أحدنا يقطر فبلغ ذلك النبي
صلى الله عليه وسلم فقال
لو استقبلت من أمري
ما استدبرت ما أهديت ولولا
أن معي الهدي لأحللت ۔

نہ تھی حضرت علی رضؓ یمن سے آئے۔ ان کے
ہمراہ ہدی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ میں نے
بھی اس چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ پھر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ
اس کو عمرہ کردیں اور طواف کرکے بال کتروا ڈالیں
اور اس شخص کے سوا جس کے ہمراہ ہدی ہو
سب احرام سے باہر ہو جائیں پھر صحابہ نے
عرض کی۔ ہم منیٰ کیونکر جائیں؟ حالانکہ ہمارے
عضو مخصوص سے منی ٹپک رہی ہے یہ سن
کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں پہلے
سے اس بات کو جان لیتا تو میں اپنے ہمراہ
ہدی نہ لاتا۔ اور اگر میرے ہمراہ ہدی نہ ہوتی
تو میں احرام سے باہر ہو جاتا" ۔

٣٣٤ باب — جہاں آنحضرت نے نماز پڑھی ہو وہیں پڑھنی چاہئے

عن أنس بن مالك
رضي الله عنه أنه سأله رجل
فقال له أخبرني بشيء عقلته
عن النبي صلى الله عليه وسلم
أين صلى الظهر والعصر
يوم التروية قال بمنى قال
فأين صلى العصر يوم النفر
قال بالأبطح ثم قال أنس
افعل كما يفعل أمراؤك ۔

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت
ہے۔ اُن سے کسی شخص نے پوچھا کہ مجھے کوئی
ایسی بات بتلائیے جو آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے یاد ہو۔ یعنی یہ کہ آپ نے ظہر اور عصر کی
نماز ترویہ کے دن کہاں پڑھی؟ انہوں
نے کہا منیٰ میں۔ اس نے پوچھا نفر کے دن
عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا
ابطح میں۔ پھر انس رضؓ نے کہا کہ تمہارے سوا
جہاں نماز پڑھتے ہوں وہیں تم بھی پڑھو

٣٣٥ باب — عرفہ کا روزہ واجب نہیں

عن أم الفضل رضي
الله عنها قالت شك الناس
يوم عرفة في صوم النبي
صلى الله عليه وسلم فبعثت

حضرت ام الفضل رضؓ کہتی ہیں کہ عرفہ
کے دن لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
روزے میں شک تھا تو میں نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی پینے کی چیز

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا أَنَّهُ أَتَى يَوْمَ عَرَفَةَ
حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ
عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ
وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ
مَالَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ
السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِي حَتّٰى
أُفِيْضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ
فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ
فَسَارَ فَقَالَ لَهُ سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ مَعَ أَبِيْهِ إِنْ
كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ
الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ
فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا
رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ
صَدَقَ وَكَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ قَدْ
كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ
ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ ۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَضْلَلْتُ
بَعِيْرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ
يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا

بھیجی اُسے آپ نے پی لیا۔ (اور معلوم ہو گیا۔
کہ آپ روزے سے نہیں ہیں)۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ عرفہ
کے دن زوال آفتاب کے بعد تشریف لائے
اور حجاج کے سراپردہ (خیمہ) کے قریب آکر چلائے
تو وہ باہر نکل آیا۔ اس کے بدن پر ایک کسم
کی رنگی ہوئی چادر تھی حجاج نے کہا۔ اے
ابو عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ انہوں نے
کہا۔ اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے تو چلنا
چاہئے۔ حجاج نے کہا اسی وقت انہوں نے
فرمایا ہاں۔ حجاج نے کہا مجھے اتنی مہلت دیجئے
کہ میں اپنے سر پر پانی ڈال لوں۔ پھر چلوں
گا۔ پس ابن عمرؓ اپنی سواری سے اتر پڑے
حتّٰی کہ حجاج (فارغ ہو کر) باہر نکلا اور چلا تو
سالم بن عبداللہ نے جو اپنے باپ کے ہمراہ
تھے اس سے کہا۔ اگر تو سنت کی پیروی چاہتا
ہے تو خطبہ چھوٹا پڑھنا اور وقوف میں عجلت
کرنا۔ اس پر حجاج عبداللہ بن عمرؓ کی طرف
دیکھنے لگا۔ جب عبداللہ نے دیکھا تو وہ
بولے کہ سالم صحیح کہتے ہیں۔ (اور عبدالملک
نے حجاج کو لکھ بھیجا ہوا تھا کہ حج میں حضرت
ابن عمرؓ کی مخالفت نہ کرنا)۔

حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ (اسلام
سے پہلے ایک مرتبہ) عرفہ کے دن میرا اونٹ
گم ہو گیا۔ میں اُسے ڈھونڈنے کے لئے نکلا
تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ میں وقوف
کرتے ہوئے دیکھا میں نے دل میں کہا خدا

٤٨٨
ج ٢
خطبہ چھوٹا پڑھنا اور وقوف میں عجلت کرنا۔

٤٨٩
ج ٣
عرفہ کے دن وقوف

بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا ۔

کی قسم یہ تو قوم حمس سے ہیں۔ پھر یہاں ان کا کیا کام ہے۔ (حمس قریش کا لقب ہے)۔

۷۵۰ ق — آنحضرتؐ کا تیز چلنا

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَيْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں چلنے کی بابت دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ آپ تیز چلتے تھے۔ اور جب میدان پاتے تو بہت تیز ہو جاتے ۔

۷۵۱ ق — اونٹوں کی دوڑ بھی نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ ۔

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے شور و غل اور اونٹوں کے مارنے کی آواز سنی۔ آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "اے لوگو! سکون کو اپنے اوپر قایم رکھو۔ اونٹوں کا دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے" ۔

۷۵۲ ق — بچوں اور عورتوں کو مزدلفہ میں عجلت کی رخصت

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قَالَ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا قَالَ فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ ۔

حضرت اسماءؓ سے مروی ہے کہ وہ شب مزدلفہ میں مزدلفہ کے پاس اتریں اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد نماز پڑھ کر پوچھا۔ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا! راوی نے کہا ہاں۔ تو وہ بولیں اب چلو۔ چنانچہ ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ حضرت اسماءؓ نے منی میں پہنچ کر رمی کی۔ پھر صبح کی نماز اپنے مقام میں آکر پڑھی۔ راوی کہتا ہے میں نے ان سے کہا۔ میرا خیال ہے کہ ہم نے عجلت کی ہے۔ اسماءؓ بولیں اے بیٹے! رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کیلئے اس بات کی اجازت دیدی ہے ۔

۴۹۳
حج ۶۷
ہجوم سے پہلے
چلنے کی رخصت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ ✦

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ہم مزدلفہ میں اُترے تو حضرت سودہ رضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے چل دیں۔ کیونکہ وہ ایک سست عورت تھیں۔ آپ نے انہیں اجازت دیدی اور وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے چل دیں۔ اور ہم لوگ ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے (مگر مجھے اس قدر تکلیف ہوئی کہ میں تمنا کرتی تھی کہ) کاش میں نے بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی ہوتی۔ جیسے کہ سودہ رضہ نے لی تھی تو یہ مجھے ہر خوشی کی بات سے زیادہ پسند ہوتا ✦

۴۹۴
حج ۶۸
مزدلفہ میں نماز عشاء و مغرب کا جمع ہونا اور نماز صبح کے بعد منیٰ کو کوچ

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَدِمَ جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ میں آئے تو دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔ ہر نماز کے صرف فرض پڑھے اذان و اقامت کے ساتھ۔ اور ان دونوں نمازوں کے درمیان میں کھانا کھایا۔ اُس کے بعد جب صبح شروع ہوئی تو فجر کی نماز پڑھ لی (اور اس وقت ایسا اندھیرا تھا کہ) کوئی کہتا تھا فجر ہو گئی اور کوئی کہتا تھا ابھی فجر نہیں ہوئی۔ نماز پڑھ چکنے کے بعد عبد اللہ بن مسعود رضہ نے کہا کہ بے بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "یہ دونوں نمازیں (مغرب و عشاء) اس مقام (یعنی مزدلفہ) میں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں پس لوگوں کو چاہیے کہ جب تک عشا کا وقت

جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلَاةَ
الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ
ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ
قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ
السُّنَّةَ فَمَا أَدْرِيْ أَقَوْلُهٗ
كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ
عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى
رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ
النَّحْرِ ❖

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّهٗ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ
ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنَّ
الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ
حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ
أَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَإِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ
أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ❖

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا
يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ
ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ
فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ
قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ

نہ ہو جائے مزدلفہ میں نہ آئیں۔ اور فجر کی نماز
اس وقت پڑھیں۔ پھر عبداللہ بن مسعود ٹھہر
گئے۔ یہانتک کہ خوب سفیدی پھیل گئی
بعد اس کے کہا اگر امیر المومنین (حضرت
عثمان رض) اب منیٰ کی طرف چل دیتے تو سنت
کے موافق کرتے۔ دیکایک معلوم ہوا کہ حضرت
عثمان رض نے کوچ کر دیا) میں نہیں جانتا
کہ حضرت ابن مسعود رض کا یہ قول پہلے ہوا۔ یا
حضرت عثمان رض کا کوچ پہلے ہوا۔ پھر ابن
مسعود برابر تلبیہ کرتے رہے۔ حتےٰ کہ قربانی
کے دن جمرۃ العقبہ کو کنکریاں ماریں ❖

حضرت عمر رض سے مروی ہے کہ انہوں
نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی پھر وقوف
کیا۔ پھر فرمایا کہ مشرک لوگ جب تک آفتاب
طلوع نہ ہوتا یہاں سے کوچ نہ کرتے اور
(آفتاب نکلنے کے انتظار میں یہ) کہا کرتے
تھے کہ اے ثبیر پہاڑ آفتاب تجھ پر ظاہر
ہو بے شک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان
کی مخالفت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عمر رض
نے آفتاب نکلنے کے پہلے کوچ کر دیا ❖

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
دیکھا کہ وہ بدنہ کو ہانک رہا ہے۔ آپ نے
فرمایا "اس پر سوار ہو جا" اس نے عرض کی
حضرت! یہ تو بدنہ ہے (اس پر کیسے سوار
ہوں) آپ نے فرمایا "اس پر سوار ہو جا"
اور دوسری یا تیسری بار فرمایا "تیری خرابی

۴۹۵
۹ج
منیٰ کے کوچ
کیلئے آفتاب کا
نکلنا ضروری نہیں

۴۹۶
ج
بدنہ پر سواری

اذا فی الثانیۃ ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ وَاَھْدٰی فَسَاقَ مَعَہُ الْھَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَھَلَّ بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ اَھَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَھْدٰی فَسَاقَ الْھَدْیَ وَمِنْھُمْ مَنْ لَمْ یُھْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَھْدٰی فَاِنَّہٗ لَا یَحِلُّ لِشَیْءٍ حَرُمَ مِنْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّہٗ وَمَنْ لَمْ یَکُنْ مِنْکُمْ اَھْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ یُھِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ ھَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃً اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ ۔

ہو“ ۔

۴۹۷ ـ ۱ـ ح — عمرہ اور حج کا ایک احرام۔ عمرہ کے بعد احرام سے باہر آکر پھر حج کا احرام باندھنا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ اور حج کے ساتھ تمتع فرمایا اور ہدی لائے۔ اور ذو الحلیفہ سے ہدی اپنے ہمراہ لے لی سب سے پہلے آپ نے عمرہ کا احرام باندھا۔ اور بعد ازاں حج کا پس اور لوگوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عمرہ اور حج کے ساتھ تمتع کیا۔ ان میں سے بعض لوگ تو ہدی لائے تھے اور بعض نہ لائے تھے چنانچہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز مکہ ہوئے۔ تو لوگوں سے ارشاد فرمایا ”تم میں سے جو شخص ہدی لایا ہو وہ تو اپنے احرام کی کسی بات سے باہر نہ ہو جب تک کہ اپنا حج پورا نہ کرلے اور جو ہدی نہ لایا ہو وہ کعبہ، صفا اور مروہ کا طواف کرکے بال کتروائے۔ اور احرام سے باہر ہو جائے۔ اس کے بعد صرف حج کا احرام باندھے۔ اور اگر اسے قربانی میسّر نہ ہو تو تین دن زمانۂ حج میں اور سات دن جب اپنے گھر کی طرف لوٹنے لگے (کل دس روزے رکھے)“ ۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ بِضْعَ عَشَرَۃَ مِائَۃً مِنْ اَصْحَابِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِذِی الْحُلَیْفَۃِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْھَدْیَ وَاَشْعَرَہٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ

۴۹۸ ـ ۲ـ ح — ذو الحلیفہ میں ہدی کو قلادہ پہنانا

مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم زمانۂ حدیبیہ میں ایک ہزار سے زائد صحابہ کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ذو الحلیفہ میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو قلادہ پہنایا اس کا اشعار کیا۔ اور عمرے کا احرام باندھا ۔

٤٩٩
صحیح
ہدی والے کو قربانی
تک تمام چیزوں سے
پرہیز

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
اَنَّهٗ بَلَغَهَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَنْ
اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا
يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ
اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ
فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللهُ
لَهٗ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ ۔

حضرت عائشہ رضہ کو خبر ملی کہ حضرت ابن
عباس رضہ کہتے ہیں کہ جو کعبہ میں ہدی بھیجے
اس پر تمام وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حج
کرنے والے پر حرام ہوتی ہیں - یہاں تک کہ
قربانی کر دے - تو حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا
جو ابن عباس رضہ کہتے ہیں وہ صحیح نہیں ہے -
میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی
کے قلاوے خود اپنے ہاتھ سے بٹے - پھر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے
ان قلاووں کو پہنایا - پھر میرے والد کے
ہمراہ روانہ کیا - مگر کوئی چیز جو اللہ نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال فرمائی تھی
آپ پر ہدی کے قربانی ہونے تک حرام
نہیں ہوئی ۔

٥٠٠
صحیح
ہدی میں بکریوں کا
بھیجنا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى غَنَمًا
وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا اَنَّهٗ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَلَّدَ الْغَنَمَ وَاَقَامَ فِيْ
اَهْلِهٖ حَلَالًا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا
قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ
عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں
ہدی میں بھیجی تھیں - اور ان ہی سے ایک
روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے بکریوں کو قلاوہ پہنایا تھا - اور اپنے گھر
میں بغیر احرام کے رہے تھے - ایک روایت
میں یہ ہے کہ میں نے ہدی کے لئے قلاوہ
اس اون سے بٹ دیا تھا جو میرے پاس
تھی ۔

٥٠١
صحیح
ہدی کی جھولوں
اور کھالوں کو خیرات
کرنا چاہئے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ
الَّتِيْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِهَا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں -
کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ
حکم دیا تھا کہ جو بدنے قربانی کئے گئے ہیں -
ان کی جھولوں اور کھالوں کو خیرات کر دوں "

۵۰۲
حج ۷۶
گائے کی قربانی

عن عائشة رضي الله عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لخمس بقين من ذي القعدة تقدّم وفي هذه الرواية زيادة فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا قال نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ازواجه ◆

حضرت عائشہ رض کی یہ روایت کہ ہم ذیقعدہ کی ۲۶ تاریخ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ قربانی کے دن ہمارے سامنے گائے کا گوشت لایا گیا۔ تو میں نے پوچھا یہ گوشت کیسا ہے؟ لانے والے نے کہا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی تھی ◆

۵۰۳
حج ۷۷
رسول اللہ کی قربانگاہ

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما انه كان ينحر في المنحر يعني منحر رسول الله صلى الله عليه وسلم ◆

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منحر (یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کرنے کی جگہ) میں قربانی کیا کرتے تھے ◆

۵۰۴
حج ۷۸
قربانی کا طریق

وعنه رضي الله عنه انه رأى رجلا قد اناخ بدنته ينحرها فقال ابعثها قياما مقيدة سنة محمد صلى الله عليه وسلم ◆

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے بدنہ کو لٹا دیا تھا اور اس کی قربانی کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا۔ اس کو اٹھا کر کھڑا کر دے۔ یہی پابندی سنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

۵۰۵
حج ۷۹
قصاب کو قربانی کی اجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہ ہے

عن علي رضي الله عنه قال امرني النبي صلى الله عليه وسلم ان اقوم على البدن ولا اعطي عليها شيئا في جزارتها ◆

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ میں بُدنوں کے پاس کھڑا رہوں۔ اور ان کی بنوائی کی اجرت میں (قصاب کو) کچھ (گوشت وغیرہ) نہ دوں" ◆

۵۰۶
حج ۸۰
قربانی کا گوشت کھانا

عن جابر بن عبد الله

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں۔

قربانی کا گوشت تین دن سے پہلے کی رخصت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا ◆

کہ ہم اپنے بُدنہ کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاتے تھے۔ (اور وہ بھی) منیٰ میں۔ مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دیدی۔ اور فرمایا۔ کھاؤ اور ساتھ لے جاؤ۔ چنانچہ ہم نے کھایا اور ساتھ لے آئے ◆

۵۰۶ حج — حج میں سر منڈانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ ◆

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈا لیا تھا ◆

۵۰۸ حج — سر منڈانے والے پر خدا کی رحمت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ ◆

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے اللہ! سر منڈانے والوں پر مہربانی فرما" صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا "اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحمت نازل کر" (پھر) صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! بال کترانے والوں پر بھی (پھر) آپ نے فرمایا "بال کترانے والوں پر بھی" ◆

۵۰۹ حج — سر منڈانے والے پر بخشش

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ اغْفِرْ بَدَلَ ارْحَمْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ ◆

حضرت ابوہریرہ رض سے بھی ایسی حدیث مروی ہے۔ مگر اس میں بجائے لفظ ارحم کے اغفر ہے۔ اس کو آپ نے تین دفعہ کہا۔ اور چوتھی بار فرمایا "بال کترنے والوں کو بھی بخش دے" ◆

۵۱۰ حج — قینچی سے بال کترنا

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَصَّرْتُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ ۔

کے بال ایک مشقص (ایک قسم کی قینچی) سے کتر دیئے تھے ۔

ا جمر پتھر ہے اور جمر جسکو حج کے دنوں میں دو پتھر کی کنکریاں کس

۵۱۱ حج ۸۵ دن ڈھلے رمی کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَاَلَہٗ رَجُلٌ مَتٰی اَرْمِی الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰی اِمَامُکَ فَارْمِہْ فَاَعَادَ عَلَیْہِ الْمَسْئَلَۃَ قَالَ کُنَّا نَتَحَیَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَیْنَا ۔

حضرت ابن عمرؓ سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ میں جمروں کی رمی کس وقت کروں؟ انہوں نے کہا جس وقت تمہارا امام رمی کیے اسی وقت تم بھی رمی کرو۔ اس نے پھر دوبارہ یہی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا ہم لوگ انتظار کرتے تھے اور جب آفتاب ڈھل جاتا اس وقت رمی کرتے تھے ۔

۵۱۲ حج ۸۶ وادی کے نشیب سے رمی کرنا چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ رَمٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ نَاسًا یَرْمُوْنَہَا مِنْ فَوْقِہَا فَقَالَ وَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ ھٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابن عمرؓ نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو ان سے کہا گیا کہ کچھ تو وادی کے اوپر سے رمی کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ اس شخص کے رمی کرنے کا مقام ہے جس پر سورہ بقر نازل کی گئی تھی ۔

۵۱۳ حج ۸۷ سات کنکریوں سے رمی

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ انْتَہٰی اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی فَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَسَارِہٖ وَمِنًی عَنْ یَمِیْنِہٖ وَرَمٰی بِسَبْعٍ وَقَالَ ھٰکَذَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ بڑے جمروں کے پاس پہنچے تو انہوں نے کعبہ کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو داہنی طرف کر لیا۔ اور سات کنکریوں سے رمی کی اور کہا کہ اسی طرح اس شخص (رسول) نے رمی کی تھی جس پر سورہ بقر اتاری گئی ۔

م رحمت ہو اللہ تعالی کی انپر اور سلامتی

۵۱۴ حج ۸۸ آنحضرت صلعم کے رمی کا قاعدہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ الدُّنْیَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ عَلٰی اِثْرِ کُلِّ حَصَاۃٍ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ مسجد خیف کے قریب والے جمرہ کو سات کنکریاں مارتے تھے۔ ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے تھے۔ بعد ازاں اُس کے

حَتّٰی یُسْهِلَ فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ فَیَقُوْمُ طَوِیْلًا وَ
یَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ
ثُمَّ یَرْمِی الْوُسْطٰی ثُمَّ یَاْخُذُ
ذَاتَ الشِّمَالِ فَیَسْتَهِلُ وَیَقُوْمُ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَیَقُوْمُ طَوِیْلًا
ثُمَّ یَدْعُوْا وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ وَیَقُوْمُ
طَوِیْلًا ثُمَّ یَرْمِیْ جَمْرَةَ ذَاتِ
الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَلَا یَقِفُ
عِنْدَهَا ثُمَّ یَنْصَرِفُ وَیَقُوْلُ
هٰکَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ ۔

آگے بڑھ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ نرم ہموار
زمین میں پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور
دیر تک کھڑے رہتے۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا
مانگتے۔ پھر درمیان والے جمرہ کی رمی کرتے
بعد اس کے بائیں جانب چلے جاتے اور
نرم وہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رُو کھڑے ہو
جاتے۔ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے اور یوں ہی
کھڑے رہتے۔ پھر وادی کی نشیب سے
جمرہ عقبیٰ کی رمی کرتے۔ اور اس کے
پاس وقفہ نہ کرتے۔ اور واپس آجاتے
ابن عمر رض کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے ۔

۵۱۵ حائضہ کو طواف الوداع (رخصت) معاف ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
اُمِرَ النَّاسُ اَنْ یَکُوْنَ
آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَیْتِ
اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ
الْحَائِضِ ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں۔
(آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے)
لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ان کا آخری
وقت کعبہ کے ساتھ ہو (یعنی چلتے وقت کعبہ
کا طواف کرکے جائیں)" مگر حیض والی عورت
کو (یہ طواف) معاف کر دیا گیا ہے ۔

۵۱۶ مقام محصب میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء پھر کعبہ کا ...

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ
رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ اِلَی
الْبَیْتِ فَطَافَ بِهٖ ۔

حضرت انس بن مالک رض بیان کرتے
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام محصب
میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نماز پڑھی
اس کے بعد تھوڑی دیر سو رہے۔ پھر سوار
ہو کر کعبہ کی طرف گئے اور اس کا طواف
فرمایا ۔

۵۱۷ حائضہ کو طواف افاضہ کے بعد ... جانا ...

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ
اَنْ تَنْفِرَ اِذَا اَفَاضَتْ

حضرت ابن عباس رض سے مروی
ہے کہ حائضہ عورت کو طواف افاضہ
کر چکنے کے بعد اس امر کی اجازت دیدی

قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ ◆

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ◆

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ◆

گئی ہے کہ مکہ سے چلی جائے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نہ جائے۔ پھر آخر میں میں نے اُن سے سنا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورتوں کو اجازت دیدی ہے ◆

۵۱۸
ح ۹۲
محصب میں اترنا داخل عبادت نہیں

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ محصب میں اُترنا کوئی عبادت نہیں ہے تو وہ صرف ایک مقام ہے۔ جہاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یوں ہی اتر پڑے تھے ◆

۵۱۹
ح ۳
ذی طوی میں اُترنا سُنت ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی۔ جب مکہ جاتے تو ذی طوی میں اترتے۔ یہاں تک کہ جب صبح ہو جاتی تو مکہ میں داخل ہوتے۔ اور جب مکہ سے لوٹتے تب بھی ذی طوی میں اترتے اور رات بھر صبح تک وہیں رہتے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے ◆

اَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عُمْرہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

۵۲۰ حج — حج مبرور کا صلہ جنت ہے اور ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کے گناہ معاف

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”(ایک) عمرہ (دوسرے) عمرہ تک (تمام) ان گناہوں کے لئے کفارہ ہے جو ان دونوں عمروں کے درمیان ہوئے ہوں۔ اور حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں“

۵۲۱ حج — عمرہ کا حج سے پہلے جواز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَۃِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَاْسَ وَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کچھ حرج نہیں، کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ کیا ہے۔

۵۲۲ حج — آنحضرت صلعم کے چار عمروں میں اختلاف۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ کَمِ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا اِحْدَاھُنَّ فِیْ رَجَبٍ قَالَ السَّائِلُ فَقُلْتُ لِعَائِشَۃَ یَا اُمَّاہُ اَلَا تَسْمَعِیْنَ مَا یَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا یَقُوْلُ قَالَ یَقُوْلُ اِنَّ

حضرت ابن عمر رضہ سے دریافت کیا گیا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟ انہوں نے کہا۔ چار، جن میں سے ایک ماہ رجب میں کیا تھا۔ سائل کہتا ہے۔ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے عرض کی اُم المومنین! آپ نے سُنا جو ابن عمر کہہ رہے ہیں! حضرت عائشہ رضہ نے پوچھا کیا کہہ رہے ہیں؟ سائل بولا وہ کہتے ہیں۔ کہ رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمُرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ فِيْ رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں جن میں سے ایک رجب میں تھا حضرت عائشہ رض نے فرمایا۔ اللہ ابو عبد الرحمن پر رحم کرے، جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو وہ آپ کے ہمراہ تھے (باوجود اس کے وہ بھول گئے) آپ نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا ۔

۵۲۳ ج آنحضرت صلعم۔ چار عمرے فرمایا [illegible] ع

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةَ الْجِعْرَانَةِ اِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةَ اُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً ۔

حضرت انس رض سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے؟ انہوں نے کہا چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ ذیقعدہ میں کیا جبکہ مشرکوں نے آپ کو واپس کر دیا تھا۔ ایک عمرہ ذیقعدہ سال آئندہ میں کیا جبکہ آپ نے مشرکوں سے صلح فرمائی۔ اور عمرہ جعرانہ آپ نے اس وقت کیا جبکہ حضور نے مال غنیمت تقسیم فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ یہ مال غنیمت "حنین" کا تھا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا آپ نے حج کتنے کئے؟ حضرت انس نے کہا ایک ۔

۵۲۴ ج ایک سال میں د[illegible] عمرے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ ۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذیقعدہ میں دو مرتبہ عمرہ کیا تھا ۔

۵۲۵ ج آنحضرت صلعم۔ بعد حج س[illegible] لئے ہیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنْ

عبد الرحمن بن ابی بکر رض سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ حضرت عائشہ رض کو اپنے پیچھے [illegible] لے جائیں اور انہیں "تنعیم" [illegible]

التَّنْعِيْمِ وَاَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيْهَا فَقَالَ اَلَكُمْ هٰذِهٖ خَاصَّةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ ◆

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے "عقبہ" کے پاس اس کی رمی کرتے ہوئے ملے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ (یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا اور حج کے احرام کو توڑ کر اس کے بدلے عمرے کا احرام باندھ لینا) آپ کے لئے ہی مخصوص ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ ہمیشہ کے لئے (یہ بات جائز ہے) ◆

۵۲۶ حج — عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ملیگا

حَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الْحَجِّ تَكَرَّرَ كَثِيْرًا وَقَدْ تَقَدَّمَ بِتَمَامِهٖ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي الْعُمْرَةِ وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ اَوْ نَصَبِكِ ◆

حضرت عائشہ رضؓ سے جو حدیث حج کے بارے میں مروی ہے وہ کئی دفعہ گذر چکی ہے۔ اور اس سے پیشتر وہ تمام منقول ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے عمرے کے بارے میں فرمایا۔ اس کا ثواب بقدر تمہارے خرچ کے یا بقدر تمہاری مشقت کے ملے گا ◆

۵۲۷ حج — عمرہ کا طواف کرکے احرام سے باہر آنا اور پھر حج کا احرام باندھنا

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ ◆

اسماء بنت ابوبکر رضؓ سے مروی ہے کہ وہ جب کبھی (مقام) حجون میں پہنچتیں تو کہتیں۔ اللہ اپنے رسولؐ پر رحمت نازل فرمائے۔ بے شک ہم آپ کے ہمراہ اس مقام میں اُترے تھے۔ اور اس وقت ہم ہلکے پھلکے تھے۔ ہماری سواریاں بھی کم تھیں اور ہمارے پاس زادِ راہ بھی کم تھا۔ میں نے، میری بہن عائشہ رضؓ، زبیر اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا۔ اور ہم کعبہ کا طواف کرکے احرام سے باہر ہوگئے۔ پھر ہم نے دوسرے وقت حج کا احرام باندھ لیا ◆

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قفل من غزو أو حج أو عمرة يكبر على كل شرف من الأرض ثلاث تكبيرات ثم يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آيبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے لوٹتے تو ہر بلند زمین پر تین مرتبہ تکبیر کہہ کر فرماتے تھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے اس کا شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو ہر طرح تعریف سزاوار ہے۔ وہ ہر بات پر قادر ہے (اور ہم حج سے) لوٹ رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے، اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندوں کی مدد کی اور کفار کی جماعتوں کو اس نے بھگا دیا ۔

۵۲۰ (۹) [illegible] حمد و ثنا

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة استقبله أغيلمة بني عبد المطلب فحمل واحدا بين يديه وآخر خلفه ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو بنی عبد المطلب کے چند لڑکے آپ کے استقبال کو گئے۔ ان میں سے ایک کو آپ نے اپنے آگے اور ایک کو اپنے پیچھے سوار کر لیا ۔

۵۲۱ (۱۰) [illegible] استقبال [illegible]

عن أنس رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يطرق أهله كان لا يدخل إلا غدوة أو عشية ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے پاس (سفر سے) شب کے وقت نہ آتے تھے۔ یا تو صبح کے وقت آجاتے تھے۔ یا زوال کے بعد ۔

۵۳۰ (۱۱) سفر سے [illegible] گھر [illegible] چاہیے

عن جابر رضي الله عنه

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا ۔

عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت (سفر سے) اپنے گھر والوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَىٰ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ مِنْ حُبِّهَا ۔

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے مدینہ میں واپس آتے اور مدینہ کی راہوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے ۔ اور اگر کوئی اور سواری ہوتی تو اس کو بھی تیز کر دیتے ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ بوجہ مدینہ کی محبت کے آپ سواری تیز کر دیتے ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَىٰ أَهْلِهِ ۔

ابو ہریرہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۔ جو کہ کھانے پینے اور سونے کو موقوف کر دیتا ہے ۔ لہذا جب ضرورت پوری ہو جائے تو چاہئے کہ اپنے گھر والوں کے پاس جلدی واپس آجائے ۔

اکثر وقعات نے
...کی ملاقات

۵۳۲
منزل قصد کے
قریب ... کر تیز
کرنا

۵۳۳
کامیابی کے بعد
سفر ... جلدی

بَابُ المُحْصِرِ

مُحصِر کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَدْ اُحْصِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَہٗ وَ جَامَعَ نِسَاءَہٗ وَ نَحَرَ ھَدْیَہٗ حَتّٰی اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم محصر ہوگئے تو آپ نے اپنا سر منڈا دیا اور اپنی بی بیوں کے پاس رہے ؎ یہاں تک کہ سال آئندہ میں اس کے بدلے عمرہ کیا ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُکُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَیُھْدِیَ اَوْ یَصُوْمَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ۔ کیا تمہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے ؟ اگر تم میں سے کوئی شخص حج سے روک لیا جائے تو اُسے چاہیئے کہ کعبہ صفا اور مروہ کا طواف کرلے ۔ پھر احرام کی حالت سے باہر ہو جائے ۔ یہاں تک کہ سال آئندہ میں حج کرے اور ہدی بھیجے ۔ اگر ہدی میسر نہ ہو تو روزہ رکھے ۔

عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یَّحْلِقَ وَ اَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِذٰلِکَ ۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بحالت حصر سر منڈانے سے پیشتر قربانی کرلی تھی اور اپنے صحابہ کو بھی اس بات کا حکم دیا تھا ۔

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ

حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِيْ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ اَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً ۔

کہ حدیبیہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے۔ میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہوں گی؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا "تم اپنا سر منڈا ڈالو" کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ یہ آیت میرے حق میں ہی نازل ہوئی۔ "فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا (الخ) اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین دن روزے رکھو یا فرق" سے کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ یا جو قربانی میسر ہو دو" فرق ایک مشہور پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل چیز سماتی ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ یہ آیت کہ خاصکر میرے حق میں نازل ہوئی ہے اور وہ تم سب لوگوں کیلئے عام ہے۔

۳۳۹
لمن کان منکم مریضا کا شانِ نزول

بَابُ جَزَاءُ الصَّيْدِ وَنَحْوُهَا

شکار اور اُسکی مثل دیگر افعال کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۵۳۹
ح ۱
حالت احرام میں شکار کا گوشت کھانا اور شکار کرنا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ اُحْرِمْ اَنَا فَاُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَیْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ اَصْحَابِیْ بِحِمَارِ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ یَضْحَكُ اِلٰی بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَاَیْتُهٗ فَحَمَلْتُ عَلَیْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یُّعِیْنُوْنِیْ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَشِیْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ اُرَفِّعُ فَرَسِیْ شَاْوًا وَاَسِیْرُ عَلَیْهِ شَاْوًا فَلَقِیْتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ غِفَارٍ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَقُلْتُ لَهٗ اَیْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ

عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ آپ کے تمام صحابہ نے احرام باندھ لیا۔ مگر میں نے احرام نہ باندھا پھر ہمیں خبر ملی کہ مقام غیقہ میں دشمن کا لشکر پڑا ہے۔ لہٰذا ہم ان کی طرف چل پڑے۔ اتنے میں میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے (ان کو ہنستا ہوا دیکھ کر) میں نے نظر اٹھائی اور گورخر کو دیکھکر اس پر گھوڑا ڈال دیا اور اسے زخمی کر کے گرا لیا۔ میں نے ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن انہوں نے کوئی مدد نہ کی۔ مگر بالآخر ہم سب نے اس کا گوشت کھا لیا (اس میں بہت دیر لگ گئی جس سے) ہم لوگوں کو خوف ہوا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بچھڑ جائیں گے۔ پس میں اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا اور آہستہ چلاتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ نصف شب کو بنی غفار کے ایک شخص

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلُ السُّقْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَصْحَابَكَ اَرْسَلُوْا يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُوْنَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا اَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَاِنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ۔

سے ملاقات ہوئی جس سے میں نے پوچھا کہ تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعھن (نامی چشمہ) پر چھوڑا تھا اور آپ مقام سقیا میں قیلولہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے (یہ پوچھ کر میں پھر چل دیا اور آپ سے جا ملا) میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے صحابہ نے مجھے بھیجا ہے اور آپ پر سلام اور خدا کی رحمت عرض کی ہے۔ انہیں یہ خوف ہے کہ کہیں ان کو دشمن آپ سے جدا نہ کردے لہذا آپ ان کا انتظار کیجئے چنانچہ آپ نے (ایسا ہی) کیا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے ایک گورخر شکار کیا تھا جس کا ہمارے پاس کچھ بچا ہوا گوشت ہے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا "کھاؤ" حالانکہ وہ سب محرم تھے ایک روایت میں حضرت قتادہ سے یوں مروی ہے کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) قاحہ میں تھے اور ہم میں سے بعض لوگ محرم اور بعض غیر محرم تھے (اس کے بعد باقی حدیث بیان کی ہے)

حالت احرام میں شکار کی استفسار

۵۰ ع

وَعَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُمْ لَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا

عبداللہ بن ابی قتادہ رضہ سے مروی ہے کہ جب تمام اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا "تم میں سے کسی نے اس کو گورخر پر حملہ کا حکم دیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟" انہوں نے عرض کیا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا "پھر اس کا

مَا يَنْهٰى مِنْ لَحْمِهَا ٭
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ ٭

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ غَارٍ بِمِنًى اِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّهُ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا

بقیہ گوشت کھاؤ " ٭

۵۴۱ ح — حالت احرام میں جانور لینے سے انکار

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ لیثی نے ایک گورخر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیۃً پیش کیا۔ اس وقت آپ مقام ابوا یا مقام ودان میں تھے۔ آپ نے اسے واپس کر دیا۔ پھر جب آپ نے ان کے چہرے میں (رنج کا اثر) دیکھا تو فرمایا "ہم نے صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ ہم محرم ہیں" (یعنی احرام میں ہیں) ٭

۵۴۲ ح — پانچ جانوروں کے مار ڈالنے کا حکم

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "پانچ جانور ایسے موذی ہیں کہ وہ حرم میں بھی قتل کر دیئے جائیں۔ کوا چیل۔ بچھو چوہا اور کاٹنے والا کتا ٭

۵۴۳ ح — سانپ کو مار دینے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے۔ اس حال میں کہ ہم منیٰ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں تھے۔ یکایک آپ پر سورۂ "والمرسلات" نازل ہوئی جس کی آپ تلاوت کرنے لگے اور میں بھی اُسے آپ کے منہ سے سن کر یاد کرنے لگا۔ آپ کا روئے مبارک ابھی اس کے ساتھ تر و تازہ تھا (یعنی آپ نے اس کی تلاوت ختم نہ کی تھی) کہ ایک سانپ ہم لوگوں پر کودا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اُسے قتل کر دو" چنانچہ ہم نے اُسے مارنے کی جلدی کی۔ مگر وہ بھاگ گیا

فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا ٭

جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح تم اس کے ضرر سے بچائے گئے ۔ اسی طرح وہ بھی تمہارے ضرر سے بچا لیا گیا" ٭

۵۴۴ حج — چھپکلی بھی موذی ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ مُؤَيْسِقٌ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يَاْمُرُنَا بِقَتْلِهِ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کی نسبت فرمایا۔ یہ موذی ہے۔ مگر میں نے اس کے قتل کا حکم دیتے آپ کو نہیں سُنا ٭

۵۴۵ حج — فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں اور جہاد باقی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ٭

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا۔ "اب ہجرت باقی نہیں رہی ہاں جہاد اور نیت نیک کا ثواب اب بھی باقی ہے پس جب وقت تم جہاد کے لئے طلب کئے جاؤ نکل کھڑے ہو" ٭

۵۴۶ حج — بحالت احرام پچھنے لگوانا

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهِ ٭

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بمقام "لحی جمل" بحالت احرام اپنے سر میں پچھنے لگوائے ٭

۵۴۷ حج — بحالت احرام نکاح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ٭

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام نکاح کیا ٭

۵۴۸ حج — آنحضرت کا حالت احرام میں سر دھلانا

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ

حضرت ابوایوب انصاری رضہ سے مروی ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں سر کس طرح دھویا کرتے تھے؟ حضرت ابوایوب

أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ٭

نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے اُتار ڈالا۔ حتیٰ کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا۔ پھر ایک شخص سے کہا۔ پانی ڈال۔ اس نے اُن کے سر پر پانی ڈالا۔ تو انہوں نے اپنا سر اپنے دونوں ہاتھوں سے ہلایا۔ آگے بھی ملا، پیچھے بھی ملا، بعد ازاں کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے ٭

۵۴۹
۱۲
ایک مشہور دشمن اسلام کا حرم میں قتل

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ ٭

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر ایک خود تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص آپ کے پاس آ کر کہنے لگا۔ ابن خطل (نامی کافر) کعبہ کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا "اسے (وہیں) قتل کر دو" ٭

۵۵۰
۱۳
میت کی طرف سے حج کا جواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً عَنْهَا اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ٭

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ (قبیلہ) جہینہ کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور اس نے عرض کی کہ میری ماں نے یہ نذر کی تھی کہ وہ حج کرے گی۔ مگر حج نہ کرنے پائی تھی کہ مر گئی کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا "ہاں تو اس کی طرف سے حج کر لے۔ بتا اگر تیری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو اُسے ادا کرتی کہ نہیں! پس اللہ کا قرض بھی ادا کرو کہ وہ ادا کرنے کا زیادہ مستحق ہے" ٭

۵۵۱ ج — چھوٹی عمر میں حج

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرایا گیا تھا۔ اور میں سات برس کا تھا ۔

۵۵۲ ج — عورتوں پر حج یا عمرہ کا جواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِاُمِّ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ اَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِيْ زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَالْاٰخَرُ يَسْقِيْ اَرْضًا لَنَا قَالَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً مَعِيْ ۔

ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب حج سے واپس آئے تو ام سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تمہیں حج سے کس چیز نے روک دیا تھا؟ انہوں نے عرض کی فلاں شخص نے (شوہر سے مراد تھی) ہمارے پاس دو اونٹ پانی بھرنے والے تھے۔ ایک پر تو وہ حج کرنے چلے گئے۔ اور دوسرا زمین سینچنے کو رہا۔ آپ نے فرمایا (اچھا تم عمرہ کر لو) کیونکہ رمضان میں جو عمرہ میرے ہمراہ کرے حج کے برابر ہوتا ہے ۔

۵۵۳ ج — چار نصیحتیں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاٰنَقْنَنِيْ اَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ

حضرت ابوسعید رضہ جنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ جہاد کئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں۔ جو مجھے بہت ہی اچھی اور بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ وہ یہ کہ (۱) کوئی عورت بغیر اپنے شوہر یا ذو محرم کے دو دن کا سفر نہ کرے۔ (۲) عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ نہ رکھا جائے (۳) دو نمازوں یعنی نماز عصر کے بعد جب تک کہ آفتاب غروب ہو اور صبح کی نماز کے بعد جب تک کہ آفتاب طلوع ہو کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے اور (۴) سفر نہ

الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى ٭

کرنا چاہیے مگر تین مسجدوں یعنی مسجد حرام (خانہ کعبہ) اور میری مسجد۔ اور مسجد اقصےٰ یعنی بیت المقدس کی طرف" ٭

۵۵۴ ح ۱۷ — حج میں پیادہ پا جانا یا ایسی اور طرح کی تکلیف اٹھانیکی ضرورت نہیں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ ٭

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں چلا جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا "اس کا کیا حال ہے؟" لوگوں نے عرض کی اس نے پیادہ پا جانے کی نذر کی ہے آپ نے فرمایا "اللہ اس کے اپنی جان کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے" اور اس بوڑھے کو حکم دیا کہ سوار ہو جائے" ٭

۵۵۵ ح ۱۸ — پیادہ پا چلنے کی نذر پر کچھ پیادہ اور کچھ سوار ہو کر جانا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ ٭

حضرت عقبہ بن عامر رضہ کہتے ہیں۔ کہ میری بہن نے بیت اللہ تک پیادہ پا جانے کی نذر مانی اور مجھے حکم دیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھوں۔ چنانچہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا "اسے چاہیے کہ تھوڑی دور پیادہ پا چلے اور تھوڑی دور سوار ہوئے" ٭

فَضَائِلُ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ کی فضیلتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۵۵۶ مدینہ حرم ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا اِلٰى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيْهَا حَدَثٌ مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ◆

حضرت انس بن مالک سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "مدینہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے۔ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے۔ اور نہ کوئی نئی بات (ظلم و بدعت کی) کی جائے جو شخص یہاں نئی بات کرے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے" ◆

۵۵۷ حرم مدینہ دونو سنگستانوں کے درمیان ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ قَالَ وَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ حَارِثَةَ فَقَالَ اَرَاكُمْ يَا بَنِيْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ ◆

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مدینہ کے دونوں سنگستان کا درمیانی مقام میری زبان پر حرام کر دیا گیا ہے" راوی کہتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا "میں خیال کرتا ہوں کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو گئے ہو" پھر آپ نے اِدھر اُدھر دیکھ کر فرمایا "نہیں تم حرم کے اندر رہو" ◆

۵۵۸ حرم مکہ میں ظلم کرنے والے مسلمان کی

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ

حضرت علی رضہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں

تعالى وهذه الصحيفة
عن النبي صلى الله عليه
وسلم المدينة حرم
ما بين عائر إلى كذا
من أحدث فيها حدثا
أو آوى محدثا فعليه لعنة
الله والملائكة والناس
لا يقبل منه صرف
ولا عدل وقال ذمة
المسلمين واحدة فمن
أخفر مسلما فعليه
لعنة الله والملائكة والناس
أجمعين لا يقبل منه
صرف ولا عدل ومن
تولى قوما بغير إذن
مواليه فعليه لعنة الله
والملائكة والناس أجمعين
لا يقبل منه صرف ولا
عدل ◆

عن أبي هريرة رضي
الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم
أمرت بقرية تأكل
القرى يقولون يثرب وهي
المدينة تنفي الناس كما ينفي
الكير خبث الحديد ◆

عن أبي حميد رضي الله

ہے سوائے کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے (اس میں
ارشاد ہوا ہے) کہ مدینہ عائر (نامی پہاڑ) سے
لے کر فلاں مقام تک حرم ہے۔ جو شخص یہاں
نئی بات کرے یا نئی بات کرنے والے کو
جگہ دے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی،
اور سب آدمیوں کی لعنت ہے۔ اس کی نہ
کوئی نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ کوئی
فرض عبادت۔ نیز فرمایا "تمام مسلمانوں کا
ذمہ ایک ہے پس جو شخص کسی مسلمان
کی آبرو ریزی کرے۔ اس پر اللہ کی،
فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت
ہے۔ اس کی نہ کوئی نفل عبادت مقبول
ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت۔ اور جو
شخص کسی قوم سے بغیر اُن کے موالی کی
اجازت کے موالات کرے، اس پر اللہ
کی، فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت
ہے۔ اس کی نہ کوئی نفل عبادت مقبول ہوگی
اور نہ کوئی فرض عبادت" ◆

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں۔ کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے
فرمایا "مجھے ایک بستی میں جانے کا حکم ہوا
ہے۔ جو تمام بستیوں پر غالب ہے۔ اس
کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہی بڑے آدمیوں کو
اس طرح نکال دیتا ہے۔ جیسے بھٹی لوہے
کی میل کو نکال دیتی ہے ◆

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ

آبرو گرانیوالے
اور کسی قوم سے
اُسکے موالی بغیر
موالات کرنیوالے
پر لعنت ہے

۵۵۹
مج
مدینہ میں بُرے
آدمی کی گنجائش
نہیں

۵۶۰
مج
مدینہ طابہ ہے

عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ ۔

کہتے ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک سے لوٹے اور جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے ۔

ح ۵۶۱ — مدینہ کے غیر آباد ہو جانے کی پیشینگوئی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے) کہ لوگ مدینہ کو بہت عمدہ حالت میں چھوڑ دیں گے۔ وہاں سوا عوافی یعنی پرندوں اور درندوں کے کوئی نہ رہیگا۔ اور سب سے اخیر میں قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے محشور ہونگے جو اپنی بکریاں لئے ہوئے مدینہ کی طرف جا رہے ہوں گے۔ وہ مدینہ کو وحوش سے بھرا ہوا پائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع میں پہنچ جائیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے“۔

ح ۵۶۲ — مدینے سے نکل کر یمن یا عراق میں جا رہنا اچھا نہیں

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ

سفیان بن ابوزہیر رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے ”(آئندہ زمانے میں) یمن فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ ایسے ہونگے جو مدینہ سے سفر کر جائیں گے، اور گھر والوں کو نیز ان لوگوں کو جو اُن کا کہا مانینگے (یمن کو اٹھا لے جائیں گے۔ حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے۔ اور جب عراق فتح ہوگا تو تب بھی کچھ لوگ مدینہ سے سفر کر جائیں گے اور اپنے گھروالوں

الْعِرَاقِ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٭

کو اور ان لوگوں کو جو ان کا کہا مانیں گے۔ (مدینہ سے عراق کو اٹھا لے جائیں گے۔ حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لئے بہتر ہے" ٭

۵۶۳ ج — ایمان کا گھر مدینہ ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا ٭

حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ کر آجائے گا۔ جس طرح سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر آجاتا ہے" ٭

۵۶۴ ج — مدینہ والوں کے ساتھ برائی کرنے والا نمک کیطرح گھل جائیگا

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَكِيْدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ٭

حضرت سعد رضہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے "جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا۔ جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے" ٭

۵۶۵ ج — مدینہ میں فتنوں کی آمد

عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ ٭

حضرت اسامہ کہتے ہیں۔ (ایک دن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلہ پر چڑھے تو فرمایا "کیا تم لوگ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ بیشک میں تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کے نازل ہونے کی جگہ دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ اس کثرت سے ہونگے جیسے مینہ جا بجا ٭

۵۶۶ ج — مدینہ میں مسیح دجال کا رعب نہ ہوگا

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ

حضرت ابو بکرہ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "مدینہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہ ہوگا۔ اس دن مدینہ کے سات دروازے ہونگے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے (پہرہ

اَبْوَابٌ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ ۔

٥٦٧ مسلم — مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہ ہوگا

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ۔

٥٦٨ مسلم — فتنہ دجال میں ہر کافر و منافق مدینہ کو ترک نکل جائینگے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهٗ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ ۔

٥٦٩ مسلم — دجال کا مدینہ کے باہر اُترنا

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَنْ قَالَ يَاْتِى الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِىْ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِىْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ

دیتے ہوں گے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مدینہ کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیں گے۔ وہاں نہ طاعون داخل ہو سکے گا نہ دجال"۔

حضرت انس بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا: "ہر شہر میں دجال کا گزر ہوگا مگر مکہ اور مدینہ کہ جن کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ پہرہ دیں گے۔ پھر مدینہ اپنے لوگوں کو تین بار خوب زور سے ہلا دے گا پس اللہ ہر کافر و منافق کو جو اس وقت وہاں موجود ہوگا نکال دے گا"۔

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک بہت بڑا قصہ بیان فرمایا تھا منجملہ اس کے ہم سے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ "دجال آئے گا مگر اس پر حرام ہے کہ مدینہ کے راستوں سے داخل ہو۔ مدینہ سے باہر شور زمین میں فروکش ہوگا۔ اس دن ایک شخص اس کے پاس جائے گا جو تمام آدمیوں سے بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کی بابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث بیان فرمائی تھی۔ دجال کہے گا۔ بتاؤ اگر اس شخص کو قتل کر کے میں پھر زندہ کر دوں

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَأَیْتَ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ ھَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ حِیْنَ یُحْیِیْہِ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ مِنِّیْ بَصِیْرَۃً اَلْیَوْمَ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ ۔

تو کیا تم لوگ پھر بھی میرے معاملے میں شک کروگے؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ چنانچہ دجّال اس شخص کو قتل کردے گا۔ اور پھر اسے زندہ کرے گا جس وقت دجّال اس شخص کو زندہ کرچکے گا، وہ شخص کہے گا میں اب اور بھی زیادہ تیرے حال سے واقف ہوگیا ہوں۔ دجّال کہے گا کہ میں اسے پھر قتل کرڈالتا ہوں۔ مگر پھر وہ اس شخص پر قابو نہ پائے گا ۔

۵۱۹ مدینہ ناا ہل کو قبول نہیں کرتا

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَایَعَہٗ عَلَی الْاِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِیْ فَاَبٰی ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ اَلْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَھَا وَیَنْصَعُ طَیِّبُھَا ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر وہ دوسرے دن بخار میں مبتلا ہوکر آیا اور کہنے لگا کہ آپ اپنی بیعت واپس لے لیجئے۔ حضرت صلعم نے تین مرتبہ انکار فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا "مدینہ مثل بھٹی کے ہے کہ وہ بُری چیز کو نکال ڈالتی ہے۔ اور عمدہ چیز کو خالص کردیتی ہے" ۔

۵۱۶ مدینہ کے حق میں آنحضرت صلعم کی دعا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "اے اللہ! جس قدر برکت مکہ میں رکھی ہے اس سے دُگنی مدینہ میں کردے ۔

۵۱۷ مدینہ کا آنحضرتؐ کی برکت قدم سے متبرک و صحتگاہ ہونا

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْبَکْرٍ وَبِلَالٌ فَکَانَ

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے تو حضرت ابو بکر رضؓ اور حضرت بلال رضؓ کو بخار آگیا۔ حضرت ابوبکر رضؓ کی یہ حالت تھی کہ جب اُن کو

أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ ابْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ

بخار چڑھتا تو کہتے تھے "ہر شخص اپنے گھر میں صبح کو اُٹھتا ہے۔ مگر وہ نہیں جانتا کہ موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔" اور حضرت بلال رض کی یہ حالت تھی کہ جب ان کا بخار اُترتا تو وہ اپنی آواز بلند کر کے کہتے۔ اے کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ آیا میں پھر کبھی ایسے میدان میں شب باش ہونگا جہاں میرے گرد اِذخر اور جلیل نامی گھاس ہو۔ اور کیا میں اب کبھی مجنّہ کے چشموں پر پہنچوں گا؟ اور کیا اب کبھی مجھے شامہ اور طفیل نامی پہاڑ دکھائی دیں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ کیا پھر کبھی مجھے مکہ جانا نصیب ہوگا) اے اللہ! لعنت کر شیبہ بن ربیعہ پر، عتبہ بن ربیعہ پر، اور اُمیہ بن خلف پر، جنہوں نے ہمارے وطن سے ہمیں ایک وبائی زمین کی طرف نکال دیا۔ یہ سُن کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، جس طرح کہ ہم مکہ سے محبت رکھتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے۔ اور مدینہ کی آب و ہوا کو ہمارے لئے درست کر دے۔ اور اس کا بخار جحفہ کی طرف بھیج دے۔" حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے ہیں۔ تو وہ اللہ کی زمینوں میں سب سے زیادہ

فَقَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ أَدْوَأُ أَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِيْ نَجْلًا تَعْنِيْ مَاءً آجِنًا ۔

وہاں زمین تھی۔ اور اس وقت وادی بطحان میں نجل یعنی بودار پانی بہا کرتا تھا (یعنی یہ پاکیزگی اور صفائی آپ کی برکت سے بعد میں ہوئی) +

کِتَابُ الصَّوْم

روزہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۵۷۳
اح
روزہ عذاب دوزخ کی سپر ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِيْ الصِّيَامُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ (عذاب الٰہی کے لئے) سپر ہے لہذا روزہ دار کو چاہئے کہ فحش بات نہ کہے۔ جہالت نہ کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اُسے گالی دے تو وہ دو مرتبہ کہہ دے "میں روزہ دار ہوں" قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے (اللہ تعالٰے فرماتا ہے) کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش میرے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے لیکن روزہ کا اُس

أَشَدُّ إِلَيْهَا ۔

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى

اس سے زیادہ ملے گا۔"

حضرت سہل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جنت میں ایک دروازہ ہے۔ جسے ریّان کہتے ہیں اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار لوگ داخل ہوں گے۔ پکارا جائیگا روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ اٹھ کھڑے ہونگے۔ پھر جس وقت وہ داخل ہو جائینگے تو دروازہ بند کر لیا جائیگا۔ غرض اس دروازے سے کوئی داخل نہ ہوگا"۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں دو جوڑے تقسیم کرے (یعنی دو درہم یا دو دینار یا دو کپڑے وغیرہ) تو وہ جنت کے دروازوں سے بلایا جائیگا۔ (فرشتے کہیں گے) اے اللہ کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے (اس میں سے آ) پھر جو کوئی نماز والوں میں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ اور جو کوئی جہاد والوں میں سے ہوگا جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو کوئی روزہ والوں میں سے ہوگا وہ ریّان کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو کوئی صدقہ والوں میں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازہ سے پکارا جائے گا۔"

حضرت ابوبکر رض نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ جو

حاشیہ: روزہ دار جنت میں ریّان دروازے سے داخل ہونگے

حاشیہ: صالحین جنت کے مختلف دروازوں سے بلائے جاوینگے

مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ
مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى
اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ
كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ
تَكُوْنَ مِنْهُمْ +

شخص ان تمام دروازوں سے پکارا جائیگا
اُسے تو پھر کوئی ضرورت ہی نہ رہیگی۔ کیا
کوئی شخص ان تمام دروازوں سے پکارا
جائے گا! آپ نے فرمایا " ہاں۔ اور میں
اُمید کرتا ہوں کہ تم ان ہی میں سے ہوگے" +

ح ۵۷۶
رمضان میں جنت
کے دروازوں کا
کھلنا اور دوزخ
کا بند ہونا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ
رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ
الْجَنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ
فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ
اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ
الشَّيَاطِيْنُ +

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے
کھل جاتے ہیں " اور ایک دوسری روایت
میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ ،
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے
کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے
بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے
جاتے ہیں " +

ح ۵۷۷
چاند کو دیکھکر روزہ
رکھنا شروع کرو۔
اور چاند دیکھ کر
چھوڑو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَ
اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ
غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ يَعْنِيْ
هِلَالَ رَمَضَانَ +

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں۔ میں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سُنا " جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ
رکھنا شروع کرو۔ اور جب تم (عید کا) چاند
دیکھو تو روزہ چھوڑ دو۔ اگر ابر آلودہ ہو تو
تم اس کے لئے یعنی ہلال رمضان کا اندازہ کرلو (یعنی اگر ۲۹
تاریخ کی شام کو ابر ہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تیس
تاریخ کی ابر ہو جائے تو روزہ مت رکھو) "

ح ۵۷۸
روزہ دار کو افطار
اور دیدار الہی کی
فرحتیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ الْحَدِيْثُ
الْمُتَقَدِّمُ كُلُّ عَمَلِ
ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ
فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا

حضرت ابوہریرہ رض سے یہ حدیث کہ
اللہ فرماتا ہے۔ ابن آدم کے تمام اعمال اُس
کے لئے ہوتے ہیں۔ سوائے روزہ کے
کہ وہ میرے لئے ہے۔ اور میں خود اس کا
بدلہ دوں گا۔ پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت

أَخْبَرَنِىْ بِهٖ وَقَالَ فِىْ آخِرِهٖ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِىَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ ◆

میں اس کے آگے یہ بھی زائد ہے۔ کہ "روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو افطار کے وقت خوش ہوتا ہے۔ دوسری جب اپنے پروردگار سے ملے گا تو روزے (کے ثواب) سے خوش ہوگا" ◆

۵۷۹ ج — جھوٹ اور لغو چھوڑنے کے بغیر روزہ کامل نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِىْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ ◆

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں۔ کہ (روزہ کا نام کرکے) وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے" ◆

۵۸۰ ج — جو شخص نکاح کر سکے روزہ رکھے

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ ◆

حضرت عبداللہ کہتے ہیں۔ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے فرمایا "جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے۔ کیونکہ یہ اس کی نظر کو (غیر محرم پر پڑنے سے) خوب روکے گا۔ اور اس کی شرمگاہ کی (زنا سے) حفاظت کرے گا۔ اور جو شخص اس کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ اس پر روزہ رکھنا (بہتر) ہے کیونکہ یہ اس کے لئے خصی کرنے کا حکم رکھتا ہے ◆

۵۸۱ ج ۵ — مہینہ انتیس دن کا بھی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے پس جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو۔ پھر اگر تمہارے مطلع پر ابر آجائے تو تیس دن کا

فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ ۞

شمار پورا کرو" ۞

۵۸۲ ج۱ انتیس دن کا مہینہ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا ۞

حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ (ایک بار) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ کا ایلا کیا (یعنی اپنی بی بیوں کے پاس جانے کی قسم کھالی)، پھر جب انتیس دن گذر گئے تو صبح کے وقت یا دوپہر کے بعد آپ (اپنی ازواج کے پاس) تشریف لے گئے۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے قسم کھالی تھی کہ ایک مہینہ تک نہ جاؤں گا! آپ نے فرمایا۔ مہینہ انتیس دن کا ہے" ۞

۵۸۳ ج۱۱ رمضان اور ذوالحجہ کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ ۞

حضرت ابی بکرہ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ دو مہینے عید کے یعنی رمضان اور ذی الحجہ ایسے ہیں کہ کم نہیں ہوتے۔ (یعنی فضیلت میں کم نہیں ہوتے) ۞

۵۸۴ ج۱۲ مہینہ انتیس دن کا ہے تیس کا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ ۞

حضرت ابن عمر رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا" ہم اُمّی لوگ ہیں۔ حساب کتاب نہیں جانتے۔ مہینہ اس طرح اور کبھی اس طرح ہوتا ہے۔ یعنی کبھی انتیس کا اور کبھی تیس کا" ۞

۵۸۵ ج۱۳ قرب رمضان کے بغیر عادت کے روزہ نہ رکھو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ

حضرت ابو ہریرہ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنا معمولی روزہ رکھتا ہو تو وہ

باب ٥٨٦ رمضان کی راتوں میں اپنی بیبیوں سے مجامعت اور کھانے پینے کی اجازت

صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الصَّوْمَ +

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتَى امْرَاَتَهُ فَقَالَ لَهَا اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ امْرَاَتُهُ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ "اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ" فَفَرِحُوْا بِهَا شَدِيْدًا وَنَزَلَتْ "وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ" +

رکھ لے" +

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر باقی رات میں کچھ نہ کھاتا اور نہ دن میں۔ یہاں تک کہ شام ہو جاتی (ایک دفعہ) قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے۔ افطار کا وقت آیا تو وہ اپنی بی بی کے پاس گئے اور ان سے پوچھا۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ مگر میں جاتی ہوں اور تمہارے واسطے کھانا لے آتی ہوں۔ قیس بن صرمہ تمام دن محنت کیا کرتے تھے۔ ان پر نیند غالب ہو گئی (اور سو گئے) پھر جب ان کی بی بی (کھانا لے کر) آئیں تو ان کو سوتا ہوا دیکھ کر کہنے لگیں کہ تمہاری خرابی آ گئی (غرض پھر بیدار ہو کر انہوں نے کچھ نہ کھایا) جب دوپہر ہوئی تو وہ بیہوش ہو گئے۔ اس واقعہ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔[1] "اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ"۔ جس سے صحابہ نہایت خوش ہوئے۔ اور یہ آیت بھی نازل ہوئی[2] "وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ" +

[1] اس آیت کا حکم عورتوں سے مجامعت ہونے کے لئے ہے جس کا نزول دوسرے موقع پر ہوا۔

[2] اس آیت کا نزول واقع ہذا پر ہے۔

۵۸۷ ج ۱۵ سیاہ اور سفید تاگوں سے صبح کی سفیدی اور رات کی سیاہی مقصود ہے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰى عِقَالٍ اَسْوَدَ وَ اِلٰى عِقَالٍ اَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِيْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِيْ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ ۔

حضرت عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ جب آیت حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ نازل ہوئی تو میں نے ایک سیاہ تاگا اور ایک سفید تاگا لے کر ان دونوں کو اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا۔ اور رات کو اٹھ اٹھ کر ان تاگوں کو دیکھتا رہا۔ مگر مجھے کچھ معلوم نہ ہوا۔ صبح کو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "وہ (سیاہ تاگا) تو رات کی سیاہی اور (سفید تاگا) صبح کی سفیدی ہے" ۔

۵۸۸ ج ۱۶ سحری کھانے کے بعد تربیت نماز کا وقت۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالسَّحُوْرِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ آيَةً ۔

حضرت زید بن ثابت رض کہتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے کسی نے ان سے پوچھا کہ اذان اور سحری کے درمیان کس قدر وقفہ تھا؟ انہوں نے کہا۔ بقدر پچاس آیتوں (کی تلاوت) کے" ۔

۵۸۹ ج ۱۷ سحری کھانے کی ہدایت

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! سحری کھایا کرو۔ اس لئے کہ سحری میں برکت ہے" ۔

۵۹۰ ج ۱۸ [illegible] رمضان [illegible] کا روزہ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنَّ مَنْ اَكَلَ

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ (قبل احکام رمضان) عاشورے کے [illegible] نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص [illegible] اس امر کا اعلان دینے کے [illegible] (کہ) "جس شخص نے [illegible]

فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ ۔

کھالے اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزے کی نیت کرلے۔ اور) روزہ رکھلے" ۔

۵۹۱ حج ۱۹ — رمضان میں روزہ دار جنب صبح کرسکتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ ۔

حضرت عائشہ اور ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو (رمضان میں کبھی) صبح ہو جاتی تھی۔ اور آپ بر سبب جماع کے جنبی ہوتے تو غسل کر لیتے تھے۔ اور روزہ دار ہوتے تھے ۔

۵۹۲ حج ۲۰ — اپنے نفس پر قابو ہو تو بحالت صوم بوسہ لے سکتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بحالت صوم (اپنی ازواج کے) بوسے لیا کرتے تھے۔ مگر آپ اپنی خواہش پر تم سب سے زیادہ قابو رکھتے تھے" ۔

۵۹۳ حج ۲۱ — بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو پورا کرے کیونکہ یہ تو اللہ نے اُسے کھلا پلا دیا ہے" ۔

۵۹۴ حج ۲۲ — روزہ توڑنے کا کفارہ اور مفلس کو آسانیاں

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں۔ کہ (ایک دن) ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے آپ کے پاس آکر عرض کی یارسول اللہ! میں تو برباد ہوگیا۔ آپ نے پوچھا "کیا ہوا"؟ اس نے عرض کی۔ میں بحالت صوم اپنی بی بی سے ہم بستر ہوگیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تجھے غلام مل سکتا ہے جسے تو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ
رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ
فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا
قَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ
مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ
أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ
تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ
قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ
أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا
فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ
أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ
فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا
يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ
أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ
قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ ۔

آزاد کرے"؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ نے
فرمایا "کیا تو پے در پے دو مہینے کے روزے
رکھ سکتا ہے"؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ
نے فرمایا "کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا
سکتا ہے"؟ اس نے عرض کی نہیں حضرت
ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ پھر وہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس ٹھہرا رہا۔ ہم اسی طرح
بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ کوئی شخص نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس کھجوروں سے بھرا
ہوا پٹھو لے آیا۔ آپ نے فرمایا "سائل کہاں
ہے"؟ اس نے عرض کی میں حاضر ہوں۔
آپ نے فرمایا "اسے لے لے اور خیرات
کر دے"۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ!
اپنے سے زیادہ محتاج کو خیرات دوں تو
اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں سنگستانوں
کے درمیان کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ
محتاج نہیں۔ یہ سن کر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ
کے دانت کھل گئے۔ پھر آپ نے فرمایا
"اچھا اسے اپنے ہی گھر والوں کو کھلا
دے" +

۵۹۵
۲۳
آنحضرتؐ کا بحالت صوم پچھنے لگوانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ
وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَ
هُوَ صَائِمٌ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے بحالت احرام پچھنے
لگوائے۔ اور بحالت صوم بھی پچھنے
لگوائے ہیں +

۵۹۶
۲۴
آنحضرتؐ وقت

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ

حضرت ابن ابی اوفی رض کہتے ہیں ہم

میں روزہ کھولنا

اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا
مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ
لِرَجُلٍ انْزِلْ
فَاجْدَحْ لِيْ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ الشَّمْسُ
قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ
لِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ
فَاجْدَحْ لِيْ فَنَزَلَ
فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ
رَمٰى بِيَدِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ قَالَ
اِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ
هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ +

کسی سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ (جب شام ہوگئی) آپ نے ایک شخص سے فرمایا "اُتر! اور میرے لئے ستو گھول دے" اُس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! (ابھی) آفتاب (کی روشنی باقی ہے) آپ نے فرمایا "اُتر اور میرے لئے ستو گھول" اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا آپ نے پھر فرمایا "اُتر اور میرے لئے ستو گھول دے" چنانچہ وہ اُترا اور اس نے آپ کے لئے ستو گھول دیئے جو آپ نے پی لئے اور اپنے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کرکے فرمایا "جب تم رات کو دیکھو کہ اس طرف سے آگئی تو روزہ دار افطار کرے"۱ +

٥٩٧ ح

سفر میں روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ
عَنْهَا اَنَّ حَمْزَةَ ابْنَ عَمْرٍو
الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ
الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ
وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ +

حضرت عائشہ رض زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور وہ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا "اگر چاہو روزہ رکھو اور چاہو نہ رکھو" +

٥٩٨ ح

آنحضرتؐ کا سفر میں روزے رکھنا اور چھوڑنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ رمضان میں مکہ کی طرف تشریف لے چلے۔ تو آپ نے برابر روزے رکھے۔ یہاں تک کہ جب (مقام) کدید

۱ یعنی مقام شرق پر جب سیاہی آجائے تو یقین کرنا چاہئے کہ آفتاب غروب ہوگیا گو مغرب کی طرف اجالا موجود رہے۔

فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَ النَّاسُ ۔

میں پہنچے۔ تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور دوسرے تمام لوگوں نے بھی روزہ چھوڑ دیا ۔

۵۹۹
باب ۲۷
سفر میں روزہ کا اختیار

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فِیْ يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ ۔

حضرت ابو الدرداء کہتے ہیں۔ کہ ہم گرمی کے زمانہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر کو نکلے۔ ایسی سخت گرمی تھی کہ آدمی شدت گرمی کے سبب اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا۔ اسی وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص روزہ دار نہ تھا۔ سوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ کے ۔

۶۰۰
باب ۲۸
سفر میں روزہ رکھنا ضروری نہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے۔ آپ نے ایک ازدحام دیکھا جس میں ایک شخص پر (لوگ) سایہ کئے ہوئے تھے۔ فرمایا "یہ کون ہے"؟ لوگوں نے عرض کی۔ یہ روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے" ۔

۶۰۱
باب ۲۹
مسافر پر روزہ نہ رکھنے کا کوئی طعن نہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ تو روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو بُرا نہ سمجھتا تھا۔ اور نہ بے روزہ روزہ دار کو بُرا جانتا تھا ۔

۶۰۲
باب ۳۰
میت کے روزہ کی قضا ورثا پر ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ ۔

نے فرمایا "جو شخص مرجائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزہ رکھ لے" ۔

۶۰۳ شرح کیفیت ... روزہ افطار

حَدِیْثُ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا تَقَدَّمَ قَرِیْبًا وَقَالَ فِیْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ اِذَا رَأَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ۔

حضرت ابن ابی اوفےٰ رض کی حدیث اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ان کو فرمانا کہ "اترا اور ہمارے لئے ستو گھول" ابھی بیان ہوئی ہے ۔ اس روایت میں یہ زائد ہے کہ "جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی ہے تو روزہ دار کو چاہئے کہ افطار کرے" اور آپ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا ۔

۶۰۴ جلد افطار کرنا اچھا ہے

عَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ۔

حضرت سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے ۔ جب تک کہ وہ جلد افطار کیا کرینگے" ۔

۶۰۵ ایک ابر والے دن میں قبل از وقت افطار

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَیْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رض کہتی ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ابر والے دن میں (روزہ) افطار کرلیا ۔ اُس کے بعد آفتاب نکل آیا ۔

۶۰۶ عاشورے کا روزہ

عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَاۃَ عَاشُوْرَاءَ اِلٰی قُرَی

حضرت رُبیع بنت معوذ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کی صبح کو انصار کی بستیوں میں یہ کہلا بھیجا "جس نے بغیر روزے کے صبح کی ہو وہ اپنے باقی دن کو بغیر

الْاَنْصَارِ مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ وَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُوْمُهٗ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا بَكٰى اَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ اَعْطَيْنَاهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ۔

کھائے پئے پورا کرے۔ اور جس شخص نے روزہ کی حالت میں صبح کی ہو۔ وہ روزہ رکھے"۔ حضرت رُبیع کہتی ہیں۔ کہ اس کے بعد ہم برابر عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو بھی رکھوایا کرتے تھے۔ اور ان کے لئے ہم روئی کی گڑیا بنا لیا کرتے تھے۔ جب کوئی ان میں سے کھانے کے روتا۔ تو ہم اسے وہی گڑیا دیدیتے۔ یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا۔

۶۰۷ رمضان کے روزوں میں وصال کا ناجواز

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَیُّکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتَّی السَّحَرِ۔

حضرت ابو سعید رضؓ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ "(لوگو!) تم وصال نہ کرو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص وصال کا ارادہ کرے تو وہ صبح تک وصل کرے (اس سے زیادہ نہ کرے)"۔

۶۰۸ رمضان کے روزوں میں وصال نامناسب ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزوں میں وصل کرنے سے منع فرمایا۔ تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے آپ سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ تو وصل کرتے ہیں؟ فرمایا "تم میں سے کون شخص میری مثل ہے؟ میں رات کو سوتا ہوں۔ تو میرا پروردگار مجھے کھلا پلا دیتا ہے"۔ مگر جب وہ لوگ وصال سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ساتھ وصل کے

وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ
رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ
تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ
لَهُمْ حِيْنَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا
وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ
قَالَ لَهُمْ
فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ
مَا تُطِيْقُوْنَ ٥

٦٠٩
بخ
نماز روزے کے استغراق میں دیگر حقوق نہ چھوڑو

عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَزَارَ
سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى
أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً
فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ
قَالَتْ أَخُوْكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ
لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا
فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ
لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ
قَالَ فَإِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ
مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى
تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ
اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ
يَقُوْمُ قَالَ نَمْ فَنَامَ
ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ

روزے کئی دن رکھے۔ اس کے بعد
(عید کا) چاند نکل آیا۔ تو آپ نے اُن
کے نہ ماننے پر بطور خفگی کے فرمایا "اگر
ابھی چاند نہ نکلتا تو میں اور زیادہ روزے
تم سے رکھواتا"۔ انہی سے ایک روایت
میں ہے کہ پھر آپ نے فرمایا "لہٰذا تم
اس قدر عبادت اپنے ذمہ لو جس کی
تمہیں برداشت ہو" ۔

حضرت ابوجحیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمانؓ
اور حضرت ابوالدرداءؓ کے درمیان بھائی
چارہ کرا دیا تھا چنانچہ (ایک دن) حضرت
سلمان حضرت ابوالدرداء کی ملاقات کو
گئے۔ تو انہوں نے حضرت امّ درداء یعنی
ابوالدرداء کی بیوی کو نہایت کثیف حالت میں دیکھکر
ان سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ ۔ وہ بولیں۔
تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا کی کچھ
ضرورت نہیں رہی۔ اتنے میں ابودرداء
بھی آگئے۔ انہوں نے سلمان کے لئے
کھانا تیار کیا۔ اور (سلمان سے) کہا تم
کھاؤ میں تو روزہ دار ہوں۔ سلمان نے
کہا میں بھی نہ کھاؤنگا تا وقتیکہ تم نہ کھاؤ
بالآخر ابوالدرداء نے کھایا۔ جب رات ہوئی
تو ابوالدرداء نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے
سلمان نے کہا سو رہو۔ چنانچہ وہ سو
رہے پھر (تھوڑی دیر کے بعد) وہ اٹھنے
لگے۔ تو سلمان نے کہا۔ ابھی سو رہو جب

فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ
قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ
فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ
إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا
وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَ سَلْمَانُ ٭

خیرات ہوئی تو سلمان نے کہا۔ اب اٹھو چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی۔ پھر ابوالدرداء سے سلمان نے کہا۔ بے شک تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تمہاری بی بی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس تم کو چاہیئے کہ ہر صاحب حق کا حق ادا کرو پھر ابوالدرداء نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ سب (ماجرا) بیان کیا تو آپ نے فرمایا۔ سلمان نے سچ کہا ہے ٭

مسئلہ
آنحضرتؐ کا نفلی روزے رکھنا اور نہ رکھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ
حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ
حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ
صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا
رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ
أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ
فِي شَعْبَانَ ٭

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (جب روزے رکھنے لگتے تو اس قدر) روزے رکھتے کہ ہم کہتیں اب آپ روزہ ترک نہ کریں گے۔ اور (جب چھوڑ دیتے تو اس قدر) چھوڑ دیتے کہ ہم کہتیں اب آپ کبھی روزہ نہ رکھیں گے۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ سوائے رمضان کے کسی اور مہینے کے پورے روزے آپ نے رکھے ہوں۔ اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ اور کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا ٭

۶۱۱
ح ۳۹
عبادت اتنی کرا جسپر مداومت کر گو قلیل ہو۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ
عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ
زِيَادَةٌ وَكَانَ يَقُولُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں یہ بھی مذکور ہے۔ کہ آنحضرت فرمایا کرتے تھے۔ اے لوگو! اسی قدر عبادتیں

خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا
تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ
لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا
وَأَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ
وَإِنْ قَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَلّٰى
صَلٰوةً دَاوَمَ عَلَيْهَا ۔

۷۶۲
آنحضرتؐ کا روزے رکھنے نماز پڑھنے اور جاگنے میں اعتدال

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَقَدْ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا كُنْتُ
أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ
صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا
إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ
قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا
إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً
وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً
وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً
مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۷۶۳
ہمیشہ روزے رکھنے کی کراہت

حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقَدَّمَ
وَقَالَ فِي هٰذِهِ

اپنے ذمہ لو جنہیں تم برداشت کر سکو
کیونکہ اللہ (ثواب دینے سے) نہیں
تھکتا۔ یہاں تک کہ تم عبادت کرنے
سے تھک جاؤ۔ اور عمدہ نماز نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ تھی جس
پر مداومت کی جائے۔ اگرچہ وہ قلیل
ہو۔ چنانچہ جب آپ کوئی نماز پڑھتے
تو اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔

حضرت انس رضؓ سے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے روزوں کی بابت پوچھا
گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں جب چاہتا
کہ کسی مہینے میں آپ کو روزے رکھتا
ہوا دیکھوں۔ تو آپ کو روزہ رکھتا
ہوا دیکھ لیتا۔ اور جب کبھی رات کو
نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو نماز
پڑھتا ہوا دیکھ لیتا۔ اور جب سوتا ہوا
دیکھنا چاہتا تو سوتا ہوا دیکھ لیتا۔ اور
میں نے کسی ابریشم اور حریر کو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک
سے زیادہ نرم نہیں دیکھا۔ اور نہ میں
نے کوئی مشک و عنبر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم (کے پسینے) کی خوشبو
سے زیادہ خوشبودار پایا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص
کی حدیث پہلے گذر چکی ہے۔ اس
روایت میں اس قدر زائد ہے کہ حضرت
عبداللہ بوڑھے ہوئے تو کہا کرتے

الرِّوَايَةِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ
يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ
يَا لَيْتَنِيْ قَبِلْتُ
رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ أَنَّهُ
لَمَّا ذَكَرَ صِيَامَ
دَاؤُدَ قَالَ وَكَانَ
لَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى قَالَ
عَبْدُ اللهِ مَنْ لِيْ
بِهٰذِهٖ يَا نَبِيَّ
اللهِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ
مَرَّتَيْنِ ◆
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ
فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ قَالَ
أَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ
وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ
فَإِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ
إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ
فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ
فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَ
أَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ

تھے۔ کاش! میں نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کی اجازت قبول کرلی ہوتی
کہ اب مجھ سے اسقدر روزے نہیں
رکھے جاتے، اور ان سے ایک روایت
میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے
کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "جب وہ
(دشمن کا) مقابلہ کرتے تو بھاگتے نہ تھے"
حضرت عبداللہ نے کہا۔ کون ہے۔
یا نبی اللہ! جو میری طرف سے اس
بات کی ذمہ داری کرے! حضرت عبداللہ
کہتے ہیں کہ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "جو شخص ہمیشہ روزے رکھے
اس نے روزہ ہی نہیں رکھا" دو
مرتبہ (آپ نے یہی فرمایا) ◆
حضرت انس رض کہتے ہیں کہ (ایک
دن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم (میری والدہ)
حضرت امّ سلیم کے پاس تشریف لائے
تو امّ سلیم نے آپ کے سامنے چھوہارے
اور گھی رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا "تم اپنے
گھی اس کے سقایہ میں ڈال دو اور اپنے
چھوہاروں کو ان کے ظرف میں بھر دو
کیونکہ میں روزے سے ہوں" پھر آپ
گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوگئے
اور آپ نے فرض کے علاوہ کوئی اور
نماز بھی پڑھی۔ اور امّ سلیم اور اُن
کے گھر والوں کے لئے آپ نے دُعا

۱۴۴
ح
آنحضرت صلعم کی
دعا سے حضرت
انسؓ کے مال و
اولاد میں برکت

أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ.

کی۔ امّ سلیم نے عرض کی یا رسول اللہ! صرف میرے ہی لئے آپ نے دعا فرمائی۔ آپ نے فرمایا: "اور کیا"؟ امّ سلیم نے عرض کی اپنے خادم انس کے لئے (بھی دُعا فرمائیے) جس پر آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہ چھوڑی جس کی میرے لئے دعا نہ کی ہو۔ مثلاً "اے اللہ! اسے مال اور اولاد دے۔ اور اسے برکت دے"۔ چنانچہ دیکھ لو میں تمام انصار میں زیادہ مالدار ہوں۔ اور مجھ سے میری بیٹی اُمَینہ بیان کرتی تھیں کہ جس وقت حجاج بصرے میں آیا ہے اس وقت تک ایک سو بیس سے کچھ زیادہ میری اولاد مدفون ہو چکی تھی"۔

۶۱۵
۳ ج
آخر شعبان کے دو روزے نفل رکھنے کا حکم۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے پوچھا: "اے ابو فلاں! کیا تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے؟ اس شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! نہیں آپ نے فرمایا: "جب تم افطار کی حالت میں ہو۔ تو دو دن روزہ رکھ لیا کرو"۔ ایک روایت میں ہے کہ شعبان کے آخر میں دو روزے رکھے

۶۱۶
۳ ج
جمعہ کا نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے

وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ ٭

سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں ٭

۶۱۷ ۵ نفلی روزہ بغیر نیت ماقبل کے نہیں ہوتا۔

عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ اَصُمْتِ اَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِيْ ٭

حضرت جویریہ بنت حارث رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اُن کے ہاں تشریف لائے اور وہ روزہ سے تھیں آپ نے پوچھا "کیا تم نے کل شام کو روزہ رکھنے کی (نیت) کی تھی؟" انہوں نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے ارادہ کیا تھا کہ کل کا میرا روزہ ہوگا؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا "تو تم روزہ توڑ ڈالو" ٭

۶۱۸ ۶ عبادت کے لئے چند دنوں کی تخصیص جائز نہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سُئِلَتْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَ اَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ ٭

حضرت عائشہ رضؓ سے سوال کیا گیا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (عبادت کے لئے) چند دنوں کی تخصیص فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ (بلکہ) آپ کی عبادت دائمی ہوتی تھی۔ اور تم میں سے کون شخص اس چیز کو برداشت کر سکتا ہے جسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم برداشت کیا کرتے تھے ٭

۶۱۹ ۷ ہدی نہ ملنے پر ایام تشریق میں روزے کی اجازت

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يُّصَمْنَ اِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ مگر اس شخص کو جسے ہدی نہ ملے ٭

۶۲۰ ۸ رمضان کے بعد

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ کہ زمانہ

عاشورہ روزہ نفلی بھی ہوا

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ ۔

جاہلیت میں قریش عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے ۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی زمانۂ جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے تھے ۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تب بھی آپ نے اس کا روزہ رکھا ۔ اور لوگوں کو بھی اس کے رکھنے کا حکم دیا ۔ مگر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ (مرضی پر) چھوڑ دیا گیا ۔ جس نے چاہا یہ روزہ رکھا جس نے چاہا نہ رکھا ۔

۶۲۱ ح

عاشورہ کا روزہ حضرت موسیٰ کا شعار تھا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَأَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ ۔

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورے کے دن روزہ رکھتے دیکھ کر ان سے پوچھا "یہ کیا وجہ ہے کہ تم عاشورے کا روزہ رکھتے ہو"؟ اُن لوگوں نے کہا یہ ایک عمدہ دن ہے ۔ یعنی یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی ۔ لہٰذا حضرت موسیٰؑ اس دن روزہ رکھتے تھے ۔ حضرت (صلعم) نے فرمایا "میں تو تم سے موسےٰؑ کا زیادہ حقدار ہوں" چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا ۔ اور اس کے رکھنے کا حکم دیا ۔ (یہ حکم آپکا قبل فرضیت رمضان تھا) ۔

كتاب صلاة التراويح

نمازِ تراویح کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

۶۲۲
ا ح
نماز تراویح کا جزو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ تَقَدَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَهُمَا مُخَالَفَةٌ فِي اللَّفْظِ وَقَالَ فِي آخِرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات آدھی شب کو باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے مسجد میں نماز پڑھی۔ تو کچھ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ حدیث کتاب الصلوۃ میں گذر چکی ہے۔ مگر ان دونوں روایتوں کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔ اور اس روایت کے آخر میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ اور یہی بحال رہا ۔

بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۶۲۳ ح — لیلۃ القدر رمضان کے آخری ہفتہ میں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کو لیلۃ القدر رمضان کے آخری ہفتہ میں خواب میں دکھائی گئی۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہارے خوابوں کو دیکھتا ہوں۔ کہ وہ آخیر ہفتہ میں متفق ہوگئے ہیں پس جو کوئی لیلۃ القدر کا متلاشی ہو۔ وہ اس کو اخیر ہفتہ میں تلاش کرے ✦

۶۲۴ ح — لیلۃ القدر کا آخر رمضان میں ہونا اور آنحضرت صلعم کی پیشینگوئی کا پورا ہونا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا اَوْ نَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں۔ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا۔ پھر آپ بیسویں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لائے اور ہم سب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی۔ مگر وہ مجھ سے بھلا دی گئی۔ یا یہ فرمایا کہ بھول گیا۔ پس "اب تم اسے آخری عشرہ (رمضان) کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور میں نے

اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ اَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‎•

(خواب میں) دیکھا ہے کہ (جس دن شب قدر ہوگی اس روز) میں کیچڑ میں سجدہ کروں گا۔ لہذا جس شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف کیا ہے وہ (اس آخری عشرہ میں) پھر اعتکاف کرلے "۔ چنانچہ ہم سب نے پھر اعتکاف کیا۔ اس وقت ہم آسمان پر ابر کا نشان تک نہ دیکھتے تھے۔ لیکن دفعتہً ایک ابر آیا اور وہ برسنے لگا۔ یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں سے پٹی ہوئی تھی۔ پھر نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی پیشانی مبارک پر ہم نے مٹی کا دھبہ دیکھ لیا +

۹۲۵ ع
لیلۃ القدر رمضان کے آخر میں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى ‎•

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ میں تلاش کرو۔ انتیسویں تاریخ کو یا ستائیسویں یا پچیسویں تاریخ میں +

۹۲۶ ع
لیلۃ القدر کی خاص راتیں

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ اَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ ‎•

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیلۃ القدر اخیر عشرہ میں ہوتی ہے۔ انتیسویں یا ستائیسویں تاریخ میں" +

۹۲۷ ع
آخر عشرہ رمضان میں جاگنے اور بیداری کا التزام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا اخیر عشرہ آتا ہے تو نبی صلے اللہ علیہ

إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ ◆

وسلم اپنا آزار مضبوط باندھ لیتے۔ اور شب بیداری کرتے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے ◆

بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

اعتکاف مساجد کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۶۲۸ ح ۱ — رمضان کا آخری عشرہ میں اعتکاف

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ ◆

حضرت عائشہ رضہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر عشرے میں برابر اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہانتک اللہ تعالےٰ نے انہیں وفات دی۔ پھر آپ کی ازواج نے آپ کے بعد اعتکاف کیا ◆

۶۲۹ ح ۲ — اعتکاف میں بلا ضرورت کے گھر نہ جانا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا ◆

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ آپ مسجد میں معتکف ہوتے اپنا سر میری طرف جھکا دیتے تھے۔ اور میں آپ کے کنگھی کر دیتی تھی۔ جب آپ معتکف ہوتے تو گھر میں بغیر ضرورت کے تشریف نہ لاتے ◆

۶۳۰ ح ۳ — اعتکاف کی نذر نیت پوری کرو

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمر رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ
نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ
أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ
بِنَذْرِكَ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ
فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ
الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ
إِذَا أَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ
وَخِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ
زَيْنَبَ فَقَالَ آلْبِرَّ تَقُولُونَ
بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ
يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ
عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ ۔

عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ
فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ
سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا
بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ

وسلم سے ذکر کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت
میں یہ نذر مانی تھی کہ ایک رات کعبہ میں
اعتکاف کروں گا (تو اب میں اُسے
پورا کروں یا نہیں) آپ نے فرمایا۔
"تم اپنی نذر کو پورا کرو" ۔

۶۳۱ ج — اعتکاف کی قضا بسبب قربت زنان۔

حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے۔
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ
فرمایا۔ اور جب آپ اس مقام پر پہنچے
جہاں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا۔ تو آپ
نے چند خیمے دیکھے۔ یعنی حضرت عائشہ رضہ
کا خیمہ، حضرت حفصہ رضہ کا خیمہ، اور حضرت
زینب رضہ کا خیمہ جس پر آپ نے فرمایا
"کیا تم اس میں نیکی سمجھتی ہو"؟ اس کے
بعد آپ لوٹ آئے اور آپ نے اعتکاف
نہ کیا۔ پھر (اس کے عوض) شوال میں
دس روز اعتکاف فرمایا ۔

۶۳۲ ج — اعتکاف میں ضروریات کا جواز

حضرت صفیہ رضہ زوجہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جبکہ
آپ رمضان کے اخیر عشرہ میں مسجد
میں معتکف تھے۔ زیارت کے لئے
آئیں۔ اور تھوڑی دیر آپ کے پاس
بیٹھ کر بات چیت کی۔ بعد ازاں اُٹھ
کر چلنے لگیں تو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم بھی اُن کو پہنچانے کے لئے
ان کے ساتھ اُٹھے۔ جب وہ مسجد کے
دروازہ پر حضرت امّ سلمہ کے دروازے

بَابَ اُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا ۔

کے پاس پہنچ گئیں تو انصار کے دو آدمی چلے جا رہے تھے۔ جنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے فرمایا "ٹھہر جاؤ" یہ صفیہ بنت حیی تھیں۔ ان دونوں نے کہا۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کی طرف بدگمانی کر سکتے ہیں اور ان دونوں پر یہ بات شاق گزری۔ اس پر آپ نے فرمایا "شیطان خون کے ساتھ ساتھ انسان کے بدن میں رہتا ہے۔ اس لئے مجھے خوف ہوا کہ شائد وہ تمہارے دلوں میں وسوسہ ڈالے"۔

۴۳۳ ح
دس اور بیس دن کا اعتکاف

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ مگر وفات کے سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

کتاب البیوع

تجارت کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۶۳۴
ح

(۱) تجارت میں برکت۔
(۲) نکاح کے بعد ولیمہ کی ضرورت۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ آخَی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ اِنِّیْ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَکَ نِصْفَ مَالِیْ وَانْظُرْ اَیَّ زَوْجَتَیَّ هَوِیْتَ نَزَلْتُ لَکَ عَنْهَا فَاِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَۃَ لِیْ فِیْ ذٰلِکَ هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِیْهِ تِجَارَۃٌ قَالَ سُوْقُ قَیْنُقَاعَ فَغَدَا اِلَیْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتٰی

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب ہم (ہجرت کرکے) مدینہ میں آئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (دوسرے مہاجرین کی طرح) میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرادیا۔ پس سعد بن ربیع نے (مجھ سے) کہا میں تمام انصار سے مالدار ہوں تمہیں اپنا نصف مال دیدونگا اور میری دونوں بیبیوں میں جسے تم پسند کرو، اسے تمہارے لئے طلاق دیدوں۔ تاکہ جب وہ عدت پوری کرلے تو تم اس سے نکاح کرلو۔ عبد الرحمٰن نے ان سے کہا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں (تم یہ بتاؤ) کہ یہاں کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں "قینقاع" ایک بازار ہے پس عبد الرحمٰن صبح کو اس بازار میں گئے۔ اور کچھ پنیر اور گھی لے آئے۔ پھر انہوں نے روزانہ جانا شروع کردیا تھوڑے

بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ اَثَرُ الصُّفْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ٭

دنوں بعد عبد الرحمٰن (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آئے تو اُن (کے لباس) پر زردی کا نشان تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "کیا تم نے نکاح کیا ہے"؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ "کس سے"؟ انہوں نے عرض کی ایک انصاری خاتون سے۔ آپ نے فرمایا "تم نے اسے کس قدر مہر دیا"؟ انہوں نے عرض کی ایک گٹھلی برابر سونا۔ یا یہ کہا کہ ایک سونے کی گٹھلی۔ پھر اُن سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری ہی سہی"٭

۶۳۵
ح ۲
گناہ کے شبہ سے بچنے والا نیک اور اس پر جرأت کرنے والا بد ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ اَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَاَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ اَوْشَكَ اَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِيْ حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَهُ ٭

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔ ان دونوں کے درمیان شبہ کی بات نہیں جس شخص نے اس چیز کو ترک کر دیا جس میں اس کو گناہ کا شبہ ہو تو وہ اس چیز کو بدرجہ اولےٰ چھوڑ دے گا جس کا گناہ ہونا ظاہر ہو۔ اور جو شخص اس بات پہ جرأت کرے گا جس کے گناہ ہونے میں شک ہو تو وہ جلدی ہی ایسی بات میں مبتلا ہو جائے گا جس کا گناہ ہونا ظاہر ہوگا۔ معاصی گویا اللہ کی چراگاہ ہیں۔ جو جانور چراگاہ کے ارد گرد چرے گا وہ جلد اس چراگاہ میں پہنچ جائے گا"٭

۶۳۶
سج

باپ کی لونڈی کا
کا لڑکا بیٹے کو
ملیگا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہی ہے۔ لہذا تم اس کو اپنے قبضہ میں لے لینا۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد بن ابی وقاص نے اُسے لے لیا۔ اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے اس کے بارہ میں مجھے وصیت کی تھی۔ (اس پر) عبد بن زمعہ کھڑے ہوکر کہنے لگے یہ تو میرا بھائی ہے یعنی میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے پھر وہ دونوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ سعد نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ مجھے میرے بھائی نے اس کی بابت وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا۔ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے تحت میں پیدا ہوا ہے۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اے عبد بن زمعہ! وہ لڑکا تم ہی کو ملے گا " اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا " کہ لڑکا عورت کو ملتا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ملیں گے " اس کے بعد آپ نے سودہ رضہ بنت زمعہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اس سے پردہ کرو " کیونکہ آپ

اخْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ✦

(اس لڑکے میں) کچھ مشابہت عتبہ کی بھی دیکھی چنانچہ حضرت سودہ رضہ کو اُس لڑکے نے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ وہ خدا سے جا ملا ✦

۶۳۷ خ — بازاری (حلال) گوشت پر بسم اللہ پڑھنا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكُلُوْهُ ✦

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ کچھ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارے پاس کچھ آدمی گوشت لاتے ہیں۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ کہی ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا، تم اس پر بسم اللہ کہہ لو اور کھا لو ✦

۶۳۸ خ — حرام و حلال سے بے پرواہی کے زمانہ کی پیشگوئی

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ ✦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب لوگوں کو اس بات کی کچھ پرواہ نہ رہیگی۔ کہ حلال طریقہ سے مال حاصل کیا ہے۔ یا حرام طریقہ سے" ✦

۶۳۹ خ — نقد بنقد فروخت بہتر ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلَا يَصْلُحُ ✦

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تجارت کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے (بیع) صرف کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا "اگر نقد بہ نقد ہو تو کچھ نقصان نہیں۔ لیکن اُدھار ہو تو اچھی نہیں"

۶۴۰ خ — ملاقات کی اجازت

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابوموسے رضہ سے روایت

عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا فَرَجَعْتُ فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ قِيلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَانِي فَقُلْتُ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ فَقَالَ تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلْتُهُمْ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبْتُ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ أَخَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى التِّجَارَةِ ◆

ہے۔ کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمرؓ سے (ملاقات کرنے کے لئے) اجازت طلب کی۔ مگر مجھے اجازت نہ ملی (کیونکہ) حضرت عمرؓ کسی کام میں مشغول تھے۔ چنانچہ میں واپس آگیا۔ جب حضرت عمرؓ فارغ ہوئے تو کہنے لگے۔ میں نے عبداللہ بن قیس (یعنی ابو موسےٰ اشعری) کی آواز سنی تھی ان کو اجازت دیدو۔ لوگوں نے کہا وہ لوٹ گئے۔ اس پر انہوں نے مجھے پھر بلایا (اور پوچھا تم کیوں لوٹ گئے تھے؟) انہوں نے کہا ہمیں اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم اس پر گواہ پیش کرو۔ اس پر میں انصار کی مجلس میں آیا۔ اور ان سے پوچھا۔ انصار نے کہا اس بات کی گواہی تو ابو سعید خدری ہی (جو ہم سب میں چھوٹے ہیں) دیدیں گے۔ چنانچہ میں ابو سعید خدری کو (حضرت عمرؓ کے پاس) لے گیا۔ (اور انہوں نے شہادت دی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم تھا) جس پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم مجھ پر پوشیدہ رہ گیا۔ اور مجھے بازاروں میں بیچنے یعنی تجارت کے لئے سفر کرنے میں مشغول کر دیا ◆

شغل ہو تو واپس آنا چاہیئے

(۲) تجارت کی مشغولی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

ج ۲ ۱۴۱

قرابتداروں سے حسن سلوک بڑائی عمر و رزق کا نتیجہ ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ اَوْ يُنْسَأَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ۔

تھے جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو جائے یا اس کی عمر بڑھ جائے تو اُسے چاہئے کہ اپنے قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرے"۔

۶۴۲ خ — آنحضرت کا قرض لیا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَّهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَّاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِّاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ وہ جَو کی روٹی اور بُودار چربی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئے۔ (ان دنوں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گرو کر کے گھر والوں کے لئے اس سے کچھ جَو خریدے تھے۔ بے شک میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا تھا۔" آلِ محمدؐ کے پاس شام کو گیہوں کا ایک صاع یا کسی اور غلہ کا ایک صاع بھی نہیں رہتا حالانکہ ان کے پاس نو بیبیاں ہیں"۔

۶۴۳ خ — کاریگری کی کمائی پاک ہے

عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:" کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاک کھانا نہیں کھایا۔ اور اللہ کے نبی داؤد ؑ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے"۔

۶۴۴ خ — [illegible]

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے

صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالےٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی کرے۔

وقت نرمی کی ہدایت

۶۴۵ ج ۱۱

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُوْحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ قَالُوْا اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَیْرِ شَیْئًا قَالَ کُنْتُ اٰمُرُ فِتْیَانِیْ اَنْ یُّنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَیَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ فَتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

حضرت حذیفہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں فرشتوں نے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی۔ اور پوچھا۔ کیا تو نے کچھ نیکی کی ہے؟ اس نے کہا میں اپنے ملازموں کو یہ حکم دیتا تھا کہ وہ تنگدست کو (ادائے قرض کے لئے) مہلت دیں۔ اور مالدار سے (تقاضا میں) نرمی کریں۔ (اس پر) خدا نے بھی اس کے ساتھ نرمی کی۔

تنگدستوں سے نرمی کرنا اخروی نرمی کا باعث ہے

۶۴۶ ج ۱۲

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا۔

حضرت حکیم بن حزام رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔ یا یہ فرمایا یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائیں۔ پس اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب و ہنر ظاہر کردیں تو انہیں اُن کی اس بیع میں برکت دی جائے گی۔ اور اگر جھوٹ بولیں گے یا عیب پوشی کریں گے تو بیع کی برکت مٹا دی جائیگی۔

مال کا حسن و قبح ظاہر کردینا موجب برکت اور چھپانا باعث بے برکتی ہے

۶۴۷ ج ۱۳

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ

حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے۔ کہ ہمیں (مال غنیمت سے) تمر جمع یعنی مختلف اقسام کے ملے ہوئے

ایک ہی جنس کی بیشی پر بدلی نہیں جا سکتی

وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ ۔

چھوہارے ملتے تھے اور ہم ان کے دو صاع عمدہ چھوہاروں کے ایک صاع کے عوض بیچ ڈالتے تھے۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "نہ تو دو صاع ایک صاع کے عوض میں اور نہ دو درہم ایک درہم کے عوض میں بیچے جائیں" ۔

۶۴۸ — خون کا لینا، گودنے، سود کے بیچنے دینے اور تصویر بنانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ وَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ ۔

حضرت ابو جحیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک غلام مول لیا جو پچھنے لگاتا تھا۔ اس کے پچھنے لگانے کے اوزار انہوں نے توڑ ڈالے اور کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔ (نیز) آپ نے گودنے اور گودوانے والی اور سود لینے والے اور دینے والے (کے فعل) سے منع فرمایا ہے۔ اور مصور پر آپ نے لعنت کی ہے ۔

۶۴۹ — جھوٹی قسم مال کی برکت اڑا دیتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جھوٹی قسم مال کو کھوٹا کر دیتی اور برکت کو مٹا دیتی ہے" ۔

۶۵۰ — باہمی گفتگو، کلام میں انہونی باتیں نہ کرو

عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ

حضرت خباب رضؓ کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار تھا۔ اور عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس کے تقاضے کے لئے عاص کے پاس آیا تو عاص نے کہا۔ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دونگا۔ جب تک تم حضرت

فَقَالَ أَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ فَقَالَ دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکار نہ کرو۔ میں نے کہا۔ اگر اللہ تجھے موت دے اور مرنے کے بعد پھر تو زندہ کیا جائے۔ تب بھی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار نہیں کروں گا۔ عاص نے کہا۔ تو تم مجھے چھوڑ دو تاکہ مر جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ کیونکہ اس وقت مجھے مال بھی ملے گا اور اولاد بھی۔ پھر تمہارا قرض ادا کر دونگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (ترجمہ) اے نبی! کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو ہماری آیتوں سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے (کہ مرنے کے بعد زندہ ہوں گا تو) مجھے مال اور اولاد ملے گی۔ کیا اسے غیب پر اطلاع ہو گئی ہے۔ یا اللہ کے پاس سے اس نے کوئی عہد لیا ہوا ہے +

۱۶۵۱
ج ۱۷
آنحضرت صلعم کدّے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک درزی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھانا کھانے کے لئے بلایا۔ جو اس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ میں بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس کھانے پر گیا۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور شوربا جس میں کدو تھا اور سوکھا ہوا گوشت رکھا گیا۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ ٭

٤٥٢
(١٨)
آنحضرت صلعم کے اخلاق وآداب

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَبْطَاَ بِيْ جَمَلِيْ وَاَعْيَا فَاَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ اَبْطَاَ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَاَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهٗ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ اَكُفُّهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ اَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ

وسلم کو دیکھا کہ پیالہ کے اِدھر اُدھر سے کھیے کو ڈھونڈتے تھے۔ لہذا اس دن سے میں کھیے کو دوست رکھتا ہوں ٭

حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں کسی جہاد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ میرے اونٹ نے مجھے لیجانے میں سُستی کی اور تھک گیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پکارا "جابرؓ" میں نے عرض کی حضورؐ! فرمایا "تمہارا کیا حال ہے!" میں نے عرض کی میرا اونٹ چلنے میں سُستی کرتا ہے اور تھک گیا ہے۔ اس لئے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ اس پر آپ اُترے۔ اور میرے اونٹ کو (اپنی) لاٹھی سے ہانک کر فرمایا "اب سوار ہو جاؤ" چنانچہ میں سوار ہو گیا۔ اب تو یہ اونٹ ایسا تیز ہو گیا کہ میں اُسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (کے برابر ہو جانے سے روکتا) تھا۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا "کیا تم نے نکاح کیا ہے"؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا "کنواری عورت سے کیا ہے۔ یا بیاہی سے"؟ عرض کی۔ بیاہی سے آپ نے فرمایا "کسی نوعمر سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی"؟ میں نے عرض کی۔ میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں۔ لہذا میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہا۔ جوان

تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ
أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا
قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ
فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ
قَالَ أَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ
نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ
بِأُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبْلِيْ وَقَدِمْتُ
بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى
الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ
عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ
الْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ
فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ
فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا
أَنْ يَزِنَ لِيْ أُوْقِيَّةً
فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَأَرْجَحَ
فِي الْمِيْزَانِ فَانْطَلَقْتُ
حَتّٰى وَلَّيْتُ فَقَالَ
ادْعُ لِيْ جَابِرًا فَقُلْتُ
الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ
وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ
إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ
خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ
ثَمَنُهُ ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

سب کو سمیٹ لے۔ ان کی کنگھی کر دیا کرے
اور ان کی خبرگیری کرے۔ آپ نے فرمایا:
"اچھا اب تم جاتے ہو جب مدینہ پہنچو گے
تو عقل سے کام لینا" پھر فرمایا "کیا تم اپنا
اونٹ بیچو گے" میں نے عرض کی ہاں پس
آپ نے مجھ سے اس اونٹ کا ایک اوقیہ
سونے کے عوض سودا کر لیا۔ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے (مدینہ)
پہنچ گئے اور میں صبح کو پہنچا۔ پھر ہم لوگ مسجد
کی طرف گئے۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو ہم نے مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ
نے پوچھا "کیا تم ابھی چلے آرہے ہو" میں
نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا "تم اپنا
اونٹ چھوڑ دو۔ اور مسجد میں جاؤ اور دو
رکعت نماز پڑھو۔ چنانچہ میں نے نماز
پڑھی۔ بعدازاں بلال کو حکم دیا کہ مجھے ایک
اُوقیہ سونا تول دے۔ جو بلال نے مجھے تول
دیا۔ اور جھکتا ہوا تول دیا۔ میں واپس
چلا یہاں تک۔ کہ جب میں نے پیٹھ پھیر لی
تو حضرت صلعم نے فرمایا "جابر کو میرے
پاس بلا لاؤ" میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ
اب میرا اونٹ مجھے واپس مل جائیگا حالانکہ
یہ بات مجھے بہت ہی ناپسند معلوم ہوتی
تھی (چنانچہ ایسا ہی ہوا) حضور نے
فرمایا "تم اپنا اونٹ بھی لے لو۔ اور اس
کی قیمت بھی لے لو" ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے مروی

۴۵۳

خریدار کو مال سے

عَنْهُمَا اَنَّهُ اشْتَرٰی اِبِلًا هِیْمًا مِنْ رَجُلٍ وَلَهُ فِیْهَا شَرِیْكٌ فَجَاءَ شَرِیْكُهُ اِلَی ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ شَرِیْكِیْ بَاعَكَ اِبِلًا هِیْمًا وَلَمْ یَعْرِفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا فَلَمَّا ذَهَبَ یَسْتَاقُهَا قَالَ دَعْهَا رَضِیْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی ٭

ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کچھ استسقی اونٹ خرید لئے۔ اور ان میں اس شخص کا ایک اور شریک بھی تھا۔ وہ شریک حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا۔ اور بطور معذرت کہا میرے شریک نے آپ کے پاس استسقی اونٹ بیچ ڈالے ہیں اور آپ کو بتلایا نہیں۔ حضرت ابن عمر رضہ نے فرمایا اچھا تم ان کو واپس لے جاؤ۔ مگر بعد میں کہنے لگے کہ انہیں چھوڑ جاؤ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہیں کہ "ایک کا مرض دوسرے کو نہیں لگتا" ٭

عیب دار چیز کی بیع سے واقف کرنا

۶۵۴ / ح ۲۰ — پچھنے لگوانے کی اجرت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَیْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهُ اَنْ یُخَفِّفُوْا مِنْ خَرَاجِهِ ٭

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطیبہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے۔ آپ نے انہیں ایک صاع چھوہارے دلوا دئے۔ اور اپنے عمال کو حکم دیا کہ ان کے خراج میں تخفیف کریں ٭

۶۵۵ / ح ۲۱ — پچھنے لگانے کی اجرت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَی الَّذِیْ حَجَمَهُ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَمْ یُعْطِهِ ٭

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ پچھنے لگوائے۔ اور پچھنے لگانے والے کو اجرت دی۔ اگر یہ اجرت حرام ہوتی تو آپ اُسے ہرگز نہ دیتے ٭

۶۵۶ / ح ۲۲ — آنحضرت کا تصویر بیچنے والے سے بچنا اور مصوّر کیلئے وعید

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِیْهَا تَصَاوِیْرُ

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مسند مول لی جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول خدا صلے اللہ

فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ قَالَتْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُولِهِ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اندر نہ گئے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب میں نے آپ کے چہرۂ مبارک میں خاموشی دیکھی۔ تو عرض کی یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں! میں نے کیا گناہ کیا؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ مسند کیسی ہے"؟ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کے لئے مول لی ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے تکیہ لگائیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان صورتوں کے بنانے والوں پر قیامت کے دن عذاب کیا جائیگا۔ اور ان سے کہا جائیگا کہ جو صورتیں تم نے بنائی ہیں ان کو زندہ کرو" اور آپ نے فرمایا "جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے نہیں جاتے"! ✦

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ اَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَقَالَ

۶۵۷
ح ۲۳
آنحضرت صلعم کا چیز خرید کر پھر بائع کو بخش دینا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے (وہ کہتے ہیں) کہ ہم کسی سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور میں حضرت عمرؓ کے ایک تند مزاج اونٹ پر سوار تھا۔ وہ اونٹ میرے قابو میں نہ تھا۔ اور سب لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا حضرت عمرؓ اسے ڈانٹ کر پیچھے کر دیتے۔ مگر وہ پھر آگے بڑھ جاتا تھا جس پر نبی صلعم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا "تم یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ

هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهٖ مَا شِئْتَ ٭

وہ آپ ہی کا ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہیں "تم اسے میرے ہاتھ بیچ ڈالو" چنانچہ انہوں نے وہ اونٹ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عبداللہ بن عمر رض! وہ اونٹ تمہارا ہی ہے۔ تم اسے جو چاہو سو کرو" ٭

٦٥٨ سہج — خریدار کو نقصان دینے سے برکت ہوتی ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ٭

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی مجھے خرید و فروخت میں اکثر نقصان رہتا ہے آپ نے فرمایا "جب خرید و فروخت کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ (لین دین میں) چکنی چپڑی پھسلانے کی باتیں نکرنی چاہیے۔

٦٥٩ ح٢٥ — ہر ایک کا حشر اسکی نیت کے موافق ہوگا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشُ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ ٭

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک لشکر کعبہ سے لڑنے کو آئے گا۔ جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا تو سب لوگ زمین میں دھنس جائینگے" حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! سب لوگ کس طرح دھنس جائیں گے! حالانکہ ان میں وہ بازاری بھی ہوں گے اور بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو ان میں سے نہ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا "سب لوگ دھنس جائیں گے۔ مگر ان کا حشر ان کی نیت کے موافق ہوگا" ٭

٦٦٠ ح — ابوالقاسم کنیت

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رض سے روایت

رکھنے کی ممانعت

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ ھٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ ۔

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن بازار میں تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے پکارا۔ اے ابو القاسم! اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا۔ میں نے فلاں شخص کو پکارا ہے (حضور کو نہیں بلایا) جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " میرا نام رکھ لو، مگر میری کنیت نہ رکھو" ۔

۹۶۱
حج ۷
امام حسنؓ کیلئے دعا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ النَّھَارِ لَا یُکَلِّمُنِیْ وَلَا اُکَلِّمُہٗ حَتّٰی اَتٰی سُوْقَ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَیْتِ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ فَحَبَسَتْہُ شَیْئًا فَظَنَنْتُ اَنَّھَا تُلْبِسُہٗ سِخَابًا اَوْ تُغَسِّلُہٗ فَجَاءَ یَشْتَدُّ حَتّٰی عَانَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَحْبِبْہُ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) دن کے وقت نکلے۔ مگر نہ آپ مجھ سے باتیں کرتے تھے۔ اور نہ میں آپ سے کوئی بات کرتا تھا۔ حتے کہ آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لے گئے۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے مکان کے صحن میں بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے "کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے، کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے" آپ حضرت امام حسنؓ کو پوچھتے تھے حضرت فاطمہؓ نے انہیں لانے میں ذرا دیر کی میں سمجھا کہ وہ انہیں کچھ پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں۔ اتنے میں وہ دوڑتے ہوئے آئے۔ یہاں تک کہ حضرت صلعم نے انہیں لپٹا لیا اور پیار کرکے فرمایا " اے اللہ! تو اس سے محبت کر، اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر" ۔

۹۶۲
حج ۸
غلہ لیتے ہی بیچ دینا چاہیئے اور منڈی پہنچنے سے پہلے نہ خریدا جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّھُمْ کَانُوْا یَشْتَرُوْنَ طَعَامًا مِّنَ الرُّکْبَانِ عَلٰی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ قافلہ والوں سے غلہ مول لیتے تھے۔

عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ
أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ
حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ
الطَّعَامُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ
حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ ۔

۹۶۳ ح — توراۃ میں آنحضرت صلعم کی توصیف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو
بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صِفَةِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ
أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ
فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ
فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَ
حِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ
عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ
الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا
غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ
وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ
السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو
وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ
اللّٰهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ
الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ

حضرت انہیں منع کر بھیجتے تھے کہ جہاں انہوں
نے غلہ مول لیا ہے وہاں اُسے نہ بیچیں بلکہ
اس کو وہاں پہنچا دیں۔ جہاں غلہ بکتا ہے ؟
اور حضرت عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا
تھا کہ غلہ جس وقت مول لیا جائے اسی وقت
بیچ ڈالا جائے۔ بغیر اس کے کہ اس پر
قبضہ ہو“ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضؓ
سے روایت ہے کہ ان سے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کی تعریف جو توریت میں ہے
پوچھی گئی۔ تو انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم
جو تعریف آپ کی قرآن میں ہے اسی قسم
کی بعض تعریفیں آپ کی تورات میں بھی
ہیں۔ چنانچہ تورات میں ہے کہ اے نبی!
ہم نے تم کو دین حق کا گواہ اور مومنوں کو
بشارت دینے والا، کافروں کو ڈرانے والا
اور امیوں کا نگہبان بنا کر بھیجا ہے۔ تو
میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے۔ میں
نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ نہ تو بد خلق
ہے۔ اور نہ بازاروں میں شور کرنے والا
اور نہ بُرائی کے بدلے میں بُرائی کرتا ہے۔
بلکہ بخشش اور مہربانی کرتا ہے۔ اللہ
اسے ہرگز موت نہ دے گا۔ یہاں تک
کہ اس کے ذریعہ سے ایک ٹیڑھے
مذہب کو سیدھا کر دے اور اس طرح
کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں۔ اور

إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ ۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ

اس کے ذریعہ اندھی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ اور بہرے کان کھولے جائینگے اور غافل دل آگاہ کئے جائیں گے" ۔

۶۶۴ بیع — برکت قدم آنحضرت صلعم سے چھوہاروں سے قرض کا ادا کرنا اور چھوہاروں کا کم نہ ہونا۔

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے کہ (میرے والد) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی۔ تو ان پر کچھ قرض تھا۔ لہذا میں نے ان کے قرض خواہوں پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سفارش طلب کی تاکہ وہ ان کا کچھ قرضہ معاف کردیں چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے اس بات کی سفارش کی۔ مگر انہوں نے منظور نہ کیا۔ جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم جاؤ اور اپنے چھوہاروں کی قسمیں علیحدہ علیحدہ کرلو۔ عجوہ علیحدہ، اور عذق زید علیحدہ۔ بعدازاں مجھے بلا لینا"۔ چنانچہ میں نے (ایسا ہی) کیا۔ (اور) بعدازاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بلوا بھیجا۔ حضورؐ تشریف لائے اور چھوہاروں کے ڈھیر پر یا ان کے بیچ میں بیٹھ گئے بعدازاں فرمایا۔ "اب لوگوں کو ناپ ناپ کر دو"۔ چنانچہ میں نے ناپ ناپ کر ان کو دینا شروع کیا۔ حتےٰ کہ ان کا تمام قرض جس قدر کہ تھا۔ پورا ادا کر دیا۔ اور میرے چھوہارے اسی طرح باقی تھے۔ گویا کہ ان میں کچھ بھی کم نہ ہوا ۔

۶۶۵ بیع — غلہ ناپ کر لینا باعث برکت ہے۔

حضرت مقدام رضؓ بن معدی کرب

عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ ۔

رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا "غلہ ناپ کر لیا کرو۔ اس میں برکت ہو گی" ۔

۶۶۶
۳۲ ح
دعائے برکت مکہ مدینہ اور مدینہ کے ناپ تول میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا بِهٖ إِبْرَاهِيْمُ لِمَكَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "حضرت ابراہیم نے مکہ کی حرمت ظاہر کی، اور اس کے لئے دعائے برکت کی۔ اور میں نے مدینہ کی حرمت ظاہر کی جس طرح حضرت ابراہیم نے مکہ کی حرمت ظاہر فرمائی تھی۔ اور میں نے مدینہ کے مُدّ اور صاع میں دعائے برکت کی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی" ۔

۶۶۷
۳۳ ح
غلہ تخمینہ سے بیچنا منع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيْعُوْهُ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (وہ کہتے ہیں کہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو لوگ غلہ تخمینے سے بیچتے تھے۔ ان کو میں نے دیکھا کہ وہ مارے جاتے تھے۔ تاکہ وہ جب اس کو اپنے گھروں میں لے آئیں تب بیچیں ۔

۶۶۸
۳۴ ح
غلہ پر قبضہ پاکر اُسے بیچنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے۔ کہ کوئی شخص غلہ کو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے۔ حضرت ابن عباس رضہ سے پوچھا گیا کہ یہ (منع) کیوں ہے؟ انہوں نے کہا یہ تو ویسے

وَالْقَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَ الطَّعَامُ مُرَحِبًا ۔

کو روپیہ کے عوض بیچتا ہے۔ کیونکہ غلہ اس وقت نہیں دیا جاتا ۔

۶۶۹
بیع ۵
جنس کے بدلے جنس ہاتھوں ہاتھ بیچنی جائز ہے۔ ورنہ سود ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ کہ آپ نے فرمایا " سونا سونے کے عوض فروخت کرتا رہا (سود) ہے مگر جب کہ دست بدست ہو۔ اور گیہوں کے عوض گیہوں بیچنا رہا ہے۔ مگر اس صورت میں کہ دست بدست ہو۔ اسی طرح چھوہارا چھوہارے کے عوض اور جَو کے عوض جَو بیچنا رہا ہے۔ مگر جبکہ دست بدست ہو " ۔

۶۷۰
بیع ۶
مسلمانوں میں بیع پر بیع کرنا اور منگنی پر منگنی کرنا اور کسی عورت کی طلاق کی خواہش کرنا ناجائز ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَاَ مَا فِيْ اِنَائِهَا ۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری کسی بیرونی کے لئے بیچے، (اور یہ بھی فرمایا کہ) آپس میں رنجش نہ کرو۔ اور نہ ہی کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے۔ اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی بھیجے۔ اور نہ ہی کوئی عورت اپنی بہن (مسلمان) کے طلاق کی خواہش کرے۔ تاکہ جو کچھ حصہ ہو اسے ضائع کر دے ۔

۶۷۱
بیع ۷
غلام کا بیچنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام مدبر کیا۔ پھر اسے روپے کی ضرورت پیش آئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا " اس غلام کو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ ✦

مجھ سے کون مول لیتا ہے؟ چنانچہ حضرت نعیم بن عبداللہ نے اسے اس قدر مال کے عوض مول لے لیا۔ اور آپ نے وہ قیمت اس کے مالک کو دے دی ✦

۶۶۲ بیع شرط ناداردرزاد یہ جانور کی فروخت منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا ✦

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع الحبلہ سے منع فرمایا ؛ یہ ایک قسم کی بیع تھی جو اہل جاہلیت کیا کرتے تھے۔ ایک شخص اونٹنی اس وعدے پر مول لیتا تھا کہ جب وہ جنے اور پھر اس کا بچہ جو پیدا ہو وہ جنے (تب اسکی قیمت ادا کروں گا) ✦

۶۶۳ بیع بکری خرید کر دودھ بعد ناپسند ہو تو دودھ کی قیمت دیکر واپس ہو سکتی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَاِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا فَفِيْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ✦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ؛ جو شخص مصراۃ بکری مول لے تو دودھ دوہنے کے بعد اگر وہ اسے پسند ہو تو اس کو رکھ لے اور اگر ناپسند ہو تو اس کے دودھ کے عوض میں ایک صاع چھوہارے دیدے" ✦

۶۶۴ بیع زانیہ لونڈی کے احکام

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جب لونڈی زنا کرے اور اس پر زنا ثابت ہو جائے تو چاہئے کہ اس کے دُرّے مارے جائیں۔ صرف ڈانٹنے پر اکتفا نہ کرے۔ اگر وہ پھر زنا کرے تو پھر اُسے دُرّے مارے۔ ڈانٹنے پر اکتفا

ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ ۔

نہ کرے۔ اور اگر تیسری بار زنا کرے تو تو اس کو بیچ ڈالے۔ خواہ وہ بعوض بالوں کی ایک رسی کے بکے "۔

۶۷۵ ایچ — غلہ کیلئے شہری دلال کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا ۔

حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " غلہ لانے والے قافلہ کی پیشوائی کو نہ جاؤ اور شہری کسی بیرونی کے لئے بیع نہ کرے۔ حضرت ابن عباس رضہ سے پوچھا گیا۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کہ کوئی شہری کسی بیرونی کے لئے بیع نہ کرے انہوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۶۷۶ ۲ ایچ — بیرونی غلہ کی پیشوائی اور بیع پر بیع کرنی منع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا " تم میں سے کوئی شخص کسی کی بیع پر بیع نہ کرے۔ اور تم لوگ مال کی پیشوائی نہ کیا کرو۔ حتے کہ وہ بازار میں پہنچ جائے (اور وہاں بکے) " ۔

۶۷۷ ۳ ایچ — خشک کے عوض خشک اور تر کے عوض تر میوہ کی بیع

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ اور مزابنہ یہ ہے کہ رطب کو تمر کے عوض پیمانہ کرکے بیچے اور خشک انگور کو تازہ انگور کے عوض پیمانہ کرکے بیچے ۔

۶۷۸ ۴ ایچ — جنس کے بدلے جنس اتھوں ہاتھ کا حکم

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ

حضرت مالک بن اوس رضہ سے روایت ہے کہ انہیں سو دینار کے

الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ
دِينَارٍ فَدَعَانِي طَلْحَةُ
بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَتَرَاوَضْنَا
حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ
الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ
ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ
خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ وَ
عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْمَعُ
ذٰلِكَ وَاللهِ لَا تُفَارِقُهُ
حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الذَّهَبُ
بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ
وَهَاءَ وَذَكَرَ بَاقِيَ
الْحَدِيثِ وَقَدْ
تَقَدَّمَ ۔

عوض بیع صرف کی ضرورت ہوئی ۔ (وہ کہتے ہیں کہ) مجھے طلحہ بن عبید اللہ نے بُلوا بھیجا تو ہم دونوں نے معاملہ کی گفتگو کی ۔ آخر انہوں نے مجھ سے بیع صرف کر لی ۔ اور (مجھ سے) سونا لے کر ہاتھ میں اُلٹنے پلٹنے لگے ۔ اور بعد ازاں کہنے لگے ۔ اتنا انتظار کرو کہ میرا خزانچی مقام غابہ سے آ جائے حضرت عمرؓ بھی اس گفتگو کو سُن رہے تھے ۔ انہوں نے کہا (اے مالک بن اوس) تمہیں خدا کی قسم ۔ تم طلحہ کو نہ چھوڑنا جب تک کہ ان سے روپے نہ لے لو ۔ (کیونکہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "سونا سونے کے عوض بیچنا ربا ہے ۔ بشرطیکہ دست بدست ہو (باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے) ۔

٦٤٩ ح ٥
سونا سونے کے عوض برابر برابر بکے مگر چاندی اور سونے کا باہم مبادلہ کی فروخت غیر برابر بھی

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سونے کو سونے کے عوض میں (کم و بیش) نہ بیچو ۔ مگر برابر برابر ۔ اور چاندی کو چاندی کے عوض میں نہ بیچو ۔ مگر برابر برابر ۔ البتہ سونے کو چاندی کے عوض میں اور چاندی کو سونے کے عوض میں جس طرح چاہو بیچ ڈالو"۔

٦٥٠ ح ٦
جنس کے بے جنس برابر بک سکتی ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سونے کو سونے کے

لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ ‌٭

عوض نہ بیچو مگر برابر۔ ایک دوسرے سے کم زیادہ کرکے نہ بیچو۔ اور چاندی کو چاندی کے عوض میں نہ بیچو مگر برابر۔ ایک دوسرے سے کم زیادہ کرکے نہ بیچو اور ان میں سے کسی غائب (شئے) کو حاضر کے عوض میں نہ بیچو" ٭

۶۸۱ ربع ادھار میں ربوا ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى قَالَ كُلُّ ذَٰلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلٰكِنَّنِي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ ‌٭

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے مروی ہے کہ (انہوں نے کہا) دینار کو دینار کے عوض میں۔ اور درہم کو درہم کے عوض میں بیچنا سود ہے۔ ان سے کہا گیا کہ حضرت عباس رضؓ تو اس کے قائل نہیں (اس پر) حضرت ابو سعید خدری رضؓ نے حضرت ابن عباس رضؓ سے پوچھا۔ کیا آپ نے اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے یا اس کو کتاب اللہ میں دیکھا ہے؟ حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا۔ میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں کہتا۔ اور تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے مجھ سے زیادہ واقف ہو۔ بلکہ مجھے حضرت اسامہؓ نے خبر دی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ربوٰ تو صرف اُدھار میں ہے" ٭

۶۸۲ ربع ادھار بیچنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ

حضرت براء ابن عازب اور زید بن ارقم سے بیع صرف کی بابت پوچھا گیا تو ان دونوں میں سے ہر ایک نے (دوسرے کی نسبت) کہا۔ کہ یہ مجھ

بَيْنَهُمَا يَقُوْلُ هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّيْ وَكِلَاهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا ۔

سے بہتر ہیں سو ان سے پوچھو بعد ازاں دونوں نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے عوض میں اُدھار بیچنے سے منع فرمایا ہے ۔

۶۸۳ وج — سلانے چھوہارا کے کچے پھل بیچنے کی مخالفت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ اَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ غَيْرِهٖ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا ہے ۔ جب تک کہ ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہوجائے ۔ اور درخت پر لگے ہوئے چھوہاروں کو تمر کے عوض میں بھی نہ بیچو ۔ پھر عبد اللہ بن عمر رض نے کہا کہ زید بن ثابت نے مجھ سے بیان کیا کہ بعد ازاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگے ہوئے چھوہاروں کو رطب یا تمر کے عوض میں بیچنے کی اجازت دیدی ہے ۔ اس کے سوا اور کسی کی اجازت نہیں دی ۔

۶۸۴ ج — پھل نقدی کے عوض بکیں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِّنْهُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا ۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں ۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھل کے بیچنے سے منع فرمایا ہے ۔ تاوقتیکہ وہ پک نہ جائے ۔ (اور اس میں سے کچھ بھی سوائے درہم و دینار کے (اور کسی چیز کے عوض) نہ بیچا جائے ۔ مگر عرایا (کہ ان کا پھل کے عوض بھی بیچنا جائز ہے") ۔

۶۸۵ سلک — صرف عرایا کا تبادلہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ٭

کی بیع کی اجازت دی بشرطیکہ پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم ہوں" ٭

۴۸۶ ح ۵۴ کچے پھلوں کے نہ بیچنے کی مصلحت

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ أَصَابَهُ مُرَاضٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ فَإِمَّا لَا فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ ٭

زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ پھلوں کو (قبل از صلاحیت) بیچ ڈالتے تھے۔ پھر جب مول لینے والے ان پھلوں کو توڑنے اور بیچنے والے اپنی قیمت کا تقاضا کرنے ان کے پاس جاتے تو وہ مول لینے والے کہتے کہ کھجوروں کو تو "دمان" (کھجوروں کا ایک مرض) ہو گیا تھا، ان میں تو مراض ہو گیا تھا، ان میں قشام ہو گیا تھا۔ غرضیکہ اسی قسم کی خرابیاں بیان کر کے جھگڑا کرتے تھے لہذا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس قسم کے متعدد مقدمے زیادہ پیش ہوئے تو آپ نے بوجہ اُن جھگڑوں کے بطور مشورہ ان سے فرمایا۔ یا تو پھلوں کی بیع موقوف کر دو۔ اور نہیں تو اس وقت تک نہ بیچو۔ جب تک کہ پھل کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے" ٭

۴۸۷ ح ۵۳ کچے پھل کی بیع منع ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشَقِّحَ فَقِيلَ وَمَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا ٭

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ سرخ یا زرد ہو جائیں۔ اور کھانے کے قابل ہو جائیں ٭

۶۸۸ حج — کچھ پھل بیچنے کی دوسری صورت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ ◆

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سُرخ ہو جائیں۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بتاؤ اگر اللہ پھل کو ضائع کردے تو کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض میں لیتا ہے" ◆

۶۸۹ حج — جنس نقد بیچکر دوسری جنس خریدو

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا ◆

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل بنایا۔ تو وہ جنیب کی قسم کے کچھ چھوہارے آپ کے پاس لایا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا "کیا خیبر کے سب چھوہارے ایسے ہی (عمدہ) ہوتے ہیں؟" اس نے کہا نہیں۔ واللہ! اے رسول خدا، ہم ان چھوہاروں کا ایک صاع اور چھوہاروں کے دو صاع کے عوض میں۔ اور ان چھوہاروں کے دو صاع اور چھوہاروں کے تین تین صاع کے عوض میں مول لیتے ہیں اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایسا نہ کیا کرو۔ تم ان چھوہاروں کو درہموں کے عوض بیچ ڈالو۔ اور پھر درہموں سے جنیب مول لے لیا کرو" ◆

۶۹۰
ج۵۶
محاقلہ وغیرہ کی ممانعت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مخاضرہ، ملامسہ منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے ۔

۶۹۱
ج۵۷
شوہر کے مال سے بقدر ضرورت لینا جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدُ اُمُّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَالِهٖ سِرًّا قَالَ خُذِيْ اَنْتِ وَبَنُوْكِ مَا يَكْفِيْكِ بِالْمَعْرُوْفِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت معاویہ کی ماں ہندہ نے یہ عرض کی کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ اگر میں ان کے مال سے کچھ پوشیدہ طور پر لے لیا کروں تو کیا مجھ پر کچھ حرج ہے؟ آپ نے فرمایا "ہاں، تم اور تمہارے بیٹے اس قدر لے لیا کرو جو تمہیں دستور کے موافق کافی ہو جائے" ۔

۶۹۲
ج۵۸
راستہ بدل جائے تو شفعہ نہیں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر غیر منقسم میں شفعہ مقرر فرما دیا ہے۔ لیکن جس وقت حدود واقع ہو جائیں اور راستہ بدل جائے تو پھر شفعہ نہیں ۔

۶۹۳
ج۵۹
حضرت ابراہیمؑ کا قصہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیمؑ اپنی بی بی سارہ کے ہمراہ ہجرت کرکے ایک ایسی بستی میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ تھا۔ یا یہ فرمایا کہ ایک ظالم تھا۔ اس سے جب بیان کیا گیا کہ ابراہیمؑ ایک عورت کے ساتھ آئے

أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ
فَقِيلَ دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ
بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ
النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ
أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ
هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ
قَالَ أُخْتِي ثُمَّ رَجَعَ
إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تُكَذِّبِي
حَدِيثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ
أَنَّكِ أُخْتِي وَاللَّهِ إِنْ
عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ
غَيْرِي وَغَيْرُكِ
فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ
فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ
تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتِ
اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ
بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَ
أَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى
زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ
الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ
بِرِجْلِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
قَالَتِ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ
يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ
تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَ
وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ
آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ

ہیں۔ جو خوبصورت عورتوں میں سے
ہے تو اس نے ایک آدمی بھیج کر پچھوایا
کہ اے ابراہیم یہ عورت جو تمہارے
ساتھ ہے کون ہے؟ حضرت ابراہیم
نے کہا میری بہن ہے۔ پھر حضرت ابراہیم
نے سارہ سے کہا۔ دیکھو! میری بات
کو جھوٹا نہ کرنا۔ میں نے ان لوگوں سے
کہہ دیا ہے۔ کہ تم میری بہن ہو۔ خدا کی
قسم زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی
مومن نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت
ابراہیمؑ نے سارہ کو اس بادشاہ کے
پاس بھیج دیا۔ بادشاہ ان کی طرف متوجہ
ہوا تو وہ وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی
ہو گئیں اور کہنے لگیں۔ اے اللہ!
اگر تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی
ہوں۔ اور میں نے سوا اپنے شوہر کے
اور سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت
کی ہے تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ فرما۔
یہ دعا مانگتے ہی اس کافر کو صرع ہو گئی
حتے کہ وہ اپنے پاؤں رگڑنے لگا ابوہریرہ
کہتے ہیں۔ حضرت سارہ نے کہا۔ اے
اللہ! اگر یہ مر جائیگا تو لوگ کہیں گے
اس (عورت) نے بادشاہ کو مار ڈالا
ہے۔ اس پر اس کی وہ حالت جاتی
رہی۔ اور وہ پھر ان کی طرف متوجہ ہوا
وہ اٹھ کر وضو کر کے پھر نماز پڑھنے
کھڑی ہو گئیں۔ اور کہنے لگیں۔ اے اللہ!

وَاَحْصَنْتُ فَرْجِيْ اِلَّا عَلٰى زَوْجِيْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ يَّمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَاُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرْسَلْتُمْ اِلَيَّ اِلَّا شَيْطَانًا اَرْجِعُوْهَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَعْطُوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاَخْدَمَ وَلِيْدَةً ۔

اگر تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے شوہر کے سوا سب سے بچایا ہو تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ فرما۔ چنانچہ اُسے پھر صرع ہوگئی حتے کہ وہ اپنے پاؤں مارنے لگا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت سارہ نے کہا۔ اے اللہ! اگر یہ مرجائیگا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے بادشاہ کو قتل کیا ہے۔ پھر وہ دوبارہ ہوش میں آیا یا تیسری مرتبہ۔ تو اس نے کہا بخدا تم نے میرے پاس شیطان کو بھیج دیا ہے۔ اس کو تم ابراہیمؑ کے پاس واپس لے جاؤ۔ اور آجر یعنی ہاجرہ بھی اس کو دیدو۔ چنانچہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس واپس آگئیں حضرت ابراہیمؑ نے ان سے فرمایا۔ دیکھا! اللہ نے اس کافر کو ذلیل کردیا۔ اور ایک لونڈی کو بھی خدمت کے لئے بھیج دیا ۔

۶۹۴
۲۰
حضرت عیسیٰؑ کا نزول

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب تم لوگوں میں ابن مریم (یعنی عیسےٰ علیہ السلام) اتریں گے۔ اور وہ ایک باانصاف حاکم ہونگے صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ اور سور کو قتل کردیں گے۔ اور جزیہ موقوف کردینگے۔ مال بہا بہا پھریگا کوئی اسے قبول نہ کریگا" ۔

۶۹۵ ح

بیجان چیزوں کی تصویر بنانیکا جواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّيْ اِنْسَانٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ ۔

حضرت ابن عباس رضہ کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا۔ اے ابن عباسؓ! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی میرے ہی ہاتھ کے کام پر ہے۔ اور میں تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کروں گا جو میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ جو شخص تصویر بنائیگا تو اللہ اسے عذاب کرے گا۔ تاکہ وہ اس میں جان ڈالے۔ اور وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکتا۔ یہ سن کر اس شخص نے بہت ٹھنڈے سانس لئے اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا تیری خرابی ہو۔ اگر تو خواہ مخواہ اسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو درختوں یا ان چیزوں کی تصویریں بنا لیا کر جنمیں جان نہ ہو ۔

۶۹۶ ح

آنحضرتؐ تین آدمیوں کے دشمن ہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَاجَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جو میرا نام لے کر عہد کرے اور پھر اس کے خلاف کرے (۲) وہ شخص جو کسی آزاد آدمی کو بیچ ڈالے اور اس کی قیمت کھا جائے۔ اور (۳) وہ شخص جو کسی مزدور کو اجرت

أَجِيرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهٗ ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْا ثَمَنَهٗ ۔

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ ۔

پر لگا کر اس سے پورا کام لے لے اور اسے مزدوری نہ دے"۔

۶۹۷ — حرام چیز کی فروخت بھی حرام ہے

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے زمانہ فتح مکہ میں مکہ کے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردہ جانور، سور اور بتوں کے فروخت کرنے کو حرام کر دیا ہے" لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! مردہ جانور کی چربی کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں؟ جو کشتیوں میں لگائی جاتی ہے۔ اور کھالیں اس سے چکنی کی جاتی ہیں۔ اور لوگ اس سے چراغ بھی جلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "نہیں وہ بھی حرام ہے" پھر آپ نے اسی وقت فرمایا "اللہ یہود کو غارت کرے، جب خدا نے چربی ان پر حرام کر دی تو انہوں نے چربی کو پگھلا کر بیچ لیا۔ اور اس کی قیمت کھا گئے"۔

۶۹۸ — زنا کی خرچی

ابن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت۔ زنا کی خرچی اور کاہنت کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔

كِتَابُ السَّلَم

بیع سَلم کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۶۹۹ بخ — بیع سلم میں معین پیمانہ اور معین وزن کی ضرورت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ ٭

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت لوگ چھواروں میں ایک سال اور دو سال کے لئے سلم کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جو شخص چھوارے میں سلم کرے اسے چاہئے کہ ایک معین پیمانہ اور معین وزن کے حساب سے کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ وقت معلوم تک کے لئے

۷۰۰ بخ — پیداوار پر سلم

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيْطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ فِي كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ فَقِيْلَ لَهُ إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَالِكَ ٭

ابن ابی اوفی کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ کے زمانے میں گیہوں، جو، منقہ اور چھواروں میں سلم کیا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم شام کے کسانوں سے گیہوں، جو اور انگور میں ایک معین پیمانہ کے حساب سے ایک معین مدت کے لئے سلم کیا کرتے تھے ان سے کہا گیا کہ جس کے پاس اصل مال موجود ہوتا تھا۔ اس سے کرتے تھے! انہوں نے کہا۔ ہم ان سے یہ نہ پوچھتے تھے ٭

ے سلم۔ پیشگی قیمت کسی چیز کی دیدینا جیساکہ کسانوں کو غلہ کیلئے دیدیتے ہیں۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شُفعہ کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حدیث ۱ شفعہ کا ثبوت

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَاءَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهٗ اِبْتَعْ مِنِّیْ بَيْتَیَّ فِیْ دَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللهِ لَا اَزِيْدُكَ عَنْ اَرْبَعَةِ اٰلَافٍ مُنَجَّمَةٍ اَوْ مُقَطَّعَةٍ فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَلَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا اَعْطَيْتُكَهَا بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ وَاَنَا اُعْطٰى بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ ❖

حضرت رافع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موسلے سے روایت ہے۔ کہ وہ سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے اور اُن سے کہا کہ اے سعد! مجھ سے وہ دونوں مکان جو آپ کے محلہ میں ہیں۔ خرید لیجئے حضرت سعد نے کہا خدا کی قسم میں تمہیں چار ہزار سے زیادہ نہ دوں گا۔ اور وہ بھی باقساط۔ ابو رافع رض نے کہا مجھے تو ان دونوں کے عوض پانچ سو اشرفیاں ملتی ہیں۔ اگر میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ "پڑوسی بوجہ اپنے قرب کے زیادہ مستحق ہے" تو میں آپ کو چار ہزار میں نہ دیتا۔ کیونکہ مجھے پانچ سو اشرفیاں ان کے عوض ملتی ہیں۔ پس وہ دونوں مکان انھوں نے حضرت سعد رض کو دے دیے ❖

حدیث ۲ جسکا دروازہ قریب ہو وہی مستحق ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا ۔

میرے دو پڑوسی ہیں۔ تحفہ تحائف کس کو بھیجا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ "جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے"۔

كِتَابُ الْإِجَارَةِ

اِجارہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۰۳ جو لوگ عامل بننے کے حریص ہوں وہ عامل نہ بنائے جائیں

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ ۔

حضرت ابوموسےٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ میرے ہمراہ دو اشعری آدمی اور بھی تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! ان دونوں آدمیوں کو کہیں عامل بنا دیجئے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ عامل بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس شخص کو ہرگز اپنے کام میں عامل نہ بناؤں گا جو عامل بننے کی خواہش رکھتا ہو"۔

۲۰۴ تمام نبی اجرت پر بکریاں چراتے رہے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں"۔ صحابہ نے عرض کی۔ کیا آپ نے بھی؟ فرمایا۔ "ہاں میں بھی

فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ ۔

کچھ قیراطوں کے عوض مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا" ۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوا وَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمْ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ

یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کی مثال

حضرت ابوموسےٰ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا:" مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی حالت کی مثال اس شخص (کے مزدوروں) کی سی ہے۔ جس نے کچھ لوگوں کو مزدوری میں لگایا۔ تاکہ وہ دن بھر (رات تک) ایک معیّنہ اجرت پر اس شخص کا کام کریں مگر دوپہر تک ان لوگوں نے کام کیا۔ اور پھر کہنے لگے ہمیں تیری مزدوری کی جو تو نے ہم سے مقرر کی تھی، کچھ حاجت نہیں، اور جو کام ہم نے کیا، مفت کر دیا۔ اُس شخص نے کہا، تم ایسا نہ کرو۔ باقی کام پورا کر کے اپنی مزدوری پوری لے لو۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ پس اس شخص نے ان کے بعد دوسرے لوگوں کو اجرت میں لگا لیا۔ (اور کہا) کہ تم باقی دن پورا کر دو، جو کچھ میں نے ان سے اقرار کیا تھا وہی تمہیں ملے گا۔ چنانچہ انہوں نے کام کرنا شروع کیا۔ مگر جب عصر کا وقت آیا تو کہنے لگے۔ ہم نے جو کچھ کام کیا ہے۔ وہ تیرے لئے مفت کر دیا۔ اور جو مزدوری تو نے اس کام کی مقرر کی تھی وہ بھی تو ہی رکھ لے۔ (اب ہم تیرا کام نہ کریں گے۔ اس شخص نے کہا۔ کہ باقی کام پورا کر دو۔ کہ اب تو دن تھوڑا

فیما بقی من النهارِ شیئاً یسیراً فأبوا فاستأجر قوماً أن یعملوا له بقیةَ یومهم فعملوا بقیةَ یومهم حتی غابت الشمسُ فاستکملوا أجرَ الفریقین کلیهما فذلک مثلُهم ومثلُ ما قبلوا من هذا النورِ ○

۴۰۲
مزدور کی مزدوری دینے کی ایک مثال

عن عبدِ اللهِ بنِ عمرَ رضی اللهُ عنهما قال سمعتُ رسولَ اللهِ صلی اللهُ علیه وسلّم یقولُ انطلق ثلاثةُ رهطٍ ممن کان قبلکم حتی أووا المبیتَ إلی غارٍ فدخلوه فانحدرت صخرةٌ من الجبلِ فسدّت علیهم الغارَ فقالوا إنه لا ینجیکم من هذه الصخرةِ إلا أن تدعوا اللهَ بصالحِ أعمالکم فقال رجلٌ منهم اللهمّ کان لی أبوانِ شیخانِ کبیرانِ وکنتُ لا أغبقُ قبلهما أهلاً ولا مالاً

ہی باقی رہ گیا ہے۔ مگر ان لوگوں نے بھی انکار کر دیا۔ پھر اس شخص نے باقی دن میں کام کرنے کے لئے اور لوگوں کو مزدوری پر لگایا۔ جنہوں نے باقی دن میں کام کیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اور ان لوگوں نے دونوں فریقوں کی پوری مزدوری لے لی۔ پس یہی مثال ان لوگوں کی اور اس نور ہدایت کی ہے۔ جس کو انہوں نے قبول کیا"۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی (ایک ساتھ کسی کام کے لئے) روانہ ہوئے۔ اور رات کیوقت ایک غار کے پاس پہنچکر سب اس میں گھس گئے۔ پھر ایک پتھر پہاڑ سے لڑھکا۔ اور اس نے اس پر غار کا منہ بند کر دیا۔

ان لوگوں نے کہا کہ کوئی چیز ہمیں اس پتھر سے رہائی نہیں دے سکتی۔ مگر یہ کہ اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے خدا سے دعا کریں۔ چنانچہ ایک شخص ان میں سے کہنے لگا۔ اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے۔ میں ان سے پہلے نہ اپنے بچوں وغیرہ کو کھانا کھلاتا تھا۔ اور نہ لونڈی غلاموں کو۔ ایک دن کسی کام میں مجھے دیر ہو گئی۔ یہاں تک کہ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو گئے

فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ
يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا
حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا
غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا
نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ أَنْ
أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ
مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى
يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا
حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ
فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا
غَبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ
كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا
نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ
فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا
يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ
كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ
أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا
عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ
مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا
سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي
فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ
وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ
تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا
فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ

تھے۔ پس میں نے ان کا کھانا ہاتھ میں اٹھا
لیا۔ اور انہیں سوتا ہوا دیکھ کر مجھے یہ گوارا
نہ ہوا کہ ان سے پہلے اپنے گھر والوں اور
لونڈی غلاموں کو کچھ کھلاؤں۔ چنانچہ میں
ٹھہر گیا۔ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا۔ میں
ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔
یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اور وہ دونوں بیدار
ہوئے۔ اور انہوں نے وہ دودھ پیا۔
اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری
رضامندی حاصل کرنے کے لئے کیا ہو۔ تو
اس پتھر کی وجہ سے جس حال میں ہم ہیں
دور کر دے۔ چنانچہ وہ پتھر (کچھ) ہٹ گیا
مگر وہ اس سے نکل نہ سکتے تھے" نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرے شخص نے
کہا۔ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی۔ جو تمام لوگوں
سے مجھے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اس
سے ہم بستری کی خواہش کی۔ مگر وہ مجھ
سے راضی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ایک
سال بعد اسے کچھ ضرورت پیش آئی
تو وہ میرے پاس آئی۔ اور میں نے اسے
ایک سو بیس اشرفیاں دیں۔ اس
شرط پر کہ وہ مجھے اپنی ذات سے نہ
روکے، اس نے منظور کر لیا۔ مگر جب
مجھے اس پر قابو ملا تو وہ کہنے لگی کہ میں
تجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ
تو مُہر کو ناحق توڑ ڈالے۔ اس پر میں نے
اس کے ساتھ ہم بستری کو گناہ سمجھا اور

عليها فقالت لا أحل لك أن تفض الخاتم إلا بحقه فتحرجت من الوقوع عليها فانصرفت عنها وهي أحب الناس إلي وتركت الذهب الذي أعطيتها اللهم إن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة غير أنهم لا يستطيعون الخروج منها قال النبي صلى الله عليه وسلم وقال الثالث اللهم إني استأجرت أجراء فأعطيتهم أجرهم غير رجل واحد ترك الذي له وذهب فثمرت أجره حتى كثرت منه الأموال فجاءني بعد حين فقال يا عبد الله أد إلي أجري فقلت له كل ما ترى من أجرك من الإبل والبقر والغنم والرقيق فقال يا عبد الله لا تستهزئ بي فقلت إني لا أستهزئ بك

ان سے علیحدہ ہو گیا۔ حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھی۔ اور میں نے جس قدر سونا اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے کیا ہو تو جس مصیبت میں ہم ہیں۔ اسکو ہم سے دُور کر دے۔ چنانچہ وہ پتھر کچھ اور ہٹ گیا۔ مگر وہ اس سے (اب بھی) نکل نہ سکے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیسرے شخص نے کہا۔ اے اللہ میں نے کچھ لوگوں کو مزدوری میں لگایا تھا۔ اور انہیں ان کی مزدوری دیدی تھی۔ سوا ایک شخص کے جو اپنی مزدوری لئے بغیر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو زراعت سے بڑھانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ بہت سا مال اس سے حاصل ہوا۔ پھر ایک زمانے کے بعد وہ میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا اے خدا کے بندے! مجھے میری مزدوری دیدے۔ میں نے اس سے کہا جس قدر اونٹ گائے، بکری اور غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری مزدوری کے ہیں۔ اس نے کہا۔ اے خدا کے بندے! کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے! میں نے کہا میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس پہ اس نے وہ تمام چیزیں لے لیں۔ اور ان کو ہانک لے گیا۔ ایک چیز بھی اس

مَا أَخَذْتُهُ كُلَّهُ فَاسْتَأْدَتْهُ
فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا
اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا
مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ
الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا
حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ
الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ
فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ
فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ
فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ
شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ
أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ
الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ
يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ
شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا
أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا
لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا
يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ
مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلٰكِنْ
وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ

میں سے نہیں چھوڑی۔ اے اللہ!
اگر میں نے یہ کام محض تیری رضامندی
حاصل کرنے کے لئے کیا ہو تو جس مصیبت
میں ہم ہیں اس سے نجات دے چنانچہ
وہ پتھر بالکل ہٹ گیا۔ اور وہ اس سے
باہر نکل کر چلے گئے۔

ف
جھاڑ پھونک کی
اجرت

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کسی
سفر میں گئے۔ یہ عرب کے کسی قبیلے میں جا
ٹھہرے اور ان سے دعوت طلب کی۔ مگر
انہوں نے ان کی مہمانی سے انکار کر دیا
اتنے میں اس قبیلہ کے سردار کو سانپ
نے ڈس لیا۔ تو لوگوں نے ہر قسم کی تدبیر
کی مگر کچھ نفع نہ ہوا۔ کسی نے کہا تم ان لوگوں
کے پاس جاؤ جو یہاں اُترے ہوئے ہیں۔
شائد ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز
ہو۔ چنانچہ وہ لوگ صحابہ کے پاس آئے
اور کہا۔ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ
ڈس گیا ہے۔ ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر
کچھ نفع نہیں ہوتا۔ کیا تم میں سے کسی کے
پاس کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی نے کہا۔
ہاں خدا کی قسم میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں
مگر چونکہ تم لوگوں نے باوجود ہمارے
دعوت طلب کرنے کے ہماری مہمانی نہیں
کی۔ لہذا میں تمہارے لئے جھاڑ پھونک
نہ کروں گا جب تک تم ہمارے لئے
کچھ اُجرت نہ مقرر کرو۔ چنانچہ ان لوگوں

فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقُولُونَ مِنْ هَؤُلَاءِ
... قَالَ نَعَمْ فَاتَانَا
بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا
لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ
عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ
فَانْطَلَقَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ وَ
يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ
مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي
وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ
فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي
صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي
رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ
فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا
عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ
فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا
رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ
اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا
فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نے کچھ بکریوں پر ان کو رضامند کر لیا۔ اس پر صحابہ میں سے ایک شخص گیا اور اس نے الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر پھونک دیا۔ تو وہ شخص فوراً اچھا ہو گیا) گویا اس کے بندھن کھول دیئے گئے۔ اور اٹھ کر چلنے پھرنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی اور ان لوگوں نے ان کی وہ اُجرت جس پر انہیں راضی کیا تھا۔ دیدی۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ اس کو بانٹ لو۔ مگر جھاڑ پھونک کرنے والے نے کہا۔ ایسا نہ کرو یہاں تک کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں۔ اور اس واقعہ کا آپ سے ذکر کر کے دیکھیں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا "تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے جھاڑ پھونک کی جاتی ہے"؟ اس کے بعد آپ نے فرمایا "تم نے اچھا کیا۔ اب اس کو بانٹ لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگا دو" یہ کہہ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے ۔

باب ۸ — جانوروں کی جفتی کی اجرت ممنوع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی کرانے کا معاوضہ لینے سے منع فرمایا ہے ۔

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

حوالہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْيَتْبَعْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مال دار کا (ادائے حق میں) دیر کرنا ظلم ہے۔ اور جس شخص کا کچھ حق کسی مالدار پر ہو تو اُسے چاہئے کہ تقاضا کرے" ۔

۷۰۹ ج تقاضا کا جواز

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰی فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سلمہ رض بن اکوع کہتے ہیں ایک دن ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کی حضور! اس کی نماز پڑھ دیں۔ آپ نے پوچھا "کیا اس پر کچھ قرض ہے"؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا "کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے"؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے اس کی نماز پڑھادی۔ اس کے بعد دوسرا جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اس کی بھی نماز پڑھا دیجئے۔ آپ نے پوچھا "اس پر کچھ قرض ہے"؟ عرض کی گئی ہاں۔ آپ نے فرمایا "کیا اس نے کچھ

۷۱۰ ج ۲ قرضدار کی نماز جنازہ

صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ۔

مال چھوڑا ہے؟" لوگوں نے کہا تین اشرفیاں پس آپ نے اس کی بھی نماز پڑھا دی۔ اس کے بعد تیسرا جنازہ لایا گیا۔ اور لوگوں نے عرض کی اس کی بھی نماز پڑھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا "اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟" لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا "اس پر کچھ قرض ہے"؟ لوگوں نے کہا ہاں تین اشرفیاں۔ آپ نے فرمایا "تم لوگ اپنے اس دوست کی نماز پڑھ لو (میں نہ پڑھوں گا)" ابوقتادہ رض نے کہا یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز پڑھا دیجئے، اس کا قرض میرے ذمہ ہے۔ اس پر آپ نے اس کی نماز پڑھا دی ۔

۱۱ بخ — دوستی پر حلف کا جواز

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِيْ دَارِيْ ۔

حضرت انس رض سے پوچھا گیا۔ کیا آپ کو یہ معلوم ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلف اسلام میں نہیں ہے"؟ انس رض نے جواب دیا۔ بے بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر کے اندر حلف کرائی تھی۔

۱۲ بخ — وعدہ وفائی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (مجھے) فرمایا۔ "اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اس قدر روپیہ دوں گا" مگر بحرین کا مال نہ آنے پایا تھا کہ نبی صلے اللہ

وَقَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا ۔

علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ پھر جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ جس شخص سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ فرمایا ہو یا آپ پر کسی کا کچھ قرض ہو۔ وہ میرے پاس آئے۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسا ایسا فرمایا تھا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک مٹھی بھر کے درہم دیئے۔ اور کہا انہیں شمار کرو۔ میں نے ان کو گنا۔ تو وہ پانسو (۵۰۰) تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اتنے اور لے لو ۔

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

وکالت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۳ / ۴ تقسیم کے لئے وکالت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ

حضرت عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں دیں۔ تاکہ وہ انہیں آپ کے صحابہ میں تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد ایک بچہ بکری کا بچ گیا جس کا ذکر انہوں

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ ۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس کی قربانی کر لو ۔

ح ۱۴
قریب المرگ بکری کا ذبح کرنا جائز ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَاْكُلُوْا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ اُرْسِلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْاَلُهٗ وَاَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ اَوْ اَرْسَلَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا ۔

کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے۔ کہ ان کے پاس کچھ بکریاں تھیں جو سلع نامی پہاڑ پر چرا کرتی تھیں ہماری ایک لونڈی نے کسی بکری کو مرتے ہوئے دیکھا تو اس نے ایک پتھر کو توڑ کے اس بکری کو اس پتھر سے ذبح کر دیا۔ کعب نے لوگوں کو منع کیا کہ اسے نہ کھاؤ۔ جب تک میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں۔ یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی آدمی کو پوچھنے کے لئے بھیجوں۔ اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت پوچھا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا ۔

ح ۱۵
بوڑھے کے بدلے جوان اونٹ لوانا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ لَا نَجِدُ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تقاضا کرنے آیا۔ اور اس نے آپ سے سخت کلامی کی تو صحابہ نے اس کو مارنا چاہا۔ مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو کیونکہ صاحب حق کی گفتگو ایسی ہی ہوتی ہے۔" اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اسے اسی عمر کا اونٹ دیدو جس عمر کا اس کا اونٹ تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اس سے عمدہ عمر کے اونٹ کے سوا اور کوئی اونٹ موجود نہیں۔ آپ نے فرمایا۔

فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ
اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ
هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ
اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ
وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ
فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ
وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ
وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً
حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا
تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ
اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى
عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَا هُوَ اَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ
هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ

"اُسے وہی دیدو۔ کیونکہ تم میں اچھا وہ شخص ہے
جو ادائے حق اچھی طرح کرے"۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جب قبیلۂ ہوازن کے لوگ
مسلمان ہو کر آئے۔ تو آپ کھڑے ہو گئے۔
اُنہوں نے آپ سے درخواست کی۔ کہ آپ
ان کے مال اور ان کے قیدی اُنہیں واپس
کر دیں۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا "مجھے وہ بات پسند ہے۔
جو سچی ہو۔ پس تم لوگ ایک بات اختیار کرلو
قیدیوں کو واپس لے لو۔ یا مال کو۔ اور
میں نے تو (تمہارے انتظار میں) مال غنیمت
کی تقسیم میں بھی دیر کر دی۔ (مگر تم اس وقت
تک نہ آئے) اور بے شک رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کچھ اوپر دس دن اُنکا انتظار
کیا۔ جب کہ آپ طائف سے لوٹے تھے۔
پس جب اُنہیں معلوم ہو گیا۔ کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اُنہیں ایک ہی چیز واپس
دینگے۔ تو اُنہوں نے کہا۔ ہم اپنے قیدی
لیتے ہیں۔ جس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم مسلمانوں کی جماعت میں کھڑے ہو گئے
اور اللہ کی اُس کے لائق تعریف کرنے کے
بعد فرمایا "تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس
توبہ کر کے آئے ہیں۔ اور میں یہ مناسب
سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے قیدی انہیں واپس
دے دوں۔ لہذا جو شخص تم میں سے تبرعاً

۲۱۶
صحیح
تقسیم غنیمت
کے چھوٹنے
اُنکے آباؤ
خواہش
کرنا

وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا ۔

ایسا کرے وہ دے دے ۔ اور جو شخص تم میں سے یہ چاہے ۔ کہ وہ اپنے حصے پر قائم رہے یہاں تک کہ ہم سب سے پہلے غنیمت سے اُسے اُس کا معاوضہ دے دیں ۔ تو (وہ اسی شرط پر) دیدے ۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم بلا معاوضہ اسے منظور کرتے ہیں ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " میں نہیں جانتا ۔ کہ تم میں سے کس نے منظور کیا ۔ اور کس نے نامنظور ۔ لہٰذا تم لوگ لوٹ جاؤ ۔ اور تمہارے سردار تمہارا پیغام میرے پاس لائیں " چنانچہ سب لوگ لوٹ گئے ۔ اور اُن سے اُن کے سرداروں نے گفتگو کی ۔ اس کے بعد وہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ۔ اور آپ سے بیان کیا ۔ کہ وہ لوگ بخوشی منظور کرتے ہیں ۔

۳ؔ صدقہ فطر میں چوری کرنے کے لئے شیطان کا آنا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ رمضان کی حفاظت کا حکم دیا ۔ ایک آنے والا میرے پاس آیا ۔ اور وہ غلہ میں سے ایک مٹھی بھر کر لینے لگا میں نے اُسے پکڑ لیا ۔ اور کہا ۔ واللہ! میں تجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا ۔ اُس نے کہا ۔ مجھے چھوڑ دو ۔ کیونکہ میں محتاج ہوں ۔ مجھ پر میرے لڑکوں بالوں کا بار ہے ۔ اور مجھے سخت ضرورت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ میں نے اُسے

وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ
اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً
شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ
فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ
قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ
اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ
سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ
فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ
فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِىْ فَاِنِّىْ
مُحْتَاجٌ وَّعَلَىَّ عِيَالٌ لَا
اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ
سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ
لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ
اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً
وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ
سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ
كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ
الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ
الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ
لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ

چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی۔ تو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہؓ! تمہارے قیدی
نے آج رات کو کیا کیا؟ میں نے عرض کی
یا رسول اللہ! اُس نے سخت ضرورت بیان
کی۔ اور لڑکے بالوں کا ذکر کیا۔ تو میں نے اس
پر ترس کھا کر اُسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا
"آگاہ رہو! اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے
وہ پھر آئیگا" میں نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے سے کہ "وہ پھر آئے گا"
یقین کر لیا۔ اور اُس کا منتظر رہا (چنانچہ
وہ پھر آیا۔ اور غلے میں سے مٹھی بھرنے لگا۔
میں نے اسے پکڑ کر کہا۔ میں تجھے ضرور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ وہ
کہنے لگا۔ مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ میں محتاج
ہوں۔ اور مجھ پر میرے لڑکوں بالوں کا بڑا بار
ہے۔ اب میں نہ آؤں گا۔ پھر بھی میں نے
اُسے ترس کھا کر چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا "ابوہریرہؓ!
تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی
یا رسول اللہ! اُس نے سخت ضرورت بیان کی
اور لڑکے بالوں کا ذکر کیا۔ لہذا میں نے رحم
کھا کر اُسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا "آگاہ رہو
اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر بھی
آئیگا" چنانچہ میں سہ بارہ اس کا منتظر رہا۔
(چنانچہ وہ اپنے وقت پر آیا) اور غلے سے مٹھی
بھرنے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ کر کہا میں اب
ضرور تجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ
لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِيْ
اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ
بِهَا قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ اِذَا
اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ
الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ
فَاِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ
اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ
حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ
فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ
اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ
كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا
فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ مَا هِيَ
قُلْتُ قَالَ لِيْ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى
فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ
مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ
اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ
قَالَ لِيْ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ
اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ
الشَّيْطَانُ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْا
اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ
صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ
تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا

لے چلوں گا۔ اور یہ تیسری مرتبہ تو کہتا ہے۔ کہ
اب میں نہ آؤں گا۔ حالانکہ پھر آجاتا ہے۔ اُس نے
کہا۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں چند کلمات ایسے
بتا دُں گا۔ جن سے اللہ تمہیں فائدہ دیگا۔
میں نے کہا۔ وہ کیا؟ وہ کہنے لگا۔ جب تم
اپنے بچھونے پر (سونے کے لئے) جاؤ۔ تو
آیۃ الکرسی پڑھ لو۔ یعنی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ سے آخر تک۔ پس اللہ کی
طرف سے ایک نگہبان تمہارے پاس برابر
رہیگا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب
آئیگا۔ میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسولِ
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا۔ تمہارے
قیدی نے شب گذشتہ میں کیا کیا؟ میں نے
عرض کی یا رسول اللہ! اُس نے کہا۔ میں تمہیں
چند کلمات تعلیم کرتا ہوں۔ جن سے اللہ تمہیں
نفع دے گا۔ میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ آپ نے
فرمایا۔ "وہ کلمات کیا ہیں"؟ میں نے عرض
کی۔ اُس نے مجھ سے کہا۔ جب تم اپنے بچھونے
پر جاؤ۔ تو آیۃ الکرسی شروع سے اخیر تک
پڑھ لیا کرو۔ جس سے صبح تک اللہ کی طرف
سے ایک نگہبان تمہارے پاس رہے گا۔
اور شیطان تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (اور
صحابہ نیکی پر بڑے حریص تھے) نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ "آگاہ ہو جاؤ۔ اُس نے اِس
مرتبہ تم سے سچ کہا۔ اور وہ بڑا جھوٹا ہے۔
اے ابوہریرہ! تم جانتے ہو۔ کہ تین دن سے
تم کس سے باتیں کرتے ہو"؟ میں نے عرض کی

أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ
بِلَالٌ كَانَ عِنْدِي تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ
مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِيَطْعَمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
ذٰلِكَ أَوَّهْ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ
الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ
أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ
آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جِيءَ
بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ
شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي
الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوا قَالَ فَكُنْتُ
أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ
بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ ۔

نہیں۔ آپ نے فرمایا "وہ شیطان ہے"۔

ح ۸۱۸ — ناقص چیز زیادہ اور عمدہ چیز کم کا باہم مبادلہ منع ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ ایک دن بلال رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس کچھ چھوہارے برنی قسم
کے لائے۔ آپؐ نے اُن سے پوچھا "یہ
کہاں سے لائے"؟ بلال رضی اللہ عنہ نے
کہا۔ ہمارے پاس کچھ خراب چھوہارے تھے
ہم نے ان کے دو صاع کے عوض میں یہ ایک
صاع لئے ہیں۔ تاکہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کو کھلائیں۔ آپؐ نے سُن کر فرمایا "اوّہ اوّہ
(کلمۂ نفرت) یہ تو بالکل سود ہے۔ ایسا نہ کیا
کرو۔ بلکہ جب تم (عمدہ چھوہارے) مول لینا
چاہو۔ تو (بُرے چھوہارے) کسی اور چیز کے
عوض میں بیچ ڈالو۔ پھر اُس چیز کے عوض
عمدہ چھوہارے مول لے لو"۔

ح ۸۱۹ — شرابی کو مارنا

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ کہ نُعیمان یا ابن نُعیمان شراب
پئے ہوئے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس لائے گئے۔ تو آپؐ نے تمام لوگوں کو جو
اُس وقت گھر میں موجود تھے۔ حکم دیا۔ کہ
ان کو ماریں۔ عقبہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں بھی ان
لوگوں میں تھا۔ جنہوں نے اُس کو مارا۔ اور ہم
نے اُنہیں جوتیوں اور چھڑیوں سے مارا تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ

کھیتی اور کھیتی کرانے کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ ٭

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے۔ یا کچھ کھیتی کرتا ہے۔ اور اس میں سے پرندہ، انسان یا کوئی چوپایہ کھاتا ہے۔ تو اس کے لئے اس میں ثواب ہوتا ہے“ ٭

خ مسلم — کھیتی میں جو انسان یا جانور کھائے اسکا ثواب ہے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى سِكَّةً اَوْ شَيْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللهُ الذُّلَّ ٭

ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے ہل کا ایک پھل کھیتی کرانے کا کوئی آلہ دیکھا۔ تو کہا۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”یہ آلہ جس قوم کے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اس میں ذلت آجاتی ہے“ ٭

۷۲۱ خ — کھیتی کے آلات ذلت کی دلیل ہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص کتا پالتا ہے۔ وہ ہر روز اس کی نیکی سے ایک قیراط کم کرتا رہتا ہے۔ سوا کھیتی کی حفاظت کرنے والے یا مویشی کی حفاظت کرنیوالے کتے کے“ ٭

۷۲۲ خ مسلم — کھیتی اور مویشی کی حفاظت کے سوا کتا پالنا گناہ ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ صَيْدٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے ایک روایت میں یوں آیا ہے "کہ مگر کتا بکریوں یا کھیتی (کی حفاظت) یا شکار کے لئے (رکھنا جائز ہے)" ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے ایک روایت میں ہے "کہ مگر کتا شکار (مارنے) یا مویشی (کی حفاظت) کے لئے"۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ اِلْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِيْ فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ الرَّاوِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ ۔

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا "اس حالت میں کہ ایک شخص بیل پر سوار تھا۔ وہ بیل اسکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا میں اسلئے پیدا نہیں ہوا۔ میں تو کھیتی کیلئے پیدا کیا گیا ہوں۔ آنحضرت صلعم نے (یہ واقعہ بیان کر کے) فرمایا" اس پر میں یقین رکھتا ہوں۔ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی یقین رکھتے ہیں۔ اور ایک بھیڑئیے نے ایک بکری پکڑی تو چرواہا اُسکے پیچھے بھاگا۔ بھیڑئیے نے کہا۔ کہ آج تو تو چھڑا لے گا۔ یوم سبع (قرب قیامت) میں بکری کا محافظ کون ہوگا؟ اُس دن تو میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔" حضرت (صلعم) نے یہ (واقعہ بیان کر کے) فرمایا۔ کہ اس پر میں یقین رکھتا ہوں۔ اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی (یقین رکھتے ہیں) راوی ابو ہریرہؓ سے روایت کرتا ہے۔ کہ وہ دونوں اس وقت موجود نہ تھے ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا تَكْفُوْنَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ انصار نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ آپؐ ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں باغات تقسیم کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا "نہیں" تب اُنہوں نے مہاجرین سے کہا۔ کہ تم محنت کر دیا کرو۔ ہم تمہیں

ح ۷۲۳ بکریوں کی حفاظت کے لئے کتے کا جواز

ح ۷۲۴ شکاری کتا پالنے کا جواز

ح ۷۲۵ جانوروں کا کلام کرنا

ح ۷۲۶ پیداوار سے مزدوری کے حصہ کا جواز

الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۔

پھل میں شریک کرینگے ۔ مہاجرین نے کہا ۔ اچھا ہم اسکو منظور کرتے ہیں ۔

۷۲۷ ج ۸ — ٹھیکہ پہ زراعت، نقدی

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْاَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْاَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا وَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ۔

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ کہ تمام اہل مدینہ سے زیادہ کھیتی ہمارے ہاں ہوتی تھی ۔ ہم کھیت کرایہ پر لیا کرتے تھے ۔ اور کرایہ کے بدلے اس کھیت کا ایک خاص جزو مالک زمین کے لئے نامزد کر دیا جاتا تھا ۔ تو کبھی اس حصہ پر کوئی آفت آجاتی ۔ اور باقی کھیت سالم رہتا ۔ کبھی باقی کھیت پر کوئی آفت آجاتی اور وہ حصہ سالم رہتا تھا ۔ اس پر ہمیں اس کی ممانعت کردی گئی ۔ سونا چاندی (کرایہ میں دینا) اس وقت رائج نہ تھا ۔

۷۲۸ ج ۹ — پیداوار پر معاملہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ وَكَانَ يُعْطِي اَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِيْنَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرِيْنَ وَسْقَ شَعِيْرٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے کھیتی اور پھل کی نصف پیداوار پر معاملہ کیا تھا ۔ اور آپ اپنی ازواج کو سو وثق یا اسی وثق چھوہارے اور بیس وثق جو دیدیا کرتے تھے ۔

۷۲۹ ج ۱۰ — ٹھیکہ منع نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنِ الْكِرَاءِ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کرایہ سے منع نہیں فرمایا ۔ بلکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے یہ بات کہ کوئی شخص تم میں سے (اپنی زمین) اپنے بھائی کو دیدے ۔ اس سے بہتر ہے ۔ کہ وہ اس پر کچھ کرایہ لے " ۔

۷۳۰ ج ۱۱ — خیبر کی طرح تمام فتوحات کے ٹھیکہ کا خیال

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً اِلَّا قَسَمْتُهَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ کہ اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا ۔ میں اسے وہاں کے رہنے

بَیْنَ اَھْلِھَا کَمَا قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ ۔

والوں پر تقسیم کر دیا جس طرح خیبر کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کر دیا تھا ۔

۱۳۱ ح ۲
ویران زمین آباد کرنے والے کا حق ہے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ اَرْضًا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ فَھُوَ اَحَقُّ ۔

حضرت عائشہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا" جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی مملوکہ نہ ہو۔ تو وہ آباد کرنیوالا اُسکا زیادہ حقدار ہے"۔

۱۳۲ ح ۳
ٹھیکہ کی مدت مالک اراضی کی مرضی پر منحصر ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ اَجْلٰی عُمَرُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَھَرَ عَلٰی خَیْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْیَھُوْدِ مِنْھَا وَکَانَتِ الْاَرْضُ حِیْنَ ظَھَرَ عَلَیْھَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ وَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْیَھُوْدِ مِنْھَا فَسَاَلَتِ الْیَھُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُقِرَّھُمْ بِھَا اَنْ یَّکْفُوْا عَمَلَھَا وَلَھُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ بِھَا عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِھَا حَتّٰی اَجْلَاھُمْ عُمَرُ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکالدیا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر پر غلبہ پایا۔ اُس وقت وہاں کی سرزمین اللہ اُسکے رسول اور تمام مسلمانوں کی ہوگئی تھی۔ جب آپؐ نے وہاں سے یہود کے نکال دینے کا قصد فرمایا۔ تو یہود نے آپؐ سے درخواست کی۔ کہ آپؐ انہیں وہاں رہنے دیں۔ اس شرط پر کہ وہ وہاں کام کریں گے۔ اور اُنہیں نصف پھل ملیں گے۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم اس شرط پر تم کو جب تک چاہینگے یہاں رکھیں گے"۔ چنانچہ وہ وہاں رہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اُن کو مقام تیماء اور اریحا کی طرف نکال دیا۔

۱۳۳ ح ۴
خود کاشت کرنا بہتر ہے

عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ عَمِّیْ ظُھَیْرُ بْنُ رَافِعٍ لَقَدْ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ کَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ اُن کے چچا ظہیر بن رافع نے بیان کیا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے ہمیں منع فرمادیا۔ کہ جس سے ہمیں بہت آسانی ہوتی تھی میں نے کہا۔ جو کچھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَطَاعَةً ۔

نے فرمایا ہے۔ حق ہے۔ اُنہوں نے کہا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بُلاکر فرمایا "تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو" میں نے عرض کی۔ کہ ہم ان کو چوتھائی پر ۔ کبھی جھوہارے اور جَو کے چند وسق پر کرایہ میں دیدیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "ایسا نہ کرو۔ خود ان کی زراعت کرو۔ یا کسی سے ان کی زراعت کرالو۔ یا اُن کو اپنے پاس روک رکھو" رافع کہتے ہیں ۔ میں نے کہا، بسروچشم ۔

۳۴۴ ج ۱۵ اراضی کے ٹھیکہ کا آنحضرت صلعم کے خلفاء زمانہ میں رواج

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُكْرِيْ مَزَارِعَهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى رَافِعٍ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا كُنَّا نُكْرِيْ مَزَارِعَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْاَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِّنَ التِّبْنِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے عہد میں اور معاویہ رضؓ کی شروع امارت میں اپنے کھیت کرایہ پر دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد رافع بن خدیج کی حدیث ان سے بیان کی گئی۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنے کھیت چوتھائی پیداوار اور کچھ بھوسے پر کرایہ میں دیدیتے تھے ۔

۳۴۵ ج ۱۶ ٹھیکہ کا جواز

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھے معلوم ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کھیت کرایہ پر دئے جاتے تھے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ کو یہ خیال آیا۔ کہ شاید نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی نیا حکم دیا

اَحۡدَثَ فِیۡ ذٰلِكَ شَیۡئًا لَمۡ یَكُنۡ یَعۡلَمُهٗ فَتَرَكَ كِرَاءَ الۡاَرۡضِ۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَوۡمًا یُحَدِّثُ وَعِنۡدَهٗ رَجُلٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡبَادِیَةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنۡ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ اسۡتَاۡذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرۡعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسۡتَ فِیۡمَا شِئۡتَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیۡ اُحِبُّ اَنۡ اَزۡرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرۡفَ نَبَاتُهٗ وَاسۡتِوَاؤُهٗ وَاسۡتِحۡصَادُهٗ فَكَانَ اَمۡثَالَ الۡجِبَالِ فَیَقُوۡلُ اللّٰهُ تَعَالٰی دُوۡنَكَ یَا ابۡنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا یُشۡبِعُكَ شَیۡءٌ فَقَالَ الۡاَعۡرَابِیُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوۡ اَنۡصَارِیًّا فَاِنَّهُمۡ اَصۡحَابُ زَرۡعٍ وَاَمَّا نَحۡنُ فَلَسۡنَا بِاَصۡحَابِ زَرۡعٍ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ۔

ہو۔ جو اُنہیں معلوم نہیں۔ لہذا انہوں نے کھیت کا کرایہ پر دینا موقوف کر دیا۔

۵۳۶ ۱ ح

کسان کی خواہش بہشت میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ ایک گاؤں کا آدمی آپؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ یہ فرمارہے تھے کہ ایک شخص اہل جنت میں سے اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کریگا۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیگا۔ کیا تو جس حالت میں ہے۔ اس میں خوش نہیں؟ وہ عرض کریگا۔ ہاں۔ خوش تو ہوں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں۔ (آپؐ نے فرمایا) پھر وہ بیج بوئیگا۔ تو اُس کا اُگنا، بڑھنا اور کٹنا پلک کے جھپکنے سے پہلے ہو جائیگا۔ اور اس کی پیداوار کے ڈھیر پہاڑوں کے برابر ہو جائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا " اے ابن آدم! تجھے کسی چیز سے سیری نہیں ہوتی " وہ اعرابی کہنے لگا یارسول اللہ! آپ ایسا شخص کسی قریشی یا انصاری کو پائینگے۔ کیونکہ وہی لوگ کھیتی والے ہیں اور ہم تو کھیتی والے نہیں ہیں۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔

بابُ فِی الشُّرب

تقسیم آب کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح ۷۳۷
دائیں والے کا حق بائیں والے سے افضل ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ○

حضرت سہل بن سعد رض کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑا پیالہ پانی کا لایا گیا۔ اور آپ نے اسمیں سے پیا۔ تو آپ کی داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جو سب لوگوں میں چھوٹا تھا۔ جبکہ سب بڑے بوڑھے آپ کی بائیں جانب تھے آپ نے اس لڑکے سے فرمایا۔ "اے لڑکے! کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں یہ بقیہ (پانی) ان بڑے لوگونکو دیدوں"؟ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں آپ کا پس خوردہ اپنے سوا اور کسی کو نہ دونگا۔ چنانچہ آپ نے وہ اسی کو دیدیا ○

ح ۷۳۸
داہنے کی حفاظت کی دوسری مثال

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ فِيْ دَارِيْ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِيْ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتّٰى اِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيْهِ وَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے گھر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پلی ہوئی بکری دوہی۔ اور اس کے دودھ میں اس کنوئیں کا پانی ملا کر جو میرے گھر میں تھا۔ ایک پیالہ میں ڈال کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ جسے آپ نے پیا۔ مگر جب پیالہ آپ نے منہ سے ہٹایا۔ تو اس وقت آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر رض تھے

عَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ اَنْ يُعْطِيَهُ الْاَعْرَابِيَّ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَاَعْطَاهُ الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ ؎

اور داہنی جانب ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس خیال سے کہ آپ اپنا جھوٹا اعرابی کو دے دینگے۔ عرض کی۔ یا رسول اللہ! ابوبکرؓ کو دیجئے۔ جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ مگر آپ نے اپنا جھوٹا اعرابی کو دیدیا اور ارشاد فرمایا۔ "داہنی جانب الا زیادہ مستحق ہوتا ہے"۔

۷۳۹ سخ

بچے ہوئے پانی کو نہ روکو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَاءِ ؎

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ "گھاس کے روکنے کی وجہ سے بچے ہوئے پانی کو نہ روکو" اور ان ہی سے ایک اور روایت میں ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ "بچے ہوئے گھاس کے روکنے کی وجہ سے بچے ہوئے پانی کو نہ روکو"۔

۷۴۰ سخ

کسی کا حق مارنے کیلئے جھوٹی قسم کھانیوالے پر خدا ناراض ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ فَجَاءَ الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص اس لئے قسم کھائے۔ کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق مارے۔ اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملیگا۔ کہ اللہ اُس سے ناراض ہوگا"۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الآیہ اتنے میں حضرت اشعث آگئے۔ اور اُنھوں نے کہا۔ کہ ابوعبدالرحمٰن (یعنی ابن مسعود) تم سے کیا بیان کر رہے ہیں؟ یہ آیت تو میرے ہی حق میں نازل ہوئی ہے۔ میرے چچا کے بیٹے کی

كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي شُهُودَكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفُ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ ۔

زمین میں میرا ایک کنواں تھا (اسکی ملکیت پر جھگڑا اور مقدمہ آنحضرت صلعم کے سامنے آیا)۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے کہا۔ "تم اپنے گواہ پیش کرو"۔ میں نے عرض کی میرا تو کوئی گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا "تو پھر اس سے قسم لی جائیگی"۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ! وہ تو فوراً قسم کھالیگا۔ اس پر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی اور اللہ تعالےٰ نے آپکی تصدیق کیلئے یہ آیت نازل فرمائی ۔

۱۴۱
پانی روکنے والے امام سے بہر دنیا کیلئے بیعت کرنے والے اور مال کی قیمت بڑھانے کیلئے جھوٹی قسم کھانے کی برائی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامَهُ لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالےٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہ کریگا۔ اور نہ اُنہیں گناہوں سے پاک کریگا۔ بلکہ انہیں سخت عذاب دیا جائیگا۔ ایک وہ شخص جسکے پاس اس کی ضرورت سے زیادہ پانی ہو۔ وہ راستے میں ہو۔ مگر وہ اس سے مسافر کو روکے دوسرا وہ شخص جو کسی امام سے محض دنیا کیلئے بیعت کرے۔ اگر وہ اس کو کچھ دنیاوی حصہ دیدے۔ تو خوش رہے اور اگر نہ دے۔ تو ناخوش ہو جائے۔ اور تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا مال بیچنے کیلئے کھڑا ہو جائے۔ اور کہے کہ اُس خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس مال کی مجھے اتنی اتنی قیمت مل رہی ہے۔ پھر کسی شخص نے اسکو سچ سمجھ لیا۔ (اور وہ چیز اس سے مول لے لی) اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ فَاشْتَدَّ عَلَیْہِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْہَا ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا ھُوَ بِکَلْبٍ یَلْہَثُ یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ ھٰذَا مِثْلَ الَّذِیْ بَلَغَ بِیْ فَمَلَأَ خُفَّہٗ ثُمَّ اَمْسَکَہٗ بِفِیْہِ ثُمَّ رَقِیَ فَسَقَی الْکَلْبَ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَلَہٗ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَھَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ ۔

۵۴۲ — ہر جاندار کی خدمت موجب ثواب ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ "اس حالت میں کہ ایک شخص چلا جارہا تھا۔ اس پر پیاس غالب ہوئی۔ تو وہ کنوئیں میں اُترا اور اس سے پانی پیا۔ جب وہاں سے نکلا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کُتا ہانپ رہا ہے۔ اور پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹتا ہے۔ اس شخص نے (دل میں) کہا اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ لہذا وہ کنوئیں میں اُترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر دانتوں سے پکڑ کر اوپر چڑھا۔ اور اس کُتے کو (پانی) پلایا۔ اللہ تعالے نے اسکا یہ کام پسند فرماکر اُسے بخش دیا۔ صحابہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا جانوروں کی خدمت سے بھی ہمیں ثواب ملیگا؟ آپنے فرمایا۔ ہاں۔ ہر جاندار کی خدمت میں ثواب ہے"۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِیْ کَمَا تُذَادُ الْغَرِیْبَۃُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ ۔

۵۴۳ — حوض کوثر سے ہٹائے جانے کی وعید

حضرت ابو ہریرہؓ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے فرمایا "مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں (قیامت کے دن) اپنے حوض (کوثر) سے کچھ لوگوں کو اسطرح ہٹا دُونگا جس طرح اجنبی اونٹ حوض سے ہنکائے جاتے ہیں"۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَۃٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِہَا

۵۴۴ — تین شخصوں کو وعید

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں۔ جن سے اللہ قیامت کے دن کلام نہ کریگا اور نہ اُن کی طرف نظر (رحمت) فرمائیگا۔ ایک شخص جس نے اپنے مال پر قسم کھائی ہو کہ اسے اس قدر زیادہ اس کی قیمت مل رہی ہے۔

أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَائِهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ ۔

۴۴۵ ق چراگاہیں خدا کا مال ہیں

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ۔

۴۴۶ ق گھوڑا رکھنا نیت کے موافق موجب ثواب یا باعث گناہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ

حالانکہ وہ جھوٹا ہو۔ دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد کسی مرد مسلمان کا مال مارنے کیلئے جھوٹی قسم کھائی۔ اور تیسرا وہ شخص جو اپنی حاجت سے زیادہ پانی سے لوگوں کو روکے۔ اللہ تعالےٰ قیامت میں اس سے فرمائیگا۔ کہ آج تجھے میں اپنے فضل سے روکتا ہوں جس طرح تو نے لوگونکو فاضل پانی سے روکا تھا جسکو تیرے ہاتھوں نے نہیں پیدا کیا ۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "چراگاہ اللہ اور اس کے رسول کی ہوتی ہے" ۔

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گھوڑا بعض لوگوں کے لئے باعث ثواب ہے۔ اور بعض لوگوں کے لئے باعث ستر ہے۔ اور بعض لوگوں کے لئے باعث گناہ ہے۔ باعث اجر اس شخص کے لئے ہے۔ جس نے اسکو اللہ کی راہ میں باندھا۔ پھر اس کو ایک چراگاہ یا باغ میں بڑی رسی سے باندھ دیا۔ تو وہ اس باغ یا چراگاہ کے جتنے میدان میں پھریگا۔ اُسکے عوض میں اسے نیکیاں ملینگی۔ اگر اس گھوڑے کی رسی ٹوٹ جائے اور وہ ایک بلندی یا دو بلندی پھاندے تو اسکے قدمونکے نشان اور اسکی لید سب اس شخص کی نیکی میں شمار کی جائینگی۔ اور اگر اس گھوڑے کا گزر کسی نہر پر ہوا اور اس میں سے پانی پیا۔ حالانکہ وہ

أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ
لَهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ أَجْرٌ وَرَجُلٌ
رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ
لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا
وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ
سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا
وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ
فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ
فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا
شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ
الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهٗ وَمَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهٗ ۞

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ
أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغْنَمٍ
يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَارِفًا أُخْرٰى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا
عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ
وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا
إِذْخِرًا لِأَبِيْعَهٗ وَمَعِيَ صَائِغٌ
مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِيْنَ
بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ وَ

شخص اس نہر سے پانی پلانے کا ارادہ نہ رکھتا تھا
تب بھی اسے نیکیاں ملینگی۔ پس اس قسم کا گھوڑا
اس وجہ سے باعث ثواب ہے۔ اور جس شخص نے اپنی
مالداری اور بڑائی ظاہر کرنے کیلئے گھوڑا پال رکھا
ہے۔ مگر وہ اسکی ذات میں اور اسکی سواری
میں خدا کا حق نہ بھولتا ہو۔ تو یہ گھوڑا اس
شخص کے لئے باعث ستر ہے۔ اور جس شخص نے
محض فخر اور ریا کی غرض سے اور اہل اسلام کی
دشمنی کیلئے گھوڑا پالا ہو۔ تو وہ گھوڑا اس شخص
پر وبال ہوگا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے گدھوں کی بابت پوچھا گیا۔ تو آپ نے
فرمایا۔ ان کی بابت مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا۔
سوا اس آیت کے جو جامع اور بےمثل ہے۔ فَمَنْ
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهٗ وَمَنْ
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهٗ ۞

۱۱۴۴
شراب کی خرابیاں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے۔ کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ بدر کے دن مال غنیمت میں اونٹنی
ملی۔ اور ایک اونٹنی مجھے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اور دی۔ ایک دن ایک
انصاری کے دروازے پر میں نے ان دونو
اونٹنیوں کو بٹھا دیا تھا۔ اور میں یہ چاہتا
تھا۔ کہ ان پر اذخر گھاس لاد کر بیچوں۔
(میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا)
اور اس سے فاطمہ رض کے ولیمہ میں مدد لوں۔
حمزہ بن مطلب اسی گھر میں شراب پی رہے
تھے۔ اور ان کے ساتھ ایک گانے والی تھی

حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِيْ ذَالِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ ؎

أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ

فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَ بَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِيْ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ مَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِآبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَ ذَالِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ ◆

جو یہ گا رہی تھی۔ اَلَا یَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ۔ (حمزہ! آگاہ ہو جا۔ ان فربہ اونٹنیوں کو لو۔ (اور ذبح کرو۔) پس حمزہ تلوار لے کر ان دونوں اونٹنیوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور انہوں نے ان کے کوہان کاٹ لئے۔ اور ان کے کولہے کاٹ کر ان کی کلیجیاں نکال لیں۔ حضرت علیؓ کہتے تھے۔ کہ میں اس منظر سے خوفزدہ ہو کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ کے پاس زید بن حارثہ بھی موجود تھے۔ میں نے یہ خبر آپ سے بیان کی۔ جس پر آپ باہر نکل آئے۔ زید بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اور میں بھی آپ کے ہمراہ چلا۔ آپ حضرت حمزہ کے پاس پہنچے۔ اور اُن پر بہت غصہ کیا۔ تو حضرت حمزہ نے آنکھ اُٹھائی۔ اور (نشے کی حالت میں) کہنے لگے۔ تم لوگ تو میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پچھلے پیروں واپس آ گئے۔ یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے ◆

اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ حَتّٰى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِيْ تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ ◆

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی (انصار کو) معافی دینی چاہی۔ تو انصار نے کہا۔ (ہم نہ لینگے) یہاں تک کہ آپ مہاجرین بھائیوں کو بھی جیسی معافی ہمیں دیتے ہیں۔ ویسی ہی معافی دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ عنقریب تم لوگ میرے بعد اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے دیکھو گے۔ لہذا تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے ملجاؤ ◆

۴۷۹ ج ۲ ص ۱۳
مشروط بیع

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهُ الَّذِیْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ یَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص کھجور کے درختوں کو اُن کی تابیر کے بعد بیچے۔ تو اُن کے پھل بائع کو ملیں گے۔ مگر یہ کہ مشتری شرط کرلے۔ اور جو شخص کسی غلام کو خریدے۔ اور اُس غلام کے پاس کچھ مال ہو۔ تو وہ بائع کا ہے۔ مگر یہ کہ خریدار نے پہ شرط کرلی ہو ۔

کِتَابُ الْاِسْتِقْرَاضِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِیْسِ

قرض تصرفات اور دیوالہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۴۸۰ ج ۲
اطلائے قرض پہ نیت کا اثر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ جو شخص لوگوں کا مال قرض لے۔ اور وہ اُسکے ادا کرنیکا ارادہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اُسے ادا کردیگا۔ اور جو شخص لوگوں کا مال لے اور اسے ضائع کردینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ اُسے ضائع کردیگا" ۔

۴۸۱ ج
(۱) مالدار بیں اچھے لوگ کم ہیں (۲) خدا کے ساتھ شریک کرنے والا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ یَعْنِیْ اُحُدًا قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّهٗ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ جب آپ نے اُحد کو دیکھا۔ تو فرمایا "میں نہیں چاہتا کہ اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا ہوجائے

مسلمان جنتی (آخرکار) جنتی ہے۔

تَحَوَّلَ لِي ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ مَكَانَكَ حَتّٰى آتِيَكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ الَّذِيْ سَمِعْتُ أَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ ۔

تو تین دن کے بعد ایک دینار بھی اس میں سے میرے پاس رہ جائے۔ سوا اس دینار کے جو میں کسی قرض کے واسطے رکھ چھوڑوں"۔ پھر آپؐ نے فرمایا "زیادہ مال والوں کی نیکیاں بہت کم ہیں۔ سوائے اس شخص کے جو مال کو اس طرح اور اس طرح خرچ کرے۔ مگر ایسے لوگ کم ہیں"۔ پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا "جب تک میں تمہارے پاس نہ آجاؤں تم اپنی جگہ پر رہنا"۔ چنانچہ جب آپؐ واپس آئے۔ تو میں نے عرض کی۔ یہ آواز کیسی تھی۔ جو میں سنتا تھا؟ آپؐ نے فرمایا "کیا تم نے بھی سنی تھی؟ میں نے عرض کی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا "میرے پاس جبریلؑ آئے تھے۔ اور انہوں نے کہا آپؐ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں مرجائے۔ کہ وہ خدا کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کی۔ اگرچہ وہ ایسے ایسے بُرے کام بھی کرتا ہو۔؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں"۔

۴۵۲ قرض سے کچھ زیادہ دینا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس وقت آپؐ مسجد میں تھے۔ اور چاشت کا وقت تھا۔ آپؐ نے فرمایا "دو رکعت نماز پڑھ لو"۔ اور میرا کچھ قرض آپؐ پر تھا۔ آپؐ نے میرا قرض ادا کردیا۔ اور مجھے (کچھ) زیادہ دیا۔

۴۵۳ قرضداران امت کے آپؐ کفیل ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰى بِهٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٌ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِىْ فَاَنَا مَوْلَاهُ ٭

فرمایا" جو مومن ہے میں اس کا دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ دوست ہوں ۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو ۔ اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ لہٰذا جو مومن مر جائے اور کچھ مال چھوڑے ۔ تو اس مال کے وارث اسکے اقارب میں جو کوئی ہوں ۔ اور جو شخص کچھ قرض یا ضائع ہو جانے والی چیز چھوڑے وہ میرے پاس آئے ۔ کیونکہ میں اس کا مولےٰ ہوں" ٭

۷۵۴
۵

حرام ممنوع اور ناپسند باتیں
زندہ در گور کرنا حرام کر دیا ہے اور حق کا ترک کرنا اور ناحق چیز کا لینا منع کر دیا ہے ۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ٭

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا " اللہ تعالےٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا حرام کر دیا ہے ۔ اور حق کا ترک کرنا اور ناحق چیز کا لینا منع کر دیا ہے ۔ اور تمہارے لئے قیل وقال ' کثرت سوال اور اضاعت مال کو ناپسند کیا ہے ٭

كِتَابُ فِي الْخُصُوْمَات

جھگڑوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۵۵۵ بغیا اختلاف سمجھنے کی تاکید

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَأَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ لَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا ❖

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے ایک شخص کو ایک آیت پڑھتے ہوئے سُنا۔ حالانکہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے برعکس سُنا تھا۔ پس میں اس کا ہاتھ پکڑ کر (اسے) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ آپ نے فرمایا "تم دونو صحیح پڑھتے ہو۔ اختلاف نہ کرو۔ کیونکہ جو لوگ تم سے پہلے تھے۔ انہوں نے اختلاف کیا اور اسی وجہ سے ہلاک ہوئے ❖

۱۵۵۶ آنحضرت صلعم کی کسر نفسی

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ (ایک روز) دو آدمیوں نے باہم طمانچہ زنی کی ان میں سے ایک مسلمان تھا دوسرا یہودی۔ مسلمان نے (اثنائے کلام میں) کہا۔ قسم ہے اس کی جس نے محمد (صلعم) کو تمام جہان کے لوگوں پر برگزیدہ کیا۔ یہودی نے کہا۔ قسم ہے اس کی جس نے موسے علیہ السلام کو جہان کے تمام لوگوں پر برگزیدہ کیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا

الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ ۔

ہاتھ اُٹھا کر یہودی کے منہ پر طمانچہ مار دیا۔ وہ یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ اور اس مسلمان کے واقعہ کا ذکر کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسلمان کو بلوا کر اس سے بھی پوچھا۔ اس نے تمام ماجرا بیان کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا "تم لوگ مجھے موسےؑ پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائینگے۔ اور اُن کے ساتھ میں بھی بے ہوش ہو جاؤنگا سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔ تو میں دیکھوں گا۔ کہ موسےؑ عرش کا ایک جانب پکڑے کھڑے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بے ہوش ہوئے تھے۔ اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے۔ یا وہ اُن لوگوں میں تھے۔ جنہیں اللہ نے (بیہوش ہونے سے) مستثنےٰ کر دیا"۔

۷۵۷
برابر بدلہ
قصاص مساوی ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھکر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا۔ کہ تیرے ساتھ کس نے ایسا کیا؟ کیا فلاں نے کیا؟ کیا فلاں نے کیا؟ حتیٰ کہ اس یہودی کا نام لیا گیا۔ تو اس (لڑکی) نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ اسپر وہ یہودی پکڑ لیا گیا جس نے اقرار بھی کر لیا۔ لہذا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اسکا سر بھی پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

۷۵۸
ایک گذشتہ حدیث کی توضیح

حَدِيثُ الْأَشْعَثِ تَقَدَّمَ مُقَرَّبًا وَذُكِرَ فِيهِ

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے مذکور ہو چکی ہے جس میں یہ

أَنَّهُ اخْتَصَمَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ حَضْرَمَوْتَ وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ إِنَّهُ هُوَ وَيَهُودِيٌّ ٭

بیان تھا۔ کہ وہ اہل حضرموت کے ایک شخص سے جھگڑتے تھے۔ اس روایت میں ہے۔ کہ وہ ایک یہودی سے جھگڑتے تھے ٭

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

پڑی ہوئی چیز ملنے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٨٥٩ — پڑی ہوئی چیز کا استعمال

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَالِثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا ٭

حضرت اُبی بن کعب سے روایت ہے۔ کہ ایک مرتبہ میں نے ایک تھیلی پائی جسمیں سو اشرفیاں تھیں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "ایک سال تک اسکی تشہیر کرو"۔ چنانچہ میں نے اسکی تشہیر کی۔ مگر مجھے کوئی شخص ایسا نہ ملا جو اسکو پہچان لیتا۔ پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "ایک سال اور اسکی تشہیر کرو"۔ چنانچہ میں نے اسکی تشہیر کی مگر مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو اسکو پہچان لیتا پھر میں سہ بارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ "اسکے ظرف (کی صورت) کو اُس کے شمار اور اسکی بندش کو یاد رکھو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اُسے دیدینا ورنہ خود اس سے فائدہ اُٹھانا" ٭

٨٦٠ — آنحضرت کا لقطہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

؏ حضرموت۔ جنوبی خطہ عرب کا۔

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لانقلب الى اهلي فاجد التمرة ساقطة على فراشي فارفعها لآكلها ثم اخشى ان تكون صدقة فالقيها ۔

روایت ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: "جب میں اپنے گھر کو لوٹ کر جاتا ہوں۔ تو اپنے بستر پر چھوہارا پڑا پاتا ہوں۔ اس کو اٹھاتا ہوں کہ کھاؤں۔ مگر پھر مجھے خوف ہوتا ہے۔ کہ وہ صدقہ کا ہوگا۔ لہذا میں اسے ڈال دیتا ہوں" ۔

کتاب المظالم

مظالم کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانوں کا انجام

عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا خلص المؤمنون من النار حبسوا بقنطرة بين الجنة والنار فيتقاصون مظالم كانت بينهم في الدنيا حتى اذا نقوا وهذبوا اذن لهم بدخول الجنة فوالذي نفس محمد صلى الله عليه وسلم بيده لاحدهم بمسكنه في الجنة ادل بمسكنه كان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: "جب مومن آگ سے خلاصی پائیں گے۔ (یعنی انہیں آگ سے محفوظ رہنے کا حکم ملے گا) تو وہ دوزخ اور جنت کے مابین ایک پل پر روک لئے جائیں گے۔ اور پھر وہ اپنے مظالم کا جو انہوں نے دنیا میں باہم کئے تھے، معاوضہ لینگے۔ یہاں تک کہ جب وہ پاک و صاف ہو جائیں گے۔ تو پھر انہیں داخلہ جنت کی اجازت دی جائیگی۔ پس اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ ہر شخص جنت میں اپنے مسکن کو اس سے زیادہ پہچان لیگا جسطرح وہ اپنے

فِي الدُّنْيَا ۔

۴۶۲ ح ۲ — مسلمانوں کے عیب پوشی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ
عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ
فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا
أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ
أَيْ رَبِّ حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ
بِذُنُوبِهِ وَرَأٰى فِي نَفْسِهِ
أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا
لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ
حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ
وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ
هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا
عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظَّالِمِينَ ۔

۴۶۳ ح ۳ — مسلمانوں کے ساتھ سلوک نیک کی ترغیب

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ
لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَ
مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ
كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ
فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً
فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً
مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

مسکن کو دنیا میں جانتا تھا"۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
ہوئے سُنا ہے۔ کہ "اللہ تعالےٰ مومن کو قریب
کرے گا۔ پھر اس پر اپنا پردہ رکھکر چھپائے
گا۔ اور پُوچھے گا۔ کیا تو فلاں گناہ کو جانتا
ہے؟ کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے؟ وہ
عرض کرے گا۔ ہاں اے میرے پروردگار!
یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اس سے تمام گناہوں کا
اقرار کرائے گا۔ اور وہ شخص اپنے دل میں خیال
کرے گا۔ کہ (اب تو میں) مارا گیا۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا میں نے دنیا میں تجھ پر ستر رکھا تھا۔
اور آج بھی میں تیرے گناہ معاف کئے دیتا ہوں
پھر اُسے اسکی نیکیوں کی کتاب دیدی جائیگی۔
لیکن کافر اور منافق لوگوں کی نسبت گواہ
(علی الاعلان) کہینگے۔ کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں
نے اپنے پروردگار پر جھُوٹ بولا تھا۔ آگاہ رہو
کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ لہٰذا
وہ اس پر ظلم نہ کرے۔ اور نہ اسے رسوا کرے
جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مصروف
رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی حاجت روائی کرتا
ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی مصیبت
دُور کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مصائب قیامت میں
سے اس کی مصیبت کو دُور فرماتا ہے۔ اور جو

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

شخص کسی مسلمان کا عیب چھپاتا ہے ۔ تو قیامت کے دن اللہ اُسکا عیب چھپائیگا" ۔

۷۶۴ ح
ظالم کو ظلم کرنے سے روکنا داخل امداد ہے ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "تو اپنے بھائی کی مدد کر ۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم" صحابہ نے عرض کی (حضورؐ!) یہ تو ہم سمجھ گئے کہ مظلوم کی مدد کریں مگر یہ نہیں سمجھے کہ) ظالم کی مدد کس طرح کریں ؟ آپؐ نے فرمایا "اُس کے ہاتھ پکڑ لو" (یعنی ظلم سے روک دو) ۔

۷۶۵ ح
ظالم قیامت کو اندھیرے میں ہوگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ "قیامت کے دن ظلم (کے باعث ظالم) پر تاریکیاں (مسلط) ہونگی" ۔

۷۶۶ ح
ظلم کا بدلہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ "جس شخص نے اپنے بھائی کی آبرو یا کسی اور چیز کے متعلق ظلم کیا ہو ۔ اسے چاہیئے کہ آج اُس سے معاف کرالے ۔ قبل اس کے کہ درہم و دینار نہ رہے ۔ (کیونکہ بروز قیامت) اگر اس کا کوئی عمل صالح ہوگا ۔ تو اُس میں سے بقدر اس کے ظلم کے لے لیا جائے گا ۔ اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہونگی ۔ تو اُسکے مظلوم کی بدیاں لے کر اُس پر لاد دیجائینگی" ۔

۷۶۷ ح
ظلماً زمین لینے کا بدلہ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

حضرت سعید بن زیدؓ کہتے ہیں ۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا "جو شخص کچھ زمین ظلماً لے لیگا (بروز قیامت)

مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ ‎•

اس زمین کے ساتوں طبقے مثل طوق کے اسکی گردن میں لٹکائے جائینگے"۔

ح ۷۶۸ — اسی حدیث کی مصر[illegible]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ ‎•

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص کچھ زمین ناحق لیگا قیامت کے دن اُسے اس زمین میں ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائیگا"۔

ح ۷۶۹ — کھجوریں دو اکٹھے [illegible] سے کھانا منع ہے۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ يَاْكُلُوْنَ تَمْرًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ اَخَاهُ ‎•

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ ایک گروہ کے پاس سے گزرے جو چھوہارے کھا رہے تھے۔ اُنہوں نے (ان سے) کہاکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو چھوہارے ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ بغیر اسکے کہ کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی سے اجازت لے"۔

ح ۷۷۰ — جھگڑالو آدمی خدا کو ناپسند ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ ‎•

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو"۔

ح ۷۷۱ — قاضی کا فیصلہ کر دینا اصل گناہ دور نہیں کرتا ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهُ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَدَقَ فَاَقْضِيْ لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا

حضرت ام سلمہؓ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑے کی آواز سُنی۔ تو باہر تشریف لیگئے۔ (اور جب آپکے سامنے وہ مقدمہ پیش ہوا تو) آپنے فرمایا "میں بھی ایک بشر ہوں۔ میرے پاس اہل خصومت آتے ہیں۔ شاید تم میں سے ایک شخص باعتبار دوسرے کے زیادہ بلیغ ہو۔ اور میں خیال کروں کہ اسی نے سچ بیان کیا ہے۔ اور اسی کے موافق فیصلہ کردوں پس اگر میں (بھولے سے) کسی شخص کو کسی دوسرے

هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا ۔

مسلمان کا حق دلا دوں۔ تو (وہ سمجھ لے) کہ یہ دوزخ کا ایک ٹکڑا ہے۔ پھر چاہے لے چاہے چھوڑ دے"۔

۷۷۲ / ۱۲ مسلمان مہمان کو مہمانی دینی لازم ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ لَنَا إِذَا نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ ۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے۔ کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ ہمیں جب باہر بھیجتے ہیں۔ تو کبھی ہم ایسے لوگوں میں جاکر فروکش ہوتے ہیں جو ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ آپ اس میں کیا رائے دیتے ہیں؟ آپنے فرمایا:۔ "اگر تم کسی قوم میں فروکش ہو اور وہ تمہارے لئے ایسا سامان کردیں جو مہمان کے لئے ہوتا ہے۔ تو اُسے قبول کرلو۔ اور اگر نہ کریں تو اُن سے مہمانی کا حق (بجبر) لے لو"۔

۷۷۳ / ۱۳ ہمسایہ کی دیوار میں کھونٹی گاڑنا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ ثُمَّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَالِيْ أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "کوئی پڑوسی کسی پڑوسی کو اس بات سے نہ روکے۔ کہ وہ اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑے"۔ اسکے بعد حضرت ابوہریرہ رض کہا کرتے تھے۔ کیا بات ہے۔ کہ میں تم لوگوں کو اس حدیث سے اعراض کرنیوالا پاتا ہوں۔ قسم ہے خدا کی یہ حدیث تمہارے سامنے ضرور بیان کرونگا۔

۷۷۴ / ۱۴ سرراہ بیٹھنے سے اجتناب کی ہدایت ورنہ حق راہ ادا کرنیکی ترغیب

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا مَا لَنَا بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے فرمایا:۔ "تم لوگ راستوں میں بیٹھنے سے بچو"۔ لوگوں نے عرض کی۔ ہمیں اس سے چارہ نہیں۔ کیونکہ وہی تو ہمارے بیٹھنے کے مقامات ہیں۔ ہم وہیں باہم بات چیت کرتے ہیں۔ آپنے فرمایا:۔ "اچھا جب تم وہیں بیٹھنا چاہتے ہو۔ تو راستے کا حق چھوڑ دیا کرو"۔ لوگوں نے عرض کی

قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔

راستے کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا (نامحرم سے) آنکھوں کا بند رکھنا تکلیف دہی سے باز رہنا سلام کا جواب دینا (لوگوں کو) اچھی بات کی ترغیب دینا اور بُری بات سے روکنا" ۔

ح ۴۴۵ — راستہ سات گز چھوڑنا چاہئے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ بِسَبْعَةِ اَذْرُعٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سات گز چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ جب کہ لوگوں نے راستے (کے چھوڑنے) میں باہم اختلاف کیا تھا ۔

ح ۴۴۶ — جاندار کی رویت بگاڑنا منع ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ ۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوٹنے اور مُثلہ[1] کرنے سے منع فرمایا ہے ۔

ح ۴۴۷ — مال کی حفاظت میں قتل ہونیوالا شہید ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے۔ وہ شہید ہے" ۔

ح ۴۴۸ — شکستگی کا معاوضہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس تھے۔ کہ کسی اُمّ المومنین نے ایک خادم کے ہاتھ ایک پیالہ بھیجا۔ جس میں کچھ کھانا تھا۔ تو اُن بی بی نے جن کے ہاں آپ رونق افروز تھے۔ ہاتھ مار کر پیالہ توڑ ڈالا۔ مگر آپ نے اس (پیالہ) کو جوڑا۔ اور

[1] مُثلہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ کسی جاندار کی خلقت میں کچھ تغیر کر دیا جائے۔ جس طرح اکثر جاہل عورتیں گودنا گدواتی ہیں۔ اور اکثر لوگ اپنی بکریوں وغیرہ کے کان تراش دیتے ہیں۔ مترجم ۔

وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولُ الْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ ۔

پھر اس میں کھانا رکھ کر فرمایا "کھاؤ"۔ اتنے میں آپؐ نے اس قاصد اور پیالے کو روک لیا۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے۔ تو آپؐ نے اُسے سالم (پیالہ) دیدیا اور ٹوٹا ہوا رکھ لیا۔

بَابُ الشِّرْكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ

طعام نہد اور مال و اسباب میں شرکت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۶۴۹ ح
آنحضرت صلعم کی دعا سے کھانے میں برکت

عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ أَزْوِدَةُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ (ایک مرتبہ) لوگوں کے زادِ راہ کم ہو گئے۔ یہاں تک کہ لوگ فقیر ہو گئے۔ تو وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹوں کو ذبح کرنے کی اجازت لینے آئے۔ چنانچہ آپؐ نے اُنہیں اجازت دے دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں ملے۔ اور ان لوگوں نے اُن سے یہ بیان کیا۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا۔ اونٹوں کے بعد تمہاری زندگی کیا ہو گی؟ اس پر وہ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ اور عرض کی۔ یارسول اللہ اونٹوں کے بعد ہماری زندگی کیا ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا "لوگوں میں اعلان دے دو کہ وہ اپنے بچے ہوئے نادِ راہ لے آئیں"۔

أَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوْهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ٭

جس کے لئے ایک چمڑا بچھا دیا گیا۔ اور وہ زادِ راہ چمڑے پر رکھ دیئے گئے۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے دعا فرما کر اس میں برکت مانگی۔ پھر سب لوگوں کو مع اُن کے برتنوں کے بُلوایا۔ لوگوں نے دونو ہاتھوں سے بھر بھر کر لینا شروع کیا۔ حتےٰ کہ سب لوگ لے چکے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اس بات کی کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں“ ٭

ح ۸۰
باہم امداد دینے والا آنحضرت صلعم کے ہمراہی ہیں

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ ٭

حضرت ابو موسے رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”قبیلۂ اشعری کے لوگ جب جہاد میں فقیر ہو جایا کرتے ہیں۔ اور اُن کے عیال کا کھانا مدینہ میں کم ہو جاتا ہے۔ تو وہ لوگ اپنا تمام مال ایک کپڑے پر جمع کر لیتے ہیں۔ اور پھر آپس میں ایک پیمانہ سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ مجھ سے ہیں۔ اور میں اُن سے ہوں“ ٭

ح ۸۱
ناخن اور دانت کے بغیر ہر کسی اوزار سے ذبح کرنے کی اباحت

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَأَصَابُوْا إِبِلًا وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَأَمَرَ

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذو الحُلیفہ میں تھے کہ لوگوں کو بھوک معلوم ہوئی۔ اتنے میں انہیں کچھ اونٹ اور بکریاں ملگئیں۔ حضرت رافع کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیچھے تھے۔ لوگوں نے جلدی کی اور اُنہیں ذبح کرکے دیگیں چڑھا دیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (آکر) حکم دیا کہ ”دیگیں اُلٹ دیجائیں“۔ اسکے بعد آپ نے تقسیم فرمائی۔

النبي صلى الله عليه وسلم
بالقدور فأكفئت ثم قسم
فعدل عشرة من الغنم ببعير
فند منها بعير فطلبوه
فأعياهم وكان في القوم خيل
يسيرة فأهوى رجل منهم
بسهم فحبسه الله ثم قال
إن لهذه البهائم أوابد
كأوابد الوحش فما غلبكم
منها فاصنعوا به هكذا
فقلت إنا نرجو العدو غدا
وليست معنا مدى أفنذبح
بالقصب فقال ما أنهر الدم
وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس
السن والظفر وسأحدثكم
عن ذلك أما السن فعظم وأما
الظفر فمدى الحبشة ٭

عن أبي هريرة رضي الله
عنه عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من أعتق
شقيصا من مملوكه فعليه
خلاصه في ماله فإن لم
يكن له مال قوم المملوك
قيمة عدل ثم استسعى
غير مشقوق عليه ٭

عن النعمان بن بشير
رضي الله عنهما عن النبي

تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ انہی
اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ تو لوگ
اسکے پیچھے دوڑے۔ جس نے انہیں تھکا دیا۔
(اسوقت لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے) آخر کار
ان میں سے ایک شخص نے اُسے تیر مارا۔ تو اللہ
نے (تیر لگنے کے باعث) اُسے روک دیا۔ حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے اسپر فرمایا: وحشی جانوروں کی
طرح ان جانوروں میں بھی وحشی ہوتے ہیں۔ پس
ان میں سے اگر کوئی تم پر غالب آ جائے تو تم بھی
اسکے ساتھ ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کی۔ ہمیں
کل دشمن کے آ جانے کا خوف ہے۔ ہمارے پاس
چھریاں نہیں۔ تو کیا ہم بانس سے ذبح کریں؟
آپ نے فرمایا: جو چیز خون نکالدے اور (بوقت
ذبح) اس پر اللہ کا نام لیا جائے اُسے کھا لو۔
بشرطیکہ آلۂ ذبح دانت اور ناخن نہ ہو۔ کیونکہ
(میں تمہیں بتائے دیتا ہوں) دانت تو ایک ہڈی
ہے اور ناخن (کفار) حبش کا آلۂ ذبح ہے" ٭

۷۸۲ بخ
غلاموں کی آزادی کی ترغیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص
اپنے غلام کو بقدر اپنے حصے کے آزاد کرے۔
اس پر ضروری ہے کہ اس کو اپنے مال سے پوری
رہائی دلا دے۔ اور اگر اسکے پاس (اتنا) مال نہ
ہو۔ تو کسی عادل سے اس غلام کی قیمت
لگائی جائے۔ پھر اس غلام سے مزدوری کرائی
جائے مگر اس پر جبر نہ کیا جائے" ٭

۷۸۳ بخ
امداد غربا کی مثال

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

صلى الله عليه وسلم قال
مثل القائم على حدود
الله والواقع فيها كمثل
قوم استهموا على سفينة
فأصاب بعضهم أعلاها
وبعضهم أسفلها فكان
الذين في أسفلها إذا استقوا
من الماء مروا على من فوقهم
فقالوا لو أنا خرقنا في
نصيبنا خرقا ولم نؤذ من
فوقنا فإن تركوهم وما أرادوا هلكوا
جميعا وإن أخذوا على أيديهم
نجوا ونجوا جميعا ۔

عن عبد الله بن هشام
رضي الله عنه وكان قد أدرك
النبي صلى الله عليه وسلم و
ذهبت به أمه زينب بنت
حميد إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالت يا رسول الله
بايعه فقال هو صغير فمسح
رأسه ودعا له وكان يخرج إلى
السوق فيشتري الطعام
فيلقاه ابن عمر وابن الزبير
رضي الله عنهم فيقولان له أشركنا
فإن النبي صلى الله عليه
وسلم قد دعا لك بالبركة
فيشركهم فربما أصاب

کہ آپ نے فرمایا۔ "اس شخص کی مثال جو اللہ کی
حدود پر قائم ہو۔ اور جو ان میں مبتلا ہو گیا ہو
اُن لوگوں کی سی ہے۔ جن میں ایک کشتی بذریعہ
قرعہ تقسیم کی جائے۔ تو بعض لوگوں کے حصے
میں اوپر کا طبقہ آئے اور بعض کے حصے میں نیچے
کا۔ نچلے حصے والوں کو پانی لینے کی ضرورت
ہو۔ تو وہ اپنے اوپر والوں کے پاس جا کر کہیں
کاش ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیتے۔ اور
اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیتے۔ پس اب
اگر اوپر والے نیچے والوں کو اُن کے اس
ارادے پر چھوڑ دیں۔ تو سب لوگ ہلاک
ہو جائیں۔ لیکن اگر وہ ان کا ہاتھ پکڑ لیں۔ تو
وہ بھی بچ جائینگے اور سب محفوظ رہینگے"۔

حضرت عبد اللہ بن ہشام سے روایت
ہے۔ کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا تھا۔ یعنے انہیں اُن کی والدہ زینب
بنت حمید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے گئی تھیں۔ اور عرض کی تھی۔ کہ
حضور! ان سے بیعت لے لیجئے۔ آپ نے
فرمایا "یہ ابھی چھوٹے ہیں"۔ پھر آپ نے ان کے
سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور ان کے لئے دعا فرمائی۔
وہ اکثر بازار جاتے اور غلہ مول لیا کرتے
تھے۔ ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ ان سے ملتے
تو کہتے ہمیں بھی شریک کر لو۔ کیونکہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے برکت
کی دعا فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ ان کو شریک
کر لیتے تھے۔ اور اکثر اوقات پورا پورا اونٹ

بیع
متبرک آدمی سے
شرکت

الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ مِنَ يَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ ۔	حصّے میں آجاتا تھا۔ جسے وہ گھر بھیج دیتے تھے ۔

كِتَابُ الرَّهْنِ

گروی کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۶۸۵ ح — جانوروں کا رہن

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِىْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصّلوۃ والسلام نے فرمایا "سواری کا جانور اگر رہن ہو۔ تو بقدر اپنے خرچ کے اس پر سواری کرے۔ اور اگر دودھ والا جانور رہن ہو۔ تو بقدر اپنے خرچ کے اُس کا دودھ پی لے۔ اور جو شخص سوار ہو۔ یا دودھ پیئے اُسی پر اُسکا خرچ ہے" ۔

۶۸۶ ح — قسم مدّعی کو اٹھانا چاہیئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ مدّعی کے ذمّے قسم واجب ہے" ۔

کتاب فی العتق

غلاموں کی آزادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غلام آزاد کرنے کا ثواب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص کسی مرد مسلمان کو آزاد کرے۔ اللہ تعالےٰ اس آزاد کردہ کے ہر عضو کے عوض میں اسکا ایک عضو دوزخ سے بچا لیگا" ٭

افضل اعمال

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِكَ ٭

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (عملوں میں) کونسا عمل افضل ہے؟ آپنے فرمایا" اللہ پر ایمان رکھنا اور اسکی راہ میں جہاد کرنا" میں نے عرض کی۔ کس قسم کے غلاموں کا آزاد کرنا افضل ہے؟ آپنے فرمایا" ان غلاموں کا جو بیش قیمت اور مالکوں کے نزدیک زیادہ مرغوب ہوں" میں نے عرض کی۔ اگر میں یہ نہ کرسکوں؟ آپنے فرمایا" (تو پھر) کسی کام کرنیوالے کی مدد کردو۔ یا کسی بے ہنر کا کچھ کام کردو" میں نے عرض کی۔ اگر یہ بھی نہ کرسکوں؟ آپنے فرمایا" تو تم لوگوں کی ضررسانی چھوڑ دو۔ یہ بھی صدقہ ہے جسے تم اپنی جان پر تصدق کرو" ٭

۴۸۹ ح — ساجھے کے غلام کی آزادی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنا حصہ کسی غلام میں سے آزاد کردے۔ اور اُسکے پاس اسقدر مال ہو کہ پورے غلام کی قیمت تک پہنچ جائے تو کسی عادل کی تجویز سے غلام کی قیمت لے لیجائے اور اس غلام کے حصہ داروں کو اُنکے حصوں کی قیمت دے دیجائے۔ اور اسکی طرف سے وہ غلام پورا آزاد کردیا جائے۔ اور اگر اسکے پاس اسقدر مال نہ ہو۔ تو وہ غلام جسقدر آزاد ہوچکا ہے۔ اسی قدر آزاد رہے گا" ۔

۴۹۰ ح — جبتک عمل نہ ہو وسوسہ معاف ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیشک اللہ تعالےٰ نے میری امت سے وہ باتیں معاف کردی ہیں۔ جو اُن کے دلوں میں بطور وسوسہ آئیں۔ جب تک وہ اُن پر عمل نہ کریں۔ یا زبان سے نہ نکالیں" ۔

۴۹۱ ح — ابو ہریرہ کا غلام آزاد کرنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لَمَّا اَقْبَلَ يُرِيْدُ الْاِسْلَامَ وَمَعَهٗ غُلَامُهٗ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهٖ فَاَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّهٗ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُوْلُ ؎

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب وہ اسلام اختیار کرنے کے ارادے سے آنے لگے تو اُن کا غلام بھی ہمراہ تھا (راستے میں) ایکدوسرے سے جدا ہوگئے۔ پھر وہ غلام اُس وقت واپس آیا جبکہ حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے (اسپر) حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا "ابو ہریرہؓ! یہ لو تمہارا غلام تمہارے پاس واپس آگیا" حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا حضور! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ غلام آزاد ہے۔ راوی کہتا ہے۔ یہ اُسوقت کا واقعہ ہے جبکہ ابو ہریرہؓ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ)

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

مرات سے اور اسکی درازی سے شکایت ہے، مگر (الحمدللہ) اُس نے کفر کے شہر سے نجات دی"۔

۷۹۲ ح — حکیم بن حزام کا دو سو غلام آزاد کرنا

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي الزَّكَاةِ ◆

حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کئے تھے، اور سو اونٹ لوگوں کو سواری کیلئے دیئے تھے، اور جب وہ مسلمان ہوگئے تو اُنہوں نے سو اونٹ اور بھی لوگوں کو سواری کیلئے دیدیئے، اور سو اور غلام بھی آزاد کر دیئے۔ حضرت حکیم کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے سوال کیا۔ (بعد ازاں وہ تمام حدیث بیان کی جو باب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ◆

۷۹۳ ح — غزوہ بنی مصطلق

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ◆

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ مصطلق پر اس حال میں حملہ کیا جبکہ وہ لوگ غافل تھے۔ اور اُنکے چوپاؤں کو چشموں پر پانی پلایا جا رہا تھا، پس آپ نے اُنکے جنگی آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور اُنکی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ اسی دن آپ نے (ام المومنین) جویریہؓ کو پایا تھا ◆

۷۹۴ ح — بنی تمیم کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بنی تمیم سے اُس وقت سے محبت رکھنے لگا۔ جب سے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی نسبت یہ تین باتیں سُنیں یعنی میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ "میری تمام اُمت میں دجّال پر یہی لوگ زیادہ سخت ہونگے" ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اُنکی طرف سے صدقے آئے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں" اور ان میں سے ایک لونڈی حضرت عائشہؓ کے پاس تھی۔

وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ ◆

تو آپ نے فرمایا "(اے عائشہ رض) اسے آزاد کر دو۔ کیونکہ یہ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں" ◆

۷۹۵ ح ۹ غلاموں سے کام لینے کا طریق

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِي اَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي ◆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے۔ کہ اپنے مالک کو کھانا کھلا دے، اپنے مالک کو وضو کرا دے، اپنے مالک کو پانی پلا دے۔ بلکہ یوں کہے۔ کہ سیدی و مولائی۔ اور کوئی شخص تم میں سے یہ نہ کہے عَبْدِي اور اَمَتِي۔ بلکہ یوں کہے فَتَايَ، فَتَاتِي اور غُلَامِي" ◆

۷۹۶ ح ۱۰ کھانا لانے والے خادم کو حصہ دو

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَاِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ ◆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کسی شخص کے پاس اسکا خادم کھانا لائے۔ تو اگر آقا اس خادم کو اپنے ساتھ نہ بٹھلا سکے۔ تو چاہئے کہ اسے ایک دو لقمہ یا ایک دو کاشیں ضرور دیدے کیونکہ اس میں اس نے محنت کی ہے" ◆

۷۹۷ ح ۱۱ منہ پر مارنے کی ممانعت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ ◆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص جب کسی کو مارے۔ تو چاہئے کہ منہ پر مارنے سے بچے" ◆

بَابٌ فِی الْمُکَاتَبِ

غلام آزاد کرنیکا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا أَنَّ بَرِیْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِیْنُہَا فِی کِتَابَتِہَا وَلَمْ تَکُنْ قَضَتْ مِنْ کِتَابَتِہَا شَیْئًا فَقَالَتْ لَہَا عَائِشَةُ ارْجِعِیْ إِلٰی أَھْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أَقْضِیَ عَنْكِ کِتَابَتَكِ وَیَکُوْنَ وَلَاؤُكِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ بَرِیْرَةُ لِأَھْلِہَا فَأَبَوْا وَقَالُوْا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْكِ فَلْتَفْعَلْ وَیَکُوْنُ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَتْ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِیْ فَأَعْتِقِیْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَیْسَ لَہٗ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰہِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ ۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ بریرہؓ ان کے پاس اپنی کتابت میں مدد لینے آئیں اور اس وقت تک انہوں نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے کہا۔ کہ تم اپنے مالک کے پاس لوٹ جاؤ۔ اگر وہ چاہیں۔ کہ میں تمہاری کتابت کا روپیہ تمہاری طرف سے ادا کر دوں۔ مگر تمہاری ولاء مجھے ملے تو میں ادا کر دونگی۔ بریرہؓ نے اسکا ذکر اپنے مالکوں سے کیا۔ انہوں نے انکار کیا۔ اور کہا اگر وہ ثواب کی خواہش رکھتی ہوں۔ تو کریں۔ اور ولاء تو تمہاری ہمیں ملیگی۔ حضرت عائشہؓ نے اسکا تذکرہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے فرمایا "تم مول لے کر آزاد کر دو۔ ولاء تو اُسی کو ملیگی۔ جو آزاد کرے" بعد ازاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔ "ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں کرتے ہیں۔ جو کتاب اللہ میں نہیں۔ یاد رکھو۔ جو شخص ایسی شرط لگائیگا جو کتاب اللہ میں نہ ہو۔ تو وہ شرط اسکے لئے نافذ نہ ہوگی۔ خواہ وہ سو مرتبہ شرط لگائے اللہ کی شرط نہایت سچی اور بہت مضبوط ہے"۔

كِتَابُ الْهِبَةِ

ہبہ یعنی بخشش کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) ہمسایہ کی چیز کو حقیر نہ جاننے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ ‎•

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کیلئے (کسی چیز کو بھی) حقیر نہ سمجھے۔ اگرچہ وہ بکری کے کھر کا گوشت ہی ہو" •

(۲) آپ کیلئے دودھ کی تواضع کیا جانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ اُخْتِیْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِیْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِیْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ سے کہا۔ اے میرے بھانجے! بے شک ہم ہلال دیکھتے تھے پھر دوسرا ہلال دیکھتے تھے۔ اسی طرح دو مہینے میں تین ہلال دیکھ لیتے تھے۔ (یعنی دو مہینے کامل گزر جاتے تھے) اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی تھی۔ (عروہ کہتے ہیں) میں نے کہا اے میری خالہ! تمہاری زندگی کیونکر ہوتی تھی؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ صرف دو سیاہ چیزوں کے سبب (یعنی) چھوہارا اور پانی۔ مگر ہاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں کچھ انصار رہتے تھے۔ جن کے پاس دودھ والے کچھ جانور تھے۔ وہ اپنے (ہاں سے) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ بھیج

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا
فَيَسْقِيْنَا ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيْتُ
إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ
وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ
لَقَبِلْتُ ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ
الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا
فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا
فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا
وَبَعَثَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ
فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ
وَأَكَلَ مِنْهُ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ
عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَ
السَّمْنِ وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ
حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

دیتے تھے۔ اور آپ [illegible] ہمیں پلا دیا
کرتے تھے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ کہ آپنے فرمایا
"اگر مجھے ایک دست یا پائے (گوشت) کی
دعوت دی جائے۔ تو میں قبول کر لونگا۔ اور
اگر میرے پاس ایک دست یا پائے ہدیہ بھی جائے
تب بھی قبول کر لونگا" ۔

حضرت انس کہتے ہیں۔ کہ ہم نے بمقام
مر الظہران ایک خرگوش کو اس کے مقام سے
باہر نکالا۔ لوگ اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے
تھک گئے۔ مگر میں نے اسے پکڑ ہی لیا بعد
اسکو ابو طلحہ کے پاس لے آیا۔ جنہوں نے اسکو
ذبح کر کے اس کے سرین یا اسکی رانیں رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیں۔
آپنے اسے لے لیا۔ اور ایک روایت میں ہے
کہ آپنے اس میں سے کھایا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں۔ کہ ام حفید (حضرت ابن عباس
کی خالہ) نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو
کچھ پنیر کچھ گھی اور کچھ سوسماریں بطور ہدیہ
بھیجیں۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پنیر
اور گھی تو کھا لیا۔ مگر سوسما کو نفرت کے
ساتھ چھوڑ دیا۔ لیکن پھر بھی وہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھائی گئی
اگر وہ حرام ہوتی۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ اَھَدِیَّۃٌ اَمْ صَدَقَۃٌ فَاِنْ قِیْلَ صَدَقَۃٌ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ کُلُوْا وَلَمْ یَاْکُلْ وَاِنْ قِیْلَ ھَدِیَّۃٌ ضَرَبَ بِیَدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مَعَھُمْ ۔	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی۔ تو آپ اس کی نسبت پوچھتے۔ کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے۔ تو آپ اپنے صحابہ سے فرماتے "تم کھالو" اور خود نہ کھاتے۔ اور اگر کہا جاتا۔ کہ یہ ہدیہ ہے۔ تو آپ بھی اپنا ہاتھ بڑھادیتے۔ اور اُنکے ساتھ خود بھی کھاتے ۔	آنحضرتؐ صدقہ نہیں کھاتے تھے بلکہ ہدیہ قبول فرماتے تھے
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِیْلَ تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ فَقَالَ ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَلَنَا ھَدِیَّۃٌ ۔	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ گوشت لایا گیا۔ اور بیان کیا گیا۔ کہ یہ بریرؓہ کو صدقے میں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا "ان کیلئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے" ۔	صدقہ لیکر ہدیہ دینا
عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنَّ حِزْبَیْنِ فَحِزْبٌ فِیْہِ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ وَصَفِیَّۃُ وَسَوْدَۃُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ فِیْہِ اُمُّ سَلَمَۃَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَائِشَۃَ فَاِذَا کَانَتْ عِنْدَ اَحَدِھِمْ ھَدِیَّۃٌ یُرِیْدُ اَنْ یُّھْدِیَھَا	حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں دو گروہ تھے ایک گروہ میں حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت صفیہؓ اور حضرت سودہؓ تھیں۔ دوسرے گروہ میں اُم سلمہؓ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی باقی بیبیاں تھیں۔ اور مسلمانوں کو یہ معلوم تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبت حضرت عائشہؓ سے تھی۔ چنانچہ جب کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ [illegible] ہدیہ پیش کرنا چاہتا [illegible] کہ جب رسول خدا صلے [illegible] حضرت عائشہؓ کے گھر رونق [illegible] تو صاحب ہدیہ اس ہدیہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم	حضرت عائشہؓ کی باری میں تحفے اور ہدایا کا آنا اور دوسری بیبیوں کا اعتراض

إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم أخرها حتى إذا
كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم في بيت عائشة
بعث صاحب الهدية بها
إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم في بيت عائشة
فكلم حزب أم سلمة فقلن
لها كلمي رسول الله صلى
الله عليه وسلم يكلم
الناس فيقول من أراد أن
يهدي إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم هدية
فليهدها إليه حيث
كان من نسائه فكلمته
أم سلمة بما قلن لها فلم
يقل لها شيئا فسألنها
فقالت ما قال لي شيئا فقلن
لها فكلميه قالت فكلمته
حين دار إليها أيضا فلم
يقل لها شيئا فسألنها
فقالت ما قال لي شيئا فقلن
لها كلميه حتى يكلمك
فدار إليها فكلمته فقال
لها لا تؤذيني في عائشة
فإن الوحي لم يأتني وأنا
في ثوب امرأة إلا عائشة

کے پاس حضرت عائشہ [illegible]
سلم کے گھر میں [illegible]
حضرت ام سلمہؓ سے کہا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہو۔ کہ وہ لوگوں سے کہیں۔ کہ جو شخص رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بھیجنا چاہے۔ خواہ
آپ اپنی کسی بی بی کے پاس ہوں (بلا لحاظ) بھیج
دے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہؓ سے جو کچھ ان بیبیوں
نے کہا تھا۔ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہدیا۔ مگر آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔
ان بیبیوں نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا۔ (کہ
آنحضرت صلعم نے کیا جواب دیا؟) حضرت ام سلمہؓ
نے کہا۔ آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا۔ اُن
بیبیوں نے کہا۔ کہ تم پھر آپ سے کہو۔ حضرت عائشہؓ
کہتی ہیں۔ کہ حضرت ام سلمہؓ نے جبکہ آپ نے
ان کے پاس دورہ کیا۔ پھر عرض کی۔ مگر آپ نے
اب بھی ان کو کچھ جواب نہ دیا۔ ان بیبیوں نے حضرت
ام سلمہؓ سے پوچھا۔ (کہ آنحضرت صلعم نے کیا
جواب دیا؟) مگر حضرت ام سلمہؓ نے پھر یہی کہا۔
کہ آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا۔ ان بیبیوں
نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا۔ کہ اب تم پھر آپ سے
کہنا۔ تاکہ آپ جواب دیں۔ چنانچہ جب آنحضرت
صلعم نے پھر حضرت ام سلمہؓ کے پاس دورہ کیا۔
تو انہوں نے آپ سے عرض کی۔ جس پر آپ نے فرمایا
"تم مجھے عائشہؓ (کی محبت) کے بارے میں
ہرگز نہ ستاؤ۔ کیونکہ سوائے عائشہؓ کے میں اور
جس بی بی کے پاس ہوتا ہوں مجھ پر وحی نہیں
آتی" حضرت ام سلمہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ!

فقالت فاطمة أتوجه إلى الله
بذلك يا رسول الله ثم
إن أزواجه دعون فاطمة بنت
رسول الله صلى الله عليه
وسلم فأرسلت إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
تقول إن نساءك ينشدنك
الله العدل في بنت أبي بكر
فكلمته فقال يا بنية
ألا تحبين ما أحب قالت
بلى فرجعت إليهن
فأخبرتهن فقلن ارجعي
إليه فأبت أن ترجع فأرسلن
زينب بنت جحش فأتته
فأغلظت وقالت إن
نساءك ينشدنك الله العدل
في بنت ابن أبي قحافة
فرفعت صوتها حتى تناولت
عائشة وهي قاعدة
فسبتها حتى إن رسول الله
صلى الله عليه وسلم
لينظر إلى عائشة هل تكلم
قال فتكلمت عائشة ترد
على زينب حتى أسكتتها
قالت فنظر النبي صلى الله
عليه وسلم إلى عائشة و
قال إنها بنت أبي بكر •

میں آپ کو تکلیف دینے کیلئے خدائے عزّ وجل سے
توبہ کرتی ہوں۔ اسکے بعد اُن بیبیوں نے حضرت
فاطمہؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
کو بُلایا۔ اور اُن سے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس یہ کہلا بھیجا۔ کہ آپ کی بیبیاں
آپ کو ابوبکرؓ کی بیٹی کی بابت انصاف کرنے
کیلئے اللہ کا واسطہ دیتی ہیں۔ چنانچہ حضرت
فاطمہؓ نے آپ سے کہا۔ تو آپ نے فرمایا "اے بیٹی!
کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتیں۔ جس کو میں
پسند کرتا ہوں"؟ پس حضرت فاطمہؓ ان بیبیوں
کے پاس لوٹ کر گئیں۔ اور اُن سے بیان کر دیا
(اُنہوں نے حضرت فاطمہؓ سے) کہا کہ پھر آپکے پاس
جاؤ۔ لیکن حضرت فاطمہؓ نے پھر جانے سے انکار کر دیا
اسپر اُن بیبیوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا
جنہوں نے آپکے پاس آکر ترشروئی سے کہا آپ
کی بیبیاں آپ کو ابن قحافہ کی بیٹی کی بابت انصاف
کرنے کیلئے خدا کا واسطہ دیتی ہیں حضرت زینبؓ
باآواز بلند کہنے سُننے لگیں۔ یہانتک کہ اُنہوں نے
حضرت عائشہؓ کو بُرا کہا۔ حضرت عائشہؓ بھی بیٹھی
ہوئی تھیں۔ (ان ہی کے روبرو) انہیں سخت
سست کہا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت
عائشہؓ کی طرف دیکھنے لگے۔ کہ وہ (کچھ) جواب
دیتی ہیں۔ یا نہیں) راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت
عائشہؓ نے حضرت زینبؓ کو جواب دینا شروع کیا۔
یہانتک کہ زینبؓ کو ساکت کر دیا۔ پھر نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کی طرف دیکھکر فرمایا
"آخر وہ بھی تو ابوبکرؓ کی بیٹی ہیں"۔

انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَقَالَ اُدْخُلْ فَادْعُہٗ لِیْ قَالَ فَدَعَوْتُہٗ لَہٗ فَخَرَجَ اِلَیْہِ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِنْھَا فَقَالَ خَبَأْنَا ھٰذَا لَکَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَۃُ ۔

لے چلو۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ انہوں نے کہا۔ اندر جاکر حضرت صلعم کو میرے پاس بلا لاؤ۔ مسورؓ کہتے ہیں۔ کہ میں آپ کو بلا لایا۔ آپ باہر تشریف لائے۔ تو ان قباؤں میں سے ایک قبا آپ کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا "یہ ہم نے تمہارے لئے اُٹھا رکھی ہے"۔ حضرت مسورؓ کہتے ہیں کہ مخرمہ اسے دیکھکر خوش ہو گئے ۔

ح ۱۴ — ریشمین پردہ پر نفرت اور اسے محتاج کو دینے کا حکم۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْتَ فَاطِمَۃَ بِنْتِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَلَمْ یَدْخُلْ عَلَیْہَا وَجَاءَ عَلِیٌّ فَذَکَرَتْ لَہٗ ذٰلِکَ فَذَکَرَہٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ عَلٰی بَابِہَا سِتْرًا مَوْشِیًّا فَقَالَ لِیْ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا فَاَتَاھَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہَا فَقَالَتْ لِیَاْمُرْنِیْ فِیْہِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلِیْ بِہٖ اِلٰی فُلَانٍ اَھْلِ بَیْتٍ بِھِمْ حَاجَۃٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ (ایکدن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے۔ مگر اُن کے پاس تشریف نہ لے گئے۔ اور (واپس چلے آئے) حضرت علیؓ آئے۔ تو حضرت فاطمہؓ نے ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ نے آکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا "میں نے ان کے دروازے پر ایک ریشمی پردہ دیکھا (اس وجہ سے واپس آگیا)"۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا "مجھے دنیا سے کیا مطلب"؟ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے پاس آکر یہ بات بیان کی۔ تو حضرت فاطمہؓ بولیں۔ حضرت صلعم جو کچھ چاہیں مجھے اس کی بابت حکم دیں۔ جس پر آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا "وہ اسکو فلاں شخص کے پاس جو حاجت والے لوگ ہیں، بھیجدیں" ۔

ح ۱۷ — ریشمین کپڑا عورتوں کیلئے ہے

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَھْدٰی اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃَ سِیَرَاءَ فَلَبِسْتُہَا فَرَاَیْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْہِہٖ فَشَقَّقْتُہَا بَیْنَ نِسَائِیْ ۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی حُلہ ہدیۃً بھیجا۔ جسے میں نے پہن لیا۔ مگر میں نے آپ کے چہرۂ مبارک میں غصہ کا اثر دیکھا۔ تو اسکو پھاڑ کر اپنی (قریبی) عورتوں میں تقسیم کر دیا ۔

ح ۱۸

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما

اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِیْنَ وَمِائَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْکُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُہٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِکٌ مُشْعَانٌّ طَوِیْلٌ بِغَنَمٍ یَسُوْقُھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْعًا اَمْ عَطِیَّۃً اَوْ قَالَ اَمْ ھِبَۃً قَالَ لَا بَلْ بَیْعٌ فَاشْتَرٰی مِنْہُ شَاۃً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ یُشْوٰی وَاَیْمُ اللّٰہِ مَا فِی الثَّلَاثِیْنَ وَالْمِائَۃِ اِلَّا وَقَدْ حَزَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ حُزَّۃً مِنْ سَوَادِ بَطْنِھَا اِنْ کَانَ شَاھِدًا اَعْطَاھَا اِیَّاہُ وَاِنْ کَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَہٗ فَجَعَلَ مِنْھَا قَصْعَتَیْنِ فَاَکَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاہُ عَلَی الْبَعِیْرِ اَوْ کَمَا قَالَ ٭

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ

سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک سوتیس آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے"۔ ایک شخص کے پاس ایک صاع غلہ وغیرہ نکلا۔ جسے خمیر کیا گیا۔ اتنے میں ایک دراز قامت پراگندہ مو مشرک اپنی بکریوں کو ہنکاتا ہوا آ نکلا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بیچے گا یا ہدیۃً دے گا؟ یا (یہ فرمایا) کہ بطور ہبہ دے گا"؟ اُس نے کہا۔ نہیں۔ بلکہ بیچوں گا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے ایک بکری مول لے لی۔ جو ذبح کی گئی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کلیجی وغیرہ کی نسبت حکم دیا۔ کہ "بھون لی جائے"۔ خدا کی قسم ایک سوتیس آدمیوں میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا۔ جس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کلیجی کی بوٹیاں نہ دی ہوں۔ جو موجود تھا۔ اُس کو دے دیں۔ اور جو موجود نہ تھا اُس کے لئے رکھ چھوڑیں۔ پھر آپ نے اس سے دو پیالے بھرے۔ تو سب لوگوں نے کھایا۔ اور ہم خوب سیر ہو گئے۔ پھر بھی دونوں پیالے (ویسے کے ویسے ہی) بچ رہے۔ جسے ہم نے اُٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا ٭

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم کہتی ہیں۔ کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی ماں کے پاس گئی۔ جو مشرکہ تھیں۔ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فتوے پوچھا۔ کہ وہ (اسلام کی طرف) راغب ہیں۔ پس کیا میں اپنی ماں کے ساتھ کچھ

آنحضرت صلعم کی برکت سے کھانے میں برکت

۲۱۶ / ۱۹

ماں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت

وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ ۔

سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں تم اپنی ماں کے ساتھ سلوک کرو" ۔

۸۱۷ ح ۲۰ — آنحضرتؐ کا صہیبؓ کو مکان دینا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ شَهِدَ عِنْدَ مَرْوَانَ لِبَنِيْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے مروان کے پاس بنی صہیب کے لئے اس بات کی گواہی دی۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں مکان اور حجرے صہیب کو دئے تھے۔ پس مروان نے ان کی شہادت پر صہیب کے بیٹوں کے موافق فیصلہ کر دیا ۔

۸۱۸ ح ۱ — ہبہ عمرے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى اَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے بارے میں یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ "وہ اسی کا ہے جسکو ہبہ کیا گیا ہو" ۔

۸۱۹ ح ۲۱ — قطر کا کرتہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا اَيْمَنُ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ مِنْ قِطْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ قُطْنٍ ثَمَنُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ ۔

حضرت عائشہ (زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایمن ان کے پاس آئے۔ اور اس وقت ان کے جسم پر قطر[1] کا ایک کرتہ پانچ درہم کی قیمت کا تھا۔ انہوں نے کہا (ذرا) میری اس لونڈی کی طرف آنکھ اٹھاکر دیکھو۔ یہ گھر میں اس (کرتہ) کے پہننے سے انکار کرتی ہے۔ حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرے پاس اسی قسم کا ایک کرتہ تھا۔ جو عورت مدینے میں آراستہ کی جاتی تھی وہ مجھ سے اس کرتے کو منگوا بھیجتی تھی ۔

[1] ایک قسم کی موٹی چادر ۔

بَابُ الْاِثْمَارِ الْمَنِيْحَه

پھلدار درختوں اور دودھیلے جانور دینے کی فضیلت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۸۲۰
مہاجرین سے انصار کا سلوک

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰى اَنْ يُعْطُوْهُمْ ثِمَارَ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوْهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ اُمُّهُ اُمُّ اَنَسٍ اُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا لَهَا فَاَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِتَالِ اَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ مہاجرین مکہ سے مدینہ میں آئے تھے۔ تو اُن کے پاس کچھ بھی نہ تھا حالانکہ انصار زمین اور اسباب والے تھے چنانچہ مہاجرین کو انصار نے اپنے مال بانٹ دئے مگر اس شرط پر کہ وہ اُنہیں ہر سال (نصف) پھل دے دیا کریں۔ اور محنت ومشقت سب وہی کریں۔ ان کی (یعنی انسؓ کی) ماں اُمّ سلیم نے جو عبداللہ بن ابی طلحہؓ کی بھی ماں تھیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں کے کچھ درخت دئے تھے۔ جو آپؐ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی اُمّ ایمن کو (جو اسامہؓ بن زید کی ماں تھیں) دے دیئے۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے۔ کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف واپس آئے۔ تو مہاجرین نے انصار کو اُن کی دی ہوئی چیزیں واپس کردیں۔ یعنی وہ پھل کے درخت جو اُنہوں نے مہاجرین کو دیئے تھے۔ چنانچہ نبی صلے اللہ

ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ ❊

علیہ وسلم نے بھی حضرت انسؓ کی والدہ کو ان کے درخت واپس کر دیئے۔ اور اُمّ ایمن کو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ان کے عوض اپنے باغ سے (کچھ درخت) دیدیئے ❊

۸۷۱ ح۲ — دودھ والی بکری بہت اچھا منیحہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ ❊

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "چالیس باتیں بہت عمدہ ہیں۔ جن میں سب سے عمدہ بکری کا منیحہ ہے۔ ان میں سے ایک بات بھی جو شخص بغرض ثواب اور اس کے وعدہ کو سچا سمجھ کر کرے گا۔ اللہ اس کے سبب سے اسے جنّت میں داخل کر دیگا" ❊

خاتمۂ جلدِ اوّل تجریدِ بخاری

۷۸۶

تجرید البخاری

مع

ترجمۂ اُردو

حصّۂ دُوم

مؤلفہ

علّامہ حسین بن مُبارک زبیدی رحمۃُ اللہ علیہ

مُرتّبۂ

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور

مصنفینِ مولف دربارِ اسلام، کشف المحجوب، معجزات النبوت، خصائل و شمائل نبوی صلعم وغیرہ وغیرہ

تجرید البخاری

مع

ترجمۂ اُردو

حصّۂ دُوم

کتاب الشّہادات

گواہیوں کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَہَادَۃُ اَحَدِھِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَہَادَتَہٗ ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے اچھا میرا زمانہ ہے پھر اُن لوگوں (تابعین) جو اِن کے بعد ہونگے پھر اُن لوگوں (تبع تابعین) کا جو اُن کے بعد ہونگے اسکے بعد کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے کہ اُن کی گواہی اُن کی قسم سے آگے چلے گی۔ اور اُن کی قسم اُن کی گواہی سے آگے"۔

ح ۱ — مختلف زبانوں کی شہادت (پیشینگوئی)

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی

ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں

ح ۲ — تین گناہ کبیرہ سے بڑے ہیں ترک: اِفراتی و عدہ جھوٹی گواہی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُهَا حَتّٰی قُلْنَا وَلَیْتَهٗ سَکَتَ ٭

بڑے سے بڑے تین گناہوں کی اطلاع نہ دوں؟ صحابہ نے عرض کی۔ ہاں یارسول اللہ! (ضرور بتلائیے) آپ نے فرمایا "خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا" اور آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ مگر اٹھ بیٹھے اور فرمایا "آگاہ ہو۔ جھوٹی گواہی دینا۔ پھر آپ برابر اسکی تکرار فرماتے رہے۔ یہانتک کہ ہم لوگوں نے کہا۔ کاش آپ بس فرماتے (یعنی اس بات کو بار بار کہنے کی تکلیف نہ کرتے) ٭

ح۳ دوسرے کے پڑھنے سے قرآن کا یاد آجانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَقْرَأُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَةً اَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ کَذَا وَکَذَا ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سُنا۔ تو فرمایا "اللہ اس شخص پر رحمت کرے بیشک اُس نے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیت جو میں بھول گیا تھا۔ مجھے یاد دلادی" ٭

ح۴ قرآن خواں پر خدا کی رحمت ہے

وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا فِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ تَهَجَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اَصَوْتُ عَبَّادٍ هٰذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا ٭

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں تہجد کی نماز گذاری اور عبادؓ کی آواز سُنی۔ جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپ نے پوچھا "عائشہؓ! کیا یہ عباد کی آواز ہے"؟ میں نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا "اے اللہ! عباد پر رحمت کر" ٭

حَدِیْثُ الْاِفْکِ

بہتان کا ذکر

ح۵

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

بہتان سے حضرت عائشہ کی بریت

فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ
اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ
اَزْوَاجِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ
سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ
فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ
غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ
مَعَهٗ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ
فَاَنَا اُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجٍ وَاُنْزَلُ
فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهٖ تِلْكَ
وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ
اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ
حِيْنَ اٰذَنُوْا فَمَشَيْتُ
حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا
قَضَيْتُ شَاْنِيْ اَقْبَلْتُ اِلَى
الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ
فَاِذَا عِقْدٌ لِّيْ مِنْ جَزْعِ
ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ
فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ فَحَبَسَنِيْ
ابْتِغَاؤُهٗ فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ
يَرْحَلُوْنَ لِيْ فَاحْتَمَلُوْا
هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى
بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ اَرْكَبُ
وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنِّيْ فِيْهِ
وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔
جب کسی سفر میں جانے کا ارادہ فرماتے۔ تو اپنی
بیبیوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ چنانچہ ان میں
سے جس کے نام قرعہ نکل آتا۔ اسی کو ہمراہ لے
جاتے۔ پس (اسی قاعدہ کے مطابق) ایک جہاد
میں جو آپ نے اختیار کیا تھا۔ ہم لوگوں کے
درمیان قرعہ ڈالا۔ تو میرے نام کا قرعہ نکلا۔
چنانچہ میں آپکے ہمراہ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ
پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ میں
(اس سفر میں) عماری کے اندر بٹھا دی جاتی۔
اور عماری سمیت ہی اُتار لی جاتی تھی ہم اسی
طرح چلتے رہے۔ یہاں تک کہ جب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اس جہاد سے فارغ ہو کر
لوٹ کر آتے ہوئے مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔
تو آپنے رات کے وقت کوچ کا اعلان کیا۔
چنانچہ جب لوگوں نے کوچ کا اعلان سُنا تو میں
بھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور (پہلے) قضائے حاجت
کے لئے چلی گئی۔ حتیٰ کہ لشکر سے (کچھ) آگے
بڑھ گئی۔ مگر جب میں اپنی حاجت رفع کر کے
کجاوے کے پاس آئی۔ اور میں نے اپنے سینہ
پر ہاتھ پھیرا۔ تو یکایک معلوم ہوا۔ کہ میرا ایک ہار
"جزع ظفار" کا (کہیں) گر گیا ہے۔ پس میں
اپنے ہار کو ڈھونڈتی ہوئی واپس گئی اور اسکے
ڈھونڈنے میں مجھے دیر ہو گئی۔ (اتنے میں)
جو لوگ میری عماری لادتے تھے وہ آئے
اور اُنہوں نے میرا ہودہ اُٹھا کر اُسے میرے
اونٹ پر جس پر میں سوار ہوتی تھی۔ لادیا۔

لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ
وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ
مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ
الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ
الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ
جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ
فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا
فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ
مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ
مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ
فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ
فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ
سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ
إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي
عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ
صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ
ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ
الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي
فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ
فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ
الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَنَاخَ
رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا
فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي
الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ
بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي
نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ

کیونکہ وہ لوگ سمجھتے تھے۔ کہ میں اسمیں (سوار)
ہوں۔ اور (اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ) عورتیں
اس زمانے میں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ بھاری
نہ ہوتی تھیں۔ اور ان کے جسم پر بہت گوشت
نہ ہوتا تھا۔ کہ وہ کھانا بھی بہت ہی تھوڑا کھاتی
تھیں۔ اس لئے لوگوں نے جب اس عماری
کو اٹھایا۔ تو اُنہوں نے ہودے کے بوجھ کو
کم نہ سمجھا۔ الغرض اُنہوں نے اس کو اٹھا کر
لاد دیا۔ اور (نیز ایک وجہ یہ بھی تھی۔) کہ میں
اُس زمانے میں کم سن لڑکی تھی۔ پھر وہ اونٹ
کو ہانک کر چل دیئے۔ اتنے میں لشکر کے
نکل جانے کے بعد مجھے اپنا ہار مل گیا۔ اور
میں اُن کے مقام پر آئی۔ تو وہاں کوئی بھی نہ
تھا۔ تب میں نے اپنے ہی مقام پر جانیکا قصد
کر لیا۔ جہاں میں پہلے تھی۔ کیونکہ مجھے خیال
تھا۔ کہ وہ لوگ مجھے جلد ہی ڈھونڈینگے۔ اور
جب نہ پائینگے تو میرے ہی پاس لوٹ کر
آجائینگے۔ پس اس حالت میں کہ میں بیٹھی ہوئی
تھی (نیند کے باعث مجھے اپنی آنکھیں بھاری
معلوم ہونے لگیں۔ اور میں سو گئی۔ تو صفوان
بن معطل سلمی وذکوانی جو لشکر کے پیچھے تھے۔
وہ صبح کو میری منزل پر پہنچے۔ اور اُنہوں نے
ایک سوتے ہوئے شخص کا جسم دیکھا تو میرے
پاس آگئے۔ اور وہ مجھے حجاب کے حکم سے پہلے
دیکھا کرتے تھے (اسلئے مجھے پہچان گئے) میں
اُن کے استرجاع (یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھنے) سے بیدار ہوئی۔ اُنہوں نے اپنا اونٹ

هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ
عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ
فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ
بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ
فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ
وَيَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا
أَرَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي
كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ
أَمْرَضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ
فَيَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ لَا أَشْعُرُ
بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى
نَقِهْتُ فَخَرَجْتُ أَنَا وَ
أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ
مُتَبَرَّزُنَا لَا نَخْرُجُ إِلَّا
لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ
أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ
بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ
الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي
التَّنَزُّهِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَ
أُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ نَمْشِي
فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ
تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا
بِئْسَمَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا
شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهْ
أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا فَأَخْبَرَتْنِي
بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ

بٹھلا دیا۔ اور اسکی اگلی ٹانگ پر پاؤں رکھ دیا۔
(تاکہ چڑھنا آسان ہو جائے) میں سوار ہو گئی۔ اور وہ
میرے اونٹ کو ہانکتے ہوئے (پیادہ پا) چلتے
رہے۔ یہانتک ہم لشکر میں پہنچ گئے۔ جہاں وہ
بعد اسکے دوپہر میں فروکش ہوئے تھے۔ پس جن
لوگوں نے ہلاک ہونا تھا ہلاک ہو گئے (یعنی میرے
اور صفوان کے ساتھ تہمت لگائی) اور جس شخص
نے یہ طوفان اُٹھایا۔ وہ عبد اللہ بن اُبی بن سلول
(منافق) تھا۔ جب ہم لوگ مدینہ میں پہنچ گئے۔ تو
میں ایک مہینے تک بیمار رہی۔ اور لوگ اہل
افک کا قصہ مشہور کرتے تھے۔ مجھے اپنی بیماری
میں بارہا خیال آتا تھا کہ کیا باعث ہے کہ
میں (اپنے اوپر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اب وہ
مہربانیاں نہیں دیکھتی جو میں اپنی بیماری کے
وقت آپ سے دیکھا کرتی تھی۔ صرف آپ تشریف
لاتے ہیں۔ اور سلام کرتے ہیں۔ اور بعد اسکے
فرماتے ہیں "تم کیسی ہو" مجھے اس میں اور کسی
بات کا علم نہ تھا (یعنی ناخوشی کی وجہ معلوم نہ تھی)
حتےٰ کہ قدرے تندرست ہو کر ایک دن میں اور
مسطح کی والدہ مناصع کی طرف (جو ہمارے پاخانے
تھے) گئیں ہم رات ہی رات کو (قضائے حاجت
کے لئے) جایا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ اس سے
پہلے کا ہے کہ ہمارے مکانات کے قریب
پاخانے بنائے جائیں۔ اور ہمارا معاملہ (جنگل
جانے کے بارے میں یا (یہ کہا کہ) قضائے
حاجت کے بارے عرب قدیم کی مثل تھا۔ پس
میں اور مسطح کی ماں جو ابو رہم کی بیٹی تھیں۔

مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا
رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ
كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ
لِي إِلَى أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا
حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ
الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ
لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ
لِأُمِّي مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهِ
فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي
عَلَى نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللهِ
لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ
وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا
وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ
عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ
وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا
قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ
حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي
دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ
أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ
بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ
الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ
أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ

چلے آرہے تھے۔ کہ وہ اپنی چادر میں اُلجھ کر گر
پڑیں۔ اور اُنہوں نے کہا مسطح ہلاک ہو جائے
میں نے اُن سے کہا۔ تم نے یہ بُرا کہا۔ کہ تم ایسے
شخص کو گالی دیتی ہو جو جنگ بدر میں شریک
ہو چکا ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ بی بی! کیا تم نے
سُنا نہیں۔ کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ پھر انہوں
نے مجھے اہل افک کی گفتگو سے مطلع کیا۔ تو
اس (کے سُننے) سے میری بیماری پر اور بیماری
بڑھ گئی۔ چنانچہ جب میں اپنے گھر لوٹ کر آئی
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس
آئے۔ اور اُنہوں نے سلام کر کے فرمایا "تم کیسی
ہو؟" تو میں نے عرض کی۔ آپ مجھے اجازت
دیجئے کہ میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں یہ چاہتی
تھی۔ کہ اپنے والدین کے ہاں سے اس خبر کی
تصدیق کروں۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے مجھے اجازت دیدی۔ اور میں اپنے
والدین کے ہاں چلی گئی۔ اور جا کر اپنی والدہ
سے وہ سب باتیں بیان کیں۔ جن کا وہ لوگ
چرچا کر رہے تھے۔ اُنہوں نے کہا۔ بیٹی! تم
اپنی جان پر سختی نہ کرو۔ خدا کی قسم کم ہی کوئی
حسین عورت کسی شخص کے پاس ایسی ہوتی ہے
کہ وہ مرد اسکو دوست رکھتا ہو۔ اور اُس
عورت کی سوکنیں بھی ہوں۔ اور وہ سوکنیں
اُسکی بُرائیاں نہ کرتی ہوں۔ میں نے کہا سُبحان
اللہ! (میری سوکنوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ)
اور لوگ اسکا چرچا کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رض

عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ
مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ
أُسَامَةُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللهِ
وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ
اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا
كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ
تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ هَلْ
رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيبُكِ
فَقَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا
أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا قَطُّ
أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ
السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ
فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ
فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ
مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ
سَلُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنِي
مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ
فِي أَهْلِي فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ
ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ

کہتی ہیں۔ کہ میں نے وہ رات اسطرح گذاری
کہ صبح تک میرا آنسو نہ تھمتا تھا۔ اور نہ مجھے
نیند آتی صبح ہوئی۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے علیؓ بن ابی طالب اور اسامہؓ بن زید
کو بلایا جبکہ وحی میں دیر ہوئی۔ اور آپ اُن
سے اپنی بی بی (مجھ عائشہؓ) کے فراق کی بابت
مشورہ کرتے تھے جس میں اُسامہ نے تو اُسی
کے موافق مشورہ دیا۔ جو آپکے دل کی کیفیت
کے مطابق تھا (یعنی اپنی بیبیوں کے ساتھ
محبت فرماتے تھے) اور کہا۔ یا رسول اللہ! وہ
آپ کی بیوی ہیں۔ اور خدا کی قسم ہم اُن میں
سوائے اچھائی کے اور کچھ نہیں جانتے لیکن
علیؓ بن ابیطالب نے کہا۔ یا رسول اللہ! اللہ
آپ پر ہرگز تنگی نہیں کرتا۔ اور عورتیں انکے
سوا بھی بہت ہیں۔ اور آپ لونڈی (بریرہ)
سے پوچھئے۔ وہ آپسے سچ سچ بیان کردیگی
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلا کر
فرمایا "بریرہ! کیا تم نے عائشہؓ میں کوئی بات
دیکھی ہے جو تمہیں شک دلائے"؟ بریرہ نے
کہا۔ نہیں۔ قسم ہے اس (خدا) کی جس نے
آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے اُن میں
کوئی ایسی بات نہیں دیکھی۔ جس سے میں اُن
پر عیب لگاؤں۔ سوا اس کے کہ وہ کم سن لڑکی
ہیں۔ (اپنے گھر تک کی خبر نہیں رکھتیں یہتے
کہ آٹا گوندھ کر (ویسا ہی چھوڑ کر) سو جاتی
ہیں۔ بکری آتی ہے اور اسکو کھا جاتی ہے
پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت

يدخل على أهلي إلا معي فقام سعد بن معاذ فقال يا رسول الله أنا والله أعذرك منه إن كان من الأوس ضربنا عنقه وإن كان من إخواننا من الخزرج أمرتنا ففعلنا فيه أمرك فقام سعد بن عبادة وهو سيد الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن احتملته الحمية فقال كذبت والله لا تقتله ولا تقدر على ذلك فقام أسيد بن الحضير فقال كذبت لعمر الله والله لنقتلنه فإنك منافق تجادل عن المنافقين فثار الحيان الأوس والخزرج حتى هموا ورسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فنزل فخفضهم حتى سكتوا وسكت وبكيت يومي لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم فأصبح عندي أبواي وقد بكيت ليلتين ويوما حتى أظن أن البكاء فالق

کھڑے ہو گئے۔ اور عبد اللہ بن اُبی بن سلول کے مقابلہ میں (جس نے یہ طوفان برپا کیا تھا) امداد طلب فرمائی اور فرمایا وہ اُس شخص کے مقابلہ میں جس کی اذیت میرے گھر والوں کے بارے میں مجھے پہنچی ہے۔ کون میری مدد کرتا ہے۔ خدا کی قسم میں اپنے گھر والوں میں سوائے اچھائی کے اور کچھ نہیں جانتا۔ اور وہ میرے گھر میں بغیر میری معیت (ہمراہی) کے جاتا بھی نہ تھا۔ اس پر سعدؓ کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! بخدا ہم اسکے مقابلہ میں آپ کی مدد کرینگے۔ اگر وہ قبیلۂ اوس سے ہوا۔ تو ہم اُسکی گردن مار دینگے۔ اور اگر ہمارے بھائیوں خزرجیوں سے ہوا تو آپ اسکے بارے میں جو کچھ حکم دینگے۔ ہم اُسکی تعمیل کرینگے۔ اس پر سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے جو قبیلۂ خزرج کے سردار تھے۔ اور اس سے پہلے وہ اچھے آدمی تھے۔ مگر انہوں نے قومی حمیت سے برانگیختہ ہو کر کہا۔ خدا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے۔ تم نہ اُسے قتل کرو گے اور نہ ہی تم اس بات پر قدرت رکھتے ہو۔ اس پر اُسید بن حضیر کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے۔ ہم بیشک اسکو قتل کر ڈالینگے۔ تو منافق ہے جو منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے۔ پس دونوں قبیلۂ اوس اور خزرج بگڑ گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے باہم لڑنے کا ارادہ کر لیا۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو منبر پر تھے اُتر کر

كَبِدِيْ قَالَتْ فَبَيْنَمَا
هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا
اَبْكِيْ اِذَا اسْتَأْذَنَتْ امْرَأَةٌ
مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا
فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ فَبَيْنَمَا
نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ
مِنْ يَوْمِ قِيْلَ لِيْ مَا قِيْلَ
قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا
لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ
بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ
قَالَ يَا عَائِشَةُ لَقَدْ بَلَغَنِيْ
عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ
بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَ
اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ
فَاسْتَغْفِرِيْ اللهَ وَتُوْبِيْ
اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ
بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ
عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ
قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ
مِنْهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِاَبِيْ
اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللهِ
مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُنکو خاموش کرادیا۔ اور وہ چُپ ہو گئے۔ اور
آپنے بھی سکوت فرمایا۔ حضرت عائشہ رض
فرماتی ہیں کہ میں اُس روز بھی تمام دن روتی
رہی۔ نہ میرا آنسو تھمتا تھا اور نہ مجھے نیند
آتی تھی۔ پھر صبح کو میرے ماں باپ میرے
پاس آئے۔ اور میں ایک دن ایک رات روچکی
تھی۔ اور آنسو برابر جاری تھے۔ اتنے کہ میں
خیال کرتی تھی کہ یہ میرا رونا میرے کلیجے کو
شق کردیگا۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں۔ اسی
حال میں کہ وہ دونو میرے پاس بیٹھے ہوئے
تھے اور میں رو رہی تھی۔ یکایک ایک انصاری
خاتون نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں
نے اُسے اجازت دی تو وہ بھی میرے ساتھ
بیٹھکر رونے لگی۔ پس اس حال میں کہ ہم اسطرح
رو رہے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ اور جس روز سے آپکے
(میری نسبت) کہا گیا تھا جو کچھ کہ کہا گیا تھا۔
آپ میرے پاس نہ بیٹھتے تھے۔ اور آپنے ایک مہینے
تک (انتظار وحی) توقف کیا۔ مگر میرے
بارے میں کچھ وحی نازل نہ ہوئی۔ حضرت عائشہ رض
کہتی ہیں۔ پھر آپنے تشہد پڑھا۔ اور بعد ازاں
فرمایا۔ اے عائشہ رض! مجھے تمہاری نسبت
ایسی ایسی خبر پہنچی ہے۔ پس اگر تم اس سے
بری ہو تو عنقریب ہی اللہ تمہیں بری کردیگا
اور اگر تم کسی گناہ میں آلودہ ہو گئی ہو۔ تو اللہ
سے استغفار کرو۔ اور اُسکی طرف رجوع کرو۔
کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیتا ہے

فَقُلْتُ لِاُمِّيْ اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا
اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ
لَا اَقْرَأُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ
فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ
بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِيْ اَنْفُسِكُمْ
وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ
لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اِنِّيْ لَبَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ
بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ
لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اَنِّيْ لَبَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّيْ وَ
اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا
اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ اِذْ قَالَ فَصَبْرٌ
جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى
مَا تَصِفُوْنَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ
عَلٰى فِرَاشِيْ وَاَنَا اَرْجُوْا
اَنْ يُبَرِّئَنِيَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ
وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ اَنْ يُنْزِلَ
فِيْ شَاْنِيْ وَحْيًا يُتْلٰى وَلَاَنَا
اَحْقَرُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ
يَتَكَلَّمَ بِالْقُرْاٰنِ فِيْ اَمْرِيْ
وَلٰكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَرٰى

اور بندا سکے توبہ کرتا ہے۔ تو اللہ اس کی توبہ
قبول کرلیتا ہے"۔ پس جب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم اپنی گفتگو ختم کر چکے۔ تو میرے آنسو
(یکا یک) خشک ہو گئے۔ حتیٰ کہ مجھے ایک
آنسو بھی معلوم نہ ہوتا تھا۔ اور میں نے اپنے
والد (حضرت صدیق اکبر) سے کہا۔ کہ آپ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے
جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا۔ بخدا میری سمجھ
میں نہیں آتا۔ کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو کیا جواب دوں؟ پھر میں نے اپنی ماں
سے کہا کہ تم میری طرف سے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا جواب دو۔ جو آپ
نے فرمائی ہے؟ انہوں نے بھی یہی کہا۔ کہ بخدا
میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ میں رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں؟ حضرت عائشہؓ
کہتی ہیں۔ پس میں نے کہا (حالانکہ میں ایک
کم سن لڑکی تھی۔ اور بہت قرآن بھی پڑھی
ہوئی نہ تھی) خدا کی قسم مجھے معلوم ہے کہ آپ
نے لوگوں سے اس بات کو سنا ہے جسکا لوگ
چرچا کر رہے ہیں اور وہ آپکے دلوں میں جم
گئی ہے اور آپ لوگوں نے اسے سچ سمجھ لیا
ہے۔ اور بیشک اگر میں آپسے کہونگی۔ کہ میں
اس سے بری ہوں۔ اور بیشک میں بری ہوں
تو آپ لوگ مجھے سچا نہ سمجھینگے۔ اور تمہاری
خاطر اگر میں کسی بات کا اقرار کرلوں۔ اور اللہ
جانتا ہے۔ کہ میں بیشک اس سے بری ہوں
تو یقیناً آپ لوگ مجھے سچا سمجھیں گے ۴۳

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ رُؤْیَا
یُبَرِّئُنِی اللّٰہُ
بِھَا فَوَاللّٰہِ مَا رَامَ
مَجْلِسَہٗ وَلَا خَرَجَ
اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ
حَتّٰی اُنْزِلَ عَلَیْہِ
الْوَحْیُ فَاَخَذَہٗ مَا
کَانَ یَاْخُذُہٗ مِنَ
الْبُرَحَاءِ حَتّٰی اِنَّہٗ
لَیَتَحَدَّرُ مِنْہُ مِثْلُ
الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِیْ
یَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّیَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَضْحَکُ
فَکَانَ اَوَّلَ کَلِمَۃٍ
تَکَلَّمَ بِھَا اَنْ قَالَ
لِیْ یَا عَائِشَۃُ اِحْمَدِی
اللّٰہَ فَقَدْ بَرَّأَکِ اللّٰہُ
فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ قُوْمِیْ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لَا وَاللّٰہِ لَا اَقُوْمُ اِلَیْہِ
وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰہَ
فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
اِنَّ الَّذِیْنَ جَاءُوْا
بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِنْکُمْ ﴿۱۱﴾

اور خدا کی قسم میں اپنی اور آپ کی مثال کچھ نہیں پاتی
مگر یوسف کے والد اور اُنکے بھائیوں کی حالت)
کی جبکہ اُن کے والد نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ
وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝
بعدازاں میں نے اپنے بستر پر کروٹ لی - اور
میں امید رکھتی تھی کہ اللہ مجھے بری کر دیگا -
مگر بخدا مجھے یہ خیال نہ تھا - کہ میرے بارے میں
وحی نازل ہوگی - یعنی اپنے آپ کو اس قابل نہ
سمجھتی تھی - کہ قرآن میں میرے معاملہ کا ذکر ہوگا
بلکہ میں اس بات کی امید رکھتی تھی - کہ رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سوتے میں کوئی خواب دیکھینگے
اور وہ خواب میری برأت کر دیگا - پس خدا کی
قسم ابھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مقام
سے ہٹے نہیں تھے - اور نہ گھر والوں سے کوئی
شخص باہر نکلکر گیا تھا - کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی
اور وہی حالتِ تکلیف آپؐ پر طاری ہوگئی -
(جو نزولِ وحی کے وقت) طاری ہوا کرتی تھی
حتےٰ کہ جاڑے والے دن میں آپ کی پیشانی
سے پسینہ مثل موتیوں کے ٹپکتا تھا - پس
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب وہ حالت
دُور ہوئی - تو آپؐ اسوقت ہنس رہے تھے -
اور سب سے پہلے جو الفاظ آپؐ نے مجھ سے فرمائے
وہ یہ تھے یہ عائشہؓ! تم اللہ کا شکر کرو -
بیشک اللہ تعالےٰ نے تم کو بری کر دیا ۔ میری
ماں نے مجھسے کہا - تم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے سامنے کھڑی ہو جاؤ - میں نے کہا بخدا
میں آپ کے سامنے کھڑی نہ ہونگی - اور نہ میں

الْاٰیَاتِ فَلَمَّا اَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا
فِیْ بَرَاءَتِیْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ
الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَكَانَ یُنْفِقُ عَلٰی
مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ
لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَاللّٰهِ
لَا اُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ
شَیْئًا اَبَدًا بَعْدَ
مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا یَاْتَلِ
اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی
الْقُرْبٰی اِلٰی قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ فَقَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰی وَاللّٰهِ
اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَ
اللّٰهُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحٍ
الَّذِیْ كَانَ یُجْرِیْ
عَلَیْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ سَاَلَ زَیْنَبَ
بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِیْ
فَقَالَ یَا زَیْنَبُ
مَا عَلِمْتِ مَا رَاَیْتِ
فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَ

خدا کے سوا کسی کا شکر کرونگی۔ پس اللہ تعالےٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا
بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ الآیہ (بیشک
وہ لوگ جنہوں نے یہ بہتان باندھا ہے تم ہی
سے ایک گروہ ہے) الغرض جب یہ آیتیں
اللہ نے میری بریت میں نازل فرمائیں۔ تو
ابوبکرؓ نے کہا (اور وہ مسطح بن اثاثہ کو بوجہ
اپنی قرابت کے کچھ امداد دیا کرتے تھے) کہ خدا
کی قسم میں مسطح کو بعد اسکے کہ اس نے عائشہ
کی نسبت ایسا کہا۔ کچھ نہ دیا کرونگا۔ اس پر
یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا یَاْتَلِ اُولُو
الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْا
اُولِی الْقُرْبٰی "الی قولہ" وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ "تک۔ اور جو تم میں سے بزرگی والے
اور وسعت والے اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک
کرنے سے باز نہ آئیں۔ کیا وہ نہیں چاہتے کہ
اللہ انہیں بخشدے؟ تو ابوبکرؓ نے کہا۔
ہاں بخدا میں چاہتا ہوں۔ کہ اللہ مجھے بخش
دے۔ چنانچہ انہوں نے مسطح کو وہی کچھ دینا
شروع کر دیا۔ جو اُن کو پہلے دیا کرتے تھے۔ اور
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُم المومنین
حضرت زینب بنت جحش سے میرے معاملہ کی
نسبت فرمایا" اے زینب تم (اس معاملہ کے
متعلق) کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟"
انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں کان اور
آنکھ کو (جھوٹ سے) بچاتی ہوں۔ بخدا میں
اُن میں سوائے اچھائی کے کچھ نہیں جانتی۔

بَصَرِي وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمَا إِلَّا خَيْرًا۔ قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ زینبؓ میری ہمسر تھیں (یعنی جمال اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاں مرتبہ میں میرے برابر تھیں) مگر اللہ نے اُنکو پرہیزگاری کے باعث (میری بدگوئی سے) بچا لیا ۔

ج — بیجا تعریف کرنے کی برائی

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيْبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ ۔

ابوبکرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا۔ ”تیری خرابی ہو۔ تونے (تعریف کیا کی) بلکہ اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی“۔ اور کئی مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا ”تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کی تعریف ضرور کرنا چاہے اُسے چاہیئے (یوں) کہے کہ فلاں شخص کو میں (ایسا) سمجھتا ہوں۔ اور اس (کی اندرونی حالت) کا حساب لینے والا اللہ ہی ہے اور میں خدا کے اوپر کسی کی تعدیل نہیں کرتا۔ میں اسکو ایسا ایسا سمجھتا ہوں بشرطیکہ وہ اس کی اس بات کو جانتا ہو“۔

ج — پندرہ سال سے کم عمر بچے کو جنگی خدمات سے معافی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اُحد کے دن اپنے سامنے بلایا۔ اور وہ اُس وقت چودہ برس کے تھے (وہ کہتے ہیں) آپ نے مجھے (شرکت جنگ کی) اجازت نہ دی۔ بعد اس کے خندق کے دن مجھے اپنے سامنے بلایا اور میں پندرہ برس کا تھا۔ تو آپ نے مجھے اجازت دے دی ۔

ج

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُسْهَمَ بَیْنَهُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّهُمْ یَحْلِفُ ◆

روایت ہے۔ کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر قسم پیش کی۔ تو وہ جلدی سے قسم کھانے پر مستعد ہو گئے پس آپ نے حکم دیا۔ کہ ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائے۔ کہ ان میں سے کون شخص قسم کھائے ◆

بہت سے قسم کھانے والوں میں سے بعض کا انتخاب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِیَصْمُتْ ◆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص قسم کھانا چاہے۔ وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے" ◆

ف
قسم اللہ ہی کی ہے

کِتَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا اَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا ◆

ام کلثوم بنتِ عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ جو شخص آدمیوں کے درمیان صلح کرا دے۔ اور اس میں کوئی عمدہ بات جھوٹ بھی کہدے تو کذاب نہیں ہے ◆

ف
دو آدمیوں کی صلح کیلئے نیک بات پر جھوٹ کہدینے کی اجازت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوْا حَتّٰی تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ قُبا والوں نے (ایک دفعہ) آپس میں جنگ کی۔ یہانتک کہ باہم پتھر مارے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دیگئی۔

ف
صلح حدیبیہ کا حال اور حضرت علی اور جعفر کی فضیلت کا اظہار

صلحنامہ حدیبیہ

وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ ◆

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوْكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ

تو آپ نے فرمایا "ہمیں لے چلو کہ اُن کے درمیان صلح کرا دیں" ◆

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا۔ تو مکہ والوں نے اس بات کو نہ مانا کہ آپ کو مکہ میں داخل ہونے دیں۔ حتےٰ کہ آپ نے ان سے اس بات پر فیصلہ کر لیا۔ کہ تین دن مکہ میں قیام کریں۔ پھر جب لوگوں نے تحریر لکھی۔ تو یہ لکھوایا۔ کہ یہ تحریر اس مضمون کی ہے۔ جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی ہے۔ تو مشرکوں نے کہا۔ کہ ہم اس بات کو قائم نہ رکھینگے۔ کیونکہ اگر ہم یہ جانتے کہ آپ خدا کے پیغمبر ہیں۔ تو ہم آپ کو (عمرے سے) نہ روکتے۔ آپ (تو صرف) محمد بن عبداللہ ہیں آپ نے فرمایا "میں خدا کا رسول ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں"۔ پھر آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا "تم رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دو"۔ انہوں نے کہا۔ نہیں۔ خدا کی قسم میں آپ کے نام کو کبھی نہ مٹاؤنگا۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ تحریر خود لے لی۔ اور لکھ دیا۔ کہ یہ اس مضمون کی تحریر ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے۔ کہ وہ مکہ میں ہتھیار کے ساتھ داخل نہ ہونگے۔ مگر تلوار میان کے اندر ہوگی۔ اور مکہ والوں سے اگر کوئی ان کے ہمراہ جانا چاہیگا۔ تو وہ اُسے اپنے ہمراہ نہ لیجائینگے۔ اور یہ کہ اپنے صحابہ میں سے کسی شخص کو جو وہاں رہنا چاہے منع نہ

أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ
يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا
مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ
بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ
أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ
اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى
الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ
يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ
لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا دُونَكِ
ابْنَةَ عَمِّكِ احْمِلِيهَا فَقَالَ
فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ
وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ
أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي
وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي
وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ
زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ
بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ
أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ
لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي
وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا
وَمَوْلَانَا ۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ

کریں گے"۔ پھر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ اور
مدتِ مقررہ گزر گئی۔ تو قریش حضرت علیؓ کے
پاس آئے اور کہنے لگے۔ تم اپنے صاحب یعنی
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ ہمارے
پاس سے چلے جائیں۔ کیونکہ مدت (مقررہ)
گزر گئی ہے۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ
سے باہر آ گئے۔ پھر حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپ
کے پیچھے اے چچا اے چچا کہتی ہوئی دوڑیں
تو اس کو حضرت علیؓ نے لے لیا۔ اور اس کا
ہاتھ پکڑ کے حضرت فاطمہؓ سے کہا "اپنے چچا
کی بیٹی کو لے لو۔ اور اسے اٹھا لو"۔ راوی
کہتا ہے۔ کہ پھر حضرت علیؓ زید اور جعفر نے
اسکی بابت باہم جھگڑا کیا۔ حضرت علیؓ کہتے
تھے۔ میں اس لڑکی کا زیادہ مستحق ہوں۔ یہ
میرے چچا کی بیٹی ہے۔ اور حضرت جعفرؓ
کہتے تھے۔ کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔
اور اسکی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ اور حضرت
زیدؓ نے کہا۔ کہ وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی
اسکی خالہ کو دلا دی۔ اور فرمایا "خالہ بمنزلہ
ماں کے ہے"۔ اور حضرت علیؓ سے آپ نے
فرمایا "تم مجھ سے ہو۔ اور میں تم سے ہوں"
اور حضرت جعفرؓ سے آپ نے فرمایا۔ تم میری
صورت اور سیرت دونو کے مشابہ ہو" اور
حضرت زیدؓ سے آپ نے فرمایا "تم میرے بھائی
اور میرے مولا ہو"۔

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضرت امام حسنؓ کی فضیلت

عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرٰى وَيَقُوْلُ إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو (ایک مرتبہ) منبر پر دیکھا۔ جبکہ حسن بن علی آپ کے پہلو میں تھے۔ آپ کبھی لوگوں کی طرف اور کبھی اُن کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ اور فرماتے "میرا یہ بیٹا سید ہے۔ اور امید ہے کہ اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرا دے گا"۔

نیک بات سے رُکنے کی قسم ناقابل عمل ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ فِيْ شَيْءٍ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَهٗ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ جھگڑنے والوں کی بلند آوازیں (مسجد کے) دروازے پر سُنیں۔ اور ان میں (آپ کو یہ معلوم ہوا کہ) ایک شخص دُوسرے (قرض میں) کمی چاہتا ہے اور نرمی طلب کرتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے۔ کہ خدا کی قسم ایسا نہ کرونگا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے! اور فرمایا "یہ اس امر پر خدا کی قسم کھانے والا کہ وہ کھلی بات نہ کریگا کہاں ہے" تو اُس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں (اچھا اب میں راضی ہوں کہ) جو کچھ میرا حریف چاہے اُسے دیدونگا۔

كِتَابُ الشُّرُوطِ

شرطوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوْطِ أَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ ٭

عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب شرطوں میں زیادہ حقدار پورا کرنے میں وہ شرط ہے جسکے ذریعہ سے تم نے شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کیا ہو" ٭

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ وَإِنِّيْ أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِيْ

ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی رضؓ سے روایت ہے۔ یعنی ان دونوں نے بیان کیا کہ ایک شخص اعراب میں سے آکر کہنے لگا۔ یارسول اللہ! میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے لئے کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ اسکے فریق ثانی نے کہا۔ جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ کہ ہاں آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے اور مجھے اجازت دیجئے۔ (کہ میں اپنا حال بیان کروں) پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اچھا (اپنا حال) کہ ڈالو" اس نے کہا۔ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا۔ اس نے اس کی بی بی سے زنا کیا اور مجھ سے لوگوں نے بیان کیا۔ کہ میرے بیٹے پر رجم واجب ہے

مہر ادا کرنے کی تاکید

زنا کی سزا

الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي مِائَةُ جَلْدَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ أُغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ ٭

پس میں نے اسکی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی (اُس شخص کو) دیدی۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا۔ تو اُنہوں نے بیان کیا کہ میرے بیٹے پر سو دُرّے اور ایک سال کی جلاوطنی واجب ہے اور اسکی بی بی پر رجم واجب ہے اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں تم دونو کے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کئے دیتا ہوں۔ کہ لونڈی اور سو بکریاں تو تجھے واپس ملجائینگی۔ مگر تیرے بیٹے پر سو دُرّے اور جلاوطنی کا حکم دیا جائیگا۔ اور اے انیس! تم اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ۔ اگر وہ اقرار کرے تو اُسے سنگسار کر دینا" حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ وہ اسکے پاس گئے تو اُس نے اقرار کرلیا۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے حکم دیا۔ اور وہ سنگسار کر دیگئی۔

ایک فریق کی عہد شکنی سے فریق ثانی بھی شرط کا پابند نہیں رہتا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهٖ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ

ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ جب خیبر والوں نے عبداللہ بن عمرؓ کے (یعنی میرے) ہاتھ پاؤں میں ضرب پہنچائی۔ تو حضرت عمرؓ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوگئے۔ اور کہا بے شک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے اُن کے مالوں کی بابت معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تم کو قائم رکھیگا ہم بھی تم کو قائم رکھینگے۔ اور اس وقت یہ واقعہ پیش آیا۔ کہ (عبداللہ بن عمرؓ اپنی جائداد پر جو وہاں ہے گئے۔ تو اُن پر رات کے وقت ظلم کیا گیا۔ اور اُن کے دونو ہاتھ اور پاؤں توڑ

يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا
هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ
هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا
وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ
فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذَالِكَ
أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ
فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا
مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ
وَشَرَطَ ذَالِكَ لَنَا فَقَالَ
عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيْتُ
قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ
تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً
بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ
هٰذِهٖ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ
فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ
اللهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَ
أَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ
لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَ
إِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ أَقْتَابٍ
وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَالِكَ ۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ
وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى إِذَا

دبیے گئے۔ اور ان یہودیوں کے سوا کوئی ہمارا
دشمن وہاں نہیں ہے۔ اور ہمارا شبہ ان ہی پر
ہے۔ اور اب میں ان کا جلاوطن کر دینا مناسب
سمجھتا ہوں۔ چنانچہ جب حضرت عمرؓ نے اس
بات کا پختہ ارادہ کرلیا۔ تو ابوحقیق کی اولاد
میں سے کوئی شخص آیا۔ اور اُس نے کہا۔ اے
امیرالمومنین! کیا آپ ہم کو نکالے دیتے ہیں؟
حالانکہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے ہم کو قائم
کیا تھا۔ اور (یہاں کے) مالوں کی بابت ہم سے
معاملہ کیا تھا۔ اور اس بات کی ہمارے لئے
شرط کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا "کیا تم یہ
سمجھتے ہو۔ کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کا یہ قول بھول گیا۔ (جو آپ نے تجھ سے فرمایا
تھا) کہ اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔ جب تو خیبر
سے نکالا جائیگا۔ اور تیرا اونٹ تجھے کئی راتوں
میں پے درپے لئے پھریگا" اُس نے کہا۔
یہ تو ابوالقاسم (یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم) کا مذاق تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا "دشمنِ
خدا! تو جھوٹ بولتا ہے۔ پس حضرت عمرؓ
نے اُن کو جلاوطن کر دیا۔ اور میوہ جات۔
اونٹ۔ اسباب۔ عماریوں اور رسیوں کی قسم
میں سے اور جو کچھ بھی اُن کا تھا۔ اُس کی
اُنہیں قیمت دیدی۔

۱۸ سہ
واقعاتِ حدیبیہ

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی
اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم حدیبیہ میں تشریف لے جا رہے
تھے۔ کہ آپ نے اثنائے راہ میں (بطور معجزہ)

كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ
بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ
طَلِيْعَةٌ فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ
فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ
حَتّٰى اِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ
فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا
لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ
بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ
مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ
فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَاَلَحَّتْ
فَقَالُوْا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ
الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ
الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ
وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ
فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا
اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا
فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ
حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ
عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ
يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا

فرمایا: "خالد بن ولید (یہ اُس زمانے میں نامسلم تھے)
مقام غمیم میں قریش کے سواروں کے ساتھ مقدمۃ الجیش
ہیں۔ پس تم اپنی طرف چلو (اسی طرف خالد
تھے) چنانچہ خدا کی قسم خالد کو مسلمانوں کا آنا بھی
معلوم نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ لشکر کا غبار اُنکے
پاس پہنچا۔ تو اُن کو معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ اور وہ فوراً قریش کو خبر دینے
کیلئے چل دیئے۔ مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم برابر
چلے جا رہے تھے۔ حتےٰ کہ جب آپ اُس پہاڑی
پر پہنچے جس کے اوپر سے ہو کر مکہ میں اُترتے
تھے۔ تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ اس پر لوگوں
نے کہا۔ حَلْ حَلْ (یہ کلمہ اہل عرب اونٹ کو
ہانکنے کیلئے استعمال کرتے ہیں) مگر اونٹنی نے
جنبش نہ کی۔ صحابہ نے کہا قصویٰ (آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام ہے) اَڑ بیٹھ گئی
قصویٰ بیٹھ گئی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: "قصویٰ (آپ سے آپ) نہیں بیٹھی۔ نہ اُسکی
یہ عادت تھی۔ بلکہ اُسے اُس ذات نے روکا ہے
جس نے ہاتھی روکا تھا" (ہاتھی سے مراد وہ
ہاتھی ہے جو کعبہ کے گرانے کیلئے ابرہہ بن صباح
لایا تھا) پھر آپ نے فرمایا: "قسم ہے اُسکی جسکے
ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر کفار قریش مجھ
سے کسی ایسی بات کا سوال کرینگے کہ جس میں
وہ اللہ کی حرام[ف] کی ہوئی چیزوں کی تعظیم کریں۔ تو
میں اُنکی اس بات کو منظور کر لونگا" اس کے
بعد آپ نے اس (اونٹنی) کو ڈانٹا۔ تو اُس نے

ف یعنی حرم میں لڑائی ترک کر دینگے۔

فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى
نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ
كِنَانَتِهٖ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ
يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ
يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا
عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ
جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ
الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهٖ
مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوْا عَيْبَةَ
نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ
فَقَالَ إِنِّيْ تَرَكْتُ كَعْبَ ابْنَ
لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوْا
أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ وَ
مَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ وَ
هُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ
عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا
لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّا
جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَإِنَّ قُرَيْشًا
قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ
بِهِمْ فَإِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُهُمْ
مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ
النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَاءُوْا
أَنْ يَدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ

جست کی۔ اور وہ سب کی طرف سے ہٹ گئی۔
یہاں تک کہ حدیبیہ کے کنارے ایک ایسے گڑھے
پر ٹھیر گئے جس میں بہت کم پانی تھا چنانچہ
لوگ اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لینے لگے۔
تو تھوڑی ہی دیر میں اسے صاف کر دیا۔ اور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیاس کی شکایت
کی۔ جس پر آپ نے ایک تیر اپنی ترکش سے نکال
دیا۔ اور انکو ارشاد فرمایا "اس کو اس پانی میں
گاڑ دیں" پس خدا کی قسم پانی اُن کیلئے جوش
کرنے لگا۔ یہاں تک کہ سب لوگ خوب سیراب
ہو گئے۔ اور وہ اسی حال میں تھے۔ کہ بُدیل بن
ورقاء خزاعی اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ
خزاعہ سے آیا۔ اور یہ لوگ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے خیرخواہ تہامہ کے لوگوں میں سے
تھے۔ اس نے کہا۔ میں نے کعب بن لوی اور
عامر بن لوی کو (اس حال میں) چھوڑا ہے کہ
وہ حدیبیہ کے عمیق چشموں پر فروکش ہیں اور انکے
ہمراہ دودھ والی اونٹنیاں ہیں (یعنی ہر طرح
سے اُن کا سامان درست ہے) اور وہ لوگ
آپ سے جنگ کرنا اور آپ کو
کعبہ سے روکنا چاہتے ہیں۔ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہم کسی سے لڑنے
کیلئے نہیں آئے۔ بلکہ عمرہ کرنے آئے ہیں
اور بیشک قریش کو لڑائی نے کمزور کر دیا ہے
اور اُن کو (بہت کچھ) نقصان پہنچایا ہے پس
اگر وہ چاہیں۔ تو میں اُن سے کوئی مدت
مقرر کر لوں۔ اور (بعد اس مدت کے) وہ

النَّاسُ فَعَلُوْا وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا
وَإِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ
لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا
حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ وَ
لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ فَقَالَ
بُدَيْلٌ سَاُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُوْلُ
قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى قُرَيْشًا
قَالَ اِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ
هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ
قَوْلًا فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَعْرِضَهٗ
عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ
لَاحَاجَةَ لَنَا اَنْ تُخْبِرَنَا
عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذُوْو الرَّأْيِ
مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ
قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا
فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ
بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ
اَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوْا بَلٰى
قَالَ اَوَ لَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوْا
بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُوْنِيْ
قَالُوْا لَا قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اَنِّي اسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ عُكَاظٍ
فَلَمَّا بَلَّحُوْا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ
بِاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَمَنْ اَطَاعَنِيْ
قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ هٰذَا
قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ

میرے اور کفار عرب کے درمیان دخل نہ دیں۔
(یعنی میرے اور اُن کے درمیان جنگ ہو)
پس اگر میں غالب ہو جاؤں اور وہ چاہیں تو
اس دین میں داخل ہوں جس میں اور لوگ
داخل ہوئے ہیں۔ اور میں غالب آؤں۔ تو پھر
وہ آرام اُٹھائیں۔ (کیونکہ) اس صورت میں اُنکا
اصلی مقصد حاصل ہو جائیگا۔ اور اگر وہ لوگ
اس بات کو منظور نہ کرینگے۔ تو قسم ہے اُسکی
جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں اپنی اسی
حالت میں اُنکے ساتھ لڑونگا۔ یہاں تک
کہ میں قتل کر دیا جاؤں۔ اور بیشک اللہ اپنے
دین کو جاری کریگا"۔ اس پر بُدیل نے کہا۔
جو کچھ آپ فرماتے ہیں۔ میں قریش سے جاکر
کہدونگا۔ چنانچہ وہ گیا۔ اور قریش کے پاس
پہنچکر کہا۔ ہم تمہارے پاس اُس شخص کے
پاس سے آرہے ہیں۔ اور ہم نے اُنہیں کچھ
کہتے ہوئے سُنا ہے۔ اگر تم چاہو تو
وہ گفتگو تم سے ظاہر کریں ......
اس پر کچھ بیوقوف لوگوں نے کہا۔ ہمیں اس
کی کچھ حاجت نہیں کہ تم ہمیں انکی کسی بات کی
خبر دو۔ مگر اُن میں سے عقلمند لوگوں نے کہا
اچھا جو کچھ تم نے اُنہیں کہتے ہوئے سُنا ہے
بیان کر دو۔ بُدیل نے کہا۔ میں نے اُنہیں
ایسا ایسا کہتے ہوئے سُنا ہے۔ پھر جو کچھ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ وہ اُن
سے بیان کر دیا۔ تو عروہ بن مسعود کھڑے
ہو گئے۔ اور اُنہوں نے کہا۔ اے لوگو! کیا

اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِيهِ
فَقَالُوا ائْتِهِ فَأَتَاهُ فَجَعَلَ
يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا
مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ
عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ أَيْ مُحَمَّدُ
أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ
أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ
مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَهْلَهُ
قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى
فَإِنِّي وَاللهِ لَأَرَى وُجُوهًا
وَإِنِّي لَأَرَى أَشْوَابًا مِنَ
النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفِرُّوا
وَيَدَعُوكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ امْصَصْ
بِظْرَ اللَّاتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ
عَنْهُ وَنَدَعُهُ فَقَالَ
مَنْ ذَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ
أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ
عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا
لَأَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ
يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا
تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَ
الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ

میں تمہارا بیٹا نہیں ہوں؟ ان لوگوں نے
کہا ہاں۔ پھر عروہ نے کہا۔ کیا تم میرے باپ
(کی مثل) نہیں ہو؟ اُن لوگوں نے کہا بیشک۔
عروہ نے کہا۔ کیا تم مجھ سے (کسی قسم کی)
بدظنی رکھتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا۔ نہیں۔
عروہ نے کہا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے
(مقام) عکاظ والوں کو تمہاری مدد کے لئے
بُلایا۔ مگر جب اُنہوں نے میرا کہا نہ مانا۔ تو
میں اپنے اعزہ اور اولاد کو اور جس نے میرا کہا
مانا، تمہارے پاس لے آیا۔ اُنہوں نے کہا
ہاں (یعنی یہ سب باتیں صحیح ہیں) عروہ نے
کہا۔ پس اُس شخص (یعنی رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم) نے تمہارے سامنے ایک اچھی
بات پیش کی ہے۔ اسے منظور کر لو۔ اور
اجازت دو۔ کہ میں اُسکے پاس جاؤں۔ سب
لوگوں نے کہا۔ اچھا تم اُسکے پاس جاؤ۔
چنانچہ عروہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا۔ اور آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ تو حضور
نے ویسی ہی گفتگو (اس سے بھی) کی۔
جیسی بُدیل سے کی تھی۔ جس پر عروہ نے کہا
اے محمدؐ! (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ بتاؤ۔ کہ
اگر تم اپنی قوم کی جڑھ بالکل کاٹ ڈالو گے
(تو اس سے کیا فائدہ ہوگا؟) کیا تم نے
اپنے پہلے کسی عرب کو سُنا ہے کہ اُس نے
اپنی قوم کا استیصال کیا ہو۔ اور اگر
کوئی (دوسری) بات ہوئی۔ (یعنی تم مغلوب
ہو گئے اور بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے) کیونکہ

عَلٰى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ
وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا
أَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ إِلٰى
لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ
يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ
لَهُ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ
رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا
قَالُوا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ
فَقَالَ أَيْ غُدَرُ أَلَسْتُ أَسْعٰى
فِيْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ
صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ
ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَّا الْإِسْلَامُ
فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ
فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ
إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ
أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ
قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً

میں تمہارے ہمراہ ایسے مختلف لوگ دیکھ
رہا ہوں۔ جو بھاگنے کے عادی ہیں۔ اور وہ
تمہیں (تنہا) چھوڑ دینگے۔ حضرت ابو بکرؓ
نے (یہ سن کر) عروہ کو لات کی شرمگاہ چوس
کی گالی دے کر (جو عرب میں سخت گالی
سمجھی جاتی تھی) کہا۔ کیا ہم رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم (کے ساتھ) سے بھاگ جائینگے۔
اور انہیں تنہا چھوڑ دینگے؟ عروہ نے پوچھا
یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ابو بکرؓ ہیں
عروہ نے کہا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں
میری جان ہے۔ اگر تمہارا ایک احسان مجھ
پر نہ ہوتا۔ جسکا معاوضہ میں نے تم کو نہیں
دیا۔ تو میں ضرور تم کو سخت جواب دیتا۔
حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں۔ کہ پھر عروہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔
اور جب وہ آپ سے بات کرتا تھا۔ تو .....
آپ کی ڈاڑھی میں ہاتھ ڈال دیتا تھا۔ اور
مغیرہ بن شعبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سر
کے پاس کھڑے تھے۔ جن کے ہاتھ میں
تلوار اور سر پر خود تھا۔ پس جب عروہ اپنا
ہاتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی کی طرف
بڑھاتا۔ تو مغیرہ اس کے ہاتھ کو تلوار کا نچلا حصہ
مار دیتے۔ اور کہتے کہ اپنا ہاتھ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی سے ہٹا لے
یہ سن کر عروہ نے اپنا سر اٹھایا۔ اور پوچھا
یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ مغیرہ بن شعبہ
تو عروہ نے کہا اے بیوفا۔ کیا میں تیری

إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ
فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ
وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ
ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا
تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ
عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ
خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ
وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ
النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ
عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ
أَيْ قَوْمِ وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ
عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ
عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى
وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ
مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ
أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللهِ إِنْ
يَتَنَخَّمُ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ
فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ
فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَ
جِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ
ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ
كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى
وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ
خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ
وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ
تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ

بیوفائی کی فکر میں نہیں ہوں۔ اور مغیرہ زمانہ
جاہلیت میں کچھ لوگوں کے پاس نشست و
برخاست کرتے تھے۔ پھر اُن کو قتل کر ڈالا۔
اور اُن کے مال لے لئے۔ بعد اسکے وہ اسلام
لائے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
"اسلام کو میں قبول کئے لیتا ہوں مگر مال
کی نسبت معاف کرنیکا مجھے کچھ اختیار نہیں
ہے" اسکے بعد عروہ گوشۂ چشم سے رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے لگا
راوی کہتا ہے۔ پس (اس نے دیکھا۔ کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب تھوکتے
تھے۔ تو صحابہ میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ
پر پڑتا تھا۔ اور وہ اُسے اپنے چہرے اور
بدن پر مل لیتا تھا۔ اور جب آپ انہیں
کوئی حکم دیتے تو وہ بہت جلد اسکی تعمیل
کر دیتے تھے۔ جب آپ وضو کرتے تھے
تو وہ لوگ آپکے وضو کے بچے ہوئے پانی
لینے پر جھپٹ پڑتے تھے (یعنی ہر شخص
اسے لینے کی خواہش کرتا تھا) اور جب وہ
لوگ کبھی بات کرتے تو آپکے سامنے اپنی
آوازیں نیچی کر لیتے۔ اور (بلحاظ تعظیم) آپ
کی طرف نظر بھر کر نہ دیکھتے تھے۔ پس عروہ
اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کر گیا۔ اور اُن
سے کہنے لگا۔ لوگو! خدا کی قسم میں بادشاہوں
کے دربار میں گیا ہوں قیصر و کسرے اور
نجاشی کے دربار دیکھ آیا ہوں۔ مگر میں نے
کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا۔ کہ اسکے مصاحب

عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ
رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ
رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ
دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ
فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ
يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا
لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ
النَّاسُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى
ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ أَنْ
يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا
رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ
رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ
وَأُشْعِرَتْ فَمَا أَرَى أَنْ
يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ
رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ
بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي
آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا
أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ
رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ
يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اُسکی اس قدر تعظیم کرتے ہوں۔ جس قدر محمد
(صلے اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب محمد کی تعظیم
کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جب وہ لعاب تھوکتے
ہیں۔ تو ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا
ہے۔ اور وہ اُسکو اپنے چہرے اور بدن پر
مل لیتا ہے۔ اور جب وہ کسی بات کا حکم دیتے
ہیں۔ تو وہ بہت جلد اُن کے حکم کی تعمیل کر دیتے
ہیں۔ اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو لوگ اُن
کے وضو سے بچے ہوئے پانی کیلئے لڑتے
مرتے ہیں۔ اور جب گفتگو کرتے ہیں۔ تو اُن
کے سامنے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ اور
اظہار تعظیم کیلئے اُن کی طرف نظر بھر کر نہیں
دیکھتے۔ بیشک اُنہوں نے تمہارے سامنے
ایک عمدہ بات پیش کی ہے۔ لہٰذا تم اس کو
مان لو۔ اس پر [illegible] ہو، سے ایک شخص
نے کہا۔ اب مجھے [illegible] نے کی
اجازت دو۔ لوگو [illegible] تم اُنکے
پاس جاؤ۔ جب وہ [illegible] وسلم اور
آپ کے صحابہ کے پا[illegible] نے فرمایا
یہ فلاں شخص ہے اور [illegible] میں سے
ہے جو قربانی کے جانوروں [illegible] کیا کرتے
ہیں۔ لہٰذا تم قربانی کا جا[illegible] سامنے پیش
کر دو۔ چنانچہ قربانی ا[illegible] کی گئی۔
اور لوگوں نے تکبیر کہتے [illegible] کا استقبال
کیا۔ پس اُس نے جب [illegible]۔ تو کہنے
لگا۔ سبحان اللہ! ان [illegible]
روکنا کب زیبا ہے۔ [illegible]

وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ
إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ سَهُلَ لَكُمْ
مِنْ أَمْرِكُمْ فَقَالَ هَاتِ
اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَقَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمٰنُ
فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا
هِيَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ
اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ
فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاللّٰهِ
لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ
اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا
مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ
وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ
عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ
وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ

قوم کے پاس لوٹ کر گیا۔ تو کہنے لگا۔ میں
نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا۔ کہ انہیں
قلادہ پہنائے گئے تھے۔ اور اُن کا اشعار کیا
ہوا تھا۔ (اشعار کے معنی کوہانِ اونٹ میں
زخم لگانے کے ہیں) لہذا میں مناسب نہیں
سمجھتا۔ کہ یہ لوگ کعبہ سے روکے جائیں اس
پر ان میں کا ایک اور شخص جسکا نام مکرز تھا
کھڑا ہوگیا۔ اور کہنے لگا۔ مجھے اجازت دو
کہ میں محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس
جاؤں۔ لوگوں نے کہا۔ اچھا تم بھی جاؤ۔
جب وہ مسلمانوں کے پاس آیا۔ تو نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ مکرز ہے اور ایک
بدکار آدمی ہے۔" پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔ پس اسی حالت
میں کہ وہ آپ سے گفتگو کر رہا تھا۔ سہیل بن
عمرو (بھی ایک شخص کافروں کی طرف سے)
آیا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اب
تمہارا کام آسان ہوگیا۔" پھر اس نے کہا۔
کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان صلحنامہ لکھ
دیجئے۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کاتب
کو بلایا۔ اور اس سے فرمایا۔ "لکھ بسم اللہ
الرحمن الرحیم"۔ سہیل نے کہا خدا کی قسم
رحمٰن کو ہم نہیں جانتے کہ کون ہے۔ آپ
یوں لکھوائیے۔ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ
جیسا کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے۔ مسلمانوں
نے کہا۔ ہم تو بسم اللہ ہی لکھوائینگے۔ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اس پر اصرار

عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِنْ
كَذَّبْتُمُوْنِي اُكْتُبْ مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْ تُخَلُّوْا
بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ
فَنَطُوْفَ بِهٖ فَقَالَ سُهَيْلٌ
وَاللّٰهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ
أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً
وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ
الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ
سُهَيْلٌ وَعَلٰى أَنَّهٗ لَا
يَأْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَ
إِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ إِلَّا
رَدَدْتَهٗ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ
إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ جَاءَ
مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ
كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُوْ جَنْدَلِ
بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو
يَرْسُفُ فِيْ قُيُوْدِهٖ وَقَدْ
خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ
حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهٖ بَيْنَ
أَظْهُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ
سُهَيْلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ ⊛

نہ کرو) باسمک اللھم لکھ دو۔ پھر
آپ نے فرمایا "(لکھو) یہ تحریر ہے محمد
رسول اللہ نے صلح کی "۔ سہیل نے کہا خدا
کی قسم اگر ہم جانتے۔ کہ آپ خدا کے رسول ہیں
تو ہم آپ کو کعبہ سے نہ روکتے۔ اور نہ آپ
سے جنگ کرتے۔ لہذا آپ رسول اللہ کی
بجائے محمد بن عبداللہ لکھوائیے۔ تو حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "بخدا! بیشک
میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگرچہ تم نے میری
تکذیب کی ہے اچھا محمد بن عبداللہ ہی لکھ
دو۔ مگر اس شرط پر کہ (اے کفار مکہ) تم ہمارے
اور کعبہ کے درمیان میں راہ صاف کر دو۔
تا کہ ہم اس کا طواف کر لیں "۔ سہیل نے
کہا۔ خدا کی قسم یہ بات (اس سال) نہیں
ہو سکتی۔ کیونکہ عرب کہینگے ہم مجبور کر دیئے
گئے۔ اس لئے آیندہ سال یہ بات ہو
جائیگی۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے یہی لکھوا
دیا۔ پھر سہیل نے کہا۔ یہ شرط بھی ہے
کہ ہماری طرف سے جو شخص تمہارے ہاں
جائے۔ اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہو اُسے
ہماری طرف واپس کر دو۔ مسلمانوں نے
کہا سبحان اللہ۔ وہ کیوں مشرکوں کے
پاس واپس کر دیا جائے۔ جبکہ وہ مسلمان
ہو کر آیا ہے۔ پس [illegible] انہی باتوں میں تھے
کہ ابوجندل بن [illegible] اپنی بیڑیوں
کو کھڑکھڑاتے ہوئے [illegible] مکہ کے
نشیب سے آئے تھے۔ [illegible]

أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ
أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ
بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ إِذًا لَمْ
أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ
أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ
لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ
لَكَ قَالَ بَلَى فَافْعَلْ
قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ
مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ
لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ أَيْ
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ إِلَى
الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا
أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ
وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا
شَدِيدًا فِي اللّٰهِ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
أَلَسْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا
قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا
عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا
عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى
قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ
فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ إِنِّي

اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان میں ڈالدیا۔
سہیل نے کہا۔ اے محمدؐ! یہی سب سے پہلی بات
ہے جس پر ہم آپ سے صلح کرتے ہیں کہ اسے
(یعنی ابوجندل کو) مجھے واپس دیدو۔ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہم نے
ابھی تحریر ختم نہیں کی" (اسلئے ان شرائط
پر ابھی سے عمل ضروری نہیں) سہیل نے
کہا۔ تو خدا کی قسم ہم تم سے کسی بات پر صلح
نہ کرینگے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"اچھا اسکی تم مجھے اجازت دیدو" سہیل
نے کہا میں ہرگز اسکی اجازت نہ دونگا حضرت
نے فرمایا "نہیں اسکی اجازت دیدو" اُس
نے کہا۔ میں نہیں دونگا۔ مکرز نے کہا۔
میں آپ کو اسکی اجازت دیتا ہوں۔ پھر
ابوجندل نے کہا۔ اے مسلمانو! کیا میں
مشرکوں کیطرف واپس کردیا جاؤنگا حالانکہ
میں مسلمان ہوکر آیا ہوں۔ کیا تم نہیں دیکھتے
کہ میں نے (اسلام کے لئے) کیا کیا مصیبتیں
اُٹھائی ہیں؟ اور درحقیقت اُنہیں راہِ خدا
میں سخت تکلیف دی گئی تھی حضرت عمرؓ
بن خطاب کہتے ہیں۔ کہ میں نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کیا
آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ حضرت
نے فرمایا "ہاں" (میں ضرور سچا نبی ہوں)
میں نے عرض کی۔ کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن
باطل پر نہیں ہے؟ حضرت نے فرمایا
"ہاں"۔ میں نے عرض کی۔ پھر ہم کیوں

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَسْتُ اَعْصِيْهِ
وَهُوَ نَاصِرِیْ قُلْتُ اَوَلَيْسَ
كُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا
سَنَأْتِی الْبَيْتَ فَنَطُوْفُ
بِهٖ قَالَ بَلٰی فَاَخْبَرْتُكَ
اَنَّا نَاْتِيْهِ الْعَامَ قُلْتُ
لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِيْهِ
وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ
فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ
يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَيْسَ هٰذَا
نَبِیَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلٰی
قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ
وَعَدُوُّنَا عَلَی الْبَاطِلِ
قَالَ بَلٰی قُلْتُ فَلِمَ
نُعْطِی الدَّنِيَّةَ فِیْ دِيْنِنَا
اِذًا قَالَ اَيُّهَا الرَّجُلُ
اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَيْسَ يَعْصِیْ
رَبَّهٗ وَهُوَ نَاصِرُهٗ فَاسْتَمْسِكْ
بِغَرْزِهٖ فَوَاللّٰهِ اِنَّهٗ عَلَی
الْحَقِّ قُلْتُ اَلَيْسَ كَانَ
يُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَأْتِی
الْبَيْتَ وَنَطُوْفُ بِهٖ
قَالَ بَلٰی اَفَاَخْبَرَكَ
اَنَّكَ تَأْتِيْهِ الْعَامَ قُلْتُ
لَا قَالَ فَاِنَّكَ اٰتِيْهِ
وَمُطَّوِّفٌ بِهٖ قَالَ عُمَرُ
فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ اَعْمَالًا

اپنے دین میں دبیں؟ آپ نے فرمایا "میں خدا کا رسول ہوں۔ اور میں اُسکی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے" میں نے عرض کی۔ کیا آپ ہم سے نہ بیان کرتے تھے۔ کہ ہم کعبہ میں جائینگے۔ اور اُسکا طواف کرینگے آپ نے فرمایا "ہاں۔ مگر کیا میں نے تم سے یہ کہا تھا۔ کہ ہم اب کے ہی سال کعبہ جائینگے" میں نے عرض کی۔ نہیں (یعنی یہ تو آپ نے نہیں فرمایا تھا) آپ نے فرمایا "تم کعبہ میں جاؤگے اور اُسکا طواف کروگے"۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ پھر میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا۔ اور اُن سے کہا۔ اے ابوبکرؓ! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ ہاں (بیشک وہ اللہ کے سچے نبی ہیں) میں نے کہا۔ کہ کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انہوں نے کہا ہاں (ایسا ہی ہے) میں نے کہا۔ پھر ہم کیوں اپنے دین میں دبیں؟ حضرت ابوبکر نے کہا۔ اے شخص! بیشک یہ خدا کے رسول ہیں۔ اور وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور وہ اُن کا مددگار ہے۔ لہٰذا تم اُن کا حکم مانو۔ کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں میں نے کہا۔ کیا وہ ہم سے بیان نہ کرتے تھے۔ کہ ہم کعبہ جائینگے اور اس کا طواف کرینگے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا ہاں (کہا تھا) مگر کیا یہ بھی کہا تھا۔ کہ تم اسی سال کعبہ میں جاؤگے۔ اور اُس کا طواف کروگے؟

قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ
الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ
قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا
قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ
رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ
اَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ
فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ
النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا
نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ ذٰلِكَ اُخْرُجْ
ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ
كَلِمَةً حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ
وَتَدْعُوَا حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ
فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ
حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهٗ
وَدَعَا حَالِقَهٗ فَحَلَقَهٗ فَلَمَّا
رَاَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ
بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ
بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ
جَاءَهٗ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ
مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ
حَتّٰى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ
فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَاَتَيْنِ
كَانَتَا لَهٗ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے اس (گستاخی)
کے کفارہ میں بہت سی عبادتیں کیں۔ راوی کہتے
ہیں کہ جب صلح نامہ کی تحریر سے فراغت ہوئی۔
تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہ سے
فرمایا کہ "اٹھو! قربانی کر ڈالو۔ اور سر منڈا ڈالو"
راوی کہتا ہے۔ کہ خدا کی قسم (یہ سنکر) کوئی شخص
بھی ان میں سے نہ اٹھا (اور یہ اس خیال سے
کہ شاید وحی نازل ہو۔ اور صلح باطل ہو جائے)
یہانتک کہ آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر جب
ان میں سے کوئی نہ اٹھا۔ تو آپ حضرت
ام سلمہؓ کے پاس جاکر ان سے یہ (سب واقعہ)
بیان کیا۔ جو لوگوں سے آپ کو پیش آیا تھا۔
تو حضرت ام سلمہؓ نے کہا۔ یا نبی اللہ! اگر
آپ یہ بات چاہتے ہیں۔ تو باہر تشریف لے
جائیے۔ اور ان میں سے کسی سے کوئی کلام نہ
فرمائیے۔ بلکہ اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح
کر دیجئے۔ اور سر مونڈنے والے کو بلا لیجئے تاکہ
وہ آپ کا سر مونڈ لے۔ چنانچہ آپ باہر تشریف
لائے۔ اور ان میں سے کسی سے کچھ گفتگو نہ
فرمائی۔ یہانتک کہ آپ نے سب کچھ کر لیا۔
یعنی قربانی کے جانور قربان کر لئے۔ اور اپنے
سر مونڈنے والے کو بلایا۔ جس نے آپ کا سر
مونڈ دیا۔ پس جب صحابہ نے یہ دیکھا تو وہ بھی
اٹھے۔ اور انہوں نے بھی قربانی کی۔ اور ان
میں سے ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگا۔
یہانتک کہ اژدحام کی وجہ سے قریب تھا کہ
ایک دوسرے کو قتل کر دے۔ پھر آپ کے پاس

احدهما معاوية بن
ابي سفيان والاخرى صفوان
بن امية ثم رجع النبي صلى
الله عليه وسلم الى المدينة
فجاءه ابو بصير رجل من
قريش وهو مسلم فارسلوا
في طلبه رجلين فقالوا العهد
الذي جعلت لنا فدفعه الى
الرجلين فخرجا به حتى بلغا
ذا الحليفة فنزلوا يأكلون
من تمر لهم فقال ابو بصير
لاحد الرجلين والله اني
لارى سيفك هذا يا فلان
جيدا فاستله الآخر فقال
اجل والله انه لجيد لقد
جربت به ثم جربت فقال
ابو بصير ارني انظر اليه
فامكنه منه فضربه به
حتى برد وفر الآخر حتى
اتى المدينة فدخل المسجد
يعدوا فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم
حين اراه لقد رأى
هذا ذعرا فلما انتهى
الى النبي صلى الله عليه
وسلم قال قتل والله
صاحبي واني لمقتول فجاء

کچھ مسلمان عورتیں آئیں۔ تو اللہ نے یہ آیت
نازل فرمائی اِذَا جَاءَکُمُ الْمُؤْمِنَاتُ
مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ الآیۃ
پس آپ سے سنکر حضرت عمرؓ نے اسدن دو
مشرک عورتوں کو جو انکے نکاح میں تھیں طلاق
دیدی۔ تو ان میں سے ایک کے ساتھ معاویہ
بن ابی سفیان نے اور دوسری کیساتھ صفوان
بن امیہ نے نکاح کر لیا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ
وسلم مدینہ لوٹ کر آئے۔ تو ابو بصیر جو قریش
سے ایک شخص مسلمان تھے حضرت کے
پاس آئے۔ اور کفار نے ان کے تعاقب میں
بھی دو آدمی بھیجے۔ اور حضرت صلعم سے کہلوا
بھیجا۔ کہ جو عہد ہم سے آپ نے کیا ہے اُس کا
خیال کیجئے۔ پس آپ نے ابو بصیر کو ان دونو
شخصوں کے حوالہ کر دیا۔ اور وہ دونو ابو بصیر
کو لیکر چلے گئے یہانتک کہ جب ذو الحلیفہ
میں پہنچے۔ اور وہ لوگ اُتر کر چھوہارے کھانے
لگے۔ تو ابو بصیر نے ان میں سے ایک کو کہا۔
کہ اے فلاں خدا کی قسم میں تیری تلوار کو بہت
عمدہ دیکھتا ہوں۔ یہ سنکر اس شخص نے اپنی
تلوار میان سے نکالی۔ اور کہنے لگا۔ ہاں
خدا کی قسم یہ بہت عمدہ ہے۔ میں نے اسے کئی
مرتبہ آزمایا ہے۔ ابو بصیر نے کہا۔ مجھے بھی
دکھاؤ۔ میں بھی تو دیکھوں۔ چنانچہ وہ تلوار
اُس نے ابو بصیر کو دیدی۔ اور ابو بصیر نے
اُسے اُسی (تلوار) سے مار دیا یہانتک کہ
اُسکو ٹھنڈا کر دیا۔ اسپر دوسرا شخص بھاگ کر

أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ
اللَّهِ قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ
ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي
إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللَّهُ
مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَ
أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ
لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ
عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ
فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ
قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو
جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ
بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ
مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ
إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى
اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ
فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ
خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ
إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا
فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا
أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ
قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُنَاشِدُهُ بِاللَّهِ وَالرَّحِمِ
لَمَّا أَرْسَلَ فَمَنْ أَتَاهُ
فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ +

مدینہ میں آیا۔ اور دوڑتا ہوا مسجد میں گھس گیا۔
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا
تو کہا "یہ کچھ خوف زدہ ہے"۔ پھر جب وہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ تو اُس نے
کہا۔ خدا کی قسم میرا ساتھی قتل کر دیا گیا۔ اور
اور میں بھی قتل کر دیا جاتا۔ پھر ابو بصیر آئے
اور اُنہوں نے کہا۔ یا نبی اللہ! خدا کی قسم اللہ
نے آپکا ذمہ بری کر دیا۔ آپ نے مجھے کفار کی
طرف واپس کر دیا تھا۔ مگر اللہ نے مجھے نجات
دیدی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تیری
ماں کیلئے خرابی ہو۔ یہ تو لڑائی کی آگ ہے
اگر کوئی اسکا مددگار ہوتا۔ تو بھڑک اُٹھتی جب
ابو بصیر نے یہ بات سُنی تو وہ سمجھ گئے۔ کہ
حضرت انہیں پھر کفار کی طرف واپس کر دینگے
لہذا وہ چلدیئے۔ یہانتک کہ سمندر کے کنارے
پر پہنچگئے۔ اور اس طرف سے ابو جندل بن سہیل
بھی چھوٹ کر آرہے تھے۔ وہ ابو بصیر سے
مل گئے۔ پس جو شخص قریش کا مسلمان ہو کر
آتا تھا وہ ابو بصیر سے مل جاتا تھا۔ حتی کہ
ان کی ایک خاصی جماعت بن گئی۔ پس خدا کی
قسم وہ قریش کے جس قافلہ کی نسبت سُنتے
کہ وہ شام کی طرف جا رہا ہے۔ اُسکی گھات
میں رہتے۔ اور اُسکے آدمیوں کو قتل کر دیتے
اور ان کا مال لے لیا کرتے۔ پس قریش نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا۔
اور آپ کو اللہ کا اور قرابت کا واسطہ دلایا
تاکہ آپ ابو بصیر کو ان باتوں سے منع کرا

وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَاَنْزَلَ
اللهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِىْ
كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ
مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ
اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ
حَتّٰى بَلَغَ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ
الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ
حَمِيَّتُهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ
يُقِرُّوْا اَنَّهٗ نَبِىُّ اللهِ وَ
لَمْ يُقِرُّوْا بِبِسْمِ اللهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَحَالُوْا
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ +

بھیجیں۔ اور جو شخص آپ کے پاس مسلمان ہو کر
جاوے تو وہ بے خوف ہے۔ چنانچہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر وغیرہ کو منع کر بھیجا +
اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ
بَعْدَ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ
یہاں تک کہ اَلْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ
کے لفظ تک پہنچے۔ اور ان کی حمیت یہ تھی
کہ نہ انہوں نے آنحضرت کے نبی ہونے کا
مضمون قائم رکھا۔ اور نہ ہی بسم اللہ الرحمن
الرحیم کو قائم رکھا۔ اور مسلمانوں اور کعبہ کے
درمیان حائل ہو گئے +

١٩
۵
اسمائے الٰہی کی یاد داخلۂ جنت کی شرط ہے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً
وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا
مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ +

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
"اللہ کے ننانوے نام ہیں۔ یعنی ایک
کم سو۔ جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت
میں داخل ہوگا" +

کِتَابُ الْوَصَایَا

وصیتوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس مرد مسلمان کو کسی چیز کی وصیت کرنی ہو۔ اُسے جائز نہیں۔ کہ دو راتیں بھی اس کے بغیر گذارے۔ کہ وہ وصیت اسکے پاس لکھی ہوئی نہ ہو"۔

۲۰ ح ۱ — وصیت کی تحریر ضروری ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً ۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سالے، یعنی ام المومنین جویریہ بنت حارث کے بھائی سے روایت ہے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کیوقت نہ کوئی درہم چھوڑا، نہ دینار، اور نہ کوئی غلام، نہ کوئی لونڈی، نہ کوئی اور چیز۔ سوا اپنے سفید خچر اور ہتھیار اور ایک زمین کے جسکو آپ نے صدقہ کر دیا تھا۔

۲۱ ح ۲ — حضور کی وفات کے وقت کوئی مال قابل وصیت نہ تھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى فَقَالَ

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ وصیت فرمائی تھی؟ اُنہوں نے کہا۔ نہیں۔ تو اُن سے کہا گیا۔ پھر لوگوں

۲۲ ح ۳ — آنحضرت نے صرف کتاب اللہ پر عمل کی وصیت فرمائی ہے

لَا فَقِيلَ لَهُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ ۔

۲۳ ح ۴ — صدقہ دینے میں تاخیر نہ کرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَأْمُلُ الْغِنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ ۔

۲۴ ح ۵ — اپنے عزیزوں کو عذاب آخرت سے ڈرانا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ

کے لئے کس طرح وصیت فرض کی یا انہیں وصیت کا حکم دیا گیا؟ انہوں نے کہا۔ کہ حضرت صلعم نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ صدقہ کونسا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ کہ تم بحالت صحت جبکہ تمہیں مال کی حرص ہو۔ دولت مندی کی خواہش ہو اور تنگدستی کا خوف ہو۔ اس وقت صدقہ دو۔ اور صدقہ میں تاخیر نہ کرو۔ کہ جب جان حلق میں پہنچ جائے۔ تو تم کہو۔ فلاں شخص کو اس قدر دینا اور فلاں شخص کو اس قدر دینا۔ کیونکہ اب تو وہ (مال) فلاں شخص (یعنی وارث) کا ہو چکا" ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (اور اپنے قریب کے عزیزوں کو عذاب الٰہی سے ڈراؤ) تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا "اے گروہ قریش (یا اس قسم کا کوئی لفظ فرمایا) تم اپنی جانوں کو بچاؤ۔ کہ میں خدا کے عذاب سے تمہیں کچھ بھی نہیں بچا سکتا۔ اے ابن عبد مناف! میں تمہیں خدا کے عذاب سے کچھ نہیں بچا سکتا۔ اور اے عباس بن عبد المطلب میں تمہیں بھی خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور اے صفیہ عمہ رسول میں تمہیں بھی خدا کے

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۔

عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور اے فاطمہؓ بنت محمدؐ! تم مجھ سے میرا مال جس قدر چاہے لے لو۔ مگر میں خدا کے عذاب سے تمہیں کچھ بھی نہیں بچا سکتا"۔

ح ۲۵ — غیر منقولہ اشیاء کی خیرات میں شرط کا حکم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِيْ نَفِيْسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَقَتُهُ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يُوْكِلَ صَدِيْقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنا ایک عمدہ مال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خیرات کر دیا تھا۔ وہ ایک باغ تھا۔ جس کا نام ثمغ تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں نے ایک مال پایا ہے۔ اور وہ میرے نزدیک بہت نفیس ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسکو خیرات کر دوں۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اصل درخت اس شرط پر خیرات کر دو۔ کہ وہ نہ بیچے جائیں نہ ہبہ کئے جائیں۔ نہ اُن میں وراثت جاری ہو۔ بلکہ پھل کام میں لائے جائیں"۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسکو اسی شرط پر خیرات کر دیا۔ تو اُن کا یہ صدقہ اللہ کی راہ میں غلاموں میں اور مسکینوں میں اور مہمان و مسافریں اور قرابت والوں میں (خرچ کیا جاتا) تھا۔ اور (یہ بھی کہدیا تھا) کہ جو شخص اسکا متولی ہو اُسے کچھ گناہ نہیں۔ کہ دستور کے موافق خود بھی کچھ کھالے۔ یا اپنے کسی دوست کو بھی کھلائے۔ بشرطیکہ وہ اس سے مال جمع کرنیکا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

ح ۲۶ — سات برائیوں سے بچنے کی وصیت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "سات باتوں سے جو ہلاک کرنیوالی

الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ ❊

ہیں سچوں لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلم وہ کیا باتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا ”خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ جادو کرنا۔ اُس جان کا ناحق مارنا جسکا قتل اللہ نے حرام کیا ہے۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ جنگ سے بھاگنا۔ اور پاک دامن بیخبر مومن عورتوں کو تہمت زنا لگانا“ ❊

۲۷ — ترکۂ نبیؐ کا نفقہ واخراجات سے فاضل صدقہ ہے اسکی تقسیم وارثوں میں ناجائز ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ ❊

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے وارث نہ دینار تقسیم کریں نہ درہم۔ جو کچھ میں اپنی بی بیوں کے خرچ اور اپنے عامل کی مزدوری سے فاضل چھوڑوں وہ صدقہ ہے“ ❊

۲۸ — رسول اللہ صلعم کی بشارات بحق عثمانؓ پر صحابہؓ کی تصدیق

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ حُوْصِرَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَلَا اُنْشِدُ اِلَّا اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ فَصَدَّقُوْهُ بِمَا قَالَ ❊

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ جب وہ محاصرہ میں آگئے۔ تو کہنے لگے میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں اور قسم میں صرف اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتا ہوں۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ حضرت نے فرمایا تھا ”جو شخص رومہ نامی کوئیں کو مول لے لے اُسے جنت ملیگی“ تو میں نے اسے مول لے لیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ ”جو شخص حبش عسرت (یعنی غزوۂ تبوک) کا سامان دُرست کردے اُسے جنت ملیگی“۔ تو میں نے اسکا سامان درست کردیا۔ تو اس بات کی صحابہ نے بھی تصدیق کی ❊

۲۹ — رشتہ داروں کی شناخت مال معتبر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنی سہم کا ایک شخص تمیم الداری اور

مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمٍ
الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ
فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ
لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا
بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوْا جَامًا
مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ
ذَهَبٍ فَأَحْلَفَهُمَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدَ الْجَامَ
بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَعْنَاهُ
مِنْ تَمِيْمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ
رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ
فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ
مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ
لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيْهِمْ
نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ
أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ◆

عدی بن بدا کے ہمراہ باہر گیا - تو وہ ایسی
زمین میں جاکر مر گیا - وہاں کوئی مسلمان نہ تھا -
پھر جب تمیم اور عدی اسکا ترکہ لائے تو چاندی
کا ایک جام جس پر سنہری نقش تھے کھویا گیا
اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونو
کو حلف دیا - اسکے بعد وہ جام مکہ میں ملا -
تو لوگوں نے بیان کیا - کہ ہم نے اسکو تمیم اور
عدی سے مول لیا ہے - تو دو شخص میت کے
عزیزوں میں سے کھڑے ہوگئے - اور انہوں
نے قسم کھائی - کہ ہماری شہادت بہ سبب ان
دونو شہادتوں کے زیادہ قبول ہے وہم
یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ پیالہ ہمارے عزیز
کا ہے - حضرت انسؓ کہتے ہیں - کہ یہ آیت
انہی کے حق میں نازل ہوئی - یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ
أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ - (یعنی اے مسلمانو!
وصیت کے وقت تم پر گواہی لازم ہے -
جب تم میں سے کوئی قریب الموت ہو) ◆

بَابُ فَضْلِ الْجِهَاد

جہاد کی فضیلت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۱ — کوئی عبادت جہاد کے برابر نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُہٗ قَالَ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت آیا اور عرض کی "مجھے کوئی ایسی عبادت بتلایئے جو جہاد کے ہم رتبہ ہو۔ حضرت نے فرمایا "مجھے تو ایسی عبادت معلوم نہیں (پھر) آپ نے فرمایا۔ کہ کیا تو ایسا کر سکتا ہے۔ کہ جب جہادی (جہاد کیلئے) نکلے تو تو اپنی مسجد میں جاکر نماز پڑھنے میں کھڑا ہو جائے اور سست نہ ہو۔ اور لگاتار روزے رکھنا شروع کردے اور ترک نہ کرے" اُس نے عرض کی (حضورؐ) ایسا کون کر سکتا ہے۔

ح ۲ — درہ نشین عابد بھی جہاد کے درجہ پر ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ یُّجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں۔ کہ (آنحضرتؐ سے) عرض کی گئی۔ یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) افضل ترین آدمی کون ہے؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے راہ خدا میں جہاد کرتا ہے" صحابہ نے عرض کی۔ اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا "وہ مومن جو پہاڑ کے کسی درے میں رہتا ہو

يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِهٖ بِاَنْ يَّتَوَفَّاهُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ

(اور وہیں) خدا کی عبادت کرتا ہو ۔ اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو" ۔

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے ۔ کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے ۔ کہ "جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور خدا خوب جانتا ہے ۔ جو وہ اُسکی راہ میں جہاد کرتا ہے ۔ اُسکی مثال اس شخص کی مانند ہے جو (دن بھر) روزہ رکھتا ۔ اور رات بھر نماز پڑھتا ہو ۔ اور اللہ نے اپنی راہ پر جہاد کرنیوالے کے لئے اس بات کی ذمہ داری لی ہے ۔ کہ اس کو موت دیگا ۔ تو اسے جنت میں داخل کردیگا ۔ یا اسے ثواب اور (مال) غنیمت کیساتھ زندہ لوٹائے گا" ۔

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے ۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لائے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے ۔ تو اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے ۔ کہ وہ اسکو جنت میں داخل کردیگا خواہ وہ فی سبیل اللہ جہاد کرے (یا نہ کرے) بلکہ [illegible] میں پیدا ہو ۔ وہیں بیٹھا رہے" صحابہ نے عرض کی ۔ کیا ہم اس بات کو لوگوں میں مشہور کریں ۔ آپ نے فرمایا "جنت میں سو درجے ہیں ۔ جو اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لئے مہیا کئے ہیں ان ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ۔ پس تم جب اللہ سے دعا مانگو ۔ تو اس سے فردوس طلب کرو

۳۲ ح
مجاہد کیلئے جنت کا ذمہ دار خود خدا ہے

۳۳ ح
مجاہد کا درجہ بہشت

فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ قَالَ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ ۔

کیونکہ وہ جنت کا افضل اور بیچ کا حصہ ہے" راوی کا خیال ہے کہ حضرت نے اسکے بعد فرمایا "اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اس میں سے جنت کی نہریں جاری ہوئی ہیں" ۔

۲۶ خدا کی راہ میں چلنا تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "خدا کی راہ میں صبح و شام چلنا تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے" ۔

۲۷ آیت بالا کی تصدیق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیشک جنت میں ایک کمان بہتر ہے سب سے کہ اس کے اوپر آفتاب طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا "خدا کی راہ میں صبح یا شام چلنا بہتر ہے - اور اس چیز کمان سے جس پر سورج طلوع اور غروب کرتا ہے"

الحُورُ العِینُ وَصِفَتُهُنَّ

حُورعین اور اُنکی صفت کا بیان

۲۸ حوران جنّت کے نظارے اور لباس کی تعریف

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین والوں کی طرف رخ کرے۔

اَطَّلَعَتْ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَھُمَا وَلَمَلَأَتْہُ رِیْحًا وَلَنَصِیْفُھَا عَلٰی رَأْسِھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ۔

تو وہ آسمان و زمین کے درمیانی فضا کو روشن کر دے۔ اور اس کو خوشبو سے بھر دے اور بے شک اُس کا دوپٹہ جو اُس کے سر پر ہے۔ تمام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے"۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْوَامًا مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ اِلٰی بَنِیْ عَامِرٍ فِیْ سَبْعِیْنَ فَلَمَّا قَدِمُوْا قَالَ لَھُمْ خَالِیْ اَتَقَدَّمُکُمْ فَاِنْ اٰمَنُوْنِیْ حَتّٰی اُبَلِّغَھُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا کُنْتُمْ مِنِّیْ قَرِیْبًا فَتَقَدَّمَ فَاٰمَنُوْہُ فَبَیْنَمَا یُحَدِّثُھُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَوْمَؤُا اِلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ فَطَعَنَہٗ بِرُمْحٍ فَاَنْفَذَہٗ فَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ مَالُوْا عَلٰی بَقِیَّۃِ اَصْحَابِہٖ فَقَتَلُوْھُمْ اِلَّا رَجُلًا اَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ فَاَخْبَرَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھُمْ قَدْ لَقُوْا رَبَّھُمْ فَرَضِیَ عَنْھُمْ

ح ۳۷
جہادی شہیدوں کا جنت میں پہنچنا

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی سلیم کے کچھ لوگوں کو جو ستر کی تعداد میں تھے۔ قبیلۂ بنی عامر کی طرف بطور سفارت) بھیجا جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان) نے ان سے کہا۔ پہلے میں جاتا ہوں۔ اگر وہ لوگ مجھے امن دیدیں۔ یہانتک کہ میں انہیں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں۔ (تو فبہا) ورنہ تم مجھ سے قریب رہنا۔ (وقت پر میری مدد کرنا) چنانچہ وہ آگے بڑھے۔ اور کافروں نے انہیں امان دی پس اس حالت میں کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام اُنہیں پہنچا رہے تھے۔ یکایک اُن لوگوں نے اپنے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا۔ اور اُس نے انہیں نیزہ مار کر وار پار کر دیا۔ انہوں نے کہا۔ اللہ اکبر قسم ہے رب کعبہ کی میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ بعد اسکے وہ لوگ انکے باقی اصحابؓ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اُنکو قتل کر دیا۔ مگر ایک لنگڑے آدمی بچ رہے۔ جو پہاڑ پر چڑھ گئے پس حضرت جبرائیلؑ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ لوگ سب اپنے پروردگار سے مل گئے ہیں۔ وہ اُن سے راضی ہے۔ اور وہ سب اُس سے خوش ہیں پھر ہم قرآن میں یہ آیت پڑھا کرتے

وَاَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ وَبَنِيْ عُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ⬥

کرتے تھے۔ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ہماری قوم کو یہ خبر پہنچادو۔ کہ ہم اپنے پروردگار سے ملنے اور وہ ہم سے خوش ہوا اور ہمیں بھی خوش کردیا اسکے بعد وہ آیت منسوخ ہو گئی۔ پھر آپ نے چالیس دن تک قبیلۂ رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور بنی عصیہ (کے لوگوں) پر جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ بد دعا کی ⬥

۳۴ جہاد میں غم سے اطمینان

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ ؎

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

حضرت جندب بن سفیان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تھے کہ آپؐ کی انگلی (زخمی ہوکر) خون آلود ہوگئی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ "تو تو ایک انگلی ہے۔ جو خون آلود ہوگئی۔ مگر یہ یاد رکھ (مصیبت) جو تم نے اٹھائی ہے سب خدا کی راہ میں ہے" ⬥

۳۵ شہدا جناب الٰہی میں اسی حالت میں پیش ہونگے جس میں وفات پائی تھی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ ⬥

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے اسکی جسکے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہ ہوگا۔ (اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اسکی راہ میں زخمی ہوتا ہے) مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئیگا۔ کہ اسکے زخم سے (ایسا) خون نکلتا ہوگا۔ جسکا رنگ تو مثل خون کے رنگ کے ہوگا۔ مگر خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے ہوگی" ⬥

۳۶ خالص جہاد یونکو جنت کی خوشبو آنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میرے چچا انس بن نضر جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کی

عَمِّيْ قِتَالَ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ
قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ
اَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ
لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا
كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَانْكَشَفَ
الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ
هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ وَ
اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ
هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ
تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ
بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ
بْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةُ وَرَبِّ النَّضْرِ
اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ
اُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ
اَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا
وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ
اَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْيَةً
بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ
قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ
الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهٗ اَحَدٌ
اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ قَالَ
اَنَسٌ كُنَّا نُرٰى اَوْ نَظُنُّ
اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ
فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ مِنَ

یارسول اللہ! سب سے پہلی جنگ جو آپ
نے مشرکین سے کی ہیں اُس میں شریک نہ
تھا۔ اگر اللہ مجھے مشرکوں کی جنگ (اب)
دکھلائے گا۔ تو بے شک اللہ آپ کو دکھلا
دیگا۔ کہ میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جب جنگ
اُحد کا دن آیا۔ اور (کچھ) مسلمانوں نے فرار
کیا۔ تو اُنہوں نے کہا اے اللہ! میں تجھ
سے اس حرکت کی عذر خواہی کرتا ہوں۔ جو ان
لوگوں یعنی مسلمانوں نے کی ہے۔ اور میں تیرے
سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اس حرکت سے جو
ان لوگوں یعنی مشرکوں نے کی ہے۔ پھر وہ آگے
بڑھے تو سعد بن معاذ ان سے ملے۔ اُنہوں نے
کہا اے سعد! قسم نضر کے پروردگار کی کہ جنت
قریب ہے۔ میں اُحد کی اُس طرف سے
جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔ سعد نے عرض
کی کہ یارسول اللہ! جو کچھ انس نے کیا
میں نہیں کر سکتا۔ (حالانکہ میں بھی شجاعانِ
عرب سے ہوں) انسؓ بن مالک کہتے ہیں
کہ ہم نے اپنے چچا کو (میدان جنگ میں مقتول
پایا) اور اُن کے جسم پر اسی سے کچھ اوپر
زخم تلوار کے اور تیر کے پائے۔ اور مشرکوں
نے ان کے ساتھ مُثلہ بھی کیا تھا۔ اس سبب
سے سوائے ان کی بہن کے کسی نے اُنہیں
نہ پہچانا۔ اور اُس نے ان کی انگلیوں سے
اُنہیں پہچان لیا۔ انسؓ بن مالکؓ کہتے ہیں
کہ ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ آیت اُن کے
اور اُن جیسے اور مسلمانوں کے حق میں نازل

الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا
مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ إِلَى
آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ إِنَّ
أُخْتَهُ وَهِيَ الَّتِي تُسَمَّى
الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ
امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ
فَقَالَ أَنَسٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ
ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوْا بِالْأَرْشِ
وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ
لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ ٭

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَسَخْتُ
الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ
آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ
كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا
فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ
خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي
جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ
بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ٭

۳ ح۴
حضرت خزیمہ انصاری کی شہادت کا دو مردوں کے برابر ہونا

ہوئی ہے۔ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ (إلى آخر الآية) اور انسؓ
کہتے ہیں۔ کہ ان کی بہن نے جن کا نام رُبیّع
تھا۔ ایک عورت کے اگلے دانت توڑ دئے
تھے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
قصاص کا حکم دیا۔ انس بن نضر نے کہا۔ یا
رسول اللہ قسم ہے اُس کی جس نے حق کے
ساتھ آپ کو بھیجا ہے۔ کہ میری بہن کے
دانت نہ توڑے جائیں گے۔ چنانچہ مدعی دیت
پر راضی ہوگئے۔ اور اُنھوں نے قصاص معاف
کردیا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ کہ اللہ کے بندوں میں بعض ایسے
ہیں۔ کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں۔
تو اللہ اُس کو پورا کردیتا ہے“ ٭

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ (جب) قرآن مجید متفرق
پرچوں سے (نقل کرکے) مصحف میں لکھا گیا۔
تو ایک آیت (سورۂ) احزاب کی مجھے نہ ملی۔
جسے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے
ہوئے سنا کرتا تھا۔ جب میں نے اُسے نہ پایا
تو خزیمہ انصاری کے پاس گیا جنکی شہادت
کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں
کے برابر قرار دیا تھا۔ اور وہ آیت یہ تھی۔
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا
عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ (یعنی مسلمانوں سے
ایسے بھی لوگ ہیں۔ کہ خدا کے ساتھ جو عہد اُنھوں
نے کیا اُسے درست کردیا) ٭

۴۲ ح ۷

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ وَأُسْلِمُ قَالَ أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَأُجِرَ كَثِيْرًا ۔

براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں جہاد میں جاؤں۔ یا پہلے اسلام لے آؤں؟ آپ نے فرمایا "اسلام لا۔ اور پھر جہاد کر۔ چنانچہ (اس نے ایسا ہی کیا۔ اور (جہاد میں) مقتول ہوگیا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ اس نے کام تو کم کیا۔ لیکن ثواب بہت پائے گا"۔

پہلے اسلام لاؤ پھر جہاد کرو

۴۳ ح ۸

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ام الربیع براء کی بیٹی جو حارثہ بن سراقہ کی ماں تھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کی۔ یا نبی اللہ! آپ مجھے حارثہ کی کیفیت بتائیے۔ (اور وہ بدر کے دن ایک نامعلوم تیر لگنے سے قتل ہوئے تھے) کہ اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر کروں۔ اور اگر کوئی دوسری بات ہو۔ تو میں اس پر خوب روؤں۔ آپ نے فرمایا "اے ام حارثہ! جنت کے اندر بہت سی جنتیں ہیں۔ اور بے شک تمہارا بیٹا فردوس اعلےٰ میں ہے"۔

شہدا فردوس اعلےٰ میں ہونگے

۴۴ ح ۹

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ

ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ کی خدمت میں آکر عرض کی۔ کوئی آدمی تو غنیمت کے لئے لڑتا ہے۔ اور کوئی ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ہے۔ اور کوئی شخص ذاتی بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے۔ (تو پھر ان میں سبیل اللہ

بغیر ذاتی نمائش کے محض خدا کیلئے لڑنا اصلی جہاد ہے

فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴿

مجاہد کون ہے؟ آپ نے فرمایا "وہ شخص جو محض اس لئے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے" ﴿

ح ۱۰ — ایک جہاد سے فارغ ہو کر دوسرا جہاد

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَاَوْمَأَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب خندق کے دن (جنگ سے) لوٹے۔ اور آپ نے ہتھیار رکھ کر غسل فرمایا۔ تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے (درانحالیکہ آپ کے سر پر گرد و غبار جما ہوا تھا۔ جبرائیل نے کہا۔ آپ نے تو ہتھیار رکھ دیئے مگر میں نے ہتھیار نہیں رکھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو پھر اب کدھر جانا چاہیئے" جبرائیل نے کہا۔ اس طرف۔ اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں۔ کہ (اسی وقت) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس طرف چل دیئے ﴿

ح ۱۱ — قاتل و مقتول کا جنتی ہونا بھی ممکن ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ ﴿

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ اُن دو شخصوں کے حال پر تعجب کرتا ہے۔ جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے۔ اور پھر دونو جنت میں چلے جاتے ہیں۔ ایک تو (اس لئے) کہ راہِ خدا میں لڑ کر مقتول ہو جاتا ہے۔ اور پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ نصیب کرتا ہے۔ اور وہ بھی (راہ خدا) میں شہید ہو جاتا ہے" ﴿

ح ۱۲ — دو صحابیوں کی مخالفت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْهِمْ لِيْ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَ اَعْجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُوْمِ ضَانٍ يَنْعٰى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّيْ عَلٰى يَدَيْهِ ✱

کے پاس حاضر ہوا - جبکہ آپ خیبر میں تھے - (یہ فتح خیبر کے بعد کا ذکر ہے) میں نے عرض کی یارسول اللہ! (مال غنیمت) میں میرا حصّہ بھی لگائیے - اتنے میں سعید بن عاص کے بیٹوں میں سے کسی نے کہا - یارسول اللہ ان کا حصّہ نہ لگائیے - میں نے کہا - (حضور) یہ ابن نوقل کا قاتل ہے - اسپر سعید بن عاص کے بیٹے نے کہا - ایسے شخص پر تعجب ہے جو قدوم ضان (پہاڑ) کی طرف سے آیا ہے - اور وہ مجھ پر ایک مسلمان مرد کے قتل کا عیب لگاتا ہے - جسے اللہ نے میرے ہاتھ سے بزرگی دی - اور مجھے اسکے ہاتھ سے ذلیل نہیں کیا ✱

۱۴۸ / ۳۱۳ح — جہاد کو روزے پر ترجیح

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ لَا يَصُوْمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَهٗ مُفْطِرًا اِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى ✱

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ ابوطلحہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کے سبب روزے نہ رکھتے تھے - مگر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی - تو میں نے ان کو عید فطر اور بقرعید کے دن سوا کبھی روزہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا ✱

۱۴۹ / ۳۱۴ح — طاعون کی موت شہادت ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ✱

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں - کہ طاعون ہر مسلمان کی شہادت (کا سبب) ہے ✱

۱۵۰ح — لا یستوی القاعدون کا شان نزول

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيَّ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لکھوائی - تو ابن ام مکتوم آپ کے پاس آئے

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ
مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ
أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ
وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ
عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى
خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ
عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ۔

اور آپ اُس وقت مجھے یہی آیت لکھوا رہے
تھے۔ پس ابن ام مکتوم نے کہا۔ یارسول اللہ
اگر میں قدرت رکھتا۔ تو ضرور جہاد کرتا۔ اور وہ
نابینا آدمی تھے۔ اس پر اللہ نے اپنے رسول
پر یہ آیت نازل فرمائی۔ جبکہ آپ کا زانو میرے
زانو پر تھا۔ پس دفعتہً وہ مجھ پر بھاری ہو گیا
اور میں ڈرا کہ کہیں میری ران ہی پھٹ جائیگی
پھر جب وہ حالت دور ہوئی۔ تو اللہ نے نازل
فرمایا "غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ"

۵۱ ۱۷
دعائے برکت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ
يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ
لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا
رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ ؎
اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ
فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ ؎
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا
وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا
وَهُوَ يُجِيبُهُمْ :۔
اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ
فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ
خندق میں گئے۔ تو مہاجر و انصار جاڑوں کی
صبح میں خندق کھودنے لگے۔ کہ انکے پاس
غلام نہ تھے۔ جو اس کام کو کرتے۔ جب آپنے
انکی پریشانی اور بھوک کی حالت دیکھی تو فرمایا:۔
"اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا عیش
ہے۔ پس تو مہاجرین و انصار کو بخشدے" ۔
اسکے جواب میں مہاجرین و انصار نے کہا:۔
"ہم وہ ہیں جنہوں نے محمدؐ کے ہاتھ پر بیعت
کی ہے جہاد پر جبتک ہم زندہ رہینگے" ۔
انسؓ سے یہی مروی ہے کہ مہاجر و انصار کہتے تھے
"ہم وہ ہیں جنہوں نے محمدؐ کے ہاتھ پر بیعت
کی ہے اسلام پر جبتک ہم زندہ رہینگے" ۔
اور آنحضرت فرماتے تھے:۔
"اے اللہ! بھلائی تو آخرت ہی کی بھلائی
ہے۔ پس تو مہاجرین و انصار کو برکت دے" ۔

۵۲ ح ۱۷ — رسول خدا خود بھی جہاد میں خندق کھودتے تھے

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ
وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ
بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ ؎

لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

حضرت براء رض سے روایت ہے
کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جنگ احزاب
کے دن مٹی اٹھاتے دیکھا - اور مٹی نے
آپ کے پیٹ کے گورے رنگ کو چھپالیا
تھا - اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے ؎

"اے اللہ اگر تو نہ ہوتا - تو ہم ہدایت نہ
پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے"
"اب بھی تو ہم پر اطمینان نازل فرما - اور
جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھ"
"بیشک ان لوگوں نے ہم پر بغاوت کی
ہے جب کوئی فساد کرنا چاہتے ہیں تو ہم نہیں مانتے" +

۵۳ ح ۱۸ — جہاد سے رہ جانے والوں کی نسبت نیک ظنی

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ
إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ
خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا
وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ
حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ +

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں -
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ
میں تھے - تو آپ نے فرمایا "جو لوگ مدینہ
میں ہم سے پیچھے رہ گئے ہیں - وہ ایسے
ہیں کہ جس درے یا میدان میں ہم جائیں
وہ ضرور اُس میں ہمارے ساتھ ہونگے - ان
کو کسی عذر نے روک لیا ہے" +

۵۴ ح ۱۹ — روزہ کی فضیلت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ
عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا +

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں - کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنا - کہ "جو شخص اللہ کی راہ میں ایک
دن بھی روزہ رکھے - اللہ اُس کو دوزخ
سے بقدر ستر برس کی مسافت کے دور
کر دیتا ہے" +

۵۵ ح ۲۰ — جہاد میں شامل ہونے اور جہادی کے گھر کی حفاظت کے نیک ثواب

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي

زید بن خالد رض سے روایت ہے - کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص
اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے کا سامان درست
کر دے - گویا اُس نے خود جہاد کیا - اور جو شخص

سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ
خَلَفَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ
بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا ۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے کے پیچھے اُس کے
گھر کی خبر گیری عمدہ طور سے کرتاہے۔ گویا
اُس نے بھی خود جہاد کیا"۔

۵۶
۲۱ج
آنحضرت کو ام سلیم کے گھر جانے کی خصوصی وجہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ
بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ
اُمِّ سُلَيْمٍ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهٖ
فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اَرْحَمُهَا
قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِيَ ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں سوا اُم سلیم
اور اپنی ازواج کے گھر کے اور کسی گھر میں
تشریف نہ لے جاتے تھے۔ پس آپ سے کسی
نے کہا۔ (کہ آپ) ایسا کیوں کرتے ہیں؟
آپ نے فرمایا "میں اس پر ترس کھاتا ہوں۔
اسکا بھائی میرے ہمراہ مقتول ہوا ہے"۔

۵۷
۲۲ج
جنگ میں باقاعدگی چاہیے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ اَتَى يَوْمَ الْيَمَامَةِ اِلٰى
ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ
عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ
يَا عَمِّ مَا يَحْبِسُكَ اَنْ لَا تَجِيْءَ
فَقَالَ الْاٰنَ يَا ابْنَ اَخِيْ وَ
جَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِيْ مِنَ الْحَنُوْطِ
ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ
انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ
هٰكَذَا عَنْ وُجُوْهِنَا حَتّٰى
نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا
نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا عَوَّدْتُمْ
اَقْرَانَكُمْ ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
کہ وہ جنگ یمامہ کے دن ثابت بن قیس کے
پاس گئے۔ جبکہ وہ اپنی دونو رانیں کھولے
ہوئے بدن میں حنوط لگا رہے تھے انسؓ
نے کہا۔ چچا! تمہیں (میدان جنگ میں)
جانے سے کیا چیز روک رہی ہے؟ اُنہوں
نے کہا۔ بھتیجے! اب میں (چلتا ہوں) اور
وہ پھر حنوط لگانے لگے۔ بعد اس کے آکر
بیٹھ گئے۔ اور اُنہوں نے لوگوں کے بھاگنے
کا ذکر کیا۔ کہ کفار اس طرح ہمارے سامنے
ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ ہم ان سے لڑتے
تھے۔ ہم ایسا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ نہ کرتے تھے تم نے اپنے حریفوں
کو بھی اپنی بُری عادت ڈالدی ہے۔

۵۸
۲۳ج
حضرت زبیرؓ کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيْنِيْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب
میں فرمایا "میرے پاس دشمن کی خبر

بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ۔

کون لائے گا" زبیرؓ بولے میں لاؤنگا۔ آپ نے پھر (دوبارہ) فرمایا "میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا" ؟ زبیرؓ بولے میں۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر نبی کے حواری ہوا کرتے ہیں۔ اور میرے حواری زبیرؓ ہیں"۔

٥٩ ح ٢٤ — جنگی گھوڑونکی پیشانیوں میں ثواب اور غنیمت ہے

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ۔

عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر وابستہ ہے" یعنی ثواب اور غنیمت"۔

٦٠ ح ٢٥ — گھوڑونکی پیشانیوں میں برکت ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گھوڑوں کی پیشانی میں برکت رکھی ہوئی ہے"۔

٦١ ح ٢٦ — جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنا ثواب عظیم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کیلئے) گھوڑا رکھے محض اللہ پر ایمان لانیکی وجہ سے اور اُسکے وعدوں کو سچا سمجھکر۔ تو بیشک اُس (گھوڑے) کا کھانا اور پینا اور اُسکی لید اور اُسکا پیشاب (غرض اسکی ہر چیز ثواب بنکر) قیامت کے دن اُسکے ترازوئے اعمال میں تلے گی"۔

٦٢ ح ٢٧ — رسول خدا صلعم کا گھوڑا

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے باغ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا رہتا تھا۔ اُسکا نام "لحیف"

لَہٗ اللُّحَیفُ اَوِ اللَّخِیفُ ۔

یا "لخیف" تھا ۔

حج ۶۳ — گھوڑا دینے کا ثواب

عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ یُقَالُ لَہٗ عُفَیْرٌ فَقَالَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَسَرَدَ الْحَدِیْثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ ۔

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔کہ جب میں ایک گدھے پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا۔اس گدھے کا نام عفیر تھا۔تو آپ نے فرمایا "اے معاذ تم جانتے ہو۔کہ اللہ کا حق اُس بندے پر کیا ہے" پھر معاذ رض نے یہ تمام حدیث بیان کی جو پہلے گزر چکی ہے ۔

حج ۶۴ — اچھے گھوڑے کی خوبی کا اظہار

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاہُ لَبَحْرًا ۔

انس رض روایت کرتے ہیں۔کہ (ایک مرتبہ) مدینہ میں کچھ خوف تھا۔تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایک گھوڑا عاریۃً لیا۔جس کا نام مندوب تھا۔(تو واپس آکر) آپ نے فرمایا "ہم نے کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی۔اور بیشک ہم نے اس گھوڑے کو (دریا کی طرح) تیز رو پایا ہے" ۔

حج ۶۵ — تین چیزوں میں نحوست ممکن ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَةٍ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔کہ "نحوست صرف تین چیزوں میں ہے۔گھوڑے میں عورت میں اور گھر میں" ۔

حج ۶۶ — مال غنیمت میں سوار اور گھوڑے کا حصہ

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَہْمَیْنِ وَلِصَاحِبِہٖ سَہْمًا ۔

عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کا ایک حصہ (مالِ غنیمت میں) مقرر کیا تھا ۔

حج ۶۷ — جنگ حنین میں رسول خدا کا استقلال اور رجز خوانی

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے کہا۔کہ کیا تم لوگ جنگ حنین میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔اُنہوں نے کہا ہاں لیکن رسولِ خدا

يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا
رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا
عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ
الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَ
اسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَاَمَّا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَاِنَّهٗ
لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ
اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ؎

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ يُقَالُ
لَهَا الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ
فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا
فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ
حَتّٰى عَرَفَهٗ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى
اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ
الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ ٭

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ قَسَمَ مُرُوْطًا عَلٰى نِسَاءٍ
مِّنْ نِسَاءِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ
مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ

صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے۔ (بات یہ ہوئی
کہ) قبیلۂ ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز
تھے۔ ہم نے جب ان کا مقابلہ کیا۔ اور ان
پر حملہ کر دیا۔ تو وہ تو بھاگ نکلے۔ مگر مسلمان
غنیمتوں پر جھک پڑے۔ اور کافروں نے
تیروں سے ہمارا مقابلہ کیا۔ (اور ہم کو پیچھے
ہٹا دیا) مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہیں
بھاگے۔ بیشک میں نے آپ کو دیکھا۔ کہ آپ
اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ اور ابوسفیانؓ
اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ اور نبی صلے
اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے جاتے تھے:۔

"میں (سچا) نبی ہوں۔ اس میں کچھ جھوٹ
نہیں۔ میں عبدالمطلب (جیسے سردار) کا بیٹا
ہوں" ٭

۶۸ سرح — ہر کمال را زوالے

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا
نام "عضباء" تھا۔ کوئی اونٹنی اسکے آگے
نہ بڑھتی تھی۔ مگر ایک اعرابی ایک نوجوان
اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اور وہ اس سے آگے
نکل گیا۔ مسلمانوں کو یہ بات شاق گزری۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب خبر ہوئی
تو آپ نے فرمایا "اللہ پر یہ حق ہے کہ دنیا کی
جو چیز بلند ہو اُسے پست کر دے" ٭

۶۹ سرح — شاملین [illegible] کی فضیلت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ کہ انہوں نے مدینہ کی عورتوں کو
کچھ چادریں تقسیم کی تھیں۔ ایک عمدہ چادر بچ گئی۔
تو ان کے پاس بیٹھنے والوں میں کسی نے کہا۔

مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَعْطِ هٰذَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ أُمَّ كُلْثُوْمَ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيْطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلِيْطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ ٭

اے امیر المومنین! یہ چادر آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (یعنی نواسی) کو جو آپکے نکاح میں ہیں۔ دے دیجئے وہ لوگ اُم کلثوم بنت علیؓ کو مراد لیتے تھے۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا' ام سلیط اسکی زیادہ حقدار ہیں۔ اور ام سلیط انصاری خواتین میں سے تھیں۔ جنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا وہ اُحد کے دن ہمارے لئے مشکیں بھر بھر پانی لاتی تھیں ٭

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدِمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِيْنَةِ ٭

رُبَیع بنت مسعود رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ہم (جہاد میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جاتی تھیں اور) پانی پلاتیں۔ اور اُن کی خدمت کرتی اور زخمیوں اور مقتول لوگوں کو مدینہ میں واپس لاتی تھیں ٭

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَعَالٰى كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِيْ صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کسی سفر میں ایک رات کو) سوئے نہ تھے۔ لہذا جب آپ مدینہ پہنچے۔ تو فرمایا "کاش میرے اصحاب میں کوئی نیک مرد آج کی شب میری پاسبانی کرتا" (یہ کہتے ہی) ہم نے ہتھیار کی آواز سُنی تو آپنے فرمایا "یہ کون ہے"؟ اُس نے جواب دیا سعد بن ابی وقاص۔ میں اسلئے آیا ہوں کہ آپ کی پاسبانی کروں۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سو رہے ٭

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی روایت

عورتیں بھی جہاد میں کام کرتی تھیں

آنحضرت صلعم کی نگہداشت

بندۂ زر اور بندۂ حق

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تعس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة إن أعطي رضي وإن لم يعط سخط تعس وانتكس وإذا شيك فلا انتقش طوبى لعبد آخذ بعنان فرسه في سبيل الله أشعث رأسه مغبرة قدماه إن كان في الحراسة كان في الحراسة وإن كان في الساقة كان في الساقة إن استأذن لم يؤذن له وإن شفع لم يشفع .

کرتے ہیں۔ کہ حضرت نے فرمایا۔ بندۂ دینار اور بندۂ درہم اور بندۂ خمیصہ ہلاک ہوجائے۔ اگر اُسے دیا جائے تو خوش ہوجاتا ہے۔ اور اگر نہ دیا جائے تو ناخوش ہوجاتا ہے۔ (ایسا شخص) ہلاک ہوجائے۔ اور سرنگوں ہوجائے۔ بلکہ اگر اسکے کانٹا چبھ جائے تو کوئی نہ نکالے۔ مگر خوشخبری ہو اس بندے کو جو خدا کی راہ میں (جہاد کرنے کیلئے) اپنے گھوڑے کی باگ (ہروقت) اپنے ہاتھ میں لئے رہے۔ اسکے بال پریشان ہوں۔ اور اُسکے دونو قدم غبار آلودہ ہوں۔ اگر وہ پاسبانی میں ہو تو پاسبانی میں رہے۔ اور لشکر کے پیچھے حفاظت کیلئے (مقرر) ہو تو لشکر کے پیچھے رہے۔ اور دنیا میں اُس کی ذرا بھی عزت نہ ہو حتے کہ) اگر وہ (کسی کے پاس جانے کی) اجازت مانگے تو اُسے اجازت نہ ملے۔ اور اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو اُسکی سفارش نہ مانی جائے"۔

ح ۴۳

اُحد پہاڑ کی محبت

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم إلى خيبر أخدمه فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم راجعا وبدا له أحد قال هذا جبل يحبنا ونحبه .

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی خدمت کرنے کیلئے خیبر گیا تھا جب آپ وہاں سے واپس آئے۔ اور آپ کو اُحد پہاڑ دکھائی دیا۔ تو آپنے فرمایا "یہ پہاڑ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں"۔

ح ۴۴

جہادیوں کی خدمت میں روزہ کی مشقت سے ثواب میں افضل ہے

وعنه رضي الله عنه قال كنا مع النبي صلى الله

حضرت انس کہتے ہیں۔ کہ ہم (ایک سفر میں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِيْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهٖ فَاَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ ◆

تو ہم سے زیادہ سایہ اُس شخص کے پاس تھا۔ جسپر اُسکی چادر سے سایہ کیا جاتا تھا اُسدن جن لوگوں نے روزہ رکھا تھا۔ اُنھوں نے تو کچھ کام نہ کیا۔ مگر جن لوگوں نے روزہ نہ رکھا تھا۔ اُنھوں نے اونٹوں کو اُٹھایا۔ اور خدمت کی اور کام کیا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ آج تو روزہ نہ رکھنے والے (زیادہ) ثواب لیگئے" ◆

۵۵ جنگ میں پاسبانی سرحد کی فضیلت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا ◆

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا کی راہ میں ایک دن بھی پاسبانی کرنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اور جنت میں تمہارا مقام اگر بقدر ایک کوڑی کے ہو۔ تمام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اور صبح و شام کے وقت جو بندہ خدا کی راہ میں چلتا ہے۔ وہ تمام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے" ◆

۵۶ کمزور لوگوں سے نیکی کرنا فراخی رزق کا باعث ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ ◆

سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم کو تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے مدد دی جاتی ہے اور رزق دیا جاتا ہے" ◆

۵۷ اصحاب و تابعین و تبع تابعین کے وسیلہ سے دعا کی اجابت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ

ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ جہاد کرینگے تو یہ کہا جائیگا۔ کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی

مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ◆

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ ◆

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ

ہو؟ جواب دیا جائیگا۔ ہاں (پھر اُسکے ذریعہ سے دعا مانگی جائیگی) اور اسکی فتح ہو جائیگی پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ لوگ کہینگے کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اُٹھائی ہو؟ جواب دیا جائیگا۔ ہاں۔ (اسکے ذریعے دعا مانگی جائیگی) اور فتح ہو جائیگی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ کہا جائیگا۔ کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے۔ جس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت اُٹھانیوالے کی صحبت اُٹھائی ہو؟ جواب دیا جائیگا۔ ہاں۔ پس (اُسکے ذریعہ سے دعا مانگی جائیگی اور) فتح ہو جائیگی"۔

صحیح
جنگ کا ڈھنگ

ابی اُسیدؓ سے روایت ہے کہ بدر کے دن جب ہم نے قریش کے (مقابلہ کے) لئے صفیں قائم کیں۔ اور اُنہوں نے ہمارے (مقابلہ کے) لئے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جب وہ لوگ تمہارے قریب آجائیں۔ تو تم تیر اندازی کرنا" ◆

۷۹
صحیح
خیبر کی آمدنی کے مصارف

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ بنی النضیر کے اموال اُس قسم میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسُول کو بغیر جنگ کے دلائے تھے مسلمانوں نے اس پر گھوڑے اور سوار نہ دوڑائے تھے یعنی جنگ کی نوبت نہ آئی تھی۔ پس وہ مال خاصکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ آپ اُن میں سے ایک سال کا خرچ اپنے گھر والوں کو دیدیتے تھے جو باقی رہتا تھا۔ اسکو ہتھیاروں اور گھوڑوں

سَابِقِیْ فِی السِّلَاحِ وَالْکُرَاعِ عُدَّۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔

میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے خرچ کرتے تھے ۔

۸۰ سعد بن ابی وقاص کی تیر اندازی پر تحسین

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفَدِّیْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ارْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ ۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کسی شخص کیلئے اپنے ماں باپ فدا ہونے کو کہتے ہوں۔ جن کی نسبت میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ "تیر مارو اتم پہ میرے ماں باپ فدا ہو جائیں ۔

۸۱ جن کی تلواریں کام آتی ہیں کہ سونے چاندی کے میان

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوْحَ قَوْمٌ مَا کَانَتْ حِلْیَۃُ سُیُوْفِہِمُ الذَّھَبَ وَلَا الْفِضَّۃَ اِنَّمَا کَانَتْ حِلْیَتُہُمُ الْعَلَابِیَّ وَالْاٰنُکَ وَالْحَدِیْدَ ۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ بے شک یہ تمام فتوحات اُن لوگوں نے کئے ہیں۔ جن کی تلواروں میں نہ سونے کا کام تھا۔ نہ چاندی کا (بلکہ) اُن کی تلوار پر چمڑے، رانگ اور لوہے کا کام ہوتا تھا ۔

۸۲ فتح مندی اسلام کیلئے دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُکَ عَھْدَکَ وَوَعْدَکَ اَللّٰھُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَکْرٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ حَسْبُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰی رَبِّکَ وَھُوَ فِی الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَھُوَ یَقُوْلُ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُھُمْ وَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبہ کے اندر تھے تو آپ نے فرمایا "اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور تیرے وعدے کا واسطہ دیتا ہوں (کہ مسلمانوں کو فتح دیجیے) اے اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد پھر کبھی تیری عبادت نہ کی جائیگی۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا یا رسول اللہ (اسی قدر دعا) آپ کو کافی ہے۔ بے شک آپ نے اپنے پروردگار سے بہت الحاح کی اور آنحضرت (اس وقت) زرہ پہنے ہوئے تھے۔ پس آپ یہ کہتے ہوئے باہر نکلے کہ "عنقریب ہی یہ جماعت بھگا دی جائیگی۔ اور یہ لوگ پیٹھ پھیر لینگے۔ بلکہ قیامت کا اُن سے وعدہ ہے۔ اور قیامت

وَفِي رِوَايَةٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ بَدْرٍ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أَنَّهُمَا شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ۔

عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ أَحَدُهُمْ

بہت سخت اور تلخ چیز ہے" ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ جنگِ بدر کا واقعہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور زبیرؓ کو بوجہ خراش کے جو اُن کے جسم پر تھا۔ ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی۔

انسؓ سے ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے اُنہیں ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دے دی۔

ام حرامؓ سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ دریا میں جنگ کرینگے۔ اُن کیلئے جنت واجب ہے"۔ ام حرام کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اُن ہی میں ہوں؟ آپ نے فرمایا "تم انہی میں ہو"۔ ام حرام کہتی تھیں۔ کہ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر (شاہ روم) کے پایۂ تخت میں جنگ کرینگے وہ مغفور ہیں" میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں ان لوگوں میں ہوں؟ آپ نے فرمایا "نہیں"۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ تم یہودیوں سے جنگ کروگے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر جس کے پیچھے یہودی

۸۳ ح۴۸
خاص حالت میں ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت

۸۴ ح۴۹
حدیث بالا کی تصریح

۸۵ ح۵۰
پہلے بحری لڑائی کرنیوالے جنتی ہیں

۸۶ ح۵۱
یہود و مسلمانوں کے جنگ کی پیشگوئی

وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ ✦

چھپا ہوا ہوگا، کہ دیگا، اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔ اسے قتل کر ڈال"۔ اور ایک روایت میں ہے۔ "قیامت نہ ہوگی۔ حتےٰ کہ تم یہودیوں سے جنگ کروگے" ✦

۸۷ تاتاری ترکوں سے لڑائی کی پیشگوئی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ ✦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "قیامت قائم نہ ہوگی۔ حتےٰ کہ تم ترکوں سے جنگ کروگے جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، اور ناکیں چپٹی ہونگی۔ اور اُن کے چہرے ترچھی ڈھالوں کی مثل چوڑے ہونگے۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی۔ حتےٰ کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کروگے جنکی جوتیاں بال کی ہونگی" ✦

۸۸ مشرکین کی شکست کیلئے بددعا کا جواز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ✦

حضرت عبداللہ بن اوفی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے دن مشرکوں کے لئے یہ بددعا کی تھی "اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، حساب کے جلد لینے والے، اے اللہ! ان جماعتوں کو بھگا دے، اے اللہ! اُن کو بھگا دے۔ اور اُن کو ہلاک کردے" ✦

۸۹ تمسخرِ اسلام کا جواب

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ الْيَهُودُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہودی (ایک روز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "السام علیک" (تم پر موت آئے) تو میں نے ان پر لعنت کی۔ آپ نے فرمایا "تمہیں کیا ہوگیا"؟ میں نے کہا۔ کیا آپ نے نہیں سنا جو اِن لوگوں نے کہا ہے؟ آپ نے فرمایا "تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہدیا

مَا خَلَتْ وَعَلَيْكُمْ ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ
عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ وَاَصْحَابُهٗ عَلَى
النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ
اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ
دَوْسٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا
وَائْتِ بِهِمْ ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ
الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ
عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ
لِذٰلِكَ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا
كُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُعْطٰى
فَقَالَ اَيْنَ عَلِیٌّ فَقِيْلَ
يَشْتَكِیْ عَيْنَيْهِ فَاَمَرَ
فَدُعِیَ لَهٗ فَبَصَقَ فِیْ عَيْنَيْهِ
فَبَرَاَ مَكَانَهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ
لَمْ يَكُنْ بِهٖ شَیْءٌ فَقَالَ
نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا
مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ
حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ
اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ

"علیکم" (یعنی تم پر ہی ہو)" ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ
طفیل بن عمرو دوسی اور ان کے ساتھی نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کی۔
یا رسول اللہ! قبیلۂ دوس نے نافرمانی کرکے
(آپ کی پیروی سے) انکار کر دیا ہے۔ لہٰذا
آپ اللہ سے ان کیلئے بددعا کیجئے۔ تو بعضوں
نے کہا "قبیلۂ دوس ہلاک ہوا۔ مگر آپؐ نے
فرمایا "اے اللہ! اس کو ہدایت کر۔ اور اُن کو
(دائرۂ اسلام میں) لے آ" ۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے
کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خیبر کے
دن یہ فرماتے ہوئے سُنا "اب میں جھنڈا اُس
شخص کو دونگا۔ جسکے ہاتھ پر فتح ہوگی" پس
اس پر صحابہ (اس) امید میں کھڑے ہو گئے۔
کہ ان میں سے کس کو جھنڈا ملتا ہے۔ چنانچہ
دوسرے دن ہر شخص یہی امید کرتا رہا۔ کہ جھنڈا
مجھے عطا ہوگا۔ مگر آپ نے فرمایا "علی رضؓ
کہاں ہیں"؟ کسی نے کہا۔ اُن کی آنکھوں
میں درد ہے۔ آپ نے حکم دیا۔ تو وہ آپؐ
کے سامنے بُلائے گئے۔ آپ نے اُنکی دونو
آنکھوں میں لعاب (دہن) لگا دیا جس سے
وہ فوراً اچھے ہو گئے۔ گویا اُنکو کچھ شکایت
ہی نہ تھی۔ پھر حضرت علیؓ نے کہا۔ ہم ان کا فروں
سے جنگ کرینگے۔ حتیٰ کہ وہ ہمارے مثل ہو
جائیں۔ آپ نے فرمایا "آہستگی کرو۔ جب تم
ان کے میدان میں جانا۔ تو اُنکو اسلام کیطرف

خ ۹ / ۵۵
مرتدوں کیلئے
دعاے ہدایت

۹۱ / مح
حضرت علیؓ کا
فاتح خیبر ہونا

مِمَّا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ ۔

بلانا۔ اور جو اُن پر فرض ہے اُس سے اُنکو آگاہ کرنا۔ سو قسم ہے خدا کی تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے" ۔

۹۲ آنحضرت صلعم عموماً پنجشنبہ کو سفر کرتے تھے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ ۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایسا کم ہوتا تھا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو سوا پنجشنبہ کے دن کے کوئی اور دن نہ ہوتا ۔

۹۳ کسی کو آگ میں جلانا جائز نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ فَقَالَ إِنِّيْ كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہمیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی لشکر کے ساتھ بھیجا۔ تو ہم سے فرمایا "اگر تم فلاں اور فلاں شخص کو پانا (قریش کے دو آدمیوں کا آپنے نام لیا) تو اُنہیں آگ میں جلا دینا"۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ پھر جب ہم سفر میں جانے لگے۔ تو ہم آپ کے پاس رخصت ہونے کو آئے۔ پس آپنے فرمایا "میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ کہ فلاں اور فلاں شخص کو آگ میں جلا دینا۔ مگر آگ سے تو اللہ ہی عذاب کرتا ہے۔ لہذا اگر تم اُن کو گرفتار کرنا تو اُنہیں قتل کر ڈالنا" ۔

۹۴ امام جبتک گناہ کا حکم نہ دے اسکی فرمانبرداری کیجائے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ

حضرت ابن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے امام کی بات کو سُننا اور ماننا ضروری فرمایا تا وقتیکہ وہ کسی گناہ کی بات کا حکم نہ دے۔ پھر اگر کسی گناہ کا حکم دے۔ تو نہ سُننا ضروری ہے

فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ٭
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ
الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَ
يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ
أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي
فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ
يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ
أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ
الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي
وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ
يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ
وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ
بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ
لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ
بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ ٭
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ رَجَعْنَا مِنَ
الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا
اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ
الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ
رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ فَقِيلَ لَهُ
عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ
عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَايَعَهُمْ
عَلَى الصَّبْرِ ٭

اور نہ ماننا" ٭
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
اُنہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
ہوئے سنا "ہم لوگ (باعتبار زمانہ کے)
اخیر ہیں (مگر مرتبہ میں سب سے) سبقت لیجانے
والے ہیں" نیز آپؐ نے فرمایا "جس نے
میری اطاعت کی۔ اُس نے خدا کی اطاعت
کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ اُس نے
خدا کی نافرمانی کی۔ اور جس شخص نے حاکم شریعت
کی اطاعت کی تو بلاشبہ اُس نے میری اطاعت
کی۔ اور جو شخص حاکم شریعت کی نافرمانی کرے۔
بلاشبہ اُس نے میری نافرمانی کی۔ اور امام تو مثل
ڈھال کے ہوتا ہے۔ اسکے پیچھے جنگ کی
جاتی ہے۔ اور اس سے پناہ لی جاتی ہے پس
اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور انصاف
کرے۔ تو اُسکی وجہ سے اُسے ثواب ملیگا۔ اور
اگر وہ اسکے خلاف کرے۔ تو اُسکی وجہ سے
اُس پر گناہ ہوگا" ٭
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ (بیعت الرضوان کے بعد) سال آئندہ میں
جب ہم پھر آئے۔ تو ہم سے دو آدمیوں نے
بھی بالاتفاق اُس درخت کو نہ پہچانا۔ جسکے
نیچے ہم نے بیعت کی تھی۔ (اُسی میں) اللہ کی
کچھ مہربانی تھی۔ بعد ازاں میں نے نافع سے
پوچھا کہ آنحضرتؐ نے صحابہ سے کس بات پر
بیعت کی تھی۔ موت پر؟ انہوں نے کہا نہیں
بلکہ آپ نے اُن سے صبر پر بیعت لی تھی ٭

٩٥
ج ٦٠
امام کی اطاعت
اور اسکے جائز
و ناجائز حکم پر
جزا و سزا

٩٦
ج ٦١
بیعت الرضوان
کے درخت کا
مجہول ہونا

۹۷ بیعت رسول اللہ کے بعد موت پر بیعت نا جائز ظاہر کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں۔ کہ جب واقعہ حرہ کا زمانہ آیا۔ تو ایک شخص اُنکے پاس آیا۔ اور اُس نے اُن سے کہا۔ کہ حنظلہ کے بیٹے لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں تو عبداللہ بن زید نے کہا۔ کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے اس شرط پر بیعت نہ کرینگے ۔

۹۸ بیعت سلمہ کی بیعت ثانی موت پر

عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰى ظِلِّ شَجَرَةٍ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ اَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ ۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے (بیعت الرضوان میں) بیعت کی۔ بعد اسکے میں ایک درخت کے سائے کی طرف ہٹ گیا۔ پھر جب لوگ کم ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا " اے ابن اکوع! کیا تم بیعت کروگے "؟ سلمہؓ بن اکوع کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا " پھر سہی "۔ چنانچہ میں نے آپ سے دوبارہ بیعت کی۔ پھر ان سے کسی نے پوچھا۔ کہ تم نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے کہا۔ موت پر ۔

۹۹ بیعت اسلام اور جہاد پر بیعت

عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَخِيْ فَقُلْتُ بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ ۔

حضرت مجاشعؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بھتیجے کو لیکر آیا۔ اور میں نے عرض کی۔ حضرت! ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجیئے۔ آپ نے فرمایا۔ " ہجرت تو اہل ہجرت پر ختم ہو چکی ہے "۔ میں نے عرض کی۔ پھر آپ کس بات پر ہم سے بیعت لینگے؟ تو آپ نے فرمایا " اسلام اور جہاد پر " ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ لَقَدْ أَتَانِي
الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ
أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ
عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا
مُؤْدِيًا نَشِيطًا يَخْرُجُ
مَعَ أُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِي
فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ
لَا نُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ
مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ
إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَسَى أَنْ لَا يَعْزِمَ عَلَيْنَا
فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ
وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ
مَا اتَّقَى اللّٰهَ وَإِذَا شَكَّ فِي
نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ
مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدُوهُ
وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ
مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا
كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ
وَبَقِيَ كَدَرُهُ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ
الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى
مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
نے (ایک دن) کہا کہ آج میرے پاس ایک
شخص نے آکر مجھ سے ایک مسئلہ پوچھا مگر
میں نہ سمجھا۔ کہ اسکو کیا جواب دوں۔ اُس نے
کہا۔ بتلائیے ایک باہتھیار شخص جو صحیح و
تندرست ہے وہ ہمارے امرا کے ہمراہ جہاد
میں جاتا ہے۔ مگر وہ چند باتوں میں ہمیں ایسے
احکام دیتا ہے۔ جنہیں ہم نہیں کرسکتے میں
نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم میری سمجھ میں
نہیں آتا۔ کہ میں تجھے کیا جواب دوں سوا
اسکے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے
تھے۔ تو آپ ہمیں ہر کام میں جو حکم دیتے تھے
اُسکو ہم کرلیتے تھے۔ اور بیشک تم میں سے
ہر شخص بہتری پر رہیگا۔ جبتک کہ اللہ سے
ڈرتا ہے۔ مگر جب اسکے دل میں کسی بات کا
شک پیدا ہو۔ تو وہ کسی سے پوچھ لے۔
جو اسکی تشفی کردے۔ لیکن عنقریب تم ایسے
آدمی کو نہ پاؤگے۔ قسم ہے اُسکی جسکے سوا
کوئی معبود نہیں۔ کہ جسقدر دنیا گزر چکی ہے
اُسکی نسبت میں یہ کہتا ہوں۔ کہ وہ مثل ایک
حوض کے ہے۔ کہ اُسکا صاف صاف (پانی)
پی لیا گیا۔ اور میلا پانی اُسکا باقی رہگیا ہے ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اُن دنوں میں جن میں آپ کسی جہاد پر
تھے انتظار کیا۔ یہاں تک آفتاب ڈھل گیا
بعد اسکے آپ لوگوں میں کھڑے ہوگئے اور

نتیجہ ۶۵
جس میں شک ہو
اُسے پوچھ لینا
چاہیے

نتیجہ ۶۶
جنت تلوار کے
سایہ تلے ہے

النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ اِلٰى آخِرِهٖ وَقَدْ تَقَدَّمَ بَاقِي الدُّعَاءِ ٭

فرمایا "لوگو! دشمن سے مقابلہ کی آرزو نہ کرو۔ اور اللہ سے عافیت طلب کرو۔ مگر جب تم دشمن سے مقابلہ کرو۔ تو صبر کرو۔ اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے" بعد اسکے آپ نے فرمایا "اے اللہ! کتاب کے نازل فرمانے والے الخ (باقی دعا پہلے آ چکی ہے) ٭

ح ١٠٢ — اپنی حفاظت میں اگر دوسرے کو کوئی نقصان پہنچے تو قصاص نہیں ہوتا

عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَأْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فِيْهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا وَقَالَ اَيَدَعُ يَدَهٗ اِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ٭

یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اُجرت پر رکھا تھا۔ اُس نے ایک شخص سے لڑائی کی۔ چنانچہ ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا۔ تو اُس نے اپنا ہاتھ اُسکے منہ سے کھینچا جس سے اُسکے اگلے دانت گر گئے۔ اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو آپ نے اُسے دانتوں کا معاوضہ نہیں دلایا۔ اور فرمایا۔ "کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا۔ تاکہ تو اُسکو چبا جاتا۔ جس طرح اونٹ سبزہ کو چبا جاتا ہے" ٭

ح ١٠٣ — صورت حکم کی شہادت

عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِلزُّبَيْرِ هٰهُنَا اَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ ٭

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زبیرؓ سے کہا۔ کہ تمہیں اسی جگہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا تھا ٭

ح ١٠٤ — آنحضرت صلعم کو جو تمام دنیا کے خزانوں کی چابیاں دی گئی تھیں ان سے امت فائدہ اُٹھا رہی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے بذریعہ رعب کے مدد دی گئی ہے۔ پس ایک دن اس حال میں کہ میں سو رہا تھا۔ میرے پاس تمام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں۔ اور میرے ہاتھ میں

فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا ✦

رکھ دی گئیں" ابوہریرہ رضی نے (اس حدیث کو بیان کرکے) کہا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لیگئے۔ اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو ✦

۱۰۵ ج۲ — ذات النطاقین کی وجہ تسمیہ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِيْ قَالَ فَشُقِّيْهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيْ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ ✦

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میں نے ابوبکر رض کے گھر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دستر خوان تیار کیا۔ جبکہ آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ وہ کہتی ہیں جب مجھے آپ کے دسترخوان اور پانی کے ظرف کیلئے کوئی ایسی چیز نہ ملی۔ جس سے میں ان دونوں چیزوں کو باندھ دیتی۔ تو میں نے ابوبکر رض سے کہا۔ خدا کی قسم مجھے اپنے کمر بند کے سوا اور کوئی چیز نہیں ملتی۔ جس سے میں اسکو باندھ دوں ابوبکر رض نے کہا۔ تم اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کرڈالو۔ ایک سے پانی کے ظرف کو باندھ دو۔ اور دوسرے سے دسترخوان کو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس وجہ سے میرا نام "ذات النطاقین" رکھا گیا ✦

۱۰۶ ج۱ — آنحضرت کا اُسامہ کو گدھے کی سواری میں اپنا ردیف کرنا

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ ✦

حضرت اُسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر جس کی زین پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی سوار ہوئے۔ اور اُسامہ رض کو اپنے پیچھے سوار کر لیا ✦

۱۰۷ ج۳ — اُسامہ کا اونٹ پر رسول اللہ صلعم سے پیچھے ہونا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کی بلندی سے تشریف لائے جبکہ

اَقْبَلَ یَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰی مَکَّۃَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ مُرْدِفًا اُسَامَۃَ ابْنَ زَیْدٍ وَمَعَہٗ بِلَالٌ وَمَعَہٗ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ مِنَ الْحَجَبَۃِ حَتّٰی اَنَاخَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْتِیَ بِمِفْتَاحِ الْبَیْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَاقِی الْحَدِیْثِ قَدْ تَقَدَّمَ ٭

اپنی سواری پر اپنے ہمراہ اسامہؓ بن زید کو سوار کئے ہوئے تھے۔ اور آپ کے ہمراہ بلالؓ تھے بلکہ ساتھیوں میں عثمانؓ بن طلحہ بھی موجود تھے جو کعبہ کے دربانوں سے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے مسجد میں اونٹ بٹھایا۔ پھر عثمان کو حکم دیا۔ کہ کعبہ کی کنجی لے آئیں۔ چنانچہ کعبہ کو کھولا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوئے۔ باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے ٭

۱۰۸ دشمن کے ملک میں قرآن لیجانا منع ہے

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ ٭

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ "دشمن کے ملک کی طرف قرآن کیساتھ سفر کیا جائے" ٭

۱۰۹ تکبیر و تہلیل کا آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰی وَادٍ ھَلَّلْنَا وَکَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّہٗ مَعَکُمْ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ٭

حضرت ابو موسےٰؓ اشعری کہتے ہیں۔ کہ ہم (حج میں) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے۔ تو زور کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کہتے تھے۔ پس جب ہماری آوازیں بلند ہوئیں۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو! اپنی جانوں پر آسانی کرو۔ کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ بلکہ وہ تمہارے ساتھ ہے بیشک وہ سُنتا ہے اور قریب ہے" ٭

۱۱۰ چڑھنے اور اُترنے کی تسبیح

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا اِذَا صَعِدْنَا کَبَّرْنَا وَاِذَا

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں۔ کہ جب بلندی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔ اور جب پستی میں اُترتے

فَرَأَيْنَا سَبَّحْنَا ۔

تھے۔ تو سُبحانَ اللہِ کہتے تھے ۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا ۔

ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو جسقدر (وہ نوافل عبادتیں) بحالتِ اقامت وصحت کرتا تھا۔ وہ سب اسکے لئے لکھی جاتی ہیں " ۔

حج ۱۱۱ ۷۶
بیمار اور مسافر کی معمولی نوافل عبادتیں ایام سفر اور بیماری میں بھی برابر شمار ہوتی ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا " تنہا چلنے کا ضرر جو مجھے معلوم ہے۔ اگر لوگ اسے معلوم کریں تو کوئی سوار رات کے وقت تنہا نہ چلے " ۔

حج ۱۱۲ ۷۷
رات کے وقت تنہا چلنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ سے جہاد کی اجازت مانگی۔ آپ نے پوچھا " کیا تیرے والدین زندہ ہیں "؟ اس نے عرض کی ہاں۔ اس پر آپ نے فرمایا " تو ان ہی (کی خدمت) میں کوشش کر " ۔

حج ۱۱۳ ۷۸
خدمتِ والدین بعض حالات میں جہاد سے بہتر ہے

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ ۔

حضرت ابو بشیر انصاری رض سے روایت ہے۔ کہ وہ کسی سفر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب لوگ اپنی خوابگاہوں میں چلے گئے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا۔ کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی لٹکن تانت یا کسی اور قسم کا باقی نہ رہے۔ یعنی کہ کاٹ دیا جاتے "

حج ۱۱۴ ۷۹
جنگی انتظامات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَ لَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِيْ حَاجَّةً فَقَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ +

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ "کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اور نہ عورت سفر کرے بغیر اس کے کہ اس کے ہمراہ کوئی محرم ہو"۔ اس پر ایک شخص کھڑا ہو گیا۔ اور اُس نے کہا یا رسول اللہ! مَیں فلاں فلاں جہاد میں لکھ لیا گیا ہوں۔ اور میری بی بی حج کیلئے جاتی ہے۔ آپنے فرمایا "تو جا اور اپنی بی بی کے ساتھ حج کر" +

۱۱۵ حج — عورت کا تنہا سفر کرنا اور غیر مرد کے پاس بیٹھنا منع ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ +

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے فرمایا "اللہ اُن لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے۔ جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں" +

۱۱۶ حج — آخر حالت میں اسلام لانیکی مثال

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ +

حضرت صعبؓ بن جثامہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (مقام) ابواء یا ودان میں میری طرف سے گزرے۔ اور آپسے دار الحرب والے مشرکوں کی نسبت پوچھا گیا۔ کہ اُن پر شبخون کیا جاتا ہے۔ تو اُن کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاتے ہیں آپنے فرمایا "وہ بھی انہی میں سے ہیں" اور مَیں نے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا "چراگاہ اللہ اور رسول کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں ہے" +

۱۱۷ حج — شبخون مارنے کا جواز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ

۱۱۸ حج — عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع

مَغَازِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَۃً فَاَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ ؕ

وسلم کے جہاد میں کوئی عورت مقتول پائی گئی۔ تو آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع کر دیا +

۱۱۹
سہم
آگ سے جلانے کی نسبت قتل اچھا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَمَّا بَلَغَہٗ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَرَّقَ قَوْمًا بِالنَّارِ فَقَالَ لَوْ کُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْھُمْ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰہِ وَلَقَتَلْتُھُمْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ +

حضرت ابن عباسؓ کو جب یہ خبر پہنچی۔ کہ حضرت علی رضؓ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا ہے۔ تو اُنہوں نے کہا اگر میں اُن کی جگہ) ہوتا۔ تو ہرگز انہیں نہ جلاتا۔ اسلئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "خدا کے عذاب کی طرح (کسی کو) عذاب نہ کرو" اور بیشک میں انہیں قتل کر دیتا۔ جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ جو شخص اپنا دین بدل دے۔ اُسکو قتل کر دو" +

۱۲۰
ج ۸۵
محرقہ (سوختہ) چیونٹیوں پر وحی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَرَصَتْ نَمْلَۃٌ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَۃِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنْ قَرَصَتْکَ نَمْلَۃٌ اَحْرَقْتَ اُمَّۃً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ اللّٰہَ +

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ ایک چیونٹی نے نبیوں میں سے کسی نبی کو کاٹا۔ تو اُن کے حکم سے چیونٹیوں کا چھتہ جلا دیا گیا۔ جس پر اللہ نے اُن کی طرف وحی بھیجی۔ کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا۔ تم نے (اسکے عوض میں) ایک گروہ کو جلا دیا۔ جو اللہ کی تسبیح پڑھتی تھیں +

۱۲۱
ج ۸۶
ذو الخلیفہ کو مسمار اور جلانے کی فرمایش دارقطنی

عَنْ جَرِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِیْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ وَکَانَ

حضرت جریرؓ کہتے ہیں۔ کہ (ایک دن) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "کہ تم مجھے ذی الخلصہ سے کیوں نہیں راحت دیتے" (یعنی اسے کیوں برباد نہیں کر دیتے) اور وہ قبیلہ خثعم میں ایک

بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمّٰى
كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ
فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِيْنَ
وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ
اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ
خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ
عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ
فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ
اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِيْ
صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ
ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ
هَادِيًا مَهْدِيًّا
فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا
وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْبِرُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ
وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ
حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ
اَجْرَبُ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ
اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ
مَرَّاتٍ +

۱۲۲ — قیصر اور کسرے کی ہلاکی کی پیشینگوئی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى
ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ
قَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ
قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ

گھر تھا۔ اسکو کعبۂ یمانیہ کہتے تھے۔ حضرت
جریرؓ کہتے ہیں۔ پس میں قبیلۂ احمس کے
ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا۔ اور
ان سب کے پاس گھوڑے تھے۔ حضرت
جریرؓ کہتے ہیں میں گھوڑے پر جمتا نہ تھا
پس حضرت نے میرے سینے پر ہاتھ ٹھونک
دیا۔ یہانتک کہ میں نے آپ کی اُنگلیوں کا
نشان اپنے سینہ میں دیکھا۔ اور آپ نے
فرمایا "اے اللہ! ان کو قائم رکھ اور ان کو
ہدایت کرنیوالا اور ہدایت یافتہ بنا دے"
پس حضرت جریرؓ وہاں گئے۔ اور اُسے
توڑ کر جلا دیا۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو اسکی خبر بھیجی۔ چنانچہ حضرت جریرؓ
کے قاصد نے بیان کیا۔ کہ قسم ہے اُسکی
جسنے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں
آپکے پاس اس وقت آیا ہوں۔ جب کہ
میں نے اُسکو اس حال میں چھوڑا ہے۔ کہ
وہ مثل خارشی اونٹ کے ہے (یعنی اُسکی
زینت بالکل زائل ہو گئی ہے) تو آپ نے
پانچ دفعہ فرمایا "قبیلۂ احمس کے آدمیوں
اور گھوڑوں میں برکت ہو" +

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے فرمایا
"کسرے ہلاک ہو گیا۔ اب اس کے
بعد کسرے نہ ہو گا۔ اور قیصر بھی ہلاک ہو
جائیگا۔ اور اسکے بعد قیصر نہ ہو گا۔ اور
بیشک قیصر اور کسرے کے خزانے خدا

كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ◆

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خُدْعَةً ◆

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَ
كَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ
بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُوْنَا
تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا
مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ
إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُوْنَا
هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ
فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى أُرْسِلَ
إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوْهُمْ قَالَ فَأَنَا
وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ
قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَ
أَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ
فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ
جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيْمَةَ
ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ
فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ
أَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوْا وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ
فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا

کی راہ میں (ایکدن) تقسیم کئے جائینگے"◆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے لڑائی کو فریب بتایا ہے ◆

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے اُحد کے دن پچاس پیادوں پر عبداللہ بن
جبیر کو سردار مقرر کرکے فرما دیا تھا۔ کہ "اگر تم
ہمیں اس حالت میں دیکھنا۔ کہ پرندے ہمارا
گوشت کھا رہے ہیں۔ جب بھی اپنے مقام
کو نہ چھوڑنا۔ یہاں تک کہ میں تم سے کہلا
بھیجوں۔ اور اگر تم نے ہمیں دیکھا۔ کہ ہم نے
کافروں کو بھگا دیا۔ اور انہیں پامال کر ڈالا۔
تب بھی تم نہ ہٹنا۔ یہانتک کہ میں تم سے
کہلا بھیجوں"۔ چنانچہ آپ نے کافرونکو شکست
دی۔ حضرت براء کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں نے
چند عورتوں کو دیکھا۔ کہ وہ بھاگی جا رہی تھیں
اُن کی جھانجھیں اور پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں
اپنے کپڑوں کو اُٹھائے ہوئے تھیں۔ پس
عبداللہ بن جبیر کے ساتھ والوں نے کہا۔
اے لوگو! غنیمت کا مال غنیمت کا مال تمہارے
ساتھی غالب آگئے۔ اب تم کیا انتظار کر رہے
ہو؟ عبداللہ بن جبیر نے کہا۔ کہ کیا تم رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بھول گئے ہو؟
ان لوگوں نے کہا۔ قسم اللہ کی۔ ہم ان لوگوں
کے پاس جائینگے۔ اور مالِ غنیمت لوٹینگے۔
چنانچہ جب وہ لوگ وہاں گئے۔ اور اُنکا رُخ

۱۲۳ ح ۸۰
لڑائی کا رخ فریب پر ہے

۱۲۴ ح ۸۹
آنحضرت صلعم کے ایک فرمان کے خلاف پیادوں کا جہاد میں عمل اور کفار کا غلبہ

أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ
فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ
فَذَالِكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ
فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا
فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا
مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ
وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَ
سَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو
سُفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ
ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هٰؤُلَاءِ
فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ
نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ
يَا عَدُوَّ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ
عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَ
قَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوؤُكَ قَالَ
يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ
إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ

بدل گیا۔ تو کفار بھاگتے ہوئے سامنے آ گئے
(اور لڑائی پھر ہونے لگی) جب رسول خدا
(اپنی ہدایت فرمودہ مذکورہ کے مطابق) انہیں
پچھلی طرف بُلا رہے تھے۔ تو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ بارہ آدمیوں کے سوا اور
کوئی نہ رہا۔ کافروں نے ہم میں سے ستر آدمیوں
کو (قابو) پایا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
بدر کے دن ایک سو چالیس مشرکوں کو (قابو)
پایا تھا۔ ستر قیدی اور ستر مقتول۔ پھر
ابوسفیانؓ نے کہا۔ کہ کیا ان لوگوں میں محمدؐ
ہیں؟ تین مرتبہ یہی کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے صحابہ کو جواب دینے سے منع فرما دیا
تھا۔ اس کے بعد پھر ابوسفیانؓ نے کہا۔
کیا ان لوگوں میں ابو قحافہ کے بیٹے ہیں؟
یہ بھی تین بار کہا۔ اسکے بعد کہا گیا۔ ان لوگوں
میں خطاب کے بیٹے ہیں؟ اور یہ بھی تین بار
کہا۔ اسکے بعد اپنے ساتھیوں کیطرف مخاطب
ہو کر کہنے لگا۔ کہ یہ لوگ تو قتل ہو گئے۔
پس حضرت عمرؓ اپنے آپ کو نہ روک سکے
اور بول اُٹھے۔ کہ خدا کی قسم اے دشمنِ خدا!
جن لوگوں کا تم نے نام لیا۔ وہ سب زندہ
ہیں۔ اور وہ بات جس سے تو رنجیدہ ہے
باقی ہے۔ ابوسفیانؓ نے کہا۔ کہ آج بدر کے
دن کا معاوضہ نکل گیا۔ اور لڑائی تو ڈول
(کے مثل) ہے۔ اور تم ان میں کچھ مُثلہ پاؤ گے
مگر نہ میں نے اس بات (مُثلہ) کا حکم دیا اور
نہ مجھے یہ بات ناگوار ہے۔ اسکے بعد ابوسفیان

مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي ثُمَّ اَخَذَ يَرْتَجِزُ اُعْلُ هُبَلُ اُعْلُ هُبَلُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْا لَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِيْبُوْا لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ

رجز پڑھنے لگا۔ کہ (اے ہبل! بلند ہو جا رے) ہبل بلند ہو جا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اب تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ آپنے فرمایا" تم کہو۔ اللہ ہی بزرگ و بلند ہے۔ پھر ابو سفیان نے کہا۔ ہمارے لئے عزّےٰ ہے اور تمہارے لئے کوئی عزّےٰ نہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تم اس کو جواب نہیں دیتے؟ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ آپنے فرمایا "کہو۔ خدا ہمارا آقا ہے۔ اور تمہارا کوئی آقا نہیں"۔

۱۲۵
ح ۹۰
آنحضرت صلعم کی اونٹنی گم شدہ کو بشجاعت تیر اندازی کفار سے چھڑانے پر آنحضرت کا خلق

عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بِكَ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحَاهُ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتّٰى اَلْقَاهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْهَا فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَقُوْلُ ؎

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں مدینہ سے غابہ کیطرف جارہا تھا۔ جب غابہ کی پہاڑی میں پہنچا۔ تو مجھے عبد الرحمن بن عوف کا ایک غلام ملا۔ میں نے کہا۔ تجھے خرابی ہو۔ تو یہاں کہاں؟ اُس نے کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی پکڑی گئی (میں اسکی تلاش میں ہوں) میں نے پوچھا اُس کو کس نے پکڑا ہے؟ غلام نے کہا۔ غطفان اور فزارہ نے۔ پس میں تین مرتبہ اس زور سے چلّایا۔ کہ مدینہ بھر کو سُنا دیا۔ یا صَبَاحَاہُ یا صَبَاحَاہُ (یعنی میں صبح کے وقت لُٹ گیا) بعد ازاں میں دوڑا۔ اور اُن سے جا ملا۔ جو لوگ اُسے پکڑ چلے تھے۔ پھر میں نے انہیں تیر مارنے شروع کئے۔ اور میں یہ کہتا جاتا تھا۔ اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ۔ وَالْیَوْمَ

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ
فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ
أَنْ يَشْرَبُوا فَأَقْبَلْتُ بِهَا
أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ
وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا
سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ
فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ
فِي قَوْمِهِمْ ٭

يَوْمُ الرُّضَّعِ (میں اکوع کا فرزند ہوں اور آج کا دن لئیموں کی ہلاکت کا ہے) چنانچہ میں نے اونٹنی اُن سے چھڑا لی۔ قبل اسکے کہ وہ اسکا دودھ پئیں۔ اور اُسکو ہانک لے چلا (راستے میں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم مجھے ملے۔ تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ وہ لوگ پیاسے تھے۔ اور میں نے قبل اسکے کہ وہ دودھ پئیں۔ اونٹنی لے لی۔ پس آپ اُن کے تعاقب میں کسی کو بھیج دیجئے۔ آپنے فرمایا ”اے ابن اکوع! جب تم قابو پاؤ۔ تو بخشش کرو اُن لوگوں کی اُن کی قوم میں مہمانی ہو گی“ ٭

۲۶
قیدی کو رہا کرنے بھوکے کو کھانا کھلانے اور بیمار کی عیادت کرنے کی نصیحت

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ ٭

حضرت ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیدی کو رہائی دو۔ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اور بیمار کی عیادت کرو“ ٭

۲۷
دیت اور رہائی وغیرہ کی نسبت قرآنی احکام

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللهِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ کتاب اللہ کے سوا کیا کچھ اور وحی بھی آپ کے پاس ہے؟ انہوں نے کہا۔ نہیں قسم ہے اس (خدا) کی جس نے دانہ کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا۔ کہ میں اس بات سے واقف (بھی) نہیں۔ ہاں! ایک سمجھ مجھے ملی ہے جو اللہ کسی شخص کو قرآن (کے سمجھنے) میں دے دیتا ہے۔ اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا۔ کہ اس صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں

وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ۔

نے کہا۔ کہ "عقل" (دیت دینا) اور قیدی کے رہا کرنے کا بیان ہے۔ یہ کہ (یعنی کوئی مسلمان کافر کے عوض میں قتل نہ کیا جائے ۔

۱۲۸ ج۳ ۹۳ — فدیہ میں قرابت کا لحاظ نہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِئْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهٗ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ کہ یا رسول اللہ! آپ حکم دیں۔ تو اپنے بھانجے عباسؓ کے لئے ان کا فدیہ چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا" ایک درہم بھی ان سے نہ چھوڑو" ۔

۱۲۹ ج۳ ۹۴ — جاسوس کے قتل کا جواز

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهٗ فَنَفَّلَهٗ سَلَبَهٗ ۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آیا۔ جبکہ آپ سفر میں تھے پہلے تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ مگر جب اُٹھ کر چلنے لگا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اسے پکڑلو۔ اور (ابھی) قتل کردو" پھر آپ نے اُس کا سامان قاتل کو دلایا ۔

۱۳۰ ج۳ ۹۵ — رسول خدا کی آخری وصیتیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے (ایک مرتبہ) کہا۔ پنجشنبہ کا دن اور کیا ہے پنجشنبہ کا دن۔ بعد اس کے وہ اتنا روئے۔ کہ اُنکے آنسوؤں نے سنگریزوں کو تر کردیا۔ پھر کہنے لگے کہ پنجشنبہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا" میرے پاس لکھنے کی کوئی چیز لاؤ۔ تاکہ میں تمہیں ایک تحریر لکھوا دوں۔ کہ میرے

تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا
وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ
فَقَالُوْا هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ
خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ
وَاَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهٖ
بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ
مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَ
اَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا
كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَنَسِيْتُ
الثَّالِثَةَ ۔

ح ۹۶ ۱۳۱
دجال کانا ہوگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ مَا هُوَ اَهْلُهٗ
ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ
اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ
اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ
نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ
لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ
لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَ
اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ ۔

ح ۹۷ ۱۳۲
کثرت پر ناز نہیں ہوسکتا

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ

بعد تم گمراہ نہ ہوگے۔ مگر لوگوں نے اختلاف کیا۔
تو آپ نے فرمایا " کہ نبی کے پاس اختلاف
نہ چاہیئے "۔ پھر لوگوں نے کہا۔ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جدائی کی باتیں کرتے ہیں۔
(جو ایسی بات کہہ رہے ہیں) آپ نے فرمایا
" مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ میں جس حالت میں ہوں
وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے
بلاتے ہو "۔ اور آپ نے اپنی وفات کیوقت
تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ یہ کہ " مشرکوں
کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا۔ اور قاصدوں
کو اسی طرح انعام دینا جس طرح میں انہیں
انعام دیتا تھا "۔ اور تیسری بات میں بھول گیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں
کہ (ایک روز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں
کے مجمع میں کھڑے ہوگئے۔ اور اللہ کی
تعریف کی۔ جیسی کہ اس کو سزاوار ہے
بعد اس کے دجال کے ذکر میں فرمایا۔
" میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں۔ اور
ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے
حضرت نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے
مگر میں تم سے ایک ایسی بات کہتا ہوں۔ جو کسی
نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ تم یہ سمجھ لو۔ کہ وہ
کانا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے "۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا " جتنے لوگ اسلام کا کلمہ
پڑھتے ہیں۔ اُن سب کے نام میرے سامنے

مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ ؁

لکھ لاؤ"۔ چنانچہ ہم نے ایک ہزار پانچسو مرد لکھے۔ پھر ہم نے اپنے دل میں کہا۔ کیا ہم (اب بھی) کافروں کا خوف کریں۔ حالانکہ ہم ایک ہزار پانچسو آدمی ہیں۔ مگر بیشک ازاں بعد میں نے اپنی جماعت کو دیکھا کہ ہم (خوف میں) مبتلا کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ کوئی آدمی مارے خوف کے تنہا نماز نہیں پڑھتا ؁

۱۳۳
ح ۹۸
رسول خدا فتحیاب ہو کر بھی تین دن ضرور میدان میں رہتے

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ ؁

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب ہو جاتے۔ تو تین دن تک اسی میدان میں ٹھیرے رہتے ؁

۱۳۴
ح ۹۹
کھوئے ہوئے گھوڑے اور غلام کی واپسی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَعْنِي بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؁

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کا (عبداللہ بن عمرؓ کا) ایک گھوڑا چلا گیا تھا۔ اُسے دشمن نے پکڑ لیا تھا۔ مگر جب مسلمانوں نے کافروں پر غلبہ پایا۔ تو گھوڑا انہیں واپس کر دیا گیا۔ اسی طرح (عبداللہؓ) کا ایک غلام بھی بھاگ گیا ہُوا تھا۔ جو روم میں چلا گیا تھا۔ پس وہ بھی جب مسلمان اُن پر غالب ہوئے تو خالد بن ولید نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ غلام ابن عمرؓ کو واپس کر دیا ؁

۱۳۵
ح ۱۰۰
دعوت میں ساتھیوں کی شرکت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ایک مرتبہ عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے ایک بکروٹہ ذبح کیا ہے۔ اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے۔ لہذا آپ مع چند لوگوں کے تشریف

نَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ ۔

لے چلئے۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا۔ کہ "اے اہل خندق! جابرؓ نے تمہارے لئے کچھ کھانا تیار کیا ہے لہذا جلدی سے چلو"۔

۱۳۶ ح ۱۰۱ حضور کی بچوں سے شفقت

عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ۔

حضرت امّ خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ جبکہ میرے جسم پر ایک زرد کرتہ تھا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سَنَہْ سَنَہْ" اور اس کے معنی حبشی زبان میں "اچھی ہے" کے ہیں۔ امّ خالد کہتی ہیں۔ کہ پھر میں مُہر نبوّت کے ساتھ کھیلنے لگی۔ تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے رہنے دو"۔ اس کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعا دی اور فرمایا "کرتہ پرانا کرو اور پھاڑو پھر پرانا کرو اور پھاڑو پھر پرانا کرو اور پھاڑو" (درازیٔ عمر کی دعا ہے)۔

۱۳۷ ح ۱۰۲ خیانت سے بچو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ اَمْرَهُ فَقَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلٰى رَقَبَتِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ (ایک دن) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے مجمع میں کھڑے ہوئے۔ تو آپ نے غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا۔ اور اس کو بڑا سخت (گناہ) ظاہر کیا۔ اور اس معاملے کو بہت سخت فرمایا۔ پھر فرمایا "میں تم سے کسی شخص کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں۔ کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو۔ اور میں میں کر رہی ہو

فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ
يَا رَسُوْلَ اللهِ اَغِثْنِیْ
فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ
شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ
وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ
لَهُ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا
رَسُوْلَ اللهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ
لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا
قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى
رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ
اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ
لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا
قَدْ اَبْلَغْتُكَ عَلٰى
رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ
اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا
اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ
اَبْلَغْتُكَ ٭

یا اُسکی گردن پر گھوڑا ہو۔ اور وہ ہنہنا رہا ہو۔
اور وہ شخص کہے کہ یا رسول اللہ! میری
فریاد رسی کیجئے۔ اور مَیں کہدوں کہ تیرے لئے
میں کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ مَیں تو تجھے پیغام
الٰہی پہنچا چکا ہوں۔ اور (یا) اُسکی گردن پر
اونٹ بلبلا رہا ہو۔ کہ وہ شخص کہے۔ کہ یا
رسول اللہ میری فریاد رسی کیجئے۔ پس میں
کہدوں۔ کہ تیرے لئے میں کوئی اختیار
نہیں رکھتا۔ میں تو تجھے پیغام الٰہی پہنچا چکا
اور (یا) اُس کی گردن پر خاموش مال (مال) ہو
اور وہ شخص کہے۔ کہ یا رسول اللہ! میری
فریاد رسی کیجئے۔ پس میں کہدوں۔ کہ میں
تیرے لئے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ مَیں تو
تجھے پیغام الٰہی پہنچا ہوں۔ اور (یا) اُسکی
گردن پر کپڑا ہو۔ جو اُسکا گلا گھونٹ رہا
ہو۔ وہ شخص کہے کہ یا رسول اللہ! میری
فریاد رسی کیجئے۔ اور مَیں کہدوں کہ تیرے
لئے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو تجھے
پیغام الٰہی پہنچا چکا ہوں" ٭

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلٰى
ثَقَلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ
فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ
فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا
عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا ٭

۱۳۸
ج ۳۰۳
خائن دوزخی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص کرکرہ نامی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر (مقرر)
تھا۔ وہ مرگیا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ کہ "وہ دوزخ میں ہے"۔
لوگ اُسکی حالت دیکھنے گئے۔ تو اُنہوں نے
ایک عبا پائی۔ جس کو اُس نے خیانت سے
لیا تھا ٭

١٣٩ ح ١٠٤ — غازیوں کی پیشوائی

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ جَعْفَرٍ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ ۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ابن جعفرؓ سے کہا۔ کیا تمہیں یاد ہے۔ کہ جب ہم اور تم اور ابن عباس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کے لئے گئے تھے؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں! پھر حضرتؐ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تمہیں نہیں سوار کیا ۔

١٤٠ ح ١٠٥ — پیشوائی کی کو آنا

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم لڑکوں کے ساتھ ملکر ثنیۃ[1] الوداع تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کو جایا کرتے تھے ۔

١٤١ ح ١٠٦ — جہاد سے لوٹتے وقت کی دُعا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ اَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيْعًا فَاقْتَحَمَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ فَقَالَ عَلَيْكَ الْمَرْاَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَتَاهَا فَاَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَاَصْلَحَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم عُسفان سے لوٹتے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اونٹنی پر سوار تھے۔ اور صفیہ بنت حُیَیّ کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ تو (اچانک) آپکی اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا۔ اور آپ دونو گر پڑے پس ابوطلحہؓ جلدی سے (اپنے اونٹ پر سے) کود پڑے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! خدا آپ پر مجھے فدا کرے (کہیں چوٹ تو نہیں آئی؟) آپ نے فرمایا۔ تم عورت کی خبر لو۔ پس ابوطلحہ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیا۔ اور صفیہ کے پاس گئے۔ اور اُن پر چادر ڈال دی۔ اور سواری کو درست کیا۔ پھر دونو سوار ہوئے۔ اور ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تھا۔ بعد ازاں جب

[1] ثنیۃ الوداع وہ ٹیلے تھے۔ جہاں تک مدینہ کے لوگ اپنے عزیزوں کو روانہ کرنے اور لینے کیلئے آیا کرتے تھے۔

لَهُمَا فَرَكِبَهُمَا فَرَكِبَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ ٭

ہم مدینہ کے قریب پہنچے۔ تو آپ نے فرمایا۔ "ہم لوٹ رہے ہیں۔ توبہ کرتے ہوئے اپنے خدا کی عبادت کرتے ہوئے۔ اس کی تعریف کرتے ہوئے" اور آپ برابر یہی کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچ گئے ٭

۱۴۲
ح ۱۰۷
سفر سے واپسی پر دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ ٭

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے چاشت[1] کے وقت لوٹتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے۔ اور قبل اسکے کہ بیٹھیں دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے ٭

۱۴۳
ح ۱۰۸
انبیا کے مال میں ورثہ نہیں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَكَانَ يُنْفِقُ مِنَ الْمَالِ الَّذِيْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمارے (مال کا) کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے" اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس مال سے جو اللہ نے آپ کو بطور فَے[2] کے دیا تھا۔ (پہلے تو) اپنے گھر والوں کے سال بھر کے خرچ میں خرچ کرتے تھے۔ اور اُسکے بعد جو بچتا تھا اُس کو اُس مصرف میں خرچ کر دیتے تھے جہاں خدا کا مال یعنی صدقہ خرچ کیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے اُن صحابہ سے

---

[1] چاشت صبح کے کھانے کے وقت کو کہتے ہیں۔ بعض لوگ نماز چاشت بھی پڑھتے ہیں۔ اس کا وقت بھی دس گیارہ بجے قبل دوپہر تک ہوتا ہے ٭

[2] فَے اُن املاک کو کہتے ہیں۔ جو لڑائی اور خونریزی کے بغیر آنحضرت صلعم کے ہاتھ آیا ہو ٭

تقوم السماء والارض هل
تعلمون ذلك قالوا نعم و
كان في المجلس عليٌّ وعباسٌ
وعثمانُ وعبدُ الرحمٰن
بنِ عوفٍ والزبيرُ و
سعدُ بنُ ابي وقاصٍ و
ذكر حديث عليٍّ و
العباسِ ومنازعتهما
وليس الاتيانُ به من
شرطنا .

۱۴۴
ح ۱۰۹
صحابہ کی مجلس میں رسولخدا کی جوتیوں کا رکھا جانا۔

عن انسٍ رضي الله عنهُ
اخرج الى الصحابة نعلين
جردا ولهما قبالان
فحدث انهما نعلا النبي
صلى الله عليه وسلم .

۱۴۵
ح ۱۱۰
رسولخدا صلعم کے کپڑوں کی زیارت

عن عائشة رضي الله
عنها انها اخرجت كساءً
ملبدًا وقالت في هذا نزع
روحُ رسولِ الله صلى الله عليه
وسلم وفي رواية انها
اخرجت ازارا غليظا
مما يصنع باليمن وكساءً
من هذه التي تدعونها
الملبدة .

۱۴۶
ح ۱۱۱
پیوند چاندی کی تار کا جائز ہے

عن انسٍ رضي الله عنهُ انّ
قدح النبي صلى الله عليه وسلم
انكسر فاتخذ مكان الشعب

جو حاضر تھے۔ کہا۔ میں تمہیں اُس خدا کی قسم
دلاتا ہوں۔ جس کے حکم سے آسمان و زمین
قائم ہے۔ کہ کیا تم اُس کو جانتے ہو"؟ لوگوں
نے کہا۔ ہاں! اور اس وقت مجلس میں
حضرت علی۔ عباس۔ عثمان۔ عبدالرحمٰن
بن عوف۔ زبیر۔ سعد بن ابی وقاص رضی
اللہ عنہم تھے (اس کے بعد بخاریؒ نے
حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہما کا جھگڑا
لکھا ہے۔ جسے نقل کرنا اصول کتاب سے
باہر ہے) .

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے
(ایک مرتبہ) سیاہ چمڑے کی دو جوتیاں بغیر
بال کی صحابہ کے سامنے نکالیں۔ ان میں
دو شراک (تسمے) تھے اور بیان کیا۔ کہ یہ
رسولخدا صلعم کی جوتیاں تھیں .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے ایک ملبد چادر
نکالی۔ اور بیان کیا۔ کہ اس میں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جان بحق تسلیم کی تھی
اور ایک روایت میں ہے۔ کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے ایک موٹا تہ بند اس قسم
کا جو یمن میں بنتا ہے۔ اور ایک چادر اس
قسم کی جس کو ملبدہ کہتے ہیں نکالی۔ (کہ یہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے) .

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پیالہ
تو آپ نے ٹوٹے ہوئے مقام پر چاندی

سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ ٭

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ ٭

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ ٭

عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٭

کا ایک تار لگا لیا تھا ٭

۱۴۷ ح ۱۱۲ — آنحضرت صلعم کی کنیت ابوالقاسم مخصوص ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم یعنی انصار میں ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ تو اس نے اُس کا نام قاسم رکھا۔ انصار نے کہا۔ ہم تجھے ابوالقاسم کبھی نہ کہیں گے۔ اور (اس مبارک کنیت سے) تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کرینگے۔ اس شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اور میں نے اُس کا نام قاسم رکھا ہے۔ تو انصار کہتے ہیں۔ ہم تجھ کو ابوالقاسم نہ کہیں گے۔ اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کرینگے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انصار نے اچھا کیا۔ میرا نام رکھ لو۔ مگر میری کنیت نہ رکھو۔ کیونکہ میں ہی تو قاسم ہوں" ٭

۱۴۸ ح ۱۱۳ — آنحضرت صلعم قاسم ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ "نہ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں۔ اور نہ تم سے روکتا ہوں۔ میں تو قاسم ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے۔ وہیں صرف کردیتا ہوں" ٭

۱۴۹ ح ۱۱۴ — مال خدا میں ناحق تصرف کرنا دوزخی بناتا ہے

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جو لوگ اللہ کے مال میں بغیر حق کے کچھ تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن اُن کے لئے دوزخ ہوگی"

۱۵۱ ح

امت محمدیہ پر مال غنیمت خدا نے حلال کر دیا ہے

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله عليه وسلم غزا نبی من الانبياء فقال لقومه لا يتبعنی رجل ملك بضع امراة وهو يريد ان يبنی بها ولما يبن بها ولا احد بنی بيوتا ولم يرفع سقوفها ولا آخر اشتری غنما او خلفات وهو ينتظر ولادها فغزا فدنا من القرية صلاة العصر او قريبا من ذلك فقال للشمس انك مامورة وانا مامور اللهم احبسها علينا فحبست حتی فتح الله عليه فجمع الغنائم فجاءت يعنی النار لتاكلها فلم تطعمها فقال ان فيكم غلولا فليبايعنی من كل قبيلة رجل فلزقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعنی قبيلتك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگلے نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا۔ تو اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے۔ جس نے عورت سے نکاح کیا ہو۔ اور اُس سے ہمبستری چاہتا ہو۔ جو ابھی تک اُس نے نہیں کی۔ اور نہ وہ شخص جائے۔ جس نے گھر بنایا ہو اور اُس کی چھت نہ پاٹی ہو۔ اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں یا اونٹنیاں مول لی ہوں اور اُن کے جننے کا منتظر ہو۔ بعد ازاں اُنہوں نے جہاد کیا۔ اور وہ اُس بستی کے قریب نمازِ عصر کے وقت یا اُسکے قریب پہنچے۔ چنانچہ اُنہوں نے آفتاب سے کہا۔ کہ تو بھی خدا کا محکوم ہے۔ اور میں بھی اُسی کا محکوم ہوں۔ اے اللہ! اس کو ہمارے سامنے (غروب ہونے سے) روک دے چنانچہ وہ روک لیا گیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اُن کو فتح دی۔ پھر اُنہوں نے غنیمتوں کو جمع کیا۔ پس آگ آئی تاکہ اُسے کھا جائے مگر اُس نے نہیں کھایا۔ تو نبی نے کہا۔ تم لوگوں میں سے کسی نے خیانت کی ہے۔ لہذا ہر ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے۔ تو ایک شخص کا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں چپک گیا۔ نبی نے کہا وہ خیانت کرنیوالا تم ہی میں ہے۔ لہذا تمہارے قبیلہ کے سب لوگ مجھ سے بیعت کریں۔ چنانچہ

فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ
ثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ
فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاؤُا
بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ
مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا
فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا
ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ
رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا
فَاَحَلَّهَا لَنَا ؁

دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ اُن کے ہاتھ میں
چپک گئے۔ نبی ؐ نے کہا۔ کہ خیانت تم ہی
میں ہے۔ پس وہ سونے کا ایک سر مثل گائے
کے سر کے لے آئے۔ اور اُس کو رکھ دیا۔
تب آگ آئی اور اُس نے (مال غنیمت کو)
کھالیا۔ بعد ازاں اللہ نے ہمارے لئے غنیمتوں
کو حلال کردیا۔ اور ہماری عاجزی اللہ نے
دیکھی۔ اس سبب سے اس کو ہمارے لئے
حلال کردیا ؓ ؁

۱۵۱
ج۱۱۶
مال غنیمت کی
تقسیم ؁

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً
قِبَلَ نَجْدٍ وَهُوَ فِيْهَا فَغَنِمُوْا
اِبِلًا كَثِيْرَةً وَكَانَتْ سِهَامُهُمْ
اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ
بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا ؁

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک
سریۂ[1] نجد کی جانب بھیجا جس میں وہ یعنی عبداللہ
بن عمر بھی تھے۔ تو اُنہوں نے بہت سے
اونٹ غنیمت میں پائے۔ جو اُن سب کے حصہ
میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ آئے تھے۔ اور ایک
ایک اونٹ اُنہیں حصے سے زیادہ دیا گیا ؁

۱۵۲
ج۱۱۷
مال غنیمت پر بوس

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ
غَنِيْمَةً بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ قَالَ
لَهٗ رَجُلٌ اِعْدِلْ فَقَالَ لَقَدْ
شَقِيْتُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ ؁

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں
مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے۔ تو ایک شخص
نے آپ سے کہا۔ کہ انصاف کیجئے۔ آپ نے
فرمایا " اگر میں نے عدل نہ کیا تو تو بدبخت
ہے " ؁

۱۵۳
ج۱۱۸
قیدیوں پر احسان
کی تقلید

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ
جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ کہ حضرت عمر ؓ نے حنین کے قیدیوں
سے دو لونڈیاں پائی تھیں۔ اور اُن کو مکہ

[1] سریہ اُس مہم کو کہتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابہ کی سرکردگی میں بھیجا ہو۔
اور خود ساتھ نہ گئے ہوں ؁

تَرَكَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ
قَالَ فَمَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ
فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ
فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللهِ
انْظُرْ مَا هٰذَا قَالَ مَنَّ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ
فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ ۔

۱۲۳ ابوجہل کے قاتل

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي
الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ
عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي
فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ
الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا
تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ
أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي
أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ
تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ
مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ
أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ
سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ
الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ

کے کسی گھر میں چھوڑ دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ
پھر جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین
کے قیدیوں پر احسان کیا۔ تو لوگ گلیوں
میں دوڑنے لگے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا
اے عبداللہ! دیکھو تو یہ کیا (معاملہ) ہے
تو انہوں نے کہا۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے قیدیوں پر احسان کیا ہے۔ حضرت
عمرؓ نے کہا۔ جاؤ۔ تم بھی ان دونو لونڈیوں
کو بھیجدو ۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں بدر کے دن صفِ
جنگ میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنی داہنی جانب
اور بائیں جانب نظر کی۔ تو مجھے انصار کے دو
کم سن لڑکے دکھائی دیئے۔ میں نے تمنا کی
کہ میں ان میں سے قوی کے درمیان ہوتا۔
اتنے میں مجھے ان میں سے ایک نے اشارہ کیا
اور پوچھا۔ چچا! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟
میں نے کہا۔ ہاں۔ مگر اے بھتیجے تم کو اس سے
کیا کام؟ لڑکے نے کہا۔ مجھے خبر ملی ہے
کہ وہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی
دیتا ہے قسم اُس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے۔ اگر میں اُسکو دیکھ لوں تو پھر
میرا جسم اُس کے جسم سے ٹل نہیں سکتا یہاں
تک کہ ہم میں سے پہلے جسکی موت مقدر ہے
وہ مرجائے۔ میں نے اس کی بات سے تعجب
کیا۔ پھر مجھے دوسرے نے اشارہ کیا۔ اور اسی
قسم کی گفتگو مجھ سے کی۔ اس سے تھوڑی

فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ قَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ فَأَعْطَى سَلَبَهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ۔

دیر بعد میں نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ لوگوں میں دوڑ رہا ہے۔ میں نے کہا سنو! یہی تمہارا وہ شخص ہے۔ جسکی بابت تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ پس وہ دونو اپنی تلواریں لیکر اُس کی طرف بڑھے اور وار کرنے لگے۔ یہانتک کہ اُسے قتل کر دیا۔ بعد ازاں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر گئے اور آپؐ سے بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ تم میں سے کس نے اُسے قتل کیا ہے؟ اِن میں سے ہر ایک نے کہا۔ کہ حضور! میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ ڈالی ہیں؟ اُنھوں نے عرض کی۔ نہیں۔ پس آپؐ نے انکی دونو تلواروں کو دیکھا۔ تو فرمایا دونو کہ (بیشک) تم نے اسے قتل کیا ہے۔ پھر آپؐ نے اسکا اسباب معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا۔ اور یہ دونو لڑکے معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔

۱۵۵ / ۱۲۰ — دلوں میں اُلفت ڈالنے کیلئے عطا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ فرمایا "میں قریش (کے لوگوں) کو اُن کی تالیفِ قلوب کے لئے (زیادہ) بخش دیتا ہوں۔ کیونکہ ان کا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے"۔

۱۵۶ / ۱۲۱ — رسول اللہ صلعم کی تقسیم پہ کج فہمی

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب اللہ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوازن کے مال میں سے دلایا۔ جس قدر کہ دلایا۔ اور آپ قریش کے بعض

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا
أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ
الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ
اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا
وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ
أَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ
فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ
أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كَانَ حَدِيثٌ
بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ
فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا
شَيْئًا وَقَدْ تَقَدَّمَ الْحَدِيثُ
بِطُولِهِ ٭

۱۵۷ ج۲ ۱۲ رسول خدا صلعم کی سخاوت

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ
حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ
يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى
سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ
عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ

لوگوں کو سو سو اونٹ دینے لگے۔ تو انصار
کے کچھ لوگوں نے کہا۔ کہ اللہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے آپ قریش کو
دے رہے ہیں۔ اور ہمیں نہیں دیتے۔ حالانکہ
ہماری تلواروں سے کافروں کے خون ٹپک
رہے ہیں۔ انسؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام سے ان کی گفتگو بیان
کی گئی۔ تو آپ نے انصار کو بلا بھیجا۔ اور
انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا۔
مگر ان کے ساتھ کسی کو نہ بلایا۔ پس جب وہ
جمع ہو گئے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ یہ کیسی بات ہے
جو مجھ کو تمہاری طرف سے معلوم ہوئی ہے؟
ان کے سمجھدار لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول
اللہ! ہم میں سے سمجھدار لوگوں نے کچھ نہیں
کہا۔ یہ حدیث طوالت پر گزر چکی ہے ٭

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور کئی لوگ آپ کے
ہمراہ حنین سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے
کہ کچھ اعراب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے مانگنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کو کیکر
کے درخت کے نیچے لے گئے۔ جہاں انہوں
نے آپ کی چادر اتار لی۔ تو رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا۔ میری
چادر تو دے دو۔ اگر میرے پاس ان درختوں
کے برابر بکریاں ہوتیں۔ تو میں وہ تمہارے

بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَ
لَا كَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ
الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ
فَجَبَذَ بِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً
حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
اَثَّرَتْ بِهٖ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ
شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مُرْ لِيْ
مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ
اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ
اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ
اَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ
مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى
عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى
اُنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ
فَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ
فَقَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ
لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيْهَا اَوْ مَا
اُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ
وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

درمیان تقسیم کر دیتا۔ تم مجھے نہ تو بخیل پاؤ گے
نہ جھوٹ بولنے والا نہ نامرد"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا
اور آپ کے جسم پر ایک موٹے حاشیہ کی
نجرانی چادر تھی۔ تو ایک اعرابی نے آپ کو پکڑ
لیا۔ اور اس زور سے دبایا۔ کہ میں نے دیکھا
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی گردن اور کندھے
کے درمیانی حصے پر اس کے زور سے دبانے
کے باعث چادر کے حاشیہ کا نشان بن گیا
تھا۔ بعد اسکے اعرابی نے کہا۔ کہ مجھے بھی اللہ
کے اس مال میں سے جو آپکے پاس ہے کچھ
دلوائیے۔ تو آپ اُسکی طرف دیکھکر مسکرائے
اور بعد ازاں اُسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ جب حنین کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کچھ لوگوں کو حصہ دیا اور کچھ لوگوں
کو نہ دیا۔ چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ
دئے۔ اور عیینہ کو بھی اسی قدر دئے اور
اشراف عرب میں سے چند لوگوں کو کچھ کچھ
دئے۔ اور اُنہیں اس دن حصہ دینے میں ترجیح
دی۔ تو ایک شخص نے کہا۔ بخدا یہ تقسیم ایسی
ہے کہ اس میں انصاف نہیں کیا گیا۔ یا یہ
کہا کہ اس میں خدا کی رضامندی مقصود نہیں
رکھی گئی۔ تو میں نے کہا۔ کہ خدا کی قسم میں نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دونگا ۔
چنانچہ میں آپکے پاس گیا۔ اور آپ سے بیان

۱۵۸
ح ۱۲۳
سائلوں کی سختی پر آنحضرت صلعم کی نرمی

۱۵۹
ح ۱۲۴
تقسیم پر نا انصافی کا اتہام سن کر حضور کا صبر فرمانا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ رَحِمَ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ٭

کیا۔ تو آپنے فرمایا۔ "اگر اللہ اور اُسکا رسول انصاف نہ کرینگے۔ تو کون انصاف کریگا؟ اللہ موسٰے پر رحم کرے۔ اُنہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی تھی۔ مگر اُنہوں نے صبر کیا" ٭

۱۶۰ ح ۱۲۵ مال غنیمت میں کھانیوالی چیزوں کا کھانا ہی بہتر ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ ٭

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ ہم اپنے جہادوں میں شہد اور انگور پاتے تھے۔ تو اُس کو کھا لیتے تھے۔ اُٹھا نہ رکھتے تھے ٭

۱۶۱ ح ۱۲۶ بعض مجوس کے جزیہ لینے کی حضرت عمرؓ کی مصلحت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ ٭

حضرت عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے اہل بصرہ کی طرف خط لکھا۔ کہ مجوس کے ہر ذی محرم کے درمیان تفریق کردو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوس سے جزیہ نہ لیتے تھے۔ یہانتک کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے اس امر کی شہادت دی۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (مقام) ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا تھا ٭

۱۶۲ ح ۱۲۷ تقسیم جزیہ لینے والونکے لئے آنحضرت کی فقر کو کشادگی پر ترجیح دینے کی تنبیہ

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ

حضرت عمرو بن عوف انصاری نے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے۔ اور بدر میں شریک ہو چکے تھے بیان کیا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین میں بھیجا تھا۔ کہ وہاں کا جزیہ لے آئیں۔ کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی۔ اور علا بن حضرمی کو اُن پر حاکم مقرر فرما دیا تھا۔ چنانچہ ابو عبیدہ بحرین کا مال لے آئے۔ انصار نے ابو عبیدہ کے آنے کی

فَقَدِمَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ
الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ
بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلٰوةَ
الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمِ الْفَجْرَ انْصَرَفَ
فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ
وَقَالَ اَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ اَنَّ
اَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوْا
اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ
فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ
وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ
الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ
فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا
وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ ٭

١٦٣
ح١٢٨
جنگ کا وقت

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ بَعَثَ النَّاسَ فِيْ اَفْنَاءِ
الْاَمْصَارِ يُقَاتِلُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ
فَاَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ اِنِّيْ
مُسْتَشِيْرُكَ فِيْ مَغَازِيَّ هٰذِهٖ
فَقَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيْهَا
مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِيْنَ
مَثَلُ طَائِرٍ لَهٗ رَأْسٌ وَلَهٗ جَنَاحَانِ
وَلَهٗ رِجْلَانِ فَاِنْ كُسِرَ اَحَدُ
الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ
بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ فَاِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ

خبر سُنی۔ تو اُنہوں نے صبح کی نماز رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھی۔ اور جب فجر
کی نماز پڑھ کر لوٹے۔ تو انصار آپ کے سامنے
آ گئے۔ پس رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جب اُنہیں دیکھا۔ تو مسکراتے ہوئے فرمایا۔
"میں سمجھتا ہوں۔ تم نے سُنا ہے کہ ابو عبیدہ
کچھ مال لائے ہیں"۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ
ہاں۔ آپ نے فرمایا "تو تم خوش ہو۔ اور اس بات
کی امید رکھو۔ جو تم کو خوش کردے۔ کیونکہ خدا
کی قسم میں تمہاری ناداری سے اتنا خوف نہیں
کرتا۔ بلکہ اس بات کا اندیشہ رکھتا ہوں۔ کہ
تمہارے لئے دنیا کشادہ کردی جائے۔ جس
طرح اگلوں کے لئے کشادہ کردی گئی تھی اور
پھر تم اس میں جھگڑا کرو۔ جس طرح اگلوں نے
کیا تھا۔ اور وہ تم کو بھی ہلاک کردے جس طرح
اُن کو ہلاک کیا تھا" ٭

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ
جب اُنہوں نے بڑے بڑے شہروں میں لوگوں
کو مشرکوں سے لڑنے کو بھیجا۔ اور جنگِ
تستر کے بعد ہُرمزان مسلمان ہوگیا۔ تو حضرت
عمرؓ نے اس سے کہا۔ کہ میں تم سے اپنے ان
جہادوں کے بارے میں مشورہ (طلب) کرتا ہوں
ہُرمزان نے کہا۔ ہاں اس کی مثال اور ان لوگوں
کی مثال جو مسلمانوں کے دشمن یہاں ہیں مثل
اُس پرندے کے ہے۔ جس کا سر اور بازو ہوں۔
اور دو پیر ہوں۔ کہ اگر ایک بازو توڑ دیا جائے
تو اُس کے دونو پیر اور سر کھڑے ہو جائیں۔

الآخر نهضت الرجلان والرأس
فإن شدخ الرأس ذهبت
الرجلان والجناحان والرأس
فالرأس كسرى والجناح
قيصر والجناح الآخر فارس
فمر المسلمين فلينفروا إلى
كسرى فندب عمر رضي الله عنه
جماعة من الناس واستعمل
عليهم النعمان بن مقرن
حتى إذا كانوا بأرض العدو
خرج عليهم عامل كسرى
في أربعين ألفا فقام ترجمان
فقال ليكلمني رجل منكم
فقال المغيرة سل عما
شئت فقال ما أنتم قال
نحن أناس من العرب كنا
في شقاء شديد وبلاء
شديد نمص الجلد والنوى
من الجوع ونلبس الوبر
والشعر ونعبد الشجر والحجر
فبينا نحن كذلك إذ بعث
رب السماوات ورب الأرضين
تعالى ذكره وجلت
عظمته إلينا نبيا من أنفسنا
نعرف أباه وأمه فأمرنا
نبينا رسول ربنا صلى الله عليه
وسلم أن نقاتلكم حتى تعبدوا

لیکن اگر سر توڑ دیا جائے۔ تو دونو پاؤں بھی بیکا
ہو جائینگے۔ اور دونو بازو اور سر بھی۔ پس سر
توکسرےٰ ہے اور ایک بازو قیصر ہے۔ اور
دوسرا بازو فارس ہے۔ لہٰذا آپ مسلمانوں کو
حکم دیجئے۔ کہ کسرےٰ کی طرف جائیں۔ تب
حضرت عمرؓ نے لوگوں کی ایک جماعت کو بلایا۔
اور نعمان بن مقرن کو ان پر سردار مقرر کیا۔ جب
وہ دشمن کے ملک میں پہنچے۔ تو کسرےٰ کا عامل
چالیس ہزار فوج لے کر اُن کے سامنے آیا۔
اور ایک ترجمان کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ کہ تم میں
سے ایک شخص مجھ سے گفتگو کرے۔ حضرت
مغیرہؓ نے کہا۔ جو کچھ تمہارا جی چاہے پوچھو
اُس نے کہا تم کون لوگ ہو۔ مغیرہؓ نے کہا
ہم عرب کے لوگ ہیں۔ ہم سخت بدبختی اور مصیبت
میں تھے۔ بھوک کے مارے چمڑے اور چھوہارے
کی گٹھلیوں کو چوسا کرتے اور چمڑے اور بال
کی پوشاک پہنا کرتے اور درختوں اور پتھروں
کی پوجا کرتے تھے۔ پس اس حال میں کہ ہم اس
طرح تھے۔ یکایک آسمان اور زمینوں کے مالک
نے ہماری طرف ایک نبی ہماری قوم میں سے
بھیجا۔ جن کے والد اور جن کی والدہ کو ہم جانتے
تھے۔ اس ہمارے نبی اور ہمارے پروردگار
کے رسول نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم تم سے لڑیں
یہانتک کہ تم ایک خدا کی پرستش کر دیا جزیہ
دو۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے
پروردگار کا یہ پیغام ہمیں پہنچایا۔ کہ جو شخص ہم
میں سے مقتول ہوگا۔ وہ جنت میں ایسے آرام

اللہ وحدہ فاوثقوا باعزیۃ و
اخبرنا نبینا عن رسالۃ ربنا انہ
من قتل منا صار الی الجنۃ فی
نعیم لم یر مثلہ قط ومن
بقی منا ملک رقابکم
فقال النعمان ربما اشہدک
اللہ مثلہا مع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فلم
یندمک ولم یخزک ولکنی
شہدت القتال مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا لم
یقاتل فی اول النہار انتظر حتی
تہب الارواح وتحضر الصلوات ٭

سے جائیگا۔ کہ اسکا مثل کبھی دیکھا نہیں گیا۔
اور جو شخص ہم سے باقی رہیگا۔ وہ تمہاری گردنوں
کا مالک ہو جائیگا۔ (اسکے بعد) مغیرہؓ نے فوراً
لڑائی شروع کرنی چاہی۔ تو نعمانؓ نے (جو سردار
لشکر تھے) کہا۔ کہ تم تو اکثر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئے ہو
اور تمہیں کچھ ندامت و ذلت نہیں ہوئی (یعنی
شکست نہیں ہوئی) مگر میں اکثر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک جنگ ہوا
ہوں۔ تو آپ دن کے اول وقت میں جنگ
نہ کرتے تھے۔ بلکہ انتظار فرماتے تھے یہاں
تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں۔ اور نماز کا وقت
آجاتا ٭

١٦٤
ح ١٢٩
معافی نامہ

عن ابی حمید الساعدی
رضی اللہ عنہ قال غزونا مع
النبی صلی اللہ علیہ
وسلم تبوک واہدی ملک
ایلۃ للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم بغلۃ بیضاء وکساہ
بردا وکتب لہ ببحرہم ٭

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔ کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تبوک میں جہاد کیا۔ اور بادشاہ ایلہ
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر دیا
تھا۔ اور ایک چادر پہنائی یعنی پیش کی تھی۔
تو آپ نے ان کے لئے اُن کے ملک میں
معافی لکھدی تھی ٭

١٦٥
ح ١٣٠
ذمی کا قتل ناجائز ہے

عن عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ عنہما عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال
من قتل معاہدا لم یرح
رائحۃ الجنۃ وان ریحہا یوجد
من مسیرۃ اربعین عاما ٭

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا
"جو شخص کسی عہد والے کو قتل کرے گا۔ وہ
جنت کی خوشبو تک نہ پائیگا۔ اور بیشک
جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت
سے معلوم ہوتی ہے" ٭

١٦٦
ح ١٣١

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے

فتح خیبر کے بعد یہود کی طرف سے بھنی ہوئی زہریلی بکری کا آنا اور آنحضرتؐ کو علم ہوجانا

عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ
أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا
سَمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا
لِي مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ
يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي
سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ
أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا
نَعَمْ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَبُوكُمْ
قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ
كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ
قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ
أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ
سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا
عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ
فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ
أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ
فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا
فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا
فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ
فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ
هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ
عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ
عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ

ہیں۔ کہ جب خیبر فتح ہوا۔ تو (یہودیوں کی طرف
سے) ایک (بھنی ہوئی) بکری جس میں زہر ملا
ہوا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ھدیہ
میں آئی۔ تو آپنے فرمایا "کہ یہاں جسقدر یہودی
ہیں۔ اُنہیں جمع کرو"۔ چنانچہ وہ سب آپکے
سامنے جمع کئے گئے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا "میں تم سے ایک بات پوچھنے والا
ہوں کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے"؟ اُنہوں نے کہا
بیشک۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"بتاؤ تو تمہارا باپ کون ہے"؟ اُن لوگوں نے
کہا۔ فلاں شخص۔ آپ نے فرمایا "تم نے
جھوٹ کہا۔ تمہارا باپ تو فلاں شخص ہے"
اُنہوں نے کہا۔ آپ سچ کہتے ہیں۔ پھر آپ
نے فرمایا "اچھا۔ اگر اب تم سے کچھ پوچھوں۔
تو مجھے سچ بتادوگے"؟ اُنہوں نے کہا بیشک
اے ابوالقاسم! اور اگر ہم جھوٹ بولیں گے
تو آپ ہمارا جھوٹ معلوم کرلینگے۔ جس طرح
آپنے پہلے ہمارا جھوٹ باپ (کے نام) میں
معلوم کرلیا۔ پھر آپنے ان سے پوچھا "دوزخی
کون لوگ ہیں"؟ اُنہوں نے کہا۔ ہم تو دوزخ
میں تھوڑے ہی دنوں رہینگے۔ پھر ہمارے
بعد تم اُس میں ہمارے جانشین ہوگے۔ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اُس میں
ذلیل رہوگے۔ بخدا ہم کبھی اس میں تمہاری
جانشینی نہ کرینگے"۔ بعد ازاں آپنے پھر فرمایا
"اگر اب میں تم سے کوئی بات پوچھوں۔ تو
سچ کہدوگے"؟ اُنہوں نے کہا۔ بے شک۔

يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيْحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ ❁

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ إِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتٰى مُحَيِّصَةُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَاتِلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا "کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا"؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں آپ نے فرمایا "تم کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا"؟ اُن لوگوں نے کہا۔ ہم نے یہ چاہا تھا۔ کہ آپ اگر جھوٹے (نبی) ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائیگی۔ اور اگر آپ حقیقت میں نبی ہیں تو آپ کو ضرر نہ دے سکیگا ❁

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر گئے۔ جو وہ اس وقت صلح پر تھا۔ پھر دونوں (کسی ضرورت سے) جدا ہو گئے مگر محیصہ عبداللہ بن سہل کے پاس اپنے خون میں لتھڑے ہوئے مقتول آئے۔ جنہوں نے ان کو دفن کر دیا۔ بعد اس کے وہ مدینہ میں آئے تو عبدالرحمٰن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ بن مسعود کے دو لڑکے آپؐ سے گفتگو کرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا "کہ بڑے کو بات کرنے دو" چونکہ وہ سب سے چھوٹے تھے۔ لہٰذا چپ ہو گئے۔ پس محیصہ اور حویصہ نے آپؐ سے گفتگو کی۔ تو آپ نے فرمایا "کیا تم قسم کھا کر قاتل کے خون کا استحقاق ثابت کروگے"؟ اُنہوں نے کہا۔ ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں جبکہ ہم وہاں نہیں تھے اور ہم نے اُن کو دیکھا (بھی) نہیں۔ آپ نے فرمایا "کیا (اس بات پر راضی ہو کہ) یہ پچاس قسمیں کھا کر اپنی برأت کر دیں"؟ تو ان لوگوں نے کہا۔ ہم غیر لوگوں کی قسم پر کیونکر اعتبار کریں۔ پس نبی صلے اللہ علیہ

١٦٧
١٣٢ح
شتر سٹانے کیلئے
بےدلیل دعوے
تسلیم کرلینا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ ۔

۱۶۸ ج ۳ ص ۱۳۶ رسولِ خدا پر جادو کا اثر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى يُخَيَّلَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ ۔

۱۶۹ ج ۳ ص ۱۳۰ قیامت سے پہلے کی چند علامات

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا ۔

۱۷۰ ج ۳ ص ۱۳۵ جزیہ نہ دینے کی پیشینگوئی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَقِيْلَ لَهٗ وَكَيْفَ تَرٰى ذٰلِكَ كَائِنًا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ

وسلم نے اُن کو اپنے پاس سے دیت دیدی ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ (ایک مرتبہ) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ یہانتک کہ آپ کو (اس کے اثر سے) یہ خیال ہوتا تھا۔ کہ آپ نے ایک کام کیا ہے۔ حالانکہ آپنے نہ کیا ہوتا ۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں غزوۂ تبوک میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ جبکہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے تو آپنے فرمایا۔ چھ باتیں قیامت سے پہلے ہونگی۔ ان کو یاد کرلو۔ میری موت پھر فتح بیت المقدس پھر وبا جو تم میں اس طرح پھیلے گی۔ جیسے بکریوں کی (بیماری) قعاص پھیلتی ہے۔ پھر مال کا بکثرت ہونا یہاں تک کہ اگر کسی شخص کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تو بھی وہ خوش نہ ہوگا۔ پھر ایک فتنہ ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ بچے گا۔ کہ جس میں وہ داخل نہ ہو۔ پھر ایک صلح تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی۔ اور وہ بیوفائی کرینگے۔ اور اسی جھنڈوں کے ساتھ تمہارے مقابلے کو آئینگے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) لوگوں سے کہا۔ کہ تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب کہ تم نہ دینار حاصل کرسکوگے نہ درہم۔ تو کسی نے کہا۔ کہ تم اس کو کیونکر واقع ہونیوالا جانتے ہو؟ ابوہریرہؓ نے کہا۔ بیشک قسم ہے

قَالَ اِیْ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِہٖ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ قَالُوْا عَمَّ ذٰلِكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللّٰهُ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ ۔

اُس ذاتِ پاک کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے۔ کہ صادق مصدوق (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کے فرمانے سے (میں جانتا ہوں) لوگوں نے کہا۔ کس طرح ؟ ابوہریرہؓ نے کہا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ذِمّی (جزیہ گذار) کی بے حرمتی کی جائیگی پس اللہ ذمیوں کے دل سخت کر دیگا۔ اور وہ جو کچھ اُنکے ہاتھ میں ہے نہ دینگے ۔

۱۷۱
۶ باب
قیامت کے دن عہد شکنی کرنیوالوں کی علامت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ الْاٰخَرُ يُرٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ ۔

حضرت عبد اللہ و انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " قیامت کے دن ہر غدر کرنیوالے کے لئے ایک جھنڈا ہوگا " ان (راویوں) میں سے ایک تو کہتے ہیں۔ کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائیگا اور دوسرے کہتے ہیں کہ وہ قیامت کے دن دکھایا جائیگا۔ اور وہ اس سے پہچان لیا جائیگا ۔

کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

ابتدائے پیدائش کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۱۷۲

بشارت کو خوشی سے قبول کرنا چاہئے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبْشِرُوا قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ +

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ تو آپ نے فرمایا "اے بنی تمیم خوش ہو جاؤ!" انہوں نے کہا۔ آپ نے ہمیں بشارت تو دے دی۔ کچھ (مال بھی) دیجیے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا پھر آپ کے پاس یمن کے (کچھ) لوگ آئے تو آپ نے اُن سے بھی فرمایا "اے اہل یمن! تم بشارت کو قبول کرو۔ کیونکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ اُنہوں نے کہا۔ ہم نے قبول کیا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابتدائے پیدائش اور عرش کی باتیں بیان کرنے لگے اتنے میں ایک شخص آیا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا۔ اے عمران! تمہاری اونٹنی کھل گئی ہے (اُس کو جا کے) پکڑو۔ میں اُٹھ کر چلا گیا مگر میرے دل میں یہ حسرت رہ گئی۔ کہ کاش میں نہ اُٹھا ہوتا +

ح ۱۷۳

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے ایک

ابتدائے پیدائش کا ذکر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَنَادٰى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا ۔

روایت میں ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تھا۔ اور اُس کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ اور اُس کا عرش پانی پر (تیرتا) تھا۔ اور لوحِ محفوظ میں اُس نے ہر چیز لکھ دی تھی۔ اور اُس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا"۔ اتنے میں ایک شخص نے آواز دی کہ اے ابن حصین تمہاری اونٹنی گئی۔ پس میں چلا گیا۔ وہ اونٹنی سراب سے آگے جا چکی تھی۔ مگر بخدا میں یہ چاہتا تھا۔ کہ کاش! اس اونٹنی کو چھوڑ دیتا۔ اور وہاں سے نہ اُٹھتا ۔

۱۷۴
ح ۳

خدا پر اولاد کا الزام اسکو گالی دینا ہے اور قیامت کا انکار اُسکی تکذیب کرنا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَشْتِمُنِيْ ابْنُ اٰدَمَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَشْتِمَنِيْ وَيُكَذِّبُنِيْ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَمَّا شَتْمُهٗ فَقَوْلُهٗ اِنَّ لِيْ وَلَدًا وَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ فَقَوْلُهٗ لَيْسَ يُعِيْدُنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ عزوجل فرماتا ہے" ابنِ آدم مجھے گالی دیتا ہے۔ اور اُسے زیبا نہیں۔ کہ وہ مجھے گالی دے۔ اور وہ میری تکذیب کرتا ہے۔ اور اُسے زیبا نہیں کہ وہ میری تکذیب کرے۔ اُس کا مجھے گالی دینا تو اُس کا یہ قول ہے۔ کہ میری اولاد (ٹھیراتا) ہے۔ اور اُس کی تکذیب اس کا یہ کہنا ہے۔ کہ اللہ پھر مجھے زندہ نہ کریگا۔ جیسے اُس نے مجھے پیدا کیا تھا" ۔

۱۷۵
ح ۴

خدا کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ پیدائش کو تمام کر چکا۔ تو اُس نے اپنی کتاب میں لکھ لیا جو اُس کے پاس عرش کے اوپر ہے کہ میری

رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ غَضَبِیْ ۔

ح ۱۶۶ اشہر الحرام کی توضیح

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَۃُ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مِنْھَا مُتَوَالِیَاتٌ ذُوالْقَعْدَۃِ وَذُوالْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ ۔

ح ۱۶۷ آفتاب کے طلوع وغروب کا انکشاف

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِکُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلُ مِنْھَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا یُؤْذَنُ لَھَا یُقَالُ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی

رحمت میرے غضب پر غالب ہے"۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "زمانہ نے اب پھر اس حالت کی مثل دور کیا ہے۔ جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہوا ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرام ہیں۔ تین تو پے در پے یعنی ذیقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم اور چوتھا رجب منفرد ہے۔ جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے"۔

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں۔ کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔ تو تمہیں معلوم ہے وہ کہاں جاتا ہے"؟ میں نے کہا۔ اللہ اور اُسکا رسول ہی بہتر جانتا ہے آپ نے فرمایا: "وہ جاتا ہے تاکہ عرش کے نیچے سجدہ کرے پھر (اللہ سے) طلوع کی اجازت مانگے جس پر اُسے اجازت دی جاتی ہے۔ مگر قریب ہے۔ کہ وہ سجدہ کرے اور قبول نہ کیا جائے۔ اور اجازت مانگے۔ تو نہ دی جائے (بلکہ) اس سے کہہ دیا جائے کہ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا پس وہ مغرب سے طلوع کریگا۔ اور یہی مطلب ہے اللہ تعالے کے اس قول کا وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَى مَخِيْلَةً فِي السَّمَاءِ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ وَدَخَلَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَاِذَا اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَتْ نَعَرَّفْتُهُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَدْرِيْ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ الْاٰيَةَ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۔ یعنی اور آفتاب اپنی جگہ پر چلتا ہے۔ یہ غالب دانا کا مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے" ۔

۱۸۸ ح ۷ قیامت کے دن سورج چاند کا لپٹنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیئے جائینگے ۔

۱۸۹ ح ۸ آنحضرت صلعم کا ابر کیوقت تردد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی ابر کا ٹکڑا آسمان پر دیکھتے۔ تو کبھی آپ آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے۔ کبھی اندر آتے کبھی باہر جاتے۔ اور آپکے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ مگر جب پانی برسنے لگتا تو آپ کی وہ حالت دُور ہو جاتی میں نے آپ کو اس حالت کی بابت جتلایا۔ تو آپنے فرمایا" (خوف کا باعث یہ ہے) کہ میں نہیں جانتا۔ شاید وہ ایسا ہی ہو جیسا کہ ایک قوم نے کہا تھا فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ الْاٰيَة (پس جب انہوں نے ابر کو دیکھا کہ وہ انکے میدان کی طرف رُخ کئے ہوئے ہے" الی آخر الآیۃ ۔

۱۹۰ ح ۹ سعادت اور شقاوت نوشتہ ازلی

حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق تھے ہو کہ تم میں سے ہر شخص کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں تمام کیجاتی ہے

يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن تک بستہ خون رہتا ہے۔ (اور) پھر اتنے ہی روز تک مضغہ گوشت رہتا ہے۔ بعد ازاں اللہ ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ اور اُسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ اسکا عمل اور اسکا رزق اور اس کی عُمر لکھدے۔ اور یہ لکھدے کہ شقی ہے یا سعید ہے۔ پھر اس میں رُوح پھونک دی جاتی ہے پس (اس تحریر کے مطابق) بیشک تم میں سے کوئی شخص ایسا عمل کرتا ہے۔ کہ اُسکے اور جنّت کے درمیان صرف ایک گز (کا فاصلہ) رہجاتا ہے۔ مگر اس پر (خدا کا) نوشتہ غالب آجاتا ہے۔ اور وہ دوزخیوں کے عمل کرنے لگتا ہے۔ ایسا ہی کوئی شخص (ایسا) عمل کرتا ہے۔ کہ اُسکے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز (فاصلہ) باقی رہجاتا ہے مگر اس پر خدا کا نوشتہ غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنّت کے کام کرنے لگتا ہے"۔

۱۸۱
۱۰

خدا کی محبت ہی محبتِ مخلوق کا باعث ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے فرمایا "جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو جبرائیل کو آواز دیتا ہے۔ کہ اللہ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے۔ لہذا تم بھی اس کو دوست رکھو۔ پس جبرائیل اُس کو دوست رکھنے لگتے ہیں۔ اور جبرائیل تمام آسمان والوں میں اعلان کردیتے ہیں۔ کہ اللہ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے۔ لہذا

يُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ ۔

تم بھی اُسکو دوست رکھو۔ چنانچہ اسے تمام آسمان والے دوست رکھتے ہیں۔ پھر اُسکی قبولیت زمین میں بھی رکھ دیجاتی ہے"۔

١٨٢
ح ١١
شیاطین فرشتوں کے ذکر سے خبریں اخذ کرتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "فرشتے ابر میں آتے ہیں۔ اور اُس کام کا ذکر کرتے ہیں جو آسمان میں کیا جاتا ہے۔ پس اُسے شیاطین چُھپ کر سُن لیتے ہیں۔ اور کاہنوں سے آکر بیان کرتے ہیں۔ اور اُس کے ساتھ کچھ جھوٹ بھی اپنی طرف سے ملا لیتے ہیں"۔

١٨٣
ح ١٢
جمعہ کے دن کاتب فرشتے جامع مسجد کے دروازوں پر آتے ہیں اور پھر خطیب کا خطبہ سُنتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے۔ تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے (متعین) ہوتے ہیں۔ اور جو سب سے پہلے آئے۔ یا اُسکے بعد آئے۔ اُسکو لکھ لیتے ہیں۔ پھر جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ صحیفوں کو لپیٹ لیتے ہیں۔ اور خطبہ سُننے کیلئے آجاتے ہیں"۔

١٨٤
ح ١٣
مشرکوں کی ہجو کا جواز

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا "تم مشرکوں کی ہجو کرو۔ اور جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں"۔

١٨٥
ح ١٤

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

حضرت عائشہؓ کو آنحضرت کی وساطت سے جبرئیل کا سلام

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰى مَا لَا اَرٰى تُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کہ اے عائشہؓ! یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔ مراد ان کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

ح ۱۸۶ ۱۵

جبرئیل صرف خدا کے حکم سے آتے تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ اَلَا تَزُوْرُنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا الْاٰيَةَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا "جس قدر اب تم ہمارے پاس آتے ہو۔ اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟" حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا الْاٰيَةَ۔ "ہم نہیں نازل ہوتے مگر تمہارے پروردگار کے حکم سے اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور ہمارے پیچھے ہے" ۔

ح ۱۸۷ ۱۶

آنحضرتؐ نے قرآن کی ساتوں قراتیں جبرئیلؑ سے سنکر پڑھی ہیں

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے جبرائیلؑ نے ایک قرأت پر قرآن پڑھایا تھا۔ پھر میں برابر ان سے زیادہ چاہتا رہا۔ یہانتک کہ سات قرأتوں تک پہنچگیا" ۔

ح ۱۸۸ ۱۷

منبر پر آنحضرت کا آیت پڑھنا

عَنْ يَعْلٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ ۔

یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ہے "وَنَادَوْا يَا مَالِكُ" (اور پکارینگے کہ اے مالک) ۔

ح ۱۸۹ ۱۸

آنحضرت کا کفار کے لئے باوجود

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں۔ انہوں نے

اذیت کے بدلا دعا

وَعَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيْتُ وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا بِهٖ عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ کیا اُحد سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر آیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ میں نے تمہاری قوم سے جو جو مصیبتیں اُٹھائی ہیں۔ وہ تو اُٹھائی ہی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ مصیبت جو اُٹھائی ہے۔ وہ عقبہ کے دن کی تھی۔ جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کُلال کے سامنے پیش کیا۔ اور اُس نے میری خواہش پُوری نہ کی۔ پس میں نہایت رنج میں چلدیا۔ اور ابھی مجھے ہوش نہ آیا تھا۔ کہ میں قرن الثعالب میں پہنچا۔ چنانچہ میں نے اپنا سر اُٹھایا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کر لیا ہے۔ پھر میں نے دیکھا۔ تو اس میں جبرئیل تھے۔ اُنہوں نے مجھے آواز دی۔ کہ اللہ نے آپ کی قوم کی گفتگو سُن لی۔ اور وہ جواب جو اُنہوں نے آپ کو دیا۔ اور اللہ نے آپ کے پاس پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے۔ کہ آپ اس کو کافروں کی نسبت جو حکم چاہیں دیں۔ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی۔ اور مجھے سلام کیا۔ بعد اس کے کہا کہ اے محمدؐ! جو تم چاہو موجود ہے۔ اگر تم چاہو۔ تو میں اخشبین (یہ دو تو پہاڑ ہیں) ان پر رکھ دوں۔ میں نے کہا۔ (نہیں میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اللہ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کریگا۔ جو صرف خدائے عزوجل کی عبادت

مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ◆

کرینگے ۔ اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے" ◆

۱۵۰ ح ۱۹ — جبرئیلؑ کے چھ سو پر تھے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى قَالَ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ ◆

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ کو دیکھا تھا۔ اُن کے چھ سو پر تھے ◆

۱۵۱ ح ۲۰ — آنحضرت صلعم کا سبز رفرف دیکھنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ ◆

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالے کے قول لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى۔ (بیشک اُنہوں نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیاں دیکھیں) کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز رفرف دیکھا تھا جس نے آسمان کے کنارے بند کر لئے تھے ◆

۱۵۲ ح ۲۱ — آنحضرتؐ کا جبرئیل کو اصلی خلقت میں دیکھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَخَلْقِهٖ سَادًّا مَا بَيْنَ الْاُفُقِ ◆

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ جو شخص خیال کرتا ہے۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تو اُس نے بُرا خیال کیا۔ بلکہ آپ نے جبرئیل کو اُن کی صورت اور اصلی خلقت میں دیکھا کہ اُنہوں نے آسمان کے کنارے بھر دیئے تھے ◆

۱۵۳ ح ۲۲ — منکوحہ پر انکار ہمبستری سے لعنت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ ◆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مرد اپنی بی بی کو ہمبستری کے لئے کہے اور وہ انکار کرے اور مرد ناخوش ہو کے سو رہے۔ تو فرشتے اُس عورت پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں" ◆

١٩٤ ج ٤٣
آنحضرت صلعم کا آسمان پر حضرت موسیٰ و عیسیٰ اور دجال کا باعلامات دیکھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ٭

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا ”جس رات مجھے معراج ہوئی۔ میں نے موسیٰ کو دیکھا۔ کہ وہ ایک گندمی رنگ کے دراز قامت پیچدار بال کے آدمی ہیں۔ گویا وہ (قبیلۂ) شنوہ کے ایک مرد ہیں۔ اور میں نے عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ متوسط قد اور اعضا سرخی سفیدی کے درمیان ہیں سیدھے بال سر کے آدمی ہیں۔ اور میں نے مالک داروغۂ دوزخ اور دجال کو دیکھا۔ جو اللہ نے مجھے (اُس روز) دکھائے۔ پس تم ان کے لقاء میں شک میں نہ ہو“ ٭

١٩٥ ج ٤٤
برزخ میں مُردوں کو اُن کے اخروی مقام صبح و شام دکھلائے جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ٭

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی شخص مرجاتا ہے۔ تو اسے اُس کا مقام صبح و شام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہو۔ تو اہل جنت میں سے۔ اور اگر وہ دوزخ والوں میں سے ہے۔ تو دوزخ والوں میں سے“ ٭

١٩٦ ج ٤٥
جنت میں اکثر فقرا کی قوتیں اور دوزخ میں اکثر عورتیں نظر آئیں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ ٭

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا ”میں نے جنت کو دیکھا تو وہاں اکثر فقرا کی عورتوں کو پایا۔ اور دوزخ کو دیکھا۔ تو وہاں اکثر عورتوں مردوں کو دیکھا ٭

١٩٧ ج ٤٦

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

حضرت عمرؓ کا مقام جنت میں

عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ۔

کہ (ایک دن) جبکہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا "اس حالت میں کہ میں سو رہا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ کہ ایک عورت ایک محل کے گوشے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ عمرؓ کا۔ تو میں نے اُن کی غیرت کا خیال کیا اور پیچھے پھر آیا" اس پر عمرؓ رونے لگے۔ اور کہا۔ یارسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرونگا؟

۱۹۸ ح ۲۷

اہل جنت کی صفات

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا۔ وہ شب بدر کے چاند کی مانند ہونگے۔ جو وہاں نہ تو تھوکیں گے نہ ناک کا رینٹھ نکالیں گے۔ نہ بول و براز کرینگے ان کے برتن سونے کے ہونگے۔ اور انکی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہونگی۔ اُن کی انگیٹھیوں میں عُود سُلگے گا۔ اور اُن کا پسینہ مُشک کا ہوگا۔ اور اُن میں سے ہر ایک کے لئے دو بیبیاں ہونگی۔ بسبب حُسن کے اُن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے اوپر سے دکھائی دیگا۔ (اور) اُن میں باہم اختلاف نہ ہوگا نہ دُشمنی (بلکہ) ان سب کے دل ایک ہونگے۔ (اور) وہ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرینگے"۔

۱۹۹ ح ۲۸

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْنَ عَلٰى اَثْرِهِمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ ۰

ہی ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ "جو اُن کے بعد داخل ہونگے۔ وہ جگمگاتے ستارے کی مانند ہونگے۔ اُن سب کے دل (بوجہ محبت کے) ایک شخص کے دل کی طرح ہونگے۔ نہ اُن میں کسی بات کا اختلاف ہوگا نہ دشمنی۔ اُن میں سے ہر مرد کی دو بیویاں ہونگی۔ کہ بوجۂ حسن اُن میں سے ہر ایک کی پنڈلی کا مغز گوشت کے اوپر سے دکھائی دیگا۔ وہ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرینگے نہ کبھی بیمار ہونگے۔ اور نہ ناک سے رینٹھ گرائیں گے" اس کے بعد باقی حدیث بالا مذکور ہے ۰

حدیث بالا کی تصریح

۲۰۰ متفق

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ لَا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ۰

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "یقیناً میری امت میں سے ستر ہزار یا (یہ فرمایا کہ) سات لاکھ آدمی جنت میں (ایسے) داخل ہونگے (کہ) سب ایک ساتھ داخل ہونگے۔ (اور) اُن کے چہرے شب قدر کے چاند کی مثل ہونگے" ۰

جنتیوں کی ایک خاص تعداد

۲۰۱ متفق

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَّكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک جُبہ سُندس (ایک ریشمین کپڑا ہے) کا ہدیہ میں آیا (چونکہ) آپ ریشمی کپڑے کے استعمال سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے لوگ اس کو دیکھ کر خوش ہوئے مگر آپ نے فرمایا "اس کی قسم جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ جنت میں سعد بن معاذ رضی کے رومال اس سے

ریشمین کپڑے پر ترجیح

	أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ۔	بہتر ہونگے" ۔
۲۰۲ ۳۱ جنّت کے سایہ دار درخت	وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا ۔	حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جنت میں ایک درخت ہے۔ کہ اگر سوار اُس کے سایہ میں سو برس چلے تب بھی اُسکو طے نہ کرسکے" ۔
۲۰۳ ۳۲ حدیث بالا کا بقیہ بحوالہ آیت	وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ وَاقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۔	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں (اس کے بعد) مروی ہے۔ کہ اگر تم چاہو۔ تو (اس آیت کو) پڑھو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ (یعنی اور سایہ دراز) ۔
۲۰۴ ۳۳ مومنین کاملین کا مقام انبیا تک پہنچنا	عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَيُوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَيُوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۔	ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "اہل جنت اپنے اوپر والوں کو ایسا دیکھیں گے جیسے تم روشن ستارے کو۔ جو مشرقی کنارے یا مغربی کنارے سے قریب ہو دیکھتے ہو۔ بوجہ اس تفاوت کے جو اُن میں باہم ہے"۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! یہ انبیا کے مقام ہیں۔ کوئی اور وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ آپ نے فرمایا "ہاں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ کچھ وہ لوگ بھی ہونگے۔ جو اللہ پر ایمان لائے اور اُنہوں نے پیغمبروں کی تصدیق کی۔ (ان مقامات میں پہنچ سکتے ہیں) ۔
۲۰۵ ۳۴ بخار کو جہنم کا جوش سمجھو۔	عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "بخار جہنم کے جوش سے

الحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ۔

۲۰۶ ح ۳۵ نارِ جہنم کی حرارت کا انداز

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ۔

۲۰۷ ح ۳۶ ناصح بدعمل کو عذاب النار

عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا شَأْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ ۔

۲۰۸ ح ۳۷ حضور صلعم پر جادو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ

پیدا ہوتا ہے۔ لہذا تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہاری آگ (کی گرمی) جہنم کی آگ (کی گرمی) کے ستر حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے"۔ عرض کیگئی یا رسول اللہ! یہی کافی ہے۔ آپنے فرمایا "تو وہ اس پر انہتّر حصّے زیادہ کردیگئی ہے۔ ہر حصّے میں اتنی ہی گرمی ہے"۔

اُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ "قیامت کے دن ایک شخص لایا جائیگا۔ اور وہ آگ میں ڈال دیا جائیگا۔ پھر اُسکی آنتیں آگ میں نکل پڑینگی۔ اور وہ اس طرح گھومیگا۔ جیسے گدھا اپنی چکّی کو لے کے گھومتا ہے۔ تب دوزخ والے اسکے پاس جمع ہوجائینگے۔ اور کہینگے۔ کہ اے فلاں شخص تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم نہ دیتا تھا۔ اور ہمیں بُری باتوں سے منع نہ کرتا تھا؟ وہ کہیگا۔ ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا۔ مگر خود اُن کو نہ کرتا تھا۔ اور تمہیں بُری باتوں سے منع کرتا تھا۔ مگر خود اُن کو کرتا تھا"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم

اور اُسکا آپ پر انکشاف

صلى الله عليه وسلم
حتى كان يخيل اليه
انه يفعل الشيء
وما يفعله حتى كان
ذات يوم دعا ودعا
ثم قال أشعرت أن
الله أفتاني فيما فيه
شفائي أتاني رجلان
فقعد أحدهما عند
رأسي والآخر عند
رجلي فقال أحدهما
للآخر ما وجع الرجل
قال مطبوب قال ومن
طبه قال لبيد بن
الأعصم قال فيماذا
قال في مشط ومشاقة
وجف طلعة ذكر قال
فأين هو قال في بئر
ذروان فخرج إليها النبي
صلى الله عليه وسلم
ثم رجع فقال لعائشة
حين رجع نخلها كأنه
رؤوس الشياطين
فقلت استخرجته
فقال أما أنا فقد
شفاني الله وخشيت
أن يثير ذلك على الناس

پر جادو کیا گیا۔ (اس سے) آپ کو خیال
ہوتا۔ کہ ایک کام کیا ہے۔ حالانکہ آپ نے
اس کو نہ کیا ہوتا۔ یہانتک کہ آپ نے
ایک دن دعا کی۔ اور (بہت) دعا کی۔ اس
کے بعد (مجھے) فرمایا۔ "تم کو معلوم ہے۔ اللہ
نے مجھے وہ بات بتا دی جس میں میری شفا
ہے۔ دو آدمی میرے پاس آئے۔ ان میں سے
ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں
کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے
دوسرے کو کہا۔ کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے؟
دوسرے نے کہا۔ ان کو جادو کیا گیا ہے۔
اُس نے کہا۔ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟
دوسرے نے کہا۔ لبید بن اعصم نے۔ اُس نے
کہا۔ کس چیز میں؟ دوسرے نے کہا۔ کہ
کنگھی میں اور روئی کے گالوں میں اور نر چھوہارے
کی کلی کے اوپر والے چھلکے میں۔ اُس نے
کہا۔ وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا۔
ذروان (نامی) کنوئیں میں۔ پس نبی صلے اللہ
علیہ وسلم وہاں تشریف لیگئے۔ بعد ازاں لوٹے
اور جب لوٹ آئے۔ آپ نے حضرت عائشہؓ
سے فرمایا۔ "اس (کنوئیں) کے (قریب والے)
درخت گویا کہ شیاطین کے سر ہیں۔" حضرت
عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ نے اس کو
نکلوایا؟ فرمایا۔ "نہیں۔ اللہ نے مجھے شفا دیدی۔
اور (اسکے نکلوانے میں) مجھے یہ خیال ہوا
کہ لوگوں میں فساد پھیلے گا۔" (اور جادو کا
چرچا زیادہ ہو جائیگا) لہذا اسکے وہ کنواں بند

ثُمَّ أَتَمَّ دَفَنَتِ الْبِئْرَ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ

کر دیا گیا ۔

۲۰۹ ح ۳۸ — وجود باری میں زیادہ چھان بین کرنا نہ چاہئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شیطان تم میں سے کسی کے پاس آئیگا۔ اور کہیگا۔ کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ یہانتک کہ کہیگا (بتاؤ) تمہارے پروردگار کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب یہانتک نوبت پہنچ جائے تو تمہیں چاہئے۔ کہ اللہ سے پناہ مانگو اور چُپ ہو جاؤ"۔

۲۱۰ ح ۳۹ — مشرق سے فتنہ اُٹھنے کی خبر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے "فتنہ یہاں ہے فتنہ یہاں ہے۔ جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا"۔

۲۱۱ ح ۴۰ — رات کو سونے کے آداب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جب رات (کا اندھیرا) جھک آئے۔ تو تم اپنے لڑکوں کو گھروں میں روک لو۔ کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب کچھ حصہ رات کا گذر جائے تو لڑکوں کو چھوڑ دو۔ یعنی عشاء کے بعد سونے دو۔ اور اپنا دروازہ بند کر لو۔ اور اللہ کا نام لو اور اپنا چراغ گل کر دو۔ اور اللہ کا نام لو۔ اور اپنے پانی کا ظرف ڈھک دو۔ اور اللہ کا نام لو۔ اور کھانے کا برتن

اسْمَ اللهِ وَ خَمِّرْ إِنَاءَكَ وَ اذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا ٭

۲۱۲ / ۴۱ غصہ کے وقت اعوذ پڑھنی چاہئے

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِي جُنُونٌ ٭

۲۱۳ / ۴۲ جمائی شیطان کی حرکات سے ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ ٭

۲۱۴ / ۴۳ بُرے خواب پر بائیں طرف تھوکنا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

ڈھانک دو۔ اور اللہ کا نام لو۔ (اور اگر کوئی چیز پوری بند کرنیکی نہ ملے تو) کوئی چیز اُس کے عوض میں رکھ دو" ٭

سلیمان بن صُرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہُوا تھا۔ اور دو آدمی باہم گالی گلوچ کر رہے تھے۔ یہانتک کہ اُن میں سے ایک کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ بلکہ رگیں تک پھُول گئیں۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ایک ایسی بات جانتا ہوں۔ کہ اگر یہ شخص اُس بات کو کہدے تو اُسکا غصہ جاتا رہے۔ اگر یہ اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہدے تو اُس کا غصہ جاتا رہے"۔ پس لوگوں نے اس شخص سے کہا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگ اُس نے کہا۔ کیا مجھے جنون ہے (کہ میں شیطان سے پناہ مانگوں ؟) ٭

ابو ہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "جمائی شیطان (کی حرکات میں) سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے۔ تو حتے الامکان اُسے روکے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص (جمائی کے وقت) "ہا" کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے" ٭

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمدہ خواب

صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا حلم احدکم حلما یخافہ فلیبصق عن یسارہ ولیتعوذ باللہ من شرہا فانہا لا تضرہ ۔

اللہ کی طرف سے ہے ۔ اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے ۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے جس سے اسکو خوف معلوم ہو ۔ تو اسے چاہیئے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے ۔ اور اسکے شر سے اللہ کی پناہ مانگے ۔ تو وہ اسے ضرر نہ دیگا " ۔

اور اعوذ پڑھنی چاہیئے

۲۱۵ — ۲۴۴ ناک صاف کرنا چاہیئے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استیقظ احدکم من منامہ فتوضأ فلیستنثر ثلاثا فان الشیطان یبیت علی خیشومہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۔ کہ آپ نے فرمایا " جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خواب سے جاگے تو وضو کرے ۔ اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر صاف کرے ۔ کیونکہ شیطان رات بھر ناک میں رہا کرتا ہے " ۔

۲۱۶ — ۲۴۵ سانپ کو مارنا چاہیئے

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی المنبر یقول اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یطمسان البصر و یسقطان الحبل قال عبد اللہ فبینا انا اطارد حیۃ لاقتلہا فنادانی ابو لبابۃ لا تقتلہا فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ میں منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ۔ کہ سانپوں کو مار ڈالو ۔ ذا الطفیتین[۱] اور ابتر[۲] کو مار ڈالو ۔ کیونکہ یہ دونو آنکھ کی روشنی مٹا دیتے اور حمل گرا دیتے ہیں " حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں ۔ (ایک دن) میں ایک سانپ کو ڈھونڈ رہا تھا کہ اسے مار دوں کہ مجھے ابو لبابہ نے آواز دی کہ اسے مارنا ۔ میں نے کہا ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے ۔

[۱] ذا الطفیتین وہ سانپ جسکی پیٹھ پر دو سفید خط ہوں ۔

[۲] ابتر وہ سانپ جسکی دم نہ ہو ۔

أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ ۔

اُنہوں نے کہا۔ آپ نے بعد اسکے گھر والے سانپوں (جن کو عوامر کہتے ہیں) کے مارنے سے منع فرمایا ہے[1]"۔

باب ۲۱۷ کفر فخر کاشتکاری اور سکون کے مقامات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کفر کا سر مشرق کی طرف ہے۔ اور فخر و تکبر اونٹ گھوڑے والوں میں ہے۔ اور کاشتکاری گاؤں والوں میں ہے۔ اور سکون بکری والوں میں ہے"۔

باب ۲۱۸ ایمان اور کاشتکار والوں میں ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ۔

عقبہ بن عمرو اور ابو مسعود رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کرکے فرمایا "ایمان یمنی ہے۔ اس طرف سے آگاہ رہو۔ سختی اور سنگدلی کاشتکاروں میں ہے۔ اونٹ کی دُموں کے پاس جہاں سے شیطان کے دونو سینگ نکلتے ہیں یعنی قبیلۂ ربیعہ اور مضر میں"۔

باب ۲۱۹ مرغ اور گدھے کی آواز پر خدا کو یاد کرو [illegible]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم مرغ کی آواز سنو۔ تو اللہ سے اُس کا فضل طلب کرو۔ کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے (تب بولتا ہے) اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو۔ کیونکہ وہ شیطان کو

---

[1] عرب کے عوامر غالباً تکلیف نہ دیتے ہونگے۔ مگر یہاں تو سب سانپ نقصان پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا ان سب کا مارنا ہی اچھا ہے۔

الشَّيْطَانِ فَاِنَّهُ رَأٰى شَيْطَانًا ٭

دیکھتا ہے (تو بولتا ہے) ٭

۲۲۰ ج ۴۹
مسخ شدہ اسرائیلی گروہ

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِيْ مِرَارًا فَقُلْتُ اَفَاَقْرَأُ التَّوْرَاةَ ٭

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "ایک گروہ بنی اسرائیل کا جو کھویا گیا تھا۔ نہ معلوم کیا ہُوا؟ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ وہی چوہے ہیں کہ جب اُن کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھدیا جاتا ہے۔ تو وہ نہیں پیتے۔ اور جب اُنکے سامنے بکریوں کا دودھ رکھدیا جاتا ہے۔ تو وہ پی لیتے ہیں" مگر میں نے کعب رضؓ سے یہ حدیث بیان کی تو اُنہوں نے کہا۔ تم نے خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر اُنہوں نے مجھ سے مکرر یہی پوچھا تو میں نے کہا۔ کیا میں توریت پڑھا ہُوا ہوں؟

ف۔ اس حدیث کی نسبت محدثین نے لکھا ہے۔ کہ اسوقت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مفصل وحی نہ آئی تھی۔ بعد کو یہ وحی سے معلوم ہُوا۔ کہ مسخ کی ہوئی قوم تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتی اور اس سے توالد وتناسل نہیں رہتا ٭

۲۲۱ ج ۵۰
کھانے میں سے مکھی نکالنے کی ترکیب

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِيْ اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاُخْرٰى شِفَاءً ٭

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کسی کے (کھانے) پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اُسے چاہیئے کہ اُسکو غوطہ دے کر نکال ڈالے کیونکہ اس کے دو پروں میں سے ایک پر میں بیماری ہے۔ اور دوسرے میں شفا" ٭

۲۲۲ — ہمدردی حیوانات پر مغفرت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک زانیہ عورت (صرف اس بات پر) بخش دی گئی۔ کہ اُس کا گذر ایک مرتبہ کسی کُتّے پر ہُوا۔ جو ایک کنوئیں کے کنارے پر بیٹھا ہُوا مٹی چاٹ رہا تھا اور قریب تھا۔ کہ اُسے پیاس مار ڈالے۔ مگر اس عورت نے اپنا موزہ اُتارا۔ اور اُس کو اپنے دوپٹے سے باندھا۔ اور اُس کے لئے (کنوئیں) سے پانی نکالا۔ چنانچہ اسی بات پر وہ بخش دی گئی"۔

۲۲۳ — بہشتیوں کی شکل و جسامت حضرت آدم علیہ السلام کی اصل پیدائشی جسامت پر ہوگی

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ الْمَلٰئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جب خدا نے آدم کو پیدا کیا۔ تو اُن کا قد ساٹھ گز[۵۱] کا تھا۔ پھر اللہ نے اُن سے فرمایا۔ کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو سلام کرو۔ اور سُنو وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے پس آدم نے کہا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ"۔ فرشتوں نے جواب دیا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" "ورحمۃ اللہ" اُنہوں نے زیادہ کر دیا۔ پس جو شخص جنت میں داخل ہوگا۔ وہ آدم کی صورت پر ہوگا۔ گو لوگ اب تک ابتدائے پیدائش سے (جسامت میں) گھٹتے رہے ہیں"۔

۲۲۴ — سوم

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

۵۱ عربی میں ذراع چوبیس انگلی (یا ایک ہاتھ) کا ہوتا ہے۔ یا ساٹھ گز یعنے ساٹھ ہاتھ۔

قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ
مَقْدَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ
فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ
ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ
قَالَ مَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ
وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ
اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ
يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ وَمِنْ
اَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ اِلٰى اَخْوَالِهِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِيْ
بِهِنَّ اٰنِفًا جِبْرِيْلُ قَالَ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَاكَ عَدُوُّ
الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ
السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ
مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ
وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ
اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ
الْحُوْتِ وَاَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ
فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ
فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ
لَهُ وَاِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ
الشَّبَهُ لَهَا قَالَ اَشْهَدُ
اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ

کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے
کی خبر جب عبداللہؓ بن سلام کو پہنچی۔ تو
وہ آپ کے پاس آئے اور کہا۔ میں آپ
سے تین باتیں پوچھتا ہوں۔ کہ ان کو سوائے
نبی کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر انہوں نے
پوچھا۔ کہ قیامت کی پہلی علامتیں کیا
ہیں۔ اور سب سے پہلی غذا کیا ہے۔ جو
اہلِ جنّت کھائینگے۔ اور کس وجہ سے بچّہ
اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور کس وجہ
سے اپنے ماموں کے مشابہ ہوتا ہے؟
تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"یہ باتیں جبرائیل علیہ السلام نے ابھی
بتائی ہیں۔ انسؓ کہتے ہیں۔ کہ عبداللہ
نے کہا۔ جبرائیلؑ تو فرشتوں میں یہود کے
بڑے دشمن ہیں۔ پھر رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا" قیامت کی علامتوں
میں سے اوّل یہ ہے۔ کہ ایک آگ ہوگی
جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے
جائیگی۔ اور اوّل غذا جسکو اہلِ جنّت کھائیں
گے۔ وہ مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا ہے لیکن
بچّے کی مشابہت (اس کا سبب یہ ہے)
کہ مرد جب عورت سے ہمبستری کرتا ہے
اور اُسکو انزال ہوجاتا ہے۔ تو بچّہ اُسکے
مشابہ ہوجاتا ہے۔ اور اگر عورت کو پہلے
انزال ہوجاتا ہے تو بچّہ اُسکے مشابہ ہو
جاتا ہے" عبداللہؓ بن سلام نے کہا۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول

عبداللہ بن سلام کا ایمان لانا۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوْا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُوْنِي عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ ✦

ہیں۔ بعد اسکے اُنہوں نے کہا۔ کہ یہود بڑے بُہتان لگانیوالے ہیں۔ اگر وہ میرے اسلام سے قبل اسکے کہ آپ اُن سے (میری بابت کچھ پوچھیں) واقف ہو جائینگے۔ تو وہ آپ کے سامنے مجھ پر کچھ بُہتان لگا دینگے۔ پس یہود آئے۔ اور عبداللہ گھر میں چھپ گئے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا۔ کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں؟ اُنہوں نے کہا۔ وہ ہم سب میں اَعلم اور ہم سب میں اَعلم کے بیٹے ہیں۔ اور ہم سب سے بہتر اور بہتر کے بیٹے ہیں۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بتاؤ اگر عبداللہ اسلام لے آئیں (تو کیسا ہو؟) یہود نے کہا خدا اُنہیں اس سے محفوظ رکھے۔ پھر عبداللہ ان کے سامنے آ گئے۔ اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اُسکے رسول برحق ہیں۔ تو یہود کہنے لگے۔ یہ ہم سب سے خراب اور ہم سب سے خراب کے بیٹے ہیں۔ اور اُنہیں کوسنے لگے ✦

۲۲۵ ح ۵۴ — قضا و قدر کا ظہور

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا ✦

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا "اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے۔ تو گوشت کبھی نہ سڑتا۔ اور اگر حوا نہ ہوتیں۔ تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی" ✦

۲۲۶ ح ۵۵ — انسان فطرۃً موحد ہے مشرک نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ

انس رضی اللہ عنہ مرفوعًا روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ بزرگ و برتر اُس شخص سے جو

لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَاَلْتُكَ مَا هُوَ اَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ آدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ ۔

تمام دوزخ والوں میں سے باعتبار عذاب کے ہلکا ہوگا۔ فرمائے گا۔ کہ اگر تجھے تمام دنیا کی چیزیں مل جائیں۔ تو تو اس کے فدیہ میں دے دیگا؟ وہ کہے گا۔ ہاں۔ اللہ فرمائیگا۔ کہ میں نے تو تجھ سے اس سے بھی کم مانگا تھا۔ جبکہ تو آدم کی پشت میں تھا۔ کہ تو میرے ساتھ شرک نہ کرنا۔ مگر تو نے بغیر شرک کے نہ مانا"۔

۲۲۷
ح ۵۶
بانئ ظلم آئندہ ظلموں کا بھی ذمہ دار ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص ظلماً قتل کیا جاتا ہے۔ اس کے خون کا کچھ گناہ آدم کے پہلے بیٹے (یعنی قابیل) پر ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کی رسم ڈالی"۔

۲۲۸
ح ۵۷
عرب میں ایک شر پھیلنے کی پیشینگوئی۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ ۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک دن) خوف کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے تشریف لائے "عرب کی خرابی ہوگی ایک شر سے جو قریب ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس کے برابر سوراخ ہو گیا ہے"! اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کا یعنی انگوٹھے کا اور اس انگلی کا جو اس کے قریب ہے حلقہ بنا کر (اس سوراخ کی مقدار کو) بتایا۔ زینب بنت جحش کہتی ہیں۔ کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ "ہاں جب فسق و فجور کی زیادتی ہو جائے گی"۔

٢٢٩
ح
جنت میں امت محمدیہ کا توازن

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی
یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ
وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ
فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ
قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ
مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَۃٍ وَ
تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ
یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ
ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی
النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ
بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ
شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الْوَاحِدُ قَالَ
اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا
وَمِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ
اَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِہٖ اِنِّیْ اَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنُوْا
رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا
فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنُوْا
ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا
فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنُوْا
نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
فَکَبَّرْنَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ
فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ
نے فرمایا "خدائے بزرگ و برتر قیامت
کے دن فرمائیگا۔ کہ اے آدم! وہ عرض
کرینگے۔ مَیں حاضر ہونے کی سعادت حاصل
کرتا ہوں۔ اور خیر سب تیرے ہی ہاتھ میں
ہے۔ پس اللہ فرمائیگا۔ کہ دوزخ کا لشکر
نکالو۔ آدم کہینگے۔ دوزخ کا لشکر کس قدر
ہے؟ خدا فرمائیگا۔ فی ہزار نوسو ننانوے
پس اُس وقت (مارے خوف کے) بچے
بُوڑھے ہو جائینگے۔ اور ہر حاملہ عورت اپنا
حمل گرا دیگی۔ اور تم لوگوں کو دیکھوگے۔
کہ بیہوش ہو رہے ہیں۔ حالانکہ وہ بیہوش
نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کا عذاب بہت سخت
ہے"۔ صحابہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ!
(فی ہزار ایک آدمی جو جنت میں جائیگا)
وہ ایک ہم میں سے کون ہوگا؟ آپ نے
فرمایا "تم خوش رہو۔ کیونکہ ایک شخص تم
میں سے ہوگا۔ اور ایکہزار یاجوج ماجوج
سے ہونگے" پھر آپ نے فرمایا "قسم اُس کی
جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں اُمید
کرتا ہوں۔ تم اہل جنت میں چوتھا حصہ ہوگے"
پھر ہم نے تکبیر کہی۔ پھر آپ نے فرمایا "مجھے
اُمید ہے۔ کہ تم اہل جنت کا تیسرا حصہ ہوگے"
پھر آپ نے فرمایا "میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ
تم اہل جنت کا نصف ہوگے۔ اس پر ہم
لوگوں نے پھر تکبیر کہی۔ آپ نے فرمایا "تم اور

السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ
أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ
ثَوْرٍ أَسْوَدَ ٭

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً
عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ
كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ
نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا
إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ
مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ أُنَاسًا مِنْ
أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ
الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي
فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا
مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ
مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا
قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ
عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ
إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ ٭

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى
إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ
قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُولُ لَهُ

لوگوں میں ایسے ہو۔ جیسے سیاہ بال سفید گائے
کے جسم میں۔ یا جیسے سفید بال سیاہ گائے
کی جلد میں" ٭

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے
فرمایا "تم لوگ برہنہ پا۔ برہنہ بدن بغیر ختنہ
کے حشر کئے جاؤ گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی
كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا
عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ہ (جسطرح
ہم نے پہلی پیدائش کی تھی۔ اسی طرح ہم اس کو
دوبارہ لوٹائیں گے۔ یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے
اسکو ہم ضرور کرینگے) اور قیامت کے دن جنہیں
سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائینگے وہ ابراہیمؑ
ہیں۔ اور اُس دن میرے چند صحابہؓ کو بائیں
جانب لئے جا رہے ہونگے۔ تو میں کہونگا۔
یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ اس پر کہا جائیگا کہ
یہ لوگ اپنے پچھلے دین پر لوٹ گئے تھے
جب سے کہ آپ ان سے جُدا ہوئے۔ پس
میں کہونگا۔ جیساکہ نیک بندے (عیسےٰ)
نے کہا تھا" اور میں ان پر گواہ تھا جبتک
ان میں رہا" الحکیم تک ٭

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے
فرمایا "قیامت کے دن ابراہیمؑ اپنے باپ
آذر سے ملیں گے۔ اور آذر کے چہرے پر
اس وقت سیاہی اور غبار ہوگا۔ تو اُن سے
ابراہیم علیہ السلام کہینگے۔ کہ کیا میں نے

۲۳۰
ح ۵۹
قیامت کے دن
حضرت ابراہیم کو
سب سے پہلے لباس
پہنایا جائے گا

۲۳۱
ح ۶۰
حضرت ابراہیم
کے باپ کی حالت

إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا
تَعْصِنِي فَيَقُولُ أَبُوهُ فَالْيَوْمَ
لَا أَعْصِيكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ
يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ
لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَأَيُّ
خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي
الْأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ
عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ
يُقَالُ يَا إِبْرَاهِيمُ مَا تَحْتَ
رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا
هُوَ بِذِيخٍ مُتَلَطِّخٍ
فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى
فِي النَّارِ ٭

نے تم سے نہ کہا تھا۔ کہ تم میری نافرمانی نہ
کرو؟ تو اُن کا باپ کہیگا۔ کہ اب میں
تمہاری نافرمانی نہ کرونگا۔ پس ابراہیمؑ عرض
کرینگے۔ کہ اے پروردگار! تُو نے مجھ سے
فرمایا تھا۔ کہ مجھے رُسوا نہ کریگا جسدن کہ
لوگ محشور کئے جائینگے۔ پس اب کونسی
رُسوائی میرے باپ کمبخت کی ذلت سے
زیادہ ہوگی؟ اللہ فرمائیگا۔ میں نے تو جنت
کافروں پر حرام کر دی ہے۔ پھر کہا جائیگا
کہ اے ابراہیمؑ! تمہارے پاؤں کے نیچے
کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک
کفتار (بجّو) خُون میں لتھڑا ہوا پائینگے۔
پس اسکے پاؤں پکڑ لئے جائینگے۔ اور اُسے
دوزخ میں ڈالدیا جائیگا" ٭

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ
قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا
لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ
قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ
ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ
ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا
لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ
قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ
تَسْأَلُونَ خِيَارُهُمْ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي
الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا ٭

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ
(ایک دفعہ) عرض کی گئی۔ کہ یا رسول اللہ!
سب لوگوں میں سے بزرگ کون ہے؟ آپ
نے فرمایا" جو اُن سب میں خدا سے زیادہ
خوف رکھتا ہو" لوگوں نے کہا۔ ہم یہ بات
نہیں پُوچھتے۔ آپ نے فرمایا" تو اگر سب
میں سے زیادہ بزرگ) یوسفؑ نبی اللہ ابن نبی اللہ
ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں" لوگوں نے
کہا۔ ہم یہ نہیں پُوچھتے۔ آپ نے فرمایا۔
" تو عرب کے خاندان کی بابت پوچھتے ہو؟
اُن سب میں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے
وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ وہ علم
دین حاصل کرلیں" ٭

ج ۳۴۳
۶۱
خدا کا خوف رکھنے
والے مسلمان سب سے
بہتر ہیں

٢٣٣ ح ٦٢ — حضرت ابراہیمؑ طویل القامت تھے

عن سمرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني الليلة آتيان فأتينا على رجل طويل لا أكاد أرى رأسه طولا وإنه إبراهيم صلى الله عليه وسلم ٭

سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آج شب کو (خواب میں) میرے پاس دو آنیوالے آئے (اور وہ مجھے اپنے ہمراہ لے گئے) پس ہم ایک طویل القامت شخص کے پاس پہنچے۔ کہ بوجۂ طول ہم اُسکا سر نہ دیکھ سکتے تھے۔ اور وہ ابراہیمؑ تھے" ٭

٢٣٤ ح ٦٣ — حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کا حلیہ

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إبراهيم فانظروا إلى صاحبكم وأما موسى فجعد آدم على جمل أحمر مخطوم بخلبة كأني أنظر إليه انحدر في الوادي ٭

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابراہیمؑ (کو دیکھنا چاہو) تو اپنے صاحب کی (یعنی میری) طرف دیکھ لو اور موسےٰ تو گھونگھے دار بالوں اور گندمی رنگ کے سُرخ اونٹ پر سوار ہیں جسے چھوہارے کی چھال کی نکیل پڑی ہوئی ہے۔ گویا میں اُن کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ نشیب میں اُتر رہے ہیں" ٭

٢٣٥ ح ٦٤ — حضرت ابراہیمؑ کا ختنہ

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختتن إبراهيم عليه السلام وهو ابن ثمانين سنة بالقدوم وفي رواية بالقدوم مخففة ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ ایک بسولے سے کیا تھا۔ جبکہ وہ اسّی برس کے تھے"۔ ایک روایت میں لفظ قدوم بہ تخفیف (داؤ میم) آیا ہے ٭

٢٣٦ ح ٦٥ — حضرت ابراہیمؑ تمام عمر میں تین مرتبہ جھوٹ ... وہ بھی ... جواز شرعاً

وعنه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكذب إبراهيم عليه الصلاة والسلام إلا ثلاث كذبات ثنتين منهن في

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سوائے تین مرتبہ کے ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹ نہیں بولے۔ دو مرتبہ تو خدا کے واسطے۔ (ایک تو) اُن کا یہ کہنا۔ کہ إني سقيم (یعنی

ذَاتِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَیْنَا هُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهٗ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِیْ فَاَتٰی سَارَةَ وَذَكَرَ بَاقِیَ الْحَدِیْثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ ۔

میں بیمار ہوں) اور (دوسرا) اُن کا یہ کہنا۔ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا (یہ کام ان میں سے بڑے بُت نے کیا ہے) یہ تو خدا کے لئے تھا۔ اور (پھر) آپنے فرمایا "ایک دن اس حال میں کہ وہ اور سارہ جا رہے تھے کہ ایک ظالم بادشاہ پر اُن کا گزر ہوا۔ تو کسی نے اُس بادشاہ سے کہا۔ کہ یہاں ایک شخص آیا ہے جسکے ہمراہ ایک عورت ہے۔ جو بہت خوبصورت ہے۔ پس اُس ظالم نے اُنکے پاس ایک آدمی بھیجا۔ اور سارہ کی بابت اُن سے پوچھا۔ کہ یہ کون ہے؟ (تو) ابراہیم علیہ السلام نے کہدیا۔ کہ یہ میری بہن ہے پھر وہ سارہ کے پاس گئے۔ اور پھر اُنہوں نے باقی حدیث بیان کی ۔

۲۳۷
۶۶ ج

چھپکلی ابراہیم پر آگ جلاتی تھی

حَدِیْثُ اُمِّ شَرِیْكٍ

رَضِیَ اللہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَدْ تَقَدَّمَ وَزَادَ هٰهُنَا وَكَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۔

اُمّ شریک رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ پہلے گزر چکی ہے۔ مگر یہاں اس میں اتنا زائد ہے۔ کہ "وہ ابراہیم علیہ السلام پر پھونک سے آگ روشن کرتی تھی"۔

۲۳۸
۶۷ ج

حضرت ابراہیم کا ہاجرہ و اسمٰعیل کو مکے چھوڑنا اور تعمیر کعبہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلَ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمٰعِیْلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّیَ اَثَرَهَا عَلٰی سَارَةَ ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِیْمُ وَبِابْنِهَا اِسْمٰعِیْلَ وَهِیَ تُرْضِعُهٗ حَتّٰی وَضَعَهُمَا

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے عورتوں نے جوازار بند بنایا۔ وہ اسمٰعیلؑ کی والدہ (ہاجرہ) سے سیکھا تھا۔ تاکہ اپنا جسم سارہ سے چھپائیں۔ پھر ابراہیمؑ ان کو اور اُن کے لڑکے اسمٰعیل کو لے آئے اور وہ ان کو دودھ پلا رہی تھیں۔ یہانتک کہ ان کو کعبہ کے پاس ایک درخت کے قریب زمزم کے پاس مسجد (کی جگہ) کے اوپر بٹھلا

عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ
فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى
الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ
أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ
فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَ
وَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا
فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيهِ
مَاءٌ ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ
مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ
إِسْمٰعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ
أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا
بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ
فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ
لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا وَجَعَلَ
لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ
لَهُ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهَذَا
قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِذًا
لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ
إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ
عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ
لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ
بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ
دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ
وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ
رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ
ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ
ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ

دیا۔ اور اُنکے پاس چمڑے کا ایک تھیلا رکھدیا
جس میں چھوہارے تھے۔ اور ایک چھوٹی سی
مشک رکھدی۔ جس میں پانی تھا۔ پس جب
ابراہیمؑ واپس جانے لگے۔ تو اسمٰعیل کی والدہ
ان کے پیچھے دوڑیں۔ اور کہا۔ اے ابراہیم!
کہاں جاتے ہو۔ اور ہمیں ایسے جنگل میں کیوں
چھوڑے جاتے ہو۔ جہاں انسان نہیں اور
نہ کوئی چیز ہے؟ اُنہوں نے کئی مرتبہ یہی کہا
مگر ابراہیمؑ نے ان کی طرف پھر کر نہ دیکھا۔
پھر اسمٰعیل کی والدہ نے ان سے پوچھا۔ کہ کیا
اللہ نے تم کو اس کا حکم دیا ہے؟ ابراہیمؑ نے
کہا ہاں۔ اسمٰعیل کی والدہ نے کہا۔ تو اب ہمیں
وہ ضائع نہ کریگا۔ بعد اسکے وہ لوٹ آئیں
اور ابراہیمؑ چلے گئے۔ یہانتک کہ جب ثنیہ
کے پاس پہنچے۔ جہاں سے وہ لوگ ان کو نہ
دیکھتے تھے۔ تو اُنہوں نے اپنا منہ کعبہ کیطرف
کیا۔ اور ان الفاظ سے دعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے
کہ اے میرے پروردگار! میں نے اپنی اولاد
ایک بے کھیتی کے جنگل میں تیرے عزت
والے گھر کے پاس ٹھہرادی ہے۔ یہانتک کہ
وہ لفظ یشکرون تک پہنچے (حضرت ابراہیمؑ
نے جو دعا مانگی تھی۔ اس کے آخر میں لفظ
یشکرون ہے۔ اور وہ قرآن میں مذکور ہے)
اور (اُدھر) اسمٰعیل کی والدہ اسمٰعیل کو دودھ
پلانے لگیں۔ اور اُسی پانی کو پیتی رہیں۔ مگر
جب مشک کا پانی ختم ہوچکا۔ تو یہ پیاسی
ہوگئیں۔ اور بچہ بھی پیاسا ہوگیا (چنانچہ

حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُوْنَ وَجَعَلَتْ
اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ تُرْضِعُ اِسْمٰعِيْلَ
وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ
حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا فِي
السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ
اِبْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ
اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى اَوْ قَالَ
يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ
اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدَتِ
الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِي
الْاَرْضِ يَلِيْهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ
ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيْ
تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى اَحَدًا
فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَهَبَطَتْ
مِنَ الصَّفَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ
الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ
دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ
سَعْيَ الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى
جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ
اَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا
وَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰى
اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا
فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلِذٰلِكَ سَعْيُ
النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا

وہ اسکی طرف دیکھتی رہیں۔ کہ (مارے پیاس
کے) تڑپ رہا ہے۔ مگر نہ دیکھ سکیں۔
اُٹھکر چل دیں۔ تو اُنہوں نے صفا کو پایا۔
جو اُنکے نزدیک ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے
اُس پر وہ کھڑی ہو گئیں۔ اور جنگل کی طرف
دیکھنے لگیں۔ (تاکہ وہ کسی کو دیکھیں اور اس
سے پانی مانگیں) مگر اُنہوں نے کسی کو نہ دیکھا
پھر وہ صفا سے اُتریں۔ یہانتک کہ جب نشیب
میں پہنچیں۔ تو اپنا دامن اُٹھا کے دوڑنے
لگیں۔ جس طرح سخت مصیبت والا آدمی
دوڑتا ہے۔ یہانتک کہ جب نشیب سے
نکل گئیں۔ تو مروہ (پہاڑی کا نام) پہنچیں
اور اُس پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں۔ کہ کسی
کو دیکھیں۔ (اور اس سے پانی مانگیں) مگر
اُنہوں نے کسی کو نہ دیکھا۔ (چنانچہ) اُنہوں
نے اسی طرح سات مرتبہ کیا۔ حضرت ابن
عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "اسی لئے لوگ صفا و مروہ کے
درمیان سعی کرتے ہیں" پھر جب (ساتویں
بار) وہ مروہ پر پہنچیں۔ تو اُنہوں نے ایک
آواز سُنی۔ جس پر اُنہوں نے اپنے آپ سے
کہا۔ ٹھیرو۔ پھر اُنہوں نے اچھی طرح کان
لگائے۔ تو پھر بھی سُنا۔ تب کہنے لگیں۔
کہ (اے شخص) تو نے (اپنی آواز تو) سُنا
دی۔ کاش تیرے پاس فریاد رسی ہو۔
پس یکایک اُنہوں نے فرشتے کو زمزم کے
مقام پر دیکھا۔ کہ فرشتے نے اپنی ایڑی

أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ
سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ
صَهٍ تُرِيدُ نَفْسَهَا
ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ
أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ
إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ
فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ
مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ
بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ
حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ
تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا
هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ
مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا
وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا
تَغْرِفُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ
اللهُ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ
زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ
مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ
عَيْنًا مَعِينًا قَالَ
فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا
فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا
تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ
هٰهُنَا بَيْتَ اللهِ يَبْنِي
هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ وَ
إِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ
وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا

سے ٹھوکر ماری۔ یا اپنے پر سے۔ یہاں تک
کہ پانی ظاہر ہو گیا۔ پس اسمعیل کی والدہ
اس کو حوض کی شکل میں بنانے لگیں۔
اور چُلو بھر بھر کر پانی اپنی مشک میں
ڈالنے لگیں۔ مگر ان کے چُلو بھرنے کے
بعد پانی والا (چشمہ) جوش مارنے لگا۔ ابن
عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے " اللہ اسمعیل کی والدہ پر
رحم کرے۔ اگر وہ زمزم کو اُس کے حال پر
چھوڑ دیتیں"۔ یا یہ فرمایا " کہ وہ پانی کا چلو
نہ بھرتیں۔ تو زمزم ایک بڑا چشمہ ہو جاتا"
آپ نے فرمایا " پھر ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے
بچے کو دودھ پلایا۔ پھر اُن سے فرشتے
نے کہا۔ کہ تم ہلاک ہو جانے کا خوف کرو
یہاں خدا کا گھر ہے۔ جسے یہ لڑکا اور اسکا
باپ بنائینگے۔ اور اللہ اپنے لوگوں کو ضائع
نہ کریگا۔ اور کعبہ (اُس وقت) زمین سے
مثل ٹیلہ کے اونچا تھا۔ مگر جب سیلاب
آتے تھے۔ تو اُسکی دائیں طرف اور بائیں
طرف کٹ کٹ جاتے تھے۔ پھر ہاجرہ
اسیطرح رہنے لگیں۔ یہاں تک کہ چند لوگ
(قبیلہ) جُرہم کے ان کی طرف سے گزرے۔
یا (یہ فرمایا) کہ جُرہم کے کچھ لوگ کدا کے
رستے سے لوٹتے ہوئے آ رہے تھے۔ وہ مکہ
کے نشیب میں اُترے۔ تو اُنہوں نے کچھ
پرندوں کا ایک مقام پر چکر لگاتے دیکھا
جس پر اِن لوگوں نے سمجھا۔ کہ پرندے

مِنَ الْأَرْضِ كَالتَّرَابِيَةِ
تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ
عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ
فَكَانَتْ كَذَٰلِكَ حَتَّىٰ
مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ
جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ
مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ مِنْ
طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا
فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا
طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا
إِنَّ هَٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ
عَلَىٰ مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهَٰذَا
الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ
فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ
جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ
فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ
بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا قَالَ
وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ
فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ
نَنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ
نَعَمْ وَلَٰكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ
فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَلْفَىٰ ذَٰلِكَ أُمُّ
إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ
فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَىٰ
أَهْلِيهِمْ فَنَزَلُوا مَعَهُمْ ⊕

پانی ہی کے اوپر گھوم رہے ہیں۔ حالانکہ ہم
اس جنگل میں ہیں۔ اور یہاں پانی نہیں دیکھتے
تو اُنہوں نے ایک یا دو آدمی بھیجے۔ اور وہ
پانی پر پہنچگئے۔ پھر اُنہوں نے لوٹ کر اُن
لوگوں کو اطلاع دی۔ پس وہ سب لوگ
اُسی طرف چلدیئے۔ آپ فرماتے تھے "
اسمعیل کی والدہ پانی کے پاس بیٹھی ہوئی
تھیں۔ اُن لوگوں نے کہا۔ کیا تم ہمیں اجازت
دیتی ہو۔ کہ ہم تمہارے پاس قیام کریں ؟
اُنہوں نے کہا۔ ہاں۔ مگر تمہیں پانی میں کچھ
حق نہ ہوگا۔ اُنہوں نے کہا۔ بہتر" رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" پس اسمعیلؑ
کی والدہ نے اس کو غنیمت سمجھا۔ کیونکہ وہ
انسانوں سے محبت رکھتی تھیں۔ چنانچہ وہ
لوگ وہیں مقیم ہوگئے۔ اور اُنہوں نے اپنے
گھر والوں کو بھی وہیں بُلوا بھیجا۔ وہ بھی
وہاں مقیم رہے ⊕ یہانتک کہ جسوقت اُن
میں سے کچھ گھر والے ہوئے۔ اور وہ بچہ
جوان ہُوا۔ اور اُس نے ان سے عربی زبان
سیکھی۔ تو اُن کو بہت اچھا معلوم ہُوا۔
اور جب وہ بالغ ہُوا۔ تو اپنی ایک عورت
سے اُنہوں نے اسکا نکاح کر دیا۔ اور
(اس درمیان میں) اسمٰعیلؑ کی والدہ مرگئیں
پھر ابراہیم جبکہ اسمٰعیل نے نکاح کر لیا تو
اپنے چھوڑے ہوؤں کو دیکھنے آئے۔ تو
اُنہیں اسمٰعیل نہ ملے۔ تو آپنے انکی بی بی
سے ان کا حال پوچھا۔ جنہوں نے کہا۔

حتّٰی إذا کان بِها أهلُ
أبیاتٍ منهم وشبّ الغلامُ
وتعلّم العربیّة منهم
وأنفسهم وأعجبهم حین
شبّ فلمّا أدرک
زوّجوه امرأةً
منهم وماتت أمّ إسمٰعیل
فجاء إبراهیم بعد
ما تزوّج إسمٰعیل
یُطالع ترکته فلم
یجد إسمٰعیل فسأل
امرأته عنه فقالت
خرج یبتغی لنا ثمّ
سألها عن عیشهم
وهیئتهم فقالت نحن
بشرٍ نحن فی ضیقٍ و
شدّةٍ فشکت إلیه
فقال فإذا جاء زوجکِ
فاقرئی علیه السلام
وقولی له یُغیّر عتبة
بابه فلمّا جاء إسمٰعیل
کأنّه آنس شیئًا
فقال هل جاءکم من
أحدٍ قالت نعم جاءنا
شیخٌ کذا وکذا فسألنا
عنک فأخبرته وسألنی
کیف عیشنا فأخبرته ⊕

کہ وہ ہمارے لئے (رزق) تلاش کرنے
گئے ہیں۔ پھر ابراہیمؑ نے ان سے اسمعیل
کی بسر اوقات اور حالت کی بابت دریافت
کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ ہم بہت بری حالت
میں ہیں۔ یعنے بہت تنگی اور تکلیف میں
ہیں۔ غرض انہوں نے ابراہیمؑ سے شکایت
کی۔ ابراہیمؑ نے کہا جس وقت تمہارے شوہر
آجائیں۔ انہیں سلام کہنا اور ان سے کہنا۔
کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل دیں۔
پھر جب اسمعیل آئے تو انہوں نے گویا کچھ اثر
(اپنے باپ کی برکت کا) پایا۔ اور پوچھا کیا
تمہارے پاس کوئی آیا تھا۔ انکی بی بی نے کہا
ہاں۔ اس قسم کے ایک بوڑھے ہمارے پاس
آئے تھے۔ اور انہوں نے ہم سے تمہاری کچھ
کیفیت پوچھی۔ تو میں نے ان سے بیان کردیا ⊕
کہ ہم تنگی اور تکلیف میں ہیں۔ اسمعیل نے
پوچھا۔ پھر انہوں نے تمہیں کسی بات کی وصیت
فرمائی؟ انکی بی بی نے کہا۔ ہاں انہوں
نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ میں آپ کو سلام کہہ
دوں۔ اور وہ کہتے تھے۔ کہ تم اپنے دروازے
کی چوکھٹ بدل دو۔ اسمعیل نے کہا۔ کہ یہ
میرے باپ ہیں۔ اور انہوں نے مجھے حکم
دیا ہے۔ کہ میں تم سے جدا ہوجاؤں۔ تم اپنے
گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ غرض اسمعیل
نے ان کو طلاق دیدی۔ اور ان میں سے
ایک دوسری عورت کے ساتھ نکاح کرلیا۔ پھر
ابراہیمؑ نے تھوڑا توقف کیا۔ اور بعد اسکے

إنا في جهد وشدة قال
فهل أوصاك بشيء قالت
نعم أمرني أن أقرأ عليك
السلام ويقول غير عتبة
بابك قال ذاك أبي و
قد أمرني أن أفارقك
الحقي بأهلك فطلقها و
تزوج منهم أخرى
فلبث عنهم إبراهيم
ما شاء الله ثم أتاهم
بعد فلم يجده فدخل
على امرأته فسألها
عنه فقالت خرج
يبتغي لنا قال كيف أنتم
وسألها عن عيشهم
وهيئتهم فقالت نحن
بخير وسعة وأثنت
على الله فقال ما طعامكم
قالت اللحم قال فما
شرابكم قالت الماء
قال اللهم بارك لهم
في اللحم والماء قال النبي
صلى الله عليه وسلم
ولم يكن لهم يومئذ حب
ولو كان لهم دعا لهم فيه
قال فهما لا يخلو عليهما
أحد بغير مكة ⊕ إلا لم

پھر انکے پاس آئے۔ اور اُن کو نہ پایا۔ تو وہ
اُنکی بی بی کے پاس گئے۔ اور اُس سے انکا
حال پوچھا۔ تو اُن کی بی بی نے کہا۔ کہ وہ
ہمارے لئے رزق تلاش کرنے گئے ہیں۔
حضرت ابراہیمؑ نے کہا تم لوگ کس طرح ہو؟
اور پہلی بار کی طرح اُنکی بسر اوقات کی حالت
پوچھی۔ تو اُن کی بی بی نے کہا۔ ہم اچھی حالت
اور وسعت میں ہیں۔ اور اُنہوں نے اللہ
کی تعریف کی۔ ابراہیمؑ نے پوچھا۔ تمہاری
غذا کیا ہے؟ اسمٰعیل کی بی بی نے کہا۔
گوشت۔ ابراہیمؑ نے پوچھا۔ تم پیتی کیا ہو؟
اسمٰعیل کی بی بی نے کہا پانی۔ ابراہیمؑ نے
کہا اے اللہ! ان کے لئے گوشت اور
پانی میں برکت دے"۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "اُس وقت وہاں غلہ نہ ہوتا
تھا۔ اگر غلہ ہوتا۔ تو اُس میں بھی اُن کیلئے
دعا کرتے۔ (پھر) آپ نے فرمایا "کہ صرف
گوشت اور پانی پر کوئی شخص مکہ کے سوائے ⊕
اور کہیں گذارا نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ اسکے
مزاج کے موافق نہ ہونگے۔ ابراہیمؑ نے کہا
جب تمہارے شوہر آئیں۔ تو تم اُن سے
(میرا) سلام کہنا۔ اور اُنہیں میری طرف سے)
یہ حکم دینا۔ کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ
قائم رکھیں۔ چنانچہ جب اسمٰعیل آئے۔ تو
اُنہوں نے پوچھا۔ کیا تمہارے پاس کوئی
آیا تھا؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں ایک بوڑھے
بہت خوش وضع ہمارے پاس آئے تھے۔

يُوَافِقَاهُ قَالَ فَاِذَا جَاءَ
زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ
السَّلَامَ وَمُرِيهِ يُثَبِّتُ
عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ
اِسْمٰعِيْلُ قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ
مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ اَتَانَا
شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاَثْنَتْ
عَلَيْهِ فَسَأَلَنِيْ عَنْكَ
فَاَخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِيْ كَيْفَ
عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّا
بِخَيْرٍ قَالَ فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ
قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ
السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تُثَبِّتَ
عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ
اَبِيْ وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ اَمَرَنِيْ
اَنْ اُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ
عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ
جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمٰعِيْلُ
يَبْرِيْ نَبْلًا لَهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ
قَرِيْبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا
رَاٰهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصَنَعَا
كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ
وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ
يَا اِسْمٰعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ
بِاَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا
اَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَ
تُعِيْنُنِيْ قَالَ وَاُعِيْنُكَ⊕

اور اُنہوں (یعنی اسمٰعیل کی بیوی) نے اُنکی
تعریف کی۔ اور اُنہوں نے مجھ سے تمہاری
بابت پوچھا۔ تو میں نے ان سے بیان کر دیا
پھر اُنہوں نے پوچھا۔ کہ ہماری بسر اوقات
کس طرح ہے؟ تو میں نے اُن سے کہدیا
کہ ہم اچھی حالت میں ہیں۔ اسمٰعیل نے پوچھا
کیا اُنہوں نے تمہیں کسی بات کی وصیت
کی تھی؟ اُن کی بی بی نے کہا۔ ہاں تمہیں
سلام کہا ہے۔ اور یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنے
دروازے کی چوکھٹ قائم رکھو۔ اسمٰعیلؑ نے
کہا۔ وہ میرے باپ تھے اور وہ چوکھٹ
تم ہی ہو۔ اُنہوں نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ
میں تمہیں اپنے پاس رکھوں۔ پھر ابراہیمؑ
کچھ دن توقف کر کے آئے۔ اور (اس
وقت) اسمٰعیلؑ زمزم کے پاس ایک درخت
کے نیچے (بیٹھے ہوئے) اپنے تیر بنا رہے
تھے۔ پس جب اسمٰعیلؑ نے ابراہیمؑ کو دیکھا
تو کھڑے ہو گئے۔ اور دونو نے وہ بات کی
جو باپ بیٹے کے ساتھ اور بیٹا باپ کے ساتھ
کیا کرتا ہے۔ پھر ابراہیمؑ نے کہا۔ اے اسمٰعیلؑ!
اللہ نے مجھے ایک حکم دیا ہے۔ اسمٰعیلؑ نے
کہا۔ جو کچھ تمہارے پروردگار نے حکم دیا ہو
وہ تم کرو۔ ابراہیمؑ نے کہا تم میری مدد
کرو گے؟ اسمٰعیل نے کہا۔ ہاں میں تمہاری
مدد کرونگا⊕ ابراہیم نے کہا۔ تو اللہ نے
مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر
بناؤں۔ اور اُنہوں نے ایک اونچے ٹیلہ کی

فَقَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ
أَنْ أَبْنِيَ هٰهُنَا بَيْتًا وَ
أَشَارَ إِلٰى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ
عَلٰى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ
ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
فَجَعَلَ إِسْمٰعِيْلُ يَأْتِيْ بِالْحِجَارَةِ
وَإِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى إِذَا
ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ
فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ
وَهُوَ يَبْنِيْ وَإِسْمٰعِيْلُ يُنَاوِلُهُ
الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ
مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلَ
قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ
قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ
الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا
قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا
أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ
فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ ۔

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ
نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف اشارہ کیا۔ کہ اس کے گرد اگرد آپ
فرماتے تھے۔ کہ اس وقت ان دونو نے کعبہ
کی بنیادیں بلند کیں۔ اسمٰعیل پتھر لانے لگے
اور ابراہیمؑ بنانے لگے۔ یہانتک کہ جب
دیوار اونچی ہو گئی۔ تو اسمٰعیل ایک پتھر کو لے
آئے۔ اور اُسے ان کیلئے رکھدیا۔ پس
ابراہیمؑ اس پر کھڑے ہو کر بنانے لگے اور
اسمٰعیل انہیں پتھر اُٹھا اُٹھا کے) دیتے
جاتے تھے۔ اور وہ دونو یہ کہتے جاتے
تھے "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ اے ہمارے پروردگا!
ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔ بیشک تو سُننے
والا اور دانا ہے)"۔

ابوذرؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔
یارسول اللہ! زمین میں سب سے پہلے کونسی مسجد
بنائی گئی؟ تو آپ نے فرمایا "مسجد حرام (یعنی
کعبہ)" میں نے عرض کی۔ پھر کون؟ تو آپ نے
فرمایا "مسجد اقصٰے (یعنی بیت المقدس)" میں
نے پوچھا ان دونو (کے بننے) میں کسقدر
فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا "چالیس برس کا۔
مگر جہاں کہیں تمہیں نماز کا وقت آجائے
وہیں نماز پڑھ لو۔ کہ فضیلت اسی میں ہے"۔

ابو حمیدؓ ساعدی کہتے ہیں۔ کہ صحابہؓ
نے عرض کی۔ یارسول اللہ! ہم آپ پر
درود کیونکر پڑھیں؟ تو رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یُوں کہو "اے اللہ!
محمدؐ پر اور اُن کی ازواج اور اُنکی اولاد پر

۲۲۰۹
حج ۶۸
خانہ کعبہ سب سے
پہلی مسجد ہے

۲۲۱۰
حج ۶۹
پڑھنے کی
تلقین

قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

رحمت نازل کر جس طرح تو نے ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت نازل کی تھی۔ اور محمدؐ پر اور اُنکی ازواج پر اور اُنکی اولاد پر برکت نازل کر جس طرح تو نے ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل کی۔ بیشک تو حمد کیا گیا اور بزرگ ہے"۔

۲۴۱
ج ۷
پڑھ کر پھونکنے کا جواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحَاقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حسنؓ اور حسینؓ پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ انہی کلمات سے اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے لئے پناہ مانگا کرتے تھے "اے اللہ! میں ہر شیطان اور زہردار جاندار اور ہر ضرر رساں نظر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"۔

۲۴۲
ج ۱
آنحضرت صلعم کی کسرنفسی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَ لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہم ابراہیمؑ سے زیادہ (شک کرنے کے) حقدار ہیں۔ جبکہ انہوں نے کہا تھا "رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَ لٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ (اے اللہ! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے؟ تو خدا نے فرمایا۔ کیا تم ایمان نہیں لائے؟ ابراہیم نے کہا ہاں (لایا ہوں) مگر میں چاہتا ہوں کہ میرا دل مطمئن ہو جائے" اور اللہ لوطؑ پر رحم کرے کہ وہ کسی مضبوط رکن سے پناہ لینا چاہتے تھے۔ اور اگر میں قیدخانہ میں اسقدر رہتا جسقدر یوسفؑ رہے تو میں فوراً اس بلانے

الدّاعی ؎

۲۴۳
ح ۷۲
تیر اندازی پر فرمانِ نبویؐ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ ؎

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ (ایک مرتبہ) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گذر (قبیلۂ) اسلم کے کچھ لوگوں پر ہُوا۔ جبکہ وہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اولادِ اسمٰعیلؑ! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے باپ بڑے تیر انداز تھے۔ اور میں فلاں لوگوں کی طرف ہوں"۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں۔ کہ یہ سُنکر ان دونوں فریقوں میں سے ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟" انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! ہم کیونکر تیر اندازی کریں۔ حالانکہ آپ ان لوگوں کے ساتھ ہیں؟ آپ نے فرمایا "تیر اندازی کرو۔ میں تم سب کے ساتھ ہوں" ؎

۲۴۴
ح ۷۳
ممنوع پانی کا استعمال ہر صورت میں ناجائز ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَمَرَهُمْ اَنْ لَا يَشْرَبُوْا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوْا مِنْهَا فَقَالُوْا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَطْرَحُوْا ذٰلِكَ الْعَجِيْنَ وَيُهَرِيْقُوْا ذٰلِكَ الْمَاءَ ؎

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں بمقام حِجر فروکش ہوئے۔ تو آپ نے صحابہ کو حکم دیا۔ کہ وہ وہاں کے کنوئیں سے پانی نہ پئیں۔ اور نہ اُس سے پانی بھریں۔ صحابہ نے عرض کی۔ ہم نے تو اسی پانی سے آٹا گوندھا ہے۔ جس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ "اس آٹے کو پھینک دیں۔ اور اس پانی کو بہا دیں" ؎

(Left column top continuation:) والے کی بات مان لیتا" ؎

۲۴۵ ح ۷۴ — حضرت یوسفؑ کا نسب

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسفؑ بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہیں"۔

۲۴۶ ح ۷۵ — خضرؑ کی وجہ تسمیہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ اَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ ۔

حضرت ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "خضر کا نام خضر اس وجہ سے رکھا گیا۔ کہ وہ جب کسی خشک سفید زمین پر بیٹھتے ہیں تو وہ ان کے اٹھتے ہی تروتازہ سرسبز ہو کر لہلہانے لگتی ہے"۔

۲۴۷ ح ۷۶ — بکریاں چرانا پیغمبروں کی سنت ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهُ اَطْيَبُهُ قَالُوْا اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا ۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پکے ہوئے پیلو کے پھل چن رہے تھے (تو) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سیاہ پھل چننا ان میں سے عمدہ ہوتا ہے" صحابہ نے عرض کی کہ کیا آپ بکریاں چراتے تھے؟ (یہ باتیں تو انہی کو معلوم ہوتی ہیں) آپ نے فرمایا "کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں"۔

۲۴۸ ح ۷۷ — آسیہ مریم اور عائشہ رضی اللہ عنہن کی تمام عورات پر فضیلت

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا اٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں میں سے تو بہت سے کامل ہوئے ہیں مگر عورتوں میں سوائے آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے کوئی کامل نہیں ہوئی اور بیشک عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (شوربے میں بھیگی ہوئی

الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ +

رو ٹی) کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے" +

۲۴۹ ح ۹۰ حضرت یونسؑ کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهٗ اِلٰى اَبِيْهِ +

ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا" کسی بندے کو یہ زیبا نہیں۔ کہ وہ کہے میں (یعنی حضور علیہ الصلاۃ والسلام) یونسؑ بن متّی سے بہتر ہوں۔ اور آپ نے انہیں انکے باپ کی طرف منسوب کیا +

۲۵۰ ح ۷۹ حضرت داؤدؑ کی تلاوت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ +

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" داؤدؑ پر (زبور کی) تلاوت آسان کردی گئی تھی وہ اپنی سواریوں کی نسبت حکم دیتے تھے کہ اُن پر زین رکھا جائے۔ اور قبل اسکے کہ ان کی سواریوں پر زین رکھا جائے۔ پڑھ چکتے تھے۔ اور وہ سوا اپنے ہاتھ کی کمائی کے اور کچھ نہ کھاتے تھے" +

۲۵۱ ح ۸۰ (۱) آنحضرت کی ایک مثال (۲) حضرت داؤد کا انصاف

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ" میری مثال اور (اُن) لوگوں کی مثال بمنزلہ اس شخص کے ہے جو آگ روشن کرے۔ اور پروانے اور کیڑے اُس میں گرنے لگیں۔ پھر آپ نے (بسبیل تذکرہ) فرمایا۔ کہ دو عورتیں تھیں جن کے ہمراہ دونو کے بچے بھی تھے۔ کہ بھیڑیا آیا۔ اور وہ اُن میں سے ایک بچے کو لیگیا۔ جسپر اُسکے پاس والی عورت نے کہا۔ بھیڑیا تیرے بیٹے کو لیگیا۔ دوسری نے کہا۔ کہ نہیں تیرے بیٹے کو لیگیا ہے۔ پس ان دونو نے داؤدؑ

فَتَحَاكَمَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى ٭

کے سامنے محاکمہ کیا۔ داؤدؑ نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلا دیا۔ مگر پھر بھی دونو سلیمان بن داؤد کے پاس گئیں۔ اور تکرار کرنے لگیں۔ سلیمانؑ نے کہا۔ میرے پاس چھری لاؤ۔ میں اس بچے کو کاٹ کر تمہارے درمیان تقسیم کر دوں۔ چھوٹی عورت نے کہا۔ ایسا نہ کرو۔ خدا تم پر رحم کرے یہ اسی کا بیٹا سہی۔ پس سلیمانؑ نے وہ بیٹا چھوٹی عورت کو دلا دیا" ٭

۲۵۲
ح ۸۱
حضرت مریمؑ اور خدیجہ کی فضیلت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ ٭

حضرت علیؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "اگلی امت کی عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنت عمران تھیں۔ اور اس امت کی عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہؓ ہیں" ٭

۲۵۳
ح ۸۲
قریش عورتوں کی خوبی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ٭

ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "تمام اُن عورتوں سے جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں۔ (یعنی عرب کی عورتوں سے) بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ سب سے زیادہ بچے کی محبت رکھنے والی اور شوہر کے مال میں اس کی رعایت کرنے والی" ٭

۲۵۴
ح ۸۳
خدا کو واحد جاننے والا اور انبیا پر یقین رکھنے والا جنتی ہے

عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا

عبادہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جو شخص اس بات کی شہادت دے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہی ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور اس بات کی کہ عیسٰی اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ اور اُسکا کلمہ ہیں

إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةَ
حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ
اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ
مِنَ الْعَمَلِ ۔

جو اللہ نے مریم کی طرف پہنچایا۔ اور اُسکی رُوح ہیں
اور اس بات کی کہ جنت حق ہے دوزخ حق ہے
اللہ اُسے جنت میں داخل کریگا چاہے وہ جس قسم
کے اعمال کرتا ہو" ۔

۲۵۵
۴۲
گہوارہ میں آدمیوں کا کلام کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي
الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ
عِيسَى وَكَانَ فِي بَنِي
إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ
لَهُ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّي
جَاءَتْهُ أُمُّهُ
فَدَعَتْهُ فَقَالَ
أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي
فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا
تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ
وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ
جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ
فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ
فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ
رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ
نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا
فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ
فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا
صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ
وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ
نے فرمایا "گہوارہ میں صرف تین آدمیوں
نے کلام کیا ہے۔ (ایک) عیسےٰ (علیہ السلام)
نے۔ اور ایک شخص بنی اسرائیل میں تھا۔
اُسے لوگ جُریج کہتے تھے۔ وہ نماز پڑھ رہا
تھا۔ کہ اُس کی ماں اُس کے پاس آئی۔ اور
اُس نے اُس کو بُلایا۔ جُریج نے (اپنے دل
میں کہا) کہ میں اسے جواب دوں یا نماز پڑھوں
(آخر وہ نماز میں مشغول رہا اور جواب نہ دیا)
تو اُس کی ماں نے کہا۔ اے اللہ! تو جُریج کو
موت نہ دے۔ یہاں تک کہ تو اُسے زناکار
عورتوں کی صورت دکھلادے۔ حالانکہ جُریج
اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ پس
(ایک دن) ایک عورت اُن کے پاس آئی۔
اور اُن سے گفتگو کی۔ مگر انہوں نے (اُس کی
خواہش پوری کرنے سے) انکار کر دیا۔ تو
وہ ایک چرواہے کے پاس گئی۔ اور اُسے اپنے
اوپر قابو دیا۔ پھر وہ ایک بچہ جنی۔ تو اُس سے
پوچھا گیا۔ یہ کس کا ہے؟ اُس نے کہا۔
جُریج کا۔ تب وہ لوگ جُریج کے پاس آئے
اور اُن کا عبادت خانہ توڑ ڈالا۔ اور اُنہیں نیچے
اُتارا۔ (اور) سخت دُرُشت کہا۔ پس

صلى ثم أتى
الغلام فقال من أبوك
يا غلام فقال
الراعي قالوا نبني
صومعتك من ذهب
قال لا إلا من طين
وكانت امرأة ترضع
ابنا لها من بني إسرائيل
فمر بها رجل راكب
ذو شارة فقالت
اللهم اجعل ابني
مثله فترك ثديها
وأقبل على الراكب
فقال اللهم لا
تجعلني مثله
ثم أقبل على
ثديها يمصه قال
أبو هريرة كأني
أنظر إلى النبي صلى الله
عليه وسلم يمص
إصبعه ثم مر
بأمة فقالت اللهم
لا تجعل ابني مثل هذه
فترك ثديها فقال اللهم
اجعلني مثلها فقالت
لم ذاك فقال الراكب
جبار من الجبابرة

اُنہوں نے وضو کیا۔ اور نماز پڑھی۔ بعد
ازاں بچے کے پاس آئے۔ اور کہا "اے
بچے! تیرا باپ کون ہے؟ اُس نے کہا۔
چرواہا۔ اِس بات کے سُننے سے لوگ
ان کے بہت معتقد ہوئے۔ اور اُنہوں
نے کہا۔ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کی
اینٹوں سے بنا دیں گے۔ جُریج نے کہا۔
نہیں مٹی کا ہی بنا دو۔ اور بنی اسرائیل کی
ایک عورت بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ کہ
اس طرف سے ایک بہت خوبصورت سوار
گزرا۔ تو اس عورت نے کہا۔ یا اللہ!
میرے بیٹے کو بھی ایسا ہی کر دے۔ اس
شے نے اس کا پستان چھوڑ دیا۔ اور
سوار کی طرف منہ کر کے کہنے لگا۔ یا اللہ!
مجھے اس جیسا نہ کرنا۔ بعد ازاں پھر وہ اپنی
ماں کا پستان چُوسنے لگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ
کہتے ہیں۔ کہ گویا میں (اب بھی) نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں
کہ آپ اپنی انگلی چوس کر (دودھ پینے
کی کیفیت) بتا رہے ہیں۔ پھر ایک
لونڈی کے پاس سے گزری۔ تو اُس نے کہا۔
یا اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا کرنا۔
مگر شیر خوار بچے نے اس کا پستان
چھوڑ دیا۔ اور کہا یا اللہ! مجھے اس جیسا
ہی کرنا۔ اس کی ماں نے کہا۔ (تو نے
ایسا) کیوں کہا؟ اس پر بچے نے کہا۔
وہ سوار تو ایک متکبر تھا منجملہ مغروروں کے۔

وَهٰذِهِ الْاَمَةُ يَقُوْلُوْنَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ ۔

اور یہ لونڈی (ایسی ہے کہ لوگ اسکو) کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی۔ تو نے زنا کیا۔ حالانکہ اس نے کچھ نہیں کیا" ۔

۲۵۶ مح — حضرت عیسیٰ موسیٰ ابراہیم علیہم السلام کے حلیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ فَاَمَّا عِيْسٰى فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰى فَاٰدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے (شب معراج میں) عیسےٰ۔ موسےٰ اور ابراہیمؑ علیہم السلام کو دیکھا۔ پس عیسےٰ تو سرخ رنگ پیچدار بالوں والے اور چوڑے سینے کے ہیں اور موسےٰ گندمی رنگ جسیم آدمی اور سیدھے بال والے ہیں۔ (ایسا معلوم ہوتا ہے) کہ گویا وہ (قبیلۂ) زط کے لوگوں میں ہیں" ۔

۲۵۷ مح ۹۶ — خفت کو عیسےٰ ... مریم اور مسیح ... ال کی صورتیں کا دکھایا جانا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ كَاَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَاَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا اَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے مجھے آج رات سوتے میں کعبہ کے پاس دکھایا۔ کہ ایک آدمی گندمی رنگ کا ہے نہایت ہی اچھے گندمی رنگ کے آدمیوں میں سے جو دیکھے گئے ہوں۔ اسکے بال اسکے دونو شانوں تک لٹکے ہیں۔ مگر سیدھے بال ہیں اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ وہ اپنے دونو ہاتھ دو آدمیوں کے شانے پر رکھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا۔ بہت سخت پیچدار بالوں والا داہنی آنکھ سے کانا۔ اور ابن قطن (کافر) سے بہت زیادہ مشابہ۔ وہ بھی اپنے دونو ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا

مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ ٭

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى قَالَ لَا وَاللّٰهِ
مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسٰى أَحْمَرُ
وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ
أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ
آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ يُهَادٰى
بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ
مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا
ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ
فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ
جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ
الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ
طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا
هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ
بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ ٭

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ
وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ
بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ٭

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى

یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے"۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی ایک
اور روایت ہے۔ کہ خدا کی قسم نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو سرخ رنگ کا نہیں
کہا۔ بلکہ فرمایا تھا "اس حال میں کہ میں خواب
میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ یکایک میں نے
دیکھا کہ ایک آدمی گندمی رنگ کا سیدھے
بالوں والا دو آدمیوں کے درمیان چل رہا ہے
اپنے سر سے پانی نچوڑ رہا ہے۔ یا (یہ فرمایا کہ)
اس کا سر پانی بہا رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ
کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ مریم کے بیٹے ہیں
پھر میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ تو کیا دیکھتا
ہوں۔ کہ ایک شخص سرخ رنگ کا فربہ پیچدار
بالوں والا داہنی آنکھ سے کانا (ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ) گویا اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور
ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے
کہا۔ یہ دجال ہے۔ اور سب سے زیادہ مشابہ اسکے
ابن قطن ہے"۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ
میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے ہوئے سنا۔ کہ میں ابن مریم کا سب
لوگوں سے زیادہ دوست ہوں۔ اور تمام نبی (آپس
میں) علاتی بھائی (کے مثل) ہیں۔ میرے اور عیسیٰ
کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا "میں دنیا و آخرت میں سب

۲۵۸
ح۸۷
حدیث بالا کی
تصریح و توضیح

۲۵۹
ح۸۸
آنحضرت اور عیسیٰ
کے درمیان کوئی
نبی نہیں

۲۶۰
ح۸۹
آنحضرت عیسیٰ کے
سب سے زیادہ د

ہیں اور سب نبیوں کا ایک ہی دین ہے

النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ ۔

لوگوں سے زیادہ عیسٰے بن مریم کا دوست ہوں۔ تمام نبی باہم مثل علاتی بھائی کے ہیں مائیں تو اُن کی جُدا جُدا ہیں۔ مگر دین سب کا ایک ہے"۔

٢٦١ ح ٩٠

حضرت عیسٰی کی کمال فروتنی

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسٰى آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي ۔

ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپنے فرمایا "عیسٰے نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا کہ کیا تو نے چوری کی ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں قسم اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں میں نے چوری نہیں کی۔ تو عیسٰے نے کہا۔ میں اللہ پر ایمان لاتا اور اپنی آنکھ کی تکذیب کرتا ہوں"۔

٢٦٢ ح ٩١

آنحضرت کو عیسٰے بن مریم کی طرح بڑھانے سے ممانعت

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "مجھے ایسا نہ بڑھاؤ۔ جیسے نصاریٰ نے عیسٰے بن مریم کو بڑھایا۔ کیونکہ میں تو خدا کا بندہ ہوں۔ بلکہ تم میری نسبت یہ کہو کہ خدا کا بندہ اور اُس کا رسول"۔

٢٦٣ ح ٩١

عیسٰے بن مریم کے نزول اور مہدی کے ظہور کی خبر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے۔ اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا"۔

٢٦٤ ح ٩٢

دجال کے خوارق عادات کی نسبت خبر

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ "دجال جب نکلیگا۔ تو اُسکے ہمراہ پانی اور آگ ہوگی۔ مگر جس چیز کو لوگ دیکھینگے کہ آگ ہے (وہ درحقیقت) ٹھنڈا پانی ہوگی۔ لیکن وہ

أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ ۔

۲۶۵
ح ۹۳
خدا کے خوف سے جلانے کی وصیت پر مغفرت۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ ۔

۲۶۶
ح ۹۴
خلفا کی اطاعت کا حکم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَ

سٹے جیسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھینگے۔ وہ ایک آگ ہوگی۔ جو جلا دیگی۔ پس جو شخص تم میں سے اسکو پائے۔ تو اُسے چاہئے کہ جسکو آگ سمجھتا ہو اُس میں گر پڑے۔ اسلئے کہ وہ بہت ٹھنڈا اور شیریں پانی ہوگا"۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "ایک شخص تھا۔ اُسے موت آگئی۔ تو جب وہ زندگی سے مایوس ہوا۔ تو اُس نے اپنے گھر والوں سے وصیت کی۔ کہ جب میں مرجاؤں۔ تو میرے لئے بہت سی لکڑیاں جمع کرنا۔ اور اُن میں آگ لگا دینا۔ اور مجھے اس میں ڈال دینا۔ یہانتک کہ جب آگ میرے گوشت کو کھالے۔ اور میری ہڈی تک پہنچ جائے۔ اور میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں۔ تو اس کوئلے کو لے کر پیس ڈالنا۔ پھر کسی تیز ہوا والے دن کو دیکھ کر اسے دریا میں ڈال دینا۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اس (کے ذرات) کو جمع کیا۔ اور اس سے پوچھا۔ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی کہ تیرے خوف سے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اُسے بخشدیا"۔

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بنی اسرائیل کی حکومت انبیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تھی تو اُنکا جانشین دوسرا نبی ہوتا تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ البتہ خلفاء ہونگے اور بہت ہونگے

إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ ۔

لوگوں نے عرض کی۔ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپنے فرمایا" یکے بعد دیگرے ہر ایک کی بیعت پوری کرو۔ انہیں کا حق (اطاعت جو تم پر واجب ہے) ادا کرو سپھر اگر وہ ظلم کرینگے) تو بیشک اللہ اُن سے اس چیز کی بابت پوچھیگا جسکا اُنہیں چرواہا بنایا تھا"۔

۲۶۷ ح ۹۵ — اُمتِ محمدیہ کے بعض لوگ بھی پہلی اُمتوں کیطرح ہر ایک بُرائی وناکردنی میں اُنکے پَیرو ہونگے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یقیناً تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کروگے بالشت پر بالشت اور گز پر گز یہانتک کہ اگر وہ کسی سوسمار کے سوراخ میں گئے تھے تو تم بھی اس میں جاؤ گے" ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! (پہلے لوگوں سے کیا) یہود و نصارٰے (مراد ہیں)؟ آپنے فرمایا" (وہ نہیں تو) اور کون"۔

۲۶۸ ح ۹۶ — حدیث کی روایت ضروری ہے مگر افترا دوزخ کا بلاوا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میری باتیں لوگوں کو پہنچاؤ۔ اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ اور بنی اسرائیل (کے واقعات بھی) بیان کرو۔ تو کچھ ہرج نہیں مگر جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ باندھیگا۔ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرے"۔

۲۶۹ ح ۹۷ — خضاب کرنا بہتر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہود و نصارٰے خضاب نہیں کرتے۔ اس لئے تم ان کی مخالفت کرو"۔

٢٧٠ وق
خودکشی کرنیوالے پر جنّت حرام ہے

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔

حضرت جندبؓ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم سے پہلے ایک شخص تھا۔ اُسکے کچھ زخم لگ گیا تھا جس سے وہ بیقرار ہوگیا۔ اور اُس نے ایک چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ اور خون بند نہ ہُوا۔ یہانتک کہ وہ مرگیا۔ تو اللہ عزّوجل نے فرمایا "کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے میں عجلت کی۔ لہذا میں نے بھی جنّت کو اُس پر حرام کردیا"۔

٢٧١ ج
شکر اور ناشکری کا قصّہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلَاثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصَ وَاَعْمٰى وَاَقْرَعَ بَدَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ فَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ اَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ اُنھوں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ "بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ ایک سفید داغ والا۔ دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔ پس اللہ عزّوجل نے امتحان کیلئے اُنکی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ (پہلے) سفید داغ والے کے پاس پہنچا۔ اور اس سے کہا۔ تجھے کیا چیز پیاری ہے؟ اُس نے کہا۔ عمدہ رنگ اور خوبصورت کھال۔ کیونکہ لوگوں نے مجھے نکردہ سمجھا (ہُوا) ہے" حضرتؐ نے فرمایا "فرشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اُسکا مرض جاتا رہا۔ اور اُسے عمدہ رنگ اور عمدہ کھال عنایت ہوگئی۔ پھر فرشتے نے کہا۔ تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا۔ اونٹ۔ پس اُسے ایک حاملہ اونٹنی دے کر فرشتے نے کہا۔ تجھے اس میں برکت دیجائیگی۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس گیا۔ اور کہا۔ تجھے کیا چیز پیاری ہے؟ اُسنے کہا عمدہ بال۔ اور یہ مرض مجھ سے جاتا رہے کیونکہ

فَقَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ
عَنِّي هٰذَا قَدْ قَذِرَنِي
النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ
فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا
حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ
اَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ
قَالَ فَاَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا
وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا
وَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ
اِلَيَّ بَصَرِي فَاُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ
قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ
اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ
فَاَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ
هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ
لِهٰذَا وَادٍ مِنْ اِبِلٍ وَلِهٰذَا
وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ
مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى
الْاَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ
بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا
بَلَاغَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ
بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي اَعْطَاكَ
اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ
وَالْمَالَ بَعِيرًا اَتَبَلَّغُ
عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ

لوگوں نے مجھے مکروہ سمجھا ہُوا ہے" حضرتؑ
فرماتے ہیں"۔ فرشتے نے اس پر بھی ہاتھ پھیرایا
مرض جاتا رہا۔ اور اُسے عمدہ بال عنایت ہوگئے
(پھر) فرشتے نے کہا۔ تجھے مال کونسا زیادہ پسند ہے
وہ بولا۔ گائے چنانچہ فرشتے نے اُسے ایک حاملہ
گائے دیکر کہا۔ تجھے اس میں برکت دیجائیگی۔
اسکے بعد وہ فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور کہا
تجھے کیا چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا۔ یہ کہ
اللہ میری بینائی واپس کرئے۔ اور میں اسکے
ذریعہ لوگونکو دیکھوں" حضرت فرماتے ہیں" پھر
فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا۔ تو اللہ نے اُس کی
بینائی واپس دیدی۔ (پھر) فرشتے نے کہا۔ تجھے
مال کونسا زیادہ مرغوب ہے؟ اُس نے کہا بکری
پس فرشتے نے اُسے بھی ایک حاملہ بکری دیدی۔
چنانچہ (وقت پر) اُن دونو کی اونٹنی وگائے بھی
جننے لگیں اور اسکی بکری بھی۔ یہانتک کہ اس
(کوڑھی) کے پاس جنگل بھر کے اونٹ ہوگئے۔ اور
اس (گنجے) کے پاس ایک جنگل بھر گائیں۔ اور اس
(اندھے) کے پاس ایک جنگل بھر بکریاں۔ بعد
اسکے وہ فرشتہ (انسانی) صورت اور حالت میں
کوڑھی کے پاس گیا۔ اور کہا میں ایک مسکین آدمی
ہوں۔ سفر میں معاش وغیرہ ختم ہوگئی ہے۔
اور اب میں (وطن) نہیں پہنچ سکتا سوائے خدا کی
امداد کے۔ میں تجھ سے اسکا واسطہ دیکر ایک
اونٹ مانگتا ہوں۔ جسنے تجھے عمدہ رنگ اور عمدہ
جلد اور مال دیا ہے۔ تاکہ میں اس پر سوار ہوکر
سفر کرسکوں۔ کوڑھی نے کہا۔ کہ (میرے ذمے)

لَهٗ اِنَّ الْحُقُوْقَ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ
لَهٗ كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ
تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ
النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ
اللّٰهُ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ
لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ
اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ
اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ وَاَتَى
الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَ
هَيْئَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ
مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ
مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا
فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا
فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ
وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ
فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ
وَابْنُ سَبِيْلٍ وَتَقَطَّعَتْ
بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا
بَلَاغَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ
رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً
اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ
قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ
بَصَرِيْ وَفَقِيْرًا فَقَدْ
اَغْنَانِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ
فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ
بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ

بہت حقوق ہیں (میں تجھے نہیں دے سکتا) فرشتے
نے کہا۔ کہ بیشک میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کیا تیرے
سفید داغ نہ تھے۔ اور لوگ تجھے مکروہ نہ سمجھتے تھے
کیا تو فقیر نہ تھا؟ مگر اللہ نے تجھے مال دیدیا۔ اس نے
کہا کہ (یہ غلط ہے) میں نے تو یہ دولت پُشتہا
پُشت سے میراث پائی ہے۔ فرشتے نے کہا۔ اگر تو
جھوٹ بولتا ہے تو تجھے اللہ پھر ویسا ہی کر دیگا
جیسا تو تھا۔ اسکے بعد فرشتہ اپنی (اسی) صورت
اور حالت میں گنجے کے پاس گیا۔ اور اس سے بھی
ویسا ہی کہا۔ جیسا اس (کوڑھی) سے کہا تھا۔
تو اس (گنجے) نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ جیسا
اُس (کوڑھی) نے دیا تھا۔ پس فرشتے نے کہا۔
اگر تو جھوٹا ہے۔ تو اللہ تجھے بھی ویسا ہی کر دیگا
جیسا تو پہلے تھا۔ بعد ازاں وہ فرشتہ اپنی اسی صورت
و حالت میں اندھے کے پاس گیا۔ اور (اس سے
کہا) کہ میں ایک مسکین اور مسافر آدمی ہوں اور
دوران سفر میں میری معاش وغیرہ ختم ہو گئی ہے
پس اب میں (اپنے وطن) نہیں پہنچ سکتا سوائے
اللہ کی امداد کے۔ پس میں تجھ سے خدا کا واسطہ
دیکر ایک بکری مانگتا ہوں جس نے تجھے تیری
بینائی واپس دی ہے۔ تاکہ اُسکے ذریعہ اپنے سفر کو
قطع کر سکوں۔ اندھے نے کہا۔ بیشک میں اندھا
تھا۔ اور اللہ نے مجھے میری بینائی عنایت فرمائی
میں فقیر تھا اور اللہ نے مجھے مالدار کر دیا پس تو جو
چاہے سے لے قسم اللہ کی جو چیز تو اللہ کیلئے لینا
چاہتا ہے اُسکے نہ لینے سے میں تیری تعریف نہ
کرونگا۔ فرشتے نے کہا۔ پس تو اپنا مال اپنے ہی

أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ .

پاس رہنے دے صرف تم لوگوں کا امتحان لیا گیا تھا پس اللہ تجھ سے راضی ہو گیا۔ اور تیرے دو نو ساتھیوں سے ناخوش"۔

٢٧٢
ح ١٠١
خالص توبہ کی نیت بھی موجب بخشش ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ .

ابو سعید خدری نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا "بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے ٩٩ آدمی قتل کئے تھے۔ پھر وہ (اسکا مسئلہ) پوچھنے نکلا تو وہ پہلے ایک درویش کے پاس گیا۔ اور اُن سے کہا کہ کیا (میری) توبہ (قبول ہو سکتی) ہے درویش نے کہا نہیں۔ پس اس شخص نے اُس درویش کو بھی قتل کر دیا۔ پھر وہ (مسئلہ) پوچھنے چلا۔ تو اس سے کسی نے کہا۔ کہ تو فلاں فلاں بستی میں جا اور وہاں سے پوچھ (لیکن راستے میں) اسے موت آگئی۔ اور (مرتے وقت) اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف سرکا دیا تھا۔ پس اُسکے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے باہم جھگڑا کیا۔ اور اللہ نے اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنیکو جا رہا تھا) یہ حکم دیا۔ کہ تو دور ہو جا۔ اور (فرشتوں سے) فرمایا کہ تم ان دونو بستیوں کی مسافت ناپ لو۔ اور وہ اس بستی سے قریب تھا (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) لہذا اللہ نے اُسے بخشدیا"۔

٢٧٣
ح ١٠٢
پچھلے زمانہ کی ایمانداری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگلے زمانے میں ایک شخص نے کسی آدمی سے کچھ زمین خریدی تھی مگر جس شخص نے مول لی تھی۔ اُس نے اس میں میں گڑھا پایا جسمیں سونا بھرا تھا۔ تو جس شخص نے زمین مول لی تھی اُسنے بیچنے والے سے کہا۔ کہ تم اپنا

لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا ۔

سونا مجھ سے لے لو۔ کیونکہ میں نے تو تم سے صرف زمین مول لی تھی۔ سونا مول نہیں لیا تھا۔ اور جس کی وہ زمین تھی۔ اُس نے کہا۔ میں نے تو زمین اور جو کچھ اس میں تھا۔ سب بیچ ڈالا تھا۔ پھر ان دونو نے کسی کے سامنے محاکمہ کیا۔ تو جس شخص کے سامنے اُنہوں نے محاکمہ کیا تھا اس نے پوچھا کیا تم دونو کی اولاد ہے؟ ان دونو میں سے ایک نے کہا۔ میرا ایک لڑکا ہے۔ اور دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے۔ تو اس حکم نے کہا۔ کہ اس لڑکے کا نکاح لڑکی سے کر دو۔ اور اس روپے کو ان دونو پر خرچ کر دو۔ اور صدقہ کر ڈالو" ۔

۲۷۴ ج ۰۳

طاعونی مقام میں نہ جانا چاہیئے نہ وہاں سے نکلنا۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قِيلَ لَهُ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ آپ نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارہ میں کس طرح سُنا ہے؟ تو اُسامہؓ نے کہا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر یا (یہ فرمایا) کہ اُن لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے بھیجا گیا۔ پس جب تم کسی مُلک میں طاعون سُنو۔ تو وہاں نہ جاؤ۔ اور جب کسی مقام میں طاعون ہو جائے۔ اور تم وہاں ہو۔ تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو" ۔

۲۷۵ ج ۱۰۴

طاعونی مقام میں مقدمات پر شاکر ہو کر ٹھہرنے میں موت آ جائے تو مرنے والا شہید ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى

حضرت عائشہؓ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں۔ کہ مَیں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی بابت پُوچھا۔ تو آپؐ نے مجھ سے بیان کیا "وہ ایک عذاب ہے۔ جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مَنْ يَشَاءُ وَإِنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيْدٍ ٭

بھیجتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالےٰ نے اُسے مسلمانوں کے لئے رحمت بنا دیا ہے کوئی ایسا نہیں ہے۔ کہ جب طاعون واقع ہو اور وہ اپنے شہر میں صبر کرکے محض بغرض ثواب قیام کرے اور وہ یہ یقین رکھتا ہو کہ اسکو وہی مُصیبت پہنچیگی۔ جو اللہ نے اُس کے لئے لکھدی ہے اُسے شہید کے برابر ثواب ملیگا"۔

۲۷۶ ۱۰۵ نبی سلف کا حِلم

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ٭

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں۔ کہ گویا میں (اب بھی) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ نبیوں میں سے ایک نبی کا حال بیان کررہے ہیں۔ کہ "اُنہیں ایک قوم نے یہانتک مارا کہ خون آلودہ کردیا۔ مگر وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ اے اللہ! میری قوم کو بخشدے۔ کیونکہ وہ (میرا رتبہ) نہیں جانتی"۔

۲۷۷ ۱۰۶ (تا روز) منکبر تا قیامت زمین میں دھنستا رہیگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ٭

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اس حال میں کہ ایک شخص اپنی ازار تکبر سے لٹکاتا ہوا جارہا تھا۔ زمین میں دھس گیا۔ اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا"۔

فِي مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

قریش کے مناقب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ؁

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "تم آدمیوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے جو اُن میں سے زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ وہ علم دین حاصل کریں اور تم اسلام میں سب سے بہتر اسے پاؤ گے جو اس کے ناپسندیدہ وقت کے سخت دشمن ہیں۔ اور تم سب سے بدتر اس منافق کو پاؤ گے۔ جو ان لوگوں کے پاس ایک منہ سے آتا ہے اور اُن کے پاس سے دوسرے منہ سے جاتا ہو"؁

۲۷۸
ح ۱
زمانہ جاہلیت کے سلامت رو اسلام میں بھی سلامت رو ہیں

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگ اس کام (اسلام) میں قریش کے تابع ہیں۔ اُن کا مسلمان ان کے مسلمان کے تابع ہے۔ اور اُن کا کافر ان کے کافر کے تابع ہے یہ لوگ (گویا) کانیں ہیں۔ جو اُن سے زمانہ جاہلیت میں اچھے تھے۔ وہ زمانہ اسلام میں بھی اچھے ہیں۔ بشرطیکہ علم دین حاصل کریں۔ تم سب سے بہتر اُس شخص کو پاؤ گے جو اسلام کا سب سے زیادہ دشمن ہو۔ یہاں تک کہ وہ اس میں

۲۷۹
ح ۲
حدیث بالا کی مزید توضیح

يَقَعَ فِيهِ ‌۔

ح۳ ۲۸۰ — خلافت قریش میں رہیگی

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ اَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَالْاَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ اَهْلَهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا اَكَبَّهُ اللهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ ‌۔

آجائے" ۔

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب اُن کو خبر پہنچی۔ کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں۔ کہ (قبیلۂ) قحطان میں سے کوئی بادشاہ ہوگا۔ تو امیر موصوف خشمگین ہوکر کھڑے ہوگئے۔ پھر اللہ کی تعریف کی۔ جیسی اُس کے سزاوار ہے اور بعد اس کے کہا "مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں۔ جو نہ خدا کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ یاد رکھو۔ یہی لوگ تمہارے جُہّال ہیں۔ اور خبردار تم ایسے خیالات نہ لگا ٹھو جو اپنے خیال کرنیوالوں کو گمراہ کردیتے ہیں کیونکہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپ فرماتے تھے "کہ خلافت قریش میں رہے گی۔ جو شخص ان سے دشمنی کریگا۔ اللہ اُسے نگوں سار کردیگا۔ تاوقتیکہ وہ دین کو قائم رکھیں گے"۔

ح۴ ۲۸۱ — قریش وانصار کی محبت خدا و رسول کی دوستی کا ثبوت ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ‌۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قریش اور انصار اور (قبیلۂ) جُہینہ اور مُزینہ اور اسلم و اشجع اور غفار کے لوگ میرے دوست ہیں۔ ان کا دوست اللہ اور اُس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سوا کوئی نہیں" ۔

ح۵ ۲۸۲

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت ابن عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ ۔

روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "یہ کام (یعنی خلافت) برابر قریش میں رہیگی۔ جب تک کہ ان میں سے دو آدمی بھی دیندار رہینگے"۔

خلافت قریش میں رہیگی

ح ۲۸۳

بنی مطلب اور بنی ہاشم ایک ہیں

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ ۔

حضرت جبیرؓ بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ ہم اور عثمانؓ بن عفان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ تو عثمانؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو (مال) دیا۔ اور ہمیں نہ دیا۔ حالانکہ ہم اور وہ آپ کے نزدیک ایک ہی درجے میں ہیں اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صرف بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں"۔

ح ۲۸۴

نسب اور قوم تبدیل کرنے والا دوزخی ہے

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى قَوْمًا لَيْسَ لَهٗ فِيْهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرے اور وہ اس کو جانتا ہو۔ تو وہ خدا کیساتھ کفر کرتا ہے اور جو شخص کسی ایسی قوم میں ہونے کا دعوےٰ کرے جس میں اسکا کوئی رشتہ نہ ہو تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرلے"۔

ح ۲۸۵

جھوٹا نسب اور [illegible] جھوٹی حدیث کا افترا ہے

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَهٗ مَا لَمْ تَرَهٗ اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ ۔

حضرت واثلہؓ بن اسقع کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیشک بڑا افترا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے یا اپنی آنکھ کی طرف ایسی بات کے دیکھنے کی نسبت کرے جو اُسنے نہیں دیکھی (ظاہر یا حالت خواب میں) یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو اُنہوں نے نہیں کی"۔

۲۸۶ ح ۹ — قبیلۂ عُصیّہ کی نافرمانی کی شہادت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَی الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر (کھڑے ہوئے) یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ ”قبیلۂ غفار کے لوگوں کو خدا بخشدے۔ اور قبیلۂ اسلم کو خدا سلامت رکھے مگر قبیلۂ عُصیّہ نے اللہ اور اُسکے رسولؐ کی نافرمانی کی ہے“۔

۲۸۷ ح ۱۰ — قبیلۂ غفار و مزینہ و جہینہ کی بیعت کا ذکر

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تَابَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِیْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَیْنَۃَ وَاَحْسِبُہٗ وَجُھَیْنَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ خَیْرًا مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھُمْ لَخَیْرٌ مِنْھُمْ ۔

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں۔ کہ اقرع بن حابس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ آپ سے صرف سُرّاق حجیج نے جو قبیلۂ اسلم سے ہیں۔ اور غفار نے اور مُزینہ نے اور میرے خیال سے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ) جہینہ نے بیعت کی ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہیں معلوم ہے۔ کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے جو نامراد اور ناکام ہیں وہ بھی بہتر ہیں۔ (اقرع بن حابس نے عرض کی۔ کہ ہاں (میں جانتا ہوں) آپ نے فرمایا ”قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اسلم اور غفار وغیرہ بنی تمیم وغیرہ سے بہت بہتر ہیں“۔

۲۸۸ ح ۱۱ — بعض قبائل کا سانوں سے بہتر ہونا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَیْءٌ مِنْ مُزَیْنَۃَ وَجُھَیْنَۃَ اَوْ قَالَ شَیْءٌ مِنْ جُھَیْنَۃَ اَوْ مُزَیْنَۃَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰہِ اَوْ قَالَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَسَدٍ وَتَمِیْمٍ وَھَوَازِنَ وَغَطَفَانَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ”اسلم اور غفار (کے لوگ) اور کچھ لوگ مُزینہ اور جہینہ یا (یوں فرمایا) کچھ لوگ جُہینہ اور مُزینہ کے خدا کے نزدیک یا یہ فرمایا کہ قیامت کے دن قبیلۂ اسد اور تمیم اور ہوازن و غطفان سے بہتر ہونگے“۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حَتّٰى كَثُرُوْا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ اَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَاْنُهُمْ فَاُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا خَبِيْثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ اَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ

حضرت ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "قیامت ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص (قبیلۂ) قحطان سے ظاہر ہوگا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ (یعنی سخت جابرانہ حکومت کریگا)"۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں تھے۔ کہ (یکایک) مہاجرین میں سے بہت سے لوگ جمع ہو گئے (اور وجہ یہ ہوئی کہ) مہاجرین میں سے ایک شخص ظریف الطبع تھے۔ انہوں نے ایک انصاری کی پشت پر (مذاق سے) ایک تھپڑ مار دیا تھا۔ (اس سے) انصاری کو بہت غصہ آگیا۔ یہاں تک کہ اُن لوگوں نے باہم (اپنے اپنے لوگوں کو) بُلایا۔ انصاری نے کہا "اے انصار مدد کو پہنچو" اور مہاجر نے کہا "اے مہاجرین مدد کو پہنچو" جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا "احمقانہ لوگوں کی پکار کیوں ہوئی" بعد اس کے آپ نے فرمایا "ان لوگوں کا کیا حال ہے؟" پس آپ سے مہاجر کے انصاری کو تھپڑ مارنے کی کیفیت بیان کی گئی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس قسم کی پکار چھوڑ دو۔ یہ بُری بات ہے"۔ اور عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) نے کہا۔ کہ ہم پر ان مہاجروں نے فریاد رسی چاہی تھی۔ بیشک اگر ہم مدینہ لوٹ گئے تو جو ہم میں سے زیادہ عزت والا ہوگا وہ کمزور کو نکال دیگا۔ تو حضرت عمرؓ نے (اسکی یہ گفتگو سُن کر) عرض کی۔ کہ ہم اس خبیث

۲۸۹
ج ۱۲
قبیلۂ قحطان سے ایک جابر حاکم کے خروج کی پیشگوئی

۲۹۰
ج ۱۴
آنحضرت صلعم کا مسلمانوں کی مصالحت کیلئے بڑی بڑی باتوں سے درگزر

فَقَالَ عُمَرُ اَلَا نَقْتُلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا الْخَبِيْثَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ ۔

(یعنی عبداللہ) کو کیوں نہ قتل کر دیں ؟ مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(ایسا نہ کرو تاکہ) کہیں لوگ چرچا نہ کریں۔ کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں" ۔

قِصَّةُ خُزَاعَةَ

خُزاعہ کا قِصّہ

۲۹۱ قبیلہ خزاعہ کا مورث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبُوْ خُزَاعَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمرو بن لُحَی بن قمعۃ بن خندف قبیلۂ خزاعہ کا باپ تھا" ۔

۲۹۲ کسی ظلم کی بنیاد رکھنے والا سخت ظالم ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے عمرو بن عامر خُزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں آگ میں کھینچ رہا تھا۔ اور یہ سب سے پہلا شخص تھا جس نے سائبہ[1] کی ایجاد کی" ۔

---

[1] جب کوئی اونٹنی پانچ بچے جن چکتی تو اُسے مطلق العنان چھوڑ دیتے تھے۔ جس جگہ سے چاہتی پانی پیتی اور جہاں چاہتی چرتی۔ کوئی اسکو نہ روکتا۔ ایسی اونٹنی کو سائبہ کہتے تھے ۔

قِصَّۃُ اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقِصَّۃُ زَمْزَمَ

حضرت ابوذر رضؓ کے اسلام اور زمزم کا قصہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِاَخِيْ انْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَائْتِنِيْ بِخَبَرِهٖ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهٗ لَمْ تَشْفِنِيْ مِنَ الْخَبَرِ فَاَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا اَعْرِفُهٗ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهُ وَاَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَاَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِيْ عَلِيٌّ فَقَالَ كَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِيْبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الْمَنْزِلِ

۲۹۳ ج ۱
اسلام قبول کرنے کی مشکلات اور استقلال

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ابوذر کہتے تھے میں قبیلۂ غفار سے ایک شخص ہوں جب ہم لوگوں کو یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص ظاہر ہوئے ہیں جو نبوت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ تو میں نے اپنے بھائی سے کہا تم اس شخص کے پاس جاکر بات چیت کرو۔ اور مجھے ان کی اصلیت کی خبر لادو چنانچہ وہ گئے اور آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے ملے۔ بعدازاں لوٹ آئے۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کیا خبر لائے ہو۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں میں نے کہا۔ مجھے (صرف) اس خبر سے تسکین نہیں ہوئی۔ پس میں نے ایک تھیلی (ناشتہ کی) اور ایک لاٹھی اٹھائی۔ اور خود مکہ کی طرف چلدیا۔ مگر جب وہاں پہنچا تو سخت پریشان ہوا کیونکہ) میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا نہ تھا۔ اور اس بات کو میں نے مناسب نہ سمجھا۔ کہ (کسی سے) آپ کو پوچھوں۔ پس میں زمزم کا پانی پی چھوڑتا اور کعبہ میں رہا کرتا اتنے میں میری طرف حضرت علیؓ کا گزر ہوا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ (یہ شخص) کوئی مسافر شخص ہے میں نے کہا۔ ہاں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے مکان

فقال فانطلقت معه لا
يسألني عن شيء ولا اخبره
فلما اصبحت غدوت
الى المسجد لاسأل عنه
وليس احد يخبرني عنه
بشيء قال فمر بي علي
فقال اما نال للرجل
يعرف منزله بعد قال
قلت لا قال انطلق معي
قال فقال ما امرك
وما اقدمك هذه
البلدة قال فقلت له ان
كتمت علي اخبرتك
قال فاني افعل قال قلت
له بلغنا انه قد خرج
ههنا رجل يزعم انه نبي
فارسلت اخي ليكلمه فرجع
ولم يشفني من الخبر فاردت
ان القاه فقال له اما
انك قد رشدت هذا
وجهي اليه فاتبعني ادخل
حيث ادخل فاني ان
رأيت احدا اخافه عليك
قمت الى الحائط كاني
اصلح نعلي وامض انت
فمضى ومضيت معه حتى
دخل ودخلت معه على

پر چلو۔ پس میں ان کے ہمراہ چلدیا۔ نہ تو وہ مجھ سے
کوئی بات پوچھتے تھے۔ اور نہ میں ان سے (کچھ)
بیان کرتا تھا۔ اسی میں صبح ہوئی۔ تو میں پھر کعبہ میں
گیا۔ تاکہ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) کو (کسی سے)
پوچھوں۔ مگر کوئی شخص مجھ سے آپ کی کچھ بھی خبر
بیان نہ کرتا تھا۔ ناگاہ پھر میری طرف حضرت
علیؓ کا ہی گزر ہوا (اور) انہوں نے کہا۔ کیا ابھی
تک تمہارے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تم اپنی جائے
قیام کو پہچان لو۔ ابوذرؓ کہتے ہیں۔ میں نے کہا
نہیں۔ علیؓ نے کہا۔ تو تم میرے ساتھ چلو۔ ابوذرؓ
کہتے ہیں۔ پھر علیؓ نے مجھ سے کہا کہ تمہارا کام
کیا ہے۔ اور اس شہر میں تم آئے کیونکر؟ میں نے
کہا۔ کہ اگر تم میرے راز کو چھپاؤ۔ تو میں تم سے بیان
کردوں۔ حضرت علیؓ نے کہا میں (ایسا ہی)
کرونگا۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے
یہاں کوئی ایسے شخص ظاہر ہوئے ہیں۔ جو نبوت کا
دعوے کرتے ہیں۔ اس پر میں نے اپنے بھائی کو
بھیجا تھا۔ کہ وہ ان سے بات چیت کریں۔ مگر
انہوں نے واپس جاکر مجھ سے کوئی تشفی دہ خبر نہیں
بیان کی۔ لہذا میں نے چاہا کہ میں خود اُن سے ملوں
علیؓ نے کہا مطمئن رہو۔ کہ تم مقصود کو پہنچ گئے
میں اسوقت اُن ہی کے پاس جارہا ہوں۔ تم میرے
ساتھ چلے آؤ۔ جہاں میں جاؤں۔ وہاں تم بھی
جانا۔ اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھونگا۔ جس
سے حضرت کا خوف نہ ہوگا۔ تو میں کسی دیوار کے
پاس کھڑا ہو جاؤنگا۔ (اور ظاہر کرونگا کہ) گویا
میں اپنی جوتی درست کررہا ہوں اور تم چلے جا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَعْرِضْ عَلَيَّ
الْاِسْلَامَ فَعَرَضَهٗ فَاَسْلَمْتُ
مَكَانِيْ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا ذَرٍّ
اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَ
ارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا
بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ
فَقُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ
اَظْهُرِهِمْ فَجَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ
وَقُرَيْشٌ فِيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ
فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِاَمُوْتَ
فَاَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ
فَاَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ
اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ
وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا
مِنْ غِفَارٍ وَمَتْجَرُكُمْ
وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارٍ
فَاَقْلَعُوْا عَنِّيْ فَلَمَّا
اَنْ اَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ
فَقُلْتُ مِثْلَ مَا
قُلْتُ بِالْاَمْسِ فَقَالُوْا
قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِئِ

چنانچہ علیؓ چلے۔ اور میں بھی ان کے ہمراہ چلا یہانتک
کہ وہ اور میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوگئے۔ چنانچہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے عرض کی۔ مجھ پر اسلام کو پیش فرمائیے۔
جس پر آپ نے اسلام پیش کیا۔ اور میں فوراً
مسلمان ہوگیا۔ پھر آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔
"اے ابوذر! اس بات کو چھپاؤ۔ اور اپنے
شہر کی طرف لوٹ جاؤ۔ مگر جب تمہیں ہمارے
غلبہ کی خبر پہنچے۔ تو آ جانا" میں نے عرض کی
قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا
ہے۔ میں اس بات کو لوگوں میں پکار پکار کر
کہونگا۔ چنانچہ ابوذرؓ کعبہ گئے۔ جہاں قریش
موجود تھے۔ پس ابوذرؓ نے کہا۔ اے گروہ
قریش! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ کہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا
ہوں۔ اس بات کی۔ کہ محمدؐ اس کے بندے اور
اس کے رسول ہیں۔ تو قریش نے (باہم) کہا
اس بے دین کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ (یعنی اس
کی خبر لو) چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے۔ اور میں بہت
پیٹا گیا۔ تاکہ مر جاؤں۔ مگر مجھے عباسؓ نے دیکھا
تو وہ میرے اوپر جھک پڑے۔ پھر وہ کافروں
کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ تمہاری خرابی ہو
(قبیلہ) غفار میں سے ایک شخص کو قتل کئے
دیتے ہو۔ حالانکہ تمہاری تجارت گاہ اور تمہاری
گزرگاہ غفار ہی کی طرف ہے۔ پس وہ لوگ
مجھ سے علیحدہ ہو گئے۔ پھر جب صبح ہوئی۔ تو
میں پھر کعبہ میں گیا۔ اور میں نے ویسا ہی کہا۔

فَصُنِعَ مِثْلُ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔

جیسا کل کیا تھا۔ اور پھر اُن لوگوں نے کہا۔ کہ اس بیدین کی طرف کھڑے ہو جاؤ چنانچہ میرے ساتھ وہی کیا گیا جو کل کیا گیا تھا۔ پھر مجھے عباسؓ نے دیکھ پایا۔ اور وہ میرے اوپر جھک پڑے۔ اور انہوں نے ویسی ہی گفتگو کی جیسی کل کی تھی۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ یہی ابوذرؓ کے اسلام کی ابتدا تھی ۔

ح ۲۹۴ — اپنے کنبے والوں کو راہِ حق کی دعوت

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (یعنی تم اپنے قریب کے رشتہ داروں کو (عذاب الٰہی سے) ڈراؤ) تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام اہل عرب کو قبیلہ قبیلہ کرکے پکارنے لگے۔ کہ "اے بنی فہر۔ اے بنی عدی" ۔

ح ۲۹۵ — ہجو کی اجازت دینے میں آنحضرت کی فروتنی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي قَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) حسانؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا "میرے نسب کو کیا کرو گے" (میں بھی ان ہی میں سے ہی ہوں) حسان نے کہا۔ میں آپ کو ان میں سے اسطرح نکال لونگا جس طرح آٹے سے بال نکالا جاتا ہے ۔

ح ۲۹۶ — آنحضرت کے پانچ نام

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے سے اللہ کفر کو مٹاتا ہے۔ اور میں حاشر ہوں۔ کہ اللہ سب لوگوں کو میرے

الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ ۔

بعد محشور کرے گا - اور میں عاقب ہوں" ۔

۲۹۷ ح ۵ اچھے کو کوئی گالی اور لعنت نہیں پہنچی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَهُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تعجب نہیں کرتے - کہ اللہ قریش کے گالی گلوچ اور اُن کی لعنت کو مجھ سے کس طرح پھیر دیتا ہے - وہ مذمم یعنی بُرے آدمی کو گالی دیتے ہیں - اور مذمم کو لعنت کرتے ہیں اور (حالانکہ) میں محمد ہوں ۔

۲۹۸ ح ۶ آنحضرت تمام انبیا کی تکمیل زینت ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَرَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَکْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ زِیَادَةٌ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے - کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری مثال اور نبیوں کے ساتھ اِس طرح ہے - گویا ایک شخص نے مکان بنا کر اُسے تکمیل تک پہنچا دیا اور عمدہ بھی بنایا - مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رکھی - جو لوگ مکان میں جاتے - وہ تعجب کرتے (اور کہتے) کہ کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی ۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں آیا ہے - کہ مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رکھی - اور وہ اینٹ میں ہوں - اور میں خاتم النبیین ہوں" ۔

۲۹۹ ح ۷ آنحضرت کی عمر مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے - کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی - اُس وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی ۔

۳۰۰ ح ۸ آنحضرت کی [illegible] صحابی

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ

حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ اُنہوں نے چورانوے سال کی عمر میں جبکہ وہ

ابنُ اَربَعٍ وَتِسعِينَ جلداً مُعتَدِلاً قَد عَلِمتُ مَا مُتِّعتُ بِهِ سَمعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالَتِي ذَهَبَت بِي اِلَيهِ فَقَالَت يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابنَ اُختِي شَاكٍ فَادعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي +

بہت قوی اور معتدل حالت میں تھے۔ بیان کیا کہ مجھے خوب علوم ہے مجھے میرے کان اور آنکھ کو صرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے سبب سے فائدہ ہوا۔ میری خالہ مجھے آنحضرت کے پاس لے گئی تھیں۔ اور اُنہوں نے کہا تھا۔ کہ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ اللہ سے اسکے لئے دعا کیجئے۔ جس پر آپ نے میرے لئے دعا کی تھی +

۹ امام حسنؓ کا رسول صلعم سے مشابہ

عَن عُقبَةَ بنِ الحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ صَلَّى اَبُو بَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ العَصرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمشِي فَرَأَى الحَسَنَ يَلعَبُ مَعَ الصِّبيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِاَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضحَكُ +

عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ (ایک دن) ابوبکرؓ نے عصر کی نماز پڑھی۔ اور بعد اسکے نکل کر چلے۔ تو اُنہوں نے حسنؓ کو دیکھا۔ جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے پس ابوبکرؓ نے اُنہیں اپنے کندھے پر بٹھا لیا۔ اور کہا۔ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو۔ نہ کہ علیؓ کے مشابہ۔ اُسوقت علیؓ ہنس رہے تھے +

۳۰۲ ۱۰ آنحضرتؐ سے حضرت حسنؓ کی مشابہت کی دلائل شمائل

عَن اَبِي جُحَيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ رَاَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الحَسَنُ بنُ عَلِيٍّ يُشبِهُهُ فَقِيلَ لَهُ صِفهُ لَنَا فَقَالَ كَانَ اَبيَضَ قَد شَمِطَ وَاَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَبلَ اَن نَقبِضَهَا +

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خوب دیکھا ہے اور حضرت حسن بن علیؓ آپ کے مشابہ تھے۔ لوگوں نے اُن سے کہا۔ کہ تم حضرت کی صفت بیان کرو۔ تو اُنہوں نے کہا کہ آپ کے بالوں کی سفیدی ادھ کھچری تھی۔ اور ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ اونٹنیوں کے دینے کا حکم دیا تھا۔ مگر قبل اس کے کہ ہم ان پر قبضہ کریں۔ آپ کی وفات ہو گئی +

۳۰۳ ۱۱

عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ بُسرٍ صَاحِبِ

عبداللہ بن بُسر نبی صلے اللہ علیہ وسلم

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُ قِيْلَ لَهُ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ ۔

کے صحابی سے پوچھا گیا۔ کہ بتایئے۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم بوڑھے تھے۔ انہوں نے کہا۔ صرف آپ کی ٹھوڑی میں کچھ بال سفید تھے ۔

آنحضرتؐ کی ریش بچہ میں تھوڑے بال سفید تھے

٣٠٤ ح ١٢ آنحضرت صلعم کا حلیہ مبارک

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطِطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آدمیوں میں ایک متوسط قد رکھتے تھے۔ نہ دراز قامت نہ پست قد۔ رنگ چمکدار تھا نہ خالص سفید اور نہ نرا گندمی۔ بال بھی نہ بہت پیچدار اور نہ بہت سیدھے۔ چالیس برس کی عمر میں آپ پر وحی اُتری۔ دس برس آپ بحالت نزول وحی مکہ میں۔ اور دس ہی برس مدینہ میں رہے۔ اور جس وقت آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے ۔

٣٠٥ ح ١٣ حلیہ مبارک کی دوسری شہادت

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ بہت دراز قامت تھے۔ اور نہ پستہ قد۔ اور نہ خالص سفید رنگ کے تھے اور نہ گندمی رنگ کے۔ نہ بہت پیچدار بال کے تھے۔ اور نہ سیدھے بالوں کے۔ اللہ نے انہیں چالیس برس کی عمر میں نبی کیا تھا۔ بعد ازاں باقی حدیث مذکور ہے ۔

٣٠٦ ح ١٤ آنحضرت صلعم کی قامت مبارک

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور ڈیل ڈول میں سب سے اچھے تھے۔ نہ بہت دراز قامت تھے۔

الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ◆

اور نہ پست قد ◆

ح ۱۰ — ۳۰۷ آنحضرت صلعم نے خضاب نہیں کیا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ هَلْ خَضَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِنَّمَا كَانَ شَیْءٌ فِیْ صُدْغَیْهِ ◆

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ تو اُنہوں نے کہا نہیں صرف کچھ اُنکی دونو کنپٹیوں میں تھا ◆

ح ۱۰ — ۳۰۸ آنحضرت کا حسن

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِیْدَ مَا بَیْنَ الْمَنْكِبَیْنِ لَهٗ شَعَرٌ یَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَیْهِ رَاَیْتُهٗ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ ◆

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے۔ دونو شانوں کے درمیان بہت کشادگی تھی۔ آپ کے (سر پر) بال تھے جو آپ کے کان کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو ایک دفعہ سُرخ (دھاریوں کے) حُلہ میں دیکھا۔ میں نے آپ سے زیادہ کسی کو حسین نہیں دیکھا ◆

ح ۱۰ — ۳۰۹ آنحضرت کے چہرہ مبارک کی تعریف

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قِیْلَ لَهٗ اَكَانَ وَجْهُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ ◆

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح چمکدار تھا؟ اُنہوں نے کہا۔ نہیں۔ بلکہ چاند کی طرح ◆

ح ۱۰ — ۳۱۰ آنحضرت کے دست مبارک کی تعریف

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ قَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا الْحَدِیْثُ وَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ یَاْخُذُوْنَ یَدَیْهِ یَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰی وَجْهِیْ فَاِذَا هِیَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْیَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ ◆

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اُنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بطحا میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ کے سامنے عنزہ (گاڑ دیا گیا) تھا۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ اور اس روایت میں اس قدر زیادہ ہے۔ کہ (نماز کے بعد) لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ لیکر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ چنانچہ میں نے بھی آپ کا ہاتھ لے کر اپنے چہرے پر رکھا۔ تو وہ برف سے بھی زیادہ سرد۔ اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا ◆

۳۱۱ ج۱۹
آنحضرتؐ کا زمانہ بہترین تھا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں بنی آدم کے بہترین زمانے میں پیدا کیا گیا ہوں۔ یکے بعد دیگرے تمام زمانوں میں جو بہتر زمانہ تھا" ۔

۳۱۲ ج۲۰
آنحضرتؐ اپنے سر کے بال لٹکا بھی رکھتے تھے اور دو حصوں میں بھی کر دیتے تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَکَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَسْدِلُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ بِشَیْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سر کے بال لٹکا نے رکھتے تھے۔ اور مشرک اپنے سروں کے بالوں کے دو حصے کر دیتے تھے مگر اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکائے رکھتے تھے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان باتوں میں جن میں کہ آپ کو کوئی حکم نہ دیا جاتا تھا۔ اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے بعد ازاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے سر کے بال دو حصوں میں کر دیئے ۔

۳۱۳ ج۲۱
آنحضرت صلعم کے خلق کی تعریف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فحش کہنے والے اور بتکلف فاحش بننے والے نہ تھے۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے "تم میں سب سے اچھا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ خلیق ہو" ۔

۳۱۴ ج۲۰
آنحضرتؐ نے کبھی ذاتی انتقام نہیں لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَهُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی دو باتوں میں اختیار دیا گیا۔ تو آپ نے اسی بات کو اختیار فرمایا۔ جو آسان تھی بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔ لیکن اگر (آسان) بات گناہ ہوتی تو آپ اس سے زیادہ دور رہتے۔ اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام

اللہُ علیہِ وسلّم لِنفسِہٖ اِلّا اَنْ تُنْتَہَکَ حُرمَۃُ اللہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ بِہَا ۔

نہیں لیا۔ لیکن اگر خدا کی حرمت کے خلاف کام کیا جاتا تھا۔ تو آپ اللہ کے لئے اُسکا انتقام لیتے تھے ۔

٣١٥
٢٣
آنحضرت کے پسینہ کی خوشبو

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِیْرًا وَلَا دِیْبَاجًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِیْحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْیَبَ مِنْ رِیْحِ اَوْ عَرْفِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے کسی حریر اور دیبا کو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو یا کوئی عطر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم (کے پسینہ) کی خوشبو سے عمدہ پایا ۔

٣١٦
٢٤
آنحضرت کا حیا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِہَا ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمگین تھے جو اپنے پردے میں رہتی ہو ۔

٣١٧
٢٥
کوئی بات ناگوار ہونے پر آپکے چہرہ پر اثر

وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاِذَا کَرِہَ شَیْئًا عُرِفَ فِیْ وَجْہِہٖ ۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب کوئی بات آپ کو ناگوار گذرتی۔ تو اُس کا اثر آپ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا تھا ۔

٣١٨
٢٦
آنحضرت کھانے میں کبھی نقص نکالتے

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَہَاہُ اَکَلَہٗ وَاِلَّا تَرَکَہٗ ۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کا عیب بیان نہیں کیا۔ اگر آپ کو اسکی رغبت ہوتی۔ تو کھا لیتے۔ ورنہ یونہی چھوڑ دیتے ۔

٣١٩
٢٧
آنحضرت آہستگی سے کلام فرماتے تھے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (اس طرح ٹھہر ٹھہر کر) بات کرتے تھے۔ کہ اگر کوئی گننے والا (حروف کا) شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا ۔

٣٢٠
٢٨
آپ جلد جلد بات نہ کرتے تھے۔

وَعَنْہَا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح (جلد جلد) باتیں نہ کیا کرتے تھے ۔

۳۲۱ ح ۲۹ — آنحضرتؐ کی بیداری قلب اور معراج

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنْ لَیْلَۃِ اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْکَعْبَۃِ جَاءَ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَھُوَ نَائِمٌ فِیْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُھُمْ اَیُّھُمْ ھُوَ فَقَالَ اَوْسَطُھُمْ ھُوَ خَیْرُھُمْ وَقَالَ اٰخِرُھُمْ خُذُوْا خَیْرَھُمْ فَکَانَتْ تِلْکَ فَلَمْ یَرَھُمْ حَتّٰی جَاؤُا لَیْلَۃً اُخْرٰی فِیْمَا یَرٰی قَلْبُہٗ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَائِمَۃٌ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ وَکَذٰلِکَ الْاَنْبِیَاءُ تَنَامُ اَعْیُنُھُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُھُمْ فَتَوَلَّاہُ جِبْرِیْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس رات کی کیفیت بیان کرتے ہوئے جس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے معراج ہوئی کہا۔ قبل اس کے کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ تین آدمی آپکے پاس آئے۔ اور آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ ان تینوں میں سے ایک نے کہا۔ کہ وہ کون شخص ہے۔ دوسرے نے کہا۔ کہ جو بیچ میں ہیں وہی ان سب میں بہتر ہیں۔ اور تیسرے نے کہا۔ جو ان سب میں بہتر ہو اُسی کو لو۔ پس اتنی ہی باتیں ہوئیں۔ بعد اسکے آپنے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ یہانتک کہ وہ دوسری رات کو آئے اس حالت میں کہ آپ کا قلب دیکھ رہا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھیں۔ اور آپ کا دل نہ سوتا تھا۔ اور تمام انبیا کا یہی حال ہے۔ کہ انکی آنکھیں سو جاتی ہیں۔ اور اُنکے دل نہیں سوتے۔ پھر جبرائیل نے اہتمام اپنے ذمے لیا۔ بعد اسکے وہ آپ کو آسمان کی طرف چڑھا کر لے گئے ۔

۳۲۲ ح ۳۰ — آنحضرت کے معجزے سے ایک ظرف پانی سے تین سو آدمیوں کا وضو کر لینا

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَھُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قِیْلَ لِاَنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَۃٍ اَوْ زُھَاءَ ثَلٰثَمِائَۃٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ظرف (پانی) کا لایا گیا۔ اور آپ (اُس وقت مقام) زوراء میں تھے۔ چنانچہ آپنے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا۔ تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش کرنے لگا۔ جس سے تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا۔ کہ تم لوگ کس قدر تھے۔ اُنہوں نے کہا تین سو یا قریب تین سو کے ۔

۴۲۳

آنحضورؐ کی انگلیوں مبارک سے پانی کے جوش مارنے اور کھانے کی تسبیح کرنے کے معجزات

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ ۔

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) کہا۔ کہ ہم تو معجزات کو باعث برکت سمجھتے تھے۔ اور تم ان کو باعث خوف سمجھتے ہو۔ ہم کسی سفر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پانی کم ہوگیا۔ تو آپ نے فرمایا "بچا ہوا پانی تلاش کر لاؤ"۔ چنانچہ لوگ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی باقی تھا۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا۔ اور اس کے بعد فرمایا کہ "مبارک پانی کے پاس آؤ۔ اور برکت خدا کی طرف سے ہے"۔ پس میں نے ظاہر طور پر دیکھا۔ کہ آپ کی انگلیوں میں سے (پانی) جوش کر رہا تھا۔ اور بیشک ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔ جب وہ کھایا جاتا تھا۔ (یعنی بطور معجزہ یہ بات بھی آپ سے کبھی ظاہر ہو جاتی تھی)۔

۴۲۴

باوجود مقدرت ابھی بعض لوگ آنحضرتؐ کو مال و اولاد سے زیادہ چاہینگے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَقَدْ تَقَدَّمَ الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کروگے جن کی جوتیاں بال کی ہونگی"۔ یہ حدیث تو پہلے گزر چکی ہے۔ مگر یہاں اس قدر زیادہ ہے۔ کہ تم میں سے کسی پر ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ اُس کے نزدیک میرا دیکھنا اُسکے گھر والوں اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا"۔

۴۲۵

قبل از قیامت عجمیوں سے مسلمانوں کی جنگ کی پیشگوئی

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہانتک کہ تم خُوزا اور کرمان سے جنگ کرو جو عجمیوں میں

الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعين كان وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر ۔

سے ہیں۔ ان کے چہرے سرخ ہونگے۔ اور انکی ناک چپٹی آنکھیں چھوٹی۔ (ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا انکے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ (اور) انکی جوتیاں بالوں کی ہونگی"۔

۳۲۶ ح ۳۴ — امت محمدیہ کی ہلاکت بھی قریش سے ہی ہوگی

وعنه ايضا رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهلك الناس هذا الحي من قريش قالوا فما تأمرنا قال لو ان الناس اعتزلوهم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم لوگوں کو یہ قبیلۂ قریش ہلاک کردیگا" صحابہؓ نے عرض کی۔ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "کاش لوگ ان سے جدا رہتے"۔

۳۲۷ ح ۳۵ — حدیث بالا کی مزید توضیح

وعنه ايضا في رواية قال سمعت الصادق المصدوق يقول هلاك امتي على يدي غلمة من قريش ان شئت ان اسميهم بني فلان وبني فلان ۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا میں نے صادق ومصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھ پر ہوگی۔ اگر میں چاہوں۔ تو اُن کا نام بتلادوں۔ کہ فلاں بن فلاں"۔

۳۲۸ ح ۳۶ — خیر کے بعد شر اور شر کے بعد خیر ... رہینگے۔ اگر جب زیادہ اختلاف ہو تو سب الگ رہو

عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت اسأله عن الشر مخافة ان يدركني فقلت يا رسول الله انا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر

حضرت حذیفہؓ بن یمان کہتے ہیں۔ کہ لوگ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتوں کی بابت پوچھا کرتے تھے۔ مگر میں آپ سے شر کی باتوں کی بابت دریافت کرتا رہتا تھا صرف اس خوف سے کہ کہیں مجھے نہ پہنچ جائے چنانچہ میں نے (ایک دن) پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر میں تھے۔ کہ اللہ نے ہمیں یہ خیر یعنی اسلام عطا فرمادیا پس کیا بعد اس خیر کے پھر تو شر نہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا "ہاں" میں نے عرض کی کیا بعد اُس شر کے پھر خیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا "ہاں"

قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ
هٰذَا الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ
نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَ
دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُوْنَ
بِغَيْرِ هَدْيِیْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَ
تُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ
الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ
دُعَاةٌ اِلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ
اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ
لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا
وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ
اَدْرَكَنِیْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ
قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ
وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ
تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ
بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ
الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ +

مگر اس میں کچھ کدورت ہوگی"۔ میں نے عرض کی
کدورت کیسے ہوگی؟ فرمایا "کچھ لوگ ہونگے
جو میرے طریقے کے خلاف ہدایت کرینگے کچھ
باتیں (ہدایت کی) تم اُن کی اچھی سمجھو گے۔
اور کچھ بُری"۔ میں نے عرض کی "یا رسول اللہ!
اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا
"ہاں۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں پر بُلانے
والے ہونگے۔ جو اُنکی بات مان لیگا۔ اُس کو
وہ جہنم میں ڈالدینگے"۔ میں نے عرض کی یا رسول
اللہ! مجھ سے اُن لوگوں کو بیان کر دیجئے۔
آپ نے فرمایا "وہ ہماری قوم میں سے ہونگے
اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کرینگے"۔ میں نے
عرض کی۔ اگر مجھے یہ زمانہ ملے۔ آپ مجھے کیا
حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "تم مسلمانوں
کی جماعت اور اُن کے امام کو لازم پکڑ لینا"۔
میں نے عرض کی۔ اگر اُن کی کوئی جماعت اور
امام نہ ہو؟ تو آپ نے فرمایا "تو پھر تم اِن
تمام فرقوں سے جُدا ہو جانا۔ اور کسی درخت
کی جڑھ کو دانت سے پکڑ لینا۔ یہانتک کہ
تمہیں اس حالت پر موت آجائے" +

۳۲۹ ح ۳۰
اخیر زمانہ میں بیوقوفوں کا شرع کے برخلاف حکم دینے کی پیشگوئی اور اُنکے قتل کا حکم

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ وَ
اِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِیْ وَ
بَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خِدْعَةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ایکمرتبہ)
بیان کیا۔ کہ میں جب تم سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں
تو بے شک یہ بات کہ میں آسمان سے گر
پڑوں مجھے اس امر سے زیادہ پسند ہے۔
کہ میں آنحضرتؐ پر جھوٹ بولوں۔ اور جب
میں تم سے وہ باتیں کروں جو میرے تمہارے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

در میان ہیں۔ تو بے شک لڑائی ایک فریب کی چیز ہے۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ "اخیر زمانے میں کچھ لوگ کم سن بیوقوف پیدا ہونگے۔ جو تمام مخلوقات سے بدتر باتیں کرینگے۔ اور اسلام سے اس طرح نکل جائینگے۔ جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ایمان اُنکے حلقوم سے نیچے نہیں اُتریگا۔ پس جب تم ان سے ملنا۔ تو اُنہیں قتل کر دینا۔ قیامت کے دن اُسکے لئے ثواب ہے جو اُنہیں قتل کرے" ۔

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَاللّٰهِ لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى

۲۳۰ ح ۲۰۸ اسلامی امور کے متعلق آنحضرت کی پیشینگوئی

حضرت خبّاب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ جبکہ آپ اپنی چادر سے کعبہ کے سایہ میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا۔ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے؟ تو آپنے فرمایا "تم سے پہلے بعض لوگ ایسے ہوئے ہیں۔ کہ زمین میں ان کے لئے گڑھا کھودا جاتا تھا۔ اور وہ اس میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔ پھر آرہ لایا جاتا تھا۔ اور اُن کے سر پر رکھکر اُن کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے۔ اور یہ بات اُن کو ان کے دین سے نہ روکتی تھی۔ اور لوہے کی کنگھیاں اُن کے گوشت کے نیچے ہڈی اور پٹھوں پر چلائی جاتی تھیں۔ اور یہ بات اُنہیں ان کے دین سے نہ روکتی تھی۔ خدا کی قسم کہ یہ دین کامل ہوگا یہانتک کہ ایک سوار صنعا[۵۱] سے حضرموت[۵۲]

[۵۱] صنعا۔ قصبہ ملک یمن کا نام ہے۔ [۵۲] حضرموت۔ عرب کے ایک صوبہ کا نام ہے جو اسکے جنوب کی طرف ہے۔

حضر موت لا يخاف الا الله عز وجل او الذئب على غنمه ولكنكم تستعجلون ٭

مج ۲۰ آنحضرت [illegible] کی [illegible] کا معجزہ

عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم افتقد ثابت بن قيس فقال رجل يا رسول الله انا اعلم لك علمه فاتاه الرجل فوجده جالسا في بيته منكسا راسه فقال ما شانك فقال شر كان يرفع صوته فوق صوت النبي صلى الله عليه وسلم فقد حبط عمله وهو من اهل النار فاتى الرجل فاخبره انه قال كذا وكذا فرجع المرة الآخرة ببشارة عظيمة فقال اذهب اليه فقل له انك لست من اهل النار ولكنك من اهل الجنة ٭

مج ۲۱ مومنین پر سکینہ کا نزول

عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال قرأ رجل الكهف وفي الدار الدابة فجعلت تنفر فسلم فاذا ضبابة او سحابة غشيته فذكره للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اقرأ فلان فانها

تک چلا جائیگا (اور) اُسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا - اور نہ کوئی شخص اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف کریگا - مگر تم جلدی کرتے ہو"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ (ایک دن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو نہ پایا - تو ایک شخص نے عرض کی - یا رسول اللہ! میں آپ کو اسکی خبر لادونگا چنانچہ وہ ثابت بن قیس کے پاس گیا - اور انہیں اپنے گھر میں سرنگوں بیٹھا ہُوا پایا - پس اس شخص نے پوچھا - تمہارا کیا حال ہے؟ ثابت بن قیس نے کہا - بُرا (حال) ہے - یہ نالائق اپنی آواز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کرتا تھا - لہٰذا اس کا عمل (نیک) ضائع ہوگیا - اور وہ دوزخیوں میں سے ہے - پس وہ شخص واپس آیا - اور آنحضرت صلعم کو خبر دی - کہ ثابت نے ایسا کہا ہے - پھر وہ شخص دوسری دفعہ بڑی بشارت لے کر گیا - (یعنی) رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ثابت کے پاس جاؤ اور ان سے کہو - کہ تم دوزخیوں سے نہیں ہو بلکہ جنتیوں میں سے ہو" ٭

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں - کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑھی جس سے ان کے گھر میں جو ایک سواری بندھی ہوئی تھی بدکنے لگ گئی - اس پر اس شخص نے سلامتی کی دعا کی - تو یکایک ابر دیکھا جو اسے چھپائے ہوئے تھا - جب اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا (تو) آپ نے فرمایا "اے فلاں!

السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ ۔

پڑھے جاؤ۔ کیونکہ یہ سکینہ (آسائش) ہے جسکا نزول قرآن (کی برکت) سے ہوا"۔

۳۴۳ باب
عیادت میں نیک خواہش

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ فَقَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ قُلْتُ طَهُوْرٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ اَوْ تَثُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے پاس اُس کی عیادت کو گئے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی کی عیادت کو جاتے تو فرمایا کرتے " اگر خدا نے چاہا۔ تو کچھ ہرج نہیں۔ (یہ بیماری) باعث معافیٔ گناہ ہے"۔ چنانچہ آپ نے ان سے بھی یہی کہا۔ "لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى"۔ اعرابی نے کہا۔ آپ فرماتے ہیں طھور (یہ) ہرگز طھور نہیں۔ بلکہ یہ تو ایک بخار ہے جو جوش کرتا ہے۔ ایک بڑے بوڑھے پر اُسے قبر تک پہنچا ئیگا۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " ہاں! اب ایسا ہی ہوگا)"۔

۳۴۴ باب
مرتد کاتب وحی کی لاش کو زمین کا قبول نہ کرنا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُوْلُ مَا يَدْرِيْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک نصرانی شخص نے مسلمان ہوکر سورۂ "بقرۃ" اور "آل عمران" پڑھ لی۔ تو وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت (وحی) کرنے لگا۔ بعد اس کے پھر وہ نصرانی ہوکر کہنے لگا۔ کہ محمدؐ صرف اتنا ہی جانتے ہیں۔ جتنا میں نے اُن کیلئے لکھدیا ہے۔ بعد ازاں اللہ نے اُسے موت دیدی۔ اور لوگوں نے اُسے دفن کردیا۔ مگر صبح کو دیکھا گیا۔ کہ زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی تھی۔ جس پر (اُسکے کنبہ والے) لوگوں نے کہا۔ یہ تو محمدؐ اور اُنکے اصحاب کا

فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ خَارِجَ الْقَبْرِ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ ✦

فعل ہے۔ کہ وہ ان کے ہاں سے بھاگ آیا تھا۔ (اسلئے) ہمارے ساتھی کی قبر اُنہوں نے کھود ڈالی۔ چنانچہ اُنہوں نے اُسے قبر میں رکھ کے اَب کے اَور بہت گہرائی میں دفن کر دیا۔ جہاں تک اُنکے امکان میں تھا۔ مگر صبح کو زمین نے اُسکی لاش کو پھر باہر پھینک دیا۔ اس پر بھی لوگوں نے کہا۔ یہ تو محمدؐ اور اُس کے اصحابؓ کا فعل ہے۔ اُنہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی ہے۔ کیونکہ وہ ان کے ہاں سے بھاگ آیا تھا چنانچہ اُنہوں نے اسکی قبر پھر بنائی اور بہت گہری کھودی۔ جہانتک کہ اُنکے امکان میں تھا مگر صبح کو دیکھا۔ تو اسکی لاش پھر زمین نے باہر پھینک دی تھی۔ اس پر لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ بات آدمیوں کی طرف سے نہیں۔ (خدا کی طرف سے ہے) ✦

۳۳۵ ح ۱۴۲
مسلمانوں میں فراخدستی کی پیشینگوئی۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا أَخِّرِي عَنَّا أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا ✦

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ (ایکدن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم لوگوں کے پاس فرش ہیں"؟ میں نے عرض کی۔ فرش ہم لوگوں کے پاس کہاں؟ آپنے فرمایا "مطمئن رہو۔ عنقریب تمہارے پاس فرش ہو جائینگے" (حضرت جابرؓ کہتے تھے) پس اب بھی میں اپنی بی بی سے کہتا ہوں۔ کہ اپنے فرش میرے پاس سے ہٹا لو۔ تو وہ کہتی ہیں۔ کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تھا کہ عنقریب تمہارے پاس فرش ہو جائینگے۔ اسلئے میں انہیں رہنے دیتا ہوں ✦

۳۳۶ ح ۱۴۴
امیہ بن خلف کی شہادت کی پیشینگوئی

عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِأُمَيَّةَ

حضرت سعدؓ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے امیہ بن خلف سے کہا۔ کہ میں نے محمدؐ صلے

بْنِ خَلَفٍ اِنِّیْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزْعُمُ اَنَّہٗ قَاتِلُكَ قَالَ اِیَّایَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَكْذِبُ مُحَمَّدٌ اِذَا حَدَّثَ فَقَتَلَہُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ هٰذَا مَضْمُوْنُ الْحَدِیْثِ مِنْهَا ٭

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے" وہ تجھے قتل کرینگے"۔ امیہ نے پوچھا۔ مجھے؟ سعدؓ نے کہا۔ہاں۔ اُمیہ نے کہا۔ خدا کی قسم محمدؐ جب بات کہتے ہیں۔ تو جھوٹ نہیں کہتے۔ چنانچہ اللہ نے اُسے جنگ بدر میں قتل کر دیا۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ مگر اصل حدیث کا مضمون یہی ہے ٭

۳۳۷ ح ۵

حضرت جبرائیلؑ اکثر دحیہ کلبی کی صورت میں وحی لاتے تھے

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ یُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا مَنْ هٰذَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْیَةُ قَالَتْ اَیْمُ اللّٰہِ مَا حَسِبْتُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ حَتّٰی سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخْبِرُ عَنْ جِبْرِیْلَ اَوْ كَمَا قَالَ ٭

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ جبکہ آپ کے پاس اُم سلمہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور جبرائیل آکر آپ سے باتیں کرنے لگے۔ بعد اسکے اُٹھ کر چلے گئے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُم سلمہؓ سے پوچھا۔ کہ یہ کون تھے؟ انہوں نے کہا۔ کہ یہ دحیہ تھے۔ حضرت اُم سلمہؓ کہتی ہیں۔ کہ بخدا میں انہیں دحیہ سمجھتی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں جبرائیل (علیہ السلام) کی خبر سُنی ٭

۳۳۸ ح ۶

خلافت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضَعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے (کشف میں) لوگوں کو صعید میں مجتمع دیکھا۔ جن میں سے ابوبکرؓ اُٹھے۔ اور اُنہوں نے ایک یا دو ڈول پانی کے بھرے۔ اور اُنکے پانی بھرنے میں کچھ ضعف تھا اللہ انہیں بخشے۔ پھر اس ڈول کو عمرؓ نے لے لیا۔ تو وہ ڈول اُن کے ہاتھ میں (جاتے ہی) چرس بنگیا۔

بِيَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ ۔

پس میں نے ان لوگوں میں سے کسی زور آور کو نہیں دیکھا۔ کہ وہ عمرؓ کی طرح زور کے ساتھ پانی بھرتا ہو۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے ۔

۳۳۹ ح — زانی اور زانیہ کے لئے توریت میں سنگساری کا حکم

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَاْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ یہود رسولِ خدا صلے اللہ علیہ کے پاس آئے اور آپ سے کہا۔ کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا۔ اسپر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "تم رجم کی بابت توریت میں کیا پاتے ہو"؟ یہود نے کہا۔ ہم زنا کاروں کو فضیحت کرتے ہیں۔ اور انہیں دِرّے مارے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تورات میں رجم کا حکم ہے۔ تورات لاؤ۔ چنانچہ انہوں نے تورات کو کھولا۔ ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ لیا۔ اور اس میں سے اس کے ماقبل اور مابعد کا مضمون پڑھ دیا۔ تو عبداللہ بن سلام نے کہا۔ کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ چنانچہ اُس نے ہاتھ اُٹھایا۔ تو اس میں رجم کی آیت نکلی۔ پس ان دونو کے لئے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم کا حکم دیا۔ اور وہ رجم (سنگسار) کر دیئے گئے ۔

۳۴۰ ح — شق القمر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "گواہ رہو" ۔

۳۴۱ ح

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے

۳۴۲ ح
عروہؓ بارقی کے لئے بیع میں دعائے برکت

اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجَاءَهُ بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ۔

روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک اشرفی دی۔ تاکہ اس کے عوض ایک بکری آپ کے لیئے مول لے دیں۔ مگر انہوں نے اسکے عوض آپ کیلئے دو بکریاں خریدلیں۔ پھر انہوں نے ان دو میں سے ایک بکری ایک اشرفی کے عوض بیچڈالی۔ اور آپکے پاس ایک بکری اور ایک اشرفی لے آئے۔ تو آپنے اُن کیلئے اُن کی بیع میں برکت کی دعا کی۔ چنانچہ (اسکے اثر سے) وہ اگر مٹی بھی مول لیتے تو اس میں بھی انہیں فائدہ ہوجاتا تھا۔

فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے فضائل اللہ ان سے راضی ہو

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْرَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
مسلمانوں میں سے جس شخص نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی یا جس نے آپکو دیکھا

فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ۔
وہ صحابی ہے۔

۳۴۳ ح ا
خلافت صدیقؓ کا قرینہ

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ تو آپ نے اُسے حکم دیا۔ کہ ”وہ پھر آپ کے پاس آئے“۔ اُس نے کہا۔ بتائیے۔ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ

تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ◆

ح ۳۴۴ — حضرت ابوبکر صدیق کی حضوری

عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ ◆

ح ۳۴۵ — حضرت ابوبکرؓ کی خدمات اسلامی کی تعریف

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پاؤں ؟ گویا وہ موت کو کہتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: "اگر مجھے نہ پانا۔ تو ابوبکرؓ کے پاس جانا" ◆

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ کے ہمراہ سوا پانچ غلاموں، دو عورتوں اور ابوبکرؓ کے اور کوئی نہ تھا ◆

حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اتنے میں ابوبکرؓ اپنی چادر کا کنارہ اُٹھائے ہوئے آئے۔ یہاں تک کہ اُن کا گھٹنا ننگا ہو گیا۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ تمہارے دوست لڑے (ہوئے آرہے) ہیں۔ اتنے میں ابوبکرؓ نے سلام کیا۔ اور کہا کہ میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ جس میں جلدی سے میں نے اُنہیں کچھ کہہ ڈالا ہے۔ اب پشیمان ہوا ہوں۔ اور اُن سے درخواست کی کہ معاف کردیں لیکن اُنہوں نے انکار کر دیا۔ لہذا میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! اللہ تمہیں معاف کردے"۔ (یہ تین مرتبہ فرمایا)۔ اُدھر عمرؓ بھی نادم ہوئے۔ اور ابوبکرؓ کے مکان پر گئے۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا ابوبکرؓ یہاں ہیں ؟ گھر والوں نے کہا۔ نہیں۔ تو پھر عمرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ پس اُنہیں دیکھ کر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔ یہاں تک کہ ابوبکرؓ ڈر گئے۔

وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتّٰى اَشْفَقَ اَبُو
بَكْرٍ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ
كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ
وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ
اَنْتُمْ تَارِكُوْلِيْ صَاحِبِيْ
مَرَّتَيْنِ فَمَا اُوْذِيَ
بَعْدَهَا ؞

اور اپنے دونو گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہا
یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے زیادتی کی تھی
(دو مرتبہ یہی کہا) پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "اللہ نے مجھے تمہاری طرف (نبی بنا کر)
بھیجا تو تم لوگوں نے کہا کہ تو جھوٹا ہے۔ اور
ابوبکرؓ نے کہا۔ یہ سچ کہتے ہیں۔ بلکہ اُنہوں نے
اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت کی۔ پس
کیا تم میرے لئے میرے دوست کو معاف کردو گے
(یا نہیں) دو مرتبہ (یہی فرمایا) پھر ابوبکرؓ کو اسکے
بعد کسی نے نہیں ستایا ؞

٣٤٦ ح ٤
آنحضرتؐ کو مردوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بڑے عزیز تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى
جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ
فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ
فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ اَبُوْهَا
فَقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا ؞

حضرت عمروؓ بن عاص سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ ذات
السلاسل میں بھیجا۔ تو وہ کہتے ہیں (جب میں
اس غزوہ سے لوٹ کر) آپکے پاس آیا۔ تو میں
نے عرض کی۔ لوگوں میں سے کون شخص آپ کو
زیادہ محبوب ہے؟ آپنے فرمایا "عائشہؓ" میں
نے عرض کی مردوں میں؟ آپنے فرمایا "اُن
کے باپ" میں نے پوچھا۔ پھر کون؟ فرمایا "پھر
عمر بن خطاب" پھر آپنے چند آدمیوں کا نام لیا ؞

٣٤٧ ح ٥
حضرت ابوبکرؓ تکبر سے بری تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ
اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ
اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِيْ
يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ
مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنا کپڑا
تکبر کی نیت سے نیچے لٹکائے گا۔ اللہ
اُس کی طرف قیامت کے دن نظر نہ کریگا"
اس پر ابوبکرؓ نے کہا۔ میرے کپڑے کا
ایک جانب لٹک جاتا ہے۔ مگر یہ کہ میں
اُس کی نگہداشت کروں۔ تو رسولِ خدا صلے

۲۴۴ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی خوشخبری

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ
تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ ۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِیْ
بَیْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ
فَقُلْتُ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَلَاَکُوْنَنَّ مَعَهٗ یَوْمِیْ هٰذَا
قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَوَجَّهَ
هٰهُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰی اِثْرِهٖ
اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰی دَخَلَ بِئْرَ
اَرِیْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَ
بَابُهَا مِنْ جَرِیْدٍ حَتّٰی قَضٰی
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ حَاجَتَهٗ فَتَوَضَّاَ
فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ
عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا
وَکَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ وَدَلَّاهُمَا
فِی الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ثُمَّ
انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ
فَقُلْتُ لَاَکُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْیَوْمَ
فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا
فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ عَلٰی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک تم تکبر نہیں
کرتے" ۔

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ (ایک
دن) وہ اپنے گھر سے وضو کرکے باہر نکلے (وہ
کہتے ہیں) پھر میں نے دل میں کہا۔ کہ آج میں
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت میں
آپ کے ساتھ ساتھ رہونگا۔ چنانچہ میں مسجد
میں گیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت پوچھا
(تو) لوگوں نے کہا۔ آپ اس طرف تشریف
لے گئے ہیں۔ اس پر بھی میں آپ کے نشان
پر آپ کو پوچھتا ہوا چلدیا۔ یہاں تک کہ
چاہِ اریس پر جا پہنچا۔ تو میں دروازے پر بیٹھ
گیا۔ جسکا دروازہ کھجور کی شاخوں کا بنا ہوا
تھا۔ چنانچہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
رفعِ حاجت کے بعد وضو فرمایا۔ تو میں آپ کے
پاس گیا۔ (اس وقت) آپ چاہِ اریس پر بیٹھے
ہوئے تھے۔ یعنی اس کے چبوترے کے
بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اپنی پنڈلیاں
کھول دی تھیں۔ اور اُن کو کنوئیں میں لٹکا
دیا تھا۔ میں آپ کو سلام کرکے لوٹ گیا اور
دروازے پر بیٹھ گیا۔ اور میں نے (اپنے دل میں
کہا) کہ آج میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کا دربان بنونگا۔ پھر ابوبکرؓ آئے اور انہوں
نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا۔ کون
ہے؟ انہوں نے کہا۔ ابوبکرؓ۔ میں نے کہا۔
ٹھیرئیے۔ چنانچہ میں نے جاکر عرض کی۔ یا
رسول اللہ! ابوبکرؓ ہیں اور اجازت مانگتے ہیں

بِرِسَالَتِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ
فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ
لِاَبِيْ بَكْرٍ اُدْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ
اَبُوْبَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ
فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ
سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ
وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِيْ يَتَوَضَّاُ وَيَلْحَقُنِيْ
فَقُلْتُ اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ
خَيْرًا يُرِيْدُ اَخَاهُ يَاْتِ بِهٖ
فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ
ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ
وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ
فَقُلْتُ لَهُ اُدْخُلْ وَبَشَّرَكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ

آپ نے فرمایا۔ اُن کو اجازت اور جنّت کی بشارت
دو۔ پس میں نے ابوبکرؓ سے کہا۔ اندر آجائیے
اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو جنّت کی
بشارت دیتے ہیں۔ چنانچہ ابوبکرؓ اندر آکر
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی جانب
آپ کے ساتھ چبوترے پر بیٹھ گئے۔ اور انہوں
نے بھی اپنے دونو پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے
جس طرح کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
لٹکا رکھے تھے۔ بلکہ اپنی پنڈلیاں بھی کھول
لیں۔ میں پھر واپس جاکر بیٹھ گیا۔ میں نے
(گھر میں) اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا
جو میرے ساتھ آنے والا تھا۔ پس میں نے
(اپنے دل میں) کہا۔ کہ اگر اللہ اُس شخص (یعنی
میرے بھائی) کے ساتھ نیکی کرنا چاہے۔ تو
اُسے بھی لے آئے۔ اتنے میں (کیا دیکھتا ہوں)
کہ ایک آدمی دروازہ ہلا رہا ہے۔ میں نے پوچھا
کون ہے؟ اُس نے کہا۔ عمر بن خطاب۔
میں نے کہا۔ ٹھہریئے۔ چنانچہ میں نے رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر آپ کو سلام کیا
اور کہا کہ یہ عمر بن خطاب اجازت مانگتے ہیں
آپ نے فرمایا کہ اُنہیں اجازت اور جنّت کی
بشارت دو۔ اس پر میں نے واپس جاکر کہا
اندر آجائیے۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے آپ کو جنّت کی بشارت دی ہے۔
چنانچہ وہ (بھی) اندر آئے۔ اور رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چبوترے پر آپ کی
بائیں جانب بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے بھی

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فِی الْقُفِّ عَنْ یَسَارِهٖ
وَدَلّٰی رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ ثُمَّ
رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ
اِنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَیْرًا
یَأْتِ بِهٖ فَجَاءَ اِنْسَانٌ
یُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ
هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِكَ فَجِئْتُ اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَ
بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهٗ
فَجِئْتُهٗ فَقُلْتُ لَهٗ اُدْخُلْ وَ
بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی
تُصِیْبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ
قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهٗ مِنَ
الشِّقِّ الْاٰخَرِ ٭

اپنے دونو پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے۔ بعد
اسکے میں پھر لوٹ کر بیٹھ گیا۔ پھر میں نے
(اپنے دل میں) کہا۔ کہ اللہ اس کے ساتھ نیکی
کرنا چاہے۔ تو اُسے بھی لے آئے۔ چنانچہ
ایک شخص آیا۔ اور دروازے کو کھٹکھٹانے
لگا۔ مَیں نے پوچھا۔ کون ہے؟ اُس نے
عثمان بن عفّان۔ میں نے کہا۔ ٹھیریئے۔ اور
میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر
بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ ”اُنہیں بھی اجازت
اور جنّت کی بشارت دو ایک مصیبت پر
جو آپ کو پہنچے گی“ چنانچہ میں اُن کے پاس
گیا۔ اور اُن سے کہا۔ کہ اندر آجائیے۔ اور
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو
جنّت کی بشارت دی ہے۔ ایک مصیبت
پر جو آپ کو پہنچے گی۔ پس وہ (بھی) اندر
آئے۔ اور اُنہوں نے چبوترے کو دیکھا
تو بھر چکا تھا۔ پس وہ آپکے سامنے دوسری
طرف بیٹھ گئے ٭

ح ۳۴۹
صحابہؓ کا ایک مُد کا صدقہ عام لوگوں کے شونے کے برابر صدقے سے افضل ہے ٭

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ
اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ
اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ
اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ ٭

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے ”میرے اصحابؓ کو بُرا نہ کہو۔
کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے
برابر بھی سونا (خدا کی راہ میں) خرچ کرے
تو وہ ان میں سے کسی کی مُد[1] کے برابر یا نصف
کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا“ ٭

ح ۳۵۰

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

[1] مُد۔ نام ایک پیمانہ کا جس کی مقدار دو رطل یعنی ایک سیر ہے ٭

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ ◆

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک دن) اُحد (پہاڑ) پر چڑھے۔ اور ابوبکر و عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی۔ پس وہ پتھر اُن کے ساتھ ہلنے لگا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "اے اُحد ٹھیر۔ کہ تیرے اوپر ایک نبی اور ایک صدیق ہے۔ اور دو شہید ہیں" ◆

حضرت ابوبکرؓ کی صدیقیت اور عمرؓ و عثمانؓ کی شہادت کی پیشینگوئی۔

۳۵۱ ق

حضرت علیؓ سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا تقرّب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنِّيْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ◆

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ میں کچھ لوگوں میں کھڑا تھا۔ اور ہم سے عمرؓ بن خطاب کے لئے دعا کر رہے تھے۔ جبکہ وہ اپنے تختے پر رکھے جا چکے تھے۔ تو یکایک ایک شخص میرے پاس پیچھے سے آیا۔ (اور) اُس نے اپنا ہاتھ میرے شانہ پر رکھا۔ جو یہ کہہ رہا تھا۔ کہ (اے عمر!) خدا تم پر رحم کرے میں امید رکھتا تھا۔ کہ اللہ تمہیں تمہارے دونو صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔ کیونکہ میں اکثر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کرتا تھا۔ کہ "میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے کیا۔ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ چلے"۔ اور بیشک میں امید رکھتا تھا۔ کہ اللہ تمہیں ان دونو کے ساتھ رکھے گا۔ پھر میں نے پیچھے پھر کر دیکھا۔ تو وہ علیؓ ابن ابیطالب تھے ◆

۳۵۲ ح

آنحضرتؐ کا جنت میں حضرت عمرؓ کا محل دیکھنا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا

حضرت جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں نے اپنے آپ کو جنت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور میں نے وہاں ابو طلحہ کی بی بی رمیصا

اَتَانِیْ بِالرُّمَیْصَاءِ امْرَأَةِ
اَبِیْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ
هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَیْتُ قَصْرًا
بِفِنَائِهٖ جَارِیَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ
هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَاَرَدْتُ اَنْ
اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْهِ
فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ فَقَالَ
عُمَرُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَعَلَیْکَ اَغَارُ ◆

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ
فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ
وَمَاذَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا
شَیْءَ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ
اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَیْءٍ فَرِحْنَا
بِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ
قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ
وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَهُمْ
بِحُبِّیْ اِیَّاهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ
بِمِثْلِ اَعْمَالِهِمْ ◆

۳۵۳
حج ۱۱
قیامت میں ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور ابوبکرؓ و عمرؓ رسول اللہ کے محبوب تھے

کو دیکھا۔ اور میں نے ایک شخص کے چلنے کی آواز سن کر جب پوچھا۔ کون ہے؟ تو اس نے کہا۔ بلال۔ اور میں نے ایک محل دیکھا جسکے سامنے ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ کس کا ہے تو ایک شخص نے کہا کہ عمر بن خطاب کا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ محل میں داخل ہوں۔ اور اسے دیکھوں۔ مگر میں نے تمہاری غیرت کا خیال کیا" عمرؓ نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرونگا؟

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قیامت کی بابت پوچھا۔ کہ کب ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا "تو نے اس کے لئے کیا سامان مہیا کیا ہے"؟ اس نے کہا۔ سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ میں اللہ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا "تو پھر اسی کیساتھ ہوگا جسے دوست رکھتا ہے" حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم کسی بات پر اس قدر خوش نہیں ہوئے جس قدر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ "تو اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھتا ہے" خوش ہوئے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ و عمرؓ کو دوست رکھتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ بوجہ انکی محبت کے جو مجھے ہے میں انکے ہمراہ ہونگا۔ اگرچہ میں نے انکے اعمال کی مثل عمل نہیں کئے ◆

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَکُوْنُوْا اَنْبِیَاءَ فَاِنْ یَكُ مِنْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ مِنْهُمْ فَعُمَرُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ لوگ ایسے ہوتے تھے۔ کہ اُن کے ساتھ (خدا کی طرف سے) باتیں کی جاتی تھیں۔ اگرچہ وہ نبی نہ ہوتے تھے۔ پس اگر اُن میں سے میری امت میں کوئی ہوگا تو وہ عمرؓ ہیں" ۔

٣٥٤ ح ١٢ — حضرت عمرؓ کی مثال بنی اسرائیل کے اُن لوگوں کیساتھ جو خدا سے ہمکلام ہوتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَیَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ یَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَیَّبَ عَنْ بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ یَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللهُ اَکْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ اُبَیِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهُ یَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَاَمَّا تَغَیُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهُ کَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ مَرِیْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَاَمَّا تَغَیُّبُهُ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ اُن کے پاس مصر والوں میں سے ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا۔ کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ اُحد کے دن بھاگ گئے تھے؟ اُنھوں نے کہا ہاں جانتا ہوں۔ (پھر) اُس نے کہا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ جنگ بدر سے غائب تھے۔ اور اُس میں شریک نہیں ہوئے؟ اُنھوں نے کہا ہاں جانتا ہوں۔ (پھر) اُس نے کہا۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ وہ بیعتہ الرضوان سے غائب تھے۔ اور اس میں شریک نہیں ہوئے؟ اُنھوں نے کہا۔ ہاں جانتا ہوں۔ اُس نے کہا اللہ اکبر! اس پر حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ یہاں آ میں تجھ سے بیان کروں۔ اُحد کے دن بھاگنے کی نسبت تو میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ نے اُن سے معاف کر دیا۔ اور انہیں بخشدیا اور بدر سے اُنکے غائب ہو جانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ اُنکے تحت یعنی نکاح میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ اسلئے اُن سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہیں اس شخص کے

٣٥٥ ح ١٤ — حضرت عثمانؓ کی بدگمانیوں سے برأت اور آپ کا تقرب

عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ ۔

برابر ثواب اور حصہ ملیگا جو بدر میں شریک ہو۔ اور بیعۃ الرضوان سے اُنکا غائب رہنا تو اگر کوئی شخص مکہ میں عثمانؓ سے زیادہ باعزت ہوتا۔ تو بیشک رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم عثمانؓ کی جگہ اُسے بھیجتے۔ پس اُنہیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ اور بعد اسکے وہ چلے گئے۔ بیعۃ الرضوان ہوئی۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کی نسبت یہ فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ اور اُسے اپنے بائیں ہاتھ کے اوپر مارا اور فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ کی ہے۔ پھر حضرت ابن عمرؓ نے اُس شخص سے کہا۔ کہ اب تو اِن باتوں کو اپنے ساتھ لے جا۔

۱۴۳ تسبیح حضرت فاطمہؓ جسکی تلقین آنحضرت نے فرمائی

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا شَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت فاطمہؓ نے (ایکدفعہ) اُس تکلیف کی شکایت کی جو چکی پیسنے کے سبب اُنہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہؓ گئیں۔ مگر اُنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ پایا۔ اور عائشہؓ کو پایا۔ تو اُنہوں نے ان سے بیان کیا۔ (کہ میں اسلئے آئی تھی) پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو حضرت عائشہؓ نے آپسے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا حال بیان کیا۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اور ہم اپنے خوابگاہ میں لیٹ چکے تھے میں نے تو چاہا۔ اُٹھوں۔ مگر آپنے فرمایا۔ کہ تم دونوں اپنی جگہ پر (لیٹے) رہو۔ اور آپ ہم دونو

مَكَانِكُمَا نَقْعُدُ بَيْنَنَا حَتَّى
وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى
صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا
خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا
أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا
تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَ
تُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَ
وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ ۔

کے درمیان بیٹھ گئے۔ یہانتک کہ میں نے
آپکے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی۔ اور
آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی بات
تعلیم نہ کروں۔ جو اس سے بہتر ہے جس کی تم
نے خواہش کی ہے؟ پس جب تم اپنی خوابگاہ
میں جایا کرو۔ تو چونتیس ۳۴ مرتبہ اللہُ اکبر کہو۔
تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبحان اللہِ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ
الحمدُ للہِ کہو۔ یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر
ہیں" ۔

۳۵۷
ح ۱۵
حضرت زبیرؓ کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ يَوْمَ
الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي
سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا
بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى
بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ
رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوَهَلْ
رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ
فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ
فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ
فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ جنگ
احزاب کے دن جبکہ میں اور عمر بن ابی سلمہ عورتوں
کی حفاظت کیلئے مقرر تھے۔ میں نے زبیرؓ کو دیکھا
کہ وہ بنی قریظہ کی طرف آجا رہے تھے دو
مرتبہ یا تین مرتبہ۔ پس جب میں لوٹا تو میں نے
کہا۔ اے میرے باپ! میں نے آپ کو دیکھا۔
کہ آپ ادھر ادھر آجا رہے تھے۔ اُنہوں نے کہا
اے میرے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا؟ میں نے
کہا۔ ہاں۔ اُنہوں نے کہا۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تھا "کون ہے جو بنی قریظہ کے
پاس جائے؟ اور اُنکی خبر میرے پاس لائے"
چنانچہ میں گیا۔ اور جب میں لوٹا۔ تو رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ میرے
لئے یکجا جمع کر دیئے۔ اور فرمایا "میرے ماں
باپ تم پر فدا ہوں" ۔

۳۵۸
ح ۱۶
جنگ کے وقت طلحہؓ اور سعدؓ آنحضرت صلعم

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ کہ بعض بعض اوقات رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جنگ میں سوائے

سے جدا ہوتے تھے

تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ غَيْرِي وَغَيْرُ سَعْدٍ ۔

میرے اور سعدؓ کے کوئی بھی باقی نہ رہتا تھا ۔

۳۵۹ حج ۱۴ — حضرت طلحہؓ کا رسول اللہ کو بچانے کی غرض سے اپنے ہاتھوں پر تیر لینا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَضُرِبَ فِيهَا حَتَّى شَلَّتْ ۔

انہی سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا۔ (یعنی آپ کو تیروں سے بچانے کیلئے سپر بنگئے) اور ہاتھوں میں اتنے تیر لگے کہ وہ لنجھے ہوگئے ۔

۳۶۰ حج ۱۵ — حضرت سعدؓ کی فضیلت

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ کہ اُحد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے اپنے دونوں ماں باپ جمع کر دیئے تھے ۔

۳۶۱ حج ۱۶ — آنحضرتؐ کی حرمت پر حضرت علیؓ کا ابوجہل کی بیٹی کی منگنی کا ترک کر دینا

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے جب ابوجہل کی بیٹی سے منگنی کی۔ تو حضرت فاطمہؓ بھی سُن کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور کہا۔ کہ آپ کی قوم کا خیال ہے۔ کہ آپ اپنی بیٹیوں کی حمایت میں غصہ نہیں کرتے۔ اور (اسی وجہ سے) علیؓ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔ میں سُن رہا تھا جس وقت آپ نے تشہد کے بعد فرمایا "میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (اپنی ایک بیٹی کا نکاح کر دیا۔ تو ابوالعاص نے جو بات مجھ سے کہی) سچ کہی۔ اور بیشک فاطمہؓ میرا پارہ گوشت ہے۔ اور میں اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ اسے رنج پہنچے۔ خدا کی قسم رسول اللہ کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی ایک شخص کے پاس نہیں رہ سکتیں" پس علیؓ نے اس منگنی کو ترک کر دیا ۔

ح ٣٦٢ / ٣٠
تعریف صدق ووفائے داماد آنحضرت صلعم

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهٖ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَا لِي ۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ ہی سے دوسری روایت میں ہے۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے قبیلۂ بنی عبد شمس سے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا۔ اور دامادی میں ان کی تعریف عمدہ اوصاف سے فرمائی۔ کہ اُنہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی۔ اور جو وعدہ مجھ سے کیا۔ پُورا کیا"۔

ح ٣٦٣ / ٣١
اسامہ بن زید کی سرداری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَطْعَنُوْا فِي إِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مرتب کیا۔ اور اُسامہ بن زید کو اس کا سردار بنایا۔ تو بعض لوگوں نے ان کی سرداری میں طعن کیا۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم لوگ اُن کی سرداری میں طعن کرتے ہو۔ کیونکہ تم پہلے ان کے باپ کی سرداری میں بھی طعن کرتے تھے۔ حالانکہ خدا کی قسم! وہ سرداری کے لئے بہت موزون تھے۔ اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھے اور اُن کے بعد یہ (یعنی اُسامہ) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں"۔

ح ٣٦٤ / ٣٢
قیافہ شناسی کا جواز

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ ایک قیافہ شناس میرے پاس آیا۔ اور (اُسوقت) نبی صلے اللہ علیہ وسلم (بھی) میرے پاس تھے۔ اور اُسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونو لیٹے ہوئے تھے۔ تو اس قیافہ شناس نے کہا۔ کہ یہ پاؤں باہم ایکدوسرے سے پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ اس بات سے نبی صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْجَبَهُ مَا اَخْبَرَ بِهٖ عَائِشَةَ ؂

علیہ وسلم خوش ہوئے۔ اور یہ بات آپ کو اچھی معلوم ہوئی۔ اور آپ نے عائشہؓ سے اسکا بیان کیا۔

۳۶۵ ۲۳ شرعی حدا میرو غریب کیلئے یکساں ہے

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِي مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَلَمْ يَجْتَرِئْ اَحَدٌ اَنْ يُّكَلِّمَهٗ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ؂

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ بنی مخزوم سے ایک عورت نے چوری کی۔ تو لوگوں نے کہا۔ کون ہے جو اس کے بارے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے لیکن کسی نے اس بات کی جرأت نہ کی کہ آپ سے کچھ کہے۔ مگر اسامہ بن زید نے آپ سے کہا۔ تو آپ نے فرمایا "کہ بنی اسرائیل کا دستور تھا کہ جب ان میں سے کوئی شریف آدمی چوری کرتا۔ تو اُسے چھوڑ دیتے۔ اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کرتا۔ تو اُس کے ہاتھ کاٹ ڈالتے حالانکہ اگر فاطمہؓ (اس موقعہ پر) ہوتیں۔ تو میں اُن کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا" ؂

۳۶۶ ۲۴ اُسامہؓ اور حسنؓ سے آنحضرت کی محبت

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا ؂

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ اُسامہؓ اور حسنؓ کو لیتے تھے۔ اور فرماتے تھے "اے اللہ! اِن دونو کو دوست رکھ۔ کیونکہ مَیں ان دونو کو دوست رکھتا ہوں" ؂

۳۶۷ ۲۵ عبداللہ بن عمرؓ کو آنحضرتؐ کا مرد صالح کہنا

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ ؂

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا "عبداللہ اچھے آدمی ہیں" ؂

۳۶۸ ۲۶ حذیفہؓ عمارؓ اور عبداللہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَلَسَ اِلٰى جَنْبِهٖ غُلَامٌ فِيْ مَسْجِدٍ بِالشَّامِ وَكَانَ قَدْ قَالَ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ شام کی مسجد میں ان کے پاس ہی جب ایک لڑکا آکر بیٹھ گیا۔ اور اُس نے پہلے اللہ سے دعا کی۔ کہ اے اللہ! میرے لئے نیک ہمنشین پیدا کر دے۔ تو ابو درداء نے اُس سے پوچھا

أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى قَالَ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هٰؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَزِلُّونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ اُس نے کہا اہلِ کوفہ میں سے۔ ابو درداء نے کہا کیا تم میں اُس راز کے جاننے والے نہیں جسکو انکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یعنی حذیفہ۔ اُس نے کہا۔ ہاں۔ پھر اُنہوں نے کہا۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں؟ جنہیں اللہ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان سے نجات دی ہے یعنی عمار۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ پھر اُنہوں نے کہا کیا تم میں صاحب السواک یا صاحب السرّ نہیں ہے؟ اُس نے کہا۔ ہاں۔ پھر ابو درداء نے پوچھا۔ کہ عبداللہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ اُس نے کہا۔ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى ابو درداء نے کہا۔ کہ یہ لوگ مجھے اس بات سے ہٹا دینا چاہتے تھے۔ جو میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے ۔

۳۶۹
۲۷
ابو عبیدہ کو رسولخدا کا امین الامت فرمانا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں" ۔

۳۷۰
۲۸
حضرت حسنؓ کی نسبت آنحضرت کی دعا

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ حسنؓ بن علیؓ آپ کے شانہ پر تھے۔ آپ فرماتے تھے "اے اللہ! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ" ۔

۳۷۱
۲۹

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

حضرت حسنؓ رسول خدا صلعم کے مشابہ تھے

قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ؞

کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کوئی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا ؞

۳۷۲ حسنینؓ کو رسول خدا صلعم آرائش دنیا جانتے تھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا ؞

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ ان سے کسی شخص نے مُحرم کی بابت پوچھا۔ کہ وہ مکھی کو قتل کر دے (تو کیسا ہے؟) تو اُنہوں نے کہا۔ اہل عراق مکھی کے قتل کا مسئلہ پوچھتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اور نبی صلے اللہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ یہ دونو میرے دنیا کی آرائش ہیں" ؞

۳۷۳ ابن عباسؓ کیلئے رسولخدا صلعم کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ؞

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ مجھے (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ سے لگا کر فرمایا "اے اللہ! اسے حکمت سکھا"۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا "اے اللہ! اسے قرآن کی تعلیم فرما ؞

۳۷۴ رسولخدا صلعم کا خالدؓ بن الولید کو سیف اللہ فرمانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ ثُمَّ قَالَ فَاَخَذَهَا يَعْنِي الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؞

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ کی اور جعفرؓ کی اور ابن رواحہؓ کی موت کی خبر لوگوں سے بیان فرمائی (پھر انسؓ نے) باقی حدیث بیان کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ "کہ اب اسے یعنی جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا ہے۔ اور اللہ نے انکے ہاتھ پر فتح دی۔ (اس سے خالدؓ بن الولید مراد ہیں) ؞

۳۷۵ رسولخدا صلعم کا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے

عبداللہ، سالم، ابی بن کعب اور معاذ کو قرآن کا بہترین علم جاننا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ
مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ
وَسَالِمٍ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ
بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ۔

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ
قرآن چار آدمیوں سے پڑھو۔ عبداللہ بن مسعود
سے سب سے پہلے آپ نے ان ہی کو بیان فرمایا
اور سالم مولے ابی حذیفہ سے اور ابی بن کعب
سے اور معاذ بن جبل سے"۔

٣٧٦ ح ٤
تیمم کا جواز

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً
فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ
فِيْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ
فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ
التَّيَمُّمِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ
وَقَدْ تَقَدَّمَ فِيْ كِتَابِ
التَّيَمُّمِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے۔ کہ اُنہوں نے (اپنی بہن) اسماءؓ سے
ایک ہار عاریۃً لیا تھا۔ وہ گم ہوگیا۔ تو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی
تلاش کرنے کے لئے اپنے چند اصحاب کو
بھیجا جنہیں اثنائے راہ میں نماز کا وقت
آگیا۔ اور اُنہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی
جب وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے۔ اور آپ سے ذکر کیا۔ تو اسپر آیت
تیمم نازل ہوئی۔ اسکے بعد باقی حدیث مذکور
ہے۔ جو باب تیمم میں آچکی ہے۔

٣٧٧ ح ٥
جنگ بعاث میں اشاعت اسلام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا
قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ
افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ
وَجُرِحُوْا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
دُخُوْلِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔
کہ (جنگ) بُعاث کا دن ایسا تھا۔ کہ اللہ
نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کی فتح) کیلئے
پہلے سے (مقرر) کر رکھا تھا۔ چنانچہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ میں) تشریف لائے
تو ان کی جماعتیں مختلف تھیں۔ اور ان کے
سوا قتل ہو چکے تھے۔ پس اللہ نے اپنے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے پہلے سے اس دن کو مقرر
کیا تھا۔ یعنی انکے اسلام میں داخل ہونے کیلئے۔

٣٧٨ ح ٦
آنحضرتؐ کا انصار کو پسند کرنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے

وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ ؕ

فرمایا "اگر (میں نے) ہجرت نہ (کی) ہوتی۔ تو میں انصار میں سے ایک شخص ہوتا" ؕ

۳۷۹ حج
انصار سے محبت و بغض خدا سے حب بغض کی نشانی ہے

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ ؕ

حضرت برآء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا "انصار سے محبت نہ رکھیگا مگر مومن۔ اور اُن سے بُغض نہ رکھیگا مگر منافق۔ پس جو شخص اُن سے محبت رکھیگا اُس سے اللہ محبت رکھیگا اور جو شخص اُن سے بغض رکھیگا۔ اللہ اُس سے بغض رکھیگا" ؕ

۳۸۰ حج
آنحضرت صلعم کی انصاری بچوں سے محبت

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ ؕ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا۔ تو حضور سرو قد کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا "قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم لوگ مجھے سب آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو" تین مرتبہ (یہ) فرمایا ؕ

۳۸۱ وعنہ
حدیث بالا کی مزید تصریح

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ ؕ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے۔ کہ ایک انصاری خاتون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور اُس کے ہمراہ ایک بچہ تھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس سے باتیں کرنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا "قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ تم لوگ مجھے تمام آدمیوں سے محبوب ہو" دو مرتبہ فرمایا ؕ

۳۸۲ حج
انصار کی نسبت آنحضرت کی دعا

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِكُلِّ

حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) انصار نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہر نبی کے پیرو ہوا کرتے ہیں۔ اور ہم لوگ آپکے

نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ ۔

پیرو ہیں۔ پس آپ اللہ سے دعا کیجئے۔ کہ ہمارے پیروؤں کو ہمارے گروہ سے کردے۔ تو آپ نے اس کی دعا کی ۔

۳۸۳
ح ۴۱
انصار کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَیْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ ثُمَّ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُیِّرَ دُوْرُ الْاَنْصَارِ فَجُعِلْنَا اٰخِرًا فَقَالَ اَوَلَیْسَ بِحَسْبِکُمْ اَنْ تَکُوْنُوْا مِنَ الْخِیَارِ ۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "تحقیق انصار کا گھر بہتر ہے" پھر وہ سب حدیث بیان کی جو پہلے گزر چکی ہے۔ پھر ابو حمید نے بیان کیا۔ کہ سعدؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ یا رسول اللہ! انصار کی فضیلت بیان کی گئی۔ اور ہم سب سے اخیر میں کر دیئے گئے۔ حضرت نے فرمایا "کیا تمہیں یہ بات کافی نہیں۔ کہ تم نیکوں میں ہو گئے"۔ (پہلے پچھلے کا کیوں خیال کرتے ہو) ۔

۳۸۴
ح ۴۲
انصار سے آنحضرت صلعم کا حوض کوثر پر ملنے کا وعدہ

عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ کَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَنَسٍ وَمَوْعِدُکُمُ الْحَوْضُ ۔

حضرت اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے؟ جس طرح آپ نے فلاں شخص کو عامل بنایا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا "(میں تمہارے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ مگر) عنقریب تم میرے بعد (دوسروں کو اپنے اوپر) ترجیح دیتے ہوئے دیکھو گے پس تم صبر کرنا۔ یہانتک کہ حوض (کوثر) پر مجھ سے ملو"! اور حضرت انسؓ کی روایت میں ہے۔ کہ "تم سے ملنے کا وعدہ حوض کوثر پر ہے" ۔

۳۸۵
ح ۴۳
رسولخدا صلعم کا مہمان نوازی پر خدا کی خوشنودی ظاہر کرنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلٰی نِسَائِهٖ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے اپنی بیبیوں کے پاس آدمی بھیجا (کہ اس کے لئے کچھ کھانا لے آئے) تو انہوں نے کہلا

إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيْفُ هٰذَا
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا
فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ
فَقَالَ أَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ
صِبْيَانِيْ فَقَالَ هَيِّئِيْ طَعَامَكِ
وَأَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِيْ
صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوْا عَشَاءً
فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ
سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا
ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ
سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا
يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ
فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا
أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ
أَوْ عَجِبَ مِنْ فِعَالِكُمَا
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى
أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ۔

۳۸۶ انصاری کی بابت رسول اللہ کی وصیت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

بھیجا۔ کہ ہمارے پاس تو (اسوقت) سوائے پانی
کے کچھ (موجود) نہیں پس رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: کون ہے جو اسکو اپنے ہمراہ
لے جائے۔ یا یہ فرمایا کہ) اس کی مہمانی کرے"
پس انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں
(اس کی مہمانی کرتا ہوں) چنانچہ وہ شخص اس کو
اپنے ہمراہ اپنی بی بی کے پاس لے گیا اور کہا
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی
خوب خاطر و مدارات کرو اُس نے کہا ہمارے
پاس سوائے اپنے بچوں کے کھانے کے اور کچھ
نہیں ہے انصاری نے کہا تم کھانا تیار کر کے
چراغ روشن کر دینا اور بچوں کو سُلا دینا جب
وہ کھانا کھانے کے خواہشمند ہوں۔ چنانچہ اس نے
کھانا تیار کیا اور چراغ روشن کیا۔ اور بچوں کو
سُلا دیا۔ پھر کھڑی ہوئیں کہ گویا وہ چراغ[لہ]
درست کر رہی ہیں۔ اور اسی میں اُسکو گل کر دیا
یعنی وہ دونو مہمان کو یہ دکھاتے رہے کہ انہیں
کھا رہے ہیں۔ حالانکہ دونو بھوکے سو گئے
تھے پس جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ آپنے فرمایا۔
آج شب تم دونو کے کام سے اللہ ہنسا یا یہ
فرمایا کہ تعجب کیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی
وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے
ہیں اگرچہ وہ خود تنگی میں ہوں ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ

لہ یعنی بچوں کی طرف اندھیرا اور مہمان کی طرف روشنی کر رہی تھی ۔

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا

حضرت ابوبکرؓ و عباسؓ کا گزر انصار کی مجلسوں میں کسی ایسی مجلس میں ہوا۔ کہ وہ لوگ رو رہے تھے پس انہوں نے پوچھا تم رو کیوں رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے پاس بیٹھنا یاد کر رہے ہیں۔ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس زمانے میں بیمار تھے) اس پر ابوبکرؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ انسؓ کہتے ہیں۔ کہ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے اپنے سر میں ایک چادر کا حاشیہ باندھ لیا تھا۔ پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور اس دن کے بعد پھر آپ منبر پر نہیں چڑھے پس آپ نے خدا کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا۔ میں تمہیں انصار کی بابت وصیت کرتا ہوں کیونکہ انصار میرا معدہ اور میری زنبیل ہیں۔ اور انہوں نے وہ حق ادا کر دیا ہے جو اُن پر تھا البتہ وہ حق باقی رہ گیا ہے جو اُن کا ہم پر تھا پس تم اُن کے نیکوکار کی نیکی کو قبول کرو۔ اور اُن کے خطاوار کی خطا سے درگزر کرو"۔

۳۸۷
حدیث بالا کی تاکید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ایامِ بیماری میں) باہر تشریف لائے۔ جبکہ اپنے کندھوں پر ایک کپڑا پہنا ہوا تھا۔ اور اسی طرح منبر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا "اے لوگو! اور آدمی تو بڑھتے جائینگے۔ مگر انصار کم ہوتے جائینگے۔ یہاں تک کہ وہ کھانے میں

النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ ۔

مثل نمک کے رہ جائیں گے۔ پس جو شخص تم میں سے کسی ایسے کام کا اختیار پائے کہ اس میں کسی کو ضرر پہنچا سکے یا نفع دے سکے۔ تو اُسے چاہئے کہ اُن میں سے نیکو کار کی نیکی قبول کرے۔ اور اُن میں سے خطاوار کی خطا سے درگزر کرے"۔

۳۸۸ — سعد بن معاذ کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت سے عرش ہل گیا"۔

۳۸۹ — ابی بن کعب کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ابی سے فرمایا "اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا سناؤں" اُبی نے عرض کی۔ کیا اللہ نے میرا نام لیا تھا؟ آپ نے فرمایا "ہاں"۔ تو وہ خوشی کے مارے رونے لگے۔

۳۹۰ — ابی۔ معاذ۔ ابوزید اور زید بن ثابت آنحضرتؐ کے بعد حافظ قرآن تھے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ وَكُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقِيلَ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمیوں نے قرآن یاد کیا تھا۔ وہ سب انصار میں تھے۔ اُبیؓ اور معاذ بن جبل اور ابوزید اور زید بن ثابتؓ۔ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا۔ کہ ابوزید کون تھے؟ اُنہوں نے کہا۔ میرے ایک چچا تھے۔

۳۹۱ — جنگ اُحد میں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جب اُحد کا دن ہوا۔ تو (دیکھا) لوگ نبی

انهزم الناس عن النبي
صلى الله عليه وسلم وابو
طلحة بين يدي النبي صلى
الله عليه وسلم مجوب عليه
بحجفة له وكان ابو طلحة
رجلا راميا شديد المد
يكسر يومئذ قوسين او
ثلاثا وكان الرجل يمر و
معه الجعبة من النبل
فيقول انثرها لابي طلحة
فاشرف النبي صلى الله عليه
وسلم ينظر الى القوم فيقول
ابو طلحة يا نبي الله بابي
انت وامي لا تشرف يصيبك
سهم من سهام القوم نحري
دون نحرك ولقد رايت
عائشة بنت ابي بكر وام سليم
وانهما لمشمرتان ارى خدم
سوقهما تنقزان القرب
على متونهما تفرغانه في
افواه القوم ثم ترجعان
فتملأنها ثم تجيئان
فتفرغانها في افواه القوم ولقد
وقع السيف من يدي ابي
طلحة مرتين او ثلاثا ٭
عن سعد بن ابي وقاص
رضي الله عنه قال ما سمعت

صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔
مگر ابو طلحہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے
آپ پر ایک ڈھال لگائے ہوئے تھے۔
ابو طلحہ رض ایسے تیرانداز تھے۔ کہ اُن کی کمان
کی تانت بہت سخت ہُوا کرتی تھی۔ اُسدن
وہ دو یا تین کمانیں توڑ چکے تھے۔ اور کوئی
شخص تیروں سے بھرا ہُوا ترکش لے کر
نکلتا۔ تو حضرت اُس سے فرماتے "یہ تیر
ابو طلحہ رض کے سامنے ڈال دے"۔ پھر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی گردن اُٹھا اُٹھا کر کافروں
کی طرف دیکھتے۔ تو ابو طلحہ رض کہتے تھے۔
یا نبی اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا
ہو جائیں۔ آپ گردن نہ اُٹھائیں۔ کہیں
آپ کو کافروں کا تیر نہ لگ جائے۔ میرا
سینہ آپ کے سینے کے آگے ہے۔ اور بیشک
میں نے عائشہ رض اور ام سلیم کو دیکھا۔ کہ یہ
دونوں اپنے دامن اُٹھائے ہوئے تھیں۔
میں ان دونوں کے پاؤں کے زیور دیکھ رہا
تھا۔ یہ دونوں پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاد
کر لاتی تھیں۔ اور اُن کو پیاسوں کے منہ
میں ڈالتی تھیں۔ پھر لوٹ جاتی تھیں۔ اور
ان کو بھرتی تھیں۔ اور پھر آتی تھیں۔ اور
ان کو پیاسوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔ اور
ابو طلحہ رض کے ہاتھ سے اُسدن دو مرتبہ یا
تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی ٭

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

ابو طلحہ کی تیراندازی
اور حضرت عائشہ رض
وام سلیم کی
سقائی

۳۹۲
ج
عبداللہ بن سلام کے

جنتی ہونے کی خوشخبری

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَفِيْهِ نَزَلَتْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ الْاٰيَةَ ؎

کو کسی ایسے شخص کی نسبت جو زمین پر چلتا ہو یہ کہتے ہوئے نہیں سُنا۔ کہ "وہ اہل جنت میں سے ہے" سوائے عبداللہ بن سلام کے۔ اور یہ آیت ان ہی کے حق میں نازل ہوئی "اور بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے گواہی دی" الخ ؎

۳۹۲ ح ۱۵
عبداللہ بن سلام کا خواب اور آنحضرت کی تعبیر

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لَهُ ارْقَهْ قُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک خواب دیکھا۔ اسکو میں نے آپکے روبرو بیان کیا۔ کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں۔ انہوں نے اس کی وسعت اور سرسبزی بیان کی (کہ وہ ایسا ایسا تھا) اسکے وسط میں ایک لوہے کا ستون ہے اسکا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اوپر کا آسمان میں۔ اور اوپر والے حصے میں ایک رسّی ہے۔ پس مجھ سے کہا گیا۔ کہ تم اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا۔ میں چڑھ نہیں سکتا۔ پھر میرے پاس ایک خادم آیا جس نے میرے کپڑے (دامن) پیچھے سے اٹھا لئے تو میں (بآسانی) چڑھ گیا۔ یہانتک کہ اُسکے اوپر پہنچ گیا۔ پھر میں نے رسّی کو پکڑ لیا۔ تو مجھ سے کہا گیا۔ کہ مضبوط پکڑے رہنا۔ پس اسکے بعد جب میں بیدار ہوا۔ تو وہ رسّی میرے ہاتھ میں تھی۔ پس میں نے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ "وہ باغ اسلام ہے۔ اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے۔ اور یہ رسّی عروۃ الوثقیٰ ہے۔ پس تم اسلام پر قائم رہو گے۔ یہانتک

حَتّٰی تَمُوْتَ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَا رَأَیْتُھَا وَلٰکِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ ذِکْرَھَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ یُقَطِّعُھَا اَعْضَاءً ثُمَّ یَبْعَثُھَا فِیْ صَدَائِقِ خَدِیْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ کَاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ فِی الدُّنْیَا امْرَأَةٌ اِلَّا خَدِیْجَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّھَا کَانَتْ وَکَانَتْ وَکَانَ لِیْ مِنْھَا وَلَدٌ ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَھَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا ھِیَ اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّھَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَتْ ھَالَةُ بِنْتُ

کہ مر جاؤ گے" ۔

۳۹۴ ح ۵۲ حضرت خدیجہؓ کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر اس قدر رشک نہیں کیا۔ جس قدر خدیجہؓ پر کیا۔ حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں۔ اس لئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کیا کرتے تھے۔ اکثر بکری ذبح کرتے تو اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کر خدیجہؓ کے قرابت والوں کو بھیجتے تھے جب کبھی میں کہتی۔ کہ گویا دنیا میں کوئی عورت خدیجہؓ کے سوا تھی ہی نہیں۔ تو آپ فرماتے تھے "وہ ایسی ہی تھیں۔ اور وہ دنیا و آخرت (دونو) میں میری بی بی ہیں۔ اور اُنہی سے میری اولاد ہے" ۔

۳۹۵ ح ۵۳ حضرت خدیجہؓ پر خدا اور جبرئیل کا سلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبرئیلؑ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور اُنہوں نے آپ سے کہا۔ کہ یہ خدیجہؓ آپ کے پاس آرہی ہے۔ اُن کے ہمراہ ایک ظرف ہے جس میں نانِ خورش ہے۔ یا کوئی پینے کی چیز ہے۔ پس جب وہ آپ کے پاس آجائیں۔ تو آپ انہیں اُنکے پروردگار کی طرف سے سلام کہہ دیجئے۔ اور میری طرف سے بھی۔ اور اُنہیں جنت میں ایک موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے۔ جسمیں نہ شور ہوگا نہ تکلیف ۔

۳۹۶ ح ۵۴ آنحضرتؐ کا خدیجہؓ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (ایکمرتبہ) ہالہ بنت خویلد نے جو خدیجہؓ کی بہن تھیں۔

کی یاد میں پڑ جانا

خُوَیْلِدٍ اُخْتُ خَدِیْجَةَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِیْجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِکَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھَالَۃَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْکُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَیْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَیْنِ ھَلَکَتْ فِی الدَّھْرِ قَدْ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ خَیْرًا مِنْھَا ۔

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ تو حضور کو خدیجہؓ کا اجازت مانگنا یاد آگیا۔ پس ابن حجر سے اماسے رنج کے اہل گئے۔ پھر آپ نے فرمایا۔" بارِ خدایا یہ تو ہالہ ہے" حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ اس پر مجھے رشک آیا۔ اور میں نے عرض کی۔ آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک سرخ مُنہ والی بڑھیا کا کیا ذکر کرتے ہیں حالانکہ مُدتیں ہوئیں وہ مر گئی۔ اور اس کے بدلے میں اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بی بی عنایت فرمائی ہے ۔

٣٩٧ ح ٥٥

ہند بنت عتبہ کا اظہار ایمان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ جَاءَتْ ھِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا کَانَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ مِنْ اَھْلِ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّذِلُّوْا مِنْ اَھْلِ خِبَائِکَ ثُمَّ مَا اَصْبَحَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ مِنْ اَھْلِ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّعِزُّوْا مِنْ اَھْلِ خِبَائِکَ قَالَ وَاَیْضًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ وَبَاقِی الْحَدِیْثِ قَدْ تَقَدَّمَ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ آئیں۔ اور انہوں نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! (جب میں کافر تھی۔ تو) کسی خاندان کی ذلت مجھے آپ کے خاندان کی ذلت سے زیادہ پسند نہیں تھی بعد اس کے اب رُوئے زمین پر کسی خاندان کی عزت مجھے آپ کے خاندان کی عزت سے زیادہ مطلوب نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔" واقعی قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے"۔ باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے ۔

٣٩٨ ح ٥٦

غیر اللہ ذبیحہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَ زَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) زید بن عمرو بن نفیل سے (مقام) بلدح کی بستی میں ملے۔ قبل اس کے کہ آپ پر وحی نازل ہو۔ مگر جب نبی صلے

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَحْیُ فَقُدِّمَتْ
اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سُفْرَۃٌ فَاَبٰی اَنْ یَّأْکُلَ مِنْھَا
ثُمَّ قَالَ زَیْدٌ اِنِّیْ لَسْتُ اٰکُلُ
مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰی اَنْصَابِکُمْ
وَلَا اٰکُلُ اِلَّا مَا ذُکِرَ اسْمُ اللہِ
عَلَیْہِ وَاَنَّ زَیْدَ ابْنَ عَمْرٍو
کَانَ یَعِیْبُ عَلٰی قُرَیْشٍ
ذَبَائِحَھُمْ وَیَقُوْلُ الشَّاۃُ خَلَقَھَا
اللہُ وَاَنْزَلَ لَھَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ
وَاَنْبَتَ لَھَا مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ
تَذْبَحُوْنَھَا عَلٰی غَیْرِ اسْمِ اللہِ
اِنْکَارًا لِذٰلِکَ وَاِعْظَامًا لَہٗ ٭

وَعَنْہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَلَا مَنْ کَانَ حَالِفًا
فَلَا یَحْلِفُ اِلَّا بِاللہِ فَکَانَتْ
قُرَیْشٌ تَحْلِفُ بِاٰبَائِھَا فَقَالَ
لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ ٭

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ
عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ
قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ ع
اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللہَ بَاطِلٌ
وَکَادَ اُمَیَّۃُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ ٭

اللہ علیہ وسلم کے سامنے دسترخوان پیش کیا گیا۔
تو آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔
پھر زید کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو زید نے
کہا۔ میں وہ چیزیں نہیں کھاتا۔ جو تم اپنے
بُتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو صرف
وہی چیز کھاتا ہوں۔ جس پر (بوقتِ ذبح)
اللہ کا نام لیا جائے۔ اور زید بن عمرو قریش
کے ذبیحہ کو بُرا سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے
بکری کو اللہ نے پیدا کیا۔ اور اُسی نے اس
کے لئے آسمان سے پانی برسایا۔ اور اپنی
زمین میں سے گھاس پیدا کی۔ پھر تم اسے
کسی غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو؟ اس
بات کو وہ بُرا اور بہت بُرا سمجھتے تھے ٭

۳۹۹
ج ۵۷
خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا مناسب نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔
"جو شخص قسم کھانا چاہے۔ تو وہ خدا کے سوا
کسی کی قسم نہ کھائے۔" قریش اپنے باپ دادا
کی قسم کھایا کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا۔ "تم
اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ" ٭

۴۰۰
ج ۵۸
لبید کے اشعار میں سے ایک قول کی صداقت کی گواہی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سب سے
سچی بات جو کسی شاعر نے کہی۔ لبید کا یہ قول
ہے۔ کہ "آگاہ رہو۔ خدا کے سوا ہر چیز
باطل ہے۔" اور امیہ بن صلت تو قریب تھا
کہ مسلمان ہو جائے ٭

بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا

آنحضرت کا نسب نامہ

(نسب آنحضرت صلعم)

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ
محمد صلی اللہ صلعم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف

بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ
بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن

غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ
غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن

خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ
خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن

مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ
معد بن عدنان

ج ۱ ۱۸۰ — بعثت رسالت و ہجرت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں وحی نازل ہوئی۔ پھر آپ تیرہ برس مکہ میں رہے۔ بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ملا۔ تو آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اور آپ وہاں دس برس رہے۔ بعد اس کے آپنے وفات پائی ۔

ج ۱۰ ۳۰۲ — عقبہ کی ایذا رسانی

عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ سُئِلَ عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا گیا۔ کہ سب سے زیادہ سخت بات کون تھی۔ جو مشرکوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ الْآيَةَ ۔

کی؟ اُنہوں نے کہا ۔ (ایک دن) جبکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حطیم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے ۔ عقبہ بن ابی معیط نے آکر اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال دی ۔ اور بہت زور سے آپ کا گلا گھونٹا ۔ جس پر ابو بکرؓ نے سامنے ہو کر اُس کے دونو شانے پکڑ لئے ۔ اور اُسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہٹا دیا! اور کہا ۔ کیا تم ایسے شخص کو قتل کئے دیتے ہو جو کہتا ہے ۔ کہ میرا پروردگار اللہ ہے؟ (الآیہ) ۔

ح ۴۰۳ — جنوں کا قرآن سُننا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ إِنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جنوں کی اطلاع کس نے دی تھی؟ جس روز اُنہوں نے قرآن سُنا ۔ تو اُنہوں نے کہا ۔ درخت نے آپ کو اطلاع دی تھی ۔

ح ۴۰۴ — آنحضرت صلعم کی خدمت میں جنوں کی حاضری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ تَقَدَّمَتْ فِي كِتَابِ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ۔ فَقَوْلُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُوْنِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعَامًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ وہ (ایک دن) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک برتن آپ کے وضو اور طہارت کے لئے اُٹھائے ہوئے جا رہے تھے ۔ (اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے ۔ مگر اس روایت میں اس قدر زیادہ ہے ۔ کہ آپ نے فرمایا" میرے پاس شہر نصیبین کے جن آئے تھے ۔ اور وہ کیا عمدہ جن تھے ۔ اُنہوں نے مجھ سے زادِ راہ کی خواہش کی ۔ تو مَیں نے اللہ سے دُعا کی" کہ جس ہڈی یا لید پر ان کا گزر ہو ۔ اس پر وہ کھانا پائیں" ۔

ح ۴۰۵

عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ

حضرت امِّ خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا

آنحضرت صلعم کا نقشین کپڑے کو پسند فرمانا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَدِمْتُ مِنَ الْحَبَشَۃِ وَاَنَا جُوَیْرِیَۃٌ فَکَسَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمِیْصَۃً لَّہَا اَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِیَدِہٖ وَیَقُوْلُ سَنَاہُ سَنَاہُ ٭

کہتی ہیں۔ کہ میں حبشہ سے (مدینہ) آئی۔ تو اس وقت میں لڑکی تھی۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک چادر اوڑھنے کو دی۔ جس میں نقش تھے۔ پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُن نقوش پر اپنا ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور فرماتے تھے "کیا اچھے ہیں کیا اچھے ہیں" ٭

حج ابوطالب کو آنحضرت کی حمایت کا فائدہ

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَغْنَیْتَ عَنْ عَمِّکَ فَاِنَّہٗ کَانَ یَحُوْطُکَ وَیَغْضَبُ لَکَ قَالَ ہُوَ فِیْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ وَلَوْلَا اَنَا لَکَانَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ٭

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپنے اپنے چچا (ابوطالب) کو کچھ نفع پہنچایا۔ جو آپ کی حمایت کیا کرتے تھے۔ اور آپ کیلئے غصہ ہُوا کرتے تھے۔ آپنے فرمایا "وہ درمیانی درجہ (ٹخنوں تک) آگ میں ہیں۔ اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کے نیچے والے طبقے میں ہوتے" ٭

حج ابوطالب کیلئے آنحضرت کی شفاعت کا فائدہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذُکِرَ عِنْدَہٗ عَمُّہٗ فَقَالَ لَعَلَّہٗ تَنْفَعُہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُجْعَلُ فِیْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ یَبْلُغُ کَعْبَیْہِ یَغْلِیْ مِنْہُ دِمَاغُہٗ ٭

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ جب آپ کے سامنے آپکے چچا ابوطالب کا ذکر کیا۔ تو آپنے فرمایا "امید ہے۔ قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کچھ فائدہ دیگی۔ یعنی انہیں درمیانی درجے میں کردیگی۔ ایسے کہ آگ اُنکے ٹخنوں تک پہنچے گی مگر اس سے بھی اُن کا دماغ اُبلنے لگیگا" ٭

حَدِيْثُ الْاِسْرَاءِ وَالْمِعْرَاجِ

معراج اور اسراء کا بیان

٤٠٨
ج ١
ابوجہل وغیرہ کی تکذیب

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ ۞

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ ”جب قریش نے (معراج کی بابت) میری تکذیب کی تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا۔ اور اللہ نے بیت المقدس کو میرے لئے ظاہر کر دیا۔ بس میں ان لوگوں کو اُن کی نشانیاں بتانے لگا۔ اور میں اسے دیکھ رہا تھا“۔

٤٠٩
ج ٢
آنحضرت صلعم کا آسمان پر انبیاء سے ملاقی ہونا۔ اور تبدیلی احکام نماز

عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقَالَ الرَّاوِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اس شب کی کیفیت بیان کی۔ جس میں آپ کو معراج ہوئی تھی۔ اور فرمایا ”اس حال میں کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا۔ اور کبھی وہ کہتے تھے۔ کہ حجر میں تھا۔ کہ یکایک میرے پاس ایک آنیوالا آیا۔ اور اُس نے (میرا سینہ) یہاں سے لیکر یہاں تک چاک کر ڈالا۔ (راوی کہتا ہے یعنی حلقوم سے لیکر زیر ناف تک) پھر اُس نے میرا دل نکالا۔ بعد ازاں میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا۔ جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اور میرا دل دھویا گیا۔ اور پھر اُسے

ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ
أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ
وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ قَالَ
الرَّاوِي وَهُوَ الْبُرَاقُ يَضَعُ
خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ
فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي
جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ
الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَ
مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَ
قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ
جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هٰذَا
أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ
مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي
حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى
وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ
قَالَ هٰذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ

ایمان سے بھر گیا۔ بعد اسکے (اپنی جگہ) رکھ
دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا۔
جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا۔
اور وہ سفید رنگ کا تھا۔ راوی کہتا ہے
کہ وہ بُراق تھا! اور وہ اپنا قدم منتہائے
نظر پر رکھتا تھا۔ میں اس پر سوار ہُوا پھر
جبرئیلؑ مجھے لے چلے۔ یہانتک کہ آسمانِ
دنیا پر پہنچے۔ اور اُنہوں نے اس کا دروازہ
کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟ اُنہوں
نے کہا۔ جبرئیلؑ۔ پوچھا گیا۔ تمہارے ہمراہ
کون ہے؟ اُنہوں نے کہا۔ محمد (صلے اللہ
علیہ وسلم) پوچھا گیا۔ بُلائے گئے ہیں؟
کہا۔ ہاں۔ جواب ملا۔ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا۔
جب میں وہاں پہنچا۔ تو آدمؑ ملے اور جبرئیلؑ
نے بتایا۔ کہ آپ کے باپ آدمؑ ہیں انہیں
سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا۔ تو انہوں
نے سلام کا جواب دیا۔ اور کہا۔ مَرْحَبًا
بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
بعد اسکے جبرئیلؑ مجھے اوپر لے چڑھے حتیٰ
کہ دوسرے آسمان پر پہنچے۔ اور اسکا دروازہ
کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟ اُنہوں
نے کہا۔ جبرئیلؑ۔ پوچھا گیا۔ تمہارے ہمراہ
کون ہے؟ اُنہوں نے کہا۔ محمد (صلے اللہ
علیہ وسلم) پوچھا گیا۔ کیا وہ بُلائے گئے ہیں؟
اُنہوں نے کہا۔ ہاں۔ اُس نے کہا مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ۔ اور دروازہ کھول

عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ
قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ
بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَ
قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ قَالَ
هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ
بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا إِدْرِيْسُ
قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

دیا۔ جب میں وہاں پہنچا۔ تو یحییٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) ملے۔ اور وہ دونو خالہ زاد بھائی تھے جبرئیلؑ نے کہا۔ یہ یحییٰ اور عیسےٰ ہیں۔ ان کو سلام کیجئے۔ چنانچہ میں نے سلام کیا۔ اور ان دونو نے سلام کا جواب دیا۔ اور کہا۔ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ پھر جبرئیلؑ مجھے تیسرے آسمان پر چڑھا لے گئے۔ اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا گیا۔ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرئیل پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ اُس نے بھی کہا۔ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ۔ اور دروازہ کھول دیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو یوسف (علیہ السلام) ملے جبرئیلؑ نے کہا۔ یہ یوسف ہیں۔ ان کو سلام کیجئے۔ مَیں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دے کر کہا۔ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ پھر جبرئیلؑ مجھے چوتھے آسمان پر لے چڑھے۔ اور دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا گیا۔ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا جبرئیلؑ پوچھا گیا۔ تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں۔ اس نے کہا۔ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ۔ اور دروازہ کھول دیا۔ جب میں وہاں پہنچا۔ تو ادریسؑ ملے۔ جبرئیلؑ

ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى
السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَإِذَا هٰرُوْنُ قَالَ هٰذَا
هٰرُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ
بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَإِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا
مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ
مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا

نے کہا۔ یہ ادریس ہیں۔ ان کو سلام کیجئے
میں نے ان کو سلام کیا۔ تو انہوں نے سلام
کا جواب دیکر کہا۔ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ پھر جبرئیل مجھے پانچویں
آسمان پر لے چڑھے۔ اور دروازہ کھٹکھٹایا
پوچھا گیا۔ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرئیل
پوچھا گیا۔ تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں
نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا۔
کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا۔
ہاں۔ اس نے کہا۔ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ۔ (پس دروازہ کھلنے پر) جب
میں وہاں پہنچا۔ تو ہارون علیہ السلام ملے۔
جبرائیل نے کہا۔ یہ ہارون ہیں۔ انہیں سلام
کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ تو انہوں نے
بھی سلام کا جواب دیکر کہا۔ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ پھر جبرئیل
مجھے چھٹے آسمان تک لے پہنچے۔ اور اسکا
دروازہ کھلوایا۔ تو پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں
نے کہا۔ جبرئیل۔ پوچھا گیا۔ تمہارے ہمراہ
کون ہے؟ انہوں نے کہا۔ محمد (صلے اللہ
علیہ وسلم) پوچھا گیا۔ کیا وہ بلائے گئے ہیں
انہوں نے کہا۔ ہاں! اس نے کہا۔ مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ۔ جب میں وہاں پہنچا
تو موسٰے ملے۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ موسٰے
ہیں۔ ان کو سلام کیجئے۔ میں نے ان کو سلام
کیا۔ اور انہوں نے بھی سلام کا جواب دیکر
کہا۔ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ

فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا
يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ
غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ
مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ
أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى
السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ
جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ
هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ
قَالَ هٰذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَ
النَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ
لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا
مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا
مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ
هٰذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا
أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا
هٰذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا
الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ

الصالح۔ میں آگے بڑھا۔ تو وہ رونے لگے
پوچھا گیا آپ روتے کیوں ہیں؟ تو انہوں نے
کہا۔ میں اس لئے روتا ہوں۔ کہ میرے بعد
ایک لڑکا مبعوث کیا گیا جس کی امت کے لوگ
میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے
پھر جبرئیل مجھے ساتویں آسمان پر لے گئے
اور اسکا دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو پوچھا گیا۔
کون ہے؟ انہوں نے کہا۔ جبرئیل۔ پوچھا
گیا۔ تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا
محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا۔ وہ بلائے
گئے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ ہاں! اسنے کہا۔
مرحبا بہ فنعم المجیء جاء۔ پھر
جب میں وہاں پہنچا۔ تو ابراہیمؑ سے ملے۔
جبرئیل نے کہا۔ یہ آپکے باپ ہیں۔ ان کو
سلام کیجئے۔ پس میں نے ان کو سلام کیا۔
انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا
بالابن الصالح والنبی الصالح۔
پھر میں سدرۃ المنتہے پر چڑھایا گیا۔ تو اس
کے پھل (مقام) ہجر کے مٹکوں کی مثل تھے
اور اس کے پتّے ہاتھی کے کانوں کی مانند
تھے۔ جبرئیل نے کہا۔ یہ سدرۃ المنتہے ہے
اور وہاں چار نہریں تھیں۔ دو پوشیدہ اور دو ظاہر
میں نے پوچھا۔ اے جبرئیل! یہ نہریں کیسی ہیں؟
انہوں نے کہا۔ جو پوشیدہ ہیں۔ وہ جنت کی
نہریں ہیں۔ اور جو بظاہر ہیں۔ وہ نیل اور فرات
ہیں۔ پھر بیت المعمور میرے سامنے ظاہر کیا
گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ اس میں ہر روز

وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَ
الْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ
الْمَعْمُورُ فَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ
يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ
أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ
مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ
فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ
الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ
ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ
خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ
فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسٰى فَقَالَ
بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ
بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ
قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ
خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ
وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ
فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ
التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ
مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي
عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى
فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ
إِلَى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ

ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ بعد ازاں
مجھے ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا
اور ایک شہد کا پیش کیا گیا۔ (جن میں سے)
میں نے دودھ کو لے لیا۔ جبرئیل نے کہا۔
یہی فطرت ہے آپ اور آپ کی امت اسی پر
رہیگی۔ اور بعد ازاں مجھ پر ہر روز پچاس نمازیں
فرض کی گئیں۔ جب میں لوٹا تو موسٰے پر میرا
گذر ہوا۔ تو اُنہوں نے پوچھا۔ آپ کو کیا
حکم دیا گیا ہے۔ میں نے کہا۔ مجھے ہر روز پچاس
نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ موسٰے نے کہا۔
آپ کی امت ہر روز پچاس نمازیں نہیں پڑھ
سکتی۔ اور میں نے خدا کی قسم آپ سے پہلے لوگوں
کا تجربہ کیا ہے۔ اور بنی اسرائیل کے ساتھ
بہت سخت برتاؤ کیا ہے۔ پس آپ اپنے
پروردگار کے پاس لوٹ جائیے۔ اور اپنی
امت کیلئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔
چنانچہ میں لوٹ گیا۔ اور اللہ نے مجھے دس
نمازیں معاف کردیں۔ پھر میں موسٰے کے پاس
لوٹ کر آیا۔ تو اُنہوں نے ویسا ہی کہا میں پھر
لوٹ گیا۔ اور اللہ نے (پھر) مجھے دس نمازیں
معاف کردیں۔ پھر میں موسٰے کے پاس لوٹ
کر آیا۔ تو اُنہوں نے ویسا ہی کہا۔ چنانچہ میں
(پھر) لوٹ گیا۔ پھر مجھے دس نمازیں معاف
ہوئیں۔ پھر میں موسٰے کے پاس لوٹ گیا۔ تو
اُنہوں نے ویسا ہی کہا۔ چنانچہ میں لوٹ گیا
تو مجھے ہر روز دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر
میں لوٹا۔ تو موسٰے نے ویسا ہی کہا۔ میں پھر

فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا
فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ
مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ
بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ
إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَ
أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ
قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ
وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ
الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى
رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ
لِأُمَّتِكَ قُلْتُ سَأَلْتُ رَبِّيْ
حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ أَرْضٰى
وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ
نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ
وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَقَدْ
تَقَدَّمَ حَدِيْثُ الْإِسْرَاءِ
عَنْ أَنَسٍ أَوَّلَ كِتَابِ الصَّلٰوةِ
وَفِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَا
لَيْسَ فِي الْآخَرِ ٭

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى
وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ
أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

لوٹ گیا۔ تو مجھے ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا
گیا۔ پھر میں موسےٰ کے پاس لوٹ کر آیا۔ تو
اُنھوں نے پوچھا۔ کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا
گیا ہے۔ میں نے کہا۔ ہر روز پانچ نمازوں
کا حکم دیا گیا ہے۔ اُنھوں نے کہا۔ آپ کی
امت ہر روز پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکتی
اور بیشک میں نے آپسے پہلے لوگوں کا
تجربہ کیا ہے۔ اور بنی اسرائیل کے ساتھ
بہت سخت برتاؤ کیا ہے۔ پس آپ اپنے
پروردگار کے پاس لوٹ جائیے۔ اور اپنی
امت کیلئے تخفیف کی درخواست کیجئے
میں نے جواب دیا۔ میں نے اپنے پروردگار
سے (کئی مرتبہ) درخواست کی ہے۔ اور
اب مجھے شرم آتی ہے۔ اسلئے میں راضی
ہوں۔ اور اسکے حکم کو تسلیم کرتا ہوں۔ حضرت
فرماتے ہیں۔ جب میں آگے بڑھا تو ایک
منادی نے آواز دی۔ کہ مَیں نے اپنا حکم
جاری کردیا۔ اور اپنے بندوں سے تخفیف
کردی۔ (حدیث معراج شریف شروع
کتاب الصلاۃ (کے ذکر میں) بروایت انسؓ
لکھی گئی ہے۔ مگر یہاں مالکؓ کی روایت
اس لئے درج کی ہے۔ کہ بعض باتیں
نہیں ملتیں) ٭

حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالےٰ کے
قول وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ أَرَيْنَاكَ
إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ۔ (اور وہ خواب جو ہم نے
تمہیں دکھایا۔ صرف لوگوں کی آزمائش کیلئے تھا) کی

۲۱۰
ع ۳
ابن عباسؓ کا
معراج کو خواب
سمجھنا

قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ
أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى
بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ
الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ هِيَ
شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ٭

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ
سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي
الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ
فَتَمَرَّقَ شَعْرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً
فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَ
إِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي
صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا
لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ
بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى
بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأَنْهَجُ حَتَّى
سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي ثُمَّ
أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ
بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ
أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ
عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى
خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي
إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ

تفسیر میں منقول ہے۔ کہ اُنہوں نے کہا یہ آنکھ کی
رویت تھی۔ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس
رات میں دکھائی گئی تھی۔ جس شب میں آپ کو
بیت المقدس تک سیر کرائی گئی۔ اور حضرت
ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ شجرۂ ملعونہ قرآن میں
ہے۔ اور تھوہر کا درخت ہے ٭

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں
کہ جب مجھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
نکاح کیا۔ تو میں چھ برس کی تھی۔ پھر ہم
مدینہ میں آئے۔ اور بنی حارث بن خزرج کے
مکان میں اُترے۔ اور مجھے بخار آنے لگا۔
(اور اس شدت سے آیا کہ) اس نے میرے
بال گرا دیئے۔ پھر میرے پاس میری والدہ
ام رومان آئیں۔ اور میں کھیل میں مشغول تھی
اور میرے ساتھ میری چند ہمنشین لڑکیاں
تھیں۔ میری ماں نے مجھے پکارا۔ تو میں اُن
کے پاس چلی گئی۔ میں نہ جانتی تھی کہ وہ
مجھے کیوں بلاتی ہے۔ پس اُنہوں نے میرا
ہاتھ پکڑ لیا۔ اور مجھے ایک گھر کے دروازے
پر کھڑا کر دیا۔ میرا سانس (اسوقت) پھول
رہا تھا۔ یہاں تک کہ جب میرا دم درست ہوا
تو میں نے کچھ پانی لے کر اپنے منہ اور سر پر
ڈالا۔ پھر میری والدہ نے مجھے گھر کے اندر
داخل کیا۔ تو اس گھر میں چند انصاری خواتین
تھیں۔ اُنہوں نے کہا۔ خیر و برکت کیساتھ
اور عمدہ فال کے ساتھ آؤ۔ پھر میری ماں
نے مجھے اُن کے حوالے کر دیا۔ اُنہوں نے

حضرت عائشہ رضؓ کا ایام طفولیت میں خواتین انصاری نے خیر مقدم و سنگار کیا

يَرُعُنِيْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَاَسْلَمَتْنِيْ اِلَيْهِ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ ۔

میرا بناؤ سنگار کیا۔ پس یکایک دوپہر کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پس میری ماں نے مجھے آپ کے سپرد کر دیا اور اس وقت میں نو برس کی تھی ۔

ح ۵ ۴۱۲
آنحضرت صلعم کا قبل نکاح عائشہ رض صدیقہ کو خواب میں دو مرتبہ دیکھنا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اَرٰى اَنَّكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ وَيُقَالُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْهَا فَاِذَا هِيَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے تمہیں خواب میں دو مرتبہ دیکھا۔ میں نے یہ دیکھا۔ کہ تم ایک حریر کے ٹکڑے میں ہو اور ایک شخص مجھ سے کہتا ہے۔ کہ یہ آپ کی بی بی ہیں۔ میں نے اس کپڑے کو ہٹایا تو دیکھا کہ تم ہو۔ پھر میں نے کہا۔ کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے۔ تو وہ اسے پورا کریگا" ۔

هِجْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ رض اِلَى الْمَدِيْنَةِ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کی طرف ہجرت کرنا

ح ۱ ۴۱۳
ہجرت کے واقعات اور اُسکے آثار

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں۔ کہ میں نے اپنے ہوش میں اپنے ماں باپ کو یہی دیکھا۔ کہ وہ دین حق کی پیروی کرتے تھے۔ اور ہم پر کوئی دن نہ گزرتا تھا۔ کہ دونو وقت صبح و شام رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نہ آتے ہوں۔ پھر جب مسلمانوں کو تکلیف دی جانے لگی۔ تو ابو بکر رض بارادۂ ہجرت حبش کی طرف چلے۔ یہانتک کہ جب (مقام) برک الغماد

خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ
اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ
بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ
الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ
فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ
فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ
قَوْمِيْ فَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي
الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّيْ فَقَالَ ابْنُ
الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ لَا
يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ اِنَّكَ
تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ
الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي
الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى
نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ
جَارٌ اَرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ
مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ
ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِيْ اَشْرَافِ
قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا
بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا
يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا
يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ
الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ
وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ
عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ
تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ
الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ

میں پہنچے۔ تو انہیں ابن دغنہ ملا۔ اور وہ (قبیلہ)
قارہ کا سردار تھا۔ اُس نے پوچھا۔ اے
ابوبکرؓ کہاں جاتے ہو؟ اُنہوں نے کہا۔
مجھے میری قوم نے نکالدیا ہے۔ لہذا میں
چاہتا ہوں۔ کہ زمین میں سیاحی کروں اور
اپنے پروردگار کی عبادت کروں۔ ابن دغنہ
نے کہا۔ اے ابوبکرؓ تمہارے جیسا آدمی
نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے۔
کیونکہ تم ثواب کماتے ہو۔ عزیزوں کے ساتھ
سلوک کرتے ہو۔ اور (بیکسوں کی) کفالت
کرتے ہو۔ اور مہمان کی مہمانداری کرتے ہو
اور راہِ حق میں جو مصائب کسی کو پہنچیں تم
اُسکی اعانت کرتے ہو۔ میں تمہارا حامی ہوں
تم لوٹ چلو۔ اور اپنے ہی شہر میں (رہ کر)
اپنے پروردگار کی عبادت کرو چنانچہ ابوبکر
لوٹ آئے۔ اور ابن دغنہ بھی اُنکے ہمراہ
چلا۔ پھر ابن دغنہ نے رات کو سارے
اشرافِ قریش میں چکر لگایا۔ اور اُن سے کہا
کہ ابوبکرؓ جیسا شخص نہ نکل سکتا ہے نہ نکالا
جا سکتا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالے دیتے
ہو۔ جو ثواب کماتا ہے اور عزیزوں کیساتھ
سلوک کرتا ہے۔ اور بیکسوں کی کفالت
کرتا ہے۔ اور اگر (کسی کو راہِ) حق میں مصائب
پہنچیں۔ تو اُسکی اعانت کرتا ہے۔ اور
مہمان کی مہمانداری کرتا ہے۔ اس پر قریش
نے ابن دغنہ کی امان کا انکار نہ کیا۔ اور
اس سے کہا کہ تم ابوبکرؓ سے کہہ دو کہ وہ

مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهٗ
فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَأْ
مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ
وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰى
اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا
فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ
بَكْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ
يَعْبُدُ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ
بِصَلَاتِهٖ وَلَا يَقْرَأُ فِيْ غَيْرِ
دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ
فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَ
كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ
وَاَبْنَاءُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَ
يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ
رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ
اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاَفْزَعَ
ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ
الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا
اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ
بِجِوَارِكَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهٗ
فِيْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ
فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ
فَاَعْلَنَ الصَّلٰوةَ وَالْقِرَاءَةَ فِيْهِ
وَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَفْتِنَ
نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَانْهَهٗ فَاِنْ

اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کر لیا
کریں۔ اور وہیں نماز پڑھا کریں۔ اور جو چاہیں
پڑھیں۔ مگر ہمیں اسکے ساتھ ایذا نہ دیں۔
اور اس کا اعلان نہ کریں۔ کیونکہ ہمیں خوف
ہے کہ ہماری عورتیں اور ہمارے بچے پھنس
جائینگے۔ پس یہی ابن دغنہ نے ابوبکرؓ سے
کہہ دیا۔ تو حضرت ابوبکرؓ چند دنوں تک
اسی پر قائم رہے یعنی اپنے گھر میں ہی اپنے
پروردگار کی عبادت کرتے اور اپنی نماز کا
اعلان نہ کرتے تھے۔ اور اپنے گھر کے سوا و
کہیں قرآن نہ پڑھتے۔ مگر ابوبکرؓ کے دل میں
جو خیال آیا۔ تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے
ایک مسجد بنائی۔ اور اس میں نماز اور قرآن
پڑھنے لگے مشرکوں کی عورتیں اور لڑکے
بکثرت انکے پاس جمع ہو جاتے۔ اور خوش ہو کر
ابوبکرؓ کی طرف دیکھتے۔ چونکہ ابوبکرؓ بہت
رونے والے آدمی تھے۔ تو ان کو اپنی آنکھوں
پر قابو نہ رہتا تھا۔ اس بات نے مشرکین
قریش کو خوف دلایا۔ اور انہوں نے ابن دغنہ
کو بلا بھیجا۔ ابن دغنہ ان کے پاس گیا۔ تو
انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے ابوبکرؓ کو تمہاری وجہ
سے اس شرط پر امان دی تھی۔ کہ وہ اپنے گھر
میں اپنے پروردگار کی عبادت کر لیا کریں۔
مگر وہ اس سے بڑھ گئے۔ اور اپنے گھر کے
سامنے ایک مسجد بنا لی ہے۔ جس میں علانیہ
نماز اور قرآن پڑھتے ہیں۔ اور اس سے
ہمیں خوف ہے۔ کہ ہماری عورتیں اور بچے

احبّ ان یقتصر علی ان یعبد
ربّه فی داره فعل وان ابی الّا
ان یعلن بذلک فسله ان یردّ
الیک ذمّتک فانّا قد
کرهنا ان نخفرک ولسنا
مقرّین لابی بکر الاستعلان
قالت عائشة فاتی ابن الدّغنة
الی ابی بکر فقال قد علمت
الّذی عاقدت لک علیه فامّا
ان تقتصر علی ذلک وامّا
ان ترجع الیّ ذمّتی فانّی
لا احبّ ان تسمع العرب انّی
اخفرت فی رجل عقدت
له فقال ابو بکر فانّی اردّ
الیک جوارک وارضی بجوار
الله عزّ وجلّ والنّبیّ صلّی
الله علیه وسلّم یومئذ
بمکّة فقال النّبیّ صلّی الله
علیه وسلّم للمسلمین انّی
اریت دار هجرتکم ذات نخل
بین لابتین وهما الحرّتان
فهاجر من هاجر قبل
المدینة ورجع عامّة من
کان هاجر بارض الحبشة الی
المدینة وتجهّز ابو بکر قبل
المدینة فقال له رسول الله
صلّی الله علیه وسلّم علی

پھنس جائینگے۔ تم ان کو منع کر دو۔ اگر وہ یہ
بات کو منظور کریں۔ کہ اپنے گھر میں اپنے
پروردگار کی عبادت کریں۔ اور اگر وہ اس فعل کو
علانیہ کرینگے۔ تو تم اُن سے کہدو کہ
تمہاری امان تمہاری طرف واپس ہے۔ کیونکہ
ہمیں گوارا نہیں۔ کہ تمہاری بات ضائع کریں
اور ہم ابوبکرؓ کے اس اعلان کو قائم نہ رہنے
دینگے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ ابن
دغنہ ابوبکرؓ کے پاس آیا۔ اور کہا تمہیں معلوم
ہے۔ کہ میں نے تم سے کس بات پر معاہدہ
کیا تھا۔ پس یا تو تم اس پر قائم رہو یا میری
امان مجھے واپس کر دو۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا
کہ اہل عرب سُنیں۔ کہ میں نے ایک شخص
سے معاہدہ کیا تھا۔ اور پھر اُسکی نسبت میری
بات ضائع کر دی گئی۔ اس پر ابوبکرؓ نے
کہا۔ کہ میں تیری امان تجھے واپس کرتا ہوں
اور میں (صرف) اللہ کی امان پر راضی ہوں
نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ میں تھے
پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے
فرمایا۔ کہ مجھے (خواب میں) تمہاری ہجرت
کا مقام دکھایا گیا ہے۔ اسمیں چھوہارے
کے درخت ہیں دو سنگستانوں کے درمیان
ہیں۔ پس یہ سُنکر جسنے ہجرت کی اُس نے
مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اور اکثر وہ لوگ
جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔
مدینہ میں لوٹ آئے۔ اور ابوبکرؓ نے بھی
مدینہ کی تیاری کی۔ تو اُن سے رسول خدا

رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ
لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو
ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ
نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ
رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ
السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ
أَشْهُرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا
نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ
أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ
قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هٰذَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ
يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللّٰهِ مَا
جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ
إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ
فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ
أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي
فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ٹھہر جاؤ۔ کہ
امید ہے مجھے بھی اجازت ملجائیگی" ابوبکرؓ
نے کہا۔ میرا باپ اور ماں آپ پر فدا ہو
جائے۔ کیا آپ کو اسکی امید ہے؟ آپنے
فرمایا "ہاں" اس پر ابوبکرؓ نے اپنے آپ کو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت
کیلئے روک لیا۔ اور دو اونٹنیوں کو جو اُن
کے پاس تھیں چار مہینے تک درخت سمر کے
پتے چرائے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ
ایک دن ہم ابوبکرؓ کے گھر میں دوپہر کے
وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک کہنے والے
نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا۔ یہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر چادر ڈالے
ہوئے (تشریف لا رہے ہیں) اور وہ ایسا
وقت تھا۔ کہ آپ کبھی اسوقت ہمارے
پاس نہ آئے تھے۔ ابوبکرؓ نے کہا۔ ان پر
میرے ماں باپ فدا ہو جائیں۔ خدا کی قسم
وہ اسوقت کسی ضرورت سے ہی آئے ہیں
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ پھر رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور
آپنے اجازت طلب کی۔ تو آپ کو اجازت
دیگئی۔ آپ اندر تشریف لائے اور ابوبکرؓ
سے فرمایا "جو لوگ تمہارے پاس ہوں
اُن کو ہٹا دو" ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول
اللہ! میرا باپ آپ پر فدا ہو۔ یہاں تو
صرف میرے گھر والے ہیں۔ آپنے فرمایا
"تو (سنو) مجھے ہجرت کی اجازت دے دی

الصُّحْبَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ
اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا
رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ
هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ
وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي
جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ
أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا
فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ
الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ
ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ ثُمَّ
لَحِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي
جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ
لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ
ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ
عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ
بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا
يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ
حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ
حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَ
يَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ

گئی۔ ابوبکرؓ نے کہا۔ یارسول اللہ! میرا
باپ آپ پر فدا ہو۔ (مجھے بھی) رفاقت
میں لیجئے گا! آپ نے فرمایا "ہاں"! ابوبکرؓ
نے عرض کی۔ میرا باپ آپ پر فدا ہو۔
تو پھر میری ان دو اونٹنیوں میں سے ایک
آپ لے لیجئے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا "ہم تو بقیمت لیں گے"
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ پھر ہم انہیں
بہت سرعت کیساتھ تیار کرنے لگے۔ ہم
نے دونو کیلئے ایک چمڑے کی تھیلی میں
کچھ ناشتا رکھدیا۔ اور اسماء بنت ابوبکرؓ
نے اپنے ازاربند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر
اس سے تھیلے کا منہ باندھدیا۔ اسی وجہ
سے ان کا نام ذات النطاقین رکھا گیا۔
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ کہ پھر رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ جبل ثور
کے غار میں جا چھپے۔ تین دن تک وہاں
چھپے رہے۔ عبداللہ بن ابوبکرؓ بھی شب
کو انہیں کے پاس رہتے تھے جو (اس
زمانے میں) ایک ذہین سمجھدار نوجوان تھے
یہ اخیر شب کو اندھیرے میں ان کے پاس
چل دیتے۔ اور صبح قریش کے ساتھ مکہ
میں اس طرح مل جاتے۔ جیسے شب بھر
وہیں رہے تھے۔ پھر جب وہ کوئی ایسی
بات سنتے جس سے اُن کے ساتھ فریب
کیا جاتا ہو۔ تو وہ اس کو یاد رکھتے۔ اندھیرا
ہونے پر اسکی خبر اُن دونو کے پاس لیجاتے

فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ
مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا
عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ
مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي
رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَ
رَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا
عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ
تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي
الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ
عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ
الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ
حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ
السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ
فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا
وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ
لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ
وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ
السَّوَاحِلِ قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ
جُعْشُمٍ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ
قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ

تھے۔ ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ بھی
اس طرح اُن کے پاس (بکریاں) چرایا کرتا
تھا۔ کہ جب کچھ رات گذر جاتی۔ تو وہ ان
بکریوں کو اُن کے پاس لے جاتا تھا۔ اور
وہ شب کو ان ہی بکریوں کا دودھ دہی
کھاتے۔ پھر صبح کو اندھیرے ہی میں ان
بکریوں کو ہانک لے جاتا۔ چنانچہ وہ ان
تین راتوں میں ہر رات ایسا ہی کرتا رہا۔
اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
نے قبیلۂ بنی دیل میں سے ایک شخص
مزدور مقرر کیا تھا۔ یہ بنی عبد بن عدی میں
سے تھا۔ اور بڑا واقف کار رہبر تھا۔ وہ
عاص بن وائل سہمی کا حلیف تھا۔ اور
کفار قریش کے دین پر تھا۔ پس ان دونو
نے اسے امین بناکر اپنی سواریاں اُسے
دیدیں۔ اور اس سے تین دن کے بعد یعنی
تیسرے دن کی صبح کو غار ثور پر ان دونو
سواریوں کے لئے آنے کا وعدہ لے لیا
چنانچہ ان سواریوں کے ہمراہ عامر بن فہیرہ
اور وہ رہبر چلتا رہا۔ اور اُس رہبر نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو دریا کے
کنارے راستے پر لگا دیا۔ سُراقہ بن جعشم
کہتا ہے۔ کہ ہمارے پاس کفار قریش کے
قاصد آئے۔ جو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم اور ابوبکرؓ کے بارے میں اس امر کا
اعلان دے رہے تھے۔ کہ اگر کوئی انہیں
قتل کردے یا گرفتار کر لائے۔ تو ہر ایک کے

فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ
مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ
إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى
قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ
يَا سُرَاقَةُ [۱] فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ
هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا
بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا
وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا
ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً
ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ
جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي
وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا
عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ
بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ
فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ وَ
خَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ
فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا
تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ
مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي
فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ
يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ
مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ
بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ
الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي
وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ
بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عوض میں سَو اونٹ ملینگے۔ پس اسی حال
میں کہ میں اپنی قوم بنی مُدلج کی مجالس میں
بیٹھا ہوا تھا۔ اُن میں سے ایک شخص آیا
اور ہمارے سامنے کھڑا ہوگیا۔ اور ہم بیٹھے
تھے۔ اُس نے کہا اے سُراقہ! بیشک
میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا
ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ وہ محمدؐ اور
اُن کے اصحاب ہیں۔ سُراقہ کہتا ہے۔
میں سمجھ گیا۔ کہ بیشک یہ وہی ہیں۔ مگر
میں نے (بہکانے کیلئے) اس سے کہدیا
کہ وہ نہ ہونگے۔ بلکہ تو نے فلاں فلاں شخص
کو دیکھا ہوگا۔ جو ابھی ہماری آنکھوں کے
سامنے سے گئے ہیں۔ پھر میں تھوڑی
دیر اس مجلس میں بیٹھ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔
اور گھر جاکر لونڈی کو حکم دیا۔ کہ میرا گھوڑا
لے کر باہر جائے۔ اور (میری سواری) کے
لئے ٹیلے کے پیچھے لیکر کھڑی رہے۔ پھر
میں نے اپنا نیزہ سنبھالا۔ اور کوٹھے سے
اُتر گیا۔ نیزے کی نوک زمین سے لگا دی
اور اُسکا اوپر کا حصہ جھکا دیا۔ یہانتک کہ
میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا۔ اور اُس پر
سوار ہوگیا۔ اور اُسے اُڑایا تاکہ مجھے جلد
پہنچا دے۔ مگر جب میں اُن سے قریب
ہوگیا۔ تو میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔
اور میں اس پر سے (نیچے) گر پڑا۔ تب میں
نے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور اس
میں سے تیر نکالکر فال لی۔ کہ میں ان لوگوں

۱ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهُ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ

وسلم وهو لا يلتفت و
ابو بكر يكثر الالتفات
ساخت يدا فرسي في الارض
حتى بلغتا الركبتين
فخررت عنها ثم زجرتها
فنهضت فلم تكد
تخرج يديها فلما استوت
قائمة اذا لاثر يديها
عثان ساطع في السماء
مثل الدخان فاستقسمت
بالازلام فخرج الذي
اكره فناديتهم بالامان
فوقفوا فركبت فرسي
حتى جئتهم ووقع في
نفسي حين لقيت ما لقيت
من الحبس عنهم ان سيظهر
امر رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت له ان
قومك قد جعلوا فيك
الدية واخبرتهم اخبار
ما يريد الناس بهم
وعرضت عليهم الزاد
والمتاع فلم يرزآني الا
ان قال اخف عنا فسألته
ان يكتب لي كتاب امن
فامر عامر بن فهيرة
فكتب في رقعة من اديم

کو نقصان پہنچا سکونگا یا نہیں؟ تو وہ بات
نکلی جسے میں برا سمجھتا تھا۔ مگر میں (پھر بھی)
اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اور تیروں کی
بات نہ مانی۔ چنانچہ میرا گھوڑا مجھے لے کر
قریب پہنچ گیا۔ یہاں تک کہ جب میں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کی
آواز سنی۔ آپ تو ادھر ادھر نہ دیکھتے تھے
مگر ابوبکرؓ ادھر ادھر بہت دیکھ رہے تھے
تو میرے گھوڑے کے اگلے پیر زمین میں
دھنس گئے۔ حتیٰ کہ گھٹنوں تک پہنچ گئے
اور میں اس کے اوپر سے گر پڑا۔ بعد ازاں
میں نے گھوڑے کو ڈانٹا۔ تو بہت مشکل
سے اس کے پیر نکلے۔ مگر جب وہ سیدھا
ہوا۔ تو اسکی وجہ سے بہت سا غبار دھوئیں
کی مثل آسمان تک چڑھ گیا۔ جسپر میں نے
پھر تیروں سے پانسہ لیا۔ تو (اب بھی) وہی
نکلا۔ جسکو میں برا جانتا تھا۔ آخر میں نے
انہیں امان کے ساتھ پکارا۔ اور وہ کھڑے
ہو گئے۔ تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر
ان کے پاس جا پہنچا۔ اور جب مجھے ان تک
پہنچنے میں یہ مصیبت پیش آئی۔ تو میرے
دل میں خیال آیا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کا کام غالب ہو جائیگا۔ چنانچہ میں نے
آپ سے بیان کیا۔ کہ آپ کی قوم نے آپ کی
بابت سو اونٹ مقرر کئے ہیں۔ اور پھر میں
نے ان سے وہ سب باتیں بیان کر دیں۔ جو
وہ لوگ آپکے ساتھ چاہتے تھے۔ پھر میں

ثُمَّ. مَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَ الزُّبَيْرَ
فِيْ رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا
تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ
فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيْضٍ وَسَمِعَ
الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا
يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ
فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ
حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا
يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوْا
انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى
بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِنْ
يَهُوْدَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ
لِاَمْرٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ مُبَيَّضِيْنَ
يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ
يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ
بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَا مَعْشَرَ
الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ
تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى
السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے اُن کے سامنے زادِ راہ اور سامان پیش
کیا۔ لیکن اُنہوں نے مجھ سے کچھ نہ لیا۔
اور نہ کچھ اور مانگا۔ بلکہ صرف یہ کہا۔ کہ
ہمارا حال پوشیدہ رکھنا۔ مَیں نے ان سے
درخواست کی۔ کہ میرے لئے ایک تحریر
امن لکھ دیں۔ تو عامر بن فہیرہ کو آپؐ نے
حکم دیا۔ جس نے مجھے ایک چمڑے کے
پُرزے پر لکھ دیا۔ بعد اس کے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم چلے گئے۔ اور راستے میں
آپ زبیرؓ سے ملے جو چند تاجر مسلمان سواروں
کے ساتھ تھے۔ اور شام سے لوٹے آ رہے
تھے۔ پس زبیرؓ نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکرؓ کو سفید کپڑے پہننے کے لئے
دیئے۔ (اُدھر) مدینہ میں مسلمانوں نے رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے مکّہ سے سفر کرنے کی
خبر سُنی۔ تو وہ ہر روز صبح کو (مقام) حرّہ تک
(پیشوائی کے لئے) آتے اور آپ کا انتظار
کرتے۔ یہانتک کہ اُنہیں دوپہر کی گرمی
واپس کر دیتی۔ انہی دنوں جبکہ ایک دن
وہ بہت انتظار کے بعد لوٹے آ رہے تھے۔
تو جب اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔ ایک یہودی
مدینہ کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلہ پر کوئی کام
دیکھنے کے لئے چڑھا۔ اور اُس نے رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحابؓ کو سفید
پوش دیکھا۔ کہ سراب ان سے چھپ گیا تھا
تو اس یہودی نے بے اختیار اپنی بلند آواز
سے پکارا۔ اے گروہ عرب! یہ تمہارا مقصود

بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّيْ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ

ہے جسکا تم انتظار کرتے تھے۔ پس سب مسلمان ہتھیار لے کر امنڈ پڑے۔ اور مقام حرہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشوائی کی۔ (جہاں سے آپ داہنی طرف چل پڑے۔ اور بنی عمرو بن عوف کے ہاں اُترے۔ وہ ربیع الاول کا مہینہ اور دوشنبہ کا دن تھا۔ اس جگہ ابوبکر رضؓ تو کھڑے ہو گئے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خاموشی سے بیٹھ گئے۔ پس انصار میں سے جنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تھا۔ وہ آتے تو ابوبکر رضؓ کو سلام کرتے۔ یہانتک کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر دھوپ آگئی۔ اور ابوبکر رضؓ نے کھڑے ہو کر آپکے اوپر اپنی چادر سے سایہ کر لیا۔ پس اسوقت لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچان گئے۔ (عرضیکہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دس دن سے کچھ اوپر بنی عمرو بن عوف کے ہاں رہے۔ اور آپ نے (وہیں) اُس مسجد کی بنا ڈالی۔ جس کی بنیاد تقوٰے پر ہے۔ اور اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز پڑھی۔ بعدازاں آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر آگے بڑھے۔ اور بہت لوگ آپ کے ہمرکاب چل رہے تھے۔ یہانتک کہ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹنی بیٹھ گئی۔ اور اسوقت وہاں کچھ مسلمان نماز پڑھ رہے

المسلمين وكان مربدا للتمر
لسهيل وسهل غلامين يتيمين
في حجر سعد بن زرارة فقال
رسول الله صلى الله عليه
وسلم حين بركت به
راحلته هذا ان شاء الله
المنزل ثم دعا رسول الله
صلى الله عليه وسلم الغلامين
فساومهما بالمربد ليتخذه
مسجدا فقالا بل نهبه
لك يا رسول الله فابى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان يقبله
منهما هبة حتى ابتاعه منهما
ثم بناه مسجدا وطفق رسول
الله صلى الله عليه وسلم ينقل
معهم اللبن في بنيانه و
يقول وهو ينقل اللبن ؎

هذا الحمال لا حمال خيبر
هذا ابر ربنا واطهر

ويقول ؎

ان الاجر اجر الآخرة
فارحم الانصار والمهاجرة

عن اسماء رضي الله
عنها انها حملت بعبد الله
بن الزبير قالت فخرجت
وانا متم فاتيت المدينة

تھے۔ اور وہ زمین سہیل اور سہل دو یتیم
بچوں کے چھوہارے کے درختوں کی تھی
یہ دونو یتیم بچے اسعد بن زرارہ کی تربیت
میں تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے جبکہ اونٹنی بیٹھ گئی۔ تو فرمایا "انشاء
اللہ ہمارا یہی مقام ہوگا" پھر آپ نے
ان دونو لڑکوں کو بلوایا۔ اور ان سے اس
زمین کی قیمت پوچھی۔ تاکہ آپ اسپر مسجد
بنائیں۔ ان دونو نے کہا۔ (ہم قیمت نہ
لینگے۔ بلکہ) ہم یا رسول اللہ یہ زمین آپ کو
ہبہ کردیتے ہیں۔ مگر رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہبہ لینا منظور نہ فرمایا۔ بلکہ
قیمت دیکر ان سے خریدلی۔ اور پھر اسپر
مسجد کی بنائے قائم کی۔ اور اس (مسجد) کے
بنانے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب
لوگوں کے ہمراہ اینٹیں اٹھا اٹھا کے لے
جاتے اور فرماتے جاتے تھے:۔

"یہ بوجھ اٹھانا باعث ثواب ہے۔ خیبر (میں
چھوہاروں وغیرہ) کا بوجھ اٹھانا" "نہایت
ثواب کا اور پاکیزہ کام ہے۔ اے رب ہمارے قبول فرما"
اور فرماتے تھے:۔

"اے اللہ! اجر تو آخرت کا ہی اجر ہے"
"پس تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما"

حضرت اسما رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
کہ جب عبداللہ بن زبیر ان کے شکم میں
تھے۔ تو میں پورے دنوں سے تھی۔ کہ چلی
اور مدینہ آئی۔ اور قبا میں فروکش ہوئی

اول ولادت اسلامی

فَنَزَلْتُ بِقُبَاءَ فَوَلَدْتُهُ بِهَا ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ۔

تو وہیں عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے بعد ازاں میں انہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئی۔ اور انہیں آپ کی گودی میں رکھ دیا۔ تو آپنے ایک چھوہارہ منگایا۔ اور اسے چبا کر عبداللہ بن زبیرؓ کے منہ میں ڈال دیا۔ پس سب سے پہلے جو چیز ان کے شکم میں گئی۔ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا آب دہن تھا۔ پھر ان کے منہ میں چھوہارہ ڈالنے کے بعد آپنے اُن کے لئے دعا کی۔ اور برکت کی دعا فرمائی۔ اسلام میں یہ ولادت بچہ اولاً تھی +

۴۱۵ ح ۳

غار میں رسول خدا اور صدیق اکبر کے ساتھ خدا رفیق تھا

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِاَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهٗ رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا اَبَا بَكْرٍ اِثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

حضرت صدیق اکبرؓ سے مروی ہے کہ جب میں غار میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ تو میں نے اپنا سر جو اُٹھایا۔ تو کچھ لوگوں کے پیر دیکھنے میں آئے میں نے عرض کی۔ یا نبی اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنی نظر نیچے جھکائے۔ تو ہمیں دیکھ لے آپنے فرمایا۔ "اے ابوبکرؓ! چپ رہو (ہم) دو آدمی (ایسے) ہیں جنکا تیسرا اللہ ہے" +

۴۱۶ ح ۴

ہجرت مدینہ کی ترتیب

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے ہمارے پاس مُصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم آئے تھے اور یہ لوگ اور آدمیوں کو قرآن پڑھانے پر تھے۔ پھر بلال۔ سعد اور عمار بن یاسر آئے۔ بعد ازاں عمر بن خطاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیس اصحاب کے ہمراہ آئے اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلَ الْاِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِىْ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ ٭

لائے۔ تو میں نے اہلِ مدینہ کو نہیں دیکھا۔ کہ وہ کسی چیز سے اس قدر خوش ہوئے ہوں جس قدر وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے خوش ہوئے۔ یہاں تک کہ لڑکیاں خوش ہو ہو کر کہتی تھیں "رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے"۔ جب آپؐ تشریف لائے۔ تو میں (سورۂ) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى مع چند۔ اور مفصل سورتوں کے پڑھ چکا تھا ٭

قیام مہاجرین در مکہ

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ ٭

حضرت علا بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مہاجرین کو طوافِ وداع کے بعد مکہ میں تین دن رہنے کی اجازت ہے" ٭

یہود کی سنگدلی

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ آمَنَ بِىْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَآمَنَ بِىَ الْيَهُوْدُ ٭

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سارے یہودی مجھ پر ایمان لے آتے" ٭

کِتَابُ الْمَغَازِی

غزوات کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غُزوۂ عُشیرہ

۴۱۹ ح ۱ غزوات کی تعداد

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قِیْلَ لَہٗ کَمْ غَزَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَۃٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَۃَ قِیْلَ کَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَہٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَۃَ قِیْلَ فَاَیُّھُمْ کَانَتْ اَوَّلَ قَالَ الْعُسَیْرَۃُ اَوِ الْعُشَیْرَۃُ ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (کفار سے) کتنی لڑائیاں کی ہیں؟ انہوں نے کہا اُنیس ۱۹ مرتبہ۔ پھر اُن سے پوچھا گیا۔ آپ کتنی مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے؟ اُنہوں نے کہا۔ سترہ ۱۷ مرتبہ۔ پھر اُن سے پوچھا گیا۔ کہ سب سے پہلا غزوہ کونسا تھا؟ تو اُنہوں نے کہا عُسیرہ یا عُشیرہ ۔

غُزوۂ بدر

۴۲۰ ح ۲ مقداد کے قول سے رسول خدا صلعم کی خوشنودی

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَھِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَشْھَدًا لَاَنْ اَکُوْنَ صَاحِبَہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا عُدِلَ بِہٖ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں مقداد بن اسود کے ایک رُتبے سے واقف ہوں۔ بخدا مجھے وہ رُتبہ دنیا کی تمام دُنیا کی نعمتوں سے زیادہ پسند ہے (اور وہ یہ ہے) کہ مقداد بن اسود رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبکہ آپ لوگونکو مشرکوں سے

وسلم وهو يدعو على المشركين فقال لا نقول كما قال قوم موسى اذهب انت وربك فقاتلا ولكنا نقاتل عن يمينك وعن شمالك وبين يديك وخلفك فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم اشرق وجهه وسره ٭

۴۲۱ صحیح — شرکاے بدر کی تعداد

عن البراء رضي الله عنه قال كان عدة اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا عدة اصحاب طالوت الذين جاوزوا معه النهر بضعة عشر وثلاث مائة قال البراء لا والله ما جاوز معه النهر الا مؤمن ٭

۴۲۲ صحیح — ابو جہل کی آخری تذلیل

عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ينظر ما صنع ابو جهل فانطلق ابن مسعود فوجده قد ضربه ابنا عفراء حتى برد قال أانت ابو جهل قال بلى فاخذ بلحيته قال وهل فوق رجل قتلتموه او رجل قتله قومه ٭

لڑنیکی ترغیب دے رہے تھے۔ (اُس وقت) مقداد نے کہا جس طرح موسے کی قوم نے اپنے نبی سے کہا تھا۔ کہ تُو اور تیرا رب دونو (جاکر قوم عمالقہ سے) لڑو۔ ہم ایسا نہیں کہیں گے۔ بلکہ ہم آپکے دائیں بائیں اور سامنے اور پیچھے لڑینگے۔ (ابن مسعودؓ کہتے ہیں)۔ مَیں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ آپ کا چہرہ مبارک روشن ہو گیا تھا۔ اور (اس بات نے) آپکو خوش کر دیا تھا ٭

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اُن اصحاب کی تعداد جو جنگِ بدر میں حاضر ہوئے طالوت کے اُن یاروں کے برابر تھی۔ جو نہر سے پار ہو گئے تھے۔ اور وہ کچھ اوپر تین سَو دس (۳۱۰) آدمی تھے۔ براء نے کہا۔ بخدا طالوت کے ساتھ سوائے مومن کے کوئی نہر سے پار نہیں اُترا ٭

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کون ہے جو دیکھے کہ ابو جہل کا کیا حال ہوا ہے"۔ اس پر ابن مسعود نکلے تو دیکھا۔ کہ ابو جہل کو عفراء کے دونو بیٹوں نے قتل کر دیا ہے اور وہ قریب المرگ پڑا ہے (عبد اللہ بن مسعود) نے کہا کیا تو ابو جہل ہے اُس نے کہا ہاں۔ پھر اُسکی ڈاڑھی پکڑ لی (اور) کہا (کہ اسکی ڈاڑھی کا پکڑنا) زیادہ ہے کہ تم نے (یعنے عفراء کے دونو بیٹوں نے) اِسکو قتل کیا ہے۔ یا یہ کہا۔ کہ اس کی قوم نے اسے قتل کیا ہے ٭

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ
بِاَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ
صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا
فِيْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ
مُخْبِثٍ وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى
قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ
لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ
الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ
عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَ
تَبِعَهٗ اَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا
مَا نَرٰى يَنْطَلِقُ اِلَّا لِبَعْضِ
حَاجَتِهٖ حَتّٰى قَامَ عَلٰى
شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ
بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ
يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ
بْنُ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ
اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّا
قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا
رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا
وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ
عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ
اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ
بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ ؎

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
بدر کے دن چوبیس سرداران قریش کو ایک
گندے سڑے ہوئے ناپاک کرنیوالے
کنوئیں میں ڈالنے کا حکم دیا۔ اور آپ کی
عادت تھی۔ کہ جب آپ کسی قوم پر فتح
پاتے تھے۔ تو اس میدان میں تین رات
قیام کرتے تھے۔ مگر جب فتح بدر کا تیسرا
دن ہُوا۔ تو آپ نے اپنی سواری کسنے
کا حکم فرمایا۔ اصحاب آپ کے ہمرکاب تھے
مگر وہ یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ شاید رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کسی حاجت کیواسطے
نکلے ہیں۔ یہانتک کہ آپ اس کُوئیں کے
کنارے پر جا ٹھہرے۔ اور مقتولین کفار کو
نام بنام مع اُن کے باپوں کے نام کے
(اس طرح) پکارنے لگے "اے فلاں بیٹے
فلاں کے۔ کیا تمہیں یہ آسان (نہ) تھا کہ تم اللہ
اور اُسکے رسولؐ کی اطاعت کرتے۔ ہم سے تو
جو وعدہ ہمارے ربنے کیا تھا۔ وہ ہم نے
سچا پالیا۔ کیا تم نے بھی اپنے رب کا وعدہ
سچا پایا؟" ابوطلحہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ
نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ! کیا آپ ایسے
جسموں سے کلام کرتے ہیں۔ جن میں روح
نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا "قسم ہے اس
ذات کی۔ جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان
ہے۔ کہ تم میری بات کو ان مُردوں سے زیادہ
نہیں سُنتے"۔

۲۲۳ ح ۵
آنحضرت صلعم کا
مقتولین قریش کو
پکارنا اور اُن کی
سماعت کا یقین
دلانا

ح ۴۲۴ / ۶
جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت اور تمام شرکائے بدر کی فضیلت

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ٭

رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے اور یہ (رافع) اُن لوگوں سے ہیں۔ جو جنگ بدر میں حاضر تھے۔ کہا کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پوچھا۔ کہ آپ اہلِ بدر کو کیسا جانتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”وہ بزرگ مسلمانوں میں سے ہیں“ یا اسکے مثل کوئی اور کلمہ فرمایا۔ (راوی کو شک ہے) جبرائیل نے کہا ایسے ہی وہ فرشتے (بزرگ) ہیں۔ جو بدر میں حاضر تھے ٭

ح ۴۲۵ / ۷
جنگِ بدر میں جبرئیل کی شرکت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ ٭

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا ”یہ جبرئیل (موجود) ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہیں۔ اور اس پر لڑائی کے ہتھیار رکھے ہوئے ہیں ٭

ح ۴۲۶ / ۸
حضرت زبیرؓ کا نیزہ اور ان کی شجاعت

عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرٰى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنٰى أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ أَنَا أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِيْ عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجُهْدُ أَنْ

حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ مَیں بدر کے دن عبید بن سعید بن عاص سے ملا۔ جو ہتھیاروں میں اسطرح لپٹا ہوا تھا۔ کہ سوائے ان کی آنکھوں کے اور کوئی حصہ جسم کا دکھائی نہ دیتا تھا۔ اسے ”ابوذات الکرش“ (بہادری کا باپ) کہتے تھے۔ جیسا کہ اس نے کہا۔ مَیں ”ابوذات الکرش“ ہوں۔ میں نے اس پر نیزے کا وار کیا اور اُس کی آنکھوں میں ایسا نیزہ مارا۔ کہ وہ مر گیا۔ پھر مَیں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا۔ اور انگڑائی لینے والے کی طرح (نیزہ نکالنے کیلئے) دراز ہوا۔ تو پھر بھی اس کے نکالنے میں بہت کوشش کرنی پڑی

نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا
فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا
قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ
طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ
إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ
سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ
فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ
عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا
عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا
فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ
آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ
حَتّٰى قُتِلَ ٭

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ
عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ وَ
جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ
يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي
يَوْمَ بَدْرٍ حَتّٰى قَالَتْ جَارِيَةٌ
وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هٰكَذَا وَقُولِي
مَا كُنْتِ تَقُولِينَ ٭

(جب نکلا تو) اسکی دونو طرفیں ٹیڑھی ہوگئی
تھیں۔ پھر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ
نیزہ زبیرؓ سے مانگا۔ تو اُنہوں نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا۔ اور جب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو زبیرؓ
نے وہ نیزہ لے لیا۔ پھر زبیرؓ سے وہی نیزہ
ابوبکرؓ نے مانگا۔ تو اُنہوں نے انہیں دیدیا۔
اور جب صدیق اکبرؓ نے انتقال فرمایا۔ تو وہی
نیزہ پھر حضرت عمرؓ نے مانگا۔ تو اُنہوں نے
انہیں دیدیا۔ پھر جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے
تو زبیرؓ نے وہ نیزہ لے لیا۔ پھر حضرت عثمانؓ
نے مانگا۔ تو اُنہیں بھی دیدیا۔ پھر جب حضرت
عثمان شہید کئے گئے۔ تو وہ نیزہ (مدتوں)
آل علیؓ کے پاس رہا۔ مگر پھر اُسے عبداللہ بن
زبیرؓ نے لے لیا۔ اور وہ انہی کے پاس انکے
شہید ہونے تک رہا ٭

۴۲۷
ح ۹
آنحضرتؐ کا نبی کو عالم الغیب کہنے کی نسبت منع فرمانا

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ
عنہا سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم میرے پاس اس صبح کو آئے
جو میری شب زفاف کے بعد تھی۔ اور
لڑکیاں دف بجاکر میرے باپوں کا مرثیہ
پڑھ رہی تھیں۔ جو بدر میں مقتول ہوئے
تھے۔ حتیٰ کہ ایک لڑکی نے ان میں سے
کہا۔ کہ ہم میں وہ نبی ہیں جو جانتے ہیں
کہ کل کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا "اس
طرح مت کہو۔ بلکہ وہی کہو۔ جو تم (پہلے)
کہہ رہی تھیں" ٭

عَنْ اَبِی طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَصُوْرَۃٌ ٭

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جو جنگ بدر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "(رحمت کے فرشتے) اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو۔ یا جاندار کی تصویر ہو" ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ تَاَیَّمَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَۃَ السَّہْمِیِّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا تُوُفِّیَ بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَفْصَۃَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْکَحْتُکَ حَفْصَۃَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ ھٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِیْتُ اَبَا بَکْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْکَحْتُکَ حَفْصَۃَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَکْرٍ فَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ شَیْئًا فَکُنْتُ عَلَیْہِ اَوْجَدَ مِنِّیْ عَلٰی عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ خَطَبَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْکَحْتُہَا اِیَّاہُ فَلَقِیَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ جب حضرت حفصہؓ دختر عمرؓ اپنے شوہر خنیس بن حذافہ سہمی (کے مرنے) سے بیوہ ہوئیں۔ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ بدر میں بھی حاضر تھے۔ اور مدینہ میں فوت ہوئے) تو حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں عثمانؓ بن عفان سے ملا۔ اور اُن سے (حضرت) حفصہؓ کا ذکر کیا اور کہا اگر تمہاری مرضی ہو۔ تو اپنی دختر حفصہؓ کا نکاح تم سے کردوں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا۔ میں اس میں غور کرونگا۔ پھر میں کئی شب ٹھہرا رہا۔ تو عثمانؓ نے کہا مجھے ظاہر ہوا ہے۔ کہ ابھی میں نکاح نہ کروں۔ پھر میں نے ابوبکرؓ سے مل کر کہا۔ کہ اگر آپ کی مرضی ہو۔ تو اپنی دختر حفصہؓ کا نکاح تم سے کردوں۔ ابوبکرؓ خاموش ہو گئے۔ اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ تو ان پر مجھے عثمانؓ سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ مگر میں دو تین شب ہی ٹھہرا تھا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا۔ جس پر میں نے (فوراً) نکاح کردیا۔ پھر مجھ سے ابوبکرؓ

۴۲۰ ح
جس گھر میں کتا ہو یا جاندار کی تصویر ہو۔ اس

۴۲۱ ح
آنحضرت صلعم کا دختر عمرؓ حفصہؓ سے نکاح

لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ
عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ
اَرْجِعْ اِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ
اِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّيْ
قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا
فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ
تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا ۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ
مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا
فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو
الْكِنْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ زُهْرَةَ وَ
كَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ قُلْتُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ
الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى
يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا
ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ
اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَفَاَقْتُلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَقْتُلْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ

نے مل کر کہا ۔ شاید تم مجھ سے ناراض ہو گئے
ہو گے ۔ جبکہ تم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا ۔
اور میں نے کچھ جواب نہ دیا تھا ۔ میں نے کہا
ہاں ۔ ابوبکرؓ نے کہا ۔ مجھے تمہارا کہنا ماننے
میں کچھ عذر نہ تھا ۔ لیکن مجھے معلوم تھا ۔ کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ
کا ذکر کیا تھا ۔ اور حضور کا بھید ظاہر کرنا مجھے
منظور نہ تھا ۔ (بے شک) اگر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اپنا ارادہ فسخ کر دیتے تو
میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا ۔

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ۔ "جو شخص رات کو سورۂ
بقر کی آخری دو آیتیں پڑھ لے ۔ وہ
اسے کافی ہیں" ۔

حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ
عنہ سے جو حلیف بنی زہرہ تھے ۔ اور بدر
میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے روایت ہے ۔ کہ میں نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی ۔ کہ اگر میں
کسی کافر سے لڑوں ۔ اور ہم اتنا لڑیں کہ وہ
میرا ایک ہاتھ تلوار سے اڑا دے ۔ پھر مجھ
سے ڈر کر ، ایک درخت کی پناہ لیوے
اور کہے میں خدا پر اسلام لایا ۔ تو اسے
اس قول کے بعد ماروں یا نہ ماروں ۔ آپ
نے فرمایا " اسے مت مار " میں نے عرض
کی ۔ یا رسول اللہ اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا ۔

۲۳۰
۱۲
رات کو سورۂ بقر
کی آخری دو آیتوں
کا پڑھنا

۲۳۱
۱۲
لڑائی میں کسی
مسلمان کو [illegible]
شرک [illegible]
مسلمان ہو جائے
تو اسے مارنا نہ
چاہئے

قَطَعَ اِحْدٰی یَدَیَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِیْ قَالَ ۔

پھر اس کے کاٹنے کے بعد یہ کلمہ کہا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اُسے ہرگز نہ مار۔ اگر تو نے اسے مار دیا۔ تو وہ تیری جگہ شمار ہوگا۔ جیسا تو اُس کے مارنے سے پہلے تھا۔ اور تو اُس کی جگہ شمار کیا جائیگا جیسے وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا"

۴۳۲ ح ۱۴ پرانے اہل خدمت کی یاد

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ كَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ ۔

حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے معاملہ میں ارشاد فرمایا کہ "اگر مُطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان سڑے ہوؤں کی سفارش کرتا۔ تو میں انہیں اس کی خاطر چھوڑ دیتا"۔

ف۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طائف سے آئے تھے۔ اور قریش نے آپؐ کے ساتھ دغا کرنی چاہی تھی۔ تو اس وقت مطعم بن عدی نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قریش کے شر سے بچانے کیلئے پناہ دی تھی۔

قصۂ بنی نضیر

۴۳۳ ح ۱۵ نتیجۂ جنگ بنی نضیر و بنی قریظہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَارَبَتِ النَّضِیْرُ وَقُرَیْظَةُ فَاَجْلٰی بَنِی النَّضِیْرِ وَاَقَرَّ قُرَیْظَةَ وَمَنَّ عَلَیْهِمْ حَتّٰی حَارَبَتْ قُرَیْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم سے جب بنی نضیر اور بنی قریظہ نے (خلاف معاہدہ) لڑائی کی۔ تو آپؐ نے بنی نضیر کو جلاوطن کر دیا۔ اور اُن کی جگہ بنی قریظہ کو بطور احسان رہنے کو دے دی۔ مگر جب قریظہ نے مسلمانوں پر (دوبارہ) چڑھائی کی۔ تب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا۔ اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ مگر ان میں سے بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہو گئے۔ تو آپ نے انہیں

يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِيْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَسْاَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ فَكُنْتُ اَنَا اَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ اَلَا تَتَّقِيْنَ اللّٰهَ اَلَمْ تَعْلَمْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهٰى اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخْبَرْتُهُنَّ ۔

امن دیدیا۔ اور وہ مسلمان ہوگئے۔ پھر آپ نے تمام یہود مدینہ بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم سے تھے۔ اور یہود بنی حارثہ اور باقی یہود مدینہ (سب کو) جلاوطن کر دیا ۔

۴۲۱۱ ح ۱۶ مخالف کے درختوں کا کاٹنا اور قائم رکھنا سب امر الٰہی پر موقوف تھا

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درخت جلائے اور (بعض) کاٹ دیئے جو کہ بویرہ میں تھے۔ تو اس پر یہ آیت اُتری مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ (یعنی جو درخت تم نے کاٹ دیئے یا اُنہیں اُنکی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا (یہ سب) اللہ کے حکم سے ہے) ۔

۴۳۵ ح ۱۷ انبیاؑ کے مال کا کوئی وارث نہیں اُس میں صرف اولاد کا حق ثابت ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات نے جب حضرت عثمان رضؓ کو حضرت ابوبکرؓ کے پاس اپنا آٹھواں حصہ مالِ غنیمت میں سے مانگنے کو بھیجا۔ تو میں انہیں منع کرتی اور کہتی رہی۔ کیا تمہیں اللہ کا ڈر نہیں ہے۔ اور کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں۔ جو کچھ ہم چھوڑیں۔ صدقہ ہے" اس سے آپ کی اپنی ذات مراد تھی۔ صرف آلِ محمدؐ اس مال میں سے کھالیوے۔ چنانچہ سب ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے کہنے سے (اس مطلب سے) رُک گئیں ۔

إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ
مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ مَا
رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَيْ
أَطْيَبَ فَقَالَ عِنْدِي
أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ
الْعَرَبِ فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ
أَشُمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ
فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ
قَالَ أَتَأْذَنُ لِي قَالَ نَعَمْ
فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ
دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرُوهُ ؎

جس سے خوشبو کی مہک پھیل رہی تھی۔ تب
محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے آج سے اچھی خوشبو
کبھی نہیں دیکھی۔ کعب نے کہا۔ (کیوں نہ ہو) میرے
پاس عرب کی اعلیٰ ترین خوشبودار اور کامل
ترین عورتیں ہیں پھر محمد بن مسلمہ نے کہا۔
کیا تم مجھے اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتے ہو؟
اُس نے کہا۔ ہاں تب محمد بن مسلمہ نے آپ بھی
سونگھا۔ اور اپنے یاروں کو بھی سونگھایا۔ پھر محمد
بن مسلمہ نے کہا مجھے پھر سونگھنے کی اجازت ہے
اُسنے کہا ہاں پھر جب محمد بن مسلمہ نے اُسے
مضبوط پکڑ لیا۔ تو اپنے یاروں سے کہا ورے آؤ۔
چنانچہ انہوں نے اُسے مار ڈالا۔ اور رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو اُسکے مارنے کی خوشخبری سُنائی ؎

ابُو رافع عبداللہ بن ابُو حُقیق یا سلام بن ابُو حُقیق کا قتل

حدیث ۱۹ — ابورافع موذی کا قتل

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي
الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ
وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ
وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ
فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ
الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ
فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا
مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چند انصار
کو ابو رافع یہودی کے پاس بھیجا۔ تو ان پر
عبداللہ بن عتیک کو امیر بنایا۔ اور ابو رافع
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا
دیا کرتا اور آپ کے نقصان پر امداد کیا کرتا
تھا۔ اور اپنے اُس قلعہ میں جو زمین حجاز
میں تھا۔ رہا کرتا تھا۔ جب یہ لوگ اُسکے
قریب پہنچے۔ تو اُس وقت سورج غروب
ہو چکا تھا۔ اور لوگ اپنے مویشیوں کو شام
کے وقت واپس لا چکے تھے۔ عبداللہ بن عتیک
نے یاروں سے کہا کہ تم اپنی جگہ پر بیٹھو میں

وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّيْ اَنْ
اَدْخُلَ فَاَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ
الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ كَاَنَّهٗ
يَقْضِيْ حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ
النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ
اَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَاِنِّيْ
اُرِيْدُ اَنْ اُغْلِقَ الْبَابَ
فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ
النَّاسُ اَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ
الْاَغَالِيْقَ عَلٰى وَتِدٍ قَالَ
فَقُمْتُ اِلَى الْاَغَالِيْقِ
فَاَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ
وَكَانَ اَبُوْ رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهٗ
وَكَانَ فِيْ عَلَالِيَّ لَهٗ فَلَمَّا
ذَهَبَ عَنْهُ اَهْلُ سَمَرِهٖ
صَعِدْتُ اِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا
فَتَحْتُ بَابًا اَغْلَقْتُ عَلَيَّ
مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ اِنَّ الْقَوْمَ
نَذِرُوْا بِيْ لَمْ يَخْلُصُوْا اِلَيَّ حَتّٰى
اَقْتُلَهٗ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا
هُوَ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ
عِيَالِهٖ لَا اَدْرِيْ اَيْنَ هُوَ مِنَ
الْبَيْتِ فَقُلْتُ اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ
مَنْ هٰذَا فَاَهْوَيْتُ نَحْوَ
الصَّوْتِ فَاَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً
بِالسَّيْفِ وَاَنَا دَهِشٌ فَمَا

جاتا ہوں۔ دربان سے کوئی لطیف حیلہ کرونگا
شاید میں اندر چلا جاؤں۔ یہ کہہ کر وہ قلعہ کی
طرف روانہ ہوئے۔ اور دروازے کے قریب
پہنچ کر اپنے آپ کو کپڑوں میں اس طرح
چھپایا۔ جیسے کوئی قضائے حاجت کو بیٹھتا
ہے۔ اس وقت قلعہ والے اندر جا چکے
تھے۔ دربان نے عبداللہ کو (اس خیال
سے کہ قلعہ کا آدمی ہے) آواز دی۔ اے
اللہ کے بندے اگر تو اندر آنا چاہتا ہے
تو آ۔ کہ میں دروازہ بند کرتا ہوں۔ پس یہ اندر
چلے گئے۔ جب سب آ چکے۔ دربان نے دروازہ
بند کر کے کنجیاں کھونٹی پر لٹکا دیں۔ عبداللہ
کہتے ہیں۔ کہ میں نے کنجیاں لینے کا ارادہ
کیا۔ پھر انہیں لے کر میں نے دروازہ کھولا
ابو رافع کے پاس کہانیاں ہوا کرتی تھیں۔
اور وہ اپنے بالاخانہ پر رہتا تھا۔ جب کہانی
والے اس کے پاس سے چلے آئے۔ تو میں
اس کی طرف چڑھا۔ جب کوئی دروازہ
کھولتا تھا تو میں اندر کی طرف سے بند کر لیتا
تھا۔ کہ اگر لوگ مجھ سے واقف بھی ہو جائیں
گے۔ تو مجھ تک ابو رافع کے مارنے سے
پہلے نہ آ سکیں گے۔ جب میں اس کے پاس
پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ ایک اندھیرے
مکان میں اپنے بچوں میں (سو رہا) ہے۔
چونکہ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ وہ کس جگہ ہے۔
میں نے ابو رافع کہہ کر آواز دی۔ اس نے
جواب دیا۔ کون ہے؟ میں آواز کی طرف چلا

أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ
مِنَ الْبَيْتِ فَمَا مَكُثْتُ غَيْرَ
بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ
فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا
أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ
إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي
قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَاضْرِبُهُ
ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ
أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ
السَّيْفِ فِي بَطْنِهٖ حَتّٰى أَخَذَ فِي
ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ
فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا
بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ
لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا
أُرٰى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى
الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ
مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي
فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ
انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى
الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ
حَتّٰى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ
الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّوْرِ
فَقَالَ أَنْعٰى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ
الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي
فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ
أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ

اور اس پر ڈرتے ڈرتے تلوار کا وار کیا۔ مگر وہ
خالی گیا۔ اور وہ چلانے لگا۔ میں مکان سے
نکل کر تھوڑی دیر بعد پھر اندر گیا۔ اور میں نے
کہا اے ابو رافع! یہ کیسی آواز تھی؟ اُس
نے کہا۔ تیری ماں پر مصیبت پڑے۔ کسی نے
ابھی مجھے تلوار ماری تھی۔ عبداللہ کہتے ہیں
میں نے پھر ایک بڑا وار کیا۔ مگر وہ بھی خالی
گیا۔ پھر میں نے تلوار کی دھار اس کے پیٹ
پر رکھی۔ یہانتک کہ وہ اُسکی پیٹھ سے نکل
گئی۔ پس جب میں نے جان لیا۔ کہ میں نے
اس کا کام تمام کر لیا۔ پھر میں ایک ایک
دروازہ کھولتا ہوا زینے تک پہنچ گیا۔ اور
یہ خیال کرکے کہ میں زمین تک پہنچ گیا ہوں
پاؤں رکھا۔ تو (دھم) سے نیچے گر پڑا۔ اور
میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ جسے میں اپنے عمامے
کی پٹی سے باندھ کر باہر نکلا۔ اور دروازے
پر بیٹھ گیا۔ اور (اپنے دل میں) کہا۔ کہ میں
آج رات نہ نکلوں گا۔ جب تک یقین نہ
آجائے۔ کہ میں نے اُسے مار لیا ہے پس
جب مرغ بولا۔ تو خبر موت سُنانیوالا دیوار
پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ کہ میں ابو رافع اہل
حجاز کے سوداگر کے مرنے کی خبر سناتا ہوں
تب میں نے اپنے یاروں سے آکر کہا چلو
جلد چلو۔ اللہ نے ابو رافع کو قتل کر دیا ہے
میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
یہ قصہ آکر بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ "اپنا
(ٹوٹا ہوا) پاؤں پھیلاؤ" چنانچہ میں نے

فَقَالَ لِی اُبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِی فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّهَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ ۔	اپنا پیر پھیلایا۔ تو آپ نے اپنا دستِ مبارک اس پر پھیر دیا۔ جس سے وہ ایسا ہوگیا۔ کہ گویا۔ مجھے اسکی کبھی شکایت ہی نہ تھی ۔

غزوۂ اُحد

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِی یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ۔	حضرت جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے اُحد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں (راہِ خدا میں) مارا جاؤں تو کہاں جاؤنگا آپ نے فرمایا "تو جنت میں جائیگا" اس پر اُس نے اپنے ہاتھ کی کھجوریں پھینک دیں۔ اور یہاں تک لڑا کہ شہید ہوگیا ۔	۴۳۸ ح ۲۰ شہید کیلئے جنت ہے
عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَمَعَهٗ رَجُلَانِ یُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَیْهِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ۔	حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں نے اُحد کے دن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ آپکے ہمراہ دو مرد سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جو آپکی طرف سے بڑی مستعدی سے لڑ رہے تھے۔ جنہیں میں نے نہ تو اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد۔ (روایتِ مسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونو جبرئیل اور میکائیل تھے) ۔	۴۳۹ ح ۲۱ جبرئیل و میکائیل کا رسولخدا صلعم کی حمایت میں لڑنا
وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَثَلَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهٗ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ اَبِی وَاُمِّی ۔	حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ اُحد کے دن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش سے تیر نکالکر دئیے۔ اور فرمایا "اے سعدؓ! تیر چلائے جا۔ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں" ۔	۴۴۰ ح ۲۲ آنحضرتؐ جاں دیوں کے کیسے قدردان تھے
عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شُجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ	حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ اُحد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک زخمی	۴۴۱ ح ۲۳ آنحضرتؐ کا [illegible]

ہو کر قوم کی حالت پہ متاسف ہونا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ‎+

ہو گیا۔ تو آپ نے (ترحماً) فرمایا "وہ قوم جنہوں نے اپنے نبی کا سر زخمی کیا وہ کیونکر بچ سکتی ہے"۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ‎+

۴۴۳ ح ۲۴ آیہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کا شانِ نزول

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ‎+

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ کہ آپ صبح کی پچھلی رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ کے بعد بددعا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ فلاں اور فلاں پہ لعنت بھیج۔ تو اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ سے فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ تک (نہیں واسطے تیرے اس کام میں کچھ یا پھر آوے اُوپر اُنکے یا عذاب کرے اُن کو۔ پس تحقیق وہ ظالم ہیں) ‎+

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی شہادت

۴۴۳ ح ۲۵ وحشی قاتلِ حمزہؓ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ قَالَ لِوَحْشِيٍّ أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ بَيْنَهُ وَ

عبیداللہ بن عدی بن خیار سے مروی ہے۔ کہ اُنہوں نے وحشی سے کہا۔ کیا تو ہم کو قتلِ حمزہ کی خبر نہیں بتائیگا؟ اُس نے کہا۔ ہاں (کیوں نہ بتاؤں گا۔ اُن کے قتل کا قصہ یُوں ہے) کہ جب حضرت حمزہ نے جنگِ بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو مار ڈالا۔ تو میرے آقا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا۔ کہ اگر تو میرے چچا کے عوض حمزہ کو مار ڈالے پس تو آزاد ہے۔ وحشی نے کہا۔ جب لوگ کوہِ عنین کی لڑائی کے برس نکلے (عنین اُحد کے مُقابل

بَيْنَهٗ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ
إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا أَنِ اصْطَفُّوْا
لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ
هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ
فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا
ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ
الْبُظُوْرِ أَتُحَادُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ
الذَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ
لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ قَالَ
فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ رَمَيْتُهٗ
بِحَرْبَتِيْ فَأَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهٖ
حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ
قَالَ فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ
بِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ
رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ
حَتّٰى فَشَا فِيْهَا الْإِسْلَامُ
ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ
فَأَرْسَلُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا
فَقِيْلَ لِيْ إِنَّهٗ لَا يَهِيْجُ
الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ
حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ آنْتَ وَحْشِيٌّ

ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور اُحد اور
اُس کے درمیان ایک نالہ ہے۔ اس وقت
میں بھی لڑنے والوں کے ساتھ نکلا۔ جب
لوگوں نے لڑائی کے لئے صفیں باندھیں تو
سباع نے صف سے نکل کر کہا۔ کوئی لڑنے
والا ہے۔ وحشی کہتے ہیں۔ حمزہ بن عبدالمطلب
نے اس کے مقابل نکلکر کہا۔ اے سباع!
اے اُمِ انمار کے بیٹے! جو عورتوں کا ختنہ
کرتی تھی۔ کیا تو اللہ اور اُس کے رسولؐ
کی مخالفت کرتا ہے۔ وحشی کہتا ہے۔ کہ
پھر حمزہؓ بن عبدالمطلب نے اس پر حملہ کیا۔
اور سباع بھی یوم گذشتہ کی طرح (معدوم) ہوگیا
پھر میں قتل حمزہؓ کیلئے ایک پتھر کی آڑ میں
گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ جب حمزہ رضؓ میرے
قریب آئے۔ تو میں نے ان پر وار کیا۔ اور
ان کی زیرناف ایسا بھالا رکھا۔ کہ اُن کی
دونو سرینوں کے پار ہوگیا۔ وحشی نے کہا
بس یہی ان کا آخری وقت تھا۔ جب سب
قریش مکہ میں واپس آئے۔ میں بھی اُن کے
ساتھ واپس آیا۔ اور مکہ میں مقیم ہوگیا۔ مگر جب
مکہ میں بھی اسلام شائع ہوگیا۔ تو میں طائف
میں چلا گیا۔ مگر جب طائف والوں نے بھی
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف قاصد
بھیجے۔ اور مجھ سے کہا گیا۔ کہ رسولِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم قاصدوں کو نہیں ستاتے۔
تو میں بھی اُن کے ساتھ رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ
قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ
مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ بَلَغَكَ
قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُغَيِّبَ
وَجْهَكَ عَنِّيْ قَالَ فَخَرَجْتُ
فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ
فَقُلْتُ لَاَخْرُجَنَّ اِلٰى
مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّيْ اَقْتُلُهٗ
فَاُكَافِئَ بِهٖ حَمْزَةَ قَالَ
فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ
مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ فَاِذَا
رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ ثَلْمَةِ جِدَارٍ
كَاَنَّهٗ جَمَلٌ اَوْرَقُ ثَائِرُ
الرَّاْسِ فَرَمَيْتُهٗ بِحَرْبَتِيْ
فَاَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى
خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ
قَالَ وَوَثَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ
الْاَنْصَارِ فَضَرَبَهٗ بِالسَّيْفِ
عَلٰى هَامَتِهٖ ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ
اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ
يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اشْتَدَّ
غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ

جب مجھے دیکھا۔ تو فرمایا "کیا وحشی تو ہی
ہے"؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ آپؐ نے
فرمایا "حمزہؓ کو تو نے ہی شہید کیا تھا"؟
میں نے عرض کی۔ ہاں۔ جو کچھ آپؐ سے
لوگوں نے بیان کیا۔ وہی ہے۔ آپؐ نے
فرمایا "کیا تو مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتا
ہے"؟ وحشی کہتے تھے۔ میں اٹھ کر باہر
آ گیا۔ بعد وفاتِ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم جب مسیلمہ کذاب نے خروج کیا۔
میں نے سوچا۔ میں بھی چلوں۔ کہ شاید
مسیلمہ کو مار کر حمزہ رض کا بدلہ اتار سکوں
چنانچہ میں ان لوگوں کے ساتھ نکلا۔ اور
مسیلمہ کا حال جو تھا سو تھا۔ وہاں میں
نے اتفاقاً ہی ایک ایسے شخص کو دیکھ پایا
کہ جو دیوار کی اوٹ میں کھڑا تھا۔ گویا وہ
خاکستری رنگ کے اونٹ کی مانند ہے۔ اور پریشان
سر ہے۔ میں نے اسے اپنا بھالا مارا۔ اور
اس کی دونو چھاتیوں کے بیچ میں رکھ کر
اس کے دونو کندھوں کے پار کر دیا۔ پھر
ایک انصاری نے دوڑ کر اس کی کھوپری
پر تلوار مار دی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
چاروں دانتوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا
"اللہ کا بڑا غضب اس قوم پر ہے۔ جنہوں
نے اپنے نبی کے ساتھ یہ معاملہ کیا ہو۔
اور نیز غضب خدا اس قوم پر ہے جنہیں رسول

٢٢٤
٢٦
نبی کے دانت
شہید کرنیوالوں
پر خدا کا غضب ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

اللہ نے (بغیر حد اور قصاص کے) راہ خدا میں مارا ہو ۔

۴۴۵
ح ۲۷
جنگ اُحد میں قریش کے تعاقب کرنیوالوں کی تعداد

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصَابَ يَوْمَ اُحُدٍ وَانْصَرَفَ الْمُشْرِكُوْنَ خَافَ اَنْ يَرْجِعُوْا فَقَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِيْ اِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا كَانَ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب جنگِ اُحد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا جو کچھ کہ پہنچا۔ اور مشرک واپس چلے گئے۔ تو آپ نے اُن کے دوبارہ آجانے کے خیال سے فرمایا "کون ہے جو ان کفار کے پیچھے جائے"۔ ان میں سے ستر آدمیوں نے قبول کیا۔ انہی میں سے ابوبکرؓ اور زبیرؓ بھی تھے ۔

جنگِ خندق کا بیان اور اسی کا نام جنگِ احزاب ہے

۴۴۶
ح ۲۸
آنحضرت صلعم کی متواتر فاقوں پر قوت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاؤُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم خندق کے دن زمین کھود رہے تھے۔ اتفاقاً ایک سخت زمین نکل آئی۔ سب نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! خندق میں ایک سخت زمین درپیش آگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا "میں خود آکر اسے دُور کر دیتا ہوں"۔ چنانچہ آپ چل پڑے۔ اور آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے۔ تین روز تک ہم بھوکے پیاسے ہی رہے۔ آپؐ نے آکر زمین پر کُدال ماری۔ تو وہ زمین کدال مارتے ہی نرم ہو گئی ۔

۴۴۷
ح ۲۹
جنگ اُحد کے بعد آنحضرت کی پیشگوئی

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

حضرت سلیمان بن صردؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے دن فرمایا "اب ہم ہی کافروں پر چڑھائی

الْاَحْزَابَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا ٭

کرینگے وہ ہم پر چڑھائی نہ کر سکینگے" ٭

۳۰ ۴۴۸ دشمنوں کے وقت آنحضرت کا ثنا کرنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ ٭

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے وہ یگانہ ہے جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا اور اپنے بندے کی مدد کی۔ اور جماعتِ کفار کو مغلوب کیا۔ خدا کے بعد کوئی شئے نہیں ہے" ٭

۳۱ ۴۴۹ آنحضرت کا بنی قریظہ کیلئے سعدؓ بن معاذ سے حکم دلوانا

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰی حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدٍ فَاَتٰی عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَيِّدِكُمْ ثُمَّ قَالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِيْ ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ ٭

حضرت ابوسعیدؓ خدری سے مروی ہے کہ بنی قریظہ سعدؓ بن معاذ کے حکم پر اُتر آئے۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو سعدؓ کے پاس بھیجا۔ اور سعدؓ اپنے گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کہا "اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ"۔ پھر آپ نے سعدؓ سے کہا "یہ کافر تیرے حکم پر اُترے ہیں" (تو کیا حکم دیتا ہے) سعدؓ نے جواب دیا۔ جو کافر مسلمانوں سے لڑے اُنہیں مار دیا جائے۔ اور اُن کی اولاد قید کر لی جائے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم نے بموجب حکم خدا کے حکم دیا" یا یہ فرمایا "کہ فرشتے کے حکم کے مطابق" ٭

غزوۂ ذات الرقاع

۳۲ ۴۵۰ نمازِ خوف

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ فِی الْخَوْفِ فِی الْغَزْوَةِ السَّابِعَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتویں غزوہ میں جو غزوۂ ذات الرقاع تھا۔ اپنے یاروں کیساتھ نمازِ خوف

غُزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ ۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ وَّنَحْنُ
سِتَّۃُ نَفَرٍ بَیْنَنَا بَعِیْرٌ
نَعْتَقِبُہٗ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ
قَدَمَایَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِیْ
فَکُنَّا نَلُفُّ عَلٰی اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ
فَسُمِّیَتْ غَزْوَۃَ ذَاتِ الرِّقَاعِ
لِمَا کُنَّا نُعَصِّبُ مِنَ الْخِرَقِ
عَلٰی اَرْجُلِنَا ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ مِمَّنْ شَهِدَ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلّٰی
صَلٰوۃَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَۃً
صَفَّتْ مَعَہٗ وَطَائِفَۃٌ
وِجَاہَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّتِیْ
مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ ثَبَتَ
قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ
ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَصَفُّوْا وِجَاہَ
الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَۃُ
الْاُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمُ الرَّکْعَۃَ
الَّتِیْ بَقِیَتْ مِنْ صَلَاتِہٖ
ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ
ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ

پڑھی ۔

ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہم
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لڑائی میں نکلے۔
جبکہ ہم چھ چھ آدمیوں کو صرف ایک ایک اونٹ
ملا ہوا تھا۔ ہم آگے پیچھے (نوبت بہ نوبت)
اس پر سوار ہو لیتے تھے۔ اور ہمارے قدم
چھلنی ہو گئے تھے۔ اور میرے تو دونو پاؤں
میں چھید پڑ گئے تھے۔ بلکہ ناخن بھی گر پڑے
تھے۔ اور ہم اپنے پیروں پر دھجیاں باندھتے
تھے۔ اس لڑائی کا نام "ذات الرقاع" بھی
اسی وجہ سے رکھا گیا ۔

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے۔ (اور یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ جنگ "ذات الرقاع" میں حاضر تھے)
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (دوگانہ) نماز
خوف اس طرح پڑھی۔ کہ ایک گروہ نے آپ
کے ساتھ صف باندھی۔ اور ایک گروہ دشمن
کے مقابل رہا۔ اور حضور نے اپنے ساتھ والوں
کو ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ کھڑے
رہے۔ اور وہ اپنی اپنی نماز پوری کر کے
چلے گئے۔ اور دشمن کے مقابل جا کھڑے
ہوئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا۔ تو آپ نے انہیں
دوسری رکعت جو آپ کی باقی رہ گئی تھی پڑھائی
پھر بیٹھے رہے۔ اور انہوں نے اپنی اپنی
نمازیں پوری کر لیں۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ
سلام پھیرا ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

۴۵۱
ح ۳۳
غزوۂ ذات الرقاع
کی وجہ تسمیہ

۴۵۲
ح ۳۴
نمازِ خوف جہاد میں
جسکی ہیئت صرف بحکم
اللہ تعالےٰ تھی

۴۵۳
ح ۳۵

آنحضرت صلعم کا تحمل

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا فَجِئْنَاهُ فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سے مروی ہے۔ کہ میں نے نجد کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جہاد کیا۔ اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ اور ایک ایسے جنگل میں دوپہر ہوگئی جس میں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وہیں اُتر پڑے۔ اور لوگ جنگل میں (جا بجا) پھیل گئے۔ اور درختوں کا سایہ ڈھونڈنے لگے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے اُتر کر اپنی تلوار اُس میں لٹکا دی۔ جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم تھوڑی دیر ہی سوئے تھے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آواز دی۔ ہم آپ کے پاس آئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ اس نے سونے کی حالت میں میری تلوار کھینچ لی تھی۔ کہ اسی اثنا میں میں اُٹھ بیٹھا یہ مجھ سے کہنے لگا (اب بتا) تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ اللہ (بچا سکتا ہے) پس وہ یہ بیٹھا ہوا ہے۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کچھ سزا نہ دی۔

غزوۂ بنی مصطلق جسے غزوۂ مریسیع بھی کہتے ہیں

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بنی مصطلق میں نکلے

فِیْ غَزْوَۃِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِّنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَھَیْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْھُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَہٗ فَسَاَلْنَاہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَۃٍ کَائِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا وَھِیَ کَائِنَۃٌ ۔	تو ہمیں عرب کی لونڈیاں ہاتھ لگیں۔ اور ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی۔ مجرد رہنا ناگوار گزرا۔ تو ہم نے عزل کرنا اچھا جانا۔ اور عزل کا ارادہ کر لیا۔ پھر ہم نے سوچا۔ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ تو پھر ہم آپ سے بے پوچھے کیوں عزل کریں۔ چنانچہ ہم نے آپ سے سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا" عزل کرنے میں (صرف مباشرت کیلئے) تم پر کچھ خوف نہیں ہے۔ کوئی جان پیدا ہونے والی قیامت تک بن پیدا ہوئے نہ رہیگی"۔

غزوۂ انمار

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ اَنْمَارٍ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ مُتَوَجِّھًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا ۔	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما انصاری سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جنگ انمار میں سواری پر قبلہ کی طرف منہ کرکے نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ۔

۴۵۵ ح — سواری پر نفل نماز پڑھنے کا جواز

جنگِ حدیبیہ کا بیان

قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

آیۂ حاضرینِ حدیبیہ کی فضیلت میں

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَعُدُّوْنَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَکَّۃَ وَقَدْ کَانَ فَتْحُ مَکَّۃَ	حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تم لوگ تو فتح مکہ کو فتح سمجھتے ہو۔ اور (درحقیقت) فتح مکہ بھی ضرور فتح

۴۵۶ ح — معجزۂ آنحضرت صلعم خالی کوئیں کا پانی دینا

فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ
بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً
وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا
فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً
فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ
عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ
مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَ
دَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا
غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا
مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا ◆

تھی۔ مگر ہم تو بیعۃ الرضوان کو فتح سمجھتے ہیں۔
جو حدیبیہ کے دن ہوئی۔ (جس کا قصہ یوں ہے)
کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو
آدمی تھے۔ اور حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ اس
کا پانی ہم نے اس قدر کھینچا۔ کہ اس میں ایک
قطرہ نہ چھوڑا۔ جب یہ خبر آپ کو معلوم ہوئی
تو آپ وہاں تشریف لائے۔ اور اسکے کنارے
پر بیٹھ کر ایک برتن میں پانی منگوایا۔ پھر وضو
کیا۔ اور اس میں کلی کرکے دعا فرمائی۔ اور
وہ (متبرک) پانی کوئیں میں ڈال دیا۔ ہم تھوڑی
دیر ٹھیرے تھے۔ (پھر اس میں اس قدر پانی
ہوگیا) کہ اس نے ہمیں اور ہماری سواریوں
کو سیراب کردیا ◆

۴۵۷ ج ۳۹ — شاملین حدیبیہ کی فضیلت تمام مومنین پر

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا
أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ
الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ ◆

حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں۔ کہ
حدیبیہ کے دن ہم سے رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا "تم زمین والوں میں سب سے
بہتر ہو"۔ اور ہم ایک ہزار چار سو آدمی تھے
اور اگر مجھے دکھائی دیتا۔ (یعنی میں نابینا نہ ہوگیا
ہوتا) تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا ◆

۴۵۸ ج ۴۰ — آنحضرت صلعم کا ستّو پینا

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ ◆

سوید بن نعمان جو اصحابِ شجرہ سے تھے
روایت کرتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم اور ان کے یاروں کے پاس ستو لائے
گئے۔ تو انہوں نے ان کو گھول کر پیا ◆

۴۵۹ ج ۴۱ — سورہ اِنَّا فَتَحْنَا کا نزول

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ

حضرت عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے
کہ وہ (بعض سفروں میں) رات کیوقت رسولِ
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا کرتے تھے
(ایک رات) حضرت عمرؓ نے آپ سے کوئی بات

الخطاب عن شيء فلم يجبه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم سأله فلم يجبه ثم
سأله فلم يجبه فقال عمر
ثكلتك أمك يا عمر نزرت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاث مرات كل ذلك لا
يجيبك قال عمر فحركت
بعيري ثم تقدمت أمام
المسلمين وخشيت أن ينزل
في قرآن فما نشبت أن
سمعت صارخا يصرخ بي فقلت
لقد خشيت أن يكون نزل في
قرآن وجئت رسول الله صلى
الله عليه وسلم فسلمت
عليه فقال لقد أنزلت علي
الليلة سورة لهي أحب إلي
مما طلعت عليه الشمس
ثم قرأ إنا فتحنا لك
فتحا مبينا ٭

پوچھی۔ تو حضورؐ نے کچھ جواب نہ دیا۔ حضرت
عمرؓ نے پھر پوچھا۔ تو بھی آپ نے جواب نہ دیا۔
پھر سہ بارہ پوچھا۔ مگر پھر بھی آنحضرت صلعم
نے کچھ جواب نہ دیا۔ (اس پر) حضرت عمرؓ
نے (اپنے نفس سے مخاطب ہو کر) کہا۔
اے عمرؓ! تجھے تیری ماں روئے۔ تو نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بار بار تین
دفعہ پوچھا۔ مگر آپ نے ایک جواب نہ دیا۔
حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ پھر میں اونٹ کو ہٹا
کر اور مسلمانوں کے پاس چلا گیا۔ اور میں ڈر رہا
تھا۔ کہ کہیں میرے بارے میں کچھ قرآن میں حکم
نہ آجائے۔ مگر تھوڑی دیر نہ ٹھیرنے پایا۔ کہ
میں نے یہ سنا۔ ایک پکارنے والا مجھے پکار
رہا ہے۔ میں ڈرا۔ کہ کہیں میرے حق میں قرآن
نہ اترا ہو۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آکر میں نے سلام علیک کی۔ تو آپ نے فرمایا
"آج رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے۔ جو
مجھے تمام دنیا کی نعمتوں سے محبوب ہے۔
پھر آپ نے پڑھا۔ إنا فتحنا لك
فتحا مبينا ٭

۴۷ نمازیان حدیبیہ کی روانگی بیت اللہ کو

عن المسور بن مخرمة
رضي الله عنهما قال لما خرج
النبي صلى الله عليه وسلم
من عام الحديبية في بضع
عشرة مائة من أصحابه
فلما أتى ذا الحليفة قلد
الهدي وأشعره وأحرم

مسور بن مخرمہؓ سے مروی ہے کہ حدیبیہ
کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دس سو
سے اوپر صحابہ کے ساتھ نکلے اور جب ذو الحلیفہ
میں پہنچے۔ قربانی کے جانوروں کے گلے میں
قلادہ ڈالا۔ اور انہیں (نیزہ مار کر) نشان دار
کر دیا۔ اور وہیں سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔
اور بنی خزاعہ سے اپنے ایک جاسوس کو روانہ کیا

مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيْرِ الْاَشْطَاطِ اَتَاهُ عَيْنُهُ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوْا لَكَ جُمُوْعًا وَقَدْ جَمَعُوْا لَكَ الْاَحَابِيْشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوْكَ فَقَالَ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَاِنْ يَاْتُوْنَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيْدُ قَتْلَ اَحَدٍ وَلَا حَرْبَ اَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوْا عَلٰى اسْمِ اللهِ ٭

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے بڑھتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ آپ غدیر اشطاط پر پہنچے۔ تو آپ کے جاسوس نے آکر بیان کیا۔ کہ قریش آپ (سے لڑنے) کیواسطے جماعتیں کی جماعتیں اکٹھی کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے آپکے واسطے قوم احابیش کو جمع کیا ہے یہ سب آپ سے لڑیں گے۔ اور آپ کو بیت اللہ سے روکیں گے۔ اور وہاں تک جانے نہ دینگے۔ آپ نے پوچھا "اے لوگو! مجھے مشورہ دو۔ (کہ کیا کرنا چاہیئے) کیا تمہاری رائے یہ ہے۔ کہ میں کافروں کے اہل و عیال کو جاکر غارت کردوں۔ جو کہ ہمیں بیت اللہ سے روکنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اگر وہ ہمارا مقابلہ کرینگے۔ تو اللہ بڑا بزرگ اور غالب ہے جس نے جاسوس کو مشرکوں کے شر سے بچالیا۔ اور اگر وہ ہمارا مقابلہ نہ کرسکے۔ تو ہم اُنہیں لوٹے ہوؤں اور بھاگے ہوؤں کی طرح چھوڑ دینگے۔" حضرت ابوبکرؓ نے کہا یارسول اللہ! آپ تو بیت اللہ کا قصد کرکے آئے ہیں۔ کسی کو مارنا یا لوٹنا نہیں چاہتے آپ چلئے تو سہی۔ اگر کوئی ہمیں روکے گا۔ تو ہم اس سے لڑینگے۔ آپنے فرمایا "اللہ کے نام پر چلو" ٭

١٨٦١ ٣٢ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عمرؓ کی بیعتِ تحت الشجرہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَرْسَلَهُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِيَاْتِيَهُ بِفَرَسٍ كَانَ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حدیبیہ کے دن اُن کے والد نے اُنہیں اپنا گھوڑا لانے کیواسطے جو ایک انصاری جوان کے پاس تھا بھیجا۔ تو

الْاَنْصَارِ فَوَجَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِيْ بِذٰلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَذَهَبَ مَعَهُ حَتّٰى بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِيْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَسْلَمَ قَبْلَ اَبِيْهِ ۔

اُنہوں نے دیکھا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگ درخت کے نیچے بیعت کر رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ کو یہ معلوم نہ تھا۔ پس عبداللہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ تو حضرت عمرؓ لڑنے کے واسطے ہتھیار لگا رہے تھے۔ پس عبداللہ نے انہیں خبر دی۔ کہ درخت کے نیچے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگ بیعت کر رہے ہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ گئے۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ (اسی حدیث سے بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ عبداللہ اپنے والد حضرت عمرؓ سے پہلے ایمان لائے تھے) (حالانکہ ایسا نہیں ہے)۔

۳۶۲ ۴۴ آنحضرت کا عمرہ اور طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيْبُهُ اَحَدٌ بِشَيْءٍ ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفےؓ سے مروی ہے۔ کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب آپ نے عمرہ کیا۔ پس آپ نے طواف کیا۔ تو ہم نے بھی طواف کیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔ تو ہم نے بھی نماز پڑھی۔ پھر آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ تو ہم آپ کو اہلِ مکہ سے پوشیدہ کئے ہوئے تھے۔ تاکہ کوئی آپ کو ایذا نہ پہنچا سکے۔

غزوۂ ذی قرد

۳۶۳ ۴۵ غزوۂ ذی قرد میں آنحضرت کی اونٹنیوں کا پکڑا جانا

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں صبح کی اذان سے پہلے (مدینہ سے) روانہ ہوا۔ ذی قرد میں رسولِ خدا

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعٰى بِذِی قَرَدٍ قَالَ فَلَقِیَنِیْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَدْ تَقَدَّمَ وَقَالَ هُنَا فِیْ آخِرِهٖ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ ۔	صلے اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیاں چرتی تھیں۔ (راستے میں) مجھے عبد الرحمٰن بن عوف کا غلام ملا۔ اور کہنے لگا۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں۔ (اس کے بعد وہ تمام حدیث بیان کی جو پہلے گزر چکی ہے۔ اور یہاں اس کے آخر میں اس قدر زائد ہے۔) کہ پھر ہم لوٹے۔ تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تک مجھے اونٹنی پر بٹھا کر لائے ۔

غزوۂ خیبر

غزوۂ خیبر کے واقعات

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَیْبَرَ فَسِرْنَا لَیْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ یَا عَامِرُ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَیْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ یَحْدُوْ بِالْقَوْمِ یَقُوْلُ ؎	حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ اور رات کو چلتے رہے۔ تو کسی نے عامرؓ سے کہا۔ اے عامر! تو ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتا؟ عامر شاعر تھے۔ چنانچہ اتر کر لوگوں کو یہ شعر سنانے لگے:-
اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا اَبْقَيْنَا وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَبَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا	"اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا۔ تو ہم ہرگز ہدایت پاتے۔ نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے (اب بھی) جو کچھ اطاعت میں کوتاہی ہو۔ اسے معاف فرما۔ ہم تجھ پر قربان ہوں۔ ہمارے قدم ثابت رکھ۔ اگر ہم لڑیں۔ تو ہم پر تسلی اتار۔ جب ہمیں کوئی ناحق کی طرف بلائیگا ہم انکار کریں گے۔ کفار نے غل مچا کر ہم پر مدد بلائی ہے"۔
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ	اس پر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کونسا اونٹ ہنکانے والا ہے۔

قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوْا لَحْمُ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نُهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيْرًا فَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهٗ فَرَجَعَ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَاَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ

جو شعر پڑھ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی۔ عامر بن اکوع ہے۔ آپ نے فرمایا "اللہ اس پر رحم کرے"۔ کسی نے عرض کی۔ یا نبی اللہ! (عامر کیواسطے جنت یا شہادت واجب ہو گئی) اس دعا سے آپ ہمیں بھی کیوں فائدہ نہ بخشا؟ (سلمہ بن اکوع کہتے ہیں) پھر ہم نے جا کر خیبر والوں کو گھیر لیا۔ اور اس اثنا میں ہمیں سخت بھوک لگی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیبر پر فتح دی۔ پس مسلمانوں نے روزِ فتح کی شام کو آگ سلگائی۔ تو آپ نے پوچھا "یہ کیسی آگ ہے اور کس چیز کے نیچے تم جلا رہے ہو"؟ لوگوں نے جواب دیا۔ گوشت کے نیچے آپ نے فرمایا "کس گوشت کے نیچے"؟ اُنہوں نے جواب دیا۔ گدھوں کے گوشت کے نیچے آپ نے فرمایا "اسے گرا دو۔ اور ہانڈیوں کو توڑ دو"۔ کسی شخص نے عرض کی ہم اس طرح نہ کریں۔ کہ اُسے گرا کر ہانڈیوں کو دھولیں؟ آپ نے فرمایا "یہی کر لو"۔ پھر قوم جب صف بندی کر چکی۔ تو عامرؓ نے اپنی تلوار جو چھوٹی تھی۔ ایک یہودی کی پنڈلی پر ماری۔ جسکی دھار پلٹ کر عامرؓ کے گھٹنے کی طرف پر لگی۔ اور عامرؓ مر گئے۔ راوی کہتا ہے۔ کہ جب سب واپس آئے۔ تو سلمہؓ کہتے ہیں۔ کہ مجھے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مغموم دیکھا۔ تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔ کہ "تیرا کیا حال ہے"؟ میں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ عامرؓ

لَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ وَفِي رِوَايَةٍ نَشَأَ بِهَا ۔

کے عمل چھن گئے۔ آپ نے فرمایا: "جس نے یہ کہا وہ جھوٹا ہے" پھر آپ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر فرمایا: "عامرؓ کا دوہرا اجر ہے"۔ اور کہا: "عامرؓ کوشش کرنے والا اور لڑنے والا تھا۔ ایسے عربی جوان جو مدینہ میں رہتے ہوں۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے وہاں نشو و نما پائی ہو) بہت کم ہیں"۔

ح ٣٦٥ — خیبر کی رسیدگی

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا تَقَدَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَزَادَ هُنَا فَقَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بوقت شب خیبر میں پہنچے۔ (اور یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے۔ یہاں اس قدر زائد ہے کہ) پھر آپ نے مقابلہ کرنیوالوں کو قتل کیا۔ اور انکی اولاد کو قید کر لیا۔

ح ٣٦٦ — آہستہ پڑھنے کی ہدایت۔ لاحول و لا قوۃ کی فضیلت

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَقَالَ لِي

حضرت ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر چڑھائی کی۔ (اور راستے میں) لوگ جب ایک نالے پر آئے اور پکار پکار کر اللہ اکبر کہنے لگے۔ تو آپ نے فرمایا: "اپنے نفسوں پر نرمی کرو۔ کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ بلکہ اس سننے والے کو پکارتے ہو جو نزدیک اور تمہارے پاس ہے"۔ ابو موسےٰ کہتے ہیں۔ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے تھا۔ آپ نے مجھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے سنا۔ تو فرمایا: "اے عبداللہ بن قیس" (ابو موسےٰ کا نام ہے) میں نے کہا۔ لبیک یا رسول اللہ!

يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ قُلْتُ
لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ
عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ
الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ قَالَ لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا
فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَسْكَرِهٖ
وَمَالَ الْآخَرُوْنَ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ
وَفِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا
يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً
إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ
فَقِيْلَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ
أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَا إِنَّهٗ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا
صَاحِبُهٗ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ
كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَإِذَا
أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ
فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا
فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهٗ

آپ نے فرمایا "کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں
جو جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ
ہے" میں نے عرض کی۔ ہاں (یا رسول اللہ)
ضرور بتائیے۔ آپ پر میرے والدین قربان
ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ "لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" ہے ۔

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے۔ کہ بعض لڑائیوں میں نبی صلے
اللہ علیہ وسلم اور مشرکین (خیبر) کا مقابلہ ہوا
اور خوب لڑے۔ پھر جب رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف لوٹے۔
اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف لوٹے۔ تو
مسلمانوں میں ایک ایسا لشکری تھا۔ جو کسی
اکّے دُکّے آدمی کو نہ چھوڑتا۔ اور اس کے
پیچھے جاکر اپنی تلوار سے مار دیتا تھا۔ کسی
نے کہا۔ یا رسول اللہ! فلاں شخص کے برابر
کوئی نہیں لڑا۔ آپ نے فرمایا "وہ تو جہنمی
ہے" ایک شخص بولا۔ میں اس کے ساتھ
جاتا ہوں۔ راوی کہتا ہے۔ پس وہ شخص
اس کے ساتھ چلا۔ جب وہ ٹھیر جاتا۔ تو وہ
بھی ٹھیر جاتا۔ اور جب چلنے لگتا۔ تو یہ بھی
چلنے لگتا۔ راوی کہتا ہے۔ پس وہ شخص
سخت زخمی ہو گیا۔ اور اُس نے مرنے میں
جلدی کی۔ اور اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر
رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے درمیان
رکھا۔ اور اوپر سے اپنا بوجھ دے دیا۔ اور
ہلاک ہو گیا۔ تب وہ دوسرا شخص نبی صلی اللہ

۲۶۷
نیک و بدعمل کا نتیجہ
انسان کے قیاس
سے باہر ہے۔

بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰی سَیْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِیْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِیْ طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِیْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَیْفِهٖ فِی الْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَیْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ٭

علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا۔ میں گواہی دیتا ہُوں۔ کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا "کیا بات ہے" اُس نے کہا۔ وہ شخص جسکا آپ نے ابھی ذکر فرمایا تھا۔ کہ دوزخیوں میں سے ہے۔ اور لوگوں نے اس بات کو بڑا سمجھا تھا جس پر میں نے انہیں کہا تھا۔ کہ اس بات کی خبر کا میں ضامن ہوں۔ چنانچہ میں اسکی تلاش میں نکلا (تو کیا دیکھتا ہوں کہ) وہ شخص (لڑتے لڑتے) سخت زخمی ہو گیا۔ اور اُس نے مرنے میں جلدی کی۔ اور اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھ کر اُس کی دھار کو اپنے سینے کے درمیان رکھا۔ اور اس پر اپنا بوجھ ڈال کر ہلاک ہو گیا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے۔ حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔ اور کوئی لوگوں کی نگاہ میں دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے۔ حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے ٭

۲۶۸ ح ۵۰ مرفدین کی تائید پر جنت واجب نہیں بلکہ اسلام پر عامل ہونے پر

وَفِیْ رِوَایَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْ یَا بِلَالُ فَاَذِّنْ اَنْ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ ٭

ایک روایت میں ہے۔ کہ پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بلالؓ! اُٹھ اور آواز دے دے۔ کہ جنت میں سوائے مومن کے کوئی شخص نہیں جائیگا۔ اور اللہ (بعض وقت) فاجر شخص سے بھی دین کی تائید کراتا ہے" ٭

۲۶۹ ح ۵۱ آنحضرت کے دم سے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضُرِبْتُ ضَرْبَةً

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ خیبر کے دن میری پنڈلی میں چوٹ

فِيْ سَاقِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهَا ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ ۔

آ لگی تھی۔ تو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ آپ نے اس پر تین مرتبہ دم کر دیا۔ پھر مجھے اس وقت تک شکایت نہیں ہوئی ۔

سلمہ بن اکوع کی درد کا جاتا رہنا

۴۷۰ ح ۵۲

حضرت صفیہ کا نکاح

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِلَالًا بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ يَّحْجُبْهَا فَهِيَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ اور خیبر کے درمیان تین شب ٹھیرے۔ اِنہی میں (حضرت) صفیہ سے زفاف ہُوا۔ میں نے لوگونکو آنحضرت صلعم کے ولیمہ کیلئے بُلایا۔ تو نہ اس میں روٹی تھی نہ گوشت۔ بلکہ صرف یہ کہ حضور نے بلال رضؓ کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ جب دسترخوان بچھا دیا گیا۔ اور اس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی ڈالدیا گیا تو مسلمانوں نے باہم گفتگو کی۔ کہ صفیہ اُمہات المؤمنین سے ہیں یا لونڈی؟ تو (بعض) لوگوں نے کہا۔ اگر انہیں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پردے میں رکھینگے تو وہ اُمہات المومنین سے ہیں۔ اور اگر پردے میں نہ رکھینگے تو لونڈی ہیں۔ پس جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوچ کیا تو صفیہ کیواسطے اپنے پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی اور اُن پر پردہ کھینچدیا ۔

۴۷۱ ح ۵۳

نکاح متعہ اور گدھونکا گوشت کھانیکی ممانعت

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ خیبر کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھوڑے کے سوار کو مالِ غنیمت سے دو حصے دیئے۔ اور پیادے کو ایک حصہ ۔

مہاجرینِ حبشہ کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِيْ اَنَا اَصْغَرُهُمْ اَحَدُهُمَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُهْمٍ فِيْ ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِيْنَ مِنْ قَوْمِيْ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ اُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِيْ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ

حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے) نکلنے کی خبر ملی۔ تو ہم اس وقت یمن میں تھے۔ لہٰذا ہم بھی آپؐ کی طرف ہجرت کرکے روانہ ہوئے۔ ایک میں تھا۔ اور دو میرے بھائی۔ اور میں ان میں سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابوبُردہ اور دوسرے کا ابورُہم تھا۔ اور ترپین آدمی ہماری قوم کے اور تھے۔ پس ہم سب کشتی میں سوار ہوئے۔ اور کشتی نے ہمیں نجاشی کی طرف حبش میں پہنچا دیا۔ تو (وہاں) ہمیں جعفر بن ابی طالب ملے۔ ہم نے اُن کے پاس قیام کیا۔ پھر ہم سب اکٹھے روانہ ہوئے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم سب نے بوقتِ فتح خیبر ملاقات کی۔ اور دیگر لوگ ہم اہل سفینہ سے کہنے لگے۔ کہ ہجرت میں ہم لوگ تم پر سبقت لے گئے۔ اور نیز اسماء بنتِ عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں۔ حضرت حفصہؓ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ہوئیں۔ اور اسماء نے بھی نجاشی کیطرف جماعتِ مہاجرین کے ساتھ ہجرت کی تھی

هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ
هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا
فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ
مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ
عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ
هٰذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ؟ قَالَتْ
أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ
بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا
وَاللهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ
جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ
وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ فِي الْأَرْضِ الْبُعَدَاءِ
الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ
فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللهِ
لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ
شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ
لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنَخَافُ
وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللهِ
لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ
عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ

حضرت عمرؓ حفصہؓ کے پاس آئے۔ اور اس
وقت اسماء بنتِ عمیس ان کے پاس موجود
تھیں۔ تو حضرت عمرؓ نے اسماء کو دیکھ کر پوچھا
"یہ کون ہے"؟ حضرت حفصہؓ نے جواب دیا
کہ اسماء بنتِ عمیس ہے۔ حضرت عمرؓ نے
کہا۔ کہ کیا یہ اسماء حبشیہ دریا والی ہیں؟
اسماء بولیں۔ ہاں (میں وہی ہوں) حضرت
عمرؓ نے کہا۔ ہم ہجرت میں تم پر سبقت لیگئے
لہذا ہم تم سے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے زیادہ حقدار ہیں۔ اسماء کو غصہ آگیا اور
کہا۔ ہرگز نہیں۔ تم تو رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اور حضورؐ تم میں
سے بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور
تمہارے جہّال کو نصیحت کرتے تھے لیکن
ہم اجنبیوں اور دشمنوں کی زمین میں تھے
جو حبش میں ہے۔ اور سب (تکالیف محض)
اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں تھیں۔
بخدا مجھ پر کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک
میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
تمہاری بات کا ذکر نہ کرلوں۔ نیز ہم کو ایذا
دیجاتی تھی۔ اور ہر وقت خوف رہتا تھا۔
عنقریب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر
کرونگی۔ جس میں بخدا نہ جھوٹ بولوں گی۔
اور نہ کجروی کرونگی۔ اور نہ اس سے زیادہ کہوں
گی۔ پس جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے۔ تو اسماء نے عرض کی۔ یا رسول اللہ
عمرؓ نے اس اس طرح کہا ہے۔ حضورؐ نے

اللهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ ۞

فرمایا "تو نے عمرؓ کو کیا جواب دیا؟" اسماء بولیں۔ میں نے عمرؓ کو اس طرح جواب دیا۔ آپ نے فرمایا "عمرؓ تم سے زیادہ میرا حقدار نہیں ہے۔ کیونکہ عمرؓ اور اُن کے یاروں کی ایک ہجرت ہے۔ اور اے کشتی والو تمہاری دو ہجرتیں ہوئیں" ۞

ح ۵۵

اشعریوں کی قرآن خوانی کی تصدیق

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ ۞

حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "میں اشعریوں کی جماعت کے قرآن پڑھنے کی آواز پہچانتا ہوں۔ جبکہ وہ رات کو گھروں میں آتے ہیں۔ اور میں ان کی قیامگاہ کو اُن کے قرآن پڑھنے کی آواز سے رات کے وقت پہچانتا تھا۔ اگرچہ میں اُن کے اُترنے کی جگہ نہیں دیکھتا تھا۔ جہاں وہ دن میں اُترتے تھے۔ اور ان ہی میں سے ایک حکیم ہے جبکہ وہ جماعت سے یا دشمن سے (شک راوی) لڑتا تھا۔ تو اُن سے کہتا تھا۔ کہ میرے یار وہ تم سے کہتے ہیں کہ ہمارا انتظار کرو ۞

ح ۵۶

اشعریونکو جنگِ خیبر سے حصّہ دلانا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا ۞

حضرت ابو موسیٰؓ سے کہتے ہیں کہ ہم فتح خیبر کے بعد رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ تو حضورؐ نے ہمیں غنیمتِ خیبر سے حصّہ دیا۔ اور ہمارے علاوہ کسی اور کو جو بوقتِ فتح حاضر نہ تھا حصّہ نہیں دیا ۞

ح ۵۷

حالتِ احرام میں نکاح کا جواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔ اور بوقتِ احرام

وَهُوَ عُـرِمَ دَبَىٰ بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ ۔	کھولنے کے ان سے خلوت کی ۔ اور وہ سرف میں ہی فوت ہوئیں ۔

غزوۂ مُوتہ واقعۂ مُلکِ شام

۲۷۶ ح ۵۸ جنگِ مُوتہ کی امارت اور جعفرؓ کی شہادت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهٖ بِضْعًا وَتِسْعِينَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ ۔	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ۔ کہ جنگِ مُوتہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو امیر بنا کر فرمایا " اگر زید شہید ہو جائے ۔ تو جعفر (امیر ہے) اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ (امیر بنیں) عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں ۔ میں اس لڑائی میں موجود تھا ۔ جب ہم نے جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا ۔ تو ہم نے اُنہیں مُردوں میں پایا ۔ اور اُن کے جسم پر ہم نے کچھ اُوپر نوّے نشان نیزے اور تلوار کے دیکھے ۔

۲۷۷ ح ۵۹ لا الٰہ الّا اللہ کہنے پر قتل کا تاسف نہی

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَكَفَّ الْاَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا	اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حُرقہ کی طرف بھیجا ۔ تو بوقت صبح ہم نے ان لوگوں پر دھاوا کر کے انہیں بھگا دیا ۔ پھر ہم اور ایک انصاری شخص کفار کے ایک آدمی سے ملے ۔ تو ہم نے اُسے گھیر لیا جس پر اُس نے کہا ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ۔ اس سے انصاری تو رُک گیا ۔ اور مَیں نے اُسے نیزہ مار دیا ۔ پس جب ہم مدینہ میں آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی ۔ تو آپ نے کہا " اُسامہ کیا تو نے اسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہنے کے بعد مار ڈالا ؟ مَیں نے عرض

قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ۔

کی۔ وہ تو پناہ کے واسطے کہہ رہا تھا۔ مگر آپ بار بار یہی فرماتے رہے۔ یہانتک کہ مَیں نے یہ خواہش کی۔ کہ کاش مَیں اس دن سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا ۔

۴۷۸ / ۶۰ — حضرت سلمہؓ نے سولہ جہاد کئے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ مَیں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات بار جہاد کیا ہے۔ اور نو مرتبہ آپ کے بھیجے ہوئے لشکروں کے ساتھ (جا کر) لڑا ہوں۔ ایک بار ہم پر ابوبکرؓ (امیر) تھے اور ایک بار ہم پر اُسامہ (امیر) تھے ۔

فتح مکہ کا بیان جو ماہِ رمضان میں ہوئی

۴۷۹ / ۶۱ — سفر میں آنحضرت کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذٰلِكَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى مَكَّةَ يَصُوْمُ وَيَصُوْمُوْنَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ اَفْطَرَ وَاَفْطَرُوْا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں دس ہزار صحابیوں کے ساتھ مدینہ سے (مکہ کی طرف) روانہ ہوئے اور یہ مدینہ میں آپ کے آنے سے ساڑھے آٹھ برس بعد کا ذکر ہے۔ (اس سفر میں) آپ بھی روزہ رکھتے تھے اور آپکے ہمراہی بھی۔ حتیٰ کہ جب آپ کدید پر پہنچے۔ جو عسفان و قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے تو آپ اور آپ کے ہمراہیوں نے روزہ کھول دیا ۔

۴۸۰ / ۶۲ — سفر میں فطار کا جواز

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ اِلٰى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُوْنَ فَصَائِمٌ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حُنین کی طرف رمضان میں نکلے۔ بعض لوگ روزہ دار اور بعض بے روزہ تھے۔ جب

وَمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ
دَعَا بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ اَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهٗ
عَلٰى رَاحَتِهٖ اَوْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ ثُمَّ
نَظَرَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُوْنَ
لِلصُّوَّامِ اَفْطِرُوْا ۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا سَارَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا
خَرَجَ اَبُوْسُفْيَانَ وَحَكِيْمُ
بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ
يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا
مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ
بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ
فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ مَا هٰذِهٖ
لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ
بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ
بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ
عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ
نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ
فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ
اَبُوْسُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ

آپ اپنی سواری پر بیٹھ گئے ۔ تو ایک
برتن میں پانی یا دودھ منگا کر اپنی ہتھیلی
یا سواری پر رکھا ۔ پھر لوگوں کی طرف دیکھا
تو بے روزہ داروں نے روزہ داروں سے
کہا ۔ تم بھی افطار کر لو ۔

۱۱۴۳ ح ۶۳
ابوسفیان کا
مسلمان ہوا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے ۔ کہ جب رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے
اور قریش کو خبر پہنچی ۔ تو ابوسفیان اور
حکیم بن حزام اور بُدیل بن ورقاء رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر تلاش کرنیکو
نکلے ۔ چلتے چلتے جب وہ موضع مرّالظہران
تک پہنچے ۔ تو کیا دیکھتے ہیں ۔ کہ آگیں
اس کثرت سے روشن ہیں ۔ گویا کہ وہ عرفہ
کی آگیں ہیں ۔ ابوسفیان نے کہا یہ کیسی
آگیں ہیں جیسے کہ عرفہ کی آگ بکثرت
ہوتی ہے ۔ بُدیل بن ورقاء نے کہا ۔
بنی عمرو کی آگیں ہونگی ۔ ابوسفیان نے
کہا ۔ بنی عمرو کے آدمی اس سے بہت کم
ہیں ۔ اتنے میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے چوکیداروں نے انہیں دیکھ
لیا ۔ اور پکڑ کر رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس لے آئے ۔ تو ابو
سفیان مسلمان ہو گئے ۔ جب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم چلے ۔ تو حضرت عباس
سے فرمایا ۔ ابوسفیان کو گھوڑے کے
ازدحام کی جگہ ٹھیرانا ۔ تاکہ مسلمانوں کی

لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ
عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ
اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ
فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ
سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ
يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ
هٰذِهٖ غِفَارُ قَالَ مَالِيْ وَلِغِفَارَ
ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ فَقَالَ
مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ
بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ
ثُمَّ مَرَّتْ سُلَيْمُ فَقَالَ مِثْلَ
ذٰلِكَ حَتّٰى اَقْبَلَتْ كَتِيْبَةٌ
لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهٖ
قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ
فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
يَا اَبَا سُفْيَانَ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ
اَلْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ
اَبُوْ سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ
الذِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيْبَةٌ وَهِيَ
اَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابُهٗ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ
بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ

شوکت کو ملاحظہ کرے" حضرت عباسؓ
نے ابوسفیان کو اسی جگہ ٹھیرایا چنانچہ
اُن کے پاس سے وہ قبائل جو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ گروہ
گروہ گذرنے لگے۔ پس جب پہلا قبیلہ
گذرا تو ابوسُفیان نے پوچھا۔ عباس!
یہ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا۔ یہ قبیلۂ غفار
ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ میری اور (قبیلہ)
غفار کی تو لڑائی نہ تھی۔ پھر قبیلۂ جُہینہ
گذرا۔ تو ابوسفیان نے اسی طرح کہا۔
پھر قبیلۂ سعد بن ہذیم اور سلیم گذرے۔
تو ابوسفیان نے پھر وہی بات کہی۔ حتی
کہ ایک ایسا قبیلہ گذرا۔ کہ وہ کبھی ابوسفیان
نے دیکھا ہی نہ تھا۔ پوچھا۔ یہ کون ہیں؟
عباسؓ نے کہا۔ یہ انصار ہیں۔ ان کے
امیر سعد بن عبادہ ہیں۔ ان ہی کے پاس
جھنڈا ہے۔ پھر سعد بن عبادہ نے کہا۔
اے ابوسفیان! آج کا دن (کفار) کے
قتل کا دن ہے۔ آج کے دن کعبہ حلال
ہو جائیگا۔ (یعنی کفار کا قتل اسمیں جائز
ہو جائیگا) ابوسفیان نے کہا۔ اے
عباس! روز ہلاکت کفار اچھا ہے پھر
ایک جماعت آئی۔ جو سب جماعتوں سے
چھوٹی تھی۔ ان ہی میں رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابی تھے۔ اور
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا زبیر بن
عوام کے پاس تھا۔ جب رسول خدا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِأَبِی
سُفْیَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ قَالَ مَا قَالَ
قَالَ قَالَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ کَذَبَ
سَعْدٌ وَلٰکِنْ ھٰذَا یَوْمٌ یُعَظِّمُ اللّٰہُ
فِیْہِ الْکَعْبَۃَ وَیَوْمٌ تُکْسٰی فِیْہِ
الْکَعْبَۃُ قَالَ وَأَمَرَ رَسُوْلُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْکَزَ
رَایَتُہٗ بِالْحَجُوْنِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ
لِلزُّبَیْرِ یَا أَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ھٰھُنَا
أَمَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَرْکُزَ الرَّایَۃَ
قَالَ وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ
خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ أَنْ یَدْخُلَ
مِنْ أَعْلٰی مَکَّۃَ مِنْ کَدَاءٍ وَدَخَلَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ کُدًی فَقُتِلَ مِنْ خَیْلِ
خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ رَجُلَانِ حُبَیْشُ
بْنُ الْأَشْعَرِ وَکُرْزُ بْنُ
جَابِرٍ الْفِھْرِیُّ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ
فَتْحِ مَکَّۃَ عَلٰی نَاقَتِہٖ وَھُوَ یَقْرَأُ
سُوْرَۃَ الْفَتْحِ یُرَجِّعُ وَقَالَ لَوْلَا
أَنْ یَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِیْ لَرَجَّعْتُ

صلے اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس
سے گزرے ۔ تو ابوسفیان نے کہا آپ
کو معلوم نہیں ۔ کہ سعد بن عبادہ نے کیا کہا
ہے ؟ آپ نے پوچھا " اس نے کیا کہا " ؟
ابوسفیان نے کہا ۔ اس اس طرح کہا ہے
آپ نے فرمایا " سعد نے غلط کہا ہے ۔
یہ دن تو وہ ہے ۔ کہ اللہ اس میں کعبہ کو بزرگی
دیگا ۔ اور یہ ایسا دن ہے ۔ کہ کعبہ کو غلاف
پہنایا جائیگا " عروہ کہتے ہیں ۔ کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے موضع حجون
میں اپنا جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا تو حضرت
عباسؓ نے زبیر سے کہا ۔ اے ابوعبداللہ
کیا اس جگہ جھنڈا گاڑنے کا تجھے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا ؟
عروہ کہتے ہیں ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اس روز خالد بن ولید کو حکم دیا تھا
کہ " کداء کی بلندی کی طرف سے مکہ میں جانا "
اور خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کداء سے
گئے ۔ خالد کی فوج میں سے دو مرد یعنی
حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری اس دن
شہید ہوئے ۔

۴۸۲
ح
۶۴
آنحضرتؐ کی قرات خوش الحان ۔

حضرت عبداللہؓ بن مغفل سے مروی
ہے کہ فتح مکہ کے دن اس نے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار دیکھا جبکہ آپ
سورۂ فتح خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے
اور آپؐ نے فرمایا ۔ اگر لوگوں
کے جمع ہو جانے کا خوف نہ ہوتا ۔ تو میں

كَمَا رَجَعَ ۔

۴۸۳ ح ۹۵ آنحضرت صلعم کا کعبہ کو بتوں سے پاک فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۔

۴۸۴ ح ۹۶ فتح مکہ کے بعد اشاعت اسلام

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَوْ اَوْحَى اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ اَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اَبِيْ قَوْمِيْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ

اسی طرح خوش الحانی کے ساتھ سُناتا ۔

حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں گئے۔ اور اُسوقت خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بُت نصب تھے۔ آپ اپنے ہاتھ کی چھڑی ان بُتوں کو مارتے تھے۔ اور یہ فرماتے جاتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ (دین حق آیا اور باطل چلا گیا۔ حق آگیا۔ اب باطل نہ آیا ہوگا۔ اور نہ دوبارہ آویگا) ۔

حضرت عمرو بن سلمہ سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک چشمہ پر مقیم تھے۔ جو گذرگاہ عوام تھا۔ پس جو سوار ہمارے پاس سے گزرتا ہم اُن سے پوچھتے تھے۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور یہ کون شخص ہے؟ (جو مدعی نبوت ہے) وہ لوگ جواب دیتے وہ کہتا ہے۔ اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور میرے پاس وحی آتی ہے اور اللہ نے یہ وحی بھیجی ہے۔ عمرو بن سلمہؓ کہتے ہیں۔ وہ کلام میں یاد کر لیا کرتا تھا۔ گویا کہ میرے سینہ میں پڑھا جاتا تھا۔ اور عرب مسلمان ہونے کیواسطے فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ محمدؐ اور اُس کی قوم کو چھوڑ دو۔ اور اگر محمد ان پر غالب آگیا تو وہ سچا نبی ہے۔ جب فتح مکہ کا واقعہ ہُوا۔ تو ہر قوم اسلام لانے کی جلدی کرنے لگی۔ اور میرے باپ نے مُسلمان ہونے میں

وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوْا كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ بِيَدِهٖ ضَرْبَةٌ قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۔

اپنی قوم میں جلدی کی۔ جب میرا باپ مسلمان ہوکر آیا۔ تو اُس نے اپنی قوم سے کہا میں تمہارے پاس سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں۔ اُس نے فرمایا ہے "فلاں وقت یہ نماز اور فلاں وقت یہ نماز پڑھا کرو" اور جب نماز کا وقت ہو۔ تو کوئی تم میں سے اذان کہے۔ اور جو تم میں سے زیادہ قرآن جانتا ہو۔ وہ نماز پڑھائے"۔ اُنہوں نے غور کیا۔ تو مجھ سے بڑھ کر کسی کو قرآن جاننے والا نہ پایا۔ کیونکہ میں سواروں سے ملتا تھا۔ پس سب نے مجھے اپنا امام بنایا۔ حالانکہ میں چھ سات سال کا تھا۔ اور میں صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ جب میں سجدہ کرتا۔ تو وہ سکڑ جاتی تھی۔ قبیلۂ حیّ کی ایک عورت نے کہا۔ تم اپنے قاری کا ستر ہم سے کیوں نہیں چھپاتے۔ اُنہوں نے کپڑا خرید کر میرا کرتہ بنایا۔ میں جتنا اس کرتے سے خوش ہوا۔ اتنا کسی چیز سے خوش نہیں ہوا ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفےٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تلوار کا نشان تھا۔ اُنہوں نے کہا۔ یہ چوٹ حنین کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میرے لگی تھی ۔

۴۸۵
ج ۶۰
عبداللہ بن ابی اوفے حنین کے زخمیوں میں ..... تھے

غزوۂ اوطاس

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰی جَیْشٍ اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّۃِ فَقُتِلَ دُرَیْدٌ وَھَزَمَ اللّٰہُ اَصْحَابَہٗ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَبَعَثَنِیْ مَعَ اَبِیْ عَامِرٍ فَرُمِیَ اَبُوْ عَامِرٍ فِیْ رُکْبَتِہٖ رَمَاہُ جُشَمِیٌّ بِسَھْمٍ فَاَثْبَتَہٗ فِیْ رُکْبَتِہٖ فَانْتَھَیْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَنْ رَمَاکَ فَاَشَارَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ ذٰلِکَ قَاتِلِی الَّذِیْ رَمَانِیْ فَقَصَدْتُّ لَہٗ فَلَحِقْتُہٗ فَلَمَّا رَاٰنِیْ وَلّٰی فَاتَّبَعْتُہٗ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَہٗ اَلَا تَسْتَحْیِیْ اَلَا تَثْبُتُ فَکَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَیْنِ بِالسَّیْفِ فَقَتَلْتُہٗ ثُمَّ قُلْتُ لِاَبِیْ عَامِرٍ قَتَلَ اللّٰہُ صَاحِبَکَ قَالَ فَانْزِعْ ھٰذَا السَّھْمَ فَنَزَعْتُہٗ فَنَزَا مِنْہُ الْمَاءُ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اَقْرِئِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ حُنین سے فارغ ہوئے۔ تو ابو عامر کو امیر بناکر اوطاس کی طرف بھیجا۔ جو وہاں پہنچکر دُرید بن صمہ سے لڑے۔ اس میں دُرید مارا گیا۔ اور اس کے ساتھیوں کو خُدا نے بھگا دیا۔ ابو موسےٰؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی ابو عامر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ (اتفاق سے) ابو عامر کے گھٹنے میں ایک جشمی آدمی کا تیر لگ گیا۔ اور اُن کے زانو میں بیٹھ گیا۔ میں نے ابو عامر کے پاس جاکر پوچھا۔ چچا! تجھے کس نے تیر مارا۔ اُنہوں نے مجھے اشارے سے بتلایا۔ کہ فلاں شخص میرا قاتل ہے۔ جس نے مجھے تیر مارا ہے۔ میں جھپٹ کر اُس کے پاس جا پہنچا۔ مگر وہ مجھے دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ میں اسکے پیچھے جاتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ (او بے حیا) تجھے شرم نہیں آتی۔ تو ٹھیرتا کیوں نہیں؟ اس پر وہ ٹھیر گیا۔ اور میرے اور اس کے باہم دو وار تلوار کے ہوئے۔ جس میں میں نے اُسے مار ڈالا۔ اور آکر ابو عامرؓ سے کہا۔ اللہ نے تمہارے قاتل کو ہلاک کردیا پھر وہ بولے۔ یہ تیر تو نکالو۔ میں نے تیر نکالا تو زخم سے پانی بہنے لگا۔ اُنہوں نے کہا۔

بـ ۶۰ ج
تیر زنی کا بدلا قتل۔

السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي
وَاسْتَخْلَفَنِي اَبُوْ عَامِرٍ
عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ
يَسِيْرًا ثُمَّ مَاتَ
فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى
سَرِيْرٍ مُرْمَلٍ وَ
عَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ
رِمَالُ السَّرِيْرِ فِي ظَهْرِهِ
وَجَنْبَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا
وَخَبَرِ اَبِي عَامِرٍ وَقَالَ
قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا
فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ
اَبِي عَامِرٍ وَرَاَيْتُ بَيَاضَ
اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَوْقَ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ
مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي
فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ
قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا
كَرِيْمًا ٭

بھتیجے! تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
میری طرف سے سلام دینا۔ اور آپ سے
کہنا۔ کہ آپ ابو عامرؓ کے واسطے بخشش
مانگیں۔ پھر ابو عامرؓ نے مجھے لوگوں پر
خلیفہ بنایا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد فوت
ہو گئے۔ پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس واپس آیا۔ اور اس وقت آپ ایک
چارپائی پر جو رسی سے بُنی ہوئی تھی۔ لیٹے
ہوئے تھے۔ اور اس پر ایسا فرش تھا۔
کہ آپ کی پُشت اور پہلو پر چارپائی کی
رسی کے نشان پڑ گئے تھے۔ میں نے
آپ سے اپنا اور ابو عامرؓ کا حال بیان کیا
اور میں نے کہا۔ ابو عامرؓ نے حضور سے
دعائے مغفرت کرنے کی درخواست کی
ہے۔ تو آپ نے پانی منگا کر وضو کیا۔ اور
پھر ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی "اے اللہ! عبید اللہ
ابو عامرؓ کو بخش دے" اور میں آپ کی
بغلوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ پھر فرمایا
"اے اللہ! ابو عامرؓ کا قیامت کے
روز بہت سی مخلوق بنی نوع انسان پر
درجہ بلند کیجیو" میں نے کہا۔ یا رسول اللہ
میرے واسطے بھی دعائے مغفرت کیجیے
تو آپ نے فرمایا "اے اللہ! عبداللہ بن
قیس کے گناہ بخش دے اور اسے قیامت
کے دن اچھی جگہ داخل کر" ٭

جنگ طائف جو شوال ۸ھ میں ہوئی

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ ۔

حضرت اُم سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میرے قریب ایک زنانہ بیٹھا ہوا تھا۔ عبداللہ بن ابی اُمیہ سے کہہ رہا تھا۔ اے عبداللہ اگر کل اللہ طائف فتح کردے۔ تو تُو دختر غیلان کو لے لیجیو۔ کیونکہ (وہ اس قدر فربہ ہے)۔ جب وہ سامنے سے آتی ہے تو اُسکے پیٹ میں چار شکن پڑتے ہیں۔ اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ شکن پڑتے ہیں۔ (یہ سُن کر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اے ام سلمہؓ) یہ زنانے تمہارے پاس ہرگز نہ آنے پائیں" ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ اِنَّا قَافِلُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ اِنَّا قَافِلُونَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا۔ اسیران کا کچھ مال ہاتھ نہ آیا۔ تو آپ نے فرمایا "ہم انشاء اللہ مدینہ کی طرف لوٹ چلیں گے"۔ صحابہؓ کو یہ گراں معلوم ہوا۔ اور کہنے لگے ہم بے فتح کیونکر لوٹ چلیں؟ آپ نے فرمایا۔ "اچھا کل لڑو"۔ چنانچہ وہ سب لڑے اور زخمی ہو گئے۔ آپ نے فرمایا "کل انشاء اللہ ہم واپس چلیں گے"۔ اس وقت انہیں یہ بات اچھی معلوم ہوئی۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے ۔

عَنْ سَعْدٍ وَاَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا سَمِعْنَا

حضرت سعد اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

ج ۷۵ ہیجڑوں کا عورتوں کے پاس جانا ممنوع ہے

ج ۷۰ ۴۸۸ طائف کا محاصرہ

ج ۷۱ ۴۸۹ جھوٹا نسب بنانیوالا جنتی نہیں ہوگا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ ۔

سنا۔ کہ فرماتے تھے "جو اپنے تئیں غیر باپ کیطرف منسوب کرے حالانکہ وہ جانتا ہے (کہ میں اس باپ سے نہیں ہوں) تو اس پر جنت حرام ہے" ۔

نمبر ۴۹۰ — حدیث بالا کے راوی رضی اللہ عنہ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِیْ اُنَاسٍ فَجَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَنَزَلَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِیْنَ مِنَ الطَّائِفِ ۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ ان دونو (راویان حدیث) سے ایک تو وہ شخص ہے جس نے راہ خدا میں اوّل تیر مارا ہے۔ اور دُوسرا وہ ہے۔ جو قلعۂ طائف کی دیوار پر چند آدمیوں کے ہمراہ (امان کیواسطے) چڑھ گیا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کہ پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مع بائیس آدمیوں کے طائف سے (بطور امان) آ گئے تھے ۔

نمبر ۴۹۱ — بشارت قبول نہ کرنیوالے پر آنحضرت کا غضبناک ہونا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ فَقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَیْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِیْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ

حضرت ابوموسے رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ جبکہ آپ جعرانہ میں ٹھیرے تھے۔ جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک موضع ہے۔ اور آپکے ہمراہ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ (اتنے میں) ایک اعرابی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا۔ کیا آپ اپنا وعدہ پورا نہ کروگے۔ جو مجھ سے کیا ہے؟ آپنے فرمایا "تیرے واسطے بشارت ہے" وہ بولا۔ یہ تو آپ بار بار فرماتے ہیں مگر میں اسے کیا کروں؟ اسوقت آپکے سامنے بلال رضی اللہ عنہ اور ابو موسٰی رضی اللہ عنہ بھی تھے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم بصورت غضبناک ہوئے اور فرمایا "اس اعرابی نے بشارت کو منظور نہیں کیا۔ پس تم دونو قبول کرلو" وہ دونو بولے ہم نے قبول کرلیا۔ پھر آپنے ایک پیالے

بِيَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً

میں پانی منگا کر اس میں اپنے دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں کلی کی۔ پھر فرمایا "اس میں سے تم دونو پی لو۔ اور اپنے منہ اور سینوں پر چھڑک لو۔ اور خوش ہو جاؤ" ان دونو نے پیالہ لے لیا۔ اور تعمیل کرنے لگے ام سلمہؓ نے پردے کے پیچھے سے پکارا کہ اپنی والدہ یعنی میرے واسطے بھی چھوڑ دینا۔ تو انہوں نے باقی اس میں سے حضرت ام سلمہؓ کو دیدیا۔

انصار کی فضیلت

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو جمع کر کے فرمایا "قریش نو مسلم اور تازہ مصیبت اٹھائے ہوئے ہیں اسلئے میں چاہتا ہوں کہ مال غنیمت دے کر ان کی دلجوئی کردوں۔ کیا تم خوش نہیں کہ لوگ دنیا لے جائیں۔ اور تم رسول اللہ صلعم کو اپنے گھر کی طرف لیجاؤ" انہوں نے جواب دیا بیشک (ہم راضی ہیں) پھر آپ نے فرمایا "اگر اور لوگ کسی رہ صحرا میں چلیں اور انصار پہاڑ کی گھاٹی پر چلیں۔ تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی اختیار کروں گا"۔

ناجائز حکم سے براءت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف روانہ کیا۔ تو خالدؓ نے انہیں اسلام کی طرف بلایا۔ انہوں نے اسلمنا کہنا اچھا نہ جانا۔ بلکہ صبانا صبانا کہنے لگے۔ جس

يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ
خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَ
دَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ حَتّٰى
اِذَا كَانَ يَوْمًا اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ
كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَ
اللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ
رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ حَتّٰى
قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ وَ
قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا
صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ ◆

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَّاسْتَعْمَلَ
عَلَيْهَا رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ
فَغَضِبَ فَقَالَ اَلَيْسَ اَمَرَكُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ تُطِيْعُوْنِيْ قَالُوْا
بَلٰى قَالَ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا
فَجَمَعُوْا فَقَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا
فَاَوْقَدُوْهَا فَقَالَ ادْخُلُوْهَا
فَهَمُّوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ
يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُوْلُوْنَ
فَرَرْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا

پھر خالدؓ انہیں مارنے لگے۔ اور بعض کو
قید کر کے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک
قیدی دے دیا۔ پھر ایک دن خالدؓ نے
حکم دیا کہ ہر شخص اپنے اپنے قیدی کو
مار ڈالے۔ (عبداللہ کہتے ہیں) میں نے
کہا۔ بخدا میں تو اپنے قیدی کو ہرگز نہ ماروںگا
اور نہ کوئی میرا یار اپنے قیدی کو مارے گا
جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
اور آپؐ سے یہ قصہ بیان کیا۔ تو آپؐ نے
اپنا ہاتھ اُٹھا کر فرمایا "اے اللہ! میں خالدؓ
کے فعل سے بری ہوں" (یہ کلام) دو
بار فرمایا ◆

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا
اور اُس کا حاکم ایک انصاری کو بنا کر سب
کو اُس کی فرمانبرداری کا حکم دیدیا تھا۔
(ایک دفعہ) اُسے غصہ آیا۔ تو کہنے لگا۔ کیا
تمہیں آنحضرت صلعم نے میری اطاعت کرنیکا
حکم نہیں دیا؟ وہ بولے۔ ہاں! (فرمایا ہے)۔
انصاری بولا تم میرے واسطے لکڑیاں جمع
کرو۔ چنانچہ اُنہوں نے جمع کردیں۔ پھر کہا۔ آگ
سُلگاؤ۔ اُنہوں نے آگ سُلگائی۔ پھر اُس نے
کہا۔ تم اس میں کود پڑو۔ اُنہوں نے کودنے کا
ارادہ کیا۔ مگر بعض ایک دوسرے کو روکنے لگے
اور کہنے لگے۔ ہم آگ (دوزخ) سے تو بھاگ
کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہیں۔
(اب اسی میں کیوں جل مریں) یونہی سب جھگڑتے

۴۹۴
ح
شرعی احکام میں امیر
کی اطاعت لازم ہے
لیکن اگر امیر ناکردنی
کام کا حکم دے تو
اسکی اطاعت لازم
نہیں

وَ اَلَوُا حَتّٰی خَمَدَتِ النَّارُ
وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا
اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ
فِي الْمَعْرُوْفِ ۔

باب ۹۵۹ مرتد کا قتل

عَنْ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ
اِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى مِخْلَافٍ قَالَ
وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ
يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا
وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰى عَمَلِهِ قَالَ
وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِذَا
سَارَ فِيْ اَرْضِهِ وَكَانَ قَرِيْبًا
مِنْ صَاحِبِهِ اَحْدَثَ بِهِ
عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ
مُعَاذٌ فِيْ اَرْضِهِ قَرِيْبًا مِّنْ
صَاحِبِهِ اَبِيْ مُوْسٰى فَجَاءَ
يَسِيْرُ عَلٰى بَغْلَتِهِ حَتّٰى انْتَهٰى
اِلَيْهِ وَاِذَا هُوَ جَالِسٌ
وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ
وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ
يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ
مُعَاذٌ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ

رہے۔ کہ اس عرصہ میں آگ بجھ گئی۔ اور اُسکا
غصہ جاتا رہا۔ جب آپ کو یہ خبر پہنچی۔ تو آپ
نے فرمایا "اگر وہ اس آگ میں چلے جاتے
تو قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے۔ (کیونکہ
اطاعت کرنا اچھے کاموں میں لازم ہے اگناہ
میں اطاعت نہیں چاہیئے) ۔

حضرت ابو موسٰیؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن
جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا۔ اور ہر ایک
کو یمن کی ایک ولایت پر حاکم مقرر کر دیا اُس
وقت یمن کی دو ہی ولایتیں تھیں۔ پھر آپ
نے فرمایا "تم دونو آسانی کرنا۔ اور لوگوں
کو خوش رکھنا۔ انہیں نجیدہ نہ کرنا" پس ان
میں سے ہر ایک اپنی اپنی حکومت پر چلا گیا۔
راوی حدیث بیان کرتا ہے۔ کہ ان دونو میں
سے جو کوئی اپنی زمین میں سیر کرتا۔ اور وہ زمین
اس کے دوسرے ساتھی کے قریب ہوتی۔
تو ضرور ملاقات کر کے سلام کرتا تھا۔ ایکدن
معاذ اپنی زمین میں گئے۔ جو اُن کے ساتھی
ابو موسٰیؓ کے قریب تھی۔ اور معاذ بن جبل اپنے
خچر پر سوار ہو کر ابو موسٰیؓ کے پاس آئے۔
تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص ابو موسٰیؓ کے
سامنے مشکیں بندھا ہوا ہے۔ اور بہت
لوگ جمع ہیں۔ معاذ نے پوچھا۔ عبداللہ بن
قیس! یہ کون شخص ہے؟ اُنہوں نے کہا۔ یہ
ایک شخص ہے۔ جو اسلام لانے کے بعد کافر
ہو گیا۔ معاذ بن جبل نے کہا۔ جبتک یہ نہ مارا جائیگا

آتیتم هذا قال هذا رجل
كفر بعد إسلامه قال لا
أنزل حتى يقتل قال إنما
جيء به لذلك فانزل قال
ما أنزل حتى يقتل فأمر به
فقتل ثم نزل فقال يا
عبد الله كيف تقرأ القرآن قال
أتفوقه تفوقا قال فكيف
تقرأ أنت يا معاذ قال أنام
أول الليل فأقوم وقد قضيت
جزئي من النوم فأقرأ ما كتب
الله لي فأحتسب نومتي كما
أحتسب قومتي ٭

عن أبي موسى الأشعري
رضي الله عنه أن النبي صلى
الله عليه وسلم بعثه
إلى اليمن فسأله عن
أشربة تصنع بها
فقال وما هي قال البتع
والمزر فقال كل مسكر
حرام ٭

عن البراء رضي الله عنه
قال بعثنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم مع خالد
بن الوليد إلى اليمن قال
ثم بعث عليا بعد ذلك
مكانه فقال مر أصحاب

میں ہرگز نہ اُترونگا۔ ابو موسیٰؓ نے کہا۔ یہ اسی
واسطے پکڑ کر لایا گیا ہے۔ تم اُترو۔ معاذ بولے
میں تو اسکے مارے جانے سے پہلے ہرگز نہ
اُترونگا۔ چنانچہ ابو موسیٰؓ نے حکم دیا۔
اور وہ قتل کر دیا گیا۔ تب پھر معاذ اُترے اور
پوچھا۔ اے عبداللہ! تم قرآن کیسے پڑھتے
ہو؟ ابو موسیٰؓ نے کہا۔ میں قرآن کو دم
لے لے کر پڑھتا ہوں۔ پھر ابو موسیٰؓ نے
کہا۔ اے معاذ تم کیونکر پڑھتے ہو؟ انہوں نے
کہا۔ میں اوّل شب سو رہتا ہوں۔ پھر حسب
معمول سو کر اُٹھ بیٹھتا ہوں۔ اور جسقدر خدا
کو منظور ہوتا ہے پڑھ لیتا ہوں۔ اور میں سونے
کا بھی عبادت کے برابر ثواب شمار کرتا ہوں٭

۵۹۶
ح ۷۸
ہر نشہ والی چیز
حرام ہے

حضرت ابو موسیٰؓ اشعری کہتے ہیں۔ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کیطرف
روانہ فرمایا۔ تو انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ و
السلام سے ان شرابوں کا حکم دریافت کیا جو
یمن میں بنتی ہیں۔ آپ نے پوچھا "وہ کون کونسی
شرابیں ہیں"؟ ابو موسیٰؓ نے کہا۔ بتع اور
مزر۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا
"ہر نشہ والی چیز حرام ہے"٭

۵۹۷
ح ۷۹
حضرت علی رضہ کا
امیر یمن مقرر ہونا

حضرت براءؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
خالدؓ بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف روانہ
کیا۔ پھر خالدؓ کی جگہ حضرت علیؓ کو بھیج کر
فرمایا۔ خالدؓ کے یاروں سے کہدینا۔ ان
میں سے جو تیرے ساتھ جانا چاہے۔ وہ یمن کو

خالِدٍ مَنْ شاءَ مِنْهُمْ اَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قالَ فَغَنِمْتُ اَواقِيَ ذَواتِ عَدَدٍ ◆

چلا جائے۔ اور جو چاہے مدینہ کو آئے (براءؓ کہتے ہیں) میں بھی انہی میں تھا۔ جو کہ حضرت علیؓ کے ساتھ (یمن کیطرف) چلے گئے تھے۔ اور مجھے مالِ غنیمت سے بہت سے اوقیہ حصے میں ملے ◆

۵۴۴ ح ۳۰
حضرت علیؓ سے عداوت جائز نہیں

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اِلَى خالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ اَبْغَضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخالِدٍ اَلَا تَرَى اِلَى هٰذا فَلَمّا قَدِمْنا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقالَ يا بُرَيْدَةُ اَتُبْغِضُ عَلِيًّا قُلْتُ نَعَمْ قالَ لَا تُبْغِضْهُ فَاِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ◆

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو خالدؓ بن ولید کے پاس خمس لینے کیواسطے بھیجا۔ اور میں حضرت علیؓ سے دشمنی رکھتا تھا۔ اور حضرت علیؓ نہائے ہوئے تھے میں نے خالدؓ سے کہا۔ کیا تم انہیں نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں نے آپ سے یہ ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا "اے بریدہ! کیا تو علیؓ سے عداوت رکھتا ہے"؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ "تو علیؓ سے عداوت نہ رکھ۔ کیونکہ علیؓ کا خمس میں اس سے زیادہ حق ہے" ◆

۴۵۵ ح ۸۱
آنحضرت کی گستاخی کا گستاخ کی نسل پر بد اثر کی پیشنگوئی۔

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي اَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرابِها قالَ فَقَسَمَها بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَاَقْرَعَ بْنِ حابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرّابِعُ اِمّا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ علیؓ ابن ابی طالب نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یمن سے تھوڑا سونا چمڑے میں رکھ کر جو رنگا ہوا تھا بھیجا اور وہ ابھی مٹی سے علٰحدہ نہیں کیا گیا تھا ابوسعیدؓ کہتے ہیں۔ کہ اسے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور وہ عُیینہ بن بدر اور اقرع بن اور زید الخیل اور چوتھا علقمہ یا عامر بن طفیل ہے۔ آپ کے صحابہ میں سے کسی نے کہا

عَلْقَمَةَ وَاِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ
كُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا مِنْ
هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَلَا تَأْمَنُوْنِيْ وَاَنَا اَمِيْنُ
مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِيْنِيْ خَبَرُ
السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً قَالَ
فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ
مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ
الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ
الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ وَيْلَكَ
اَوَلَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ الْاَرْضِ
اَنْ يَّتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى
الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ
قَالَ لَا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ يُصَلِّيْ
فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ
يَّقُوْلُ بِلِسَانِهٖ مَا لَيْسَ فِيْ
قَلْبِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ
اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ قُلُوْبَ النَّاسِ
وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ ثُمَّ
نَظَرَ اِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ
اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ
هٰذَا قَوْمٌ يَّتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ

ہم اس مال کے ان لوگوں سے زیادہ مستحق تھے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی۔ تو آپ نے
فرمایا "کیا تم مجھے امانتدار نہیں جانتے؟ حالانکہ
میں آسمان والوں کا امانت دار ہوں۔ اور میرے
پاس آسمان کی خبر صبح وشام آتی ہے" راوی
کہتے ہیں۔ کہ پھر ایک شخص دھنسی ہوئی آنکھوں
والا جس کے رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی
تھیں۔ اونچی پیشانی گھنی داڑھی۔ سر منڈا
ہوا۔ اونچی ازار باندھے ہوئے کھڑے ہوا۔
اور کہا۔ یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریئے۔ آپ
نے فرمایا "خدا تجھے ہلاک کرے۔ کیا میں سب
اہل زمین سے ڈرنے والا نہیں ہوں؟" راوی
کہتے ہیں۔ کہ پھر وہ شخص چلا گیا۔ خالد بن ولید
نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں اسکی گردن نہ اڑا
دوں؟ آپ نے فرمایا "نہیں۔ کیونکہ وہ نماز
پڑھتا ہے" (یعنی بظاہر مسلمان ہے) خالدؓ
نے عرض کی۔ بہت سے نمازی (ایسے) ہوتے
ہیں۔ جو بظاہر ایسی بات کہدیتے ہیں۔ جو
ان کے دل میں نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا۔
مجھے اللہ نے یہ نہیں کہا۔ کہ میں لوگوں کے دل
میں نقب لگا کر دیکھوں۔ اور نہ یہ حکم کیا ہے۔
کہ ان کے پیٹ چیروں" راوی کہتے ہیں۔
کہ پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا جبکہ وہ پیٹھ
موڑے جا رہا تھا۔ اور فرمایا۔ اس شخص کی
اصل سے ایسی قوم نکلیگی۔ جو کتاب اللہ کو
مزے سے پڑھیں گے۔ حالانکہ وہ کتاب ان
کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گی۔ اور وہ دین

رَمْيَتِهَا أَوْ يُعَبَّا وِزُحَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ ◆

سے اس طرح خارج ہو جائینگے۔ جیسے تیر شکار سے پار نکلجاتا ہے" راوی کہتا ہے مجھے خیال ہے۔ کہ آپ نے یہ بھی فرمایا "اگر وہ قوم مجھے ملے۔ تو میں انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کردوں" ◆

غزوۂ ذی الخلصہ

تَقَدَّمَ حَدِيْثُ جُرَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَذَكَرَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ جُرَيْرٌ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا فِي الْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيْلَةَ فِيْهِ نُصُبٌ يُعْبَدُ وَلَمَّا قَدِمَ جُرَيْرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جُرَيْرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ◆

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ جس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا "کیا تم ہمیں ذی الخلصہ سے نجات نہیں دلاؤ گے" مگر اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔ کہ جریرؓ نے بیان کیا۔ کہ کیا ذو الخلصہ یمن میں قوم خثعم اور بجیلہ کا ایک مکان تھا۔ جسمیں بت رکھے ہوئے تھے۔ اور لوگ ان کی عبادت کرتے تھے۔ (راوی کہتا ہے) کہ جب جریر یمن میں پہنچے۔ تو وہاں ایک شخص تھا۔ جو تیروں سے فال کھولتا تھا۔ کسی نے کہا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے۔ اگر اس نے تجھ پر قدرت پائی۔ تو تیری گردن ماردیگا۔ (راوی کہتا ہے)۔ ایک دن جبکہ وہ تیر مار رہا تھا۔ کہ اتفاقاً جریرؓ اسکے پاس پہنچگئے۔ اور کہا انہیں توڑ کر کلمہ شہادت پڑھ۔ ورنہ میں تیری گردن اڑا دونگا۔ چنانچہ اس شخص نے انہیں توڑ کر کلمہ شہادت پڑھ لیا ◆

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

تخریج ۸۴ تیروں سے فال دیکھنے کی ممانعت

تخریج ۸۵

قَالَ كُنْتُ بِالْيَمَنِ فَلَقِيْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَ ذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ اُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ ذُوْ عَمْرٍو لَئِنْ كَانَ الَّذِيْ تَذْكُرُ مِنْ اَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلٰى اَجَلِهٖ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَاَقْبَلَا مَعِيَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِيْنَةِ فَسَاَلْنَاهُمْ فَقَالُوْا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُوْنَ فَقَالَا اَخْبِرْ صَاحِبَكَ اَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُوْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَجَعَا اِلَى الْيَمَنِ ٭

میں یمن میں تھا۔ کہ وہاں کے دو آدمیوں ذُوکلاع اور ذوعمرو سے ملا۔ اور میں انہیں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات سُنانے لگا۔ تو ذوعمرو نے مجھ سے کہا کہ اگر جو کچھ تو اپنے صاحب کے امورات سے بیان کرتا ہے۔ درست ہے۔ اسے تو فوت ہوئے تین دن گذر گئے۔ پھر وہ دونو میرے ہمراہ آئے۔ جب ہم نے کچھ رستہ طے کیا۔ تو مدینہ کی طرف سے ہماری طرف سوار آتے دکھائی دئیے۔ ہم نے اُن سے پوچھا۔ تو وہ بولے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اور ابوبکر لوگوں کی رضامندی سے خلیفہ ہوئے ہیں۔ ان دونو نے کہا۔ اپنے صاحب سے کہدینا۔ کہ ہم آپ کے پاس آئے تھے۔ اور اگر خدا نے چاہا۔ تو ہم پھر آئینگے۔ پھر وہ دونو یمن کی طرف لوٹ گئے ٭

رسول خدا صلعم کی خبر وفات اور آنکی جگہ ابوبکر رضہ کی خلافت

غزوۂ سَیفِ البحر

وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيْرَ الْقُرَيْشِ وَاَمِيْرُهُمْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

جس میں قافلہ قریش کے منتظر تھے اور امیر لشکر ابو عُبیدہ بن جرّاح تھے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنارۂ دریا کی طرف ایک لشکر روانہ کیا۔ اور ابو عبیدہ بن جرّاح کو اسکا امیر مقرر کیا۔ اور وہ تین سو آدمی تھے جب ہم

۵۰۲ / ۸ھ

جہاد لوا بوجہ کمی قوت اپنا عظیم کوا روز

بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ
فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ
فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُوْعُبَيْدَةَ
بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ
مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا
كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى
فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيْبُنَا
إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا
تُغْنِيْ عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ
وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ
ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا
حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ
مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُوْعُبَيْدَةَ
بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهٖ فَنُصِبَا
ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ
مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا ٭

۵۰۳ خ ۵
حدیث بالا کی
مزید توضیح

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
فِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهٗ قَالَ فَأَلْقٰى
لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ
لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ
نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ
وَدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ إِلَيْنَا
أَجْسَامُنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى
فَقَالَ أَبُوْعُبَيْدَةَ كُلُوْا
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا
ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

روانہ ہوکر تھوڑی دور پہنچ گئے۔ اور زادِ راہ
ختم ہو گیا۔ تو ابو عبیدہؓ نے سارے لشکر
کے توشے جمع کر لئے۔ اور وہ کھجوروں کے
دو توشہ دان نکلے۔ جس میں سے وہ ہمیں ہر روز
تھوڑا تھوڑا دیتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ بھی ختم
ہو چکے۔ اور ہمیں صرف ایک ایک کھجور ملتی
تھی۔ ان سے کہا گیا۔ تمہارا ایک کھجور سے
کیا پیٹ بھرتا ہوگا؟ جابرؓ نے کہا۔ جب وہ
بھی ختم ہو چکی۔ تو ہمیں اسکے گم ہونے کی
حقیقت معلوم ہوئی۔ پھر ہم دریا کی طرف
پہنچے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک مچھلی
مثل پہاڑ کے موجود ہے۔ ہماری جماعت
نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا۔
پھر ابو عبیدہؓ نے اس کی دو پسلیاں کھڑی
کرائیں۔ اور سواری کسوا کر اسکے نیچے
سے نکالی گئی۔ تو وہ سواری اس کے نیچے
سے صاف نکل گئی ٭

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی
ایک روایت میں مروی ہے۔ کہ پھر سمندر
نے ہماری طرف ایک مچھلی کو ڈال دیا۔ جسے
عنبر کہتے ہیں۔ ہم اسے پندرہ روز تک
کھاتے رہے۔ اور اس کی چربی ہم نے ملی۔
تو ہمارے جسم اصلی حالت (فربہی) پہ
آ گئے۔ ایک اور روایت میں ہے۔ کہ ابو
عبیدہ نے کہا۔ تم اسے کھاؤ۔ جب ہم مدینہ
میں آئے۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ اللہ کا بھیجا ہوا

وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَاَتَاهُ بَعْضُهُمْ بِعُضْوٍ فَاَكَلَهُ ۔	رزق کھاؤ۔ لیتے کھاؤ۔ اگر تمہارے پاس کچھ ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ۔ تو کسی نے آپ کو اس کا ایک ٹکڑا لا کر دیا۔ تو آپ نے بھی کھایا ۔

وفد بنی تمیم

۵۰۴ ح ۸۶ آیہ لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ کا شان نزول

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَرَدْتَ اِلَّا خِلَافِيْ قَالَ عُمَرُ مَا اَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِيْ ذٰلِكَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا حَتّٰى انْقَضَتْ ۔	حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ بنی تمیم کے سوار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ تو ابوبکرؓ نے عرض کی (یا نبی اللہ ان کا) امیر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو بنا دیجیے۔ حضرت عمرؓ بولے (نہیں) بلکہ اقرع بن حابس کو امیر بنائیے۔ ابوبکرؓ بولے تم میرا خلاف کرنا چاہتے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ میں نے تمہارے خلاف کا قصد نہیں کیا پس وہ جھگڑنے لگے اور انکی آوازیں بلند ہو گئیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (یعنی اے ایمان والو خدا اور اسکے رسول کے رو برو پیش دستی نہ کرو اور خدا سے ڈرو بیشک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے) ۔

وفد بنی حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا بیان

۵۰۵ ح ۸۷ ثمامہ بن اثال کا مسلمان ہونا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف سوار بھیجے۔ تو وہ ایک شخص کو

قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ
مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ
ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ فَرَبَطُوهُ
بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ
اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ
يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي
خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ اِنْ تَقْتُلْنِي
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ
عَلَى شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيدُ
الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ
فَتُرِكَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ
ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ
يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ
لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ
فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ
بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ
يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي مَا
قُلْتُ لَكَ فَقَالَ اَطْلِقُوا ثُمَامَةَ
فَانْطَلَقَ اِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ
مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ
دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ يَا
مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى
الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ
مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ

پکڑ لائے۔ جو قوم بنی حنیفہ سے تھا۔ اور
اسے ثمامہ بن اُثال کہتے تھے۔ اسے مسجد
کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس جاکر پوچھا
"اے ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے"؟ وہ بولا
میرا خیال بہتر ہے۔ اگر آپ مجھے مارینگے
تو ایسے شخص کو ماریں گے۔ جس پر ایک
مسلمان کے خون کا قصاص ہوگا۔ اور
چھوڑ ینگے۔ تو آپ ایک احسان ماننے
والے پر احسان کرینگے۔ اگر آپ مال چاہتے
ہیں۔ تو جتنا چاہئے۔ طلب کیجئے۔ اس پر
آپ چلے گئے۔ اور دوسرے دن پھر
پوچھا "اے ثمامہ تیرا کیا خیال ہے"؟ اس
نے کہا۔ میرا خیال وہی ہے۔ جو میں کل
عرض کر چکا ہوں۔ کہ اگر آپ احسان کرینگے
تو ایک احسان ماننے والے پر احسان کرینگے
پھر آپ چلے گئے۔ اور تیسرے روز پوچھا
"اے ثمامہ تیرا کیا خیال ہے"؟ اس نے
کہا۔ وہی جو میں آپ سے بیان کر چکا ہوں
آپ نے فرمایا "ثمامہ کو چھوڑ دو"۔ (چنانچہ
اسے چھوڑ دیا گیا) تو وہ ایک تالاب پر
جو مسجد کے قریب تھا۔ نہا کر مسجد میں آ گیا
پھر کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ ٥
اے محمدؐ! بخدا مجھے روئے زمین پر آپ
سے زیادہ کسی سے دشمنی نہ تھی۔ اور اب
آپ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور

وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَيَّ
وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ
اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ
اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا
كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ
بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ
الْبِلَادِ اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ
اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ
الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ
مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ صَبَوْتَ
قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلٰكِنْ اَسْلَمْتُ
مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ
مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ
حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ❊

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ
الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ
يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ
الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَ
قَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ
فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ

بخدا مجھے آپ کے دین سے کوئی دین بُرا
نہ معلوم ہوتا تھا۔ اور اب آپ کا دین
مجھے سب سے بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اور بخدا
میرے نزدیک آپ کے شہر سے کوئی شہر
بُرا نہ تھا۔ اور اب آپ کا شہر میرے
نزدیک سب شہروں سے بہتر ہوگیا۔ آپ کے
سواروں نے مجھے اُس وقت گرفتار کیا
جبکہ میں عمرہ کا ارادہ کر رہا تھا۔ آپ کیا
فرماتے ہیں؟ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے اسے مبارکباد دی۔ اور اسے عمرہ
کرنیکا حکم دیا۔ جب وہ مکہ میں آیا تو کسی
نے اُس سے کہا۔ تو بیدین ہوگیا۔ وہ
بولا۔ نہیں۔ مَیں تو محمدؐ رسول اللہ کے
ہاتھ پر مسلمان ہوگیا ہوں۔ اور (تمہارے
دین کی طرف) رجوع نہ کرونگا۔ بخدا
تمہارے پاس یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ
بلا اجازت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ آنے
پائے گا ❊

ح ۵۰۶
۸۸
مسیلمہ کذاب کی نسبت آنحضرتؐ کو خواب آنا اور مسیلمہ کو آنحضرت کا تنبیہ کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے
ہیں۔ کہ (ایک دفعہ) مسیلمہ کذاب نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آیا اور کہنے
لگا۔ اگر محمدؐ مجھے اپنا خلیفہ بنا دیں تو
مَیں اُن کا فرمانبردار بن جاؤنگا۔ یہ اپنی
قوم کے اکثر لوگوں کو بھی ہمراہ لایا تھا۔
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسکے پاس
تشریف لے گئے۔ اور آپکے ہمراہ ثابت
بن قیس بن شماس تھے۔ اور آپ کے

ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّيْ لَأَرَاكَ الَّذِيْ أُرِيْتُ فِيْهِ مَا رَأَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِيْ أُرِيْتُ فِيْهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِيْ شَأْنُهُمَا فَأُوْحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ ۔

دستِ مبارک میں شاخِ خرما کا ایک ٹکڑا تھا۔ پھر اپنے صحابہ سمیت مسیلمہ کذاب کے پاس ٹھہر کر فرمایا "اگر تو مجھ سے یہ ٹکڑہ بھی مانگے۔ تو میں تجھے نہ دونگا۔ اور اللہ کا حکم تجھ سے تجاوز نہ کریگا۔ اور اگر تو مجھ سے منہ موڑیگا۔ تو اللہ تجھے ہلاک کردیگا اور میں تجھے دیکھتا ہوں۔ جو کچھ مجھے خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اور یہ ثابت بن قیس ہی (جو تجھے میری طرف سے جواب دیتا ہے کافی ہے)" پھر آپ تشریف لے آئے ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ پھر میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب دریافت کیا۔ کہ "میں تجھے دیکھتا ہوں۔ جو کچھ مجھے خواب میں معلوم ہوا ہے" تو ابوہریرہؓ نے مجھے بتایا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "ایکبار میں سوتا تھا۔ کہ میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ اور مجھے اُن سے رنج معلوم ہوا۔ پھر خواب ہی میں مجھے بواسطہ وحی ارشاد ہوا۔ کہ ان دونو کو پھونک مارئے۔ میں نے ان دونو کو پھونکا۔ تو وہ دونو اُڑ گئے۔ انکی تعبیر میں نے یہ لی۔ کہ دو کذاب میرے بعد خروج کرینگے ایک عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب۔

۵۰۹
مضمون بالا کی دوسری روایت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بحالت خواب مجھے زمین کے تمام خزانے دیدیئے گئے

اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ کَفِّیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا فَذَھَبَا فَاَوَّلْتُھُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَ وَصَاحِبُ الْیَمَامَۃِ ۔	اور دو کنگن سونے کے میرے ہاتھوں میں پہنائے گئے۔ جو مجھے بُرے معلوم ہوئے۔ تو مجھے بذریعہ وحی بتایا گیا۔ کہ میں انہیں پھونک مار دوں۔ تب میں نے انہیں پھونکا۔ تو وہ دونو اُڑ گئے اور میں نے انکی تعبیر وہ دو کذاب لئے۔ جن کے درمیان میں ہوں۔ اور وہ دونوں صاحب صنعاء (یعنی عنسی) اور صاحب یمامہ (مسیلمہ) ہیں“ ۔

نصاریٰ نجران کا قصّہ

حج
آنحضرت صلعم کا ابو عبیدہ بن جراح کو امین الامت فرمانا

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّیِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرِیْدَانِ اَنْ یُّلَاعِنَاہُ قَالَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَ لَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا اِنَّا نُعْطِیْکَ مَا سَاَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِیْنًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا اِلَّا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ مَعَکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَہٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ یَا اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ عاقب اور سید سرداران نجران رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مباہلہ کرنے کے ارادے سے آئے۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ مباہلہ نہ کرو۔ کیونکہ اگر وہ نبی ہے۔ اور ہم نے اس سے مباہلہ کیا۔ تو ہم اور ہماری اولاد ہمارے بعد کبھی فلاح کو نہ پہنچیگی۔ چنانچہ دونو نے مل کر آپ سے عرض کی۔ (یا رسول اللہ!) جو آپ ہم سے فرماتے ہیں۔ وہ ہم ادا کرتے رہینگے۔ آپ ہمارے ساتھ کسی امانتدار کو بھیج دیجئے۔ خائن کو نہ بھیجئیگا۔ آپ نے جواب دیا۔ میں تمہارے ساتھ ایسا امانتدار آدمی کو بھیجونگا۔ جو اعلےٰ درجے کا امین ہے“ پھر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھنے لگے۔ (کہ آپ کسے روانہ فرماتے

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَ اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ ﴿

ہیں)تو آپ نے کہا" اے ابو عبیدہ ابن جراح کھڑا ہو" جب وہ کھڑے ہوئے تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہ شخص اس اُمت میں سب سے زیادہ امانتدار ہے"! اور حضرت انسؓ کی روایت میں ہے۔ کہ "ہر اُمت میں امانتدار ہوتا ہے۔ اور اس اُمت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے"۔

اشعریوں اور اہلِ یمن کا آنا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَاسْتَحْمَلْنَاہُ فَاَبٰی اَنْ یَّحْمِلَنَا فَاسْتَحْمَلْنَاہُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا یَحْمِلَنَا ثُمَّ لَمْ یَلْبَثِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُتِیَ بِنَھْبِ اِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاھَا قُلْنَا تَغَفَّلْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنَہٗ لَا نُفْلِحُ بَعْدَھَا اَبَدًا فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ

حضرت ابو موسٰےؓ اشعری سے مروی ہے۔ کہ ہم جماعتِ اشعری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور عرض کی۔ کہ آپ ہمیں سواری دیں۔ آپ نے انکار کر دیا ہم نے پھر بھی سواری مانگی۔ تو آپ نے قسم کھائی۔ کہ"میں تمہیں سواری نہ دُونگا" اتنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر بھی ٹھیرنے نہ پائے تھے۔ کہ آپ کے پاس مالِ غنیمت کے اُونٹ آگئے۔ تو آپ نے ہمارے واسطے پانچ اونٹوں کا حکم دے دیا۔ جب ہم نے ان اونٹوں کو لے لیا۔ تو ہم نے آپس میں مشورہ کیا۔ کہ چونکہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو قسم یاد نہ دلائی۔ اسواسطے اب ہم کبھی فلاح کو نہ پہنچیں گے۔ چنانچہ میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ" میں تمہیں کبھی سواری

ف ۹۱ قسم کھانے پر اگر اسکے برعکس بھلائی ہو تو قسم کو چھوڑ دینا یا کفارہ دینا

حَلَفْتَ اَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهَا وَفِىْ رِوَايَةٍ وَّتَحَلَّلْتُهَا ✦

نہ دونگا"۔ پھر آپنے ہمیں سواری دے دی
آپنے جواب دیا۔ میں نے قسم کھائی تھی۔
(جیسے بھولا نہیں ہوں) لیکن میں اگر کسی بات پر قسم کھالیتا ہوں۔ اور دوسری بات مناسب سمجھتا ہوں تو اسی امر مناسب کو اختیار کرلیتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ (آپنے فرمایا) "میں نے اسکا کفارہ دیدیا ہے"✦

۵۱۰ / ۹۲ — یمن والوں کے علم اور ایمان کی تصدیق وغیرہ

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَّالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِىْ اَهْلِ الْاِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِىْ اَهْلِ الْغَنَمِ ✦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(اے لوگو!) تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں۔ جو رقیق القلب اور نرم دل ہیں۔ ایمان بھی یمنی اور علم بھی یمنی ہے۔ غرور اور تکبر اونٹ والوں میں ہے۔ اور آرام و توقیر بکری والوں میں ہے"✦

حَجَّةُ الْوَدَاع

۵۱۱ / ۹۳ — الوداع میں آنحضرت کا مقام نماز

حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ صَلٰوةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَعْبَةِ قَدْ تَقَدَّمَ وَذَكَرَ فِىْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ ✦

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث جس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کعبہ میں نماز پڑھنا مذکور ہے پہلے گزر چکی ہے مگر اس روایت میں اس قدر زائد ہے کہ "جہاں آپنے نماز پڑھی ہے وہاں کوئی سُرخ پتھر ہے"✦

۵۱۲ / ۹۴ — ہجرت کے بعد آنحضرت کے غزوے اور حج

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنیس لڑائیاں لڑیں۔ اور بعد ہجرت

وَاَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً
وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ۔

حج ۹۵
چار بزرگ مہینوں کی نسبت نصائح آنحضرت صلعم

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ
قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ
اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ
اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ
حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَ
الْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ
بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ
اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ
وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى
ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ
بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ
ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ
بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهُ
اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا
اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ
اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا
بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا
قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ
فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ
بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ
قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ
وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ

کے ایک حج (حجۃ الوداع) کیا۔ اس کے
بعد کوئی حج نہیں کیا۔
حضرت ابی بکرہؓ سے منقول ہے۔ کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
میں خطبہ پڑھتے وقت یہ فرمایا۔ کہ "زمانہ (یعنی
سال) اپنی اصلی حالت پر ہو گیا ہے سال
کے بارہ مہینے ہیں۔ چار مہینے بزرگ ہیں۔
جن میں جنگ وغیرہ کرنا حرام ہے۔ ان
چار مہینوں سے تین تو لگاتار ہیں ذیقعدہ
ذی الحجہ۔ محرم اور چوتھا مہینہ جمادی الاخری
اور شعبان کے درمیان ہے۔ یعنی رجب
المرجب"۔ پھر فرمایا "یہ کونسا مہینہ ہے"؟
ہم نے عرض کی۔ اللہ اور اسکا رسول ہی
خوب جانتا ہے۔ آپ کچھ دیر خاموش
ہو گئے۔ (جس سے) ہم نے خیال کیا۔
کہ آپ اسکا کوئی اور نام بیان کرینگے۔
پھر فرمایا "کیا یہ مہینہ ذی الحجہ نہیں ہے"؟
ہم نے عرض کی۔ بیشک ذی الحجہ ہی ہے
پھر آپنے فرمایا "یہ کونسا شہر ہے"؟ ہم نے
عرض کی۔ اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتا
ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ جس سے
ہمیں خیال گذرا۔ کہ آپ اسکا کوئی اور نام
لیں گے۔ پھر آپنے فرمایا "کیا یہ شہر (مکہ)
نہیں ہے"؟ ہم نے عرض کی۔ بیشک وہی
ہے۔ پھر فرمایا "یہ کونسا دن ہے"؟ ہم نے
عرض کی۔ کہ اللہ اور اسکا رسول ہی خوب
جانتا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے۔ جس

عَلَيْكُمْ حَرَامٌ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا
فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي
بَلَدِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ
رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ
عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا
تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ
بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
الْغَائِبَ فَلَعَلَّ
بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ
أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ
مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ
أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ
مَرَّتَيْنِ ◆

سے ہمیں خیال ہوا۔ کہ آپ اسکا کوئی اور
نام بتائینگے۔ پھر آپ نے فرمایا "کیا یہ یوم نحر
نہیں ہے؟" ہم نے عرض کی۔ ہاں قربانی کا دن
ہے۔ تو آپ نے فرمایا" اس مہینہ اس شہر
اور اس دن میں تم پر اپنی جانوں اور اپنے مسلمان
بھائیوں کا خون کرنا حرام اور اپنے مال کو تباہ
کرنا حرام ہے۔ اور عنقریب ہی تم اپنے رب
سے ملوگے۔ اور وہ تم سے اعمال کی پرسش
کریگا۔ دیکھو خبردار ہو جاؤ۔ میرے بعد گمراہ
نہ ہو جانا۔ اور ایک دوسرے کی گردنیں مارنا
اور یہ باتیں اُن لوگوں کو بھی سُنا دینا۔ جو یہاں
موجود نہیں ہیں۔ شاید بعض وہ لوگ جن
کو خبر پہنچائی جائے سامعین سے زیادہ
حافظ ہوں"۔ پھر آپ نے دو دفعہ فرمایا" خبردار
ہو جاؤ۔ کیا میں نے تمہیں (اللہ کے احکام)
نہیں پہنچائے"۔ ◆

۵۱۴
ج ۹۶
حجۃ الوداع میں آنحضرت کا سر منڈانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ
فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ
أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ ◆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
سے منقول ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
حجۃ الوداع میں اپنا سر مبارک منڈایا۔ اور
چند صحابہ نے بھی (منڈایا) اور بعض نے
بال کتروائے ◆

غزوۂ تبوک اور یہی غزوۂ عسرت ہے

۵۱۵
ج ۹۷
جلدی میں قسم کھا لینے کے بعد اسکے خلاف کرنا ◆

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے۔
کہ مجھے میرے دوستوں نے اس لئے کہ
وہ جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک میں آپ کے

أسألُهُ الحُمْلانَ لهم إذ هم معه
في جيشِ العُسْرةِ وهي غزوة
تبوك فقلت يا نبيَّ الله إنَّ
أصحابي أرسلوني إليك لتحملهم
فقال والله لا أحملكم على
شيءٍ ووافقته وهو غضبان ولا
أشعر فرجعت حزينًا من
منع النبي صلى الله عليه وسلم
ومن مخافةِ أن يكون النبيُّ
صلى الله عليه وسلم وجد في
نفسه عليَّ فرجعت إلى أصحابي
فأخبرتهم الذي قال النبيُّ
صلى الله عليه وسلم فلم
ألبث إلا سُويعةً إذ سمعت
بلالًا ينادي أي عبد الله بن
قيس فأجبته فقال أجب
رسولَ الله صلى الله عليه وسلم
يدعوك فلما أتيته قال
خذ هذين القرينين وهذين
القرينين لستّةِ أبعرةٍ ابتاعهنّ
حينئذٍ من سعدٍ فانطلق بهنّ
إلى أصحابك فقل إنّ الله أو قال
إنّ رسول الله صلى الله عليه
وسلم يحملكم على هؤلاء
فاركبوهنّ فانطلقت إليهم
بهنّ فقلت إنّ النبيَّ صلى الله
عليه وسلم يحملكم على هؤلاء

ساتھ تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
سواریوں کے لئے بھیجا۔ میں نے آکر عرض کی
کہ یا نبی اللہ! مجھے میرے دوستوں نے
اس لئے بھیجا ہے۔ کہ آپ انہیں سواریاں
دیں۔ آپ نے فرمایا" بخدا میں انہیں کسی
چیز پر سوار نہ کروں گا" آپ پہلے سے غصے
میں تھے۔ مگر میں نہ سمجھا۔ اور اسی حالت
میں آپ سے آکر کہنے لگا۔ پھر میں آپ کے
منع فرمانے سے غمزدہ اس خیال سے کہ
کہیں آپ مجھ سے تو خفا نہیں ہوئے ڈرتا
ہوا واپس آگیا۔ اور اپنے دوستوں سے آکر
یہ قصہ کہا۔ میں تھوڑی ہی دیر ٹھیرا تھا۔ کہ
کیا سنتا ہوں۔ بلالؓ پکار رہے ہیں۔ اے
عبداللہ بن قیس! میں ان کے پاس گیا۔ تو
انہوں نے کہا۔ تمہیں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں۔ جب میں آپکی خدمت
میں حاضر ہوا۔ تو چھ اونٹوں کی طرف اشارہ
کرکے فرمایا" لے جا ان دو اونٹوں کو۔ اور
ان دو اونٹوں کو۔ یعنے دو دفعہ فرمایا۔ اور
اپنے دوستوں سے کہہ دو۔ کہ اللہ یا اللہ کا
رسول (راوی کو شک ہے) تم کو ان پر سوار
کریگا۔ پس تم ان پر سوار ہو جاؤ" پس میں
ان اونٹوں کو لے کر ان کے پاس آیا۔ اور
کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں ان پر سوار
کرتے ہیں۔ لیکن بخدا میں تمہیں ہرگز نہ
چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ تم میں سے بعض
میرے ساتھ ان لوگوں تک چلیں جنہوں نے

وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوْا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِي وَاللّٰهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُوْمُوْسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُوْمُوْسٰى ◆

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سُنی تھی تاکہ تمہیں یہ خیال نہ ہو۔ کہ میں نے تمہیں وہ بات بتائی تھی۔ جسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کہا تھا۔ دوستوں نے کہا نہیں تم سچے ہو۔ اور اگر تم تصدیق کرانا چاہتے ہو۔ تو ہم ایسا ہی کرینگے۔ چنانچہ ابو موسٰیؓ سے ان میں سے چند آدمیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی گفتگو اور آپ کے انکار کو سُن لیا تھا۔ مگر بعد میں اُنہیں اُونٹ دے دیئے تھے۔ تو اُنہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا۔ جس طرح ابو موسٰیؓ نے ان سے بیان کیا تھا ◆

٥١٦
ح ٩٨
آنحضرتؐ کا حضرت علیؓ کو بمنزلہ ہارون فرمانا

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ فَقَالَ أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ ◆

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزدۂ تبوک میں تشریف لانے لگے تو آپنے مدینہ میں علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا قائم مقام چھوڑا۔ اس پر حضرت علیؓ نے کہا۔ کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ آپنے فرمایا۔ کیا تم اس بات سے راضی نہیں۔ کہ تم میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہو۔ مگر۔ ہاں (اتنی بات ضرور ہے) کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں" ◆

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث اور اللہ کے قول عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا کا بیان

۵۱۶ ح۹۹
حضرت کعب کی معافی تقصیر

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ

حضرت کعب بن مالکؓ سے مروی ہے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہا فقط جنگِ تبوک میں شامل نہ تھا مگر اس میں شامل ہونیوالے کو خدا نے کچھ عتاب نہیں کیا۔ کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قریش کے ایک قافلہ کا ارادہ کرتے ہوئے باہر نکلے تھے۔ مگر اللہ تعالے نے وقت متوقع سے پہلے ہی مسلمانوں اور کافروں کی مڈبھیڑ کرا دی۔ اور میں تو (اس سے بھی زیادہ پُرخطر موقع) لیلتہ العقبہ میں حضور علیہ السلام کے ہمراہ تھا۔ جبکہ ہم اسلام پر مضبوط بھی ہو چکے تھے۔ اگرچہ لوگوں میں جنگِ بدر کی زیادہ شہرت ہے مگر میں تو یہ پسند نہیں کرتا کہ بجائے لیلتہ العقبہ کے جنگِ بدر میں حاضر ہوتا۔ میرا قصہ یُوں ہے کہ غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہونیکے وقت میں جیسا خوشحال اور قوی تھا۔ پہلے کبھی نہیں ہُوا تھا۔ بخدا اس سے پہلے میرے پاس کبھی دو سواریاں جمع نہ ہوئی تھیں۔ مگر اس غزوہ میں دو سواریاں موجود تھیں۔ آنحضرت صلعم کا قاعدہ تھا۔ کہ جب کسی غزوہ میں جانے کا ارادہ کرتے۔ تو اسکو پورے طور پر ظاہر نہ کرتے تھے۔ بلکہ دوسری لڑائی کے ضمن میں بیان فرماتے لیکن یہ غزوہ چونکہ سخت

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا
حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا
وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى
لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ
غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي
يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ
كِتَابٌ حَافِظٌ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ
يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفٰى
لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ
وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ
فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ
فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي
نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى
بِي حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ
وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ
أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ
فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ
فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ
رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي

گرمی میں واقعہ ہوا۔ اور سفر بعید اور بیابان درپیش
تھے۔ اور کثیر التعداد دشمن سے مقابلہ تھا۔ اسلئے
آپ نے مسلمانوں سے یہ معاملہ صاف طور سے بیان
کر دیا۔ تاکہ اس جنگ کیلئے اچھی طرح تیار ہو جائیں
اور وہ جہت بھی بتلادی۔ جس طرف آپ جانا
چاہتے تھے۔ اور آپ کے ساتھ مسلمان
بکثرت تھے۔ مگر جیسا عام قاعدہ
ہے۔ کہ فوج کی حاضری کا رجسٹر ہوتا ہے
آپ کے زمانے میں نہ تھا۔ اس لئے کہ ہر
شخص خیال کرتا تھا۔ حضرت کو ہر بات بذریعہ
وحی کے معلوم ہو جاتی ہے تو غیر حاضر نہ رہنا
چاہئے۔ اسلئے رجسٹر کی کوئی ضرورت نہ تھی
اور جب یہ جنگ موسم گرما میں ہوئی۔ اور آپ
نے اور آپکے ساتھ اور مسلمانوں نے لڑائی
کا سامان کیا۔ تو میں کاہلی وجودی سے اور
اس خیال سے کہ میں جب چاہونگا کرلونگا
آج کل کرتا رہا۔ یہانتک کہ زمانہ گزر گیا
اور لڑائی میں چلنے کی جلدی ہوئی اور صبح
کو چلدیئے۔ حالانکہ میں نے ابھی تک کچھ
سامان نہ کیا تھا۔ اسپر میں نے خیال کیا۔ کہ
ایک دو روز بعد سامان کر کے ان سے راستے میں
جا ملونگا۔ ایسے ہی آجکل میں زیادہ زمانہ گزر گیا
اور وہ تبوک میں پہنچ گئے۔ آخر میں نے قصد کیا کہ
چلدوں اور کاش میں چلدیتا۔ تو خوب تھا۔
لیکن میری تقدیر میں نہ تھا۔ اور آپکے پیچھے
مدینہ میں جب گھر سے نکلتا۔ تو منافقوں اور
معذور آدمیوں سے ملتا۔ اور مجھے اس سے

حَتَّى اشْتَدُّوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ
أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ
يُقَدَّرْ لِي ذٰلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي
النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيْهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي
لَا أَرٰى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ
أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَاءِ
وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ
جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفَيْهِ
فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَ
اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا
فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ
تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي فَطَفِقْتُ
أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُوْلُ بِمَاذَا أَخْرُجُ
مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ عَلٰى ذٰلِكَ
بِكُلِّ ذِيْ رَأْيٍ مِنْ أَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ إِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ
أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ
فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ
إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ
فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ

رنج ہوتا۔ اور (اُدھر) رسولِ خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے راستے میں تو مجھے
کہیں یاد نہ فرمایا۔ مگر جب تبوک میں
پُہنچ گئے۔ اور آدمیوں کے درمیان بیٹھے
تو فرمایا "کعب نے یہ کیا کیا۔ جو نہیں آیا"
بنی سلمہ سے ایک شخص نے کہا یارسول
اللہ! اس کو اُس کی امیری اور تکبر نے
آنے سے روکا ہوگا۔ معاذ بن جبل نے
کہا اے شخص تُو نے بہت بُرا کیا خدا
کی قسم یارسول اللہ ہم تو سوائے بہتری
کے اس کی کوئی بات نہیں جانتے حضور
یہ سُن کر خاموش ہو گئے۔ کعب بن مالک
کہتے ہیں۔ جب یہ خبر ملی۔ کہ آپ آنے
والے ہیں تو خیال ہُوا۔ کہ کوئی ایسا حیلہ
سوچنا چاہیئے جس سے میں آپ کی خفگی
سے بچ جاؤں۔ اور اس بات پر اہلِ خانہ
کے عقلمندوں سے مشورہ لیا۔ کہ کوئی
ایسی بات سوچو۔ جب یہ خبر ہوئی۔ کہ
آپ مدینہ کے قریب آ گئے تو یہ خیال
باطل میرے دل سے جاتا رہا۔ اور میں
نے یقین کر لیا۔ کہ جھوٹ بول کر آپ
کی خفگی سے نہ بچ سکوں گا۔ اِس لئے
سچ کا قصد کر لیا۔ صبح کو آپ مدینہ
میں آ گئے اور اوّل مسجد میں ہی تشریف
لائے اور دو رکعت پڑھیں پھر آدمیوں
کو بٹھلا لیا۔ اس وقت جو لوگ غزوہ
میں شریک نہ تھے۔ اور منافق تھے۔

ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا
يَعْتَذِرُوْنَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَكَانُوْا
بِضْعَةً وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ
سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
فَجِئْتُهٗ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ
تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ
قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِيْ حَتّٰى
جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
لِيْ مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ
ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلٰى
وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ
لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ
أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ
سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ
وَلَقَدْ أُعْطِيْتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّيْ
وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ
حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ
تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ
أَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ
حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ
عَلَيَّ فِيْهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَ
اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ
عُذْرٍ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَ
لَا أَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ

آئے۔ اور جھوٹے حیلے بہانے کئے۔
اور حلف اٹھائے۔ یہ لوگ تقریباً اسّی
سے کچھ زائد تھے۔ آپ نے ان کے حیلوں
بہانوں کو تسلیم کر لیا۔ اور تجدید بیعت
کی اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہی۔
اور ان کے دل کے بھیدوں کو خدا کے
سپرد کر دیا۔ جب میں (بھی) حاضر ہوا۔
اور السلام علیکم کہا۔ تو آپ غصے کی سی
صورت میں مسکرائے اور فرمایا "یہاں
آ"۔ میں سامنے جا کر بیٹھا تو فرمایا "غزوہ
میں کیوں نہیں شریک ہوا؟ کیا تیرے
پاس سواری نہ تھی؟ میں نے عرض کی
میرے پاس کچھ سامان مہیا نہ تھا اور
آپ سے سچی سچی بات کہہ دی کہ) بخدا
اگر میں آپ کے سوا کسی اور دنیا دار کے
سامنے بیٹھا ہوتا۔ تو کوئی عذر کر کے اس
کے غصے سے سبکدوش ہو جاتا۔ مگر میری
یہ عادت نہیں۔ اور نیز میں یہ جانتا
ہوں۔ کہ اگر جھوٹ بول کر آپ کو راضی
کر لوں تو شاید عنقریب ہی اللہ تعالےٰ
آپ کو مجھ پر خفا کر دے۔ اور اگر میں آپ
سے سچ سچ کہہ دوں جس سے آپ مجھ پر
خفا ہوں تو اس میں مجھے امید ہے کہ
اللہ تعالےٰ مجھے معاف کر دیگا۔ خدا کی
قسم میرے لئے (جنگ میں حاضر ہونے
کے لئے) کوئی عذر نہیں تھا۔ یہ سب
کچھ شکایت آرام کے ساتھ سن کر آپ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰہُ فِیْکَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَاتَّبَعُوْنِیْ فَقَالُوْا لِیْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْنَاکَ کُنْتَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ ھٰذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ اَنْ لَّا تَکُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِہٖ الْمُتَخَلِّفُوْنَ قَدْ کَانَ کَافِیَکَ ذَنْبَکَ اِسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکَ فَوَاللّٰہِ مَا زَالُوْا یُؤَنِّبُوْنَنِیْ حَتّٰی اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ فَاُکَذِّبَ نَفْسِیْ ثُمَّ قُلْتُ لَھُمْ ھَلْ لَقِیَ ھٰذَا مَعِیَ اَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِیْلَ لَھُمَا مِثْلُ مَا قِیْلَ لَکَ فَقُلْتُ مَنْ ھُمَا قَالُوْا مُرَارَۃُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْعَمْرِیُّ وَھِلَالُ ابْنُ اُمَیَّۃَ الْوَاقِفِیُّ فَذَکَرُوْا لِیْ رَجُلَیْنِ صَالِحَیْنِ قَدْ شَھِدَا بَدْرًا فِیْھِمَا اُسْوَۃٌ فَمَضَیْتُ حِیْنَ ذَکَرُوْھُمَا لِیْ وَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِیْنَ عَنْ کَلَامِنَا

نے فرمایا" اس نے بالکل سچ کہا" پھر مجھ سے فرمایا" جاؤ۔ جب تک تمہارے بارے میں اللہ حکم دے"۔ میں اُٹھا تو میرے ساتھ قبیلہ بنی سلمہ کے چند آدمی بھی اُٹھے۔ اور (راستے میں) مجھ سے کہنے لگے۔ بخدا پہلے ہم نے تم سے ایسا گناہ ہوتے نہیں دیکھا۔ اور منافقوں کی طرح تم سے بہانہ بھی نہ ہو سکا۔ اور تمہارے اس گناہ کو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی استغفار کافی ہوگی۔ کعب بن مالک کہتے ہیں۔ میں نے ان لوگوں سے کہا۔ کیا اس حال میں کوئی اور بھی شریک تھا؟ انہوں نے کہا ہاں دو شخص اور بھی تھے۔ انہوں نے بھی تمہاری طرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ اور آپ نے جو تم سے کہا ہے۔ وہی ان سے فرمایا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا مُرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن آمیہ واقفی (میں نے اپنے دل میں کہا انہوں نے میرے لئے دو بڑے نیک بخت شخصوں کا ذکر کیا ہے۔ جو جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ اور قابل تقلید ہیں۔ جب انہوں نے ان دونوں کا ذکر کیا تو میں چلا گیا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم (تینوں) سے اور آدمیوں کو بولنے سے منع کر دیا تو ہم سے

أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ
تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ
وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ
فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ
الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ
خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ
فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا
يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ
الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ
أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ
الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ
وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي
هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ
عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا
مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا
أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ
وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ
عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ
ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ
مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ
جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَ
أَحَبُّ النَّاسِ عَلَيَّ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ

سب آدمی بچنے لگے اور نا آشنا ہو
گئے۔ حتّٰی کہ میرے خیال میں وہ زمین
بھی غیر ہو گئی۔ اور وہ نہ رہی جسے میں
پہچانتا تھا۔ ہم اس حالت میں پچاس
روز تک مبتلا رہے۔ میرے دونوں
ساتھی (یعنی مرارہ بن ربیع اور ہلال
ابن اُمیّہ) تو اپنے گھروں میں پڑے
روتے رہے۔ میں چونکہ ایک معزز
آدمی تھا مسجدوں میں جاکر مسلمانو
کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں
میں آتا جاتا تھا۔ مگر کوئی مجھ سے بات
نہ کرتا۔ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نماز سے فارغ ہو کر بیٹھتے تو میں جا
کر سلام کیا کرتا۔ اور نہ غور سے دیکھتا
رہتا۔ کہ آپ میرے سلام کے جواب
میں کچھ لب مبارک سے فرماتے ہیں
یا نہیں۔ پھر آپ کے قریب نماز پڑھنے
لگتا اور کن انکھیوں سے دیکھتا۔ تو
جب میں اپنی نماز کی طرف مشغول
ہوتا۔ آپ میری طرف متوجہ ہوتے
اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا
تو آپ مجھ سے منہ پھیر لیتے۔ ایک
زمانے تک مجھ پر یہی سختیاں رہیں حتیٰ
کہ ایک روز میں اپنے چچازاد بھائی
ابی قتادہ کے گھر کی دیوار پر چڑھا (یہ
میرے چچازاد بھائی تھے اور مجھ سے
بڑی محبت کرتے تھے) اور سلام کیا۔

فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ یَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهٗ فَنَشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهٗ فَنَشَدْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَیْنَایَ وَتَوَلَّیْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ بِسُوْقِ الْمَدِیْنَةِ اِذَا نَبَطِیٌّ مِنْ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ یَبِیْعُهٗ بِالْمَدِیْنَةِ یَقُوْلُ مَنْ یَدُلُّنِیْ عَلٰی كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ یُشِیْرُوْنَ حَتّٰی اِذَا جَاءَنِیْ دَفَعَ اِلَیَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَاِذَا فِیْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ یَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْیَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا وَهٰذَا اَیْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَیَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهٗ بِهَا حَتّٰی اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ لَیْلَةً مِنَ الْخَمْسِیْنَ اِذَا رَسُوْلُ

تو بخدا جواب بھی نوٹ دیا۔ میں نے کہا۔ اے ابو قتادہ میں تمہیں خدا کی قسم دلاتا ہوں۔ کہ کیا تم مجھے اللہ اور اُس کے رسول کا دوست جانتے ہو؟ وہ خاموش ہو گئے۔ میں نے پھر بھی ان سے یہی کہا تو خاموش ہو رہے پھر میں نے قسم دے کر یہی امر دریافت کیا تو کہا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ اس وقت میرے آنسو ٹپک پڑے اور میں واپس ہوا۔ اور دیوار پھلانگ کر کود گیا۔ جب میں بازار میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نصرانی شخص مجھے پوچھتا پھرتا ہے تو کوئی شخص میرا نام لے کر نہیں بتاتا بلکہ میری طرف اشارہ کر کے بتاتے تھے۔ آخر کار وہ میرے پاس آگیا۔ اور بادشاہِ غسان کا ایک خط مجھے دیا۔ جس میں یہ لکھا تھا۔ کہ ہم نے سُنا ہے۔ کہ تمہارے دوست (محمدؐ) نے تم پر ظلم کیا ہے۔ اور یہ تمہاری شان کے لائق نہیں۔ تم ہمارے پاس چلے آؤ۔ بڑی خاطر سے پیش آئیں گے۔ میں نے پڑھ کر خیال کیا۔ کہ یہ بھی اللہ کی طرف سے امتحان ہے۔ اور میرے حق میں ایک ابتلاء ہے۔ میں نے اسی وقت اُس کو جلا دیا۔ اب چالیس روز گذر گئے۔ ناگہاں نبی صلی اللہ علیہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ
امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا
اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا
تَقْرَبْهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ
ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ
فَتَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ
فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ
امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ ابْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ
ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ
اَنْ اَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا
يَقْرَبْكِ قَالَتْ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهٖ
حَرَكَةٌ اِلٰى شَيْءٍ وَاللّٰهِ مَا زَالَ
يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا
كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا فَقَالَ لِيْ
بَعْضُ اَهْلِيْ لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ
كَمَا اَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ
اَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا
اَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَا
يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ
شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ

وسلّم کا بھیجا ہوا ایک آدمی آیا۔ اور کہا
حضور نے حکم دیا ہے۔ "تم اپنی بی بی کو
جُدا کر دو"۔ میں نے پوچھا۔ طلاق دے
دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا نہیں
بلکہ اسے علیحدہ کر دو اور اس کے قریب
نہ جاؤ۔ اور ایسے ہی میرے دونوں ساتھیوں
کو بھی کہلا بھیجا۔ میں نے اپنی بی بی سے
کہہ دیا۔ کہ تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم
ہے اور وہیں رہو۔ جب تک اللہ کیطرف
سے کوئی حکم ہو۔ کعب کہتے ہیں کہ ہلال
بن اُمیہ کی بی بی آپ کے پاس آئی اور
کہنے لگی۔ میرا شوہر نہایت ضعیف ہے
اس کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں
تو کیا میں اس کی خدمت کروں۔ آپ
اس کو بُرا تو نہیں سمجھتے؟ آپ نے فرمایا۔
"نہیں صرف تعلقاتِ زوجیت نہ رکھنا"۔
تو اس نے کہا جس روز سے آپکا عتاب
ہے۔ یہ اُس روز سے سوائے رونے
کے اور کچھ کرتا ہی نہیں"۔ مجھ سے بھی
میرے گھر کے لوگوں نے کہا۔ کہ اگر تمہاری
بی بی اس طرح اجازت چاہتی تو بہتر
تھا۔ میں نے کہا۔ بخدا میرے لئے کبھی
اجازت نہ دیتے اور نہ معلوم کیا کہتے۔
کیونکہ ہلال تو بوڑھا آدمی ہے۔ اِسلئے
اس کو اجازت دیدی۔ اور میں جوان
ہوں۔ اس کے بعد دس راتیں اور

حَتّٰى كَمُلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً
مِنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا
فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صُبْحَ
خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَاَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ
مِنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى
الْحَالِ الَّذِىْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ
ضَاقَتْ عَلَىَّ نَفْسِىْ وَضَاقَتْ
عَلَىَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ
صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِاَعْلٰى
صَوْتِهٖ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ
قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنْ
قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ
عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ
فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا وَذَهَبَ
قِبَلَ صَاحِبَىَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَىَّ
رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ
فَاَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ
اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِىْ
الَّذِىْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِىْ نَزَعْتُ
لَهٗ ثَوْبَىَّ فَكَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ
وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ
وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا
وَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَقَّانِىْ
النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِىْ بِالتَّوْبَةِ

گذر گئیں۔ اور میں صبح کی نماز پڑھ
کر اپنے گھر کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ یہ
ایسی حالت تھی کہ اپنی زندگی بار معلوم
ہوتی تھی۔ اور میرے لئے زمین بھی تنگ
ہو گئی تھی۔ اس وقت میں نے یہ سنا
کہ کوئی شخص کوہ سلع پر چڑھا ہوا
یہ کہہ رہا ہے۔ کہ اے کعب بن مالک!
تجھے بشارت ہو۔ یہ سن کر میں سجدہ
میں گر پڑا۔ اور سمجھ لیا کہ میری توبہ قبول
ہو گئی اور تنگی دور ہو گئی۔ چنانچہ
صبح کے وقت آنحضرت صلعم نے لوگوں
کو اطلاع دی کہ ان (تینوں) پر خدا
کی مہربانی ہو گئی۔ جس پر خوشخبری دینے
والے آدمی (جوق جوق) میرے اور ان
دوستوں کے ہاں بشارت دینے کیلئے
دوڑے۔ ایک شخص نے میری طرف
گھوڑا دوڑایا۔ اور زور زور سے بشارت
دیتا چلا آتا تھا۔ بنی سلمہ میں سے ایک
آدمی نے کوہ سلع پر دوڑ کر وہ بشارت
پکاری تھی۔ جس کی آواز میں نے سنی تھی
جب وہ میرے پاس آیا تو میں نے اپنے
کپڑے اتار کر دے دیئے۔ واللہ اس
روز میرے پاس سوائے ان کپڑوں کے
کچھ نہ تھا۔ اور ابی قتادہ سے مانگ کر کپڑے
پہنے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی طرف چلا تو راستے میں آدمی پر آدمی
ملے۔ اور میری توبہ قبول ہو جانے کی

يقولون لتهنئك توبة الله عليك
قال كعب حتى دخلت المسجد فإذا
رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس
حوله الناس فقام إلى طلحة بن
عبيد الله يهرول حتى صافحني وهنأني
والله ما قام إلي رجل من المهاجرين
غيره ولا أنساها لطلحة قال كعب
فلما سلمت على رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال رسول الله صلعم
وهو يبرق وجهه من السرور أبشر
بخير يوم مر عليك منذ ولدتك
أمك قال قلت أمن عندك يا
رسول الله أم من عند الله قال
لا بل من عند الله وكان رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا سر
استنار وجهه حتى كأنه قطعة
قمر وكنا نعرف ذلك منه فلما
جلست بين يديه قلت يا رسول
الله إن من توبتي أن أنخلع
من مالي صدقة إلى الله وإلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أمسك عليك بعض مالك فهو خير
لك قلت فإني أمسك سهمي
الذي بخيبر فقلت يا رسول
الله إن الله إنما نجاني
بالصدق وإن من توبتي

تہنیت دیتے۔ اب میں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا تو
کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے گرداگرد آدمی
بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی طلحہ
بن عبید اللہ میری طرف بڑھے اور مصافحہ
کیا ان کے سوا کوئی فرد بشر مہاجرین
سے نہ تھا۔ میں ان (طلحہ) کے احسان
کو تمام عمر نہ بھولوں گا۔ جب میں رسول اللہ صلعم کو سلام
کر کے بیٹھا تو آپ نے پُرسرور اور ہنس
مکھ چہرے سے فرمایا "تجھے اس بات
کی بشارت ہو کہ تیری پیدائش سے
اب تک کے سارے گناہ معاف ہو
گئے" میں نے عرض کی کیا بشارت
آپ کی طرف سے ہے یا خدا کی طرف
سے؟ آپ نے فرمایا "خدا کی طرف
سے" جب میں آپ کے سامنے بیٹھا۔
تو میں نے عرض کی۔ میں چاہتا ہوں۔
کہ اپنی توبہ کی قبولیت کے شکریہ میں
اللہ اور اُس کے رسول کی راہ میں خیرات
کروں۔ آپ نے فرمایا "کچھ مال خیرات
کردو۔ اور کچھ اپنے لئے رہنے دو۔ وہ
تمہارے لئے بہتری کا ذریعہ ہو گا"۔
میں نے عرض کی۔ میں اپنا خیبر کا حصہ
اپنے لئے رہنے دیتا ہوں اور باقی خیرات
کرتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کی۔ یا
رسول اللہ میرے سچ ہی کی وجہ سے
اللہ نے مجھے نجات دی ہے۔ اور آج

اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا
بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ
الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ مَا
تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَ
اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ
فِيْمَا بَقِيْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ
عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَا
اِلٰى قَوْلِهٖ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ
فَوَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ
نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اَنْ هَدَانِيَ
اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ
مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ
كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ
كَذَبُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ
لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ
شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ
اِلٰى قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ
الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ

سے میری پھر بھی توبہ ہے کہ کبھی جھوٹ
نہ بولونگا۔ اور جب اللہ نے مجھے ایسے
سخت عتاب سے میرے سچ کہنے سے
نجات دی۔ تو میں یقین نہیں کرتا۔
کہ اللہ کسی کو سچ کے باعث آفت میں
مبتلا کردے گا۔ اب تک میں نے کبھی
جھوٹ پر اعتماد نہیں کیا۔ اور آیندہ
بھی اللہ سے اُمید کرتا ہوں کہ جھوٹ
سے بچائے رکھے۔ اور اس وقت اللہ
نے یہ آیت نازل فرمائی لَقَدْ تَابَ
اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ یعنی (البتہ تحقیق اللہ
نے نبیؐ اور مہاجرین اور انصار کی توبہ
قبول کر لی) بخدا مجھے اب تک اس
سے زیادہ کوئی نعمت نہیں ملی۔ کہ میں
نے آنحضرتؐ سے جھوٹ نہ بولا اور
ہلاک نہ ہوا۔ جیسے وہ لوگ جنہوں نے
آپ سے جھوٹ بولا اور ہلاک ہو گئے۔
اس لئے کہ جب اُنہوں نے جھوٹے حلف
اُٹھائے تو یہ آیت اُتری سَيَحْلِفُوْنَ
بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ الیٰ قولہ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ - یعنی (جلدی اللہ کی
قسمیں تمہارے لئے کھائیں گے جب
تم ان کی طرف لوٹو گے (اللہ کے اس قول
تک) پس تحقیق اللہ تعالےٰ نہیں راضی
ہوگا قوم بدکار سے) کعب نے کہا ہم

وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ ۔

تینوں ان منافقوں کے حکم سے جُدا ہیں۔ جنہوں نے غزوہ میں نہ جانے کے حیلے بہانے کئے تھے اور جھوٹے حلف اُٹھائے تھے۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کر کے تجدید بیعت کی تھی۔ اور اللہ سے ان کیلئے مغفرت چاہی تھی۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے بارے میں تاخیر کی۔ اسی لیئے اللہ نے یہ آیت اُتار دی۔ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ۔ یعنی (اور ان تینوں پر جو متخلف ہوئے) اور اس آیت میں وہ لوگ مراد نہیں ہیں۔ جو غزوہ سے متخلف ہوئے تھے۔ بلکہ اس میں ان کے تخلف کا ذکر ہے۔ اور ان سے جنہوں نے حلف اُٹھا لئے اور عذر کئے۔ اور آپ نے اُن کے عذر مان لئے۔ ہمارے حکم میں تاخیر کرنے کا حکم ہے ۔

۵۱۸
ج
۱۰۰
عورت کی حکومت میں فلاح نہیں

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً ۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جنگ جمل میں مجھے اس کلمہ نے نفع پہنچایا۔ جسے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا۔ بعد اس کے کہ میں اصحاب جمل کے ساتھ شریک ہو کر لڑنے کے لئے تیار تھا۔ اور وہ یہ۔ کہ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی۔ کہ اہل فارس نے اپنے اوپر پوران شیرویہ کی بیٹی کو حاکم بنایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ "جو قوم عورت کو اپنے اوپر حاکم بنائیگی۔ وہ ہرگز فلاح نہ پاسکیگی" ۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیمار رہنے اور وفات پانے کا بیان

۵۱۹
۱۰۱
آنحضرت صلعم کی خبر وفات سے حضرت فاطمہ رض کا رونا اور ہنسنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَاهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت فاطمہ رض کو بُلاکر کچھ آہستہ آہستہ فرمایا۔ تو وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ بُلاکر کچھ آہستہ آہستہ فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں۔ ہم نے حضرت فاطمہ رض سے اسکی بابت دریافت کیا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ اول آپ نے یہ فرمایا تھا "اسی مرض میں میری روح قبض ہوگی" یہ سُن کر میں رونے لگی۔ دوسری مرتبہ یہ فرمایا "اے فاطمہ رض! میرے بعد اہل بیت میں سب سے پہلے تیری روح قبض ہوگی" یہ سُن کر میں خوش ہوگئی ۔

۵۲۰
۱۰۲
ہر ایک نبی کی روح اسکی منشاء پر قبض کیجاتی ہے

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ ۔

حضرت عائشہ رض سے ہی مروی ہے۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہُوا تھا۔ کہ نبی کو اختیار دیا جاتا ہے چاہے وہ دنیا میں رہے۔ یا آخرت کو پسند کرے اگر آخرت کو پسند کرتا ہے۔ تو وفات ہوتی ہے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وفات کے قریب سُنا۔ اور آپ کا گلا بیٹھ گیا تھا۔ کہ آپ یہ پڑھتے ہیں۔ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ۔ تو میں نے سمجھ لیا۔ کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے ۔

۵۲۱
۱۰۳
آپ کا فرمان کے آخری الفاظ

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حالتِ صحت میں فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا اَوْ يُخَيَّرُ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهٗ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اِذًا لَا يَخْتَارُنَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حَدِيْثُهُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ ۔

کرتے تھے پہلے نبی کو جنت میں اسکا مقام دکھلایا جاتا ہے۔ اور اختیار دیا جاتا ہے۔ وہ جسے پسند کرے وہیں رکھا جاتا ہے"۔ جب آپ بیمار ہوئے۔ اور وفات کا وقت قریب آیا۔ اور آپ میری ران پر سر رکھے ہوئے تھے۔ تو اول آپ کو غشی ہوئی۔ پھر افاقہ ہو گیا۔ تو چھت کی طرف دیکھا۔ اور فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى تو میں نے خیال کیا۔ کہ اب آپ ہم میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ تو اس سے مجھے آپ کی اس حدیث کی تصدیق ہو گئی جو آپ فرمایا کرتے تھے۔

٥٢٢ ح ١٠٤ — آنحضرت صلعم کا بیماری میں دعائیں پڑھ کر دم کرنا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ طَفِقْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مریض ہوتے۔ تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے۔ اور ہاتھ اپنے بدن پر پھیرتے۔ چنانچہ جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ تو میں بھی معوذتین پڑھ کر آپ پر پھونکتی۔ اور آپ کے ہاتھ اس پر پھیرتی۔

٥٢٣ ح ١٠٥ — آنحضرت صلعم کی آخری دعا

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَصْغَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَيَّ ظَهْرَهٗ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات قریب ہوئی۔ اور آپ مجھ سے اپنی کمر لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ تو میں نے بغور سنا۔ کہ آپ یہ فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ ۔

٥٢٤ ح ١٠٦

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک

فِي رِوَايَةٍ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

روایت میں منقول ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سر وفات کے وقت میرے سینے پر تھا۔ اور آپ کو موت کے وقت اس قدر تکلیف ہوئی۔ کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو نہ ہوئی ٭

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأُرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ کہ ایک روز حضرت علیؓ ابن ابی طالب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جبکہ آپ مرض الموت میں بیمار تھے آئے۔ تو لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن! رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ بحمد اللہ اچھے ہیں۔ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ بخدا تم تین روز کے بعد اکیلے لو بے مددگار رہ جاؤ گے کہ بخدا میں خیال کرتا ہوں۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم عنقریب اس مرض سے وفات پا جائیں گے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ موت کے وقت بنی عبدالمطلب کے چہرے کس طرح ہو جایا کرتے ہیں۔ آؤ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں۔ اور اس امر (خلافت) کے بارے میں دریافت کرلیں۔ کہ آپ کے بعد ہم میں ہوگی۔ تو بھی معلوم ہو جائے گا۔ اور اگر کسی اور میں ہوگی۔ تو بھی معلوم ہو جائیگا۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ بخدا اگر ہم آپ سے اس کی بابت دریافت

سکارہ و تشدد سکرات آنحضرت صلعم کا امت کے لئے۔

۵۲۵ ۱۰۷ ح

حضرت علیؓ کا امر خلافت میں رسول خدا صلعم سے پوچھنے میں انکار اور اُسکی وجہ۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَنْعَتُهَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ
وَاِنِّيْ وَاللهِ لَا اَسْأَلُهَا رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللهِ
عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ
وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاِنَّ اللهَ
جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ
دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهِ
السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ
يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ يُحِبُّ
السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَاَشَارَ
بِرَأْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ
عَلَيْهِ فَقُلْتُ اُلَيِّنُهُ لَكَ فَاَشَارَ
بِرَأْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَاَمَرَّهُ وَكَانَتْ
بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ
يُدْخِلُ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَ
يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ
ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ
يَدُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ

کریں۔ اور آپ نے ہمیں منع کر دیا۔ تو
آپ کے بعد ہمیں لوگ کبھی خلیفہ نہ بنائیں
گے۔ بخدا میں تو یہ بات آپ سے نہیں
پوچھتا ۔

۵۲۶ ج ۱۰۸ — آنحضرت صلعم کا قبل رحلت حضرت عائشہ کی چبائی ہوئی مسواک کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے۔ کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
میں سے ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے میرے گھر میری باری کے
روز میرے سینہ پر سر رکھے ہوئے وفات
پائی۔ اور اللہ نے آخری وقت میں
میرا اور آپ کا لعاب دہن ملا دیا۔ (اس
طرح) کہ ایک روز میرا بھائی عبدالرحمن
ہاتھ میں مسواک کی سبز لکڑی لئے ہوئے
آیا۔ آپ نے اس لکڑی کی طرف دیکھا۔
میں نے عرض کی۔ کیا مسواک لے لوں
آپ نے سر سے اشارہ کیا۔ اور فرمایا
ہاں۔ میں نے مسواک لے کر اسے چبا کر
نرم کیا۔ اور آپ نے مسواک کی۔ آپ کے
سامنے ایک پانی کا پیالہ تھا۔ اس میں
ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیرتے۔ اور فرماتے:۔
لا الٰہ الا اللہ اِنّ للموت سکرات
پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا۔ اور فرمایا
اللّٰھم فی الرفیق الاعلیٰ پھر وفات
پائی۔ اور ہاتھ نیچا ہو گیا ۔

۵۲۷ ج ۱۰۹ — آنحضرت کا دوائی پینے سے نفرت کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے۔ کہ ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو بیماری کی حالت میں دوا پلائی۔

فَجَعَلَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ لَا تَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَلَمْ اَنْهَكُمْ اَنْ تَلُدُّوْنِيْ قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ ؀

تو آپ نے منع فرمایا۔ ہم نے کہا۔ دوا کو بُری معلوم ہونے کی وجہ سے مریض منع ہی کیا کرتے ہیں۔ جب آپکو قدرے افاقہ ہؤا۔ تو فرمایا "کیا میں نے دوا کو منع نہیں کیا تھا"؟ (پھر کیوں پلائی) ہم نے کہا۔ مریض منع کیا ہی کرتا ہے۔ آپنے فرمایا "میں نے دیکھا ہے۔ کہ مجھے سب تو زبردستی دوا پلاتے تھے۔ مگر ابن عباس شریک نہ تھا"؀

٥٢٨ خ ١١٠ سکرات موت میں آنحضرت کی مشقت

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ ؀

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت پر مرض کی شدت ہوئی تو آپ بیہوش ہو گئے حضرت فاطمہؓ رو کر کہنے لگیں۔ وائے میرے باپ کی تکلیف آپنے فرمایا "تیرے باپ کو اس روز کے بعد پھر تکلیف نہ ہوگی"؀

٥٢٩ خ ١١١ آنحضرت صلعم کی عمر شریف

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ ؀

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تریسٹھ (٦٣) برس کی عمر میں انتقال فرمایا؀

کتاب تفسیر القرآن

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۳۰ ح ۱ سورۂ فاتحہ کی تفسیر و فضیلت وغیرہ کا بیان

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ ٭

حضرت ابو سعید بن معلّٰے سے مروی ہے۔ کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں اُسی وقت تو نہ جا سکا۔ نماز پڑھ کر گیا۔ اور عرض کی۔ یارسول اللہ! میں نماز میں تھا۔ اس لئے دیر ہوگئی۔ آپ نے فرمایا ”کیا اللہ نے یہ نہیں کہا کہ اللہ کا رسول تمہیں جس وقت بُلائے فوراً آجاؤ۔ پھر فرمایا ”میں مسجد سے باہر جانے کے پیشتر تمہیں ایک برگزیدہ سورۃ قرآن کی بتاؤں گا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب باہر آنے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے یاد دلایا۔ آپ نے فرمایا“ وہ سورۂ الحمد ہے۔ اور یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ٭

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ٭

اللہ تعالےٰ کے قول فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ کی تفسیر:۔

۵۳۱ ح ۲ تین بھاری گناہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ۔

٥٣٢ (٣) کمات مَن کی قسم جسکا پانی آنکھوں کو مفید ہے

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قِيْلَ لِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوْا وَقَالُوْا حِنْطَةٌ حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ ۔

٥٣٣ (٤) احکام الٰہی میں یہود کی دخل دہی

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا نَنْسَخْ

علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا "اللہ کا شریک بنانا۔ حالانکہ وہ تیرا خالق ہے" میں نے کہا۔ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔ پھر پوچھا۔ اس سے کمتر گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "اپنی اولاد کو اس غرض سے مار ڈالنا۔ کہ وہ تیرے مال میں شریک ہوگی" پھر کہا۔ اس سے کمتر گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "اپنے ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا" ۔

اللہ تعالیٰ کے قول وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى کی تفسیر۔

حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کمات مَن کی قسم ہے۔ اور اسکا پانی آنکھ کیلئے مفید ہے" ۔

اللہ تعالیٰ کے قول إِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ کی تفسیر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ جب بنی اسرائیل سے کہا گیا۔ کہ دروازے میں عاجزی کرتے ہوئے (سجدہ کرتے ہوئے) داخل ہو۔ تو وہ چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہونے۔ اور اس قول کو بدل کر کہنے لگے۔ حِنْطَةٌ حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ ۔

اللہ کے قول مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ

مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا ۔

نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا کی تفسیر :-

ح ۵۳۴
۵
اُبی بن کعبؓ قراۃ میں اور علیؓ بن ابیطالب کا علم دین میں مسلم ہونا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقْرَؤُنَا اُبَيٌّ وَاَقْضَانَا عَلِيٌّ وَاِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ اُبَيٍّ وَذَاكَ اَنَّ اُبَيًّا يَقُوْلُ لَا اَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ہم سب سے اقراء ابی بن کعبؓ ہیں۔ اور سب سے احکام دین جاننے والے علیؓ ہیں لیکن ہم اُبی کی اس بات کو نہیں مانتے۔ کہ میں نے جو حضرت سے سُنا۔ اُسکو نہیں چھوڑتا کیونکہ خداتعالےٰ خود فرماتا ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ ۔

آیۂ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ کی تفسیر :-

ح ۵۳۵
۶
قیامت پر یقین نہ کرنا خدا کو جھوٹا جانتا ہے اور خدا کے بیوی بیٹے بنانا اسکو گالی دینا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَزَعَمَ اَنِّيْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا كَانَ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ وَلَدٌ فَسُبْحَانِيْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا ۔

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپنے فرمایا " اللہ نے کہا۔ بنی آدم نے مجھ کو جھوٹا قرار دیا۔ اور مجھے گالی دی۔ اور یہ بات اس کو نہ چاہیئے تھی۔ جھوٹا تو یُوں بنایا۔ کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں اُن کو اصلی حالت پر قیامت کے دن نہیں اُٹھا سکتا۔ اور گالی دینا یہ۔ کہ کسی کو میرا بیٹا اور کسی کو میری بیوی قرار دیتے ہیں اور میں ان سب باتوں سے مبرا اور پاک ہوں "۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ۔

آیۂ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى کی تفسیر :-

ح ۵۳۶
۷
موافقاتِ عمرؓ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَافَقْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا " میری تین باتیں بالکل وحی کے مطابق ہوئیں۔ یا یُوں کہا۔

ثَلَاثٍ اَوْ وَافَقَنِیْ رَبِّیْ فِیْ ثَلَاثٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی وَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَدْخُلُ عَلَیْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اٰیَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِیْ مُعَاتَبَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهٖ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِنَّ فَقُلْتُ اِنِ انْتَهَیْتُنَّ اَوْ لَیُبْدِلَنَّ اللّٰہُ رَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرًا مِّنْكُنَّ حَتّٰی اَتَیْتُ اِحْدٰی نِسَائِهٖ قَالَتْ یَا عُمَرُ اَمَا فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَعِظُ نِسَاءَهٗ حَتّٰی تَعِظَهُنَّ اَنْتَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَسٰی رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ الْاٰیَةَ ۔

کہ وحی میری تین باتوں کے بالکل موافق نازل ہوئی۔ (۱) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ (طواف کے بعد) مقام ابراہیم میں نماز پڑھا کریں۔ تو بہتر ہو۔ اسی کے موافق اللہ نے یہ آیت اُتاری۔ (۲) اور عرض کی۔ کہ آپ کے پاس منافق اور غیر آدمی بھی آتے جاتے ہیں۔ اگر آپ ازواج مطہرہ کو پردے کا حکم دے دیں۔ تو اچھا ہے پس خدا نے آیت حجاب نازل فرمائی (۳) اور جب مجھے معلوم ہوا۔ کہ آپ نے پردے کی تاکید فرمائی۔ اور بعض ازواج آپ پر خفا ہوگئیں۔ تو میں اُن کے پاس گیا۔ اور کہا۔ کہ تم باز آؤ۔ ورنہ اللہ اپنے رسول کو تم سے اچھی بیبیاں بدل کردیگا لیکن جب اُم سلمہؓ کے پاس گیا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ اے عمرؓ! تم جو نصیحت کرتے ہو تو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں کو نصیحت نہیں کر سکتے؟ اس پر خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ عَسٰی رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ الْاٰیَةَ ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَةَ ۔

آیۂ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا کی تفسیر:

۵۳۷ ح — جس بات کا علم نہیں اسکی کتاب الٰہی پر جھوٹا ایمان لانا چاہیئے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِیَّةِ وَیُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِیَّةِ لِاَهْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کہ یہودی توریت عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کو عربی زبان میں اس کی باتیں بتایا کرتے

الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ
الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَكَذٰلِكَ
جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ الْاٰيَةَ ۔

۵۳۸
ح ۹
امت محمدیہ تمام اُمتوں کی گواہ ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ
وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ
هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ
فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ
فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ
نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ
لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ
فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَ
يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ
شَهِيْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً
وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
عَلَى النَّاسِ ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ تَمَتَّعَ
بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ ۔

۵۳۹
ح ۱۰

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

تھے۔ آپ نے فرمایا " ان کی باتوں کو
بالکل سچ بھی نہ مانو۔ اور بالکل جھوٹ بھی
نہ کہو۔ بلکہ مجملاً کہو کہ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ
مَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الخ ۔

آیۂ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً
وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
عَلَى النَّاسِ کی تفسیر :-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا " قیامت کے دن نوح علیہ
السلام بُلائے جائینگے۔ اور وہ آئیں گے
اور کہیں گے لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
يَا رَبِّ اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں۔)
تو اللہ کہیگا۔ کیا تم نے لوگونکو ہمارے احکام
بتا دیئے تھے؟ وہ کہیں گے۔ ہاں۔ پھر
اُن کی اُمت سے پوچھا جائیگا۔ تو وہ
کہینگے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانیوالا اللہ
کا رسول نہیں آیا۔ نوح علیہ السلام سے
کہا جائیگا۔ تم اپنا گواہ لاؤ۔ وہ کہینگے میرا
گواہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اُن کی
اُمت ہے۔ اُسوقت میری اُمت گواہی
دیگی۔ کہ نوح نے تبلیغ احکام کی تھی! اور
میں تم پر گواہی دونگا۔" راوی کہتے ہیں کہ
اللہ کے اس قول وَكَذٰلِكَ کے یہی معنی ہیں۔

آیت فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
اِلَى الْحَجِّ کی تفسیر :-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عرفات کا اُترنے کا حکم

قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا ۔

مروی ہے۔ کہ قریش اور اُن کے مذہب والے مُزدلفہ میں ٹھہرا کرتے تھے۔ اور اُسے حمس کہا کرتے تھے۔ اور باقی اہلِ عرب عرفات میں ٹھہرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ نے اپنے نبی صلعم کو حکم دیا۔ کہ "اوّل عرفات میں آؤ۔ اور وہاں ٹھہر کر وہاں سے اترو۔ (یعنی جہاں سے اکثر لوگ اہلِ عرب اُترتے تھے تم بھی وہیں سے اُترو")۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الْاٰيَةَ ۔

خدا کے قول وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً کا بیان:-

ح ۵۴۰ — ۱۱ — خدا سے دین دنیا کی بھلائی مانگنی چاہئے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۔

خدا کے قول وَلَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا کا بیان :-

ح ۵۴۱ — ۱۲ — لپٹ کر سوال نہ کرنیوالا مانگ کر کھانیوالے سے زیادہ مسکین ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ تَعَالٰى لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو چھوہارے اور کھانے کی خواہش دربدر لئے پھرتی ہے۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے۔ اور نہیں چاہئے۔ کہ یہ آیت دیکھو۔ وَلَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا (اور لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے)"۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ ۔

آیہ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ کا بیان:-

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هُوَ الَّذِيْ
اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ
اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَمَا
يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ ؂

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؂

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا اَنَّهُ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ
امْرَاَتَانِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ
فِيْ بَيْتٍ فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا
وَقَدْ اُنْفِذَ بِاِشْفًا فِيْ
كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْاُخْرٰى
فَرُفِعَ اَمْرُهُمَا اِلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ
بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ
قَوْمٍ وَاَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوْهَا
بِاللّٰهِ وَاقْرَءُوْا عَلَيْهَا اِنَّ
الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ
وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے یہ آیت هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ
عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ
مُحْكَمَاتٌ - اُولُوا الْاَلْبَابِ تک پڑھی
اور فرمایا "جب تو اس فرقہ کو دیکھے۔ جو
قرآن شریف کی متشابہ آیتوں پر عمل کرنے
والے ہیں۔ تو سمجھ لو۔ کہ یہی وہ لوگ ہیں
جن کی نسبت خدا نے اپنی کتاب میں
فرمایا پس ان سے بچو"۔

اللہ کے قول اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ کہ ان کے پاس دو عورتیں
مقدمہ لائیں۔ جو ایک مکان میں سیا کرتی
تھیں۔ ان میں سے ایک عورت جس کے
ہاتھ میں سوئی چبھو دی گئی تھی باہر نکلی۔ اور
دوسری پر دعوٰے کیا۔ تو ان کا تنازعہ
حضرت ابن عباسؓ کے پاس لایا گیا۔ انہوں
نے کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا ہے۔ کہ "اگر لوگوں کو محض دعوے کرنے
سے (بلا گواہ) بدلا دیا جائے۔ تو قوم کے
خون اور مال ناحق تلف ہو جایا کریں"۔ اسے
جھوٹی قسم سے ڈراؤ۔ اور یہ آیت پڑھکر
سناؤ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الخ یعنی
(بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے ایمان
کے ساتھ تھوڑا مول لیتے ہیں) جب لوگوں

۵۴۲ ح ۱۴
آیات متشابہ میں بحث مباحثہ کرنے والے سے بچنا چاہئے

۵۴۳ ح ۱۴
مدعا علیہ پر قسم لازم ہے

فَذَكَّرُوْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى
عَلَيْهِ •

قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ النَّاسَ
قَدْ جَمَعُوْا لَكُمُ الْاٰيَةَ •

ش ۵۴۴ ح ۱۵
خوف یاغمی کے وقت پڑھنے کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا
اِبْرَاهِيْمُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ
قَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
اِيْمَانًا وَقَالُوْا حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ •

قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
اَذًى كَثِيْرًا •

ش ۵۴۵ ح ۱۶
عبداللہ بن اُبی بن سلول کا قصہ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ
عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى قَطِيْفَةٍ فَدَكِيَّةٍ

نے اسے (یعنی مدعا علیہ) کو جھوٹی قسم سے
خوف دلایا۔ تو اُس نے اقرار کر لیا۔ اس پر
حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے " مدعا علیہ پر قسم
لازم ہے" •

اللہ تعالےٰ کے قول اِنَّ النَّاسَ
قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ کا بیان :-

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی
بہترین وکیل ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے کہا تھا۔ جب اُن کو آگ میں ڈالا گیا
تھا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
اُس وقت کہا۔ جبکہ منافقوں نے (مسلمانوں
سے) کہا۔ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ
الخ (تم سے لڑنے کیلئے کفار نے بہت
سے آدمی جمع کئے ہیں) اور اسکے جواب
میں مسلمانوں نے بھی کہا حَسْبُنَا اللّٰهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ •

اللہ تعالےٰ کے قول وَلَتَسْمَعُنَّ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى
كَثِيْرًا کا بیان :-

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم شہر فدکیہ کی بنی ہوئی ایک چادر پہنے
اپنے گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے اپنے

وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ
وَرَاءَهٗ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
فِيْ بَنِي الْحَارِثِ مِنَ الْخَزْرَجِ
قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى
مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ وَذٰلِكَ
قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ
اُبَيِّ فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ
عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ
الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ
عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيِّ اَنْفَهٗ بِرِدَائِهٖ
ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا
فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ
فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَ
قَرَءَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ
اَيُّهَا الْمَرْءُ اِنَّهٗ لَا اَحْسَنَ مِمَّا
تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا
بِهٖ فِيْ مَجَالِسِنَا اِرْجِعْ اِلٰى
رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ
عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ
بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا
بِهٖ فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ

پیچھے بٹھا لیا۔ اور آپ (اُس وقت) سعد
بن عبادہ کی عیادت کو تشریف لیجا رہے
تھے۔ (یہ جنگِ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے)
پس جب آپ ایک مقام پر پہنچے۔ جہاں
عبداللہ بن اُبی بن سلول بیٹھا تھا۔ اور
وہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا۔ تو
آپ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہاں بہت سے آدمی
مسلمان، مشرکین، بُت پرست اور یہود
بیٹھے ہیں۔ اور اس مجلس میں عبداللہ بن
رواحہ بھی موجود ہیں۔ پس جب (ہمارے
قریب آنے سے) سواری کی گرد اہلِ
مجلس پر پڑی۔ تو عبداللہ بن اُبی نے
اپنی ناک چادر سے ڈھانک کر کہا۔
ہم پر گرد مت اُڑاؤ۔ (اتنے میں) رسولِ
خدا صلے اللہ علیہ وسلم السلام علیکم
کہہ کر ٹھیر گئے۔ اور سواری سے اُتر کر
اُن کو قرآن پڑھکر سُنانے لگے۔ اور اللہ
کی طرف سے ہدایت کرنے لگے۔ تو
عبداللہ بن اُبی نے کہا۔ اے شخص! اگر
تو سچا ہے تو جو کچھ تو نے کہا۔ اس سے
بہتر کوئی بات نہیں (لیکن) ہماری سمع
خراشی مت کر۔ اپنے گھر جا۔ اور (وہاں)
جو تیرے پاس آئے اُسے یہ قصہ سُنا۔
عبداللہ بن رواحہ نے کہا۔ ہاں! یا رسول
اللہ! آپ ہمارے ہاں چلیں۔ اور ہمیں
سُنائیں۔ اسلئے کہ ہم ان باتوں کو اچھا
سمجھتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور

فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ
وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ
فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى
سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ
عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو
حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ
قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللهِ اعْفُ عَنْهُ
وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ
عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللهُ
بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَ
لَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ
الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ
فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ
فَلَمَّا أَبَى اللهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ
الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ شَرِقَ
بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ
مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ

یہود میں گالی گفتار ہونے لگی۔ اور اس
درجہ ہوئی۔ کہ لڑائی تک نوبت پہنچگئی۔
جس پر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم انہیں
چُپ کرانے لگے۔ حتی کہ وہ خاموش
ہوگئے۔ پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سوار ہوکر سعد بن عبادہ کے ہاں گئے
اور اُن سے فرمایا "اے سعد! تو نے
ابو حباب کی باتیں نہیں سُنیں (ابو حباب سے
مراد عبد اللہ بن اُبی ہے) جس نے ایسا
ایسا کہا ہے۔ سعد بن عبادہ نے کہا۔ یا
رسول اللہ! اس سے درگزر کیجئے۔ اور
معاف فرمائیے۔ (کہ وہ اپنے حسد سے مجبور
ہے) قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ
پر کتاب اُتاری۔ اللہ کی طرف سے جو کچھ
آپ پر اُترا۔ وہ برحق اور سچ ہے۔
(اصل یہ ہے) کہ اس شہر کے لوگوں نے
اس امر پر اتفاق کر لیا تھا۔ کہ اس (عبد اللہ
بن اُبی) کے سر پر تاج رکھیں۔ اور اسے
اپنا والی اور رئیس بنا دیں۔ مگر جب اللہ
نے یہ بات نہ چاہی۔ بوجہ اُس حق کے
جو آپ کو عطا ہوا ہے۔ تو اُس کو آپ کا
آنا ناگوار ہوا۔ اس لئے اُس نے ایسے
بُرے کلمات کہے۔ پس آپ نے اُسکا قصور
مُعاف کر دیا۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کی عادت تھی۔ کہ
بُت پرستوں اور یہودیوں کی ایسی ایسی
حرکاتِ ناشائستہ کو معاف کیا کرتے تھے

الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى الْأَذٰى حَتّٰى أَذِنَ اللّٰهُ فِيْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهٖ صَنَادِيْدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايَعُوا الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوْا ‌+

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أَتَوْا ‌+

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا إِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَأَحَبُّوْا أَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْهِمْ ‌+

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ قِيْلَ

جیسا کہ اللہ نے ان کو حکم دیا تھا اور تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے اُن سے لڑنے کا حکم دیا۔ جب آپ نے بدر میں جنگ کی۔ اور بڑے بڑے قریش کے رئیسوں کو اللہ نے آپ کے ذریعہ مار ڈالا۔ تو ابی بن سلول نے اور اُس کے ساتھ جو مشرک اور بُت پرست تھے کہا کہ (اب تو) یہ امر ظاہر ہو چکا ہے (یعنی اسلام غالب آگیا ہے) پس اُنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی۔ اور مسلمان ہو گئے۔

اللہ کے قول لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أَتَوْا کا بیان :-

٥٤٦ ح ١٧ منافقین کا رد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں چند منافق تھے۔ کہ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کو تشریف لیجاتے۔ تو یہ منافق ساتھ نہ جاتے۔ اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنے اس بیٹھ رہنے سے خوش ہوتے۔ اور جب حضور تشریف لاتے تو عذر کرتے اور حلف اُٹھا لیتے۔ اور اس بات کو چاہتے۔ کہ جو کام اُنہوں نے نہیں کیا۔ اُس میں اِن کی تعریف کی جائے۔ تو یہ آیت اُن کے حق میں نازل ہوئی (ترجمہ۔ نہ خیال کر اُن لوگوں کو جو اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں الخ) +

٥٤٧ ح ١٨ گناہ کو چھپا کر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ کہ جو شخص اس چیز سے خوش ہو

اس کو خوشنما
ظاہر کرنا بھی گناہ
ہے

لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ
فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ
يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا
لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ
إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ
عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ
إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ
فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا
إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ
فِيمَا سَأَلَهُمْ وَفَرِحُوا
بِمَا أُوتُوا مِنْ
كِتْمَانِهِمْ •

جو اس کو (خدا کی طرف سے) عطا ہوئی ہے
اور اس بات کو پسند کرے۔ کہ ناکردہ فعل
میں اس کی تعریف کی جائے۔ تو آخرت میں
اس کو عذاب ہوگا؛ (اور اگر یہ بات ہے
تو) البتہ ہم سب عذاب دیئے جائیں گے
حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ تمہارا اس قصہ
سے کیا مطلب ہے؟ (اس کا قصہ تو
یہ ہے۔ کہ) ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے چند یہودیوں کو بلا کر اُن سے کوئی بات
دریافت فرمائی۔ تو اُنہوں نے اصلی بات
کو چھپایا۔ اور کوئی اور بات بتادی۔ اس
خیال سے کہ اس میں ہماری تعریف اور
نیکنامی ہوگی۔ اور اپنی اس بات کو چھپانے
سے بہت خوش ہوئے •

قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى •

اللہ تعالےٰ کے قول وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى کا بیان:۔

۵۳۸
ح ۱۹

مالدار یتیم عورت سے
نکاح ایسی صورت
میں جائز ہے۔ کہ
اُسکے طور۔ مہر
میں انصاف کیا
جائے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَهَا عُرْوَةُ عَنْ
قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ
أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى
فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ
الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ
وَلِيِّهَا تَشْرَكُهُ فِي
مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا
وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا
أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ
يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے کہ اُن سے عُروہ نے آیت وَإِنْ خِفْتُمْ
أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى (اگر تم اس
بات سے ڈرو۔ کہ یتیموں میں عدل نہ کر سکو گے)
کی بابت دریافت کیا۔ تو اُنہوں نے کہا۔
اے بھانجے! یہ آیت اُس یتیم مالدار عورت کے
حق میں نازل ہوئی ہے۔ جو اپنے والی کی
پرورش اور اس کی ملکیت میں تھی۔ اور اس کا
مال اور حسن و جمال اسے رغبت دلاتا تھا۔
اُس نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا۔ اس
غرض سے کہ مال بھی ہاتھ لگیگا اور یہ عورت

مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهُ
فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا
اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا
لَهُنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ
فِي الصَّدَاقِ فَاُمِرُوْا اَنْ
يَّنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ
مِّنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَاِنَّ
النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ
الْاٰيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ
وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ
اٰيَةٍ اُخْرٰى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ رَغْبَةَ
اَحَدِكُمْ عَنْ يَّتِيْمَتِهٖ
حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ
وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوْا اَنْ
يَّنْكِحُوْا عَمَّنْ رَغِبُوْا فِيْ
مَالِهٖ وَجَمَالِهٖ مِنْ يَتَامَى
النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ
رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ
قَلِيْلَاتِ الْمَالِ
وَالْجَمَالِ ۔
قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ يُوْصِيْكُمُ

خوبصورت بھی ہے) اور مہر کے دینے کی
بابت نیت بدلی ہوئی تھی ۔ وہ یہی چاہتا تھا
کہ اسے اور کی نسبت مہر کم دے ۔ لہذا ایسی
عورتوں سے نکاح کرنا منع کیا گیا ۔ مگر اس
صورت میں کہ اُن کے مال اور مہر میں
انصاف کیا جائے ۔ اور حکم دیا گیا ۔ کہ ان
یتیمہ عورتوں کے سوا اور جو عورتیں اچھی
معلوم ہوں ۔ اُن سے نکاح کر لو حضرت
عائشہؓ فرماتی ہیں ۔ کہ اس آیت کے نازل
ہونے کے بعد چند آدمیوں نے آنحضرت
صلعم سے ان عورتوں کے بارے میں فتوٰے
لینا چاہا ۔ تو اللہ نے یہ آیت وَيَسْتَفْتُوْنَكَ
فِي النِّسَاءِ الخ (اور لوگ تجھ سے عورتوں
کی نسبت پوچھتے ہیں) نازل کی ۔ حضرت
عائشہ رض کہتی ہیں ۔ کہ دوسری آیت میں
اللہ تعالٰے کے قول وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ (اور خواہش کرتے ہیں اس
بات کی کہ ان عورتوں سے نکاح کریں) سے
وہی عورتیں مراد ہیں ۔ جو یتیمہ اور قلیل المال
والجمال ہوں ۔ جن کی طرف ان وجوہات
سے رغبت نہ کرتے تھے ۔ تو اللہ کا یہ حکم
ہوا ۔ کہ جو عورتیں یتیم ہیں ۔ اور اُنکی طرف
بوجہ قلت مال اور کم خوبصورتی کے رغبت
نہیں کرتے ۔ اگر ان کے پاس مال کثیر ہو
تو ان سے نکاح نہ کرو ۔ مگر اس صورت میں
کہ اُن کے مال اور مہر میں انصاف کرو ۔
اللہ تعالٰے کے قول يُوْصِيْكُمُ

۵۴۹
ح ۲۰
اولاد کے تقسیم مال کی ضرورت

اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ الْآيَةَ ۔

۵۵۰
ح ۲۱
قیامت کے دن یہود و نصاریٰ اور مومنین کیساتھ سلوک

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَذَكَرَ حَدِيثَ الرُّؤْيَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ بِكَمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ

اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ کا بیان :-

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلعم اور ابوبکر صدیق بنی سلمہ کے ہاں جا رہے تھے تو دونوں نے میری عیادت کی۔ اور آپؐ نے مجھے ایسی حالت میں پایا۔ کہ میں بیہوش پڑا ہُوا تھا۔ پس آپؐ نے پانی منگایا۔ اور (اس سے) وضو کر کے بقیہ پانی میرے اوپر چھڑک دیا۔ میں ہوش میں آ گیا۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنے مال کو کیا کروں؟ اسوقت آیت یُوصِیکُمُ اللهُ الخ نازل ہوئی۔ (اللہ تعالےٰ تمہیں تمہاری اولاد کی بابت وصیت کرتا ہے) ۔

اللہ تعالےٰ کے قول إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کا بیان :-

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے زمانے میں چند آدمیوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ (اس کے بعد حدیث رؤیت ذکر کی ہے۔ جو مکمل پہلے مذکور ہو چکی ہے) اس روایت میں یہ مذکور ہے۔ کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو ایک پکارنے والا پکاریگا۔ کہ ہر فرقہ اس کے پیچھے ہولے جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ پس اللہ کے سوا بتوں اور پتھروں کی عبادت کرنیوالوں

الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا
يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى
اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ
وَغُبَّرَاتُ اَهْلِ الْكِتَابِ
فَيُدْعَى الْيَهُوْدُ فَيُقَالُ لَهُمْ
مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ
قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا
ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ
كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ
مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ
فَمَاذَا تَبْغُوْنَ قَالُوْا عَطِشْنَا
رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ
اَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ اِلَى
النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ
بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ
فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى
النَّصَارٰى فَيُقَالُ لَهُمْ
مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا
كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ
اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ
مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ
وَّلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ
مَاذَا تَبْغُوْنَ فَكَذٰلِكَ مِثْلُ
الْاَوَّلِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ
اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ

میں سے کوئی باقی نہ رہیگا۔ سب کے سب
دوزخ میں گر پڑینگے۔ حتّٰی کہ ان لوگوں میں
سے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ خواہ
نیک ہوں یا بد۔ تمام بقایائے اہل کتاب
یعنی یہود و نصارے کے سوا کوئی فرد بشر
باقی نہ رہیگا۔ تو یہود بُلائے جائینگے۔ اور
اُن سے کہا جائیگا۔ کہ وہ کون ہے جس کی
تم عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے۔ ہم
عُزیر کی جو اللہ کا بیٹا ہے عبادت کرتے
تھے۔ اُن سے کہا جائیگا۔ تم نے جھوٹ کہا
اللہ نے کسی کو اپنی بی بی اور بیٹا نہیں بنایا
اب تم کیا چاہتے ہو؟ یہود کہیں گے۔
ہمیں پیاس لگی ہے۔ اے ہمارے رب
پانی پلا۔ پھر اُن کی طرف اشارہ کیا جائیگا
کیا تم دوزخ میں نہیں گر پڑتے۔ اسوقت
سب کے سب بیتاب ہوکر آگ کیطرف
دوڑینگے۔ گویا آگ پانی ہے (جو ان کی
پیاس بجھا دیگی) اور آگ میں گر پڑینگے
پھر نصارے بُلائے جائینگے۔ اور اُن سے
بھی پوچھا جائیگا۔ تم کس کی عبادت کرتے
تھے؟ وہ کہینگے۔ ہم اللہ کے بیٹے مسیح
کی عبادت کرتے تھے۔ اسپر کہا جائیگا
تم نے جھوٹ کہا۔ اللہ کے بی بی اور بیٹا
کوئی نہیں۔ پھر یہ کہا جائیگا۔ اب تم کیا
چاہتے ہو؟ (وہ بھی پیاس کی شکایت کریں
گے۔ پھر آگ کی طرف دوڑینگے اور اس
میں گر پڑینگے) گویا اسوقت کوئی باقی نہیں

آتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ
فِيْ اَدْنٰى صُوْرَةٍ مِّنَ
الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيْهَا
فَيَقُوْلُ مَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ
تَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا
كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا فَارَقْنَا
النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى
اَفْقَرِ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ
لَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ
نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِيْ كُنَّا
نَعْبُدُ فَيَقُوْلُ اَنَا
رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا
نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ
اَوْ ثَلٰثًا ٭

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَكَيْفَ
اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ ٭

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَيَّ قُلْتُ
آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ
قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ
مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ
سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ
اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى
هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ اَمْسِكْ

رہیگا۔ مگر جو خالص اللہ کی عبادت کرتے
تھے۔ نیک بندوں میں سے یا گنہگاروں
میں سے۔ اللہ ان کو ایسی صفت میں معلوم
ہوگا۔ جسکو وہ جانتے تھے۔ اور اُن سے
کہا جائیگا۔ تم کس کی راہ تکتے ہو؟ ہر ایک
فرقہ تو اپنی اپنی عبادت کے صلہ کو پہنچ گیا
تو وہ کہیں گے۔ ہم نے اُن لوگوں کی پیروی
نہیں کی۔ جن کی طرف ہم محتاج تھے۔
اور ایسے لوگوں سے ہم جدا ہی رہے۔ اب
ہم اُس اللہ کی راہ تکتے ہیں۔ جسکی عبادت
کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ تمہارا
رب میں ہوں۔ پھر سب یہ کہینگے۔ کہ ہم اللہ
کا کسی کو شریک نہیں کرتے اور یہ بات
دو یا تین دفعہ دُہرائینگے" ٭

اللہ تعالیٰ کے قول فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا
مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
راوی ہیں۔ کہ آنحضرت ؐ نے مجھ سے فرمایا۔
"مجھے قرآن پڑھ کر سُناؤ"۔ میں نے عرض
کی۔ قرآن آپ پر اُترا ہے۔ میں آپ کو
کیا سُناؤں؟ آپ نے فرمایا "مجھے دوسروں
سے سُننا اچھا معلوم ہوتا ہے تو میں نے
سورۂ نساء پڑھ کر سُنائی۔ اور جب میں اس
آیت پر پہنچا۔ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا الخ
(کیا حال ہوگا اُس دن اُن لوگوں کا جس روز ہم
اُن پر ہر فرقہ کا ایک گواہ لائینگے) آپ نے فرمایا۔
"بس بس"!! اور آپ کی آنکھوں سے آنسو

۱۵۸ ح ۲۲
سماعت قرآن کیوقت آنحضرت صلعم کی رقت

فَنَا ذَا عَيْنَاهُ تُذْرِفَانِ ۔

قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْ اَنْفُسِهِمْ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَهُمْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهٖ فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْ اَنْفُسِهِمْ ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰى نُوْحٍ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمَانَ ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ ۔

قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْاٰيَةَ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جاری ہو گئے ۔

اللہ کے قول "وہ لوگ جن کی روحیں فرشتے قبض کرینگے جسوقت یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنیوالے ہونگے" کا بیان ۔

۵۵۲ ح ۲۳ — مشرکوں کی معیت پر وعد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول اکرم کے زمانے میں چند مسلمان مشرکوں کے ساتھ ہو گئے ۔ تاکہ اُن کی طاقت بڑھ جائے ۔ اگرچہ اُن کی دلی منشاء لڑنے کی نہیں تھی ۔ اور وہ ایسے خستہ و خراب ہو گئے ۔ کہ لڑائی کے موقعہ پر آ کر انہیں تیر لگتے تھے ۔ اور وہ مرتے تھے ۔ تو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ الخ ۔

اللہ کے قول "وحی بھیجی ہم نے تیری طرف اے محمدؐ جیسے وحی کی ہم نے نوحؑ کیطرف اور یونسؑ و ہارونؑ اور سلیمانؑ کیطرف" کا بیان :۔

۵۵۳ ح ۲۴ — مساوات انبیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ "جو شخص کہے کہ میں (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) یونسؑ بن متی سے اچھا ہوں ۔ تو وہ جھوٹا ہے" ۔

اللہ کے قول "اے اللہ کے رسول جو تیرے رب نے تجھپر نازل کیا ہے وہ تمام لوگوں کو پہنچا دے" کا بیان :۔

۵۵۴ ح ۲۵ — حضور بہ مبلغ موصوف ہیں تھے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ کہ جو آدمی یہ کہے ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے احکام سے کچھ

وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللّٰهُ
يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ
مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
الْاٰيَةَ ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ
مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ۔

۵۵۶ ح ۱۳۶ متعہ کی گزشتہ مجبوری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا
نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ
فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ
نَتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ
قَرَاَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا
الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
وَالْاَزْلَامُ الْاٰيَةَ ۔

۵۵۶ ح ۱۳۷ حرمتِ خراب وغیرہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ
لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيْخِكُمْ
هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ
فَاِنِّيْ لَقَائِمٌ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ
وَفُلَانًا وَفُلَانًا اِذْ جَاءَ
رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ

چھپالیا ہے وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ اللہ
تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اے رسول خدا جو کچھ
تجھ پر نازل ہوا ہے وہ لوگوں کو پہنچا دے
(اور نبی ہمیشہ اللہ کے حکم موافق کیا کرتے
ہیں) ۔

اللہ کے قول "اے ایمان والو! جسکو
اللہ نے تمہارے واسطے حلال اور پاک کردیا
ہے اُسکو تم حرام مت کرو" کا بیان:۔

حضرت عبداللہ بن مسعود راوی ہیں۔
کہ ہم رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد
میں شریک تھے۔ اور ہمارے ساتھ عورتیں
نہ تھیں۔ تو ہم نے عرض کی۔ آیا ہم خصی ہو
جائیں؟ آپ نے منع فرمایا۔ اور پھر اجازت
دے دی۔ کہ کسی عورت سے کپڑے وغیرہ کے
عوض (ایک مدت معینہ تک) نکاح کرلیں
پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایھا الذین
امنوا لا تحرموا الخ ۔

اللہ کے قول "شراب اور جوا اور بت
اور فال کے تیر ناپاک شیطانی کام ہیں"
کا بیان:۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں فضیخ شراب
کے سوا اور کسی قسم کی شراب نہ تھی۔ پس
میں کھڑا ہوا ابو طلحہ اور فلاں فلاں کو
فضیخ پلا رہا تھا۔ کہ اتنے میں ایک آدمی آکر
کہنے لگا "تمہیں کچھ خبر بھی ہے" ان
سب نے کہا۔ کس چیز کی؟ اُس نے کہا۔

قَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوْا اَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا اَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوْا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ ۔

شراب حرام کی گئی ہے۔ اُنہوں نے کہا شرابیں ان پیالوں کو زمین پر پھینک دو۔ انسؓ کہتے ہیں۔ کہ اس کے بعد کسی نے شراب کی بابت کچھ دریافت نہ کیا۔ اور نہ اس حکم کے برخلاف کیا ۔

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۔

اللہ کے قول "ایسی باتوں سے سوال مت کرو۔ جنکے ظاہر ہونے اور معلوم ہونے سے تمہیں برا معلوم ہو" کا بیان :۔

۵۵۷
ح ۲۸
ایسے سوال سے بچو جسکے جواب سے تمہاری رنجیدگی متصور ہو

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِيْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت نے ایسا خطبہ پڑھا۔ کہ میں نے اب تک ایسا سنا نہ تھا۔ اور خطبہ میں آپ نے یہ فرمایا۔ کہ "جو کچھ میں جانتا ہوں۔ اگر تم اس کو جان لیتے تو ہنستے تھوڑا اور روتے زیادہ" (یہ سن کر صحابہؓ نے منہوں پر چادریں ڈال لیں) اور اُن کی رونے کی سی آوازیں نکلیں ایک شخص نے پوچھا۔ یا حضرت! میرا باپ کون ہے؟ (اس شخص کو لوگ حرامی کہتے تھے) آپ نے فرمایا "فلاں"۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

۵۵۸
ح ۲۹
آیۂ بالا کی دیگر تفسیر۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مَنْ اَبِيْ وَيَقُوْلُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهٗ اَيْنَ نَاقَتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ بعض لوگ آپ سے بطور استہزاء سوال کیا کرتے تھے۔ کوئی کہتا تھا۔ میرا باپ کون ہے؟ کوئی کہتا تھا۔ میری اونٹنی جو کھوئی گئی ہے۔ وہ کہاں گئی؟ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

هٰذِهِ الْاٰيَةِ

قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ الْاٰيَةَ ◆

(فرمانِ الٰہی) کہہ دے اے محمدؐ! کہ اللہ اس بات پر قادر ہے۔ کہ تم پر عذاب نازل کر دے الآیہ" کا بیان :-

۵۵۹ ج عذاب مخصوص کافروں کے لئے ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَهْوَنُ اَوْ هٰذَا اَيْسَرُ ◆

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ۔ تو آپؐ نے فرمایا "میں تیری ذات سے پناہ لیتا ہوں" (یعنی اس عذاب کی بابت آپ نے معافی چاہی) پھر اللہ نے کہا۔ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ۔ تو اس پر بھی آپ نے پناہ مانگی۔ پھر اللہ نے کہا۔ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ۔ تو آپ نے فرمایا "ہاں یہ اُس سے سے آسان ہے"۔ (یعنی ان کافروں پر یہ عذاب نازل ہو جائے) ◆

قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ◆

(اللہ کا قول" ان نبیوں کو اللہ نے ہدایت بخشی۔ تم بھی اے محمدؐ ان کی ہدایت کی اقتدا کرو" ◆

۵۶۰ ج انبیائے کرام کی اقتدا کرنے کی ہدایت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ اَفِيْ صٓ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا لَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ ◆

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا۔ کہ آیا سورۂ صٓ میں سجدہ ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ اور پھر یہ آیت پڑھی۔ وَوَهَبْنَا سے فَبِهُدٰىهُمْ تک۔ اور کہا۔ تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) بھی ان میں سے ہیں جنکو انبیا کی پیروی کرنیکا حکم ہوا ہے ◆

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ الْاٰيَةَ ۔

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ كَيْفَ تَرٰى فِيْ قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِيْ مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ الدُّخُوْلُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ ۔

قَوْلُهٗ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا

اللہ کے قول "فحش چیزونکے قریب جاؤ۔ جو ظاہری ہیں (ران کے بھی)۔ اور جو باطنی ہیں (ان کے بھی)" کا بیان :-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ اللہ سے زیادہ غیرت دار کوئی نہیں۔ اسی لئے اُس نے ظاہری و باطنی تمام فحش چیزوں کو حرام کیا ہے۔ اور اللہ کے نزدیک تعریف سے زیادہ مرغوب کوئی چیز نہیں۔ اسی لیے اُس نے اپنی تعریف کی ہے (اور ہمیں بھی اسکی تعلیم دی ہے) ۔

اللہ کے قول "عفو کو اختیار کرو۔ اور لوگونکو اچھی باتوں کا حکم کرو" کا بیان :-

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے اپنے نبی کو تمام آدمیوں کیلئے اخلاق سے عفو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے ۔

اللہ کے قول "اور کفار سے لڑو حتے کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے" کا بیان :-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پُوچھا گیا۔ کہ قتالِ فتنہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنھوں نے کہا تم جانتے ہو فتنہ کیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مُشرکوں سے لڑا کرتے تھے۔ اور ان میں داخل ہونا فتنہ تھا (یعنی ان کے دین میں داخل ہونا) اور وہ لڑائی تمہاری لڑائی کی طرح مُلک پر لڑائی نہیں تھی ۔

اللہ کے قول "دوسرے لوگ وہ ہیں جو

۵۶۱
ح ۳۲
خدا فحش چیزوں کو پسند نہیں کرتا

۵۶۲
ح ۳۲
عفو کی ہدایت

۵۶۳
ح ۳۲
مشرکین سے موافقت موجب فتنہ ہے

بِذُنُوبِهِمُ الْآيَةَ ۔

۵۶۴ ح ۳۵ — جنت عدن آپکا مقام [illegible]

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَنَا أَتَانِي اللَّيْلَةَ
آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيَا بِي
إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ
ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا
رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ
كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ
كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمُ
اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهْرِ
فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا
فَذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا
فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَا لِي هٰذِهِ
جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ
قَالَا أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ
مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ
فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا
وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَانَ عَرْشُهُ
عَلَى الْمَاءِ ۔

۵۶۵ ح ۳۶ — تصرف الٰہی دائمی اور عرش پانی پر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ

اپنے گناہوں پر نادم ہوئے الآیۃ کا بیان :۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ
نے کہا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"آج کی رات خواب میں دو فرشتے آئے
اور مجھے ایک ایسے مکان میں لے گئے
جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا
تھا۔ وہاں چند آدمی ایسے ملے کہ ایسے
خوبصورت تو نے کبھی نہ دیکھے ہونگے۔
اور چند آدمی ایسی بری صورت کے دیکھے
کہ ویسے بھی تو نے کبھی نہ دیکھے ہونگے۔
اُن فرشتوں نے ان برے آدمیوں سے
کہا۔ کہ اس نہر میں گھُسو۔ وہ گھُس گئے۔
پھر میرے پاس آئے۔ تو بہت اچھی صورت
کے ہوگئے۔ ان فرشتوں نے مجھ سے
کہا۔ یہ جنت عدن ہے۔ اور یہ آپ کی
جگہ ہے۔ اور وہ لوگ جو بری صورت
کے تھے۔ جنہوں نے اچھے عمل کو برے
عمل سے ملا دیا تھا۔ اللہ نے اُن سے
درگزر کی۔ اور بخش دیا۔ (تو وہ اچھی صورت
کے ہوگئے)" ۔

اللہ کے قول "اور اُس کا عرش پانی پر
تھا" کا بیان :۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا
ہے "تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کردوں گا"
اور آپ نے فرمایا۔ "اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے

يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ ۔

رات دن برابر خرچ کئے جاتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ جب سے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ برابر خرچ کرتا ہے۔ اور اس کی کوئی نعمت کم نہیں ہوئی۔ اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ اور اس کا ہاتھ ترازو کا مالک ہے جس پلے کو چاہے جھکا دے۔ اور جس کو چاہے اُٹھا دے"۔

قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ الْآيَةَ ۔

اللہ کے قول "اور تیرے پروردگار کی پکڑ ایسی ہے جیسے کہ گاؤں والوں کو پکڑا تھا۔ کیونکہ وہ ظالم لوگ تھے۔ بیشک اللہ کی سخت دردناک پکڑ ہے" کا بیان:-

ح ۵۶۶
گرفت الٰہی سخت ہے

عَنْ أَبِي مُوسَىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ۔

حضرت ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ اللہ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے۔ اور جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں"۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی:-
وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ الْآيَةَ ۔

اللہ کے قول "مگر وہ شیطان جو آسمان کے قریب جاکر باتوں کو چُراتا ہے" کا بیان:-

ح ۵۶۷
شیاطین کا آسمان کی خبریں سُننا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوع طور پر روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ "جب اللہ تعالےٰ آسمانوں میں کسی بات کا حکم کرتا ہے تو فرشتے اُسکے حکم سے ڈرتے ہوئے اپنے پر اس طرح مارتے ہیں۔ جیسے زنجیر

كَالسِّلْسِلَةِ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ بِهَا اِلٰى صَاحِبِهٖ فَيُحْرِقُهٗ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا اِلَى الَّذِيْ يَلِيْهِ اِلَى الَّذِيْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقُوْهَا اِلَى الْاَرْضِ فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ ٭

پتھر پر لگتا ہے۔ جب اِن فرشتوں سے خوف کی حالت جاتی رہتی ہے تو ایکدوسرے سے پوچھتا ہے۔ پروردگار نے کیا حکم فرمایا؟ تو مقربین اس سے کہتے ہیں۔ جو کچھ فرمایا۔ حق ہے وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ تو اِن باتوں کو شیطان بھی سُن لیتے ہیں۔ اور وہ نیچے اُوپر ہوتے ہیں۔ اُوپر والا نیچے والے سے اور وہ اپنے نیچے والے سے کہدیتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ آگ کی چنگاری سب سے اُوپر کے شیطان کو لگ جاتی ہے۔ قبل اس کے کہ وہ اپنے پاس والے سے وہ سُنی ہوئی خبر بیان کرے۔ جس سے وہ جل جاتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ اُوپر والا نیچے والے سے کہہ چکتا ہے۔ ایسے ہی حتے کہ جو زمین پر ہے اسکو خبر ہو جاتی ہے۔ پھر اس میں سَو جھوٹ ملا کر ساحر سے کہدیتا ہے۔ تو لوگ اس بات میں اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اسنے ہمیں فلاں روز ایسی خبر دی تھی۔ اور وہ سچ نکلی اور اسکا سچ نکلنا اس کلمہ کا باعث ہے جسکو شیاطین نے آسمان سے سُنا تھا ٭

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمِنْكُمْ مَنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ ٭

اللہ کے قول "اور بعض تم میں سے بوڑھے کئے جائیں گے" کا بیان :۔

۵۸۹ دُعائے عافیت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔

كان يدعوا اعوذ بك من
البخل والكسل وارذل
العمر وعذاب القبر و
فتنة الدجال وفتنة
المحيا والممات ۔

قوله تعالى ذرية من
حملنا مع نوح انه كان
عبدا شكورا ۔

عن ابى هريرة رضى
الله عنه قال اتى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
بلحم فرفع اليه الذراع
وكانت تعجبه فنهس منها
نهسة ثم قال انا سيد
الناس يوم القيامة وهل
تدرون مما ذلك يجمع الله
الاولين والاخرين فى صعيد
واحد يسمعهم الداعى
وينفذهم البصر وتدنو
الشمس فيبلغ الناس من
الغم والكرب ما لا
يطيقون ولا يحتملون فيقول
الناس الا ترون ما قد
بلغكم الا تنظرون من
يشفع لكم الى ربكم فيقول
بعض الناس لبعض عليكم بآدم
فيأتون آدم عليه السلام

اعوذ بك من البخل والكسل و
ارذل العمر وعذاب القبر وفتنة
الدجال وفتنة المحيا والممات (یعنی
اے اللہ میں بخل کسل بڑھاپے عذاب قبر فتنہ
دجال زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں)

اللہ کے قول "یہ سب انبیا اُس کی
ذریات ہیں جسکو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی
میں رکھا تھا" کا بیان :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ
کے پاس پکا ہُوا گوشت آیا۔ اور دست کا
گوشت آپ کے سامنے کیا گیا۔ کہ وہ
آپ کو بہت پسند تھا۔ تو آپ نے اُسے
دانتوں سے پکڑا۔ اور تناول کرتے ہوئے
فرمایا "میں قیامت کے دن سب کا سردار
ہوں۔ مگر تم جانتے ہو۔ کس وجہ سے ؟
اس لئے کہ قیامت کے دن تمام پہلے
پچھلے آدمی ایک جگہ اکٹھے ہونگے۔ اور
ہر ایک داعی کی آواز سُن سکیگا۔ اور دیکھ
لیگا۔ اور سُورج بہت قریب ہوگا۔ اِس
وقت ان کو مالایطاق تکلیف ہوگی۔ اس
وقت کہینگے۔ دیکھو کیسی تکلیف ہو رہی
ہے۔ کوئی شخص شفیع تلاش کرو۔ بعض
کہینگے آدم کے پاس چلو۔ سب کے سب
اُن کے پاس آئینگے۔ اور کہیں گے آپ
ابو البشر ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے دست
قدرت سے بنایا۔ اور اپنی روح پھونکی

۵۶۹
شفاعت کبریٰ

فیقولون لہ انت ابو البشر
خلقک اللہ بیدہ و نفخ فیک
من روحہ و امر الملائکۃ
فسجدوا لک اشفع لنا الی
ربک الا تری الی ما
نحن فیہ الا تری الی ما
قد بلغنا فیقول ادم ان
ربی قد غضب الیوم غضبا
لم یغضب قبلہ مثلہ و
لن یغضب بعدہ مثلہ و
انہ قد نہانی عن الشجرۃ
فعصیتہ نفسی نفسی نفسی
اذہبوا الی غیری اذہبوا
الی نوح فیاتون نوحا فیقولون
یا نوح انک انت اول الرسل
الی اہل الارض وقد سماک
اللہ عبدا شکورا اشفع لنا
الی ربک الا تری الی ما نحن
فیہ فیقول ان ربی عز و جل
قد غضب الیوم غضبا لم
یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ و انہ
قد کانت لی دعوۃ دعوتہا
علی قومی نفسی نفسی نفسی
اذہبوا الی غیری
اذہبوا الی ابراہیم
فیاتون ابراہیم
فیقولون یا ابراہیم انت

اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ آپ ہماری
شفاعت کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ
ہمیں کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟ آدمؑ
کہیں گے۔ آج میرا رب ایسے غصے میں
ہے۔ کہ کبھی پہلے ایسا غصہ نہیں ہوا۔
اور نہ بعد میں کبھی ایسا غصے ہوگا۔ مجھے
اُس نے ایک درخت کے پھل سے منع
کیا تھا۔ مگر میں نے کھا لیا تھا۔ میں گناہ
سے شرمندہ ہوں اور نفسی نفسی پکاریں گے
پھر کہیں گے۔ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔
لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔
اور کہیں گے۔ آپ سب سے پہلے نبی ہو کر
زمین پر آئے۔ اور اللہ نے آپ کا نام
عبداً شکوراً رکھا۔ خدا سے ہماری
شفاعت کرو۔ آپ نہیں دیکھتے ہمیں
کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہیں گے
آج میرا رب بہت غصے میں ہے اس
سے پہلے کبھی ایسا غصے نہیں ہوا۔
اور نہ پھر کبھی ایسا غصے ہوگا۔ اور میرے
واسطے ایک دعا کا حکم تھا۔ کہ وہ مقبول
ہوگی۔ وہ میں اپنی امت کے لئے مانگ
چکا۔ اور نفسی نفسی کہیں گے۔ پھر (آکر)
کہیں گے۔ ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔ لوگ
حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے
آپ نبی اللہ اور خلیل اللہ ہیں۔
ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ نہیں دیکھتے
ہمیں کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟ آپ

نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ
الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ
أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ
فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ
بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ
كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ نَفْسِي
نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي
اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى
أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَضَّلَكَ
اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ
عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ
فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ
يَغْضَبْ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي
قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ
بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا
إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى
عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى
فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ
رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ
أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَ
رُوحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ
فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اشْفَعْ لَنَا

فرمائینگے۔ کہ آج میرا رب بہت غصے
میں ہے۔ اس سے پہلے کبھی ایسا غصہ
میں نہیں ہوا۔ اور نہ پھر کبھی ایسا
غصے ہوا۔ مگر میں نے تین جھوٹ بولے
تھے۔ اس لئے خدا کے سامنے جاتا ہوا
شرماتا ہوں۔ اور نفسی نفسی نفسی کہینگے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔
لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائینگے
اور کہینگے۔ اے موسیٰ۔ آپ اللہ کے
رسول ہیں۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے
کلام اور رسالت سے فضیلت عطا کی
آج خدا سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا
آپ نہیں دیکھتے۔ کہ ہمیں کیسی تکلیف
ہو رہی ہے؟ وہ کہیں گے۔ کہ آج میرا
رب بہت غصے میں ہے۔ اس سے پہلے
کبھی ایسے غصے میں نہیں ہوا۔ اور
نہ پھر کبھی ایسا غصے میں ہوا۔ میں نے
ایک شخص کو قتل کر دیا تھا جسکے قتل کا
مجھے حکم نہیں ملا تھا۔ اور کہیں گے۔
نفسی نفسی۔ تم حضرت عیسےٰ علیہ
السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسےٰ
علیہ السلام کے پاس آئینگے۔ اور کہینگے
اے عیسےٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔
اور اسکا کلمہ ہیں۔ جو اس نے مریم کیطرف
بھیجا تھا۔ اور آپ اسکی جانب سے روح
ہیں۔ آپ نے حالت بچپن میں جھولے میں
باتیں کی ہیں۔ پس آپ اپنے پروردگار

إلى ربك ألا ترى إلى ما
نحن فيه فيقول عيسى
إن ربي قد غضب اليوم
غضبا لم يغضب قبله
مثله قط ولن يغضب بعده
مثله ولم يذكر ذنبا
نفسي نفسي إذهبوا إلى غيري
إذهبوا إلى محمد صلى الله
عليه وسلم فيأتون محمدا
صلى الله عليه وسلم
فيقولون يا محمد أنت رسول
الله وخاتم الأنبياء وقد
غفر الله ما تقدم مد ما
تأخر اشفع لنا إلى ربك ألا
ترى إلى ما نحن فيه
فانطلق فآتي تحت العرش
فأقع ساجدا لربي عز و
جل ثم يفتح الله علي من
محامده وحسن الثناء عليه
شيئا لم يفتحه على أحد
قبلي ثم يقال يا محمد ارفع
رأسك سل تعطه واشفع
تشفع فارفع رأسي فأقول
أمتي يا رب أمتي يا رب
فيقال يا محمد أدخل من
أمتك من لا حساب عليهم
من الباب الأيمن من أبواب الجنة

سے ہماری شفاعت کیجئے۔ اسپر حضرت
عیسے علیہ السلام کہینگے۔ کہ آج میرا پروردگا
بہت غصے میں ہے۔ کبھی پہلے ایسا غصے
نہیں ہوا - اور نہ پھر کبھی ایسا غصے
ہوا۔ اور کوئی گناہ ذکر نہیں کرینگے۔ اور
کہیں گے نفسی نفسی - تم سب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ اس پر
سب لوگ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئینگے۔ اور کہینگے۔ اے محمد! آپ
خدا کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں۔ اللہ
تعالے نے آپکے پہلے اور پچھلے سب گناہ
معاف کردیئے ہیں۔ آپ اللہ سے ہماری
شفاعت کیجئے۔ دیکھئے تو سہی ہمیں کیسی
تکلیف ہو رہی ہے؟ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اُسوقت میں
عرش کے نیچے آکر سجدے میں جاؤں گا۔
اور اللہ تعالے مجھ پر اپنی تعریف کرنے کا
طریق منکشف کردیگا۔ ایسا طریقہ جو پہلے
کسی کو نہیں بتلایا۔ میں ویسے ہی حمد وثنا
بجالاؤنگا۔ پھر حکم ہوگا۔ اے محمد! ا
سر اٹھا۔ مانگ جو مانگیگا دیا جائیگا۔
اور شفاعت کر قبول کی جائیگی۔ میں سر
اٹھاؤنگا۔ اور کہونگا اُمتی یا ربّ
اُمتی یا ربّ - - - حکم
ہوگا۔ اپنی امت کے وہ لوگ جن سے
حساب نہیں ہوگا۔ جنت کے بائیں
دروازے سے داخل کرو۔ اور وہ دوسرے

وهم شركاء الناس فيما سوى
ذلك من الأبواب ثم قال
والذي نفسي بيده إن ما بين
المصراعين من مصاريع
الجنة كما بين مكة وحمير
أو كما بين مكة وبصرى ۔
قوله تعالى عسى أن يبعثك
ربك مقاما محمودا ۔
عن ابن عمر رضي الله
عنهما قال إن الناس يصيرون
يوم القيامة جثا كل أمة
تتبع نبيها يقولون يا
فلان اشفع يا فلان اشفع
حتى تنتهي الشفاعة إلى
النبي صلى الله عليه وسلم
فذلك يوم يبعثه الله
المقام المحمود ۔
قوله تعالى ولا تجهر
بصلاتك ولا تخافت بها ۔
عن ابن عباس رضي الله
عنهما قال نزلت ورسول
الله صلى الله عليه وسلم
مختف بمكة فكان إذا صلى
بأصحابه رفع صوته بالقرآن
فإذا سمعه المشركون سبوا
القرآن ومن أنزله ومن جاء
به فقال الله عز وجل لنبيه

دروازوں میں بھی لوگوں کے شریک ہیں"
(یعنی اور دروازوں سے بھی جا سکتے ہیں)
پھر آپ نے فرمایا "جنت کے ایک دروازے
کی چوڑائی ایسی ہے۔ جیسے مکہ اور حمیر
کے درمیان یا مکہ اور بُصرٰے کے
بیچ میں" ۔

اللہ کے قول "عنقریب ہی خدا تمہیں
مقامِ محمود میں اُٹھائیگا" کا بیان ۔

باب ٥٧٠ (٤١) — شفاعت آنحضرت کے سپرد ہوگی

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ
لوگ قیامت کے دن جماعت جماعت
ہر ایک اُمت اپنے اپنے نبی کے پیچھے
یہ کہتی جائیگی۔ اے فلاں نبی! ہماری
شفاعت کیجئے۔ اے فلاں نبی! ہماری
شفاعت کیجئے۔ حتیٰ کہ شفاعت ہمارے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک منتہی ہو گی
اور یہ دن ہے جسمیں اللہ آپ کو مقامِ
محمود عطا کریگا ۔

اللہ کے قول "اپنی نماز (جماعت) نہ زور
سے اور نہ ایسے سہج سے پڑھو" کا بیان ۔

باب ٥٧١ (٤٢) — امام کو قرأت معمولی آواز سے پڑھنی چاہیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں۔ کہ یہ آیت جب اُتری۔ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں پوشیدہ
رہتے تھے (یعنی ابتدائے اسلام تھی)
تو آپ نماز پڑھاتے وقت قرأت بلند
آواز کر کے پڑھتے۔ جب اسکو مشرک
لوگ سُنتے۔ تو قرآن کو اور نازل کرنیوالے
اور جس پر نازل ہوا ہے سب کو بُرا بھلا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ٭

قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ الْاٰيَةَ ٭

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْعَظِيْمِ السَّمِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ٭

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ الْاٰيَةَ ٭

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ

کہتے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ "قرأت اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو۔ کہ مشرک سُنیں۔ اور قرآن کو گالیاں دیں۔ اور نہ ایسی آہستہ پڑھو۔ کہ مقتدی بھی نہ سُن سکیں بلکہ درمیانی طریقہ اختیار کرو" ٭

اللہ کے قول "یہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا۔ اور قیامت پر ایمان نہ لائے" الآیہ کا بیان :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن ایک بڑا فربہ آدمی لایا جائیگا۔ مگر وہ اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے برابر بھی نہ ہوگا۔" اور فرمایا "اگر تم چاہو۔ تو پڑھ لو۔ پس قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو کچھ نہ سمجھینگے" ٭

اللہ کے قول "کفار کو حسرت کے دن سے ڈراؤ" کا بیان :-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قیامت کے دن) موت ایک چتکبرے دُنبے کی صورت میں لائی جائے گی۔ اور منادی ندا کرے گا کہ اے اہلِ جنت! وہ اُوپر نظر اُٹھا کر دیکھینگے۔ تو وہ کہیگا۔ کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہینگے۔ ہاں یہ موت ہے اور سب نے (مرتے وقت) اسکو دیکھا ہے

خدا کے ہاں اعمال شعبہ ہیں نہ کہ جاہ و مرتبہ ٭

قیامت کو موت ذبح کردی جائیگی

رَآهُ ثُمَّ يُنَادِي يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ (اَهْلُ الدُّنْيَا) وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ◆

قَوْلُهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ ◆

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِيْ عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتٰى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

(اس سے پہچان لینگے) پھر وہ آواز دیگا کہ اے اہلِ دوزخ! وہ اُوپر نظر اُٹھاکر دیکھیں گے۔ وہ منادی کہیگا۔ اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہینگے۔ ہاں اور سب نے (مرتے وقت) اسکو دیکھا ہے۔ پھر اس (موت) کو ذبح کردیا جائیگا۔ پھر منادی کہیگا۔ کہ اے اہلِ جنت! اب ہمیشہ یہاں رہو۔ موت کسی کو نہ آئے گی۔ اور اے اہلِ دوزخ! ہمیشہ یہاں رہو۔ موت کسی کو نہ آئیگی۔" پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا۔ "اے محمدؐ! کافروں کو اُس دن سے ڈراؤ۔ جب آخری فیصلہ کردیا جائیگا۔ اور اسوقت یہ لوگ غفلت میں ہیں۔ اور ایمان نہیں لاتے" ◆

اللہ کے قول "جو لوگ اپنی بیبیوں پر زنا کا عیب لگائیں۔ اور سوا ان کے اور کوئی گواہ نہ ہو" کا بیان:۔

۵۷۴
ملاعنت کی ابتدا

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ عویمر عاصم بن عدی کے پاس آیا۔ (اور عاصم قبیلۂ بن عجلان کا سردار تھا) اور کہا۔ جو شخص اپنی عورت کے پاس کسی غیر شخص کو دیکھے۔ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ آیا وہ اُس کو مار ڈالے۔ تو تم اس شوہر کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس پر قصاص ہوگا۔ یا وہ نہ مارے۔ کیا کرے؟ آپ میرے لئے اسکو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھئے۔ عاصم

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ
وَعَابَهَا فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ
إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَ
عَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا
أَنْتَهِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ وَجَدَ
مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ
فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْآنَ
فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَأَمَرَهُمَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى
اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ فَلَاعَنَهَا ثُمَّ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ حَبَسْتُهَا
فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا
فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ
بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْظُرُوْا فَإِنْ جَاءَتْ
بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ
عَظِيْمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ
فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
اور یہ قصہ عرض کیا۔ مگر آپ نے ایسے مسائل
پوچھنے کو مکروہ سمجھا۔ پھر عویمر نے عاصم سے
پوچھا۔ اُس نے کہا۔ آنحضرت نے ایسی
باتوں کے پُوچھنے سے کراہت ظاہر فرمائی
ہے۔ عویمر نے کہا۔ بخدا میں ہرگز باز نہ آؤنگا
جب تک اس مسئلہ کو رسولِ خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے پُوچھ نہ لونگا۔ اور آپ کے
پاس آیا۔ اور عرض کی یارسول اللہ! ایک شخص
نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو دیکھا
ہے۔ پس اگر وہ اس کو مار ڈالے۔ تو آپ
اسے قصاص میں قتل کرینگے؟ (یا نہ مارے)
کیا کرے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "اللہ تعالےٰ نے تیرے اور تیری
بیوی کے بارے میں قرآن مجید (میں حکم)
نازل کیا ہے۔ پھر آپ نے ان دونو کو ملاعنہ
کا حکم دیا۔ اس نے عورت سے ملاعنہ کیا۔
پھر اُس نے کہا۔ یارسول اللہ! اگر میں اپنی
بیوی کو (اپنے پاس) روک رکھوں۔ تو میں
نے اس پر ظلم کیا۔ (کیونکہ آپس میں موافقت
نہ ہوگی) اس لئے اس نے اُسے طلاق
دے دی۔ ان دونو کے بعد متلاعنین کے
لئے (ملاعنہ اور طلاق کا) طریقہ ہو گیا پھر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"دیکھو! اگر اس عورت (یعنی عویمر کی بیوی)
کے سیاہ آنکھ، بڑا سر لمبی لمبی پنڈلیوں کا بچہ
پیدا ہو۔ تو بیشک عویمر نے سچ کہا اور اگر

صدق عليها وان جاءت به
احيمر كانه وحرة فلا احسب
عويمرا الا قد كذب عليها فجاءت
به على النعت الذي نعت رسول
الله صلعم من تصديق عويمر
فكان بعد ينسب الى امه ٭

قوله تعالى ويدرأ عنها
العذاب ٭

عن ابن عباس رضي الله
عنهما ان هلال بن امية
قذف امرأته عند النبي
صلى الله عليه وسلم
بشريك بن سحماء فقال
النبي صلى الله عليه وسلم
البينة او حد في ظهرك قال
فقال يا رسول الله اذا رأى
احدنا على امرأته رجلا
ينطلق يلتمس البينة فجعل
النبي صلى الله عليه وسلم
يقول البينة والا حد في
ظهرك فقال هلال والذي
بعثك بالحق اني لصادق و
لينزلن الله ما يبرئ ظهري
من الحد فنزل جبريل وانزل
عليه والذين يرمون ازواجهم
حتى بلغ ان كان من الصادقين
فانصرف النبي صلى الله

کسی قدر سُرخ بچّہ پیدا ہو بُسری کی طرح
کا تو میرا خیال ہے۔ کہ عویمر نے جھوٹ
بولا۔ چنانچہ اس عورت کے اس صورت کا
بچّہ پیدا ہُوا۔ جو آنحضرت نے تصدیق
عویمر میں بیان کی تھی۔ تو وہ بچّہ اپنی ماں
کیطرف منسوب ہُوا ٭

اللہ کے قول اور اس عورت سے عذاب کو
یہ بات دُور کر سکتی ہے کا بیان :-

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے۔ کہ ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کو
شریک بن سحماء کے ساتھ رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر متہم
کیا۔ آپ نے فرمایا "تو اس کا گواہ لا
ورنہ تجھ پر جھوٹ کی حد قائم ہوگی"۔
اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ! جب ہم سے
کوئی اپنی عورت کے ساتھ کسی کو ایسا
فعل کرتے دیکھے تو وہ گواہ کس کو لائے؟
آپ نے پھر فرمایا "یا تو گواہ لاؤ۔ اور
یا حد قائم ہوگی"۔ ہلال نے عرض کی بخدا
میں سچا ہوں۔ اور اللہ تعالے قرآن
میں ایسا حکم نازل کرے گا جس سے میری
حد ساقط ہو جائیگی۔ اسی وقت جبرئیل
علیہ السلام آئے۔ اور یہ آیت نازل
ہوئی۔ والذین یرمون ازواجہم الخ
اور جب ان کان من الصادقین
تک پہنچے۔ تو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور اس عورت

۵۸۵
ملاعنہ کا دوسرا
واقعہ

عليه وسلم فارسل اليها
فجاءت فشهدت والنبي
صلى الله عليه وسلم يقول
ان الله يعلم ان احدكما
كاذب فهل منكما تائب
ثم قامت فشهدت
فلما كانت عند الخامسة
وقفوها وقالوا انها
موجبة قال ابن عباس
فتلكأت ونكصت حتى
ظننا انها ترجع ثم
قالت لا افضح قومي سائر
اليوم فمضت فقال النبي صلى
الله عليه وسلم ابصروها
فان جاءت به اكحل العينين
سابغ الاليتين خدلج
الساقين فهو لشريك بن
سحماء فجاءت به كذلك
فقال النبي صلى الله عليه
وسلم لولا ما مضى من
كتاب الله تعالى لكان لي
ولها شان .

قوله تعالى الذين
يحشرون على وجوههم الى
جهنم الآية .

عن انس بن مالك
رضي الله عنه ان رجلا قال

کو بلوایا - اور ہلال بھی آیا - اور اس نے
شہادت دی - اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے " اللہ جانتا ہے
تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے پس
تم میں سے توبہ کرنے والا کون ہے؟
اس پر وہ عورت اٹھی - اور اس نے بھی
گواہی دی - جب وہ پانچویں مرتبہ کہنے
لگی - تو لوگوں نے اسے ٹھہرا دیا - کہ یہ
کلمہ (اگر جھوٹ ہوا - تو) موجب عذاب
ہے - ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ وہ ہچکچائی
جس سے ہم نے سمجھا - کہ یہ رجوع کریگی -
پھر اس نے کہا - میں اپنی قوم کو ہمیشہ
کے لئے دھبہ نہیں لگاؤنگی - اور پانچویں
مرتبہ بھی کہہ دیا - نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا " دیکھو - اگر اسکے ہاں
سیاہ آنکھ - بڑے موٹے چوتڑ اور لمبی
لمبی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہو - تو وہ
شریک بن سحماء کا بچہ ہے چنانچہ
ایسا ہی بچہ پیدا ہوا - اس وقت آپؐ
نے فرمایا " اگر اللہ کا حکم ملاعنۃ کیلئے
نہ ہوتا - تو دیکھنے میں اس عورت کا کیا
حال کرتا " .

اللہ کے قول " جو لوگ قیامت میں سر کے
بل دوزخ میں جمع کیے جائیں گے " الآیہ
کا بیان :-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے - کہ ایک شخص نے

حشر گمراہوں کا دوزخ

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِيْ أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ +

قَوْلُهٗ تَعَالٰى الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ +

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِيْ كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِيْءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِيْنَ وَأَبْصَارِهِمْ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ بَلَغَهُ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ

عرض کی۔ یارسول اللہ! قیامت میں کافر سر کے بل کس طرح جمع کئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ جو دُنیا میں اسے پیروں سے چلاتا ہے۔ کیا وہ اس بات پر قادر نہیں۔ کہ قیامت کے دن اُسے سر کے بل چلائے" +

اللہ کے قول "الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ" کا بیان :-

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہیں کندہ کے ایک شخص کی نسبت اطلاع ملی۔ جس نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ کہ قیامت کے دن دھواں پیدا ہوگا۔ اور وہ منافقوں کی آنکھوں اور کانوں میں گھس جائے گا۔ اور مومنوں کو اس سے زکام کی سی حالت ہو جائے گی۔ جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی۔ وہ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے غصے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے۔ آدمی کو چاہیئے جو جانتا ہو۔ اُسے بیان کرے۔ اور جو نہیں جانتا۔ اس کی بابت کہدے۔ کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ یہ بھی علم کی بات ہے۔ جس چیز کو نہ جانے۔ اُسکا اقرار نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

میں سر کے بل چلنا

۴۷۵۔ ۴۷۸

ناواقفیت پر اظہارِ علم بُرا ہے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا
اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ
وَاِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَؤُا
عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا
عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ
بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ
فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى
هَلَكُوْا فِيْهَا وَاَكَلُوا
الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى
الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ
فَجَاءَهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا
بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ
قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا
فَادْعُ اللهَ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ
يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ
بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ
عَائِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ
عَنْهُمْ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوْا
اِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى
يَوْمَ بَدْرٍ وَّلِزَامًا يَوْمَ

اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ
(یعنی کہدے اے محمدؐ! میں تم سے قرآن
سنانیکا) کوئی بدلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ میں
کسی کو تکلیف دینا چاہتا ہوں) اور قریش
نے ایمان لانے میں دیر کی۔ تو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کی
کہ "اے اللہ! یوسف کے زمانے کا سا
قحط نازل کرکے مجھے ان پر مدد دے"
چنانچہ قحط پڑ گیا۔ اور بہت سے آدمی
ہلاک ہوگئے۔ اور مردار گوشت اور
ہڈیوں کو کھانے لگے۔ اور آنکھوں
میں اندھیرا اور دھواں سا چھا گیا۔ تو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
ابوسفیان آئے۔ اور کہا۔ یا رسول اللہ!
آپ تو ہمیں صلۂ رحم کی ہدایت کرتے
ہیں۔ مگر اب آپ کی قوم ہلاک ہوگئی
ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے۔ آپنے دعا
کی۔ پھر پڑھا۔ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی
السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ سے
عَائِدُوْنَ تک۔ اور کہا۔ اگر اس سے
مراد قیامت کے دن کا دھواں ہوتا)
تو کیا آخرت کا عذاب جب آجائے۔ تو
دور ہوسکتا ہے؟ (حالانکہ وہ ان سے
دور ہوگیا) پھر وہ اسی طرح کفر کیطرف
راجع ہوئے۔ اور اللہ تعالے کے
قول یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی
سے مراد جنگِ بدر ہے۔ اور جنگ بدر

...بذي +

قوله تعالى فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين +

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله عز وجل أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ذخرا بله ما أطلعتم عليه ثم قرأ فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين جزاء بما كانوا يعملون +

قوله تعالى ترجي من تشاء منهن وتؤوي إليك من تشاء الآية +

عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت أغار على اللاتي وهبن أنفسهن لرسول الله صلى الله عليه وسلم وأقول أتهب المرأة نفسها فلما أنزل الله عز وجل ترجي من تشاء منهن وتؤوي إليك من تشاء ومن ابتغيت ممن

کی قید ہے +

اللہ کے قول "کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانۂ غیب سے موجود ہے" کا بیان :-

ح ۵۷۸ — مومنین کو نامعلوم نعمائے جنت کی بشارت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالے نے فرمایا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز رکھی ہے۔ جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے۔ اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور اس پر اطلاع پانا تو کجا کسی کا اسکی طرف وہم و گمان بھی نہیں گیا" پھر پڑھا "اِذًا لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" +

اللہ کے قول "اے محمد! تو جس سے چاہے صحبت کرے۔ اور جس سے چاہے تاخیر کرے" الآیہ کا بیان :-

ح ۵۷۹ — آنحضرت صلعم کا ازواج کی بجاالطلب میں خود مختار ہونے کی آئیہ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں اُن عورتوں پر جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے لئے ہبہ کر دیا تھا۔ غیرت کیا کرتی تھی۔ اور کہا کرتی تھی۔ کہ کیا عورت بھی اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے۔ جب اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی۔ اے محمد! تو جس سے چاہے صحبت کرے اور جس سے چاہے تاخیر کرے اور اس کو دوبارہ طلب کرے۔ جیسے پہلے

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ ۔

ح ۱۵ — دِلجوئی ازواجِ آنحضرت صلعم

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُ فِيْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ الْاٰيَةَ فَكُنْتُ اَقُوْلُ لَهٗ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَيَّ فَاِنِّيْ لَا اُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اُوْثِرَ عَلَيْكَ اَحَدًا ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ الخ ۔

ح ۱۵۲ — پردہ دار عورت کی طرف دیکھنے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً جَسِيْمَةً لَا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ اَمَا وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ فَانْكَفَاَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَشّٰى وَفِيْ يَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ

جُدا کر دیا۔ تجھ پر کچھ گناہ نہیں۔ تو میں نے آنحضرتؐ سے کہا۔ میں دیکھتی ہوں کہ اللہ آپ کی خواہش کے مطابق کام کرتا ہے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ آیت تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ الْاٰيَةَ نازل ہونیکے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں سے جسکی نوبت ہوتی اُس سے دوسری کے پاس جانیکی اجازت لیا کرتے تھے۔ اور میں آپؐ سے کہا کرتی تھی۔ کہ یا رسول اللہ! اگر آپ مجھ سے اجازت چاہتے۔ تو میں آپ کا محبت کے باعث کسی کے پاس جانا پسند نہ کرتی ۔

اللہ کے قول "اے ایماندارو! نبی صلعم کے گھر میں نہ داخل ہو" الخ کا بیان :-

حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ آیتِ حجاب نازل ہونے کے بعد حضرت سودہ رضؓ (حضرت کی بیوی چادر وغیرہ اوڑھ کر) رفع حاجت کو نکلیں۔ چونکہ وہ جسم کی بھاری تھیں۔ اس لئے دیکھنے والا اُن کو پہچان لیتا تھا۔ چنانچہ اُن کو حضرت عمر رضؓ نے دیکھ لیا۔ اور کہا۔ اے سودہ! میں نے تمہیں پہچان لیا۔ دیکھو تو تم کیسی حالت میں باہر نکلی ہو۔ (یعنی اچھی طرح سے پردہ نہیں کیا) وہ لوٹ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ میرے گھر میں کھانا کھاتے تھے

يا رسول الله اني خرجت
لبعض حاجتي فقال
لي عمر كذا وكذا قالت
فاوحى الله اليه ثم
رفع عنه وان العرق
في يده ما وضعه فقال
انه قد اذن لكن ان
تخرجن لحاجتكن ٭

قوله عز وجل ان تبدوا
شيئا او تخفوه الاية ٭

عن عائشة رضي الله
عنها قالت استاذن علي
افلح اخو ابي القعيس بعد ما
انزل الحجاب فقلت لا آذن
له حتى استاذن فيه النبي
صلى الله عليه وسلم فان
اخاه ابا القعيس ليس هو
ارضعني ولكن ارضعتني
امرأة ابي القعيس فدخل علي
النبي صلى الله عليه وسلم
فقلت له يا رسول الله ان
افلح اخا ابي القعيس
استاذن علي فابيت ان
آذن له حتى استاذنك فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وما منعك ان تاذنين عمك
قلت يا رسول الله ان الرجل

اور ہاتھ میں ہڈی تھی - اور کہا - مجھے عمرؓ
نے ایسا ایسا کہا - میں رفع حاجت کو
جاتی تھی - اُس وقت وحی نازل ہوئی -
پھر جب وہ حالت آپؐ سے دُور ہوئی
اور ہڈی آپؐ کے ہاتھ میں تھی - آپؐ نے
اسے رکھا نہیں تھا - آپؐ نے فرمایا "
اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے - کہ تم اپنی
حاجت کو اس طرح سے چلی جاؤ " ٭

اللہ کے قول " اگر تم کسی چیز کو ظاہر
کرو یا چھپاؤ الخ " کا بیان :-

حج ٥٣ — رضاعی باپ کا بھائی چچا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے - کہ ابی قعیس کے بھائی
افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت
چاہی (اور یہ قصہ پردے کے حکم سے
بعد کا ہے) میں نے کہہ دیا - جب تک
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اجازت نہ
دینگے - میں اجازت نہ دوں گی - کیونکہ
اُن کے بھائی ابی قعیس نے مجھے دودھ
نہیں پلایا - بلکہ ابی قعیس کی عورت نے
پلایا ہے - جب میرے پاس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم آئے - تو میں نے
کہا - یا رسول اللہ ! ابی قعیس کے بھائی
افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت
چاہی تھی - تو میں نے آپ سے اجازت لئے
بغیر اجازت نہ دینی چاہی - رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " تو نے اپنے چچا
کو کیوں اجازت نہ دی " ؟ میں نے عرض کی

لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ
اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِي الْقُعَيْسِ
فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ
تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى
النَّبِيِّ الْاٰيَةَ ۔

ح ۵۸۳ ۔ ۵۴ درود شریف کی تلقین

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ
عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ
الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ الخ ۔

ح ۵۸۴ ۔ ۵۵ ایضاً تلقین

عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِيْمُ
فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ
قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ الخ ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ
اللّٰهُ ۔

ح ۵۸۵ موسیٰ علیہ السلام شرمگین تھے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

یا رسول اللہ! اس شخص نے تو مجھے دودھ
نہیں پلایا۔ بلکہ ابی قعیس کی عورت نے
پلایا ہے۔ آپ نے فرمایا "اسے اجازت
دے دینی تھی۔ وہ تیرا چچا ہے"۔

اللہ کے قول "بے شک اللہ اور
اللہ کے فرشتے نبی صلعم پر درود پڑھتے
ہیں" الآیہ کا بیان :۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے۔ کہ کسی نے کہا۔ یا رسول اللہ
آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہے یعنی
التحیات میں پڑھا جاتا ہے لیکن درود
معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا "درود یہ ہے
کہ تم پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ سلام تو ہمیں
معلوم ہے۔ اور صلوٰۃ بھیجنی معلوم نہیں
آپ نے فرمایا "صلوٰۃ یہ ہے۔ کہ تم
پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ الخ

اللہ کے قول "تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو
جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف دی پس خدا
نے انہیں اس تکلیف سے بری کیا" کا بیان :۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام شے

مُوسیٰ کَانَ رَجُلاً حَیِیًّا ۔

قَوْلُہٗ تَعَالیٰ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ صَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ یَا صَبَاحَاہُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَیْہِ قُرَیْشٌ قَالُوْا مَا لَکَ قَالَ اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُکُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ یُصَبِّحُکُمْ اَوْ یُمَسِّیْکُمْ اَمَا کُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِیْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَھَبٍ تَبًّا لَکَ اَلِھٰذَا جَمَعْتَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالیٰ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ ۔

قَوْلُہٗ تَعَالیٰ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلیٰ اَنْفُسِھِمْ الْآیَۃَ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَھْلِ الشِّرْکِ کَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَاَکْثَرُوْا وَزَنَوْا وَاَکْثَرُوْا فَاَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْا اِلَیْہِ

شرمگین آدمی تھے" ۔

اللہ کے قول "رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم کو قیامت کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں" کا بیان :-

ح ۵۸۶ ۵۷ — سورۂ تبت یدا کا شانِ نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار صفا پر چڑھے۔ اور آپ نے فرمایا "یا صباحاہ" پس قریش آپ کے پاس جمع ہوئے۔ اور کہنے لگے کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر میں تم کو خبر دوں۔ کہ دشمن تم پر صبح یا شام حملہ کرنے والا ہے۔ تو آیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا تو میری اس بات کو بھی سچا سمجھو کہ میں تمہیں ڈرانے والا ہوں۔ اُس عذاب سے جو قیامت کو آنے والا ہے" ابو لہب نے کہا۔ تَبًّا لَکَ (تیرے ہاتھ ٹوٹیں) تو نے ہمیں اسی واسطے جمع کیا تھا؟ اسی وقت سورۂ تَبَّتْ یَدَا نازل ہوئی ۔

اللہ کے قول

ح ۵۸۷ ۵۸ — مسلمان ہونے پر پچھلے تمام گناہوں کی مغفرت کا حکم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ مشرکوں نے زنا اور کشت و خون ناحق کی بڑی کثرت کی اور پھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہا جو کچھ آپ کہتے ہیں۔ وہ بہت اچھا ہے۔ اگر آپ یہ بتلا دیں۔

ح ۵۸۸ — اثبات قدرت الٰہی توریت میں۔

ح ۵۸۹ ۶۰

لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا
كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ لَا
يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ الْاٰيَةَ وَنَزَلَ قُلْ
يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا
عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا
مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَا قَدَرُوا
اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ
مِنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ
عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى
اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّ
الْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّ
سَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلٰى اِصْبَعٍ
فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ
الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا
اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا
قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

کہ جو گناہ ہم نے کئے ہیں۔ ان کا کفارہ
کیا ہے۔ (تو ہم مسلمان ہو جائینگے) اسی
وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
اور یہ آیت بھی نازل ہوئی۔ قُلْ
يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى
اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔

اللہ کے قول "اور انہوں نے اللہ کو نہ
پہچانا حق اُسکے پہچاننے کا" کا بیان:۔

حضرت عبد اللہ (ابن مسعود) رضی اللہ
عنہما سے مروی ہے۔ کہ علمائے یہود میں
سے ایک عالم رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور کہا اے محمد!
(صلے اللہ علیہ وسلم) ہم نے تورات میں لکھا
دیکھا ہے۔ کہ اللہ کل آسمانوں کو ایک
انگلی پر رکھ لے گا۔ اور ایک پر زمینوں
کو اور ایک پر درختوں کو۔ اور ایک پر
پانی اور ۔۔ خاک کو۔ اور ایک پر
تمام مخلوقات کو۔ اور کہے گا۔ میں ہی
بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم (یہ سن کر) ایسے مسکرائے کہ دانت
ظاہر ہوگئے۔ یہ اس لئے۔ کہ اسکا یہ کہنا
سچا تھا۔ پھر آپ نے پڑھا۔ وَمَا
قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۔

اللہ کے قول "تمام زمین قیامت کے
دن اُسکی مٹھی میں ہوگی" کا بیان:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ ◆

روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا۔ کہ اللہ زمین کو مٹھی میں لے لیگا۔ اور آسمانوں کو ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر کہیگا۔ میں زمین کا بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں گئے"؟

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْآيَةَ ◆

اللہ کے قول "اور صور پھونکا جائیگا تو جو چیز آسمانوں اور زمین میں ہے بیہوش ہو کر گر پڑیگی الآیہ" کا بیان:-

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهٖ فِيْهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ ◆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دونو صوروں کے درمیان فاصلہ چالیس کا ہے"۔ لوگوں نے ابوہریرہؓ سے کہا۔ کیا چالیس روز کا؟ ابوہریرہؓ نے انکار کیا۔ پھر کہا۔ کیا چالیس مہینوں کا؟ ابوہریرہؓ نے اسکا بھی انکار کیا۔ اور کہا۔ انسان کی ہر ایک چیز بوسیدہ ہو جائیگی۔ مگر ریڑھ کی ہڈی برقرار رہیگی۔ اور پھر اسی کے ساتھ باقی اعضا کی ترتیب ہوگی ◆

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ◆

اللہ کے قول "مگر قریب والوں میں ہمدردی کرنا" کا بیان:-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قریش کے ہر ایک قبیلے میں قرابت تھی۔ تو آپ نے فرمایا "میں اسکے سوا تم سے اور کچھ نہیں چاہتا کہ تم بوجہ اس قرابت کے جو مجھ میں اور تم میں ہے

حدیث بالا کا ثبوت قرآن میں بالصراحت

٥٩٠
ح ٦١
مُردوں کی ریڑھ کی ہڈی کا ثبوت جس سے مُردے قیامت کے دن مسلم جسم زندہ ہونگے۔

٥٩١
ح ٦٢
آنحضرتؐ کا قریش سے بوجہ قرابت صرف محبت ... کی خواہش کرنا

مِنَ الْقَرَابَةِ ۔

قَوْلُهُ تَعَالٰى رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۔

فِيهِ حَدِيثٌ لِابْنِ مَسْعُودٍ الْمُتَقَدِّمُ فِي سُورَةِ الرُّومِ وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالُوا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّا إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ عَادُوا فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ ۔

قَوْلُهُ تَعَالٰى وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔

قَوْلُهُ تَعَالٰى فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محبت سے رہو" ۔

اللہ کے قول "اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور کر دے۔ ہم ایمان والے ہیں" کا بیان

اس بارے میں ابن مسعودؓ کی حدیث سورۂ روم میں گزر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زائد ہے۔ کہ کفار نے جب رفع عذاب کی درخواست کی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا۔ کہ اگر ہم ان سے عذاب دور کرینگے۔ تو یہ پھر کافر ہو جائینگے چنانچہ آپ نے خدا سے دعا کی۔ اور وہ عذاب دور ہو گیا۔ اور وہ لوگ پھر اسلام سے پھر گئے۔ تو اللہ تعالے نے جنگ بدر میں اُن سے انتقام لیا ۔

اللہ کے قول "ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے" کا بیان :۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ "آدم کی اولاد مجھے تکلیف دیتی ہے حالانکہ زمانے کا خالق میں ہوں۔ اور میں ہی رات دن کو لوٹ پھیر کرتا رہتا ہوں" ۔

اللہ کے قول "جب اُن لوگوں نے بادل کو وادیوں کے مقابل آتا دیکھا" کا بیان :۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں۔ کہ

۵۹۲ سبق — عذاب دیکھکر توبہ خالص نہیں۔

۵۹۳ سبق — خدا دن و رات کی گردش کرتا ہے۔

۵۹۴ سبق — آنحضرت کی جگہ خندہ بد گی

قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَذَكَرَتْ بَاقِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِيْ بَدْءِ الْخَلْقِ ◆

میں نے آنحضرت صلعم کو اس طرح ہنستے ہوئے تو کبھی دیکھا ہی نہیں جس سے حلق کھل جائے۔ بلکہ آپ مسکرایا کرتے تھے۔ باقی حدیث ابتداء خلق میں گزر چکی ہے ◆

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ ◆

اللہ کے قول "اور آپس میں قطع قرابت کرو" کا بیان:۔

٥٩٥ ح ٦٦ — رحم پر حقتعالے کی مہربانی

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهٗ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ ◆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ تعالے پیدا کرنے سے فارغ ہوا۔ تو رحم نے کھڑے ہو کر عاطفت الٰہی کا دامن پکڑ لیا اللہ نے فرمایا "رک جا" رحم نے کہا۔ میرا کھڑا ہونا آپ کی پناہ چاہنے کیلئے ہے۔ اس شخص سے جو قطع رحمی کرے اللہ تعالے نے فرمایا "کیا تو اس بات پر راضی نہیں۔ کہ جو تیرے رشتہ کا حق ادا کرے اس پر مہربانی کروں۔ اور جو تیرے رشتے کا حق ادا نہ کرے۔ اسپر مہربانی نہ کروں؟" رحم نے کہا مجھ سے ایسا ہی کر۔ اللہ نے فرمایا "تجھ سے ایسا ہی کیا۔" ابوہریرہ رضی نے کہا۔ کہ اگر اسکی تصدیق چاہو۔ تو یہ آیت پڑھ لو فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ الآية ◆

٥٩٦ ح ٦٧ — حدیث بالا پر ایک اور شہادت

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ

ابوہریرہ رض سے ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر چاہو تو اس آیت

فَهَلْ عَسَيْتُمْ

قَوْلُهُ تَعَالٰى وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ

۵۹۷ دوزخ کی طلب خدا کے پائے قدرت عجبید

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقٰى فِي النَّارِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ

۵۹۸ دوزخ وجنت کا مناظرہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا

کو پڑھ لو۔ اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

اللہ کے قول (دوزخ کہیگی) "مجھ میں اور زیادہ ڈالو" کا بیان :-

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخی دوزخ میں ڈالے جائینگے۔ تو دوزخ کہیگی اور ڈالو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اسپر رکھیگا۔ تو دوزخ کہیگی "بس بس"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "دوزخ اور جنت نے آپس میں جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا میں متکبّر اور ظالم لوگوں کے عذاب کے لئے تیار کیا گیا ہوں۔ اور جنت نے کہا ہمارا کیا ہے۔ ہمارے اندر تو ضعیف اور خاکسار ہونگے۔ اللہ تعالےٰ نے جنت سے کہا۔ تو میری رحمت ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے چاہونگا تیرے ذریعہ رحمت سے فیضیاب کرونگا۔ اور دوزخ سے کہا۔ تو عذاب کی جگہ ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے ذریعہ سے عذاب دوں گا۔ اور دوزخ اور جنت میں سے ہر ایک کیلئے بھرنے کی ایک حد مقرر ہے لیکن دوزخ نہ بھرے گا۔ جب تک کہ اللہ اُس پر قدم نہ رکھے گا۔ اسوقت دوزخ کہیگا بس بس۔ اسوقت وہ بھر جائیگا۔ اور

يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ الخ كَادَ قَلْبِيْ اَنْ يَّطِيْرَ ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَفَرَاَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اس میں کھچ کھچ ہو جائے گی۔ اور اللہ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں کرتا۔ مگر جنت میں بے عمل اور بے طاقت لوگوں کو بھی بھیجے گا"۔

اللہ کے قول "وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ" کا بیان:۔

ح ٥٩٩ / ٧٠ — جبیر بن مطعم کی رقت

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے سنا۔ جب آیت "اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ الخ" پر پہنچے۔ تو قریب تھا کہ میرا دل پھٹ کر نکل جائے۔

اللہ کے قول "کیا پس تم نے لات اور عزےٰ کو دیکھا" الآیہ کا بیان:۔

ح ٦٠٠ / ٧١ — غیر اللہ قسم کھانے پر توبہ اور کلمہ توحید پڑھنا اور جوا کیلئے بلانیوالے کو صدقہ دینا چاہیے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص لات و عزےٰ کی قسم کھائے۔ تو وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔ (یعنی کلمہ توحید پڑھے۔ اور توبہ کرے) اور جو شخص اپنے ساتھی سے کہے۔ آؤ قمار بازی کریں۔ تو وہ صدقہ دے۔ اور کفارہ ادا کرے"۔

اللہ کے قول "بلکہ قیامت ان کا وعدہ ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے" کا بیان:۔

ح ٦٠١ / ٧٢

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

اس آیت کے نزول کا زمانہ

قَالَتْ لَقَدْ اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ وَاِنِّیْ لَجَارِیَۃٌ اَلْعَبُ بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُھُمْ وَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ ٭

مروی ہے۔ کہ آیت بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُھُمْ وَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ۔ مکہ میں اتری۔ اس وقت میں کم عمر تھی اور کھیلا کرتی تھی ٭

قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَمِنْ دُوْنِھِمَا جَنَّتَانِ ٭

اللہ کے قول "سوائے اِن دو نو کے دو بہشت ہیں" کا بیان :-

۶۰۲ جنتوں کی تشریح

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّۃٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَھَبٍ اٰنِیَتُھُمَا وَمَا فِیْھِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّھِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْکِبْرِ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ ٭

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " دو جنتیں چاندی کی ہیں۔ اور اُن کا سارا سامان بھی چاندی کا ہے۔ اور دو جنتیں سونے کی ہیں۔ اور اُن کا سارا سامان بھی سونے کا ہے۔ اور جنت عدن میں اللہ کا دیدار ہوگا۔ اس طرح کہ آدمی دیکھینگے۔ اللہ کے مُنہ پر جلال و عظمت کا پردہ ہوگا" ٭

قَوْلُہٗ تَعَالٰی حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ ٭

اللہ کے قول "حوریں بٹھائی ہوئی ہیں خیموں میں" کا بیان :-

۶۰۳ خیمہ والی حوروں کا ذکر

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ خَیْمَۃً مِّنْ لُؤْلُؤَۃٍ مُّجَوَّفَۃٍ عَرْضُھَا سِتُّوْنَ مِیْلًا وَفِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِّنْھَا اَھْلٌ مَا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَقَدْ تَقَدَّمَ بَاقِی الْحَدِیْثِ اٰنِفًا ٭

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جنت میں ایک خول دار موتی کا خیمہ ہے۔ جسکا عرض ساٹھ میل ہے۔ اسکے ہر ایک گوشے میں عورتیں ہیں۔ جو دوسرے گوشے والیوں کو نہیں دیکھ سکتیں۔ مومن لوگ ان سے مباشرت کرینگے " (باقی حدیث اوپر گزر چکی ہے) ٭

قَوْلُہٗ تَعَالیٰ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ ۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ فَذَکَرَ حَدِیْثَ حَاطِبِ ابْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ فَنَزَلَتْ فِیْہِ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ ۔

قَوْلُہٗ تَعَالیٰ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ الخ ۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَ عَلَیْنَا اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَنَھَانَا عَنِ النِّیَاحَۃِ فَقَبَضَتِ امْرَاَۃٌ یَدَھَا فَقَالَتْ اَسْعَدَتْنِیْ فُلَانَۃٌ اُرِیْدُ اَنْ اَجْزِیَھَا فَمَا قَالَ لَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَایَعَھَا ۔

قَوْلُہٗ تَعَالیٰ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا

اللہ کے قول "میرے اور اپنے دشمنوں کو مت دوست پکڑو" کا بیان :۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو بھیجا ۔ (اس کے بعد حاطب بن ابی بلتعہ والی حدیث مذکور ہے ۔ اور اس کے آخر میں ہے) اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۔ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ ۔

اللہ کے قول "جب مومن عورتیں تیرے پاس بیعت کیلئے آویں" الآیہ کا بیان :۔

ام عطیہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔ کہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ۔ تو آپ نے ہمیں پڑھ کر سنایا "اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا ۔ (خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو) اور نوحہ کرنے سے منع فرمایا اس پر ایک عورت نے بیعت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ۔ اور کہا ۔ میری مصیبت میں فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میرا ساتھ دیا تھا ۔ میں اس کو اس کی جزا دے لوں آپ نے کچھ نہ فرمایا ۔ چنانچہ وہ گئی اور پھر آئی ۔ اور آپ نے اس سے بیعت کی ۔

اللہ کے قول "اور ایک ان میں سے اوروں کے واسطے جو ابھی ان سے نہیں ملے"

خدا کے دشمنوں کو اپنا دوست مت بناؤ

نوحہ کرنے کی ممانعت

ح ۲۰۷
اہلِ فارس کی تعریف

بِهِمْ ۔
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا
عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ
الْجُمُعَةِ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا
بِهِمْ قِیْلَ مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَلَمْ یُرَاجِعْهُ حَتّٰی سَاَلَ
ثَلٰثًا وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ
وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ
قَالَ لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ
الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ
مِنْ هٰٓؤُلَآءِ ۔
قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِذَا جَآءَكَ
الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ
لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

ح ۲۰۸
منافقین کی دروغ بافی

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
فِیْ غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ اُبَیٍّ ابْنَ سَلُوْلَ یَقُوْلُ
لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا مِنْ
حَوْلِهٖ وَلَئِنْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهٖ
اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ
مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ
لِعَمِّیْ اَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِیِّ

کا بیان :-
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ سورۂ جمعہ
نازل ہوئی۔ جب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ
لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ آئی۔ تو آپؐ سے پوچھا
گیا۔ مِنْهُمْ سے کون لوگ مراد ہیں ؟
آپؐ نے اس شخص کو کچھ جواب نہ دیا۔
حتے کہ اُس نے تین دفعہ پوچھا۔ اور
اس مجلس میں سلمان فارسی بھی موجود
تھے۔ آنحضرتؐ نے اُن کے سر پر دست
مبارک رکھ کر فرمایا "اگر ایمان ثریا
کے پاس بھی ہوگا۔ تو یہ لوگ یا اِن میں کا
کوئی شخص اُسے ضرور حاصل کریگا"۔
اللہ کے قول "جب منافق تیرے پاس
آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم اس بات کے گواہ
ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے" کا بیان :-
حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت
ہے۔ کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ کہ میں
نے عبداللہ بن اُبی (منافق) کو اپنے
کانوں سے یہ کہتے سُنا۔ کہ رسول اللہ صلعم
کے ساتھیوں کو روٹی کپڑا نہ دو۔ یہاں
تک کہ وہ اسکا ساتھ چھوڑ دیں۔ اور
دیکھو۔ چلنے تو دو۔ مدینہ میں جاکر ہم رسول
اللہ کو نکال دینگے۔ میں نے یہ بات
اپنے چچا عمرؓ سے کہدی۔ انہوں نے
آنحضرت سے ذکر کیا۔ آپ نے مجھے بلوایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَكَذَّبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ ٭

میں نے جو بات تھی۔ کہہ دی۔ پھر آپ نے عبداللہ بن اُبیّ کے پاس آدمی بھیجا۔ (کہ پوچھو اُس نے ایسا کہا ہے یا نہیں) اُس نے حلف اُٹھا لیا۔ اور انکار کیا تو آنحضرت نے مجھے جھوٹا کہا۔ اور اُس کی تصدیق کی۔ مجھے ایسا رنج ہُوا۔ کہ کبھی نہ ہُوا تھا۔ اور میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا۔ میرے چچا نے کہا۔ تم نے ایسی بات کیوں کہی۔ جس سے حضور نے تجھے جھوٹا سمجھا۔ اور خفا ہوئے اُس وقت آنحضرت صلعم پر آیت اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ الخ نازل ہوئی تو آپؐ نے مجھے بُلوایا۔ اور وہ آیت سُنائی۔ اور فرمایا "اے زید! اللہ نے تیری تصدیق کر دی ہے (تو ہی سچا ہے)" ٭

وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ ٭

۶۰۸ ح ۷۹ آنحضرت کا عفو

زید بن ارقم سے ایک روایت میں یُوں بھی آیا ہے۔ کہ پھر آپ نے عبداللہ اور اُس کے دوستوں کو بُلوایا۔ تاکہ اُن کیلئے استغفار کریں۔ مگر وہ نہ آئے ٭

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَشَكَّ الرَّاوِي فِي أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ ٭

۶۰۹ ح ۸۰ انصار اور اُنکی اولاد کے لئے آنحضرت صلعم کا بخشش مانگنا

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں کو بخش دے" راوی کو شک ہے۔ کہ شاید آپؐ نے یہ بھی فرمایا "کہ انصار کے پوتوں کو بخشدے" ٭

قَوْلُهٗ تَعَالٰی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ؕ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَیَمْکُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَأْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ اَیَّتُنَا دَخَلَ عَلَیْهَا فَلْتَقُلْ لَهٗ اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ اِنِّیْ اَجِدُ مِنْكَ رِیْحَ مَغَافِیْرَ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ کُنْتُ اَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِیْ بِذٰلِكَ اَحَدًا ؕ

اللہ کے قول "اے نبیؐ! جو چیزیں اللہ نے تیرے لئے حلال کی ہیں انکو حرام نہ کر" کا بیان:-

۱۸۱ عار فتاً ترک شہد نوشی آنحضرتؐ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے گھر میں شہد پیا کرتے تھے۔ اور وہاں بہت دیر ٹھہرتے تھے۔ تو میں نے اور حفصہؓ نے اتفاق کیا۔ کہ ہم میں سے جس کے پاس آنحضرت صلعم آویں۔ وہ یہ کہے۔ کہ آپ نے مغافیر (ایک درخت کا مد جو شہد کی طرح شیریں ہوتا ہے۔ مگر اس میں کچھ بدبو آتی ہے) پیا ہے۔ مجھے آپ کے منہ سے اسکی بُو آتی ہے۔ (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو ہم نے ایسا ہی کیا) آپ نے فرمایا "نہیں! میں نے زینبؓ کے گھر شہد پیا ہے۔ اور اب میں سچ کہتا ہوں۔ کہ کبھی شہد نہ پیوں گا۔ تم کسی سے کہنا نہیں" ؕ

قَوْلُهٗ تَعَالٰی عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ؕ

اللہ کے قول "ہر ایک اکھڑ درشت مزاج اور اسکے بعد ہر وہ شخص جو قوم سے ملحق ہُوا ہو" کا بیان:-

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعِّفٍ

۱۸۲ جنتی وہ ہیں جو دنیا داروں کی نظروں میں ذلیل ہیں۔ اور دوزخی وہ ہیں جو متکبر و مغرور ہیں ؕ

حضرت حارثہ بن وہبؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "آیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں؟ جنتی وہ ہے۔ جو دنیا والوں کی نظر میں حقیر و ذلیل

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ ✦

ہو۔ اور اللہ کی جس بات پر قسم کھائے اللہ اس کو پورا کر دے۔ اور آیا تمہیں دوزخیوں کی خبر نہ دوں؟ دوزخی شریر مغرور اور متکبر لوگ ہونگے"۔ ✦

دُنیا میں متکبر اور مغرور ہیں

قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ ✦

اللہ کے قول "جسدن کہ پنڈلی سے کپڑا اُٹھایا جائیگا۔ اور لوگوں کو سجدہ کیطرف بلایا جائیگا" کا بیان:۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى كُلُّ مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ يَسْجُدُ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ✦

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "اللہ تعالےٰ جب پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن مرد و عورت سجدہ کرینگے۔ مگر جو دنیا میں ریا کی نماز پڑھتا تھا۔ وہ سجدہ کرنے کیلئے جگہ ڈھونڈتا پھریگا اور سجدے کے واسطے اُس کی کمر نہ مُڑ سکیگی"۔ ✦

۶۱۲ ح ۸۳
ریاکار کو سجدہ کے لئے جگہ نہ ملیگی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ ✦

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونو اُنگلیوں (بیچ کی اور شہادت کی اُنگلی) سے یُوں اشارہ کر کے فرمایا کہ میں اور قیامت اسطرح بھیجے گئے ہیں"۔ ✦

۶۱۳ ح ۸۴
خاتم النبیین کی نبوت قیامت تک رہیگی۔

قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ✦

اللہ کے قول "جسدن کہ لوگ پروردگار عالم کے سامنے کھڑے ہونگے" کا بیان:۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز بعض

۶۱۴ ح ۸۵
قیامت کے دن بعض لوگوں کا کان تک

پسینہ میں ڈوبنا

الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِىْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ ۞

آدمی اپنے پسینے میں نصف نصف کان تک ڈوبے ہونگے" ۞

قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۞

اللہ کے قول "اس سے آسانی سے حساب لیا جائیگا" کا بیان:۔

ح ۶۱۵ / ۸۶ — حساب ہی موجب ہلاکت ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ وَبَاقِى الْحَدِيْثِ تَقَدَّمَ فِىْ كِتَابِ الْعِلْمِ ۞

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کا حساب ہوگا وہ ہلاک ہوگا" (باقی حدیث کتاب العلم میں گزر چکی ہے) ۞

قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۞

اللہ کے قول "تم ایک حالت سے دوسری حالت تک پہنچو گے" کا بیان:۔

ح ۶۱۶ / ۸۷ — طبق عن طبق سے مراد حالتوں کی تبدیلی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۞

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ طبقا عن طبق سے آگے پیچھے حالتوں کو بدلنا مراد ہے یہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۞

ح ۶۱۷ / ۸۸ — عورت کو مارنے اور گوز پر ہنسنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِىْ عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِىْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِىْ زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَاءَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ يَجْلِدُ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جس میں آپ نے اونٹنی کا اور جس نے اس کی کوچیں کاٹی تھیں ذکر فرمایا اور اذا انبعث کی تفسیر فرمائی کہ "اس اونٹنی کو ایسے شخص نے اٹھایا جو ابی زمعہ کی طرح اپنی قوم میں زبردست اور قوی تھا۔ اور یہ شخص خبیث تھا" پھر (خطبہ میں) عورتوں کا ذکر فرمایا کہ "تم سے کوئی بیہ

اِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلَ اَبِيْ زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ٭

قصد نہ کرے۔ کہ اپنی زوجہ کو ملازموں کی طرح کوڑے سے مارے۔ اور پھر اسی شام کو اُس سے ہمبستر ہو" پھر (خطبہ میں) لوگوں کو گوز پر ہنسنے کی نصیحت فرمائی۔ کہ اُس کام پر کیوں ہنستے ہو جس کو خود کرو گے" ایک روایت میں یوں ہے۔ کہ (کوچیں کاٹنے والا شخص) "ابوزمعہ کی مانند تھا" جو زبیر بن عوام کا چچا تھا ٭

قَوْلُهٗ تَعَالٰى كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ٭

اللہ کے قول "ہرگز نہیں اگر یہ شخص باز نہیں آئیگا" کا بیان۔

۶۱۸ ج ۸۹ — ابوجہل آپ کو نماز سے منع نہیں کر سکتا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهٗ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ ٭

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ ابوجہل نے کہا۔ اگر میں محمدؐ کو خانہ کعبہ کے قریب نماز پڑھتا دیکھ لوں۔ تو اس کی گردن کو پامال کر دوں یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا" اگر وہ ایسا کریگا اُسکو فرشتے پکڑ لیں گے" ٭

۶۱۹ ج ۹۰ — کوثر کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ اَتَيْتُ عَلٰى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ ٭

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم آسمان پر چڑھائے گئے آپ نے فرمایا" میں ایک نہر پر گیا۔ جس کے دونوں طرف کھوکھلے موتیوں کے قبے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ یہ کوثر ہے" ٭

۶۲۰ ج ۹۱

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

آبِ کوثر پر بیشمار برتن ہونگے

عَنْهَا وَقَدْ سُئِلَتْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ نَهْرٌ اُعْطِيَهٗ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ اٰنِيَتُهٗ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ ٭

۶۲۱
۹۲ ج
معوذتین داخلِ قرآن ہیں

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کی بابت پوچھا گیا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ کوثر ایک نہر ہے جس کے دونو طرف جوف دار موتی ہیں۔ وہ تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کیگئی ہے اسمیں ستاروں کے برابر برتن ہیں ٭

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مُعوذتین کی بابت پوچھا۔ (کہ یہ قرآن مجید میں داخل ہیں۔ یا نہیں؟) آپؐ نے فرمایا۔ مجھ سے کہا گیا ہے (کہ قرآن مجید میں داخل ہیں)۔ اُبیؓ نے کہا۔ ہم بھی وہی کہتے ہیں۔ جو اللہ کے رسولؐ نے کہا ٭

کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآن

قرآن کے فضائل کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۶۲۲ ح ۱ — وحی آنحضرتؐ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ اِلَّا اُعْطِیَ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ وَحْیًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "ہر ایک نبی کو بقدر ان آدمیوں کے جو اس پر ایمان لائے معجزے دیئے گئے۔ اور مجھے بڑا معجزہ وحی دی۔ جو خدا نے مجھ پر بھیجی ہے (یعنی یہ معجزہ دائمی ہے) پس مجھے امید ہے۔ کہ قیامت کے روز میری امّت سب انبیاد کی امّت سے زیادہ ہوگی" +

۶۲۳ ح ۲ — زمانۂ وفات میں آپؐ پر جلد جلد وحی نازل ہوتی تھی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی تَابَعَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْیَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اَکْثَرَ مَا کَانَ الْوَحْیُ ثُمَّ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ +

انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بہ نسبت زمانۂ سابق کے وفات کے قریب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جلدی جلدی اور بکثرت وحی نازل فرمائی۔ پھر آپ کا انتقال ہوگیا +

۶۲۴ ح ۳ — قرآن کا سات قرأتوں پر اترنا اور ہر ایک قرأت کا صحیح ہونا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَکِیْمٍ یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِیْ حَیَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ فَاِذَا هُوَ یَقْرَاُ عَلٰی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں ہشام بن حکیم رضؓ کو دیکھا۔ کہ نماز میں سورۂ فرقان اور اور طرح الفاظ سے پڑھ رہے ہیں۔ جو رسول اللہؐ نے ہمیں نہیں پڑھائے تھے مجھے غصّہ آیا اور میں نے

حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي
الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ
فَلَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ
أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ
سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيْهَا
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ
فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيْهَا
عَلٰى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ
بِهٖ أَقُوْدُهٗ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّيْ
سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْفُرْقَانِ
عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ
الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا
عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ أَقْرَأَنِيْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ
إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى
سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا
تَيَسَّرَ مِنْهُ ٭

چاہا کہ نماز میں ہی لڑ پڑوں۔ مگر میں نے
تحمل کیا۔ اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے
تو میں نے ان کے گلے میں چادر ڈال کر پوچھا
یہ طریقہ پڑھنے کا تم کو کس نے سکھایا ہے؟
انہوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ
بولتے ہو۔ مجھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دوسرے طریقے سے سکھایا۔ پھر
میں انہیں کھینچتا ہوا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس لایا اور عرض کی یا
رسول اللہ۔ یہ سورۂ فرقان کو اور ہی
طریقہ سے پڑھتے ہیں۔ جو آپ نے ہمیں
نہیں بتایا۔ آپ نے فرمایا "ہشام کو چھوڑ
دو"۔ اور ہشام سے فرمایا "اچھا پڑھو
تو سہی"۔ پس انہوں نے ویسے ہی پڑھا۔
جس طرح میں نے ان سے سنا تھا۔
تو آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح
نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا "اے عمرؓ
تم پڑھو" تو میں نے اُس طریقہ سے پڑھا
جو آپ نے تعلیم دیا تھا۔ آپ نے فرمایا
"یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔
بے شک قرآن مجید سات طور
پر اُترا ہے۔ جو بھی طریقہ
جس پر آسان ہو۔
وہ ویسا ہی
پڑھے۔

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي +

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آہستہ سے ارشاد فرمایا۔ کہ ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ مجھ سے قرآن شریف کا دَور کیا کرتے تھے۔ اور اب کے سال میں دو دفعہ کیا۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ یہ اس لئے ہوا ہے۔ کہ میری وفات عنقریب ہونے والی ہے +

ح ۶۲۵ ۴ سالِ وفات میں جبرئیلؑ کا آنحضرتؐ سے دو بار قرآن کا دور کرنا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً +

حضرت ابن مسعود رضہ کہتے ہیں۔ کہ بخدا میں نے آنحضرت صلعم کے دہنِ مبارک سے کچھ اوپر ستّر سورتیں سیکھی ہیں +

ح ۶۲۶ ۵ ابن مسعودؓ کا آنحضرت صلعم سے قرآن سیکھنا

ح ۶۲۷ ۶

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ بِحِمْصَ فَقَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ +

حضرت ابن مسعود رضہ سے مروی ہے۔ کہ شہر حمص میں انہوں نے سورۂ "یوسف" پڑھی۔ تو ایک شخص نے کہا۔ اس طرح نازل نہیں ہوئی ہے۔ ابن مسعود رضہ نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح پڑھی تھی جو بہت اچھی پڑھی ہے۔ اور اُس آدمی کے مُنہ سے انہیں شراب کی بُو آئی۔ تو ابن مسعود رضہ نے کہا۔ کہ تو قرآن کو جھٹلاتا ہے۔ اور شراب خواری کرتا ہے۔ پھر شراب کی اُس پر حد لگائی +

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک مرد نے کسی کو "قل ہو اللہ" بار بار پڑھتے ہوئے سُنا۔

ح ۶۲۸ ۷ سورۂ اخلاص کا اجر تہائی قرآن کے برابر ہے

يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ۔

صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر یہ بیان کیا۔ اور وہ شخص "قل ہو اللہ" کو (بوجہ قلّتِ الفاظ) قلیل جانتا تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اُس ذات کی قسم ہے۔ جس کے قبضہ میں میری جان ہے "قل ہو اللہ" تہائی قرآن کے برابر ہے" +

٦٢٩ ح ٨ — حدیث بالا کی مزید تائید

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا اَيُّنَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے (بطور استفہام انکاری) فرمایا "کیا تم میں سے کوئی ثلث قرآن پڑھنے سے رات بھر میں عاجز ہے" اصحاب کو یہ دشوار معلوم ہوا۔ اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ اتنی کس میں طاقت ہے؟ آپ نے فرمایا "سورۂ اخلاص" جس میں اللہ واحد صمد کی صفات مذکور ہیں۔ تہائی قرآن ہے" +

٦٣٠ ح ٩ — سورۂ اخلاص اور معوذتین آنحضرت صلعم ہر شب تین تین دفعہ پڑھ کر اپنے آپ پر دم کیا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کرتے تو ہر رات اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کرکے اُن پر "قل ہو اللہ" "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھ کر دم کرتے تھے۔ پھر انہیں اپنے تمام بدن پر پھیرتے تھے۔ پہلے اپنے سر اور چہرے پر پھیرتے تھے اور بعد ازاں اپنے تمام اگلے جسم پر۔

وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ٭

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ
الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ
عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ
فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ
فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ
وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ
فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ
وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا
مِنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ
فَلَمَّا اجْتَرَّهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ
اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى مَا يَرَاهَا
فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهٗ اقْرَأْ يَا ابْنَ
حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ
حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَأَ يَحْيٰى
وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَرَفَعْتُ
رَاْسِيْ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ
فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى
السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ
فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ
فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ

جہاں تک تابو ہوتا تھا - یہ فعل تین مرتبہ
کرتے تھے ٭

اُسید بن حُضیر سے مروی ہے
کہ وہ ایک رات سورۃ "البقرہ" پڑھ رہے
تھے - اور گھوڑا ان کے قریب بندھا
ہُوا تھا - ناگہاں گھوڑا بدکنے لگا - وہ
چپکے ہو گئے - تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا - ابن
حضیر پھر پڑھنے لگے - تو گھوڑا پھر بدکنے
لگا - پھر وہ خاموش ہو گئے - تو وہ بھی
ٹھہر گیا - وہ پھر پڑھنے لگے - تو گھوڑا
پھر بدکا - بعد ازاں ابن حضیر رک گئے
اُن کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا -
انہیں ڈر ہُوا کہ کہیں گھوڑا اسے کچل
نہ ڈالے - جب لڑکے کو وہاں سے
ہٹا کر آسمان کی طرف سر اونچا کیا - تو
آسمان دکھائی نہ دیا - صبح کو نبی صلے
اللہ علیہ وسلّم سے آکر بیان کیا - تو آپ
نے فرمایا اے ابن حضیر! تو پڑھتے گیا
ہوتا - اے ابن حضیر تو پڑھتے گیا ہوتا!!
وہ بولے یا رسول اللہ! یحییٰ گھوڑے کے
قریب تھا - مجھے خوف ہوا، کہیں گھوڑا
بچے کو کچل نہ ڈالے - اس لئے میں بچے
کی طرف لوٹ گیا - اور پھر آسمان کی
طرف سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک
عجیب سی چھتری ہے - جس میں بہت
چراغ نمودار ہیں - پھر میں باہر نکل آیا -
تو وہ مجھے نہ دکھائی دی - آپ نے فرمایا -

۶۳۱
ح ۱۰
بجائے آسمان
فرشتوں کو سماعت
قرآن پہ دیکھنا

وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قُلْتُ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ ۔

"تجھے معلوم ہے وہ کیا تھا؟" ابن حضیر بولے۔ مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا "وہ فرشتے تھے۔ تیری آواز سُن کر تیرے پاس آ گئے۔ اگر تو صبح تک پڑھے جاتا تو لوگ انہیں کھلم کھلا دیکھ لیتے" ۔

ح ۶۳۲ / ۱۱ — قرآن خوانی اور خیرات کرنے میں ریس کرنی چاہیئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر ریس کرو تو دو چیزوں میں کرو۔ ایک اُس شخص کی جسے اللہ تعالے نے قرآن دیا۔ اور وہ اُسے رات دن پڑھتا ہو۔ اس کا پڑوسی سُن کر کہتا ہو۔ کاش مجھے بھی اُس شخص کی جسے اللہ تعالے نے مال عطا کیا۔ اور وہ اس کو راہِ حق میں خرچ کرتا ہو۔ پھر کوئی (بطور ریس) کہے۔ کاش مجھے بھی اتنا مال میسر آتا۔ تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا" ۔

ح ۶۳۳ / ۱۲ — قرآن سیکھنے اور سکھانے والا افضل ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ جناب رسول مقبول نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "تم میں سے جو قرآن سیکھے یا سکھائے وہ سب سے بہتر ہے" ۔

ح ۶۳۴ / ۱۳ — حدیث بالا کی تائید

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ سے ایک روایت میں ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے افضل وہ شخص ہے۔ جو قرآن سیکھے یا سکھائے" ۔

٦٣٥ ح ١٤ — تلاوت کرنے کی مثال

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ؏ قرآن والے کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی کا اونٹ بندھا ہُوا ہو۔ اگر وہ اس کی نگہبانی کرے گا۔ تو اسے روکے رکھے گا۔ اور اگر اسے چھوڑ دے گا۔ تو وہ چلا جائے گا" +

٦٣٦ ح ١٥ — قرآن کو بھولنے سے بچاؤ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ؏ یہ بات بُری ہے۔ کہ کوئی تم میں سے کہے۔ کہ فلاں فلاں آیت بھُول گیا۔ بلکہ (یہ کہے) کہ وہ آیت مجھ سے بھُلا دی گئی۔ اور قرآن یاد رکھو۔ کیونکہ وہ آدمیوں کے سینہ سے چلے جانے میں وحشی جانور سے زیادہ ہے" +

٦٣٧ ح ١٦ — تلاوت نہ کرنے سے قرآن بھول جاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا ۔

ابو موسےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ قرآن شریف ہمیشہ پڑھتے رہو۔ (کیونکہ) قسم ہے۔ اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ قرآن آدمیوں کے سینے سے بندھے ہوئے اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے" +

٦٣٨ ح ١٧ — آنحضرت صلعم قرآن کھینچ کر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا گیا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیوں کر قرأت پڑھتے تھے؟ تو انہوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَنْكَحَنِيْ أَبِيْ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُوْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُذْ أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَنِيْ بِهِ فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَقُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ فَكَيْفَ تَخْتِمُ قُلْتُ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ هٰذَا قَالَ أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قُلْتُ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ

نے جواب دیا کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کہا۔ بسم اللہ اور الرحمٰن اور الرحیم کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں۔ کہ میرے باپ نے ایک اچھے خاندان والی عورت سے میرا نکاح کر دیا تھا۔ اور میرا باپ اپنی بہو سے (اکثر اوقات) میرا حال پوچھتا رہتا تھا وہ جواب دیتی تھی۔ ہاں اچھا نیک مرد ہے۔ مگر جب سے میں آئی ہوں۔ میرے تو بچھونے پر بھی قدم نہیں رکھا۔ اور نہ میرے قریب ہی آیا ہے۔ جب ایک عرصہ گذر گیا۔ تو میرے باپ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا "اُسے میرے پاس لا" میں آپ کے پاس گیا تو آپ نے پوچھا۔ "تو روزے کیوں کر رکھتا ہے؟" میں نے کہا روزمرہ رکھتا ہوں۔ پھر فرمایا "تو قرآن کیوں کر ختم کرتا ہے"؟ میں نے جواب دیا ہر رات۔ آپ نے فرمایا "روزے ہر مہینے میں تین رکھا کر۔ اور قرآن مہینے بھر میں ختم کیا کر"۔ میں نے کہا۔ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا "ایک ہفتہ میں تین روزے رکھ لیا کر۔ میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا "ہمیشہ دو روز افطار کیا کر اور ایک روزہ رکھا کر"۔ میں نے کہا۔ مجھے

پڑھتے تھے۔

۳۳۹
ح ۱۸
ہفتہ بھر میں قرآن پڑھنا اور ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھنا حسد ہے۔

صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ
دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ
يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ
لَيَالٍ مَرَّةً فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ
رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ إِنِّي
كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ
عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ
مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ وَالَّذِي
يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ
لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَ
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا
وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ
أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ
صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ
مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ
عَمَلِهِمْ وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا
يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ
مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ
فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ
فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي

اس سے زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا
" اچھا داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھ
جو سب سے افضل ہے۔ یعنی ایکدن روزہ رکھو
اور ایکدن افطار کرو اور قرآن سات روز میں ختم کر"
پس کاش کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی رخصت منظور کر لیتا۔ کیونکہ اب میں
بوڑھا اور ضعیف ہوگیا ہوں۔ اب وہ
اپنے کسی گھر والے کو دن میں ساتواں حصہ
قرآن کا سنا لیتے۔ تاکہ اس کا پڑھنا رات
میں آسان ہو جائے۔ اور جب ضعیف
ہو جاتے اور طاقت حاصل کرنی چاہتے
تو کئی روز تک روزہ نہ رکھتے۔ پھر شمار
کرکے اتنے روزے رکھ لیتے۔ کہ کہیں وہ
عمل رہ نہ جائے۔ جو میں رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے سامنے کرتا تھا

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ
سے روایت ہے۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔
" تم میں سے ایک قوم نکلے گی۔ جو تمہاری
نماز اور روزے اور تمہارے اعمال کو اپنی
نماز۔ روزے اور اعمال کے مقابلے میں
حقیر سمجھے گی۔ اور قرآن پڑھے گی۔ جو
اُن کے گلے کے نیچے نہ اُترے گا۔ مگر
دین سے وہ ایسی نکل جائے گی۔ جیسے
تیر شکار سے سوکھا نکل جائے کہ شکاری
کو نہ پیکان میں کچھ معلوم ہو۔ اور نہ ڈنڈی
میں کچھ لگا ہو۔ نہ اُس کے پر پر کچھ اثر ہو ع

۶۴۷
ح ۱۹
خود نا غازی
دین سے خالی
ہو نگے۔

الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ ۔

ح ۷۳۱ قرآن خوانوں کی مثال۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَخَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ ۔

ح ۷۳۲ دل اکتا جانے پر قرآن پڑھنا چھوڑ دینے کی ہدایت

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ ۔

اور سوفار پر کچھ شبہ سا ہو (شکاری پیکان میں نظر کرتا ہے تو کچھ نہیں دیکھتا) ۔

ابوموسےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ جو مومن قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ مثل رنگترے کے ہے۔ کہ اس کا مزہ بھی اچھا اور بو بھی اچھی ہے۔ اور جو مسلمان قرآن نہیں پڑھتا اور عمل کرتا ہے۔ وہ کھجور کی طرح ہے۔ کہ اس کا مزہ اچھا ہے۔ اور بو کچھ نہیں۔ اور مثال منافق آدمی کی جو قرآن پڑھتا ہے۔ نیازبو کی سی ہے۔ کہ اس کی بو اچھی ہے۔ اور مزہ کڑوا ہے۔ اور مثال اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا۔ اندرائن کی طرح ہے۔ جس کا مزہ بھی برا اور بو بھی خراب ہے ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ قرآن پڑھے جایا کرو۔ جبتک تمہارا دل چاہتا رہے۔ اور جب دل برداشتہ ہو جاؤ۔ تو چھوڑ دیا کرو ۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تین آدمی آپ کی عبادت کا حال پوچھنے آئے۔ جب اُن سے بیان کیا گیا تو انہوں نے آپ کی عبادت بہت کم خیال کی۔ پھر انہوں نے کہا ہم آپ کی برابری کہاں کر سکتے ہیں۔ (کیونکہ) آپ کے تو اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ ایک بولا میں رات بھر پڑھا کرونگا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا میں نکاح نہیں کرونگا۔ (یعنی) عورت سے الگ رہونگا۔ بعد ازاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ "کیا تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کہی ہے؟ بخدا میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس سے خوف کرنے والا ہوں۔ مگر با ایں ہمہ میں روزہ بھی رکھتا ہوں۔ اور افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں۔ اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح

نکاح ...
عبادت میں مبالغہ
کرنیوالا تارک
النکاح آنحضرت
... علم کے پیروؤں
میں شمار نہ ہوگا

وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔

بھی کرتا ہوں (خبردار رہو) جو میری سنت سے رُوگردانی کرے گا۔ وہ مجھ سے نہیں ہے" ۔

ح ۶۴۴ ترک نکاح کی ممانعت۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا ۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو ترک نکاح سے منع فرمایا ہے۔ اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے ۔

ح ۶۴۵ تقدیر پر تدبیر نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیَ الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِہِ النِّسَاءَ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا هُرَیْرَۃَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِکَ اَوْ ذَرْ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میں جوان آدمی ہوں۔ خوف ہے۔ کہ کہیں مجھ سے زنا نہ سرزد ہو جائے۔ کیونکہ نکاح کرنے کی مجھ میں استطاعت نہیں۔ آپ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے پھر اسی طرح کہا تو آپ جب بھی خاموش رہے۔ میں نے پھر عرض کی تو آپ نے پھر بھی کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے پھر اسی طرح عرض کی تو آپ نے فرمایا "ابوہریرہ! جو کچھ تیری تقدیر میں ہے (اُسے لکھ کر) قلم خشک ہو گیا ہے (اب حکم بدل نہیں سکتا) چاہے تو خصی ہو یا نہ ہو" ۔

ح ۶۴۶ کنواری عورت سے بہتر ہو سمجھ کرنا چاہئے نکاح

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِیًا وَفِیْہِ شَجَرَۃٌ قَدْ اُکِلَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر آپ کسی مقام پر اُتریں۔ کہ اس میں ایسے درخت ہوں۔

فِيهَا وَجَدْتَ شَجَرَةً لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ قَالَ فِي الَّتِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا ۔

جن میں سے کھایا ہوا ہو۔ اور کوئی درخت ایسا ملے جس میں سے کچھ نہ کھایا گیا ہو۔ تو آپ کون سے درخت سے اپنے اونٹ چرائیں گے؟
آپ نے فرمایا "جس میں سے نہیں چرایا گیا"۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مراد یہ تھی۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے میرے علاوہ کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا ۔

ذکر بکا استعارہ

۲۴۷
ح ۵۰
دینی بھائی کی بیٹی سے نکاح کا جواز۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ فَقَالَ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم نے ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے میری نسبت درخواست کی تو انہوں نے عرض کی۔ میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ آپ نے جواب دیا" تو میرا بھائی اللہ کے دین اور اس کی کتاب کے رُو سے ہے۔ (مگر) عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مجھ پر حلال ہے"۔

۲۴۸
ح ۵۱
ہر شخص کو اس کے اصلی باپ کے نام سے پکارنا چاہئے۔ منہ بولا بیٹا بنا کر کوئی اس بنانے والے کے نام سے نہ پکارا جائے گا۔

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے جو کہ جنگِ بدر میں موجود تھا۔ سالم کو (منہ بولا بیٹا بنا کر اس سے اپنی بھتیجی ہندہ دختر ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا۔ سالم ایک انصاری عورت کا غلام تھا۔ جیسے کہ زید کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے زید کو (منہ بولا) بیٹا بنا لیا تھا۔ زمانۂ جاہلیت کا قاعدہ تھا۔ کہ اگر

كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا
وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي
الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ
إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ
حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ
وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ
فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ
مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ
فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ
عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ
وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ
عُتْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا
كُنَّا نَرَى سَالِمًا
وَلَدًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ
فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ
الْحَدِيثَ +

۶۲۹
حج
عورتوں کو حج میں جانے کی اجازت

وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ
فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ
قَالَتْ وَاللهِ أَجِدُنِي إِلَّا
وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَ
اشْتَرِطِي وَقُولِي اللّٰهُمَّ

کوئی کسی کو (منہ بولا) بیٹا بناتا۔ تو لوگ
اسی کی طرف منسوب کرکے پکارتے تھے
اور اس کے مرنے کے بعد وارث بھی
وہی ہوتا تھا۔ یہانتک کہ اللہ تعالٰے
نے یہ آیت اُتاری "ہر شخص کو اُس کے
باپ کے نام سے پکارو۔ یہی اللہ کے
نزدیک بہتر ہے۔ اگر تم اُن کے باپوں
کو نہ جانو۔ تو وہ تمہارے دینی بھائی اور
مولیٰ ہیں"۔ تو وہ سب اپنے حقیقی
باپوں کے نام سے پکارے جانے لگے
اور اگر کسی کا باپ معلوم نہ تھا۔ تو
مولیٰ اور دینی بھائی کہا جانے لگا۔ بعد
ازاں سہلہ دختر سہیل بن عمر قریشی ثم
العامری نے جو کہ ابو حذیفہ کی بی بی تھیں
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض
کی یا رسول اللہ ہم سالم کو اپنا (منہ
بولا) بیٹا جانتے تھے۔ اب اللہ نے
جو حکم بھیجا ہے۔ وہ آپ کو معلوم ہے
(مجھ کو کیا کرنا چاہئے)۔ پھر پوری
حدیث بیان کی +

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے ضباعہ دختر زبیر (بن عبد المطلب)
کے پاس جاکر پوچھا "تیرا حج کو جانے
کا ارادہ ہے؟" اُس نے کہا (ہاں)
مگر مجھے دردِ شدید لاحق ہے۔ آپ نے
فرمایا "تو حج کو چلی جا۔ اور اس میں
شرط کرلے کہ اے اللہ میرے احرام

مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَ
كَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ ابْنِ
الْاَسْوَدِ •

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا
وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ
تَرِبَتْ يَدَاكَ •

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ
غَنِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَا تَقُوْلُوْنَ فِي هٰذَا قَالَ
حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُنْكَحَ
وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُشَفَّعَ وَ
اِنْ قَالَ اَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ
ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ
رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ
الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ مَا
تَقُوْلُوْنَ فِي هٰذَا قَالُوْا
حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَا
يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَا
يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَا
يُسْمَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ

سے باہر ہونیکی جگہ وہ ہے۔ جہاں تو مجھ کو
(کسی عذر سے) روک دے گا اور وہ ضباعہ
مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں ؛

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ
کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ کسی عورت سے چار باتوں
مال، نسب، خوبصورتی اور دین
کے باعث نکاح کیا جاتا ہے۔ تیرے
دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔ تجھے
چاہئے۔ کہ دیندار کو حاصل کرے ؛

سہل رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے
ہیں۔ کہ ایک غنی شخص رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا۔
آپ نے پوچھا۔ تم لوگ اس کو
کیسا جانتے ہو؟ انہوں نے جواب
دیا۔ اگر کہیں نسبت ٹھہرے تو نکاح
کئے جانے کے لائق ہے۔ اگر کسی کی
سفارش کرے۔ تو منظور کی جائے
گی۔ اور اگر کوئی بات کہے۔ تو کان
لگا کر سنی جائے گی۔ پھر آپ خاموش
ہو رہے۔ بعد ازاں دوسرا شخص
مسلمان جو فقیر تھا۔ گذرا آپ نے
فرمایا۔ اس کے حق میں تم کیا کہتے ہو۔
انہوں نے جواب دیا۔ اگر نسبت
بھیجی جاوے۔ تو اس سے نکاح
نہ ہو گا۔ سفارش کرے گا۔ تو منظور
نہ کی جائیگی۔ اور کوئی بات کہے گا۔
تو کان لگا کر سنی نہ جائے گی۔ آپ

ح ۱۵۰ — عورت سے نکاح کرتے وقت اس کی دینداری سب سے قابلِ ترجیح ہے۔

ح ۱۵۱ — اللہ کے نزدیک دیندار فقیر دنیا کے مال دار امیروں سے اچھے ہیں۔

مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا ۔

نے ارشاد فرمایا۔ ساری زمین کے ایسے امیروں سے یہ فقیر بہتر ہے ۔

ح ۶۵۲ عورتوں کا فتنہ باقی ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ۔

اسامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ بن زید نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پیچھے مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ ضرر رساں باقی نہیں رہا۔

ح ۶۵۳ رضاعی نکاح ناجائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کہتے ہیں ۔ کہ کسی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ۔ کہ آپ دختر حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے کیوں شادی نہیں کر لیتے ؟ آپ نے فرمایا۔ وہ دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے ۔

ح ۶۵۴ جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ دودھ پینے سے بھی حرام ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔ کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی ۔ جو حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جانے کی اجازت مانگ رہا تھا ۔ میں نے کہا ۔ یا رسول اللہ یہ شخص آپ کے مکان میں جانا چاہتا ہے آپ نے فرمایا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے ۔ جو حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے پوچھا ۔ کہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو کہ دودھ کے رشتے سے میرا چچا تھا تو کیا میں اس سے پردہ نہ کرتی ؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں ! جو رشتے نسب سے حرام ہیں ۔ وہ دودھ پینے سے بھی حرام ہیں ۔

۶۵۵
ح ۱۳
سالی اور بھتیجی سے نکاح ناجائز ہے

عن أم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنهما قالت قلت يا رسول الله انكح أختي بنت أبي سفيان فقال أو تحبين ذلك قلت نعم لست لك بمخلية وأحب من شاركني في خير أختي فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن ذلك لا يحل لي قلت فإنا نحدث أنك تريد أن تنكح بنت أبي سلمة قال بنت أم سلمة قلت نعم فقال لو أنها لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي إنها لابنة أخي من الرضاعة أرضعتني وأبا سلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا أخواتكن۔

حضرت ام حبیبہؓ دختر ابوسفیان بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ میری بہن دختر ابوسفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا "کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے؟" میں نے عرض کی۔ کیا اب بھی تو میں ہی آپ کی اکیلی بی بی نہیں۔ پس مجھے اپنی بہن کو خیر میں اپنا شریک بنانا گوارا نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا "مجھے یہ جائز نہیں" (کہ دو بہنیں ایک وقت میں نکاح میں رکھوں) میں نے کہا۔ ہم نے تو سنا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا "کیا ام سلمہ کی بیٹی سے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں"؟ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا "وہ دانست میں میری ربیبہؑ نہیں ہے میرے لئے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے۔ یعنی مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا" (اے بی بی! تجھکو لازم ہے کہ) میرے رُو برُو اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو نہ پیش کرو۔ (وہ مجھے حلال نہیں)۔

۶۵۶
ح ۱۴
دودھ بھائی وہ ہوتا ہے جسکی غذا دودھ ہو۔

عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها رجل فكأنه تغير وجهه كأنه كره ذلك فقالت إنه أخي فقال

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اور (اس وقت) ایک شخص میرے پاس بیٹھا تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ گویا آپ نے یہ حرکت بری سمجھی۔ میں نے عرض کی۔ یہ تو میرا دودھ شریک بھائی ہے

علہ (ربیبہ) پہلے خاوند کی لڑکی جو دوسرے خاوند کے گھر میں عورت ساتھ لائے۔ جسکو پچھلگ اور گیلڑ بعض گیل دانی بھی کہتے ہیں۔

اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ ۔

آپ نے فرمایا:" غور کرو۔ تمہارا کون کون بھائی ہے۔ کیونکہ دودھ کا رشتہ جب ثابت ہوتا ہے کہ بچے کی غذا دودھ ہو"۔

۶۵۷ ع ۱۵ بیوی کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح جائز نہیں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح کرے"۔

۶۵۸ ع ۱۶ اولا بدلی کا نکاح درست نہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ ۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اولا بدلی کے نکاح سے منع فرمایا ہے ۔

۶۵۹ ع ۱۷ ایک جنگ میں متعہ کی اجازت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا كُنَّا فِيْ جَيْشٍ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا فَاسْتَمْتِعُوْا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس آکر ارشاد فرمایا:" تمہیں مُتعہ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ تم مُتعہ کرلو"۔

۶۵۹ ع ۱۸ مہر میں قرآن مجید کا سکھانا بھی جائز ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے او پر اپنا نفس پیش کیا۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ! اسکا مجھ سے بیاہ کرا دیجئے آپ نے پوچھا:" تیرے پاس کیا چیز ہے؟" وہ بولا۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا:" جاکر ڈھونڈ۔ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو"۔ وہ جاکر پھر دوبارہ آیا۔

لا واللهِ ما وجدتُ شيئًا ولا
خاتمًا من حديدٍ ولكن هٰذا
إزاري ولها نصفُهُ قال سهلٌ
وماله رداءٌ فقال النبيُّ صلى
اللهُ عليهِ وسلّمَ وما تصنعُ
بإزارِك إن لبستهُ لم يكن
عليها منهُ شيءٌ وإن لبستهُ لم
يكن عليك منهُ شيءٌ فجلسَ
الرجلُ حتى إذا طالَ مجلسُهُ
قام فرآهُ النبيُّ صلى اللهُ عليهِ
وسلّمَ فدعاهُ أو دُعِيَ لهُ فقالَ
لهُ ماذا معكَ من القرآنِ قالَ
معي سورةُ كذا وسورةُ كذا وسورةُ
كذا لسورٍ يعدّدُها فقالَ النبيُّ
صلى اللهُ عليهِ وسلّمَ أملكناكها
بما معكَ من القرآنِ ۔

عن معقلِ بنِ يسارٍ
رضي اللهُ عنهُ قالَ زوّجتُ
أختًا لي من رجلٍ فطلّقها
حتى إذا انقضت عدّتُها جاءَ
يخطبُها فقلتُ لهُ زوّجتُكَ
وفرشتُكَ وأكرمتُكَ
فطلّقتَها ثمّ جئتَ تخطبُها
لا واللهِ لا تعودُ إليكَ
أبدًا وكانَ رجلًا لا
بأسَ بهِ وكانتِ امرأةٌ
تريدُ أن ترجعَ إليهِ

اور کہا۔ بخدا یا رسول اللہ! مجھے کچھ نہیں ملا
اور نہ لوہے کی انگوٹھی ملی۔ لیکن یہ میرا تہبند
ہے۔ آدھا اسکو دیدیجئے۔ سہل رضہ کہتے
ہیں۔ کہ اُسکے پاس دوسری چادر نہ تھی۔ آپ
نے فرمایا۔ "تیری چادر کو کیا کریں۔ اگر تو
اوڑھ لے تو وہ ننگی۔ اور اگر وہ اوڑھ لے
تو تُو ننگا۔" وہ بیچارہ (مایوس ہو کر) بیٹھ رہا
بہت دیر بیٹھ کر جانے لگا۔ تو آپ نے اُسے
(جاتے) دیکھ کر بُلایا۔ یا کسی سے بُلوایا۔
اور فرمایا۔ "تجھے قرآن مجید کی کون کونسی
سورتیں یاد ہیں"۔ اس نے چند سورتوں کے
نام لے کر کہا۔ کہ فلاں فلاں سورۃ یاد ہے
آپ نے فرمایا۔ "تجھے اس قرآن کے عوض جو
تجھے یاد ہے اس عورت کا مالک کر دیا۔
(یعنی مہر کے عوض اسے قرآن مجید پڑھا
دینا)"۔

٦٦٠ ح ١٩ طلاق اول کے بعد رجوع کا جواز

حضرت معقل رضہ بن یسار کہتے ہیں۔ کہ
میں نے اپنی بہن کا ایک مرد سے نکاح کر دیا
تھا۔ اس نے میری بہن کو طلاق دے دی۔
جب اسکی عدت پوری ہو گئی۔ تو اُسنے دوبارہ
پیغام نکاح کا بھیجا۔ میں نے اُسے جواب دیا
کہ میں نے اسکا تجھ سے بیاہ کر دیا تھا۔ اور
اسے تیری بی بی بنا دیا۔ اور تیری تعظیم کی۔
مگر تُو نے اسے چھوڑ دیا۔ اب تُو آکر پیغام
دیتا ہے۔ تو بخدا وہ دوبارہ اب تجھے نہیں
پہنچ سکتی۔ وہ مرد نیکبخت تھا۔ اور میری بہن
بھی اُسکی طرف رجوع کرنے سے راضی تھی۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ فَقُلْتُ الْآنَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ ◆

اسوقت اللہ نے یہ حکم بھیجا "تم عورتوں کو اپنے پہلے خاوندوں سے نکاح کرنے سے منع نہ کرو"۔ میں نے کہا۔ یارسول اللہ! میں اب اس سے نکاح ضرور کرادونگا۔ آپنے فرمایا "ہاں اس سے نکاح کردے" (یہ پہلی طلاق کے بعد فرمایا) ◆

٦٦١ ح ٢٠ — عورتکے بے اذن نکاح نہ کرو اور باکرہ کی خاموشی اجازت کی دلیل سمجھو

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ ◆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رانڈ عورت کا نکاح اسکی بلا اجازت نہ کیا جائے۔ اور نہ باکرہ کا نکاح اسکی بلا اجازت کیا جائے"۔ اصحابنے پوچھا۔ یارسول اللہ! باکرہ کا اذن کیونکر ہے؟ آپنے فرمایا "اُسکا خاموش رہنا اذن ہے" ◆

٦٦٢ ح ٢١ — کنواری عورت کی خاموشی دلیل رضامندی ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِیْ قَالَ رِضَاهَا صُمْتُهَا ◆

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کنواری عورت تو شرم کرتی ہوگی؟ آپنے فرمایا "اُسکا خاموش ہوجانا بجائے خود رضامندی ہے" ◆

٦٦٣ ح ٢٢ — چھوٹی لڑکی چاہے تو اُسکے سمجھنے پر نکاح فسخ ہوسکتاہے

عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهٗ ◆

حضرت خنساء انصاریہ دختر خذام روایت کرتی ہیں۔ کہ میرے باپنے میرا نکاح کردیا۔ اور میں ثیبہ تھی۔ مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا۔ تو آپ نے میرا نکاح فسخ کردیا ◆

٦٦٤ ح ٢٣ — نسبت پر نسبت کرنیکی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "کوئی شخص دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے۔ اور نہ ایک شخص دوسرے

وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ ◆

کی منگنی پر منگنی بھیجے۔ جبتک کہ پہلا منگیتر اپنی منگنی نہ چھوڑ دے۔ یا دوسرے کو اجازت دیدے"۔

۶۶۵
ح ۲۴
کسی عورت کا دوسری عورت کو طلاق کی ترغیب دینا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ◆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی عورت کو جائز نہیں کہ اپنی مسلمان بہن کو طلاق کا سوال کرے۔ تاکہ اپنی رکابی کو اپنے واسطے فارغ کرے۔ کیونکہ اسکی تقدیر میں جو ہوگا وہی ملیگا"۔

۶۶۶
ح ۲۵
نکاح میں سرود کا رواج

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ ◆

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ میں نے ایک یتیم لڑکی کو ایک انصاری مرد کے ساتھ بیاہ دیا تو آنحضرت نے پوچھا "اے عائشہ! تمہارے سامنے سرود کیا گیا تھا۔ کیونکہ انصار کو سرود اچھا معلوم ہوتا ہے"۔

۶۶۷
ح ۲۶
مجامعت کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ أَوْ قُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا ◆

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت کا ارشاد ہے "اگر کوئی اپنی بی بی کے پاس آنے وقت بسم اللہ پڑھے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا (اللہ مجھے شیطان سے دور رکھ اور جو اولاد ہمیں دے شیطان کو اس سے بھی دور رکھ) تو اُنکے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا اُسے شیطان کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا"۔

۶۶۸
ح ۲۷
حضرت زینبؓ کا ولیمہ سب سے زیادہ ہوا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ

نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ ۔

نہیں کھلایا۔ کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ کر دیا ۔

٦٦٩ ح ٢٨ تھوڑے ولیمہ کا بھی جواز

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ ۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جَو ہی میں کر دیا ۔

٦٧٠ ح ٢٩ دعوتِ ولیمہ میں جانیکی تاکید

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "اگر کوئی عورت ولیمہ کے واسطے بُلائے تو ضرور جائیے" ۔

٦٧١ ح ٣٠ عورتوں سے حسن سلوک کی ہدایت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جسے اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے اُسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرے۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ جو سب سے بڑی پسلی ہے۔ وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائیگی۔ اور جو یونہی رہنے دو۔ تو ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی میری وصیت دربارۂ خیر خواہی مستورات قبول کرو ۔

اُمِّ زرع کی حدیث

٦٧٢ ح ٣١ گیارہ عورتوں کا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ گیارہ عورتوں نے ایک جگہ جمع

امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ
أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ
أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُوْلٰى
زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى
رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى
وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلَ قَالَتِ
الثَّانِيَةُ زَوْجِيْ لَا أَبُثُّ
خَبَرَهٗ إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ لَا
أَذَرَهٗ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ
عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ قَالَتِ
الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ
إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ
أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ
الرَّابِعَةُ زَوْجِيْ كَلَيْلِ
تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ
وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ
قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِيْ
إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ
خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ
عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ
زَوْجِيْ إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ
شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ
الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ
لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ
السَّابِعَةُ زَوْجِيْ غَيَايَاءُ
أَوْعَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ
كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ شَجَّكِ

ہوکر باہم یہ عہد و پیمان کیا۔ کہ اپنے اپنے
خاوندوں کا حال بیان کرو۔ اور کچھ نہ
چھپاؤ۔ پہلی نے کہا۔ میرا خاوند اُس
اونٹ لاغر کا گوشت ہے۔ جو پہاڑ کی
چوٹی پر ہو۔ نہ وہاں کی زمین نرم ہے۔ جو
کوئی چڑھ سکے۔ نہ وہ موٹا ہے۔ کہ کوئی
اُسے لے جائے۔ دوسری بولی۔ میں
اپنے میاں کی خبر ظاہر نہیں کرسکتی کہ مجھے
خوف ہے۔ مجھ سے کوئی بات نہ رہ جاوے
میں اس سے ڈرتی ہوں۔ اور میں اسے
چھوڑ نہیں سکتی۔ اگر میں اسکا ذکر کروں
تو کھلے ڈھکے سارے عیب بیان کرسکتی
ہوں۔ تیسری نے کہا۔ میرا خاوند لمبا اور
نحیف ہے۔ اگر میں اسکے عیب بیان
کروں۔ تو مجھے طلاق دیدیگا۔ اور جو
چُپ رہوں۔ تو مجھے معلق چھوڑ دیگا۔
چوتھی نے کہا۔ میرا خاوند تہامہ کی رات کی
طرح نہ گرم ہے نہ ٹھنڈا ہے نہ کچھ خوف
ہے۔ نہ کچھ بُرائی ہے۔ پانچویں نے کہا
میرا خاوند گھر آتے وقت تو چیتا ہے
اور باہر جاتے وقت شیر۔ اور بُرا بھلا کچھ
نہیں پوچھتا۔ چھٹی نے کہا۔ اگر میرا خاوند
کھانے بیٹھتا ہے۔ تو ملا جُلا سب کھا
جاتا ہے۔ اور اگر پانی پیتا ہے۔ تو یکدم
سب چڑھا جاتا ہے۔ اگر سوتا ہے۔
تو الگ پڑا رہتا ہے۔ اور اپنا ہاتھ کپڑوں
میں اپنی بیوی کیواسطے دکھ درد دریافت

اپنے خاوندوں کے متعلق بیان اور آنحضرتؐ کا سب اچھے سلوک والے کی مانند سلوک فرمانے کا وعدہ

أوْ فلَّكِ أوْ جمعَ كُلًّا
لكِ قالتِ الثامنةُ
زوجي المسُّ مسُّ أرنبٍ
والريحُ ريحُ زرنبٍ قالتِ
التاسعةُ زوجي رفيعُ
العمادِ طويلُ النجادِ
عظيمُ الرمادِ قريبُ البيتِ
من النادِ قالتِ العاشرةُ
زوجي مالكٌ وما مالكٌ
مالكٌ خيرٌ من ذلكِ
له إبلٌ كثيراتُ المباركِ
قليلاتُ المسارحِ وإذا
سمعنَ صوتَ المزهرِ
أيقنَّ أنهنَّ هوالكُ
قالتِ الحاديةَ عشرةَ
زوجي أبو زرعٍ وما أبو
زرعٍ أناسَ من حُليٍّ
أذنيَّ وملأَ من شحمٍ
عضديَّ وبجَّحني فبجحتْ
إليَّ نفسي وجدني في
أهلِ غُنيمةٍ بشِقٍّ
فجعلني في أهلِ صهيلٍ
وأطيطٍ ودائسٍ ومُنَقٍّ
فعندهُ أقولُ فلا
أُقبَّحُ وأرقدُ فأتصبَّحُ
وأشربُ فأتقنَّحُ
أمُّ أبي زرعٍ فما

کرنے کو داخل نہیں کرتا۔ ساتویں بولی
میرا خاوند نامرد یا گمراہ ہے۔ (اس میں
راوی کو شک ہے) اور احمق ہے اور
اس میں بیماریاں ہیں۔ (اگر تو بات کرے
تو) سر پھوڑ دے یا زخمی کر دے۔ یا
دونوں باتیں اکٹھی کر دے۔ آٹھویں بولی۔
میرے خاوند کا مساس خرگوش کی طرح ہے
اور خوشبو گیاہِ زرنب کی سی ہے۔ نویں
نے کہا۔ میرا خاوند دراز قد اور سخی آدمی ہے
اور اسکا گھر مشورہ گاہ کے قریب ہے۔
دسویں بولی۔ میرا خاوند مالک ہے۔ اور کیسا
مالک ہے۔ کہ اس سے بہتر کوئی مالک
نہیں۔ اسکے اونٹ گھر پر (مہمانی کیلئے)
زیادہ اور چرنے کی جگہ کم ملتے ہیں جب
وہ باجے کی آواز سن لیتے ہیں۔ تو سمجھ
لیتے ہیں۔ کہ ہمارے ذبح کا وقت آگیا۔
گیارھویں نے کہا کہ میرا خاوند ابو زرع
تھا۔ واہ کیا ابو زرع تھا۔ زیور سے
میرے کان جھکا دیئے تھے۔ اور چربی سے
میرے بازو موٹے کر دیئے تھے وہ مجھے
خوش رکھتا تھا۔ اور میں خوب خوش رہتی
تھی۔ وہ مجھے ایک طرف پڑے ہوئے
مفلس چرواہوں سے لے آیا تھا۔ اور
گھوڑوں اور اونٹوں والوں اور اناج گاہنے
اور صاف کرنیوالوں میں سے کر دیا۔ اس
سے میں کوئی بات کہتی تو میری برائی نہ
کی جاتی۔ سوتی تو صبح تک سوتی۔ پانی

أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ
وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي
زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ
مُضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ
وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ
بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ
أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا
وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا
وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ
أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ
أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا
تَبْثِيْثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا
تَنْقِيْثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا
تَعْشِيْشًا قَالَتْ خَرَجَ
أَبُوْ زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ
تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا
وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ
يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا
بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي
وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ
رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ
شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا
وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا
ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ
كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا
وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ
وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ

پیتی تو اتنا سیر ہو کر پیتی کہ کھانے کی حاجت نہ
رکھتی یا خوب سیر ہو جاتی۔ (ایسا ہی) ابوزرع
کی ماں کا کیا حال بیان کروں اُسکی گٹھڑیاں
بھاری تھیں۔ اور گھر کشادہ تھا۔ (علیٰ ہذا)
ابوزرع کے بیٹے کا کیا حال بیان کروں۔ کہ
اُسکے سونے کی جگہ بقدر کھجور کے بوٹیے کی
پتی کے تھی۔ (یعنی بہت نازک بدن تھا)
ایک بکری کا کیا خوب دودھ تھا۔ کہ اُس کے
دودھ سے اسکا پیٹ بھر جاتا۔ (ایسا ہی)
ابوزرع کی بیٹی کی کیا خوبیاں بیان کروں۔
ماں باپ کی فرمانبردار تھی (ایسی) موٹی تازی
تھی۔ کہ اپنے (مٹاپے سے) اپنی چادر کو بھر
دیتی تھی۔ اور ہمسایہ کیلئے حسد کا باعث تھی
(اس طرح) ابوزرع کی لونڈی بھی کیا لونڈی
تھی۔ جو ہماری بات کی رازدار تھی۔ نہ گھر کی
چیزیں دیکر نقصان پہنچاتی تھی۔ اور نہ ہمارے
گھر کو کوڑے کرکٹ سے بھرتی تھی۔ پھر اس
نے کہا۔ جبکہ دودھ مشکوں میں بلویا جاتا
تھا (ایک دفعہ) ابوزرع باہر گیا۔ اور ایک
عورت سے ملاقات کی۔ اس کے ساتھ دو
بچے تھے۔ جو اُسکے زیر بغل چیتوں کی طرح
دو اناروں یعنی پستانوں سے کھیل رہے
تھے۔ ابوزرع نے مجھے طلاق دے کر اسی
عورت سے نکاح کر لیا۔ بعد ازاں میں نے بھی
ایک ایسے شریف مرد سے نکاح کیا۔ جو عربی
گھوڑے پر سوار ہوتا۔ اور خطی نیزہ ہاتھ میں
لئے رہتا تھا۔ اس نے بہتیری نعمتیں بکھیریں

مِنْكُمْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ ۔

اور ہر راحت پہنچانے والی چیز کا مجھے جوڑا جوڑا دیا۔ اور کہا۔ اے ام زرع! خود بھی کھا اور حقداروں کو بھی پہنچا۔ مگر جو کچھ دیا۔ ابو زرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں (یہ تمام قصہ سُن کر) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " میں بھی تیرے ساتھ ایسا ہوں۔ جیسے باپ زرع کا زرع کی ماں کے ساتھ ۔

۶۴۲ — عورت کو عبادت میں بھی خاوند کی اجازت بکار ہے اور بغیر اسکی اجازت کے مال خرچنا ناجائز

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ جب عورت کا خاوند گھر میں موجود ہو۔ تو نفلی روزہ اُس کی بغیر اجازت نہ رکھے اور نہ شوہر کی بے مرضی گھر میں کسی کو آنے دے۔ اور اگر عورت بے حکم شوہر اُسکے مال میں سے خرچ کر دے۔ تو اس کے ذمے مرد کو صرف (آدھ) دینا پڑے گا " ۔

۶۴۳ — بہشت میں مسکینوں اور دوزخ میں عورتوں کی بہتات ہے

عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَهْلَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا " میں نے جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا اس میں زیادہ مسکین تھے۔ اور مالدار لوگ دروازے پر روک دیئے گئے۔ بجز اس کے کہ دوزخیوں کو دوزخ بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ پھر میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا۔ تو اس میں عموماً عورتیں

رَحْلَهَا النِّسَاءُ ۔

ح ۳۴ ۶۷۵ — حضرت عائشہ رض اور حفصہ رض کا باہمیں سواری کا بدل کرنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ تَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتّٰى نَزَلُوْا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ وَلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا ۔

تھیں“ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب باہر جاتے تھے۔ اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے۔ (کہ اپنے ساتھ کسے لے جائیں) ایک سفر میں حضرت عائشہ رض اور حضرت حفصہ رض کا نام نکل آیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ جب رات کو چلتے تو حضرت عائشہ رض کے ہمراہ باتیں کرتے چلتے تھے۔ حفصہ رض نے کہا۔ آج کی رات تم میرے اونٹ پر بیٹھو۔ اور میں تمہارے اونٹ پر بیٹھوں۔ میں تیرے اونٹ کو دیکھوں۔ اور تو میرے اونٹ کو دیکھ حضرت عائشہ رض نے کہا۔ اچھا پھر آنحضرت عائشہ رض کے اونٹ کی طرف آئے۔ حالانکہ اس پر حضرت حفصہ رض بیٹھی تھیں۔ آپ نے حفصہ رض پر سلام کیا۔ پھر روانہ ہوئے۔ جبکہ منزل میں اُترے۔ اور عائشہ رض نے آپ کو نہ پایا۔ تو اپنے دونو پاؤں اذخر گھاس میں ڈال دیئے اور کہنے لگیں۔ اے خدا! مجھ پر کوئی سانپ یا بچھو مسلط کر دے۔ کہ وہ مجھے کاٹ لے اور مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرنیکی طاقت اور موقع نہ ملے ۔

ح ۳۵ ۶۷۶ — مرد کو کنواری کے نکاح میں سات دن اور بیوہ کے نکاح میں

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے کہ اگر کنواری عورت سے بیاہ کرے تو اس کے پاس سات دن رہے۔ اور بیوہ عورت

تین دن اسکے پاس رہنا چاہئیے

قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ۔

سے نکاح کرے۔ تو اُس کے پاس تین دن ٹھیرے" اور میں چاہوں۔ تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے (یعنی یہ حدیث رسول اللہ تک پہنچا سکتا ہوں) ۔

۶۷۷ ح ۲۶

سوکن کے جلانے کو خاوند کے حُسنِ سلوک کا اظہار مبالغہ سے کرنا مناسب نہیں

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِيْنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ کسی عورت نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر میں اس کے جلانے کو اپنے میاں کی طرف سے جس قدر مجھے دیتا ہے اُس سے زیادہ ظاہر کروں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا "نہ دی ہوئی چیز کا ظاہر کرنیوالا ایسا ہے۔ جیسے کوئی دو کپڑے مکر کے پہنے ہوئے ہے" ۔

۶۷۸ ح ۲۷

خدا تعالےٰ زنا کو بہت بُرا جانتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "اللہ غیرت کرتا ہے۔ اور اللہ کی غیرت یہ ہے۔ کہ کوئی بندہ مومن حرام فعل کرتا ہے" (اللہ کو وہ بُرا معلوم ہوتا ہے) ۔

۶۷۹ ح ۲۸

صحابیہ کی عورات سے آنحضرتؐ کا حُسنِ سلوک

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوْكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ

حضرت اسماء دختر ابو بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں۔ کہ جب مجھ سے زبیرؓ نے بیاہ کیا۔ اُن کے پاس نہ کچھ مال تھا نہ زمین نہ لونڈی تھی نہ غلام غرضیکہ پانی کھینچنے والے اُونٹ اور گھوڑے وغیرہ کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں زبیرؓ کے گھوڑے کو چراتی تھی۔ اور پانی پلاتی تھی۔ اور اُن کا ڈول

وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ
أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ
لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ
صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى
مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي
عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا
وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي
خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ
أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ
الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ
النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ
اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ
فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي
النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ
مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ
فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى
كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ
مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ
أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ

کھینچتی تھی۔ چونکہ میں روٹی پکانی نہ جانتی
تھی۔ اسلئے روٹی انصاری پڑوسنیں پکا
دیتی تھیں۔ اور وہ بڑی نیکبخت عورتیں تھیں
اور میں زبیرؓ کی اس زمین سے جو رسول اللہ
صلعم نے انہیں دی تھی۔ اپنے سر پر
چھوہاروں کی گٹھلیاں اُٹھا کر لاتی تھی۔ اور
وہ جگہ مجھ سے دو میل دُور تھی۔ ایک روز
میں اپنے سر پر گٹھلیاں رکھے آرہی تھی۔ کہ
مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ملے۔
اور آپکے ہمراہ چند انصار تھے۔ آپ نے مجھے
پکارا۔ پھر مجھے اپنے پیچھے بٹھانے کے
واسطے اپنے اونٹ کو اخ اخ کیا۔ مجھے
مردوں کے ساتھ چلنے سے شرم آئی۔ اور
زبیرؓ کی غیرت مجھے یاد آئی۔ کہ وہ بڑے
غیرت دار ہیں۔ جسے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے تاڑ لیا۔ اور آپ چل پڑے
میں نے زبیرؓ سے آکر کہا۔ مجھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ملے تھے۔ میرے سر
پر گٹھلیوں کا بوجھ تھا۔ اور آپکے ہمراہ چند
اصحابی تھے۔ آپ نے مجھے بٹھانے کے
واسطے اونٹ کو ٹھہرایا۔ تو مجھے اس سے شرم
آئی۔ اور تمہاری غیرت کو میں جانتی ہوں۔
وہ بولے بخدا میرے نزدیک تیرے سر پر
گٹھلیاں لاتے ہوئے آپ کو دیکھنا آپ
کے ساتھ سوار ہوجانے سے زیادہ بُرا
ہے۔ بعد ازاں حضرت ابوبکرؓ نے ایک خادم
بھیجدیا۔ تاکہ وہ گھوڑے کی نگہبانی میں

يَكْفِيْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِيْ ۔

میرا کام دے۔ گویا کہ اُنہوں نے مجھے آزاد کر دیا ۔

۶۸۰ ح ۹
آنحضرت صلعم کا حضرت عائشہؓ کا مزاج شناس ہونا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مجھ سے راضی یا ناراض ہو۔ تو میں جان لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے پوچھا۔ آپ کیونکر جان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے۔ تو (قسم کھاتے وقت یہ) کہتی ہے "لا ورب محمدؐ" اور جب تو مجھ پر خفا ہوتی ہے۔ تو کہتی ہے "لا ورب ابراھیم"۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں! (ٹھیک ہے) بخدا۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں (آپ کی محبت نہیں چھوڑتی) ۔

۶۸۱ ح ۱۰
عورت پاس تنہائی میں دیور کا جانا بھی درست نہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتوں کے پاس (تنہائی میں) جانے سے پرہیز کرو۔ ایک مرد انصاری نے کہا۔ آپ دیور کو بتائیے (اس کا حکم کیا ہے) آپ نے فرمایا۔ دیور تو موت ہے (یعنی اس سے زیادہ بچنا چاہیئے) ۔

۶۸۲ ح ۱۱
دوسری عورت کے حسن و جمال کا زبانی ذکر بھی ناجائز ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عورت عورت سے ملکر اسکی تعریف اپنے خاوند سے اسطرح نہ کرے۔ جیسے وہ عورت کو ظاہرا دیکھ رہا ہے" ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تمہیں گھر سے غائب ہوئے عرصہ دراز گذر جائے۔ تو رات کو اپنے گھر نہ آیا کرو"۔

۶۸۳ ح ۴۲ زیادہ رات گذر جانے پر گھر میں آنیکی تکلیف نہ دو

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تو رات کو آئے تو اپنے گھر نہ آ۔ تاکہ عورت مغیبہ (جس کا خاوند غائب تھا) صفائی کرے اور پریشان بالوں میں کنگھی کرے"۔

۶۸۴ ح ۴۳ مسافر مرد گھر میں رات کو ایسے وقت نہ جائے کہ عورت کی کم زیبائی اُسے مُنغّص کرے۔

کِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ میں نے زمانۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی بیوی کو طلاق دیدی۔ جبکہ وہ حائض تھی۔ تو (میرے والد) حضرت عمرؓ بن الخطاب نے یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا "اُسے حکم دو۔ کہ اس سے رجوع کرے۔ پھر اُسے پاک ہونے تک رہنے دے۔ پھر

۶۸۵ ح ۱ عورتوں کو حیض کے ایام میں طلاق نہ دو

فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى
تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ
إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ
طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ
الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ۔

۶۸۵ ح ۲ — حدیث بالا کا ایضاً

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيْقَةٍ ۔

۶۸۶ ح — آنحضرت صلعم کا خدا کی پناہ سے متاثر ہونا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ
بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِيْ بِأَهْلِكِ ۔

۶۸۷ ح — اسی حدیث کی تفصیل

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ أَبِيْ
أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّهَا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ
وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ
لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبِيْ
نَفْسَكِ لِيْ قَالَتْ وَ
هَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ
نَفْسَهَا لِلسُّوْقَةِ قَالَ
فَأَهْوٰى بِيَدِهٖ يَضَعُ يَدَهٗ
عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَقَدْ
عُذْتِ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ
عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ

جب اسے حیض آئے اور پاک ہو جائے۔
اس وقت چاہے اسے روکے رکھے اور چاہے
مساس سے پہلے طلاق دیدے۔ یہی وقت
عدت اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ
عورتیں اس وقت طلاق دی جائیں" ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ میرے لئے ایک طلاق شمار کی گئی ۔

حضرت عائشہؓ نقل کرتی ہیں۔ کہ دختر
جون جب رسول اللہ صلعم کے ہاں آئی اور آپ
اس کے قریب گئے۔ تو وہ کہنے لگی "میں
تجھ سے اللہ کی امان چاہتی ہوں"۔ آپ نے
اس سے فرمایا "تو نے بہت بڑے کی امان
مانگی (جا) اپنے رشتہ داروں میں ملجا ۔

حضرت ابواسیدؓ سے ایک روایت میں
ہے۔ کہ دختر جون رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس لائی گئی۔ اور اسکے ہمراہ اس
کی دایہ تھی۔ جو اسکی پرورش کرتی تھی۔ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا۔
"اپنا نفس تو مجھے دیدے"۔ اس نے جواب
دیا۔ کہیں بادشاہزادی بھی بازاری لوگوں
کو اپنا نفس ہبہ کر سکتی ہے؟ ابواسید
کہتے ہیں آنحضرتؐ نے سوچا۔ کہ اپنا دایاں
ہاتھ اس پر رکھ کر اسے تسکین دوں۔ تو وہ
بولی "میں تجھ سے خدا کی امان مانگتی ہوں"۔
آپ نے جواب دیا "تو نے بڑے دینے والے
سے امان مانگی"۔ پھر ہمارے پاس چلے آئے
اور فرمایا "اے ابواسید! اسے دو رازقی

اصحصها دا ذیتین و الحقها باهلها۔

کپڑے پہنا کر اس کے کنبہ داروں کے پاس پہنچا دے"۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان امرأۃ رفاعۃ القرظی جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان رفاعۃ طلقنی فبت طلاقی و انی نکحت بعدہ عبد الرحمن بن الزبیر القرظی وانما معہ مثل الھدبۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلک تریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی یذوق عسیلتک وتذوقی عسیلتہ۔

۶۸۹ ح — بائن تین طلاق والی کے لئے حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نے آکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ یا رسول اللہ! رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی اور مجھے بائن کر دیا۔ اس کے بعد میں نے عبد الرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا۔ مگر وہ نامرد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ شائد تو رفاعہ کے پاس لوٹنا چاہتی ہے۔ تو نہیں لوٹ سکتی۔ جب تک وہ تیرا مزانہ چکھ لے۔ اور تو اُسکا مزانہ چکھ لے"۔

وعنہا رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب العسل والحلواء و کان اذا انصرف من العصر دخل علی نسائہ فیدنوا من احداھن فدخل علی حفصۃ بنت عمر فاحتبس اکثر مما کان یحتبس فغرت فسألت عن ذالک فقیل لی اھدت لھا امرأۃ من قومھا عکۃ من عسل فسقت النبی صلی

۶۹۰ ح — آنحضرت صلعم کے بعض حرم کا شہد کی نسبت آپکو مغالطہ میں ڈالنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حلوا اور شہد بہت مرغوب تھا۔ اور آپ کی عادت تھی۔ کہ عصر کی نماز پڑھ کر اپنی بیویوں کے پاس جاتے تھے۔ اور ان میں سے کسی سے ملاعبت کرتے تھے۔ (ایک آن آپ حفصہؓ بنت عمرؓ کے پاس گئے اور معمول سے زیادہ ٹھیرے۔ (اس سے) مجھے غیرت آئی۔ اور میں نے اسکا سبب دریافت کیا۔ تو کسی نے مجھ سے کہا۔ کہ حفصہؓ کو کسی عورت نے تھوڑا سا شہد بھیجا تھا۔ اس کا حفصہؓ نے آپ کو شربت پلایا۔ (اس وجہ سے دیر ہوگئی) میں نے کہا بخدا! میں کچھ حیلہ کرونگی۔ میں نے سودہؓ بنت

الله عليه وسلم منه شربة
فقلت اما والله لنحتالن
له فقلت لسودة بنت
زمعة انه سيدنو منك
فاذا دنا منك فقولي
اكلت مغافير فانه
سيقول لك لا فقولي
له ما هذه الريح التي
اجد منك فانه سيقول لك
سقتني حفصة شربة
عسل فقولي له جرست
نحله العرفط وساقول
ذلك وقولي انت يا صفية
ذلك فقالت تقول
سودة فوالله ما هو الا
ان قام على الباب فاردت
ان اباديه بما امرتني
به فرقا منك فلما
دنا منها قالت له سودة
يا رسول الله اكلت مغافير
قال لا قالت فما هذه
الريح التي اجد منك قال
سقتني حفصة شربة
عسل فقالت سودة جرست
نحله العرفط فلما دار
الي قلت له نحو ذلك فلما
دار الى صفية قالت له مثل

زمعہ سے کہا۔ جب آنحضرت صلعم تیرے
پاس آئیں۔ تو کہیو۔ آپ نے گندنا کھایا ہے
آنحضرت تجھ سے انکار کریں گے۔ تو پھر
کہیو۔ یہ بدبو آپ کے منہ سے مجھے
کیسے آتی ہے؟ جب آپ تجھ سے کہیں
کہ میں نے حفصہؓ کے پاس شہد پیا ہے۔
تو کہیو۔ شاید اس شہد کی مکھی نے درخت
عرفط کا عرق چوسا ہے۔ اور میں بھی یہی
کہوں گی۔ اور اے صفیہؓ! تم بھی یہی کہنا
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں سودہ کہتی تھیں
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آکر
دروازے پر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ
میں تیرے خوف کے باعث اس بات کے
کہنے کا جو تو نے مجھ سے کہی تھی ارادہ کرلیا
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سودہ کے قریب پہنچے۔
اُس نے آپ سے کہا۔ یا رسول اللہ! کیا
آپ نے گندنا کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا
"نہیں"۔ وہ بولیں۔ پھر یہ آپ کے منہ
سے مجھے بدبو کیسی آتی ہے؟ آپ نے
جواب دیا۔ "مجھے حفصہؓ نے شہد کا شربت
پلایا ہے۔" وہ بولیں۔ شائد اسکی مکھی
نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ پس جب آپ
میرے پاس آئے۔ تو میں نے بھی آپ سے
یہی کہا۔ اور جب صفیہ کے پاس گئے۔ تو
اُنہوں نے بھی یہی کہا۔ جب آپ حفصہؓ
کے پاس دوبارہ تشریف لے گئے تو حفصہؓ

ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ اِلٰى حَفْصَةَ
قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَسْقِيْكَ
مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ
قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ
لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا
اسْكُتِيْ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ
ابْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ
مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ
وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ
الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ
فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا
تَطْلِيْقَةً ۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا
يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ
اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِيْ وَ
دُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ اَلَا

نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں آپ کے پینے
کے واسطے شہد لاؤں؟ آپؐ نے فرمایا
"مجھے شہد کی حاجت نہیں" حضرت عائشہؓ
فرماتی ہیں۔ سودہ نے خوش ہو کر کہا بخدا
ہم نے شہد حرام کرا دیا۔ میں نے کہا چپکی
رہ۔ (کہیں رسول اللہ کو خبر نہ ہو جائے) ۔

٦٩١ ح ٧ — عورت کو شوہر کے پاس بیزار رہنے سے طلاق لینا بہتر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت
کرتے ہیں۔ کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کی۔
یارسول اللہ! میں اپنے شوہر ثابت بن
قیس سے اسکی عادت یا دین سے ناراض
نہیں ہوں لیکن میں یہ بُرا جانتی ہوں۔
(جبکہ میری طبیعت اس سے بیزار ہے تو)
کہیں میں حالتِ اسلام میں کفرانِ نعمت
میں نہ مبتلا ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا "تو
اُس کا باغ واپس دے دیگی" (جو اُس نے
تیرے مہر میں دیا ہے؟) وہ بولی۔ ہاں!
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"(اے ثابت!) اپنا باغ لے لے۔ اور اُسے
ایک طلاق دیدے" ۔

٦٩٢ ح ٨ — سفارش اور حکم میں فرق

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں۔ بریرہ کا شوہر مغیث غلام تھا۔ گویا
کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ بریرہ
کے پیچھے پیچھے روتا پھر رہا ہے۔ اور
اُس کے آنسو اُس کی ڈاڑھی پر بہہ
رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے عباس سے
فرمایا "اے عباس! کیا تم کو مغیث کی محبت

تَعَجُّبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْمُرُنِيْ قَالَ إِنَّمَا اَنَا اَشْفَعُ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ ٭

اور بریرہ کی عداوت پر تعجب نہیں آتا؟ پھر آپ نے فرمایا۔ "اے بریرہ! تو اسکے پاس چلی جا۔ وہ بولی۔ یارسول اللہ! کیا آپ مجھے یہ حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ (نہیں) میں تو صرف سفارش کرتا ہوں۔ اُسنے کہا مجھے اسکی حاجت نہیں ہے ٭

۶۹۳ ح ۹ یتیم کا پرورش کرنیوالا جنت میں آنحضرتؐ کے قریب ہوگا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ٭

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ نے شہادت کی اُنگلی اور بیچ کی اُنگلی سے اشارہ کرکے فرمایا۔ "میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب قریب) ہونگے۔" دونوں انگلیوں میں تھوڑا سا فرق باقی رکھا تھا ٭

۶۹۴ ح ۱۰ گورے کے ہاں کالا لڑکا پیدا ہونا داخلِ تعجب نہیں ٭

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ اَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰى ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّهٗ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهٗ عِرْقٌ ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کی۔ یارسول اللہ! میرے ہاں سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "تیرے پاس اونٹ ہیں"؟ وہ بولا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ "اچھا اُن کا رنگ کیسا ہے؟ وہ بولا سُرخ رنگ ہے۔ آپ نے پوچھا۔ کیا ان میں کوئی سفید مائل بسیاہی ہے؟ اُسنے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ "یہ کہاں سے ہوگیا؟" وہ بولا۔ شائد کسی رگ کی ایسی کھینچ ہوگئی ہو۔ آپ نے فرمایا۔ "تیرے بیٹے کی بھی یہی وجہ ہوگی" ٭

۶۹۵ ح ۱۱ عورت سے لعان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متلاعنین کی حدیث میں مروی ہے۔ کہ

کی واپسی چاہیئے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَالِكَ اَبْعَدُ لَكَ ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متلاعنین سے فرمایا "کہ تم دونو کا حساب خدا کے ذمے ہے۔ ایک نہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے۔ (مرد کی طرف مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا) تیرا اس پر کوئی حق نہیں ہے اس نے کہا۔ میرا مال ملنا چاہیئے۔ آپؐ نے فرمایا "تیرا مال نہیں رہا۔ اگر تو سچا ہے تب بھی اس سے فائدہ اُٹھا چکا ہے۔ اور اگر تو جھوٹا ہے۔ تو تُو اس کا مستحق ہی نہیں ہو سکتا" ۔

۶۹۶
ح ۱۲
عورت کو خاوند کی مدت عدت میں سُرمہ لگانا مناسب نہیں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوْا عَلٰى عَيْنَيْهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنُوْهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكَحَّلُ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا اَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَاِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَلَا حَتّٰى تَمْضِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ ۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا۔ تو اُسکی دونو آنکھوں کی تکلیف کا خوف پیدا ہو گیا۔ لوگوں نے آکر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُرمہ لگانیکی اجازت مانگی۔ آپنے فرمایا "وہ سُرمہ نہیں لگا سکتی" حالانکہ پہلے بُرے لباس اور بُرے مکان میں عدت کرنی پڑتی تھی۔ اور جب ایک سال تمام ہوتا۔ (تو عدت سے اسطرح باہر ہوتی تھی کہ) کُتا گزرتا۔ اور وہ اس کے مینگنی مارتی تھی۔ ہرگز سُرمہ جائز نہیں۔ جبتک کہ چار ماہ دس دن نہ گزر لیں" ۔

كِتَابُ النَّفَقَات

راہِ خدا میں صرف کرنیکا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۶۹۷ ۱ — اہل و عیال کو نفقہ دینے میں بھی صدقہ ہو سکتا ہے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "جب آدمی اپنے اہل و عیال کو نفقہ دے۔ اور نیت راہِ خدا کی کرے۔ تو اُسکو صدقہ کا ثواب ملیگا" ۔

ح ۶۹۸ ۲ — بیوہ عورت اور مسکین سے نیک سلوک کرنیوالے کا درجہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ الْقَائِمِ اللَّیْلِ الصَّائِمِ النَّهَارِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیوہ عورت اور مسکین کے ساتھ سلوک کرنیوالا ایسا ہے۔ جیسا مجاہد فی سبیل اللہ یا جیسا تمام رات نوافل پڑھنے والا۔ اور دن کو روزہ رکھنے والا" ۔

ح ۶۹۹ ۳ — آنحضرت کا نفقہ اہل و عیال کیلئے کھجوریں بیچنا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَبِیْعُ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَیَحْبِسُ لِاَهْلِهٖ قُوْتَ سَنَتِهِمْ ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بنی نضیر کی کھجوریں بیچکر اپنے اہل و عیال کے لئے سال بھر کا سامان لے کر جمع کر لیتے تھے ۔

کِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَنِیْ جَهْدٌ شَدِیْدٌ فَلَقِیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَقْرَأْتُهٗ اٰیَةً مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَدَخَلَ دَارَهٗ وَفَتَحَهَا عَلَیَّ فَمَشَیْتُ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِیْ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوْعِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلٰی رَأْسِیْ فَقَالَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّیْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَیْكَ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَقَامَنِیْ وَعَرَفَ الَّذِیْ بِیْ فَانْطَلَقَ بِیْ اِلٰی رَحْلِهٖ فَاَمَرَ لِیْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّی اسْتَوٰی بَطْنِیْ فَصَارَ کَالْقَدَحِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک دفعہ مجھے سخت بھوک لگی۔ تو میں حضرت عمرؓ بن خطابؓ کے پاس گیا۔ اور قرآن کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا۔ وہ گھر گئے۔ اور میرے آنے کو دروازہ کھول دیا۔ میں چلا تو بھوک کی وجہ سے مُنہ کے بل گر پڑا۔ دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سر پر کھڑے ہیں۔ فرمایا۔ "اے ابوہریرہؓ!" میں نے کہا۔ لبیک۔ یا رسول اللہ وسعدیک۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔ اور میری حالت کو پہچان گئے اور مجھے اپنے دولت خانے میں لے گئے اور ایک دودھ کا پیالہ پینے کا حکم فرمایا۔ میں نے پیا۔ پھر فرمایا۔ "اور پی" میں نے پیا۔ پھر فرمایا۔ "اور پی" میں نے اور پیا حتےٰ کہ میرا پیٹ بھر کر پیالہ سا ہو گیا۔ پھر عمرؓ سے ملا۔ اور اپنی بھوک اور اُنکے پاس آنے کا قصہ بیان کیا۔ اور کہا۔ اے عمرؓ! اس بات کو پورا کرنے کا خدا نے

ن ح ۱
مسکین کو کھانا کھلانے میں آنحضرتؐ کی سبقت

فَلَقِيْتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِیْ
كَانَ مِنْ اَمْرِیْ وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّی
اللّٰهُ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْكَ
يَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ
الْاٰيَةَ وَلَاَنَا اَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ
قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَكُوْنَ
اَدْخَلْتُكَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ
لِیْ مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا
فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِیْ
تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ
بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا
زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ
التَّمْرِ وَالْمَاءِ ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا
شَاةً مَسْمُوْطَةً حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ ۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ

ایسے شخص کو متولی بنا لیا ہے۔ جو تم سے
اسکا زیادہ حقدار تھا۔ میں نے آپکو آیت
پڑھنے کیلئے کہا۔ حالانکہ میں اس آیت کا
سب سے زیادہ قاری ہوں۔ حضرت عمرؓ نے
کہا۔ مجھے تمہارا گھر میں لانا (اور کھانا
کھلانا) سُرخ اونٹوں کے گلہ سے زیادہ
پسند ہے (پر کیا کروں؟ میں تمہارا مقصد
اور حالت نہ سمجھا)۔

حضرت ابو سلمہؓ کے بیٹے عمر رضی اللہ
عنہم سے روایت ہے۔ کہ (ایک دفعہ) میں
کھانے کے وقت آنحضرت صلعم کی بغل میں
بیٹھا ہوا تھا۔ اور میں نابالغ تھا۔ اور رکابی
میں چاروں طرف سے کھانا کھاتا تھا۔
آپ نے فرمایا۔ بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ
سے کھا۔ اور اپنے آگے سے کھا۔ اس
کے بعد ہمیشہ میرے کھانے کا یہی
طریق رہا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ
حضرت کی وفات کے بعد ہم نے پانی پیا۔
اور چھوارے پیٹ بھر کر کھائے۔ (یعنی آپکے
سامنے چونکہ خود کم کھاتے تھے۔ ہم نے بھی
شکم پُر کھانا کبھی نہیں کھایا)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
پتلی روٹی اور بکری بھُنی ہوئی کبھی عمر کے
دم تک نہیں کھائی۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نہیں

نخ ۲
اپنے آگے اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ

نخ ۳
آنحضرت صلعم کے بعد آپ کی بیبیاں زیادہ پُر شکم کھانا کھاتی تھیں

نخ ۴
آنحضرت نے پُر تکلف کھانے عمر بھر نہیں کھائے

نخ ۵

رِوَايَةٍ قَالَ مَاعَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَلٰى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قَطُّ ٭

جانتا کہ رسول اللہ نے کبھی چھوٹی چھوٹی رکابیوں میں کھایا۔ یا پتلی روٹی ہی آپ کے لئے پکائی گئی یا کبھی خوان پر بیٹھ کر کھایا ہو ٭

چھوٹی رکابیوں میں اور پتلی روٹی اور دسترخوان پر بیٹھ کر آپ نے نہیں کھایا

ح ۶
مل کر کھانے میں برکت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِيْ الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِيْ الْاَرْبَعَةِ ٭

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی کا کھانا تین کو کافی ہوتا ہے۔ اور تین کا چار کو" ٭

ح ۷
مومن کم خور ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ لَا يَاْكُلُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِمِسْكِيْنٍ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَاُتِيَ يَوْمًا بِرَجُلٍ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَاَكَلَ كَثِيْرًا فَقَالَ لِخَادِمِهٖ لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ ٭

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب تک وہ کسی مسکین کو ساتھ بلا کر نہ کھلاتے نہ کھایا کرتے۔ ایک روز ایک مسکین لایا گیا کہ آپ کے ساتھ کھانا کھائے تو اس نے بہت کھانا کھالیا۔ انہوں نے اپنے خادم سے کہا۔ کہ تو اس کو میرے پاس نہ لایا ہوتا کیونکہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (یعنی پیٹ بھر کر کھاتا ہے ٭

ح ۸
آنحضرت صلعم تکیہ لگا کر نہیں کھاتے تھے

عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ لَا اٰكُلُ وَاَنَا مُتَّكِئٌ ٭

حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جبکہ ایک شخص سے آپ نے فرمایا جو اس وقت موجود تھا۔ کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا" ٭

ح ۹
کھانے کو برا کہنا آنحضرت کی عادت نہ تھی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاعَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ ٭

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے کو کبھی برا نہیں کہا۔ اگر اچھا معلوم ہوتا تو کھالیتے اور اگر اچھا نہ معلوم ہوتا تو نہ کھاتے ٭

ح
[illegible] چھلنی نہ تھی

عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ هَلْ رَأَيْتُمْ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا قِيْلَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُوْنَ الشَّعِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ ٭

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کیا زمانۂ آنحضرتؐ میں تم نے میدہ دیکھا تھا؟ وہ بولے نہیں۔ پھر ان سے پوچھا گیا کیا تم جو کے آٹے کو چھانتے تھے؟ جواب دیا نہیں۔ لیکن ہم منہ سے پھونک لیا کرتے تھے ٭

ح ۹
تقسیم میں برابر حصہ دینا

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهٖ تَمْرًا فَأَعْطٰى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِيْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِيْ مَضَاغِيْ ٭

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز کھجوریں تقسیم کیں۔ اور ہر ایک آدمی کو سات سات کھجوریں دیں چنانچہ مجھے سات کھجوریں ملیں۔ ایک ان میں خراب تھی لیکن ان میں سے کوئی کھجور مجھے اس سے زیادہ پسند نہ تھی کیونکہ وہ میرے چبانے میں دیر تک رہی ٭

ح ۱۰
آنحضرتؐ کی سادہ خوراک کی شہادت

وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مُصْلِيَةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ ٭

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک ایسے گروہ پر گذرے جن کے پاس بھنی ہوئی بکری تھی۔ انہوں نے انہیں بلایا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا آنحضرت صلعم اس دنیا سے تشریف لے گئے مگر کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہ کھائی ٭

ح ۱۱
آنحضرتؐ کے اہل وعیال کی سادہ خوراک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ ٭

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال نے جب سے مدینہ میں آئے آپ کے روزِ وفات تک تین روز متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی ٭

ح ۱۲
آنحضرتؐ [illegible]

وَعَنْهَا أَيْضًا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ جب ان کا کوئی رشتہ دار مر جاتا۔ تو عورتیں

فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ ۔

اکٹھی ہوتیں پھر وہ اپنے اپنے گھر چلی جاتیں مگر خاص خاص قریب کی عورتیں رہ جاتیں تو تلبینہ کی ہنڈیا پکواتیں پھر ثرید بنایا جاتا اور تلبینہ ثرید پر ڈال کر حضرت عائشہؓ فرماتیں اسے کھاؤ کیونکہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے تلبینہ مریض کے دل کو آرام دیتا ہے۔ اور غم دور کرتا ہے ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ ۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے " اے لوگو! ریشم اور دیبا نہ پہنو۔ نہ سونے چاندی کے برتن میں پانی پیو۔ نہ سونے چاندی کی رکابی میں کھاؤ۔ کیونکہ یہ سامان کفار کے واسطے دنیا میں ہے اور ہمارے واسطے آخرت میں ہوگا ۔

باب ۱۴ ۔ ریشم اور دیبا پہننا اور سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا نہ چاہئے

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا اَدْعُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ بَلْ اَذِنْتُ لَهُ ۔

حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ قوم انصار میں ایک شخص تھا جسے ابو شعیب کہتے تھے۔ اس کا ایک غلام قصائی تھا اس نے اس سے کہا میرے واسطے کھانا تیار کر کہ میں آنحضرتؐ کی چار آدمیوں کے ساتھ دعوت کروں گا۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چار آدمیوں سمیت بلایا تو ایک اور آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تو نے ہم پانچ آدمیوں کو بلایا ہے اور یہ شخص ہمارے پیچھے چلا آیا ہے چاہے اسے بلا لے اور چاہے نہ بلا۔ وہ بولا میں نے اسے بھی اجازت دی ۔

باب ۱۵ ۔ ساتھی دعوت کو کھانا دعوت والے کی مرضی پر موقوف ہے

۱؎ پتھر کی ہنڈیا ۔ ۲؎ ایک قسم کا کھانا جو آٹے یا چھان کو پکا کر بنایا جاتا ہے ۔

۵۱۰۰ ح ۱۷ — آنحضرتؐ کا ککڑی کے ساتھ کھجور کھانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھجوریں ککڑی کے ساتھ کھا رہے تھے ۔

۵۱۰۶ ح ۱۸ — آنحضرتؐ کا معجزہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ فَجَاءُونِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا۔ جو میری کھجوروں میں کٹنے کے وقت تک بیع سلم کر لیا کرتا تھا۔ جو زمین بیر رومہ کے راستے میں تھی وہ میری ہی زمین تھی۔ ایک سال زمین میں کھجوریں نہ ہوئیں اور وہ سال گذر گیا۔ کٹائی کے وقت یہودی میرے پاس آیا اور میں ان سے کچھ کاٹنے نہ پایا تھا۔ میں اس سے آئندہ سال تک مہلت مانگنے لگا۔ مگر وہ نہ مانا۔ کسی نے یہ خبر آنحضرتؐ تک پہنچا دی۔ آپ نے اپنے یاروں سے کہا "چلو جابر کو یہودی سے مہلت دلا دیں" چنانچہ سب میرے باغ میں تشریف لائے۔ اور آنحضرتؐ یہودی سے گفتگو کرنے لگے وہ کہنے لگا۔ اے ابو القاسم! میں جابر کو مہلت نہیں دونگا جب آپ نے یہودی کو دیکھا کہ نہیں مانتا تو آپ کھڑے ہو کر باغ کے چاروں طرف پھرے اور یہودی سے دوبارہ گفتگو کی مگر وہ راضی نہ ہوا۔ آخر میں کھڑا ہو گیا اور تھوڑی سی تر کھجوریں لا کر آپ کے روبرو رکھدیں۔ آپ نے انہیں کھا کر مجھ سے دریافت کیا۔ اے جابر تیرے

فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيشُكَ
يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
افْرُشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ
فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ
فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى
فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ
الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ
فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ
ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ
وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ
فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَ
فَضَلَ مِثْلُهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى
جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ
أَنِّي رَسُولُ اللهِ ۔

باغ کی جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے
آپ کو وہ جگہ بتائی آپ نے فرمایا "میرے
واسطے وہاں بچھونا کر دے" میں نے فوراً
فرش بچھا دیا۔ آپ وہاں جاکر سو رہے
جب آپ بیدار ہوئے۔ تو میں اور کھجوریں
مٹھی بھر کر آپ کے پاس لے آیا۔ آپ نے
وہ کھائیں۔ پھر کھڑے ہوکر یہودی سے
گفتگو کی۔ مگر پھر بھی وہ نہ مانا۔ دوسری مرتبہ
آپ کھجوروں کے درختوں میں جا کھڑے
ہوئے اور فرمایا "اے جابرؓ کاٹتا جا" آپ
کاٹنے کی جگہ بیٹھ گئے پھر میں نے اتنی کھجوریں کاٹیں
کہ اس کا قرض ادا ہو گیا۔ اور اسی قدر اور بچ
رہیں میں نے آنحضرتؐ سے یہ خوشخبری بیان کی
آپ نے خوش ہوکر فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ
میں اللہ کا سچا رسول ہوں"۔

۱۷ ح ۱۹
ایک خاص قسم کھجور کا قاطع زہر و دافع سحر ہونا

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ
كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ
فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ہر
روز صبح کے وقت سات کھجوریں عجوہ کی کھا لیا
کرے اسے اس دن زہر اور جادو ضرر نہ
پہنچا سکیگا۔

۱۸ ح ۲۰
کھانا کھا کر ہاتھ چاٹنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ
فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا
أَوْ يُلْعِقَهَا ۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے
ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
جب تم کھا چکو۔ تو ہاتھ کو نہ پونچھو جب
تک خود نہ چاٹ لو۔ یا کسی اور کو نہ
چٹا لو۔

۱۹ ح ۲۱
آنحضرتؐ کے زمانہ رومال نہ تھے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ

حضرت جابرؓ سے روایت
ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ۔

کے زمانے میں ہتھیلی پہنچوں اور پاؤں کے سوا ہمارے لئے اور کوئی رومال نہ تھا ۔

۲۰ ح ۲۲ کھانیکے بعد کی دعا ۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ۔

حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان جب اٹھایا جاتا تو آپ یہ پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ۔[1]

۲۱ ح ۲۳ ایضاً

وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلعم كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ ۔

ابو امامہؓ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ آپ جب کھانیسے فارغ ہوتے تو فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ ۔

۲۲ ح ۲۴ آیت حجاب کا نزول

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ

حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ پردے کی آیت کا شان نزول سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے ابیؓ بن کعب بھی اس کو مجھ ہی سے پوچھتے تھے رسول اللہ صلعم کی حضرت زینب بنت جحش سے نئی شادی ہوئی تھی۔ اور آپ نے ان سے مدینہ میں نکاح کیا تھا۔ کچھ دن چڑھے آنحضرتؐ نے لوگوں کو کھانے کے واسطے بلایا جب سب چلے گئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور چند آدمی آپکے ہمراہ بیٹھ گئے حتیٰ کہ آنحضرتؐ کھڑے ہو کر چلے گئے اور میں بھی آپکے ہمراہ چلا گیا۔ جبکہ آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے دروازے تک پہنچے تو خیال کیا۔ وہ لوگ چلے گئے ہونگے چنانچہ میں آپکے ہمراہ واپس آیا تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ سب کے سب اپنی جگہ پہ بیٹھے ہیں۔ آپ دوبارہ چلے گئے اور آپ کے ہمراہ میں بھی گیا۔ آنحضرت صلعم

[1] ترجمہ خدائے برتر کیلئے ہی ایسی حمد ثابت ہے جو کثیر پاکیزہ اور بابرکت ہے جو نہ رد کیگئی ہے اور نہ متروک۔ اور اسے ہمارے پروردگار نہ ہی اس سے استغنا ہو سکتا ہے ۔

فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ +

علیہ وسلم عائشہ رض کے حجرے کے دروازے تک جاکر اُلٹے چلے آئے۔ اور آپ کے ساتھ میں بھی آگیا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ چل دئے۔ پس آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور اسی وقت پردے کا حکم اتر آیا +

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۷۲۳ ح ۲۵ آنحضرت صلعم کا ابو موسیٰ کے لڑکے کا نام رکھنا

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ +

حضرت ابو موسیٰ رض کہتے ہیں۔ کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ تو میں اُسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ آپ نے ابراہیم اس کا نام رکھا۔ اور کھجور (چبا کر) اس کے تالو میں لگادی۔ اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ اور بعد ازاں اسے مجھے دیدیا +

۷۲۴ ح ۲۶ نا اُمیدی کے بعد اولاد ہونا موجب خوشی ہے

حَدِيثُ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا وَلَدَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ تَقَدَّمَ فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ وَزَادَ هُنَا فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا

حضرت اسماء بنت ابو بکر رض کی حدیث کہ انہوں نے عبد اللہ بن زبیر رض کو جنا تھا۔ ہجرت کے بیان میں گذر چکی ہے۔ اس جگہ اتنا زیادہ ہے کہ مسلمان اس کے پیدا ہونے سے بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ ان سے لوگ کہتے تھے۔ کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ اس لئے تمہارے

يُوْلَدُ لَكُمْ ۔

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَأَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيْطُوْا عَنْهُ الْأَذٰى ۔

ہاں اولاد نہ ہوگی ۔

حضرت سلمان بن عامر ضبی کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے لڑکے کا عقیقہ کرنا (لازم ہے) اس کی طرف سے خون گراؤ۔ اور تکلیف دور کرو ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِيْ رَجَبٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "فرع" اور "عتیرہ" کوئی چیز نہیں ہے۔ "فرع" اونٹ کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے مشرکین اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے! اور عتیرہ اس بکری کو کہتے ہیں جسکی رجب میں قربانی کی جاتی تھی (جاہل لوگ اسے اللہ کی قربت کا سبب سمجھ لیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا "یہ کوئی چیز نہیں") ۔

۴۲۵ عقیقہ کرنے اور خون گرانے تکلیف دور ہوتی ہے

۴۲۶ جاہلوں کی رسومات سے پرہیز۔

كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ وَالتَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ

ذبیحوں اور شکار کرنے اور شکار پر تسمیہ کہنے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ

حضرت عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے بارے میں دریافت کیا جو تیر کی ڈنڈی سے مرجائے۔ آپ نے

۴۲۷ تیر اور لگنے کے مرے ہوئے شکار کا بیان

مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ ٭

فرمایا (جس شکار کو) تیر کی نوک مارو (اس کو) کھالینا۔ اور جو تیر کی ڈنڈی لگ کر مرجائے اس کو نہ کھانا کیونکہ وہ لاٹھی سے مرے ہوئے کی مانند ہے ”(جو بغیر ذبح کے کھانا ناجائز ہے) پھر میں نے کتے کے مارے ہوئے شکار کو بھی دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا ”اگر خود (کتا) نہ کھائے اور تمہارے لئے روک رکھے تو کھالینا کیونکہ ایسے کتے کا پکڑ لینا ذبح کے حکم میں ہے۔ اور اگر اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ اور کسی کا کتا دیکھو اور یہ گمان ہو کہ ہمارے کتے نے دوسرے کے ساتھ پکڑ کر مار ڈالا ہے تو اُسے نہ کھانا کیونکہ تم نے اپنے ہی کتے کے چھوڑنے پر بسم اللہ پڑھی تھی۔ دوسرے کتوں پر نہیں پڑھی“ ٭

۴۲۸
ح ۲
(۱) اہل کتاب کے برتنوں کا استعمال (۲) تیر اور سدھائے ہوئے کتے اور بن سدھائے ہوئے کتے کے شکار کا بیان

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ

حضرت ابوثعلبہ خشنی کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں تو کیا ان کے برتنوں میں کھالیں؟ اور ہم شکار کے جنگل میں رہتے ہیں۔ اور میں وہاں کمان اور سدھائے ہوئے اور بن سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں تو ان سے کونسا میرے لئے جائز ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اہل کتاب کا جو تم نے ذکر کیا (اسکا جواب یہ ہے کہ) اگر ان کے برتنوں کے سوا تمہیں اور مل جائیں تو ان میں نہ کھایا کرو۔ اور اگر نہ ملیں۔ تو پھر ان کو دھوکر ان ہی میں کھالو۔ اور شکار کی نسبت یہ ہے۔ کہ (جو تم اپنی کمان سے بسم اللہ

فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ ✦

پڑھ کر شکار کرو۔ اُسے کھالو۔ اور جو سیکھے ہوئے کتے سے بسم اللہ پڑھ کر شکار کرو۔ اسے بھی کھالو۔ اور اگر بے سیکھے ہوئے کتے سے شکار کرو اور اسے ذبح کر سکو تو اسے بھی کھالو"✦

ح ۷۲۹
کنکری سے شکار کھیلنا ناجائز ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا ✦

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے ایک شخص کو کنکری پھینکتے دیکھا تو اُسے کہا مت پھینکو۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے یا مکروہ سمجھتے تھے (اس میں راوی کو شک ہے) اور کہا کہ اس کنکری سے نہ شکار ہی مرتا ہے اور نہ دشمن ہی زخمی ہوتا ہے۔ ہاں کبھی دانت یا آنکھ توڑ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد عبداللہ نے اس شخص کو پھر اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ تو کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم سے بیان کی تھی کہ آپ نے اس طرح کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے یا مکروہ سمجھا ہے۔ تو پھر بھی یہی کر رہا ہے اب میں تجھ سے کلام نہ کروں گا ✦

ح ۷۳۰
بے ضرورت کتا پالنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ ✦

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ شکاری ہو۔ اور نہ حفاظت مویشی کیلئے ہے اُسکے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم ہونگے (قیراط ایک چھوٹا سا وزن ہے اور یہاں بطور تمثیل کہدیا ہے حقیقی وزن مراد نہیں۔ مترجم) ✦

ح ۷۳۱

حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث جو شروع

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَقَدَّمَ قَرِیْبًا وَزَادَ فِیْ ھٰذِہٖ الرِّوَایَۃِ وَاِنْ رَمَیْتَ الصَّیْدَ فَوَجَدْتَہٗ بَعْدَ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ لَیْسَ بِہٖ اِلَّا اَثَرُ سَھْمِكَ فَکُلْ وَاِنْ وَقَعَ فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْکُلْ ۔

باب میں مذکور ہوئی ہے۔ دوسری جگہ اس روایت میں اسقدر زیادہ ہے کہ اگر تم نے شکار کو تیر مارا۔ اور دو تین روز کے بعد تمہیں یہ ملا لیکن تمہارے تیر کے زخم کے سوا اور کوئی علامت اُسکے مرنے کی محسوس نہیں ہوتی تو اس کا بھی کھانا درست ہے۔ اور اگر پانی میں پڑا ہوا ملے تو اُسے نہ کھاؤ۔

حدیث بالا کی توضیح

عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ سِتًّا کُنَّا نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ ۔

ح ۶ ۴۳۲ — ٹڈیوں کا کھایا جانا

بلغ حضرت ابن ابی اوفے رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ یا سات لڑائیوں میں شریک ہوئے اور ٹڈیاں کھاتے تھے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَکَلْنَاہُ ۔

ح ۷ ۴۳۳ — آپ کے زمانے میں گھوڑے کا ذبح ہونا

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے آپ کے زمانے میں گھوڑا ذبح کرکے کھایا تھا اور اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ مَرَّ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَۃً یَرْمُوْنَھَا فَلَمَّا رَاَوْہُ تَفَرَّقُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ ھٰذَا اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ ھٰذَا ۔

ح ۸ ۴۳۴ — مرغیوں کو باندھ کر نشانہ کرنیوالے ملعون ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گذر ایسی جماعت کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ لگا رہے تھے۔ جوان کو دیکھتے ہی تتر بتر ہوگئے پس ابن عمر نے پوچھا یہ فعل کون کرتا تھا۔ ایسے کرنے والے پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَیَوَانِ ۔

ح ۹ ۴۳۵ — حیوان کو مثلہ کرنیوالے پر بھی لعنت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے مثلہ کرنے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ح ۱۰ ۴۳۶

حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے

آنحضرت کے مرغی کھانے پر شہادت

قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ دَجَاجًا ٭

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے ٭

حدیث ۳۳۷ ۱۱ کچلی والے درندوں کے کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِی ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ أَکْلِ کُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ٭

حضرت ابو ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے ٭

حدیث ۳۳۸ ۱۲ نیک اور بد دوستوں کی مثال

عَنْ أَبِی مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ إِمَّا أَنْ یُحْذِیَکَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبَةً وَنَافِخُ الْکِیْرِ إِمَّا أَنْ یُحْرِقَ ثِیَابَکَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا خَبِیْثَةً ٭

حضرت ابو موسےٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نیک اور بد ہمنشین کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے کی ہے کیونکہ مشک والا یا تو خود کچھ عطا کردے گا یا خریدے گا۔ ورنہ عمدہ خوشبو تو ضرور ہی سونگھ لے گا۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا۔ اور یا تجھے اس سے سخت بد بو پہنچیگی" ٭

حدیث ۳۳۹ ۱۳ کسی کے چہرہ پر مارنا منع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ الصُّوْرَةُ ٭

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے ٭

کِتَابُ الْاَضَاحِیْ

قُربانیوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح ۱۴۰
قربانیوں کے گوشت کے کھانے کھلانے اور رکھنے کا حکم۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْئٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيْ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهَا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "جو تم میں سے قربانی کرے۔ اُسے چاہیے کہ تین روز کے بعد تک اس کا گوشت نہ رکھے (بلکہ سب تقسیم کر دے) جب دوسرا سال آیا تو لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا گذشتہ سال ہی کی طرح کریں (اور کل گوشت تقسیم کر دیں؟) فرمایا "نہیں۔ بلکہ) کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع کرو۔ اس سال میں چونکہ لوگوں پر تنگی تھی۔ اس لئے میں نے چاہا تھا کہ تم اس طریقے سے ان کی مدد کرو" (اب اسکی ضرورت نہیں)۔

ح ۱۴۱
بقرعید کی نماز خطبہ سے پہلے۔ اور دونو عیدوں پر روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ صَلَّى الْعِيْدَ يَوْمَ الْاَضْحٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بقرعید کے روز خطبہ سے پہلے عید پڑھی۔ اور پھر خطبہ سُنانے کے بعد کہا۔ اے لوگو! رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں عیدوں کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اول عید تو تمہارے روزوں کے افطار کا دن ہے! اور دوسری تمہاری قربانی کے گوشت کھانے کا دن ہے۔

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

پینے والی چیزوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ دنیا کے مسلمان شرابی آخرت میں شراب طہور سے محروم ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ ‌◆

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی لی اور توبہ نہ کی تو آخرت میں شراب (طہور) سے اُسے محروم رکھا جائیگا ◆

۲ زانی شرابی چور اور ڈاکو ان کاموں کے ارتکاب کے وقت مومن نہیں رہتا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ◆

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ کہ رسول اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "زانی زنا کرتے وقت (پورا) مومن نہیں رہتا۔ اور نہ ہی شراب پینے والا مسلمان شراب پینے کے وقت پورا مومن رہتا ہے" اور چور (بھی) چوری کے وقت پورا مومن نہیں رہتا ◆

۳ کھلم کھلے ڈاکہ مارنیوالا مومن نہیں ہے

وَعَنْهُ فِيْ رِوَايَةٍ اَيْضًا وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ فِيْهَا حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ◆

ان ہی سے ایک روایت میں ہے جو کھلم کھلا ڈاکے ڈالے کہ لوگ اس کی طرف نظر اٹھاتے ہوں۔ وہ بھی پورا مومن نہیں ہے ◆

۴ ہر قسم کی نشہ آور چیز حرام ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَكَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهُ فَقَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بتع کی نسبت جو شہد کا نبیذ ہوتا ہے پوچھا گیا کہ جسے یمن کے لوگ پیا

رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شراب اسكر فهو حرام.

کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا ہر جو شراب نشہ لانے والی ہو وہ حرام ہے۔

ح ۴۴۶
۵
امت کی بے عنوانیوں کی پیشینگوئی

عن ابي عامر الاشعري رضي الله عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليكونن من امتي اقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف ولينزلن اقوام الى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم لحاجة فيقولون ارجع الينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير الى يوم القيامة.

حضرت ابو عامر اشعری رضؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ میری امت میں چند قومیں ایسی ہونگی جو زنا کرنے ریشم پہننے شراب پینے اور باجے بجانے کو حلال سمجھیگی۔ اور چند قومیں ایسی ہونگی جو پہاڑ کے پہلو میں رہتی ہونگی۔ اور شام کو جس وقت ان کا ریوڑ لے کر آویگی کوئی فقیر ان کے پاس آکر اپنی ضروریات کا سوال کرے گا۔ وہ جواب دینگی کہ آج نہیں کل آنا۔ تو رات کو انہیں اللہ تعالے ہلاک کرکے ان پر پہاڑ گرا دیگا۔ اور باقیوں کو مسخ کرکے بندر اور سؤر بنا دیگا۔ قیامت تک وہ اسی عذاب الٰہی میں رہیں گے۔

ح ۴۴۷
۶
آنحضرتؐ کو دعوت میں بھگوئی ہوئی کھجوروں کا پانی پلانا

عن ابي اسيد الساعدي رضي الله عنه انه دعا النبي صلى الله عليه وسلم في عرسه فكانت امرأته خادمهم وهي العروس قالت اتدرون ما سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم انقعت له تمرات من الليل في تور.

حضرت ابو اسید ساعدی رضؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت میں بلایا۔ جبکہ اُن کی وہی عورت جو دلھن تھی۔ لوگوں کو کھانا کھلا رہی تھی۔ وہ کہتی تھی کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا میں نے آپ کے لئے رات کو چند کھجوریں پیالے میں بھگو دی تھیں (ان کا پانی نچوڑ کر پلایا)۔

ح ۴۴۸
۷
شراب پھینکنے کے بعد روغنی برتنوں

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال لما نهى النبي صلى الله عليه

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں سے منع فرمایا جن میں شراب پی جاتی تھی۔ تو

کی اجازت

وسلم عن الاسقية قيل له ليس كل الناس يجد سقاءً فرخص لهم في الجر غير المزفت ۔

آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ سب لوگوں کو مشک بہم نہیں پہنچ سکتی اس پر آپ نے ٹھلیہ کے لئے اجازت فرما دی سوائے مزفت کے (مزفت اس ٹھلیہ کو کہتے ہیں جس پر رال کا روغن ہو)

ح ٤٩ / ٨ — کھجور اور منقے کا آب نچوڑ ملا کر پینا منع ہے

عن ابي قتادة رضي الله عنه قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يجمع بين التمر والزهو والتمر والزبيب ولينبذ كل واحد منهما على حدة ۔

حضرت ابو قتادہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے گدری اور پکی کھجوروں کا پانی اور منقے کا پانی باہم ملانے سے منع فرمایا ہے۔ ہاں علیحدہ علیحدہ رکھ لیا جائے ۔

ح ٥٠ / ٩ — دودھ کو ڈھک کر رکھنا چاہئے

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال جاء ابو حميد بقدح من لبن من النقيع فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم الا خمرته ولو ان تعرض عليه عودا ۔

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ابو حمید انصاری موضع نقیع سے ایک برتن میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ لائے تو آپ نے فرمایا: اس کو ڈھک کر کیوں نہ لائے؟ (اور نہیں تو) ایک چوڑی سی تختی ہی اس پر رکھ لینی تھی ۔

ح ٥١ / ١٠ — زیادہ شیر دار جانوروں کا صدقہ دینا بہت عمدہ ہے

عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدو باناء وتروح بآخر ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمدہ صدقہ دودھ دینے والی اونٹنی یا عمدہ بکری کا دینا ہے۔ جو صبح کو ایک برتن دودھ کا بھرے اور دوسرا شام کو ۔

ح ٥٢ / ١١ — دودھ میں پانی ملا کر پینے کا جواز

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على رجل من الانصار ومعه صاحب له فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان كان عندك ماء بات

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی (ابو بکرؓ) بھی تھے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: اگر رات کا باسی پانی

مِنْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي شَنَّةٍ فَالَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ اِلَى الْعَرِيْشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ ۔

تمہاری مشک میں ہو تو لے آؤ۔ ورنہ ہم بہتے پانی کو منہ لگاکر پی لینگے" (راوی) کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے باغ میں پانی دے رہا تھا (جس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا) اس شخص نے عرض کی آپ چھپر میں تشریف لے چلئے۔ میرے پاس رات کا پانی ہے (چنانچہ) وہ دونوں کو وہاں لے گیا اور ایک پیالہ میں پانی نکالا اور (اس میں قدرے) اپنی بکری کا دودھ دوہ کر لایا۔ جسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پی لیا۔ اور پھر جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی پیا ۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتٰى بَابَ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ اَحَدُهُمْ اَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَاَيْتُمُوْنِي فَعَلْتُ ۔

۵۳ ح ۱۲ کھڑے ہوکر پانی پینے کی ممانعت نہیں

حضرت علی رضی کوفہ میں تشریف لائے اور کھڑے ہی کھڑے پانی پی کر فرمایا ہر ایک شخص اس طرح کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتا ہے حالانکہ میں نے خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پیتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم اب مجھے دیکھ رہے ہو ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ ۔

۵۴ ح ۱۳ آنحضرت کا کھڑے ہوکر آب زمزم پینا

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (آب) زمزم کھڑے ہوکر پیا ۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ يَعْنِي الشُّرْبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا ۔

۵۵ ح ۱۴ مشک کے دہانہ سے پانی پینے کی ممانعت

حضرت ابو سعید خدری رض سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مشک کو الٹا کرنے سے منع فرماتے تھے یعنی ان کے دہانہ سے پانی پینے کو منع فرماتے تھے ۔

ح ۱۵۶ — مشک کے منہ سے پانی پینا اور ہمسایہ سے بدسلوکی کرنا منع ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ اَوِ السِّقَاءِ وَاَنْ يَمْنَعَ اَحَدُكُمْ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشک یا سقا راوی کو شک ہے کے منہ سے پینے کو منع فرمایا ہے! اور اس سے بھی جو اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں ایک کھونٹی گاڑنے سے منع کرے ۔

ح ۱۵۷ — آنحضرتؐ کے پانی پینے کا طریق

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم برتن میں پانی پینے کے وقت تین سانس لیا کرتے تھے ۔

ح ۱۵۸ — چاندی کے برتن میں پانی پینے کا عذاب

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ ۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے گویا وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈال رہا ہے ۔

ح ۱۵۹ — آنحضرتؐ کے پئے ہوئے پیالے کی تبریک

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقِيفَةَ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَسَقَيْتُهُمْ فِي قَدَحٍ قَالَ الرَّاوِي فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ مِنْهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ ۔

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لائے ۔ اور فرمایا اے سہل ہمیں پانی پلاؤ ۔ تو میں نے آپ کو پانی پلایا ۔ راوی کہتا ہے کہ پھر سہلؓ نے وہی پیالہ ہمارے واسطے نکالا ۔ اور ہم نے اس میں پیا ۔ پھر عمر بن عبد العزیز نے ہبتہً اس کو مانگا ۔ تو انہوں نے دیدیا ۔

ح ۱۶۰ — آنحضرتؐ کے پینے کا چوبی پیالہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ قَدَحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے ۔ کہ ان کے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پیالہ تھا ۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پیالہ

وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ اَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا وَكَانَ فِيْهِ حَلْقَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَاَرَادَ اَنَسٌ اَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهٗ ۔

میں بہت مدت پلایا ہے۔ اس پیالہ میں لوہے کا ایک کڑا پڑا ہوا تھا۔ انسؓ نے چاہا۔ کہ اس کی جگہ سونے یا چاندی کا کڑا ڈالوا دیں۔ تو ابو طلحہؓ نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی چیز کو بدلنا نہ چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے ویسا ہی چھوڑ دیا۔

کِتَابُ الْمَرْضٰى

مریضوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ ۔

حضرت ابو سعید خدری اور ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان کو کوئی سختی اور بیماری یا رنج و غم اور تکلیف وغیرہ نہیں پہنچتی۔ مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ اس کے عوض اس کے گناہ کھو دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔

۷۶۱ ح ۱ مسلمانوں کا ہر رنج و بیماری گناہ کا کفارہ ہوتا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ اَتَتْهَا الرِّيْحُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی مثال کچی کھیتی کی ہے۔ کہ جس طرف کی ہوا آتی ہے اُسے جھکا دیتی ہے۔ اور ہوا کے نہ ہونے کے وقت سیدھی ہو جاتی ہے پس مومن بلا سے

۷۶۲ ح ۲ مومن اور گنہگار کی آفتوں کی مثال

كَفَّارَتُهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ ۔

اس طرح بچتا ہے۔ اور گنہگار کی مثال شمشاد کے پیڑ کی سی ہے کہ سیدھا سخت کھڑا رہتا ہے۔ حتےٰ کہ جب اللہ چاہتا ہے اُسے اکھیڑ دیتا ہے ۔

٤٦٣ ح ٣ مسلمانوں کا تکلیف میں مبتلا ہونا بخشش الٰہی کی دلیل ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ ۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔ اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے ۔

٤٦٤ ح ٤ آنحضرتؐ کو درد کی سخت تکلیف تھی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ درد کی تکلیف والا کسی کو نہیں دیکھا ۔

٤٦٥ ح ٥ مومن کی بیماری سے خدا اُسکے گناہ جھاڑتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ ۔

حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کی بیماری کے وقت حاضر ہوا۔ آپ کو بہت سخت بخار ہو رہا تھا۔ میں نے عرض کی حضور کو تو بہت ہی سخت بخار ہے (شائد) اس لئے ہوگا کہ آپ کو دو اجر ملیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ اسی وجہ سے ہے۔ اور بیشک کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی بجز اسکے کہ اللہ تعالےٰ اس سے اس کے گناہ اس طرح گرا دیتا ہے۔ جیسے خشک درخت کے پتے گر پڑتے ہیں ۔

٤٦٦ ح ٦ مرض پر صبر افضل ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ قَالَ لِبَعْضِ

حضرت ابن عباسؓ نے اپنے ہمنشینوں میں سے ایک کو کہا کہ میں تمہیں جنتی عورت

أَصْحَابِهِ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ إِنِّي أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا ۔

دکھلاؤں۔ اس نے کہا۔ ہاں کیوں نہیں انھوں نے کہا یہ کالی سی عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کی کہ مجھے مرگی اٹھتی ہے۔ اور میرا جسم ظاہر ہوجاتا ہے۔ میرے واسطے دعا فرمائیے آنحضرت نے فرمایا "اگر چاہے تو صبر کرے تجھے جنت ملیگی۔ ورنہ میں اللہ سے دعا کرونگا وہ تجھے صحت دیدے گا" اس نے عرض کی میں صبر کروں گی (لیکن) یہ میرا بدن جو ظاہر ہوجاتا ہے۔ اس کے لئے اللہ سے دُعا کیجئے۔ تو آپ نے دعا کر دی ۔

اجر کا باعث ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ ۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے "خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ جس وقت میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں کی تکلیف دیتا ہوں۔ اور وہ اس پر صبر کرتا ہے۔ تو ضرور ان دونوں کے عوض میں جنت دونگا" دو پیاری چیزوں سے مراد آنکھیں ہیں ۔

ح ۷ ۶۶۷
آنکھوں پر صبر کرنا موجب اجر ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس مجھے پوچھنے کے لئے ایسے حال میں تشریف لائے کہ آپ نہ خچر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر ۔

ح ۸ ۶۶۸
آنحضرتؐ کا عیادت کو پاپیادہ تشریف لے جانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ انھوں نے ہائے سر درد کہا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اسی درد اور میری جلین حیات میں تمہارا

ح ۹ ۶۶۹
آنحضرتؐ کا خلافت کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو پسند فرمانا

وَسَلَّمَ ذَاكَ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَرَاْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهِ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ ✦

خاتمہ ہو جاتا تو بہتر تھا۔ تاکہ میں تمہارے واسطے دعا اور استغفار کرتا (غالباً اس لئے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے باپ حضرت ابوبکرؓ کے آپ کے بجائے نماز پڑھانے پر عذر کیا تھا۔ مترجم) حضرت عائشہؓ نے کہا ہائے افسوس! بخدا میں گمان کرتی ہوں۔ کہ آپ میرا مرنا ہی چاہتے ہیں۔ بلکہ اگر میں مر جاؤں تو آپ آج شام کو ہی اپنی اور بیبیوں کے ساتھ رات گذاریں۔ حضرت نے فرمایا "یہ بات ہرگز نہیں۔ بلکہ میں خود درد سر میں (مبتلا) ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں یا ارادہ کرتا ہوں (راوی کو شک ہے)، کہ ابوبکرؓ اور ان کے بیٹے کے پاس کسی کو بھیج کر (بلاؤں) اور (خلافت) کی وصیت کر دوں۔ تاکہ پیچھے کوئی نہ کہہ سکے! اور نہ کوئی (خلافت) کی آرزو کر سکے (مگر) پھر میں نے سوچا۔ کہ اللہ تعالےٰ کو خود دوسرے کی خلافت منظور نہیں اور نہ مسلمان ہی منظور کرینگے ✦

ف۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مانگتے تھے اور حضرت عمرؓ نے حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ کہدیا تھا۔ وہ یہی حضرت ابوبکرؓ کا خلافت نامہ تھا۔ چنانچہ مسلم نے اس حدیث کے ذیل میں بھی اشارہ کیا ہے (تیسیر القاری) ✦

حج ۱۰ بیماری میں بھی موت کی آرزو ناجائز ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ "ہر آدمی کو چاہئے کہ رنج و مصیبت پر ہرگز موت کی آرزو نہ کرے۔ اور اگر ایسا ہی کرنا

الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهُ فَاِنْ
كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ
اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ
الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ
مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لِّيْ ۔

ہو تو اس طرح دعا کرے "اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ
مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ
تَوَفَّنِيْ مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ"
الٰہی اللہ جس وقت تک میرے لئے زندگی
بہتر ہے زندہ رکھ اور جس وقت تک موت
بہتر ہو موت دے ۔

عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَنَّهُ اكْتَوٰى سَبْعَ
كَيَّاتٍ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَنَا
الَّذِيْنَ سَلَفُوْا مَضَوْا
وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَ
اِنَّا اَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ
لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ
وَلَوْلَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا
اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ
بِهٖ ۔

حضرت خبابؓ سے مروی ہے۔ کہ انہوں
نے اپنے بدن پر سات داغ دئے رکھے تھے
اور کہتے تھے کہ میرے سب ساتھی مجھ سے
پہلے گذر گئے اور دنیا میں رہنے کے باعث
ان کے اعمال و اجر میں کچھ کمی نہیں ہوئی
(کیونکہ وہ لوگ تنگی میں رہتے تھے) اور ہمارے
پاس اب اس قدر مال ہے۔ کہ اس کے رکھنے
کی جگہ بجز زمین کے اور نہیں ملتی۔ اور اگر نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کے مانگنے
سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور ہی موت کی
دعا مانگتا ۔

٤٤١ / ١١
زیادہ عمر میں بھی موت مانگنا جائز نہیں ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ
يُّدْخِلَ اَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ
قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ
اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ فَسَدِّدُوْا
وَقَارِبُوْا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ
الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ
يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں
نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے۔ کوئی شخص اپنے نیک عمل کی کثرت کے
باعث جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ صحابہؓ نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ بھی نہیں؟ آپ
نے فرمایا: اور نہ میں۔ مگر یہ کہ اللہ برتر مجھے
اپنے دامن رحمت میں چھپا لے تمہیں چاہئے
کہ میانہ روی اختیار کرو۔ اور اللہ کی نزدیکی
حاصل کرو۔ اور موت کی آرزو نہ کرو کیونکہ اگر
نیک آدمی ہے تو اپنی نیکی میں ترقی کرے گا

٤٤٢ / ١٢
موت کی آرزو جائز نہیں

فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ ۔

اور اگر گنہگار ہے تو شاید توبہ کرے ۔

۴۴۳ حج — عیادت پر دعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتٰى مَرِيْضًا اَوْ اُتِيَ بِهٖ اِلَيْهِ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۔

حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا۔ تو یہ دعا پڑھتے "اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا"۔ (اے پروردگار آدمیوں کے خوف دور کر اور شفا عطا کر۔ کیونکہ شفا دینے والا تو ہی ہے اور شفا در حقیقت تیری ہی شفا ہے جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی ۔

كِتَابُ الطِّبِّ

علاج کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۴۴۴ حج ۱ — ہر مرض کی دوا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالے نے جس قدر مرض پیدا کئے ہیں۔ ان تمام کے لئے شفا بھی پیدا کی ہے ۔

۴۴۵ حج ۲ — شہد پینا پچھنے لگوانا اور داغ دینا موجب شفا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةِ نَارٍ وَاَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ شفا تین چیزوں میں ہے۔ شہد پینے میں۔ پچھنے لگوانے میں۔ اور داغ دلوانے میں۔ اور میں اپنی امت کو داغ دلوانے سے منع کرتا ہوں ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ یَشْتَکِیْ بَطْنَہٗ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاہُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ اسْقِہٖ عَسَلًا ثُمَّ اَتَاہُ فَقَالَ فَعَلْتُ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ اسْقِہٖ عَسَلًا فَسَقَاہُ فَبَرَأَ ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میرے بھائی کو پیٹ کی تکلیف ہے (یعنی دست آرہے ہیں) آپ نے فرمایا "شہد پلادو" پھر اس نے دوبارہ (آکر) عرض کی (کہ اب بھی آرام نہیں ہوا) آپ نے فرمایا "اور شہد پلادو" وہ پھر لوٹ کر آیا اور کہا میں سب کر چکا ہوں (مگر آرام نہیں ہوا) آپ نے فرمایا: اللہ کا فرمانا "فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ" تو سچ ہے لیکن تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اُسے شہد ہی پلاؤ چنانچہ وہ پلاتا رہا۔ اور تندرست ہوگیا۔

ح ۴۷۶ / ۳ — شہد میں شفا ہے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ہٰذِہِ الْحَبَّۃَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ ۔

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے "کہ کلونجی سام کے علاوہ تمام مرضوں کی دوا ہے" میں نے عرض کیا سام کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: "موت"

ح ۴۷۷ / ۴ — کلونجی سب مرضوں کی دوا ہے

عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ یُسْعَطُ بِہٖ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ بِہٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَبَاقِی الْحَدِیْثِ تَقَدَّمَ

حضرت اُمِّ قیسؓ بنت محصن کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ تم عود ہندی کا استعمال کیا کرو کیونکہ یہ سات بیماریوں کی دوا ہے مرض عذرہ کیلئے ناک میں ڈالی جائے اور پسلی کی درد کیلئے منہ میں چبائی جائے (باقی حدیث پہلے گذر چکی ہے)

ح ۴۷۸ / ۵ — عود ہندی سات سات مرضوں کی دوا ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدِیْثُ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَمَہٗ اَبُوْ طَیْبَۃَ تَقَدَّمَ وَقَالَ ہُنَا فِیْ آخِرِہٖ اِنَّ

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے! ور ابوطیبہ نے آپ کے پچھنے لگائے تھے (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے) مگر اس روایت میں اس قدر زائد

ح ۴۷۹ / ۶ — قسط دریائی اچھی دوائی ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ وَقَالَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَیْكُمْ بِالْقُسْطِ ۔

ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگوانا اور قسط دریائی تمہاری عمدہ دواؤں میں سے ہے۔ لہذا تم اپنے بچوں کو مرض عُذرہ کی وجہ سے تو بچھنے کی تکلیف نہ دو۔ بلکہ قسط کے استعمال کا التزام رکھو۔

امتِ محمدیہ میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے داخلِ جنت ہونگے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِیُّ وَالنَّبِیَّانِ یَمُرُّوْنَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِیُّ لَیْسَ مَعَهُ اَحَدٌ حَتّٰی رُفِعَ لِیْ سَوَادٌ عَظِیْمٌ قُلْتُ مَا هٰذَا اُمَّتِیْ هٰذِهٖ قِیْلَ هٰذَا مُوْسٰی وَقَوْمُهٗ قِیْلَ انْظُرْ اِلَی الْاُفُقِ فَاِذَا سَوَادٌ یَمْلَاُ الْاُفُقَ ثُمَّ قِیْلَ لِیَ انْظُرْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فِیْ آفَاقِ السَّمَاءِ فَاِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَاَ الْاُفُقَ قِیْلَ هٰذِهٖ اُمَّتُكَ وَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَهُمْ فَاَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوْا نَحْنُ الَّذِیْنَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُوْلَهٗ فَنَحْنُ هُمْ اَوْ اَوْلَادُنَا الَّذِیْنَ وُلِدُوْا فِی الْاِسْلَامِ فَاِنَّا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں چنانچہ ایک ایک دو دو نبی گذرنے لگے جن کے ساتھ جماعتوں کی جماعتیں تھیں۔ مگر کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا یہاں تک کہ ایک بہت بڑی جماعت میرے سامنے کی گئی میں نے پوچھا کہ یہ کس کی امت ہے شاید میری ہی امت ہو مجھ سے کہا گیا۔ یہ موسیٰ اور ان کی امت ہے۔ اور تم افق آسمان کو دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک بڑی جماعت نے افق آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا۔ افق کے اس طرف دیکھو میں نے دیکھا واقعی بہت بڑی جماعت افق کو گھیرے ہوئے تھی۔ پھر مجھ سے کہا گیا۔ یہ تمہاری امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بے حساب بہشت میں داخل ہونگے" (یہ فرما کر) آپ حجرے میں چلے گئے اور (یہ) لوگوں سے یہ نہ ظاہر فرمایا کہ وہ کون لوگ ہونگے پس لوگ جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی اس لئے وہ لوگ ہم ہیں یا ہماری اولاد ہوگی۔ جو اسلام میں پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہم زمانہ جاہلیت کی پیدائش

وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ ۔

ہیں۔ یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچ گئی۔ تو آپ باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا: "وہ تو وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کریں اور نہ کسی شے میں بدفالی سمجھیں۔ اور نہ داغ دیویں۔ بلکہ اپنے اللہ پہ ہی بھروسہ رکھیں۔" عکاشہ بن محصن نے عرض کی حضور میں بھی ان میں سے ہوں یا نہیں، فرمایا "ہاں" پھر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی میں بھی ان میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا "بس عکاشہ تجھ پر سبقت لے جا چکا" ۔

ح ۴۸۱ ۸

بدفالی اور بیماری کو اُڑکر لگنے والی سمجھنا درست نہیں مگر کوڑھی سے دُور رہنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگنی اور بدفالی اور ہامہ[1] کو منحوس سمجھنا اور اور ماہ صفر[2] (میں بدفالی کرنا) کوئی چیز نہیں ہے۔ اور جذام والے سے اس قدر علیحدہ رہنا چاہئے جیسے شیر سے" (جدا رہتے ہو) ۔

ح ۴۸۲ ۹

حدیث بالا کی توضیح

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ ایک دہقانی نے یہ سن کر عرض کی۔ پھر میرے اونٹوں کا یہ حال کیوں ہوتا ہے کہ ریت (کے جنگل) میں ہرنوں کی مثل (چست اور چالاک) ہوتے ہیں۔ مگر ایک کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے کھجلی والے ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

[1] ایک جانور کا نام ہے جس کو اہل عرب بدفال سمجھتے تھے بعض کا خیال ہے کہ وہ الو ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جس قتیل کا بدلہ نہ لیا جائے اس کی روح ہامہ بن جاتی ہے ۔

[2] اہل عرب کا خیال تھا کہ ماہ صفر میں مصائب اور فتنے نازل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس میں بدفالی کیا کرتے تھے ۔

وَالْاُذُنِ ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنْ يَرْقُوْا مِنَ الْحُمَّةِ وَالْاُذُنِ فَقَالَ اَنَسٌ كُوِيْتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ طَلْحَةَ كَوَانِيْ ۔

"پھر پہلے کی کھجلی کہاں سے آئی تھی؟"

حضرت انس رض راوی ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کے گھر والوں کو یہ اجازت دیدی تھی کہ بچھو وغیرہ کے ڈنگ مارنے اور کان کے درد کے لئے دم کرلیا کریں۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پسلی کی درد کی وجہ سے داغ دلوایا۔ اور ابو طلحہ رض اور انس بن نضر اور زید بن ثابت موجود تھے اور ابو طلحہ نے مجھے داغ دیا تھا۔

حدیث ۴۸۳ (۱۰) — بعض ضرورتوں پر دم پھونکنے اور داغ دینے کی اجازت

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِالْمَرْاَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُوْ لَهَا اَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ ۔

حضرت اسمار بنت ابوبکر رض سے مروی ہے۔ کہ جب کوئی بخار چڑھی عورت اُن کے پاس لائی جاتی تو اس کے لئے دعا کرتیں اور پانی لیکر اس کے گریبان میں ڈال دیتیں اور فرماتیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح بتلایا ہے کہ اس بخار کو پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔"

حدیث ۴۸۴ (۱۱) — بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا چاہیئے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

حضرت انس رض سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے"

حدیث ۴۸۵ (۱۲) — طاعون کی موت شہادت ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ ۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سے (یا اور کسی سے) ارشاد فرمایا۔ نظر ہو جانے پر دم کر لیا جائے تو درست ہے۔

حدیث ۴۸۶ (۱۳) — نظر بد پر دم کرنا جائز ہے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکان میں ایک لڑکی

حدیث ۴۸۷ (۱۴) — نظر بد کیلئے دعا

وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِهَا جَارِیَةً فِیْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوْا بِهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ ؞

کے چہرے پہ کچھ نشان پڑے ہوئے دیکھے تو فرمایا "اس لڑکی کو نظر ہوگئی ہے۔ اس لئے کچھ دُعا پڑھ دالو ؞

کا پڑھنا

٧٨٨ ح ١٥ — آنحضرت کا مریض کو شفا کے لئے تسکین دلانا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لِلْمَرِیْضِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ؞

حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مریض کو فرمایا کرتے تھے "بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا" (یعنی نام خدا کی برکت سے ہماری زمین کی مٹی بعض کے تھوک کے ساتھ بحکم خدا بیمار کو شفا دیتی ہے ؞

٧٨٩ ح ١٦ — زہریلے جانوروں کے ڈنگ پر دم کرنے کی اجازت

وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْیَةَ مِنْ کُلِّ ذِیْ حُمَةٍ ؞

حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور پہ دم کرنے کی اجازت دیدی ہے ؞

٧٩٠ خ ١٧ — فال کا جواز اور بدفالی کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَاْلُ قَالُوْا وَمَا الْفَاْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْکَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُکُمْ ؞

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے عمدہ طریقہ تو فال نیک ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ فال کیا چیز ہے؟ فرمایا فال اچھا کلمہ ہے جو تم میں سے کوئی سُنے ؞

٧٩١ ح ١٨ — حاملہ کے پیٹ میں بچّہ مرجانے کی دیت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی امْرَاَتَیْنِ مِنْ هُذَیْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ فَاَصَابَ بَطْنَهَا وَهِیَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِیْ فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی اَنَّ دِیَةَ مَا فِیْ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں جو باہم لڑی تھیں۔ اور ایک نے دوسری حاملہ کے پیٹ پر پتھر مارا تھا۔ جس سے اس کے اندر بچّہ مرگیا تھا۔ آنحضرت صلعم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ "بچے کے عوض لونڈی یا غلام بطور دیت دیا جائے"۔ دیت دینے والی عورت

بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ اَغْرَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ ●

کے وارث نے کہا۔ یارسول اللہ میں اس کی دیت کس طرح ادا کروں؟ جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ وہ بولا اور چیخا۔ وہ تو قابل معافی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا "یہ کوئی کاہنوں کا بھائی ہے" (جو غائب پر حکم لگا رہا ہے) ●

۹۲ ج ۱۹ — بعض تقریر اور بیان جادو کی مانند ہوتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنْ اَهْلِ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ ●

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نجد سے دو شخص آئے انہوں نے تقریر کی تو لوگ ان کے بیان پر دنگ رہ گئے تو آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ بعض تقریر اور بیان جادو کی مانند ہوتے ہیں ●

۹۳ ج ۲۰ — بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ سے علیحدہ رکھنا چاہئے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ ●

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لے جاؤ" ●

۹۴ ج ۲۱ — خودکشی کرنیوالے ابدالآباد خودکشی کرتے رہینگے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو دانستہ پہاڑ پر سے گر پڑا اور اپنے آپ کو مار ڈالا۔ وہ ہمیشہ دوزخ میں بھی عذاب پائے گا۔ کہ پہاڑ سے گرایا جائے گا۔ اور جس نے دانستہ مرنے کو زہر کھا لیا۔ تو دوزخ میں بھی ہمیشہ ہی عذاب ہوگا۔ کہ اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا۔

اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَجَأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا ۔

وہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے اپنی جان کو کسی ہتھیار سے ہلاک کیا۔ اسکو دوزخ میں ہمیشہ ایسا ہی عذاب ہوگا کہ وہی ہتھیار اپنے ہاتھ سے اپنے [illegible] کریگا۔

۶۹۵ ح ۲۲ کھانے میں مکھی پڑ جانے کا حکم

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْاٰخَرِ دَاءً ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے منقول ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر تمہارے کھانے میں مکھی پڑ جائے تو اس کو ایک دفعہ ڈبو کر پھینک دو۔ اس لئے کہ اس کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا (یہ اکثر زہر کے پر کو ڈالتی ہے) ۔

کِتَابُ اللِّبَاس

لباس کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۶۹۶ ح ۱ تہ بند کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانا برا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ جس نے تہ بند کو ٹخنوں سے نیچے کیا۔ وہ آگ میں جلے گا ۔

۶۹۷ ح ۲ آنحضرتؐ کو سبز چادر پسند تھی

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ ۔

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں سے زیادہ مرغوب یمنی چادر تھی (جو عموماً سبز ہوتی ہے) ۔

۶۹۸ ح ۳

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَۃٍ ٭

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ تو آپ بردیمانی سے ڈھکے ہوئے تھے ٭

۷۹۹ ہر کلمہ گو کیلئے آخر بہشت ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَھُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ وَکَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِھٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ ٭

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور آپ سفید کپڑا پہنے سو رہے تھے پھر پھر تھوڑی دیر کے بعد گیا تو جاگ رہے تھے آپ نے اس وقت یہ فرمایا جس نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا۔ وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ فرمایا۔ ہاں چاہے اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ میں نے پھر کہا۔ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابوذر کی رسوائی ہی کیوں نہ ہو یعنی وہ اس بات کو بُرا ہی کیوں نہ سمجھے اور جب ابوذر اس حدیث کو بیان کرتے تھے۔ تو بطریق فخر فرماتے تھے وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ ٭

۸۰۰ ۵ ریشم پہننے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ اللَّتَیْنِ تَلِیَانِ الْاِبْھَامَ یَعْنِی الْاَعْلَامَ ٭

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے منع فرمایا۔ پھر آپ نے اپنی شہادت اور بیچ کی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا یعنی بقدر دو انگل چوڑان کے جائز ہے ٭

۸۰۱ ۶

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ

حضرت عمر رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ٭

سے روایت کرتے ہیں جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اُسے آخرت میں نہیں پہنے گا ٭

جسنے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں محروم رہیگا

۷

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَأْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ ٭

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے اور ریشم و دیبا کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے ٭

سونے چاندی کے برتن اور ریشم و دیبا کی ممانعت ٭

۸۰۳
۸

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ٭

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ سے منع فرمایا ہے ٭

مرد کو زعفرانی رنگ منع ہے

۸۰۴
۹

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ٭

حضرت انس رضہ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ وہ کہنے لگے ہاں (یہ استعمال نئی جوتی کا ہے۔ پرانی مشتبہ اور غلیظ جوتی سے نماز نہیں پڑھی جا سکتی ٭

نئی جوتی علم پہنے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے

۸۰۵
۱۰

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا ٭

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی تم میں سے ایک جوتی پہن کر نہ چلے۔ چاہیے کہ دونوں پہنے یا دونوں اتار دے" ٭

ایک پاؤں میں جوتا پہننا منع ہے

۸۰۶
۱۱

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ

حضرت ابوہریرہ سے نقل ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص جوتیاں پہنے اُسے چاہیئے

جوتیاں پہننے میں دائیں پاؤں سے

علہ (حکمی) وہ جوتی ہے جو حلال جانور کے چمڑے سے بنی ہو اور مردار چمڑے کی وہ جائز ہے جو نمکین چمڑا دباغت دیا ہوا ہو۔

... پاؤں سے شروع کرو

بِالْيُمْنٰى وَإِذَا انْتَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ ۔

کہ اول داہنی پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں اتارے تاکہ داہنا پاؤں پہننے میں اول ہو اور نکالنے میں آخر ہو۔

ح ۱۱۲ — آپ کی انگوٹھی کی نقل کندہ کرنے کی ممانعت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں "مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" کھدوایا۔ اور فرمایا "ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے۔ اور اس میں محمد رسول اللہ کھدوایا ہے۔ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر بہ نقش نہ کندہ کرے۔"

ح ۱۱۳ — زنخوں کو گھر سے نکال دیا گیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زنانے وار مردوں اور مردانے وار عورتوں پر لعنت بھیجی۔ اور فرمایا "ان کو گھر سے نکال دو"۔ ابن عباس کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص مذکور کو نکال دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے بھی ایسے شخص کو نکال دیا۔

ح ۱۱۴ — ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھوں کے کتروانے کا حکم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ ۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکوں کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کتراؤ۔

ح ۱۱۵ — خضاب کی اجازت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہود و نصارے خضاب نہیں کرتے۔ تم ان کے خلاف کرو"۔

ح ۱۱۶

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

قال كان شعر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا ليس بالسبط ولا الجعد بين أذنيه وعاتقه ۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھنگریالے اور کندھوں اور کانوں کے درمیان رہتے تھے ۔

آنحضرت کے بال لمبے اور گھنگریالے تھے

ص ۱۳ ج ۱۷

وعنه رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم اليدين والقدمين لم أر قبله ولا بعده مثله وكان بسط الكفين ۔

حضرت انس رضی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں ایسے پُرگوشت اور خوبصورت تھے کہ آپ کے بعد ایسے کسی کے نہیں دیکھے ۔ اور آپ کی ہتھیلیاں چوڑی تھیں ۔

آنحضرت کے ہاتھ پاؤں کی خوبصورتی

ص ۱۳ ج ۱۸

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ قزع[1] سے منع فرماتے تھے ۔

قزع کی ممانعت

ص ۱۴ ج ۱۹

عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم بأطيب ما يجد حتى أجد وبيص الطيب في رأسه ولحيته ۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں ۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے عمدہ خوشبو جو میسر ہوتی تھی ۔ لگاتی تھی ۔ حتےٰ کہ آپ کی ڈاڑھی اور سر میں خوشبو کی چمک دیکھتی تھی ۔

آنحضرت کو خوشبو کا پسند ہونا

ص ۱۵ ج ۲۰

عن أنس رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يرد الطيب ۔

حضرت انس رض سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کے ہدیہ کو واپس نہیں کرتے تھے ۔

آنحضرت خوشبو کو واپس نہ کرتے تھے

ص ۱۶ ج ۲۱

عن عائشة رضي الله عنها قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي بذريرة في حجة الوداع للحل والإحرام ۔

حضرت عائشہ رض سے مروی ہے ۔ کہ میں نے سال حجۃ الوداع میں اپنے ہاتھ سے احرام باندھتے وقت اور حلال ہونے کیوقت خوشبوے ذریرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لگائی ۔

احرام کے ابتدا اور انتہا میں استعمال خوشبو

---

[1] قزع کے معنے یہ ہیں کہ کچھ بال سر کے منڈا دیے جائیں ۔ اور کچھ باقی رہنے دئے جائیں ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ ۔

ترجمہ ۳۲ تصویریں بنانے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن ان کو عذاب دیا جائے گا۔ جس کو تم نے بنایا ہے۔ اُس کو زندہ کرو ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا حَبَّۃً وَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَلْیَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً ۔

ترجمہ ۳۳ تصویر سازی خدا کو پسند نہیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ”اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو پیدا کرنے میں میری نقل کرتا ہے اگر (نہیں پیدا کرتا ہے تو) ایک دانہ ہی پیدا کریں ایک ذرہ پیدا کریں۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک جَو ہی پیدا کریں ۔

کِتَابُ الْاَدَبِ

ادب کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ

ترجمہ ۸۱۹ ۱ ماں باپ سے حُسن سلوک کی ہدایت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دریافت کیا۔ کہ میری بھلائی اور حُسن معاملہ کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا ”تیری ماں“ پھر پوچھا

اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ ٭

کہ اس کے بعد؟ فرمایا: "تیری ماں" اس نے پوچھا۔ پھر کس کے بعد؟ فرمایا تیرا باپ" ٭

۸۲۰ ح ۲ — باپ کو گالی دینے یا کسی کے باپ کو گالی دیکر اُسکے جواب میں باپ کی گالی کھانے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ ٭

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی باپ پر لعنت کرے"۔ لوگوں نے عرض کی۔ ماں باپ پر کوئی کس طرح لعنت کر سکتا ہے؟ فرمایا "اس طرح کہ کوئی کسی کے باپ کو گالی دے۔ اور وہ اس کے باپ کو گالی دے۔ اور کسی کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کے بدلے اس کی ماں کو گالی دے ٭

۸۲۱ ح ۳ — رشتہ قطع کرنیوالا جنتی نہ ہوگا

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ٭

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قاطع رحم جنت میں داخل نہ ہوگا" ٭

۸۲۲ ح ۴ — رحم صفات رحمن سے ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ ٭

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ "رحم" "رحمن" سے ملا ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "جو تجھ سے ملیگا میں اس سے ملوں گا۔ اور جو تجھ سے جدائی کریگا میں اُس سے جدائی کرونگا ٭

۸۲۳ ح ۵ — رشتہ داروں سے رحم کی رغبت

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ اِنَّ

حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے باواز بلند سُنا ہے۔ کہ فلاں شخص کی اولاد میرے دوستوں میں سے نہیں ہے" میرا دوست

آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا +

تو اللہ اور مومن لوگ ہیں - ہاں جن کے ساتھ رشتہ داری ہے اسی کے موافق ان کے ساتھ رعایت ہی ہے +

ح ۶ ۸۲۴ ٹوٹے ہوئے رشتہ کو جوڑنا صلہ رحم ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا +

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ صلہ کرنیوالا بدلہ دینے والے کو نہیں کہتے - بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو اپنے ٹوٹے ہوئے رشتہ کو ملائے +

ح ۷ ۸۲۵ بچوں کو پیار سے چومنا رحمت الٰہی کا اظہار ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ +

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں - ایک دہقانی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا - اور کہا - آپ تو بچوں کا بوسہ لیتے ہیں اور ہم نہیں لیتے - آپ نے فرمایا "میں کیا کروں - اللہ نے تیرے دل سے رحمت چھین لی ہے" +

ح ۸ ۸۲۶ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ مہربان ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے چند قیدی حاضر کئے گئے - ان میں ایک عورت بھی تھی - اس کی چھاتیاں دودھ سے ایسی بھری ہوئی تھیں - کہ دودھ ٹپکتا تھا - جہاں کہیں بچہ پاس آتا وہ اس کو پیٹ سے لگا کر دودھ پلا دیتی - نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تمہیں خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے ہم نے کہا نہیں - یہ قادر ہے - مگر ڈال نہیں سکتی - آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس عورت سے زیادہ اپنے

مَلْزِہٖ بِوَلِیدِھَا ۔

بندوں پر مہربان ہے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّ تِسْعِیْنَ جُزْءًا وَّاَنْزَلَ فِی الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ یَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰی تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْیَةَ اَنْ تُصِیْبَهٗ ۔

۸۲۷ ح ۹ رحمت کے ننانوے حصے خدا کے پاس ہیں اور ایک حصہ تمام مخلوقات میں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے رحمت کے سَو حصے کئے۔ ننانوے حصے اپنے پاس رکھے۔ اور ایک حصہ زمین پہ اتارا اور اس ایک میں سے ساری مخلوقات کو حصے دئے۔ انسانوں۔ جانوروں سب کو حتےٰ کہ گھوڑا بھی اپنے بچے کے اوپر سے پیر اٹھا لیتا ہے۔ کہ کہیں اسے تکلیف نہ ہو ۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُنِیْ فَیُقْعِدُنِیْ عَلٰی فَخِذِهٖ وَیُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلٰی فَخِذِهِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَضُمُّهُمَا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا ۔

۸۲۸ ح ۱۰ بچوں کے لئے نیک دُعا

حضرت اُسامہؓ بن زید کہتے ہیں۔ جب میں بچہ تھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو پکڑ کر ایک ران پر بٹھاتے اور دوسری پر حسنؓ کو۔ اور پھر ہم دونوں کو ملا کر یہ دعا فرماتے: "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا" (اے اللہ! تو ان دونوں پر مہربانی فرما۔ کیونکہ میں بھی ان پہ مہربانی کرتا ہوں) ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةٍ وَّقُمْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ وَّهُوَ فِی الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ

۸۲۹ ح ۱۱ صرف اپنے لئے رحمت چاہنا اچھا نہیں

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے۔ تو ایک دہقانی نے نماز میں ہی کہا کہ میرے اور محمدؐ کے اوپر رحمت کر۔ اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحمت نہ کر۔ جب آپ نے سلام پھیرا۔ تو اس دہقانی سے فرمایا۔ تو نے وسیع شے

لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا ۔

(رحمت الٰہی) کو تنگ کر دیا ۔

۸۳۰ ح ۱۲ — مسلمان باہمدگر اعضا کی مثال ہیں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى ۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو مومنوں کو ایک دوسرے سے رحم اور محبت اور مہربانی میں ایسا دیکھیگا جیسا بدن میں ایک عضو مریض ہو جائے تو سارے اعضا بخار اور بیداری میں اس کے شریک ہوں ۔

۸۳۱ ح ۱۳ — ثمردار درخت لگانا ثواب ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَاَكَلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ دَابَّةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ ۔

حضرت انس بن مالکؓ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے کوئی درخت لگایا۔ اور اس کا پھل آدمیوں اور جانوروں نے کھایا تو اس لگانے والے کے لئے ثواب اور بڑا صدقہ ہے ۔

۸۳۲ ح ۱۴ — بے رحم پر خدائی رحم نہ ہوگا

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ ۔

حضرت جریر بن عبد اللہؓ نے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی پر رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جائے گا ۔

۸۳۳ ح ۱۵ — ہمسایہ سے حسن سلوک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبرئیلؑ مجھے پڑوسی پر احسان کرنے کی یہاں تک وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہوا۔ کہ پڑوسی کو میرا وارث ہی کر دینگے ۔

۸۳۴ ح ۱۶ — ہمسایہ کو تکلیف دینے والا مومن نہیں

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ

حضرت ابو شریح خزاعیؓ راوی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا کی قسم مومن نہیں۔ خدا کی قسم مومن نہیں۔ خدا کی قسم مومن نہیں" دریافت کیا گیا یارسول

قِيْلَ وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ ۔

اللہ! وہ کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا "جس کا پڑوسی اس سے تکلیف پاتا ہو"۔

۸۳۵ ح ۱۷ — مہمان کی تواضع کرنا اور ہمسایہ کو راحت دینا اور اچھا بولنا مومن کی نشانی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ راوی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ اُسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ اُسے چاہئے بات کہے تو اچھی کہے ورنہ خاموش رہے"۔

۸۳۶ ح ۱۸ — نیک بات بتانے کا ثواب صدقہ دینے کے برابر ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر نیک بات بتانے کا ثواب صدقہ دینے کے برابر ہے"۔

۸۳۷ ح ۱۹ — خدا کو ہر کام میں نرمی پسند ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ ۔

حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ ہر کام میں نرمی پسند کرتا ہے"۔

۸۳۸ ح ۲۰ — مومنین کی سفارش کی ہدایت

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوموسےٰ اشعری رضؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایسا ہے جیسا کہ دیوار کی بنیاد۔ ایک جزو دوسرے جزو کو قوت دیتا ہے۔ پھر اپنی انگلیوں کو ملا کر مثال بتائی۔ کہ (اس طرح ایک دوسرے سے ملکر قوت دیتے ہیں) آپ

جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ +

بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص سائل یا حاجتمند آیا۔ حضور سرورِ کائنات ہماری طرف متوجہ ہوگئے اور فرمانے لگے "اس شخص کی مجھ سے سفارش کرو۔ تم کو ثواب ہوگا۔ اور اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے۔ جاری کرتا ہے +

۸۳۹ ح ۲۱ آنحضرت صلعم کی بردباری

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ +

حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بُرا یا فحش کہنے والے اور لعنت کرنے والے نہ تھے ہم میں سے کسی پر غصے کے وقت فرماتے تھے "کیا ہے اس کو اس کی پیشانی خاک آلودہو" +

۸۴۰ ح ۲۲ آنحضرت سوال رد نہ کرتے تھے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا +

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ حضور سے کبھی کوئی چیز مانگی گئی ہو۔ اور فرمایا ہو کہ نہیں +

۸۴۱ ح ۲۳ نوکروں سے حُسنِ سلوک کا نمونہ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ +

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں دس برس رہا حضور نے کبھی مجھ کو اُف تک نہیں کہا اور نہ یہ فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا +

۸۴۲ ح ۲۴ کسی پر جھوٹی تہمت لگانے سے اپنے آپ پر لگجاتی ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ

حضرت ابو ذر رضؓ نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام سے سُنا ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ کوئی شخص کسی کو فسق کی تہمت نہیں لگاتا۔ اور نہ وہ اس کو کفر کی تہمت لگاتا ہے۔ مگر یہ کہ تہمت اُسی لگانے والے پر لوٹ آتی ہے بشرطیکہ

عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ ٭

وہ شخص جس کو تہمت لگائی گئی ہے ویسا نہیں ہے ٭

۲۵ — حسنِ کلام کی تاکید

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ ٭

حضرت ثابت بن ضحاک رضؓ سے جو درخت کے نیچے بیعت کرنیوالوں سے تھے یعنی بیعت الرضوان میں شامل تھے) روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے اسلام کے سوا کسی اور ملت کی قسم کھائی پس وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے قسم کھائی اور ابن آدم پر اس نذر کا پورا کرنا لازم نہیں ہے جو اسکے اختیار میں نہ ہو اور جس نے دنیا میں کسی چیز کے ساتھ خودکشی کر لی۔ تو وہ قیامت میں اس کے ساتھ عذاب دیا جائیگا۔ اور جس نے مومن پر لعنت کی۔ تو (اس کا گناہ) اس کے قتل کے برابر ہے۔ اور جس نے مومن کو کافر کہا تو یہ بھی اس کے قتل کے برابر ہے ٭

۲۶ — چغلخور جنتی نہیں

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ٭

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے: چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا ٭

۲۷ — تعریف مبالغہ کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُوْلُهٗ مِرَارًا اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا

حضرت ابوبکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا۔ تو ایک اور شخص نے اس کی بہت تعریف کی۔ حضور نے فرمایا (خرابی ہو تجھ کو تو نے (اس کی تعریف کر کے) اس کی گردن اڑا دی۔ اور یہی جملہ آپ نے کئی بار فرمایا۔ اور پھر کہا: اگر تم میں سے کسی کو کسی کی ضرور ہی تعریف کرنا ہے تو یوں کہنا چاہئے کہ میں اس کو ایسا ایسا سمجھتا

مَخَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسَبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيْبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا ۔

ہوں۔ اگر وہ اس کے گمان میں ویسا ہو جیسا اُس نے کہا اور (درحقیقت) اس (کے اچھے یا بُرے ہونے) کا جاننے والا تو خدا ہی ہے۔ اور خدا پر کسی کی پاکیزگی بیان نہ کرنی چاہیئے"۔

ح ۲۸ — تین دن سے زیادہ مومنین کا باہم رنج رکھنا درست نہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۔

حضرت انس بن مالکؓ نے روایت کی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "آپس میں بغض حسد اور رنجش نہ رکھو۔ بلکہ خدا کے بندے (مسلمان) بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے کسی جھگڑے کے باعث تین دن سے زیادہ جُدا رہے"۔

ح ۲۹ — مسلمانوں کو باہم بھائیوں کی طرح رہنا چاہیئے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے "تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کیونکہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیبوں کی تلاش اور جستجو نہ کرو۔ نہ آپس میں حسد اور رنجش رکھو نہ ایک دوسرے سے بغض کرو۔ بلکہ خدا کے بندے ایک دوسرے کے بھائی ہو کر رہو۔"

ح ۳۰ — علم دین ضروری ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْرِفَانِ دِيْنَنَا الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں گمان نہیں کرتا کہ فلاں فلاں (جو دو شخص ہیں) ہمارے دین کی کوئی بات بھی جانتے ہوں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ ہمارے دین کو جس پر ہم ہیں (کچھ بھی) جانتے ہوں"۔

۸۴۹
ح ۳۱
گناہ کا تفاخر سے بیان کرنا معافی سے نا امید کرتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ ‌+

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ”میری کل امت کے گناہ معاف ہیں مگر علانیہ گناہ کرنے والے (معافی کے مستحق نہیں) اور بیحیائی کی بات ہے کہ رات کو کوئی شخص گناہ کا فعل کرے اور صبح کو باوجودیکہ خدا نے اس کی پردہ پوشی کی ہو۔ مگر وہ لوگوں سے کہتا پھرے کہ اے فلاں! میں نے رات کو ایسا ایسا کام کیا۔ حالانکہ رات کو اس کے پروردگار نے اسکی پردہ پوشی کی تھی۔ مگر صبح کو خدا کے پردے کے تئیں اس نے اپنے اوپر سے اٹھایا +

۸۵۰
ح ۳۲
اُن دو مسلمانوں مین جن میں رنج ہو سلام کی ابتدا کرنے والا دوسرے سے بہتر ہے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ +

حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کسی مسلمان کو یہ لائق نہیں کہ تین رات سے زیادہ اپنے بھائی مسلمان سے ترک ملاقات کرے (یعنی) جب ایکدوسرے سے ملیں۔ تو یہ اس سے منہ پھیرے اور وہ اس سے منہ پھیرلے اور ان دونوں میں اچھا وہ شخص ہے جو سلام کی ابتدا کرے +

۸۵۱
ح ۳۳
سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنَّ

حضرت عبد اللہ رضؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ آپنے فرمایا ”سچ بولنا نیک کاموں کی ہدایت کرتا ہے اور نیک کام جنت میں لیجاتا ہے۔ انسان سچ بولتے بولتے (خدا کے) ہاں سچوں میں لکھا جاتا ہے۔ اور یقیناً جھوٹ بولنا

الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا ◆

برے کاموں کی ہدایت کرتا ہے۔ اور برے کام دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ اور یقیناً انسان جھوٹ بولتے بولتے جھوٹوں میں لکھا جاتا ہے ◆

۸۵۲ ح ۳۴ درگذر خاصہ الٰہی ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ وَلَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ ◆

حضرت ابو موسیٰ رضؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی شخص اذیت کی بات سننے پر خدا سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے۔ لوگ اس کے واسطے بیٹا بناتے ہیں۔ اور وہ ان سے درگذر کرتا ہے اور انکو رزق دیتا ہے ◆

۸۵۳ ح ۳۵ غصہ کے وقت نفس پر قابو بہادری ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ◆

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زبردست وہ نہیں ہے جو (کشتی لڑنے میں) اپنے مقابل کو فتح دے۔ بلکہ زبردست وہ ہے جو غصّے کے وقت اپنے نفس کو قبضہ میں رکھے" ◆

۸۵۴ ح ۳۶ غصہ سے بچنے کی تاکید

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ ◆

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور سے عرض کی مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ غصہ نہ کیجو۔ اُس نے کئی مرتبہ دریافت کیا آپ نے یہی فرمایا کہ غصہ نہ کیجو ◆

۸۵۵ ح ۳۷ حیا نیکی کا پھل ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ ◆

حضرت عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیا بجز نیکی کے اور کچھ ثمرہ نہیں لاتی ◆

۸۵۶ ح ۳۸ بیحیا آدمی سرکش ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن مسعود رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ۔

"نبوت کی پہلی بات جو لوگوں نے پائی ہے یہ ہے ۔ کہ جب تو حیا نہ کرے تو پھر جو تیرا جی چاہے سو کر" ۔

خواہی کن

۸۵۷

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى كَانَ يَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ۔

حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے اسقدر میل جول رکھتے تھے کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا اُس سے آپ فرماتے تھے "اے ابوعمیر کیسے ہو نغیر ؟ (نغیر چڑی کو کہتے ہیں) ۔

زیردستوں کے رشتہ داروں تک آنحضرتؐ کا نیک سلوک

۸۵۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا" ۔

مومن تجربہ کو ضائع نہیں کرتا

۸۵۹

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً ۔

حضرت اُبی بن کعب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیشک شعر سے حکمت پیدا ہوتی ہے" ۔

بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے

۸۶۰

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا ۔

حضرت ابن عمر رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرے" ۔

شعر کی بُرائی

۸۶۱

حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ تَقَدَّمَ وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِهِ أَنْتَ مَعَ

حضرت انس رضؓ کی یہ حدیث کہ ایک دہقانی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا قیامت کب ہوگی ؟ پہلے گذر چکی ہے ۔ اس روایت میں اس قول کے بعد کہ "تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے" یہ زائد ہے کہ "ہم نے عرض کیا کہ کیا حضور

قیامت کو ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

مَتیٰ اَحْبَبْتَ تَفْعَلُهَا وَنَحْنُ كَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ ۔

ہم بھی اسی طرح آپ کے ساتھ ہونگے؟ آپ نے فرمایا: ہاں" ۔

۸۶۲ — قیامت کے دن عہد شکنوں کی رسوائی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ۔

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت میں عہد شکنوں کیلئے ایک جھنڈا نصب کیا جائیگا اور پکارا جائیگا کہ یہ غدر کرنے والے فلاں بن فلاں ہیں" ۔

۸۶۳ — سخاوت مومن کا دل ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ۔

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انگور کو کرم (سخاوت) نہ کہو۔ کیونکہ کرم مومن کا دل ہے" ۔

۸۶۴ — ناخوش نام کی تبدیلی کا جواز

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت زینبؓ کا نام پہلے برہ تھا پس کہا گیا کہ وہ اپنے نفس کی پاکی ظاہر کرتی ہیں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھدیا" ۔

۸۶۵ — عورتوں کی سہولیت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم سفر میں تھیں۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام انجشہ نامی اونٹ کو ہانکتا تھا۔ آپ نے فرمایا "عورتوں کے اونٹ کو آہستہ سے ہانک" ۔

۸۶۶ — دنیاوی نام (شہنشاہ) ناقص ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "برے نام کا اللہ کے نزدیک وہ آدمی ہے جسکا نام "مالک الاملاک" یعنی شہنشاہ ہو" ۔

۸۶۷ ح ۴۹
اسکو چھینک کا جواب دینا ضروری ہے جسنے الحمد للہ کہا ہو

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدْهُ ۔

حضرت انس بن مالک رض سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی۔ ایک کو آپ نے جواب میں "یرحمک اللہ" کہا۔ اور دوسرے کو کچھ نہ فرمایا۔ اُس نے کہا۔ آپنے اسے تو یرحمک اللہ فرمایا۔ مجھے نہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا۔ اور تو نے نہیں کہا تھا"۔

۸۶۸ ح ۵۰
چھینک پر الحمد للہ کہنے اور جمائی سے بچنے کا حکم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے۔ اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب چھینک آئے۔ اور وہ شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ تو ہر مسلمان پر جس نے سُنا حق ہو گیا کہ یَرْحَمُکَ اللہ کہے۔ لیکن جمائی چونکہ شیطان کی طرف سے ہے اس لئے جہاں تک ہو سکے اس کو روکو۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے"۔ (جمائی آنے پر لاحول پڑھنے کی تنبیہ ہے)

كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ

استیذان کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٨٦٩ ح ١ سلام کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے بہتوں کو سلام کریں ۔

٨٧٠ ح ٢ سوار پیدل کو سلام کرے

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ۔

حضرت ابوہریرہ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل کو سلام کرے۔ اور پیدل بیٹھے ہوئے کو۔ اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو ۔

٨٧١ ح ٣ واقف و ناواقف ہر ایک کو سلام کرنا اسلام کا بہتر کام ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰى مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کونسا اسلام (کا کام) بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تیرا کھانا کھلانا۔ اور واقف ناواقف کو سلام کرنا ۔

٨٧٢ ح ٤ کسی کے گھر میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ

حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے

مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ ٭

گھر (میں بیٹھے) سلائی سے سر کھجا رہے تھے۔ ایک شخص نے کسی سوراخ میں سے (جو گھر کی دیوار میں تھا) جھانکا۔ آپ نے فرمایا: "اگر میں جانتا کہ تو جھانکے گا تو یہی سلائی تیری آنکھ میں مار دیتا۔ (تجھے خبر نہیں) کہ اجازت لینے کا حکم تو (کسی کی حالت) نہ دیکھنے کے لئے ہی ہوا ہے"٭

نہ جھانکو

۸۷۳ ح ۵ — صحت و امن خدا کی بڑی نعمتیں ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ ٭

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے۔ ایک صحت دوسرے امن"٭

۸۷۴ ح ۶ — خدا بوڑھے کے عذر کو نہیں سنتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْذَرَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّيْنَ سَنَةً ٭

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس کو اللہ لمبی عمر بخشے یہاں تک کہ ساٹھ برس کو پہنچ جائے تو اس کے بعد اللہ اس کے عذر قبول نہیں کرتا"٭

۸۷۵ ح ۷ — بوڑھے کو حب دنیا اور درازیٔ عمر کی ہوس ہوتی ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْأَمَلِ ٭

حضرت ابوھریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں (کی خواہش) میں جوان ہوجاتا ہے حبّ دنیا۔ اور درازیٔ عمر میں"٭

۸۷۶ ح ۸ — لا الٰہ الا اللہ کہنے والے پر آتشِ دوزخ حرام ہے

عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ

حضرت عتبان بن مالک رضہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بندے نے خالصاً للہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا ہے۔ بروز حشر

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ ۔

اس پر دوزخ کی آگ ضرور ہی حرام ہو گی"۔

حدیث ۹ — مصیبت پر صبر کرنیوالے کو جنت کا وعدہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِلَّا قَبَضْتُ صَفِیَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ "رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ جس مومن بندے کی محبوب شے میں نے دنیا سے اٹھالی۔ اور اس نے اس پر صبر کیا۔ اس کی جزا میرے ہاں بجز جنت اور کچھ نہیں ۔

حدیث ۱۰ — دنیا پہلے نیکوں سے خالی ہوگی

عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَیَبْقٰی حُفَالَةٌ کَحُفَالَةِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً ۔

حضرت مرداس اسلمی بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب سے پہلے صالح لوگ مرجائیں گے ان کے بعد جو ان سے کم نیک ہیں۔ یہاں تک کہ ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جیسے جَو یا چھو ہاروں کی بھوسی ہوتی ہے جنکی اللہ کو کچھ پرواہ بھی نہ ہوگی"۔

حدیث ۱۱ — عام انسان قناعت نہیں کرتے اسلئے جو خدا کیطرف جھکتا ہے خدا اس پر زیادہ مہربان ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ "اگر بنی آدم کو دو جنگل مال کے بھرے ہوئے بھی مل جائیں تو یہ تیسرے جنگل کی تلاش میں رہیگا۔ اور اولاد آدمؑ کے پیٹ کو تو مٹی ہی بھرتی ہے۔ مگر جو اللہ کی طرف جھکتا ہے اللہ بھی اس پر مہربان ہوتا ہے"۔

حدیث ۱۲ — اپنا مال وہی ہے جو راہ حق میں خرچ ہو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں ایسا کون ہے جسے اپنے وارث کے مال سے اپنا مال پسند ہے؟" سب نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب کو اپنا ہی مال پسند ہے

إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ
مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ
مَا أَخَّرَ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
آللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ
كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي
عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَ
إِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ
عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ
وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى
طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ
مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ
عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ
مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي
فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ
بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ
مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى مَا
سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ
فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو
الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي
وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا
فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ أَبَا هِرٍّ
قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ الْحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ
فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ

فرمایا۔ اپنا مال وہ ہے جو زندگی میں خرچ
کر کے آگے بھیجئے! اور جو چھوڑ مرے
وہ وارثوں کا ہے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قسم
ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود
نہیں۔ بعض دفعہ تو میں بھوک
کے باعث زمین پر پیٹ لگا کر لیٹ
جاتا تھا۔ اور بعض دفعہ پیٹ سے
پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک روز میں
نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے
اصحاب کی راہ میں بیٹھ گیا۔ جہاں سب
سے پہلے ابو بکر رض گذرے۔ میں نے
ان سے قرآن کی ایک آیت پوچھی۔
اور صرف اس لئے پوچھی کہ مجھے کھانا
کھلا دیں۔ مگر انہوں نے خیال نہ
کیا اور چلے گئے۔ پھر عمر رض گذرے
تو میں نے ان سے بھی قرآن کی ایک
آیت پوچھی اور صرف اس لئے پوچھی
کہ مجھے کھانا کھلا دیں۔ مگر انہوں نے
بھی خیال نہ کیا اور چلے گئے۔ پھر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے
پاس سے گذرے تو مجھے دیکھ کر
مسکرائے۔ اور میرے دل کی بات
اور میرے چہرے کی حالت سمجھ گئے
اور فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے کہا
لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا میرے
ساتھ آ۔ پس آپ چلے تو میں آپ

۵۸۱ / ۱۴
آنحضرت کا مع اصحاب صُفّہ کو دودھ کے ایک پیالے سے سیر کرانا

لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ قَالُوا اَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةُ قَالَ اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْحَقْ اِلَى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ اِلَى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى اَحَدٍ اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَنِيْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِيْ اَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ اَحَقُّ اَنَا وَ اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا فَاِذَا جَاؤُوْا اَمَرَنِيْ فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ يَبْلُغَنِيْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ

کے پیچھے ہو لیا۔ آپ مکان میں داخل ہوئے۔ میں نے اندر جانے کی اجازت لی تو مجھے بھی اجازت دی چنانچہ میں مکان میں داخل ہوا۔ تو آپ نے دودھ کا ایک پیالہ دیکھا۔ فرمایا: یہ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے کہا فلاں شخص یا یہ کہا کہ فلاں عورت آپ کے لئے تحفہ دے گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا اہل صُفّہ کو بلا لا۔ ابو ہریرہ نے بیان کیا۔ کہ اہل صُفّہ اسلام کے مہمان تھے نہ تو ان کے اہل و عیال تھے نہ مال اور نہ کسی کے ذِمّے ان کا کھانا تھا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کا مال آتا۔ تو آپ اس میں کچھ بھی نہ لیتے۔ بلکہ سب کا سب انہیں کو بھیج دیا کرتے۔ البتہ کوئی تحفہ آتا تو کچھ اپنے لئے رکھ لیتے اور کچھ انہیں بھیج دیتے۔ اس وقت بُرا معلوم ہوا (کہ یہ دودھ ان لوگوں کو دیا جائے) اور دل میں خیال ہوا کہ یہ دودھ اہل صُفّہ کو کس طرح کافی ہو سکتا ہے۔ اس کے پینے کا تو میں زیادہ حقدار تھا کہ مجھے قوت ہو جاتی جب اہل صُفّہ آئیں گے اور آپ مجھے حکم دیں گے تو میں یہ دودھ انہیں

فَأَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ
فَقَالَ يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ
لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ
فَأَعْطِهِمْ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ
فَجَعَلْتُ أُعْطِيْهِ الرَّجُلَ
فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ
يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيْهِ
الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى
ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ
فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ
عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ
فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى
يَدِهٖ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ
فَقَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيْتُ
أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ
فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ
اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ
يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ
لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
مَا أَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا قَالَ فَأَرِنِيْ
فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ
وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ ۔

وَعَنْهُ أَيْضًا

دے دُونگا۔ اور اس سے مجھے کچھ نہ
بچے گا۔ مگر اللہ اور اس کے رسول کے
حکم کی بجا آوری سے کوئی چارہ بھی نہ
تھا۔ خیر میں اہل صُفّہ کے پاس آیا۔ اور
انہیں بلا لایا۔ پس وہ آئے اور اندر
آنے کی اجازت لی تو آپ نے انہیں
اجازت دیدی۔ چنانچہ وہ اندر آکر
اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ آپ نے
فرمایا اے ابو ہریرہؓ! میں نے کہا لبیک
یا رسول اللہ! فرمایا کہ انہیں دودھ
پلاؤ۔ میں نے پیالہ لیا۔ اور ایک شخص
کو دیا۔ اس نے سیر ہو کر پیا اور مجھے دیا
پھر میں نے دوسرے کو دیا اس نے
بھی سیر ہو کر پیا اور پھر مجھے دیا۔ پھر اور
کو دیا ایسے ہی سب پی چکے۔ اور رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وار آگیا۔ آپ نے
پیالہ ہاتھ پر رکھا۔ اور میری طرف دیکھ کر
مسکرائے اور فرمایا "تو اور میں باقی رہ گئے
ہیں" میں نے کہا حضور بیشک۔ پھر آپنے
فرمایا بیٹھ اور پی۔ میں نے بیٹھ کر پیا۔ پھر
باصرار کہا اور پی۔ میں نے اور پیا۔ آپنے
بہت اصرار سے پلایا۔ آخر کار میں نے کہا
واللہ میرے پیٹ میں جگہ نہیں۔ فرمایا۔
"مجھے دے" میں نے دیا۔ آپ نے اللہ کی
تعریف بیان کی اور بسم اللہ کہکر باقی بچا ہوا
نوش فرمالیا ۔

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں۔ کہ

۸۸۲
ح ۱۴۷

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا +

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! محمد کی آل کو قوت (لایموت) دے۔" (یعنی اتنا دے جس میں ان کا گذارہ ہو۔ اتنا نہ دے جس سے وہ بدچلنی کریں)+

حضرت کی اپنی آل کیلئے صرف قوت لایموت کی دعا

۸۸۳ ح ۱۵

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّنَجِّیَ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ بِرَحْمَتِہٖ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا +

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارے کسی کے عمل نجات نہ دیں گے" صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! اور نہ آپ کے؟ فرمایا "ہاں نہ میرے عمل نجات دینگے۔ مگر یہ کہ اللہ مجھ پر رحم کرے۔" اور فرمایا "میانہ روی سے کام کرو اور اللہ سے قربت حاصل کرو۔ ہر صبح و شام اور پچھلی رات میں عبادت کرو۔ اور میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو منزل مقصود پہ پہنچ جاؤ گے+

اعمال و عبادت میں بھی میانہ روی اختیار کرو

۸۸۴ ح ۱۶

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ اَدْوَمُہَا وَاِنْ قَلَّ +

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کہ اللہ کو کونسا عمل پسند ہے فرمایا "دوامی عمل اگرچہ قلیل ہی ہو"+

دوامی عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے خواہ قلیل ہو

۸۸۵ ح ۱۷

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ بِکُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ لَمْ یَیْاَسْ مِنَ الْجَنَّۃِ وَلَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِکُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ یَاْمَنْ مِنَ النَّارِ +

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ اگر کافر اللہ کے پاس کی تمام رحمت جان لیں تو کبھی جنت سے ناامید نہ ہوں۔ اور اگر مومن اللہ کے ہاں تمام عذاب جانیں تو دوزخ سے نڈر نہ ہوں"+

کافروں کو اللہ کی رحمتوں کی آگاہی اور مومنوں کو اللہ کے عذابوں کی آگاہی

ح ۱۸
اپنی زبان اور شرمگاہ
کا محافظ جنتی ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو میرے سامنے اپنی زبان اور شرمگاہ کا ضامن ہو جائے میں اس کے واسطے جنت کا ضامن ہوں"۔

ح ۱۹
خدا کی خوشنودی
اور ناراضی دلی امر
پر ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی مرضی کے موافق بلاقصد کوئی کلمہ کہے اللہ اس کے درجے بڑھاتا ہے اور جو بندہ بلاقصد اس کے خلاف مرضی کوئی کلمہ کہتا ہے۔ تو اللہ اُسے دوزخ میں ڈالیگا"۔

ح ۲۰
آنحضرت اور قرآن
کی مثال

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنِيْ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ فَاَدْلَجُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ ۔

حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اور جو اللہ نے میرے پاس بھیجا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی شخص نے کسی قوم سے آکر کہا۔ کہ میں نے اپنی آنکھ سے دشمنوں کا ایک لشکر آتے دیکھا ہے! اور میں تمہیں ننگا ہو کر ڈراتا ہوں۔ تم اس سے بچو ایک گروہ نے اس کا کہا مانا چنانچہ رات ہی رات وہاں سے چل دئے۔ وہ تو بچ گئے۔ گروہ دوسرے گروہ نے کہا نہ مانا۔ اور صبح کو وہ لشکر آپہنچا اُس نے انہیں مار ڈالا"۔

ف عرب کا قاعدہ تھا۔ کہ اگر وہ چادر اوڑھے ہوئے ہوتے اور ڈرانا مقصود ہوتا۔ اور کوئی خوفناک خبر سنانی ہوتی تو چادر اتار کر نیچے ڈال دیتے

ننگا ہونے کا یہی مطلب ہے +

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِهِ +

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ دوزخ شہوتوں سے اور جنت تکلیفوں سے ڈھانک دی گئی ہے +

۸۸۹ ۲۱ دوزخ شہوتوں اور جنت تکلیفوں سے ڈھکی ہوئی ہے

ف۔ تکلیفوں سے مراد مجاہدہ نفس ہے یعنی جس نے اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر مجاہدہ کیا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا +

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ +

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت تمہاری جوتی کے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور ایسے ہی دوزخ بھی" +

۸۹۰ ۲۲ دوزخ اور جنت بندوں کے ساتھ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ +

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سے امیر کی طرف دیکھے تو چاہئے کہ پھر اپنے سے غریب کی طرف بھی خیال کرے +

۸۹۱ ۲۳ امیر کی طرف دیکھو تو غریب کی طرف بھی دیکھو

ف۔ کیونکہ صرف امیر کی طرف ہی خیال کرنا باعث ناشکری ہوگا کہ اللہ نے اُسے اتنا مال دیا اور ہمیں کچھ بھی نہ دیا +

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّهٖ جَلَّ وَعَلَا قَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَهَا اللهُ لَهٗ عِنْدَهٗ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منجملہ روایات ربانی کے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالے نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں۔ اور ظاہر کر دیا ہے۔ کہ یہ نیکی ہے۔ اور یہ بدی ہے پس جس نے نیکی کا محض ارادہ ہی کیا۔ اور کی نہیں تو

۸۹۲ ۲۴ خدا تعالےٰ کی بخشش عظیم

حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ سَيِّئَةً وَاحِدَةً ۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ

اللہ تعالےٰ اس کے نامۂ اعمال میں پوری نیکی لکھیگا۔ اور جس نے نیکی کا ارادہ کر کے کربھی لی۔ اس کے نامۂ اعمال میں دس سے لیکر سات سو تک بلکہ اور دگنی تگنی نیکیاں جتنی چاہے گا لکھے گا۔ لیکن جس نے بدی کا ارادہ کیا اور مرتکب نہیں ہوا۔ اس کے لئے بھی ایک پوری نیکی کا ثواب لکھیگا۔ اور جس نے ارادہ کر کے کر بھی لی۔ اس کے لئے ایک ہی بدی لکھیگا ٭

۸۹۳
۲۴
دُنیا سے امانت اُٹھ جائیگی

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں فرمائی تھیں۔ ایک کا ظہور تو میں نے دیکھ لیا۔ البتہ دوسری کے ظہور کا منتظر ہوں۔ وہ پہلی حدیث یہ ہے۔ کہ امانت اوّلاً لوگوں کے دلوں میں حاصل ہوئی اور پھر لوگوں نے قرآن سے بھی امانت داری کا حکم جان لیا۔ اور پھر سُنّت نبوی سے بھی جان لیا" دوسری حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امانت داری کے اُٹھ جانے کی فرمائی کہ امانت داری بہت جلد جاتی رہیگی۔ ایسا ہو گا کہ آدمی سوئیگا۔ اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی۔ اس کا نشان ایک وصبہ رہ جائیگا۔ پھر جو سوئے گا تو امانت باقی بھی نکال لی جائیگی۔ اور اس کا نشان ایک آبلہ سا ہو گا۔ جیسے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر لڑھکائے۔ جسے وہ پھول جائے۔ اور یہ اُسے اُبھرا ہُوا دیکھے۔

فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ اَحَدُهُمْ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهُ وَمَا اَظْرَفَهُ وَاَجْلَدَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهٗ عَلَيَّ الْاِسْلَامُ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا ۔

حالانکہ اس میں کچھ بھی نہیں۔ اور ہر روز لوگ خرید و فروخت کرینگے۔ مگر امانت دار کوئی نہ ہوگا۔ امانت دار ایسے شاذ و نادر ہو جائینگے۔ کہ تعجب سے یوں کہیں گے۔ کہ فلاں قبیلے میں فلاں شخص کیسا امانتدار ہے۔ اور کیسا ظریف اور عقلمند ہے۔ حالانکہ۔ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہ ہوگا۔ اور ہمارا ایک ایسا زمانہ ہو چکا ہے۔ کہ ہمیں کسی کے اتنے بیع کرنے میں پرواہ نہ ہوتی تھی۔ مسلمان کو اہل اسلام اور نصرانی کو اسکے مددگار بے راہ نہ ہونے دیتے تھے۔ اور آج کل تو ایسا ہے کہ خاص خاص لوگوں ہی سے خرید و فروخت کر سکتے ہیں" ۔

۹۹۴ ح ۲۵ — نفع پہنچانیوالے لوگ کم ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بعض آدمی ایسے ہیں جیسے سو اونٹ اور قابل سواری ایک بھی نہ ہو ۔

ف ۔ اس حدیث کا مطلب بعض نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ آخری زمانے میں اکثر ایسے لوگ ہونگے جو نالائق ہونگے۔ اور بعضوں نے کہا ہے۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن آدمی بہت کم رہیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

۹۹۵ ح ۲۶ — نیت پر مراد

عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُرَائِيْ

حضرت جندبؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شہرت کے لئے کوئی کام کیا خدا اسے شہرت دیگا۔ اور جس نے دکھاوے کا کام کیا۔ خدا بھی

يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهٗ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ

اُسکے ساتھ دکھاوا کریگا ۔

۸۹۶ ح ۲۷ — دلی عبادت سے خدا کا تقرب حاصل ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے عداوت کی میں اسکو اپنی لڑائی سے خبردار کرتا ہوں۔ اور میرے بندے نے میری طرف کسی چیز سے تقرب حاصل نہیں کیا۔ جو مجھ کو ان چیزوں سے زیادہ پیاری ہو۔ جو میں نے اس پر فرض کی ہیں۔ اور میرا بندہ نوافل کی ہمیشگی سے تقرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ کام کرتا ہے۔ اور وہ پیر جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے۔ تو میں دیتا ہوں۔ اور اگر پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ اور مجھ کو کسی شے سے جس کا میں کرنے والا ہوں اتنا تردد نہیں ہوتا۔ جتنا کہ نفس مومن کے معاملہ میں ہوتا ہے۔ کہ وہ موت کو برا سمجھتا ہے۔ اور میں اس کی برائی کو برا سمجھتا ہوں۔

۸۹۷ ح ۲۸ — مومن اپنے مقام آیندہ کو دیکھ کر موت کی آرزو کرتا ہے اور کافر

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالےٰ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی اس کے ملنے کو دوست رکھتا ہے۔ اور جو اللہ سے ملنے کو برا سمجھتا ہے

اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ فَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ ٭

اللہ بھی اس سے ملنے کو برا سمجھتا ہے۔" حضرت عائشہؓ یا حضور کی کسی اور زوجہ مطہرہ نے عرض کیا۔ کہ (حضور) ہم موت کو برا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ مطلب نہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جب مومن کی موت کا وقت ہوتا ہے تو اس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے رضامندی اور بزرگی کی بشارت دی جاتی ہے۔ پس (اسوقت) اسکو اس سے جو اُسکے آگے ہے (یعنی خدا کا ملنا) اور کوئی چیز اچھی نہیں معلوم ہوتی۔" اور وہ خدا سے ملنے کو اچھا سمجھتا ہے پس خدا بھی اس کے ملنے کو دوست رکھتا ہے۔ اور کافر کی موت کا وقت آتا ہے۔ تو اُسے عذاب خدا اور عقوبت کی خبر دی جاتی ہے پس جو کچھ اس کے آگے ہے (یعنی عذاب اور عقوبت) اس سے زیادہ اس کو کوئی چیز بری معلوم نہیں ہوتی۔ اسلئے خدا سے ملنے کو وہ برا سمجھتا ہے۔ اور خدا اس سے ملنے کو برا سمجھتا ہے" ٭

عذاب بندہ سے کراہت سے بچاتا ہے

۵۹۸
ح ۳۹
ہر شخص کیلئے موت قیامت (صغریٰ) ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ ٭

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ننگے پاؤں والے دہقانی لوگ آتے اور پوچھتے کہ حضور قیامت کب آئے گی؟ آپ ان میں سے چھوٹے کی طرف دیکھ کر فرماتے تھے۔ کہ اس کا بڑھاپا نہیں آنے کا جو تمہاری قیامت تم پر قائم ہو جائے گی۔ یعنی تمہیں موت آجائیگی ٭

ف۔ قیامت کی تین قسمیں ہیں صغریٰ، وسطیٰ، کبریٰ۔ قیامت صغریٰ

لوہر شخص کی موت ہے۔ اور قیامت وسطے ایک صدی کے لوگوں کا مرجانا ہے۔
اور قیامت کبرے ہے جو جزا و سزا کا دن ہے۔ اور حضور نے اعرابیوں (کم عقل جنگلی
آدمیوں) کو انکی سمجھ کے موافق جواباً موت کو قیامت اسلئے فرمایا کہ یہ سب جانتے ہیں کہ
موت ہر ایک کو آتی ہے۔ لیکن اسکا وقت کسیکو معلوم نہیں اور نہ کسینے بتایا۔
اسیطرح قیامت ضرور آئیگی مگر اسکے وقت کا علم کسیکو نہیں۔ کیونکہ عموماً موت اور
خصوصاً قیامت کے اوقات کی خبر کسی پیغمبر کو نہیں دیگئی۔

۸۹۹
ح ۳۰
قیامت کے دن زمین کی مثال

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً یَّتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِیَدِهٖ كَمَا یَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ اِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَّنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ یَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائیگی جس کو خداوند جبار اپنے ہاتھ میں اہل جنت کی مہمانی کے واسطے اس طرح اٹھائیگا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی ہاتھ میں لیتا ہے۔ (راوی کہتا ہے کہ اتنے میں) ایک یہودی حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا اے ابو القاسم! اللہ آپ پر برکت فرمائے۔ کیا میں آپ کو قیامت کے دن اہل جنت کی مہمانی سے خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں بتاؤ۔ پس اس نے بھی اسی طرح جس طرح حضور فرما چکے تھے۔ کہا کہ زمین قیامت کے دن ایک روٹی کی طرح ہو گی (راوی کہتے ہیں کہ اس کی یہ بات سن کر) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور اتنا ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے اور پھر اس یہودی سے فرمایا: کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ اس کا سالن کیا ہوگا بالام اور نون ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی حضور یہ کیا چیزیں ہیں؟ آپنے فرمایا: یہ گائے اور مچھلی ہیں

سَبْعُونَ أَلْفًا ◆

۹۰۰ — قیامت کے دن زمین سفید ہوگی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ ◆

۹۰۱ — قیامت کے دن عموماً تین گروہ ہونگے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا ◆

۹۰۲ — قیامت کے دن سب ننگے اٹھائے جائینگے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ

جنکی محض کلیجی ستر ہزار آدمی کھائینگے ◆

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "قیامت کے دن سفید گیہوں کی روٹی جیسی صاف اور چٹی زمین پر لوگوں کا حشر کیا جائیگا۔ سہلؓ یا ان کے سوا کوئی اور راوی کہتے ہیں۔ کہ اس زمین میں کسی کا نشان (یعنی جھنڈا) نہ ہوگا ◆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ لوگوں کا حشر تین طرح سے کیا جائیگا۔ ایک (گروہ) تو راغبین و راہبین ہونگے ! اور دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو) دو دو اور تین تین اور چار چار اور دس دس ایک اونٹ پر سوار ہونگے۔ اور باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کریگی جہاں وہ آرام لیں گے وہاں وہ بھی آرام لیگی۔ اور جہاں وہ رات گذارینگے وہ بھی رات گذاریگی ! اور جہاں وہ صبح کریں گے وہیں وہ بھی صبح کریگی ! اور جہاں وہ شام کرینگے۔ وہیں وہ بھی کریگی ◆

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم ننگے پاؤں ننگے بدن بغیر ختنہ کئے ہوئے حشر کئے جاؤگے" حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ! مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھیں گے ؟ آپ نے فرمایا: وہ وقت موت سے زیادہ سخت ہیبت ناک ہوگا۔ کہ وہ ایسا

اَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكَ •

قصد کریں۔ (یعنی ایک دوسرے کو دیکھے)۔ (یعنی ہر ایک کو سوائے اپنی جان سنبھالنے کے دوسرے کو دیکھنے کی تمیز نہ ہو گی)۔

۹۰۳
ح ۳۴
قیامت کے دن پسینہ کی شدت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَیُلْجِمُهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ •

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کہ قیامت کے دن لوگوں کو اسقدر پسینہ آئیگا کہ زمین میں ستر گز تک پھیل جائیگا۔ اور ان کے مونہوں بلکہ کانوں تک پہنچ جائیگا •

۹۰۴
ح ۳۵
قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائیگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ •

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اول لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا" •

۹۰۵
ح ۳۶
تصفیہ قیامت کے بعد موت کو ذبح کر دیا جائیگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَی الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَیَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِهِمْ وَیَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِهِمْ •

حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب جنتی جنت اور دوزخی دوزخ میں جاچکیں گے۔ تو موت کو جنت و دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائیگا اور ایک منادی ندا کریگا کہ اے اہل جنت (تم کو) موت نہیں ہے! اور اے اہل دوزخ (تم کو بھی) موت نہیں ہے (اس سے) اہل جنت کی خوشی بڑھے گی اور اہل نار کو غم پر غم بڑھ جائیگا" •

۹۰۶
ح ۳۷
جنتیوں کا اعلےٰ انعام رضائے الٰہی ہوگا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَ

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالے اہل جنت سے فرمائیگا۔ اے اہل جنت! تو وہ کہیں گے لبیک ربنا وسعدیک۔ فرمائیگا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کرینگے۔ اور کیا ہے ہم

وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا ۔

کو جو ہم راضی نہ ہوں۔ حالانکہ تو نے ہم کو وہ نعمتیں عطا کی ہیں۔ جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عنایت نہیں کیں۔ فرمائے گا میں اس سے بھی بڑھ کر ایک چیز عنایت کرتا ہوں۔ وہ عرض کریں گے۔ اے پروردگار وہ کیا چیز ہے۔ جو اس سے بہتر ہے؟ فرمائیگا۔ میں نے اپنی رضامندی تمہیں عطا کردی۔ اب کبھی تم سے ناراض نہ ہونگا۔

تین منزل کی راہ کا ہوگا

۹۰۷ بخ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(قیامت میں) کافر کے دونوں شانوں کے درمیان کی چوڑان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی"۔

کفار (عذاب دینے کیلئے) موٹے کردیئے جائینگے

۹۰۸ بخ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "دوزخ میں سے عذاب پانے کے بعد چند لوگ نکل کر جنت میں داخل ہونگے۔ تو اہل جنت ان لوگوں کا نام جہنمی رکھیں گے"۔

دوزخ سے نکلنے والے لوگ جنت میں دوزخی کہلائینگے

۹۰۹ بخ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُوْضَعُ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ يَغْلِي الْمِرْجَلُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے "قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ آدمی ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھے جائینگے اور ان سے اس کا دماغ اس طرح جوش کھائیگا جس طرح ہنڈیا جوش

دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب

وَالْقُمْقُمُ ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ اَحَدٌ النَّارَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً ۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُهٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَکِیْزَانُهٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا یَظْمَاُ اَبَدًا ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَامَکُمْ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ قَدْرَ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ اَیْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْیَمَنِ وَاِنَّ فِیْهِ مِنَ الْاَبَارِیْقِ

کھاتی ہے ۔

٩١٠ ح۱۴۱ — جنتیوں اور دوزخیوں کو انکے برعکس مقام بھی دکھائے جائینگے

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوتا۔ مگر کہ اس کا ٹھکانا دوزخ کا اگر وہ برے عمل کرتا۔ اس کو دکھایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ زیادہ شکر کرے۔ اور کوئی شخص دوزخ میں نہیں داخل ہوتا۔ تاوقتیکہ اس کا جنت کا گھر اگر وہ نیکی کرتا۔ اس کو دکھایا جاتا ہے۔ تاکہ اس کو زیادہ حسرت ہو ۔

٩١١ ح۱۴۲ — حوض کوثر کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا حوض تین مہینے کی مسافت کا ہے۔ پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اور آبخورے اس کے ایسے ہیں جیسے آسمان کے تارے جس نے اس میں سے ایک دفعہ پی لیا۔ وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا ۔

٩١٢ ح۱۴۳ — حوض کوثر کی تخمینی لمبائی چوڑائی

حضرت ابن عمرؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا تمہارے آگے میرا حوض ہے (اتنا بڑا) جیسے جربا سے اذرح تک (کا فاصلہ) ۔

٩١٣ ح۱۴۴ — حوض کوثر کی فراخی اور کوزوں کی زیا

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنی ایلہ سے صنعاء یمن تک (کی مسافت) اور اس کے کوزے اس قدر ہیں۔ جتنے آسمان کے

لعدد نجوم السماء ٭

۹۱۴
۲۵
دین سے پھر جانے والے مسلمان بہت ہی کم بچنے پائینگے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا قَائِمٌ فَاِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَیْنِیْ وَبَیْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَیْنِیْ وَبَیْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی فَلَا اُرَاهُ یَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ ٭

تارے ٭

حضرت ابوھریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔میں قیامت کے دن حوض کوثر پر کھڑا ہونگا کہ ایک گروہ آئیگا جب میں ان کو پہچان لوں گا۔تو میرے اور ان کے درمیان ایک شخص نکل کر (ان لوگوں سے) کہے گا چلو۔میں کہونگا کدھر (لے جاؤ گے) وہ کہے گا دوزخ کی طرف بخدا میں کہوں گا۔اس کا کیا سبب! وہ کہیگا۔یہ آپ کے بعد دین سے اُلٹے پیروں پھر گئے تھے۔پھر ان کے بعد ایک اور گروہ آئیگا۔اور جب میں ان کو پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک شخص نکلیگا! ور کہیگا چلو میں کہوں گا کہاں! وہ کہیگا دوزخ کی طرف بخدا میں کہونگا وہ کیوں! وہ کہے گا۔یہ لوگ آپ کے پیچھے دین سے اُلٹے پیروں پھر گئے تھے (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں) کہ پھر ان میں سے بہت ہی تھوڑے لوگ خلاصی پائینگے ٭

۹۱۵
۲۵
حوض کوثر کا طول

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ كَمَا بَیْنَ الْمَدِیْنَةِ وَصَنْعَاءَ ٭

حضرت حارثہ بن وہب ؓ سے روایت ہے۔کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔آپ نے حوض کوثر کا ذکر فرمایا کہ اس کا اتنا طول ہے جیسے مدینہ سے صنعاء یمن تک کی مسافت ٭

کِتَابُ الْقَدَرِ

اندازہ الٰہی کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُعْرَفُ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهٗ +

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی کیا جنتی دوزخیوں سے پہچانے جائینگے؟ آپنے فرمایا "ہاں" اس شخص نے کہا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "ہر شخص اس کے واسطے عمل کرتاہے جس کے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جس کے واسطے اُسے آسانی کی گئی ہے +

۹۱۶ ح ۱ — انسان نیک عمل کرنے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيْهَا شَيْئًا اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهٗ عَلِمَهٗ مَنْ عَلِمَهٗ وَجَهِلَهٗ مَنْ جَهِلَهٗ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيْتُ فَاَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ اِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَاٰهُ فَعَرَفَهٗ +

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں۔ کہ (ایک روز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا اور قیامت تک جو باتیں ہونیوالی ہیں سب کا ذکر فرمایا۔ تو جس کو یاد رکھنا تھا اس نے ان کو یاد رکھا۔ اور جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا۔ اور میں جس بات کو بھول گیا ہوں اس کو دیکھکر اس طرح پہچان لیتا ہوں جس طرح کسی کا آدمی غائب ہوجائے پھر جب وہ اس کو دیکھے تو پہچان لیتاہے +

۹۱۷ ح ۲ — آنحضرت کا قیامت سے پہلے کی باتوں کو بتانا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

۹۱۸ ح ۳ — انسان کا ہر فعل

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ۔

راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) نذر ابن آدم کے پاس وہ چیز نہیں لاتی ہے جو میں نے اس کی تقدیر میں رکھی ہو۔ بلکہ وہ قدر اس نذر کی طرف ڈال دیتی ہے اور میں نے بھی اس کو اس کے مقدر میں کیا ہوتا ہے تاکہ میں اس کے سبب سے بخیل کا مال خرچ کراؤں ۔

۹۱۹ ح ۴ ہر خلیفہ کے دو باطنی مشیر ہیں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ جو خلیفہ ہوتا ہے اس کے دو باطنی مشیر ہوتے ہیں جن میں سے ایک اس کو خیر کی طرف راغب کرتا ہے اور دوسرا برائی اور شر کی طرف متوجہ کرتا ہے معصوم وہی ہے جسے خدا محفوظ رکھے ۔

۹۲۰ ح ۵ آنحضرت کی قسم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اکثر نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ قسم کھایا کرتے تھے "لا ومقلب القلوب" (یعنی خدا دلوں کے پھیرنے والوں کی قسم ہے۔ ایسی بات نہیں)" ۔

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور نذروں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَائْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۔

۹۲۱ ح ۱ — جو چیز مانگنے سے ملے پھر اسمیں قدرت امداد نہیں دیتی

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا "اے عبد الرحمٰن بن سمرہ! خدا سے حکومت نہ مانگیو کیونکہ اگر وہ تجھ کو مانگنے سے دیگئی تو پھر تو اسی کی طرف سونپ دیا جائیگا (یعنی اس میں خدا تیری مدد نہ فرمائیگا) اور اگر وہ تجھ کو بے مانگے دی گئی تو اس پر تیری مدد کی جائے گی۔ اور جب تو کسی بات پر قسم کھائے اور پھر اس کے کرنے میں بھلائی دیکھے تو قسم کا کفارہ دے کر اس کو کر لیجیو ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ۔

۹۲۲ ح ۲ — قسم پر اصرار اچھا نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا "ہم (دنیا میں سب سے) پیچھے آنے والے اور قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں" اور فرمایا "اگر تم میں سے کوئی اپنے اہل کے متعلق اپنی قسم پر اصرار کرے۔ تو خدا کے نزدیک اس (اصرار) کا خدا کے مقرر کردہ کفارہ کے دینے سے زیادہ گناہ ہے ۔

۹۲۳
۳
آنحضرت کی محبت کمالِ ایمان ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ ٭

حضرت عبد اللہ بن ہشام رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ جبکہ آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ اور عمرؓ آپ سے عرض کر رہے تھے۔ یا رسول اللہ! آپ مجھ کو سوائے میری جان کے ہر چیز سے پیارے ہیں۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔ "نہیں اے عمرؓ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ جب تک کہ میں تیری جان سے بھی زیادہ تجھ کو پیارا نہ ہونگا (جب تک تیرا ایمان کامل نہ ہوگا) حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ حضور بے شک آپ مجھ کو میری جان سے زیادہ پیارے ہیں۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہاں اے عمرؓ! اب تمہارا ایمان کامل ہوا ٭

۹۲۴
۴
راہِ خدا پر مال خرچ کرنیوالوں کے سوا جتنے دولتمند ہیں سخت نقصان میں ہیں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِي أَيُرٰى فِيَّ شَيْءٌ مَا شَأْنِي فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ تو آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے فرما رہے تھے "رب کعبہ کی قسم ہے وہ لوگ بہت ہی نقصان میں ہیں۔ رب کعبہ کی قسم وہ لوگ بہت ہی نقصان میں ہیں۔ میں نے (یہ خیال کر کے کہ شاید آپ مجھے فرما رہے ہیں) عرض کی حضور میں نے کیا کیا۔ آپ نے میری کیا بات دیکھی؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ اور آپ وہی فرما رہے تھے اور میں خاموش نہ رہ سکا۔ اور خدا ہی

اَنْ اُسْكُتْ وَتَقْسَانِي مَا شَاءَ اللهُ فَعَلْتُ مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ٭

جانتا ہے جو رنج و غم مجھ پر اس وقت طاری تھا پھر میں نے عرض کی حضور! وہ کون لوگ ہیں۔ آپ پر میرے والدین قربان ہوں فرمایا زیادہ مال والے مگر جس نے اس طرح اور اس طرح۔ اس طرح کیا۔ (یعنی اپنے مال کو آگے اور دائیں بائیں خرچ کیا۔ وہ ایسے نہیں ٭

۹۲۵ ح ۵ تین بچوں کی موت پر صبر کرنیوالے مسلمان آتش دوزخ سے محفوظ رہینگے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں جس کے تین بچے مرگئے۔ اس کو آگ نہ چھوئے گی مگر قسم کے پورا کرنے کے موافق قسم سے مراد اللہ تعالے کا فرمان (وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا) ہے یعنی جس کے تین بچے مرگئے۔ وہ موافق وعدہ اس آیت کے صرف دوزخ پر سے گزریگا۔ اور جنت کو چلا جائیگا ٭

۹۲۶ ح ۶ خدا مسلمانوں کے دلی وسوسوں سے درگذر کرے گا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ اَوْ تَكَلَّمْ ٭

حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اللہ تعالےٰ نے میری امت کے وسوسوں اور دل کی باتوں سے درگذر کی ہے۔ جب تک کہ وہ کام نہ کریں۔ یا کلام نہ کریں ٭

۹۲۷ ح ۷ اللہ کی نذر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ

اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی نذر ماننا | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ قسم کھائی کہ میں اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کروں گا تو اُسے فرمانبرداری کرنی چاہئے اور جس نے یہ قسم کھائی

نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ ۔

کہ اللہ کی نافرمانی کروں گا۔ اُسے نافرمانی نہ کرنی چاہیے ۔

۹۲۸ ح ۸ مُردے کی مانی ہوئی نذر بیٹا کو پوری کرنی چاہیے

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا ۔

حضرت سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کی بابت جو انہوں نے مانی تھی۔ اور پھر اس کے ادا کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا تھا فتویٰ پوچھا تو آپ نے فرمایا "تم اس کو اپنی طرف سے پورا کرو"

۹۲۹ ح ۹ جان پر ظلمت کرنیکی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑے ہوئے دیکھا آپ نے دریافت کیا "یہ کون شخص ہے" لوگوں نے کہا یہ ابو اسرائیل ہے ۔ اس نے نذر مانی ہے۔ کہ دن بھر کھڑا رہیگا۔ بیٹھے گا نہیں! اور نہ سایہ میں آئیگا۔ اور نہ کسی سے بات کرے گا! اور اسی حالت میں روزہ پورا کریگا ۔ آپ نے فرمایا "اس سے کہدو کہ بیٹھ جائے اور سایہ میں آجائے اور بات چیت کرے اور اپنا روزہ پورا کرے ۔

كِتَابُ الْكَفَّارَاتِ

پیمانوں گزوں کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۹۳۰ ۱ — پیمانوں کی کمی بیشی

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَّثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ ٭

حضرت سائب بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صاع موجودہ ایک مُد اور اس کے تہائی کے برابر تھا ٭

ح ۹۳۱ ۲ — پیمانوں میں برکت کی دعا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ ٭

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ" (اے اللہ! ان (یعنی اہل مدینہ) کے کَیل اور صاع اور مُد میں برکت عطا فرما") ٭

کتاب الفرائض

ترکہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح ۹۳۲/۱ ترکہ پہلے اولاد کیلئے ہے پھر زیادہ قریبی رشتہ والوں کیلئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَہْلِہَا فَمَا بَقِیَ فَہُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ

حضرت ابن عباسؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ میراث اپنے اہل کے تئیں پہنچا دو اور جو باقی رہے وہ زیادہ قریبی مرد کے واسطے ہے۔

ح ۹۳۲/۲ بیٹی اور نواسہ کی میراث کا بیان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ ابْنَۃٍ وَابْنَۃِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ لِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَاْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَیُتَابِعُنِیْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُہْتَدِیْنَ اَقْضِیْ فِیْہَا بِمَا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَۃِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَکْمِلَۃَ الثُّلُثَیْنِ وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ

حضرت ابو موسیٰؓ سے کسی نے بیٹی۔ پوتی اور بہن کے حصوں کی بابت سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ آدھا بیٹی کے واسطے اور آدھا بہن کے واسطے ہے اور تم ابن مسعودؓ سے جاکر پوچھو یقین ہے کہ وہ بھی میری طرح ہی جواب دینگے۔ اس شخص نے ابن مسعودؓ سے جاکر پوچھا اور ابو موسیٰ کا جواب ان سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا اگر میں یہ جواب دوں تو گمراہ ہو جاؤں گا۔ میں اس میں وہی حکم لگاؤں گا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لگایا ہے بیٹی کے واسطے نصف اور پوتی کے واسطے چھٹا یہ دو تہائی ہوگئیں۔ اور باقی ایک تہائی بہن کے واسطے ہے۔ پھر ابو موسے

فَأُخْبِرَ أَبُو مُوسَى بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ ◆

ابن مسعودؓ کا یہ فتوے بیان کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا جب تک یہ عقلمند (یعنی ابن مسعودؓ) تم میں زندہ رہیں مجھ سے پھر کبھی نہ پوچھنا ◆

۹۳۴ ح ۳ — غلام کی میراث عورت کو پہنچتی ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ◆

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "ہر قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں سے ہے" (یعنی اس غلام کی میراث اسکے اہل کو پہنچتی ہے ◆

۹۳۵ ح ۴ — بھانجے کو میراث پہنچنا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ◆

حضرت انس بن مالکؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر قوم کا بھانجہ ان ہی میں سے ہے" (یعنی بھانجہ کو بھی میراث پہنچتی ہے) ◆

۹۳۶ ح ۵ — غیر شخص کو فخریہ طور پر باپ بنانے والا دوزخی ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ◆

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے غیر شخص کو اپنا باپ بنایا اور وہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے" پھر یہ حدیث ابی بکرہؓ سے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا۔ ہاں میرے کانوں نے بھی یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے ◆

۹۳۷ ح ۶ — باپ سے بیزا... کفر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ ◆

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم اپنے باپ سے بیزار مت ہو کیونکہ باپ سے بیزار ہونا کفر ہے ◆

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدود کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۳۸ ج ۱ شرابی کو مارنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو مارو۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم میں سے بعض نے تو اُسے ہاتھ سے مارا۔ اور بعض نے جوتیوں سے اور بعض نے اپنے کپڑے سے دائرکے کوڑا بنا کر۔ جب وہ چلا گیا۔ تو لوگوں میں سے بعض نے کہا۔ خدا تجھے خراب کرے آپ نے فرمایا "اس طرح نہ کہو۔ اور اس پر شیطان کو غلبہ نہ دو ۔

۹۳۹ ج ۲ شرابی کیلئے کوئی خصوص حد نہیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيْمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوْتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ لَوَدَيْتُهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ آپ فرماتے تھے جس شخص پر میں حد قائم کروں۔ اگر وہ دوران سزا میں مر جائے۔ تو مجھ کو اس کا رنج نہ ہوگا۔ سوائے شرابی کے کہ اگر یہ مر جائے تو میں اس کا خون بہا دوں گا۔ کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کوئی حد مخصوص ارشاد نہیں ہوئی ۔

۹۴۰ ج ۳

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ❋

ہے ۔کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک شخص مسمّی عبد اللہ تھا ۔ جسے لوگ حمار (گدھا) کہا کرتے تھے ۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا ! ور آپ نے اُسے شراب پینے پر مارا بھی تھا ۔ پھر ایک روز حضور کی خدمت میں پکڑا ہوا آیا ۔ آپ نے اس کو پھر مارنے کا حکم دیا ۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا ۔ اے اللہ ! اس پر لعنت کر کہ کس قدر شراب پینے کے باعث حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا جاتا ہے ۔ آپ نے فرمایا: اس کو لعنت نہ کرو ۔ بخدا میں جانتا ہوں ۔ کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے ❋

خرابی مسلمان پر لعنت نہ کرو

۹۴۱ ح ۴

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ ❋

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: خدا چور پر لعنت کرے کہ بیضہ چراتا ہے ۔ اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ۔ اور رسی کو چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ❋

چور پر لعنت ہے

۹۴۲ ح ۵

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ❋

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ دینار کی چوتھائی یا اس سے زیادہ (کے چرانے) میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے ❋

چور کا ہاتھ کاٹا جائے

۹۴۳ ح ۶

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ڈھال کی قیمت سے کم میں ہاتھ

ایک ڈھال کی قیمت سے کم قیمت مال کی چوری پر چور کا ہاتھ نہ کاٹا

ثَمَنُ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ ٭

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ٭

نہ کاٹا جاتا تھا ٭

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چرانے سے جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ہاتھ کاٹا تھا ٭

جاتا تھا ۹۴۴ ح تین درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹنا

کِتَابُ الْمُحَارِبِيْنَ

مسلمانوں سے لڑنے والوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۴۵ ح ۱ اللہ کی حدود کے سوا دس درّے حد ہے

عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ٭

حضرت ابو بردہؓ انصاری سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ سوائے حدود اللہ کے دس دُرّوں سے زیادہ نہ مارا جائے ٭

۹۴۶ ح ۲ آقا اگر غلام کو جھوٹی تہمت لگائے تو قیامت کو آقا پر حد لگائی جائیگی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ ٭

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ فرماتے تھے جس نے اپنے غلام کو تہمت لگائی۔ اور وہ غلام تہمت سے بری ہے تو اس آقا کو قیامت کے دن دُرّے لگائے جائیں گے۔ لیکن اگر ایسا ہی ہو جیسا کہ اس آقا نے کہا تھا ٭

كِتَابُ الدِّيَاتِ

خُونبہا کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِی فُسْحَةٍ مِنْ دِینِہِ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا ۔

۹۴۷ ح ۱ — ناحق خون کرنے سے مومن پر خرابی اور تنگی پڑ جاتی ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن اپنے دین کی طرف سے ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے۔ جب تک کہ خون ناحق نہیں کرتا۔ (یعنی ناحق خون کرنے سے خرابی اور تنگی میں پڑ جاتا ہے) ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ یُخْفِی إِیمَانَہُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِیمَانَہُ فَقَتَلْتَہُ فَكَذٰلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِی إِیمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ ۔

۹۴۸ ح ۲ — مومن کے قتل کا ناجواز

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقداد سے فرمایا۔ جب کافروں کے ساتھ مومن آدمی اپنا ایمان چھپائے ہوئے ہو۔ اور جب اس نے اپنا ایمان ظاہر کیا ہو تم نے اس کو قتل کر دیا اور (اے مقداد) کہ میں تم بھی تو اسی طرح اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا ۔

۹۴۹ ح ۳ — جس نے مسلمانوں کی طرف ہتھ اٹھایا وہ مومن نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ

۹۵۰ ح ۴

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت

مسلمان کا عمدیں جان سے مار ڈالنا سوائے تین باتوں کے حرام ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمُفَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ ۔

ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان آدمی کا خون جو خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہو۔ ان تین سببوں میں سے ایک سبب کے بغیر حلال نہیں ہے۔ (۱) جان کے بدلے میں جان (۲) شادی شدہ زانی (۳) دین اسلام کے چھوڑنے والا جماعت (مسلمین) سے علیحدہ ہونے والا"۔

۹۵۱ ح ۵ مسلمان کو قتل کرنیکے اسباب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيْقَ دَمَهُ ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا کے نزدیک سب سے زیادہ بُرے تین شخص ہیں۔ (۱) حرم کعبہ میں ظلم کرنے والا۔ (۲) اسلام میں جاہلیت کے طریقے ڈھونڈھنے والا (۳) وہ شخص جو ناحق کسی کا خون بہانا چاہے"۔

۹۵۲ ح ۶ کسیکے گھر میں جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دینا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ وَلَمْ تَاْذَنْ لَهُ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانکے اور تو پھر اس کو کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں"۔

۹۵۳ ح ۷ چھوٹے بڑے پر دیت برابر ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں (دیت میں) برابر ہیں"۔

كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ

مُرتدّوں اور مُعاندوں کی توبہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ يُؤَاخَذُ بِالْاَوَّلِ وَالْآخِرِ ۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کیا ہم سے ان فعلوں کا بھی مواخذہ ہوگا جو زمانہ جاہلیت میں ہم نے کئے ہیں آپ نے فرمایا جس نے حالت اسلام میں اچھے کام کئے اس سے مواخذہ نہ کیا جائے گا اور جس نے حالت اسلام میں اچھے عمل نہ کئے۔ اس سے اگلے پچھلے سب گناہوں کا مواخذہ ہوگا ۔

۹۵۴ ح ۱

اسلام لانے سے پہلے گناہوں کا حکم

کِتَابُ التَّعْبِیر

خواب کی تعبیر کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۹۵۵ ح ۱ مومن کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ٭

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک بخت آدمی کے اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں"٭

۹۵۶ ح ۲ سوائے اچھے خواب کے بُرے خواب کی تعبیر کہنے کا امتناع۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ رُؤْیَا یُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَیْهَا وَلْیُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِكَ مِمَّا یَكْرَهُ فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا یَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ ٭

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ کہ آپ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے۔ جو اس کو اچھا معلوم ہو۔ تو وہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور اس پر اس کو اپنے دوستوں سے بیان بھی کرے۔ اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جو بُرا معلوم ہو۔ تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اس کے شر سے خدا کی پناہ مانگے۔ اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے کیونکہ وہ پھر اُسے نقصان نہ دیگا"٭

۹۵۷ ح ۳ اچھے خواب نبوت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ‌+

آپ نے فرمایا "نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں" صحابہؓ نے عرض کیا حضور! مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "اچھے خواب" +

(ح ۹۵۸ / ۴) شیطان آنحضرت کی صورت نہیں بن سکتا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ ‌+

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا۔ پس اُس نے مجھے جاگتے میں دیکھا۔ اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا +

(ح ۹۵۹ / ۵) حدیث بالا کی توضیح

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِيْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِيْ ‌+

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو دیکھا تو اس نے حقیقت میں مجھ کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا +

(ح ۹۶۰ / ۶) آنحضرتؐ کا امت کے متعلق ایک اچھا خواب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لیجایا کرتے تھے۔ اور یہ عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں۔ ایک دن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ کو کھانا کھلایا۔ اور آپ کی جوئیں دیکھنے لگیں حتی کہ آپ سو گئے۔ مگر جب اُٹھے تو ہنستے تھے۔ ام حرام نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ کس سبب سے ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے

يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ٭

مجھے دکھائے گئے ہیں۔ جو بادشاہوں کی طرح سمندر میں سوار ہیں۔ یا مثل بادشاہوں کے تختوں پر بیٹھے ہیں۔ (راوی کو شک ہے) ام حرام کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے۔ کہ مجھ کو ان لوگوں سے کرے۔ آپ نے اُن کے واسطے دعا فرمائی۔ اور پھر سر رکھ کر سو گئے۔ اور پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپ کس چیز سے ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے چند لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے پھر میرے سامنے پیش ہوئے۔ ام حرام کہتی ہیں۔ میں نے عرض کی آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھ کو ان لوگوں سے کرے۔ آپ نے فرمایا تم پہلوں میں سے ہو۔ چنانچہ ام حرام معاویہؓ کے زمانے میں سمندر میں سوار ہوئیں۔ اور سمندر سے نکلنے کے وقت اپنی سواری کے جانور سے گر کر مرگئیں ٭

۹۶۱ ح

قیامت کے قریب مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَكْذِبُ ٭

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ اور جو بات نبوت میں ہوتی ہے وہ جھوٹ نہیں ہوتی ٭

۹۶۲
ح ۸

عن ابن عمر رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم قال رأیت کأن امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدینة حتی قامت بمهیعة وهی الجحفة فأولت ان وباء المدینة ینقل الیها ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک کالی پریشان بالوں والی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکل کر جحفہ میں جا ٹھہری ہے۔ تو میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وباء وہاں سے بھیجی گئی ہے ۔

ابن عمر کا ایک کالی پریشان بالوں والی عورت سے وبا کی تعبیر لینا

۹۶۳
ح ۹

عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من تحلم بحلم لم یره کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل ومن استمع الی حدیث قوم وهم له کارهون صب فی اذنیه الآنک یوم القیامة ومن صور صورة عذب وکلف ان ینفخ فیها ولیس بنافخ ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے وہ خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہیں۔ اس کو قیامت میں دو جَو میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائیگی۔ اور وہ شخص اس کو نہ لگا سکے گا۔ اور جس نے ان لوگوں کی بات سنی۔ جو اس بات سُننے کو اچھا نہ سمجھتے تھے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اور جس نے تصویر بنائی اس کو عذاب کیا جائیگا۔ اور تکلیف دی جائیگی۔ کہ اس تصویر میں روح پھونکے۔ مگر وہ نہ پھونک سکیگا ۔

جھوٹی خواب بیان کرنیوالے اور بُری بات کو سُننے والے اور مصوّر کیلئے احکام

۹۶۴
ح ۱۰

عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان من افری الفری ان یری عینیه ما لم یر ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہ دیکھی ہو" (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) ۔

جھوٹا خواب بیان بڑا جھوٹ ہے

۹۶۵
ح ۱۱

عن ابن عباس رضی الله عنهما انه کان یحدث ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی رأیت اللیلة

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا۔ کہ ایک

ایک شخص کے خواب کی تعبیر حضرت ابوبکرؓ کی زبانی

فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ
وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ
مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ
وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ
الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ
أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ
بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ
ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ
فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ
آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ
وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اعْبُرْ قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ
وَأَمَّا الَّذِي تَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ
وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ
تَنْطِفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ
الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا
السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ
إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي
أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ
فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ
بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو
بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ
فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ
آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ
لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ

سائبان ہے۔ اور اس سے گھی اور شہد
ٹپک رہا ہے۔ اور لوگ اس کو اٹھا رہے
ہیں۔ کوئی کم اور کوئی زیادہ۔ اور میں نے
ایک رسی آسمان سے زمین تک ملی ہوئی
دیکھی اور آپ کو میں نے دیکھا کہ اس کو پکڑ
کر چڑھ گئے۔ پھر آپ کے بعد ایک اور
شخص نے اس کو پکڑا۔ اور وہ بھی اس پر
چڑھ گئے۔ پھر ایک اور شخص اس کو پکڑ
کر چڑھ گیا۔ پھر اس کے بعد ایک اور شخص
نے اس کو پکڑا۔ تو وہ رسی ٹوٹ گئی۔ اور
پھر جڑ گئی۔ ابو بکرؓ نے عرض کی۔ یا رسول
اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں
مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس خواب کی
تعبیر دوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "اچھا دو" انہوں نے کہا "وہ
سائبان تو اسلام ہے۔ اور اس میں سے
وہ گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے۔ وہ قرآن اور
اس کی حلاوت ہے۔ اور اس کے اٹھانے
والے قرآن کے حاصل کرنے والے ہیں
کم یا زیادہ اور وہ رسی جو آسمان سے
زمین تک ملی ہوئی ہے وہ ایسا حق ہے
جو اللہ تعالےٰ نے آپ پر نازل کیا ہے
اسی کے پکڑنے سے اللہ تعالےٰ آپ کو
اوپر چڑھائے گا۔ اور پھر آپ کے
بعد ایک اور شخص جو اس کو پکڑے گا
تو وہ رسی ٹوٹ جائے گی۔ یا رسول اللہ
میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں

اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ ۔

بتائیے کہ میں نے ٹھیک تعبیر دی یا غلط؟ آپ نے فرمایا "کچھ ٹھیک دی ہے کچھ غلط دی ہے" حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ کو خدا کی قسم ہے۔ جو کچھ میں نے غلط بیان کیا ہے۔ وہ مجھے بتا دیجئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم مت دو"

۹۶۶ ح ۱۲ عبداللہ بن عمرؓ کا ایک خواب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ تَعَالَى ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے آپ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا۔ کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ایک گھر بنایا ہے۔ وہ مجھے بارش سے بچاتا ہے۔ اور دھوپ میں سایہ کرتا ہے۔ اور خدا کی مخلوقات میں سے کسی نے اس میں میری اعانت نہیں کی"۔

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۶۷ ح ۱ امیر کیطرف سے تکلیف پہنچنے پر صبر نہ کرنیوالا گویا جاہلیت کی موت سے مریگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنے امیر یعنی حاکم سے کوئی بُرائی دیکھے۔ تو مناسب ہے کہ اس پر صبر کرے۔ کیونکہ جو شخص بادشاہ کی

السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ رَأٰى مِنْ أَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً ۔

اطاعت) سے ایک بالشت باہر ہوا۔ وہ جاہلیت کی موت مرے گا" ایک اور روایت میں آپ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا" جو شخص اپنے حاکم سے کوئی برائی دیکھے تو چاہیئے کہ اس پر صبر کرے۔ کیونکہ جس نے جماعت سے ایک بالشت جدائی اختیار کی۔ اور پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا" ۔

۹۶۸ ح ۳ فرمانبرداری، صبر استقامت دین) پر بیعت

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيْمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعْنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهٗ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا۔ تو ہم نے آپ کی بیعت کی۔ منجملہ ان عہد و پیمانوں کے جو آپ نے ہم سے لئے فرمایا۔ کہ بیعت کی۔ ہم نے سننے اور فرمانبرداری کرنے پر اپنی خوشی اور رنج اور تنگی اور فراخی میں اور بادشاہوں کے اپنے واسطے عیش آرام کی چیزیں اختیار کرنے میں اور یہ کہ سلطنت کے بارہ میں ہم بادشاہوں سے جھگڑا نہ کریں مگر حضور فرماتے ہیں) جبکہ تم ظاہر کفر کو دیکھو۔ جس میں خدا کی طرف سے تمہارے پاس دلیل ہو" ۔

۹۶۹ ح ۳ جو لوگ قیامت کے وقت تک مرینگے وہ بری خلوق ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ ۔

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے۔ بدترین مخلوق سے وہ لوگ ہیں۔ جو زندہ ہونگے اور قیامت آجائیگی ۔

۹۷۰ ح ۳ حال کے زمانہ سے آئندہ زمانہ بدتر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ شُكِيَ إِلَيْهِ مَا لَقِيَ النَّاسُ مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا

حضرت انس رضؓ سے ان برائیوں کی جو حجاج سے لوگوں کو پہنچی تھیں شکایت کی گئی۔ تو انہوں نے کہا صبر

فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

کرو۔ کیونکہ تم پر جو زمانہ آتا ہے۔ اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوتا ہے یہ میں نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے ٭

بچتا ہے

۹۷۱
ح
۴
کسی ہتھیار سے آدمی کیطرف اشارہ کرنیکی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ ٭

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی پر ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا۔ کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے (اس ہتھیار کو) چھٹا دے۔ اور وہ شخص اس کے باعث دوزخ کے گڑھے میں جا پڑے ٭

۹۷۲
ح
۵
فتنوں کی نسبت پیشگوئی

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ ٭

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنقریب ایسے فتنے ہونگے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان میں مبتلا ہوگا۔ وہ اس کو ہلاک کر دینگے پس جو شخص کوئی ٹھکانا یا پناہ کی جگہ پائے وہاں وہ پناہ لے" ٭

۹۷۳
ح
۶
سلمہؓ کو جنگل رہنے کا حکم

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ ٭

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ یہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے حجاج نے ان سے کہا اے اکوع کے بیٹے! تم پچھلے پیروں پھر گئے (یعنی مدینہ کو چھوڑ کر باہر چلے گئے) اور جنگل میں جا رہے ہو۔ سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کا حکم دے دیا ہے ٭

ح ۹۷۴ کسی قوم پر قہر نازل ہو تو نیک بھی پکڑے جاتے ہیں مگر قیامت کے دن اعمال پر اٹھائے جائینگے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلَى أَعْمَالِهِمْ ✦

خدا کے عذاب میں نیک و بد کا مبتلا ہونا

حضرت ابن عمر کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ تعالےٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو (رگو) وہ عذاب قوم کے سب لوگوں پر پہنچتا ہے (چاہے نیک ہوں یا بد) مگر وہ لوگ قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اٹھائے جائینگے ✦

ح ۹۷۵ آنحضرت کے زمانہ میں نفاق

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ ✦

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نفاق تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔ اور اب ایمان کے بعد کفر ہے ✦

ح ۹۷۶ قیامت آنے کا ایک آثار

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى ✦

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی۔ جو بصرے میں اونٹوں کی گردنیں روشن کرے گی (مطلب یہ ہے۔ کہ اس کی روشنی اس قدر ہوگی۔ کہ بصرے میں اونٹوں کی گردنیں دکھائی دینے لگینگی" ✦

ح ۹۷۷ قیامت کی ایک اور نشانی

وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ✦

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قریب ہے کہ (دریائے) فرات سونے کا خزانہ باہر نکالیگا۔ مگر جو شخص وہاں موجود ہو اس میں سے کچھ نہ لے ✦

ح ۹۷۸ قیامت آنیکے نشان

وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ
تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ
عَظِيْمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ
وَحَتّٰی يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ
قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ
يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ
حَتّٰی يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ
الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ
وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ
وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی يَكْثُرَ
فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ
حَتّٰی يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ
يَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی يَعْرِضَهٗ
فَيَقُوْلَ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ
لَا اَرَبَ لِيْ بِهٖ وَحَتّٰی
يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ
وَحَتّٰی يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ
الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ
مَكَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَ
رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ
فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ
نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ
فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ
السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ

قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہانتک کہ دو عظیم الشان
گروہ آپس میں لڑینگے اور بہت سخت ان
میں لڑائی ہوگی۔ دعوے ان دونوں کا ایک
ہوگا حتیٰ کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال
پیدا ہوں گے اور ہر ایک ان میں سے یکہیگا
کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ یہانتک کہ علم اٹھا
لیا جائیگا۔ اور زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ
ایک دوسرے سے قریب ہوگا۔ اور فتنے ظاہر
ہونگے۔ خونریزی کی کثرت ہوگی اور مال کی
تم میں اس قدر کثرت ہوگی۔ کہ وہ دریا کے
پانی کی طرح بہ نکلیگا۔ حتیٰ کہ مال والا یہ چاہیگا
کہ کوئی اس کے صدقے کو قبول کرے اور جب
کسی کے سامنے اسے پیش کریگا تو وہ کہیگا
مجھے اس کی ضرورت نہیں اور یہانتک کہ لوگ
مکانوں پر فخر کرینگے اور حتیٰ کہ آدمی قبر کے پاس
سے گذریگا اور کہیگا کاش! میں اسجگہ قبر میں
ہوتا۔ پھر آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع
کریگا اور جب وہ ایسا طلوع کریگا۔ تو لوگ
اس کو دیکھ کر سب ایمان لے آئینگے۔ مگر وہ
ایسا وقت ہوگا۔ کہ اس وقت کسی نفس کو جو پہلے
ایمان نہ رکھتا تھا۔ یا جس نے اپنے ایمان کی حالت
میں کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ ایمان لانا نفع نہ کریگا
اور قیامت ایسی جلدی قائم ہو جائیگی۔ کہ دو
آدمیوں نے خرید و فروخت کے واسطے اپنے
آگے کپڑا پھیلایا ہوگا۔ اور وہ اس کو خرید و
فروخت نہ کر سکیں گے اور کپڑا نہ لپیٹ سکینگے
(غرض) قیامت ایسی جلدی قائم ہو جائیگی۔ کہ

الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اَكْلَتَهُ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا ٭

کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلا ہوگا وہ اس کو پی نہ سکیگا۔ اور بعض اپنے جانوروں کے کھانے کے حوض کی مرمت کر رہے ہونگے۔ تو وہ اپنے جانوروں کو کھلا پلا نہ سکیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور بیشک قیامت اتنی جلدی قائم ہو جائے گی کہ کسی شخص نے نوالا اٹھایا ہوگا۔ تو وہ اس کو کھا نہ سکیگا۔ کہ قیامت قائم ہو جائے گی ۔ ٭

كِتَابُ الْاَحْكَامِ

احکام کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۹۷۹ ۱ — حاکم کی اطاعت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيْبَةٌ ۔

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ حاکم کا حکم سنو اور فرمانبرداری کرو۔ اگرچہ ایسا حبشی غلام تم پر حاکم بنایا جائے۔ چاہے اس کا سر کشمش سا ہے " (یعنے بہت ہی چھوٹا ہے)۔

ح ۹۸۰ ۲ — امارت کی ہوس بُری چیز ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ

حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ عنقریب ہی تم لوگ امارت پر حرص کروگے اور وہ قیامت میں ندامت ہوگی پس وہ اچھی دودھ پلانے والی ہے اور

الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ ۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔

وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۔

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ يَشْقُقِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ

بری دودھ چھڑانے والی ہے۔ (یعنی اس کی ابتدا تو اچھی ہے۔ مگر انجام برا ہے ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ جس بندے کو اللہ نے رعیت کا حاکم بنایا۔ پھر اس نے اپنی رعیت کی خیر خواہی سے حفاظت نہ کی۔ تو وہ جنت کی خوشبو کو نہ پائے گا ۔

حضرت معقل ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا " جو شخص مسلمان رعیت پر حاکم ہوا۔ اور پھر ان کے ساتھ خیانت کی حالت میں مر جائے تو اللہ تعالے اس پر جنت حرام کرے گا ۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا " جس نے لوگوں کو سنانے کے لئے نیک اعمال کئے خدا تعالے اس کے پوشیدہ (عیوب) قیامت کے دن ظاہر کرے گا۔ اور جس نے لوگوں پر مشقت ڈالی۔ خدا قیامت کے دن اس پر مشقت ڈالے گا " لوگوں نے عرض کیا۔ کچھ اور وصیت فرمائیے تو فرمایا " اول انسان (کے بدن) میں سے جو چیز سڑتی ہے وہ اس کا پیٹ ہے پس جو شخص پاکیزہ (یعنی حلال) چیز کھانے کی طاقت رکھے تو وہ ایسا کرے (یعنی کھائے) اور جو شخص یہ چاہے کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک چلو بھر

٩٨١
ح ٣
جو بادشاہ رعیت کی خیر خواہی کرے بہشت کی بو نہ پائیگا

٩٨٢
ح ٤
جس مسلمان حاکم نے رعایا سے خیانت کی اسپر جنت حرام ہے

٩٨٣
ح ٥
جو دکھاوے کو نیک بنتا ہے اسکی پوشیدہ خیانتیں ظاہر کیجاوینگی

سِكِّينُهُ مِنْ دَمِ امْرَأَتِهِ فَلْيَفْعَلْ ۔

خون جو اس نے ناحق بہایا ہو حائل ہو۔ تو وہ ایسا کرے (یعنی نہ بہائے) ۔

ح ۹۸۴ غصہ میں فیصلہ کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ ۔

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ "کوئی حاکم دو شخصوں میں اس وقت حکم نہ لگائے جبکہ وہ غصے میں ہو"۔

ح ۹۸۵ باب الجہاد کی ایک حدیث کا تتمہ

حَدِيثُ حُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ تَقَدَّمَ فِي الْجِهَادِ وَزَادَ هُنَا إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ ۔

حضرت حُویصہ اور مُحیصہ کی حدیث باب الجہاد میں گذر چکی ہے۔ یہاں اس قدر زائد ہے۔ کہ "یا تو یہودی تمہارے ساتھی کا خونبہا دیں اور یا لڑائی کیلئے تیار ہو جائیں"۔

ح ۹۸۶ ہر جگہ حق پر قائم رہنے اور ملامت کرنیوالے سے نہ ڈرنے پر بیعت

حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ تَقَدَّمَ وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی تھی پہلے گذر چکی ہے۔ اس روایت میں اس قدر زاید ہے۔ "اور ہم جہاں کہیں ہونگے۔ حق بات کے ساتھ قائم ہونگے یا حق بات کہیں گے۔ اور خدا کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہیں کرینگے"۔

ح ۹۸۷ زنا کئی قسم کے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ کے اس قول سے جو انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ کوئی بات بہتر اور عمدہ نہیں دیکھی (اور وہ یہ ہے) کہ اللہ تعالے نے اولاد آدم کی تقدیر میں اس کے نصیب کے موافق قسم قسم کے زنا لکھے ہیں۔ جو اس سے ضرور سرزد ہونگے۔ جیسے آنکھ کا زنا نامحرم کو نظر بد سے دیکھنا ہے۔ اور زبان کا زنا

وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ اَوْ يُكَذِّبُهٗ ٭

دتا محرم سے، بولنا ہے۔ اور نفس خواہش کرتا ہے۔ اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق کرتی ہے۔ یا تکذیب کرتی ہے ٭

۹۸۸ ح ۱۰ لڑکوں پر سلام کی سبقت

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ ٭

حضرت انس رضی اللہ عنہ لڑکوں کے پاس سے گذرے۔ تو انہیں سلام کیا۔ اور کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے ٭

۹۸۹ ح ۱۱ میں کہنا ترک ادب ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا قُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا ٭

حضرت جابر بن عبد اللہ رضہ سے مروی ہے۔ کہ میں جو میرے والد کے ذمے قضا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کے لئے آیا۔ اور دروازے پر دستک دی۔ تو آپ نے فرمایا "کون ہے" میں نے کہا "میں" آپ نے فرمایا "میں میں"۔ گویا۔ آپ نے اس کلمہ کو مکروہ سمجھا ٭

۹۹۰ ح ۱۲ کسی کو اُٹھا کر اُسکی جگہ بیٹھنا دُرست نہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا ٭

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روای ہیں کہ آپ نے فرمایا "ایسا نہیں چاہئے کہ ایک شخص دوسرے آدمی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھ جائے۔ بلکہ دوسرے شخص کے آنے پر کھل کر بیٹھ جایا کرو" ٭

۹۹۱ ح ۱۳ آنحضرت صلعم کی ایک نشست

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهٖ هٰكَذَا ٭

حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں اس طرح بیٹھے ہوئے دیکھا۔ کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کا اپنی پنڈلیوں کے گرد حلقہ بنایا ہوا تھا ٭

۹۹۲ ح ۱۴ دو آدمیوں کا باہمی تیسرے کے سامنے پوشیدہ بات کرنا منع ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ

حضرت عبد اللہ رضہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم تین آدمی (جمع) ہو۔ تو جب تک اور لوگوں میں

ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى رَجُلَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ اَجْلَ اَنْ يُحْزِنَهٗ ٭

نہ مل جاؤ۔ اس وقت تک دو آدمی تیسرے غیر میں کوئی راز کی بات نہ کریں۔ تاکہ تیسرا شخص اس سے خفیف نہ ہو"

۹۹۲ باب سوتے وقت آگ بجھا دینی چاہئے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ ٭

حضرت ابوموسےٰ اشعری کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ مدینہ میں رات کے وقت ایک مکان رہنے والوں کے سمیت جل گیا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کا حال بتایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو۔ تو اُسے بجھا دیا کرو ٭

كِتَابُ الدَّعَوَات

دُعاؤں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُوْ بِهَا وَاُرِيْدُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ فِي الْاٰخِرَةِ ٭

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک نبی کی ایک ایک دعا مستجاب ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنی دعا سے مستجاب کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے رہنے دوں ٭

۹۹۴ ح ۱ — ہر نبی کی ایک دعا کا مستجاب ہونا اور آنحضرتؐ کا دُعائے مستجاب کو بخشش امت کیلئے اُٹھا رکھنا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا

حضرت شدادؓ بن اوسؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ سب استغفاروں سے بڑھ کر یہ استغفار ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ جس نے اس استغفار کو صدق دل سے دن میں پڑھا۔ اور وہ اس روز شام سے پہلے مر گیا۔ تو جنتی ہے۔ اور جس نے رات کو صدق

۹۹۵ ح ۲ — دُعائے استغفار

مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ +

دل سے پڑھا۔ اور صبح ہونے سے پہلے مر گیا۔ وہ جنتی ہے" +

٩٩٦ ح آنحضرتؐ کا ہر روز ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً +

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے۔ بخدا! میں ایک دن میں اللہ سے ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں +

٩٩٧ ح گناہ کر کے مومن کیا خیال کرتا ہے اور منافق کیا سمجھتا ہے اور استغفار کرنے والے کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک اپنی طرف سے۔ اور کہا۔ کہ مومن اپنے گناہوں کو ایسا خیال کرتا ہے۔ جیسے پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا شخص یہ خوف کرتا ہے۔ کہ کہیں پہاڑ اس پر گر نہ پڑے۔ اور فاجر گناہ کو ایسا سمجھتا ہے کہ ناک پر سے مکھی اڑ گئی۔ اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ اس طرح۔ اور پھر کہا۔ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جو کسی ایسی منزل پر پہنچے جہاں اُسے جان کا خوف ہو۔ اور سو جائے۔ اٹھ کے دیکھے تو جس سواری پر کھانے پینے کا سامان تھا وہ گم ہو گئی۔ پھر اس شخص پر بھوک اور پیاس غالب ہوئی۔ اور دعا کی کہ اپنے مکان پر پہنچ جاؤں۔ پھر

فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ ◆

گھر جا کر سو رہے۔ اور اٹھ کر اچانک دیکھے کہ اس کی سواری اس کے پاس ہے ◆

ح ۹۹۸ (۵) سونے اور جاگنے کی دعائیں

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ وَقَالَ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَأَحْيَا وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ ◆

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو کمبل لپیٹتے تھے۔ تو اپنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے تھے "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَأَحْيَا" (تیرے ہی نام سے ہم سوتے اور جاگتے ہیں) اور جب بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ اُس خدا کو حمد ہے جسنے ہمکو سونے کے بعد جگایا اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے ◆

ح ۹۹۹ (۶) سوتے وقت یہ دعا پڑھو

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ◆

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو دائیں کروٹ پر لیتے۔ تو فرماتے اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ◆

ح ۱۰۰۰ (۷) آنحضرت کی ایک دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ

سلہ (ترجمہ) اے اللہ! میں نے اپنا آپ تیرے سپرد کیا۔ اور اپنا منہ تیری طرف کیا۔ اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا۔ اور تجھ کو اپنا پشت و پناہ بنایا۔ تیرے عذاب کا ڈر اور تیری امید ہے تجھ سے بھاگنے کا ٹھکانا تیرے سوا اور کہیں نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر جسکو تو نے بھیجا ◆

اللہ عنہما قال بت عند
بمیمونۃ وذکر الحدیث
وقد تقدم قال وکان
من دعاء النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اللھم
اجعل فی قلبی نورا وفی
بصری نورا وفی سمعی نورا
وعن یمینی نورا وعن
یساری نورا وفوقی نورا
وتحتی نورا وامامی نورا
وخلفی نورا واجعل لی
نورا ۔

ح ۱۰۰۱ سونے کے وقت کی اور دعا

عن ابی ھریرۃ

رضی اللہ عنہ قال قال
النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اوی احدکم
الی فراشہ فلینفض
فراشہ بداخلۃ
ازارہ فانہ لا یدری
ما خلفہ علیہ ثم
یقول باسمک ربی
وضعت جنبی وبک
ارفعہ ان امسکت
نفسی فارحمھا وان
ارسلتھا فاحفظھا
بما تحفظ بہ عبادک
الصالحین ۔

ایک دفعہ میں رات کو حضرت میمونہؓ کے گھر رہ گیا
(اور پھر وہ حدیث بیان کی جو پہلے گذر چکی ہے)
اور کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے یہ الفاظ
تھے "اللھم اجعل فی قلبی نورا
وفی بصری نورا وفی سمعی نورا
وعن یمینی نورا وعن یساری
نورا وفوقی نورا وتحتی نورا
وامامی نورا وخلفی نورا واجعل
لی نورا" (اے اللہ! میرے دل میں نور بھیج
اور میری آنکھوں اور کانوں میں نور بھیج۔ اور میرے
دائیں اور بائیں اوپر اور نیچے اور آگے اور پیچھے
نور بھیج۔ اور میرے لئے نور بھیج) ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم
میں سے کوئی بستر پر سونے آئے تو اپنے بستر
کو اپنے ازار کے اندر ہاتھ ڈال کر جھاڑ لے اس
لئے کہ اسے کیا خبر ہے۔ کہ اس کے پیچھے بستر میں
کیا گھس گیا ہے اور یہ دعا پڑھے "باسمک ربی
وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت
نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما
تحفظ بہ عبادک الصالحین" (تیرے ہی نام پر اے
پروردگار میں اپنے پہلو کو رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام کے
ساتھ اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو روک
لے (یعنی روح قبض کرے) تو اس پر رحم کیجیو۔ اور
اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کیجیو۔ جیسے
کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا
ہے ۔

۱۰۰۲
ح ۱۰
دعا یقین کیساتھ مانگنی چاہئے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ إِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی اس طرح دعا نہ مانگے۔ کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو بخش دے۔ اگر چاہے تو مجھ پر رحم کر بلکہ چاہئے کہ بطریق یقین دعا مانگے (زور دے کے) اس لئے کہ اس پر کسی کا دباؤ نہیں ہے۔

۱۰۰۳
ح ۱۱
سب کی دعا قبول ہوتی ہے

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہر کسی کی دعا مقبول ہوتی ہے جبکہ وہ جلدی نہ کرے اور یوں نہ کہے کہ میں نے دعا مانگی تھی وہ قبول نہیں ہوئی۔

۱۰۰۴
ح ۱۲
تکلیف کیوقت کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ" (کوئی معبود نہیں مگر اللہ عظمت وحلم والا کوئی معبود نہیں مگر اللہ آسمان وزمین کا پروردگار اور عرش عظیم کا پروردگار۔

۱۰۰۵
ح ۱۳
آنحضرت صلعم کیا دعا کرتے تھے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْحَدِيْثُ

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بلا کی مشقت اور بدبختی کے پہنچنے اور دشمنوں کے خوش ہونے اور قضا (وقدر) کی برائی سے پناہ مانگتے تھے۔ سفیان جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں کہتے ہیں۔ کہ حدیث میں تین باتیں ہیں۔ ایک میں نے بڑھا

ثلاث رددت انا واحدة لا
ادري ايتهن هي ۔

١٠٠٦ ح ١٤ — حضرت کا کسی مومن کو برا کہنے پر دعائے خیر کرنا

وعنه رضي الله
عنه انه سمع رسول
الله صلى الله عليه
وسلم يقول اللهم فايما
مؤمن سببته فاجعل
ذلك له قربة اليك
يوم القيامة ۔

١٠٠٧ ح ١٥ — آنحضرت کا بخل اور نامردی بڑھاپے فتنہ دجال اور عذاب قبر سے پناہ مانگنا

عن سعد بن ابي وقاص
رضي الله عنه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان
يأمر بهؤلاء الكلمات
اللهم اني اعوذ بك من
البخل واعوذ بك من
الجبن واعوذ بك ان ارد الى
ارذل العمر واعوذ بك
من فتنة الدنيا يعني فتنة
الدجال واعوذ بك من
عذاب القبر ۔

١٠٠٨ ح ١٦ — آنحضرت کی ایک دعا

عن عائشة
رضي الله عنها ان النبي
صلى الله عليه
وسلم كان يقول
اللهم اني اعوذ بك
من الكسل والهرم
والمأثم والمغرم

دی ہے۔ اب میں نہیں جانتا۔ کہ وہ ان میں
کونسی ہے ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ
کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔
آپ فرماتے تھے "اللھم فایما مؤمن
سببته فاجعل ذلك له قربة اليك
يوم القيامة" اے اللہ جس مومن کو میں
نے برا کہا ہو۔ اس کے لئے یہ برا کہنا قیامت کے
دن اپنی قربت کا باعث بنائیو ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ان کلمات
کا حکم دیا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک
من البخل واعوذ بک من الجبن
واعوذ بک ان ارد الی ارذل العمر
واعوذ بک من فتنة الدنیا
یعنی فتنة الدجال واعوذ
بک من عذاب القبر" اے
اللہ میں تجھ سے بخل اور نامردی اور بڑھاپے
اور دنیا کے فتنے یعنی فتنۂ دجال اور عذاب قبر
سے پناہ مانگتا ہوں ۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اللھم
انی اعوذ بک من الکسل والھرم
والمأثم والمغرم ومن فتنة
القبر وعذاب القبر ومن فتنة
النار وعذاب النار ومن شر فتنة
الغنى واعوذ بک من فتنة الفقر

وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ
الْغِنٰى وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّىْ
خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَ
الْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِىْ مِنَ
الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ
الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ
بَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ
خَطَايَاىَ كَمَا
بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ ٭

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ
اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِىِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٭

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ
اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّىْ خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِىْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ
وَبَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا
بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ"

اے اللہ! میں تجھ سے سستی۔ بڑھاپے
گناہ۔ قرض فتنۂ قبر۔ عذاب قبر۔ دوزخ کے فتنے
سے اور دوزخ کے عذاب سے۔ اور تونگری کے
فتنہ کے شر سے اور محتاجی کے فتنے سے پناہ
مانگتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف
اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو دے اور میرے
دل کو خطاؤں سے پاک کردے جیسا کہ سفید
کپڑے کو میل سے صاف ہو جاتا ہے! اور مجھ اور
میری خطاؤں میں ایسی دوری کر دے جیسا کہ
مشرق و مغرب میں تو نے دوری کی ہے! ٭

۱۰۰۹ — ۱۷ — ایک اور دعا

حضرت انس بن مالکؓ راوی ہیں۔ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے
اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ
فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اے اللہ ہمیں دنیا میں نیکیوں کی توفیق دے۔ اور
آخرت میں نیکیاں دے۔ اور ہمیں دوزخ کی آگ
سے بچا۔ ٭

۱۰۱۰ — ۱۸ — ایک اور دعا

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِىْ خَطِيْئَتِىْ وَجَهْلِىْ وَاِسْرَافِىْ
فِىْ اَمْرِىْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ

خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ
فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ
هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَئِيْ
وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ
عِنْدِيْ ۔

۱۱۰۱ ح ۱۹ — روزانہ سو دفعہ پڑھنے کے کلمات

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ
لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ
مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ
سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ
الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى
يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ
مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ ۔

۱۱۰۲ ح ۲۰ — دس دفعہ پڑھنے کا جواز

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ
وَابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا فِيْ
هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ
اَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ ۔

۱۱۰۳ ح ۲۱ — سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کا ثواب

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَئِيْ وَ
عَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ" ۔ اے اللہ!
میری خطا اور جہالت اور کسی کام میں حد سے تجاوز
کرنے کو معاف کر اور جس کام کو تو مجھ سے زیادہ جاننے
والا ہے۔ یا اللہ! میری خطاؤں اور قصد اور
جہل اور سستی کو بخش دے اور یہ سب میرے پاس ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے دن میں سَو
مرتبہ پڑھا " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ " اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ
اکیلا لاشریک ہے اسی کے واسطے تعریف ہے اور وہی
ہر چیز پر قادر ہے" تو اسے دس غلام آزاد کرنے کا
ثواب ہوگا۔ اور اس کے نامہ اعمال میں سے سَو گناہ
مٹا دیئے جائینگے۔ اور سَو نیکیاں لکھ دی جائینگی
اور اس روز شام تک شیطان سے امن میں رہیگا
اور اس سے کوئی شخص بہتر نہ ہوگا لیکن جس نے
اس سے بھی زیادہ پڑھا ہو۔

حضرت ابو ایوب انصاری اور ابن مسعودؓ سے
اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت
کیا ہے جس نے اسے دس مرتبہ پڑھا۔ وہ اس
شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسمٰعیلؑ
کی اولاد سے ایک غلام آزاد کیا ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
سبحان اللہ وبحمدہٖ دن میں سَو مرتبہ پڑھا
اس کے تمام گناہ مٹا دیئے جائینگے۔ اگر وہ

وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ◆
عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا
يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ◆
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي
الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ
فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا
هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ
فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ
اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ
فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالُوْا
يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ
وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ
وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ
هَلْ رَاَوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَ
اللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ
كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ
يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا
اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ
لَكَ تَمْجِيْدًا وَتَحْمِيْدًا وَاَكْثَرَ
لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا

سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں" ◆
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت
ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"جو اللہ کا ذکر کرے اور جو نہ کرے۔ اُن
کی مثال مردہ اور زندہ کی سی ہے ◆
حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ کے چند فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں
ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔
اور جب ان کو اللہ کے ذکر کرنے والے مل
جاتے ہیں۔ تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں) کو
پکارتے ہیں۔ کہ آؤ اپنی حاجت کی طرف
حضور نے فرمایا" یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے
پروں سے دنیا کے آسمان تک
ڈھک لیتے ہیں — فرمایا پھر
(ذکر کی مجلس برخاست ہونے کے بعد
جب یہ فرشتے اپنے مقام پر پہنچتے ہیں تو)
خدا تعالیٰ اُن سے دریافت کرتا ہے حالانکہ
وہ ان سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔ کہ میرے
بندے کیا کہہ رہے تھے؟ یہ کہتے ہیں (خدایا)
تیری تسبیح و تکبیر و حمد و ثنا کر رہے تھے
خداوند تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو!) کیا
انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے
ہیں۔ نہیں واللہ انہوں نے تجھ کو نہیں
دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پھر اگر وہ
مجھ کو دیکھتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر
وہ تجھ کو دیکھتے تو نہایت شدت سے تیری حمد و ثنا

۱۰۱۴
ح ۲۲
ذاکر زندہ اور غافل
مردہ ہے

۱۰۱۵
ح ۲۳
ذاکر کی تعریف
انکا ہمنشین خالی از
ذکر الٰہی بھی فیض
یاب ہے

يَسْأَلُونَنِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ
الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ
رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا
وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ
يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ
رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ
أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ
عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا
طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً
قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ
يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ
وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ
لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا
قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا
قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا
كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا
وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ
فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي
قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ
مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ
فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ
لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا
يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ +

اور تسبیح و تقدیس کرتے۔ حضور نے فرمایا پھر اللہ
فرماتا ہے۔ اے فرشتو! وہ مجھ سے کس چیز کا
سوال کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ
سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے
انہوں نے جنت کو دیکھا ہے۔ جو اس کی طلب
کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں دیکھا۔ اللہ
تعالے فرماتا ہے۔ اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے
کہتے ہیں۔ اگر وہ اس کو دیکھتے تو بہت شدت سے
اس کی خواہش کرتے۔ پھر اللہ تعالے فرشتوں
سے کہتا ہے۔ وہ پناہ کس چیز سے مانگتے ہیں؟
فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔
اللہ تعالے فرماتا ہے انہوں نے دوزخ کو دیکھا
ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ تعالے فرماتا
ہے۔ اس کو دیکھتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے
ہیں۔ اگر اس کو دیکھتے تو اس سے بھاگتے اور
بہت ہی خوف کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالے نے فرمایا
اے فرشتو! میں تمہیں گواہ کرتا ہوں۔ کہ ان
لوگوں کو میں نے بخشا۔ پھر ان فرشتوں سے
ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان ذکر کرنیوالے لوگوں
میں ایک شخص ذکر کرنیوالوں سے نہیں تھا۔
بلکہ کسی ضرورت سے وہاں چلا گیا تھا۔ اللہ
تعالے فرماتا ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کا
ہمنشین محروم نہیں رہتا +

١٠٠٦
ح ٢٣
ذاکرو نکا ہمنشین بھی
محروم نہیں

کتابُ الرِّقاقِ

رِقّتِ قلب پیدا کرنیکی باتیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

١٠١٧ ح ١ — تندرستی اور فارغ البالی میں اکثر لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ ٭

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تندرستی اور فارغ البالی ایسی نعمتیں ہیں کہ بہت لوگ ان میں نقصان اٹھاتے ہیں (یعنی ان میں اچھے عمل نہیں کرتے اور نقصان اٹھاتے ہیں) ٭

١٠١٨ ح ٢ — دنیا میں مسافر کی طرح رہو اور موت کا ہر وقت انتظار رکھو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ ٭

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پکڑ کر فرمایا۔ دنیا میں اس طرح رہو جس طرح مسافر رہتا ہے۔ یا رستہ چلنے والا۔ اور ابن عمر فرمایا کرتے تھے۔ کہ صبح ہو تو شام کا منتظر نہ رہو۔ اور شام ہو تو صبح کا منتظر نہ رہو اور اپنی صحت سے بیماری اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زندگی سے موت سمجھ رکھ ٭

١٠١٩ ح ٣ — انعاف پر ایک مثال

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِّنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ وَقَالَ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا۔ اور اس کے درمیان میں ایک باہر نکلا ہوا خط کھینچا۔ اور اس خط پر دونوں طرف چھوٹے چھوٹے خط بنائے ( ) اور فرمایا۔ یہ (درمیانی خط) انسان ہے! اور

هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا ؎

یہ مربع خط اس کی اجل ہے جو اس کو گھیرے ہوئے ہے یا جس نے اس کو گھیر لیا ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے اس کی امید ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے خط آفات اور اعراض ہیں۔ اگر اس سے بچا۔ اس میں پھنس گیا اور جو اس سے بچا۔ تو اس میں مبتلا ہو گیا +

۱۰۲۰ ح ۴ — آخر امید میں ناامیدی نکل آتی ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ ؎

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چند خطوط کھینچے! اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کی اجل ہے۔ اور اسی حالت میں ہوتا ہے کہ خط اقرب اس کے پاس آپہنچتا ہے +

۱۰۲۱ ح ۵ — اطاعت وعبادت میں اعتدال کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتَ ؎

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب ہم سننے اور اطاعت کرنے پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرماتے تھے کہ جتنی تم طاقت رکھتے ہو +

۱۰۲۲ ح ۶ — خلیفہ بنانے اور نہ بنانے میں حضرت عمرؓ کا رسول خدا کی پیروی کرنا۔

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ اَلَا تَسْتَخْلِفُ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَاِنْ اَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمرؓ سے (آپ کی وفات کے وقت) کہا گیا۔ کہ آپ اپنے بعد کسی کو خلیفہ کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا۔ اگر میں خلیفہ بناؤں تو مجھ سے بہتر نے خلیفہ بنایا ہے یعنی ابوبکرؓ نے اور اگر میں نہ بناؤں تو جو مجھ سے بہتر تھے۔ یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ انہوں نے خلیفہ نہیں بنایا +

۱۰۲۳ ح ۷ — قریش سے بارہ امیر ہوں گے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

حضرت جابر بن سمرۃؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

فرماتے تھے کہ بارہ امیر ہونگے ۔ اور اس کے آگے ایسا کلمہ فرمایا ۔ جو میں نے نہیں سُنا میرے والد نے کہا ۔ آپ نے فرمایا ہے "وہ سب قریش میں سے ہونگے" ۔

كِتَابُ التَّمَنِّىْ

آرزو کرنا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۱ (۱۰۲۴) موت کی تمنا نہ کرو

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ سُنتا ۔ کہ آپ نے فرمایا ہے "موت کی تمنّا مت کرو" تو میں اس کی تمنا کرتا ۔

ح ۲ (۱۰۲۵) موت کی تمنا سے ممانعت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو امید ہے ۔ کہ اس کی نیکیاں زیادہ ہوں ۔ اور جو بدکار ہے تو اُمید ہے کہ وہ ان سے باز آئے ۔

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب و سنّت کو مضبوط پکڑنے کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۱۰۲۶
۱
سُنّتِ نبوی کی نافرمانی کرنیوالا منکر ہے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِىْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ اَبٰى۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری کل امت جنت میں داخل ہوگی۔ مگر جو انکار کریگا۔ لوگوں نے عرض کیا حضور حضور! وہ کون ہے جو انکار کریگا۔ آپنے فرمایا۔ جس نے میری اطاعت کی وہ تو جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

ح ۱۰۲۷
۲
آنحضرت صلعم کے پاس فرشتوں کا بحالتِ نوم آکر آپکے اوصاف بیان کرنا اور ایک مثال دینا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِىَ

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند فرشتے حاضر ہوئے جبکہ آپ استراحت فرما رہے تھے۔ تو بعض فرشتوں نے کہا یہ سوتے ہیں اور بعض نے کہا انکی آنکھ سوتی ہے مگر قلب جاگتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے۔ کہ تمہارے ان حضرت یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک مثال ہے وہ مثال بیان کرو۔ تو بعض فرشتوں نے کہا وہ سوتے ہیں۔ اور بعض نے کہا آنکھ سوتی ہے۔ مگر قلب جاگتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا۔ اور لوگوں کی دعوت کے واسطے کھانا پکایا پھر ایک بلانے والے کو لوگوں کے پاس بھیجا پس جس شخص نے

دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ ○

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ ○

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ اَنْ اَعْطَاهُمُوْهُ انْتِزَاعًا وَّلٰكِنْ يَّنْتَزِعُهٗ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقٰى نَاسٌ جُهَّالٌ

اس بلانے والے کے کہنے کو قبول کیا وہ مکان میں داخل ہوگا۔ اور کھانا بھی کھائیگا۔ اور جو بلانے والے کے کہنے کو قبول نہیں کریگا وہ نہ مکان میں داخل ہوگا۔ اور نہ ہی کھانا کھائے گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس کی توضیح کرو تاکہ وہ اُسے سمجھ لیں۔ تو بعض کہنے لگے یہ سوتے ہیں اور بعض نے کہا آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے۔ پھر کہنے لگے۔ وہ مکان جنت ہے اور بلانے والے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جدا کرنے والے ہیں ○

۱۰۲۸ ح
سوال کرنا خاصہ انسانی ہے

حضرت انس بن مالک رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہینگے حتےٰ کہ کہیں گے۔ کہ یہ اللہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟" ○

۱۰۲۹ ح
عالم کا علم اُسکی ذات سے محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے۔ "اللہ تعالےٰ تم سے علم دینے کے بعد نہ چھینے گا مگر ہاں اس طرح چھینا جائیگا کہ علماء کو مع علم کے دنیا سے اٹھا لے گا تب جاہل لوگوں سے فتوے لیا جائیگا اور وہ محض اپنی رائے سے فتوے دیکر

يَسْتَفْتُوْنَ فَيُفْتُوْنَ بِرَأْيِهِمْ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ ◆

خود بھی گمراہ ہونگے اور اوروں کو بھی گمراہ کرینگے"◆

۱۰۳۰ (۵) لوگ پرانے لوگوں کی پیروی پر حریص ہیں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِيْ بِأَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولٰئِكَ ◆

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے کے پیرو ہو جاؤ گے۔ بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے ساتھ ہاتھ (یعنی بالکل برابر) کسی نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا روم وفارس کی طرح؟ آپ نے فرمایا کیا بس یہی لوگ ہیں؟ (یعنی ان کے علاوہ اور لوگ نہیں ہیں؟) ◆

۱۰۳۱ (۶) آیتِ رجم کے قرآن میں ہونے کی تصدیق

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيْمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ ◆

حضرت عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا: "یقیناً اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ اور اپنی کتاب آپ پر نازل فرمائی۔ چنانچہ اسی نازل شدہ میں سے آیت رجم بھی ہے ◆

۱۰۳۲ (۷) حاکم کو درست حکم لگانے میں دوہرا اور غلط لگانے پر اکہرا ثواب ملتا ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ ◆

حضرت عمرو بن عاص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جب حاکم حکم لگانے میں اجتہاد کرتا ہے اور اس میں وہ درست ہوتا ہے تو اس کے واسطے دوگنا ثواب ہے۔ اور جب حکم لگانے میں اجتہاد کرتا ہے۔ اور اس میں خطا ہو جاتی ہے تو اس کے واسطے اکہرا ثواب ہے ◆

۱۰۳۳ (۸) قسم کی تقلید

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ إِنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ خدا کی قسم کھایا کرتے تھے۔ کہ ابن صیاد دجال ہے۔ تو میں نے (راوی حدیث) ان سے کہا تم قسم کھاتے ہو۔ انہوں

اردو	عربی
نے کہا ہاں۔ میں نے حضرت عمرؓ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات پر قسم کھاتے ہوئے سُنا۔ اور حضور نے ان کو منع نہ فرمایا ✦	قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَحْلِفُ عَلَى ذَالِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ✦

كِتَابُ التَّوْحِيدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

جہمیہ وغیرہ فرقوں کا رد اور توحید کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ح ۱۰۳۴ ۱ — خدا سے محبت رکھنے والے سے خدا بھی محبت رکھتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَالِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَالِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّهُ ✦

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا یہ شخص جب نماز پڑھاتے تو قل ہو اللہ احد پر ختم کرتے۔ جب یہ لوگ واپس ہوئے تو حضور سے انہوں نے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ لوگوں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا میں اس لئے اس کو زیادہ پڑھتا ہوں کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے۔ اور میں اس کے پڑھنے کو دوست رکھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ اس سے کہدو کہ اللہ اس کو دوست رکھتا ہے" ✦

ح ۱۰۳۵ ۲ — اللہ تعالےٰ غفور الرحیم۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذیت کی بات کو سُنکر صبر کرنیوالا خدا سے زیادہ کوئی

أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ +

نہیں ہے۔ لوگ اس کے واسطے بیٹا بناتے ہیں۔ اور وہ پھر ان کو عافیت سے رکھتا ہے اور رزق دیتا ہے +

۱۰۳۶ ح ۳ — دعائے آنحضرت صلعم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُ +

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیری عزت کی۔ اے وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ ذات پاک جو نہ مریگا۔ اور جن و انس سب مرجائینگے +

۱۰۳۷ ح ۴ — خدا کی رحمت اُسکے غصے پر غالب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي +

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالے نے جب مخلوق کو پیدا کیا۔ تو اپنی کتاب میں لکھا یعنی اپنی نسبت اور وہ نوشتہ اس کے پاس عرش پر رکھا ہوا ہے۔ کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہوگی +

۱۰۳۸ ح ۵ — خدا سے جیسی امید رکھوگے ویسا ہی پیش آئیگا

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً +

حضرت ابوہریرہ رض آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالے فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کیساتھ ہوں۔ جو میرے ساتھ رکھے جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر اس نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا ہے۔ تو میں بھی اسکو دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور وہ مجھے فرشتوں میں یاد کرتا ہے تو میں اسکو اس سے بہتر فرشتوں میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اُس کی طرف ایک گز جاتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک گز آتا ہے۔ تو میں اس کی طرف دو گز جاتا ہوں اگر وہ میری طرف آہستہ آہستہ آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑ کر جاتا ہوں" +

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ عَبْدِيْ اَنْ
يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ
حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا
بِمِثْلِهَا وَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا
لَهٗ حَسَنَةً وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْمَلَ
حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ
حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ
بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ ٭

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ کسی برائی کے کرنے کا ارادہ کرے۔ تو اے فرشتو! تم اسکو مت لکھو۔ جبتک کہ وہ اس کو نہ کرے۔ اور اگر کرے تو ایک برائی لکھ لو۔ اور اگر میرے خوف سے اسکو ترک کرے (یعنی اس برائی کو نہ کرے) تو اس کو بھی ایک نیکی لکھ لو۔ اور جب وہ کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرے۔ مگر اس کو کرے نہیں تو اس کو بھی ایک نیکی لکھ لو۔ اور اگر اسکو کرے۔ تو اسکو دس گنا سے لیکر سات سو تک لکھو ٭

۱۰۳۹
ح ۶
بُرائی کے بدلے صرف ایک بُرائی اور نیکی کے بدلے دس سے سات سَو تک نیکیاں

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا
اَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ
اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ
ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ اَصَبْتُ
فَاغْفِرْ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ
عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ
الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ
لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اَوْ اَذْنَبَ
ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ
اَوْ اَصَبْتُ اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ
فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ
رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ
غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ
مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرماتے تھے "جب بندہ گناہ کو پہنچتا ہے" اور بعض مرتبہ فرمایا "جب گناہ کرتا ہے اور پھر کہتا ہے اے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے" اور بعض مرتبہ کہتا ہے میں گناہ کو پہنچا ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ جانتا ہے۔ کہ کوئی اس کا رب ہے جو اس کے گناہ بخشتا ہے۔ اور اس سے مواخذہ کرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تھوڑے دن بعد۔ بندہ اور گناہ کو پہنچتا ہے۔ یا گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے یا میں گناہ کو پہنچا ہوں۔ اب تو بھی اس کو بخش دے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ایسا ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس کا مواخذہ بھی کرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو بخشدیا۔ پھر تھوڑے دن (ٹھیر) کر وہ

۱۰۴۰
ح ۷
خدا کی بخشش

وَرُبَّمَا قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَصَبْتُ اَوْ قَالَ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثَلٰثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَآءَ +

گناہ کرتا ہے۔ یا فرمایا گناہ کو پہنچتا ہے اور کہتا ہے اے پروردگار! میں گناہ کو پہنچا ہوں یا میں نے گناہ کیا ہے مگر تو اس کو بخشدے۔ تو اللہ تعالے فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے۔ کہ یقیناً اس کا رب ہے۔ جو گناہ کو بخشتا اور مواخذہ بھی کرتا ہے پس میں نے اپنے بندے کو بخشدیا تین دفعہ فرمایا) اب جو چاہے کرے +

١٠٤١ ح ٨ آنحضرت صلعم کی شفاعت

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى شَيْءٍ فَقَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

حضرت انسؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو میں شفاعت کروں گا اور کہونگا اے پروردگار! ان لوگوں کو جنت میں داخل کر جن کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے چنانچہ وہ لوگ داخل کئے جائینگے پھر میں کہونگا اے اللہ! جن کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو۔ ان کو بھی داخل جنت کر۔ انسؓ کہتے ہیں۔ گویا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں (جس سے آپ نے اشارہ فرمایا تھا) +

١٠٤٢ ح ٩ حدیث شفاعت کا تتمہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذِكْرُ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ مُطَوَّلًا مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَادَ هٰهُنَا فِيْ آخِرِهٖ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ

حضرت انسؓ سے حدیث شفاعت مروی ہے۔ جو روایت ابوہریرہؓ میں مفصلاً پہلے گذر چکی ہے۔ یہاں اس کے آخر میں اتنا زائد ہے کہ پھر لوگ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئینگے۔ وہ کہینگے میں اس کام کے لائق نہیں۔ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ لوگ میرے پاس آئینگے اور میں کہونگا ہاں میں اس کے لائق ہوں پھر میں اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت چاہونگا مجھ کو اجازت ملیگی اور وہ

أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي
الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ
وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا
مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ
يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي
فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ
كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ
مِنْ إِيمَانٍ قَالَ فَانْطَلِقُ
فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ
سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ
رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ
تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ
أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ
مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ
فَانْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ
فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ
أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ
وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ
انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي
قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ
مِنَ النَّارِ فَانْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ۔

مجھ کو اپنی تعریفیں الہام فرمائیگا جن کے ساتھ
میں اس کی ستائش کروں گا۔ یہ تعریفیں مجھ کو
اب یاد نہیں ہیں۔ اور میں اس کے حضور میں
سجدہ میں گر پڑوں گا حکم ہوگا۔ اے محمد! سر
اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی۔ مانگو دیا
جائیگا۔ اور شفاعت کرو قبول ہوگی میں کہونگا
اے پروردگار میری امت۔ میری امت حکم ہوگا
دوزخ کی طرف جاؤ اور جن کے دل میں جو کے
برابر ایمان ہو۔ ان کو بھی نکال لو۔ چنانچہ میں
انہیں جاکر نکال لوں گا۔ پھر واپس آؤں گا
اور وہی تعریفیں اور محامد بجا لاکر سجدے میں
گر پڑوں گا۔ تو حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ
اور کہو سنا جائیگا۔ مانگو دیا جائیگا۔ اور شفاعت
کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کروں گا۔ اے
پروردگار! میری امت۔ میری امت حکم ہوگا
جاؤ۔ اور جن کے دل میں ایک ذرہ یا رائی کے
برابر ایمان ہو انہیں بھی دوزخ سے نکال لو
چنانچہ میں جاکر ان کو نکال لوں گا۔ پھر واپس
آؤنگا۔ اور وہی تعریفیں اور محامد بجا لاکر سجدے
میں گر پڑوں گا حکم ہوگا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ
اور کہو سنا جائیگا۔ مانگو دیا جائیگا! ور شفاعت
کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کروں گا۔ اے
پروردگار! میری امت۔ میری امت۔ حکم ہوگا
جاؤ اور جن کے دل میں رائی کے دانے سے بھی
بہت ہی کم ایمان ہو۔ ان کو بھی دوزخ سے
نکال لو۔ چنانچہ میں جاکر انہیں بھی نکال
لوں گا ۔

۱۰۴۳ ج آنحضرت صلعم کی شفاعت سے لاالٰہ الا اللہ کہنے والوں کی رستگاری

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت انسؓ ہی سے ہی ایک روایت میں ہے۔ کہ پھر میں چوتھی دفعہ جاؤں گا۔ اور ان ہی محامد سے اس کی ستائش کر کے سجدے میں گر پڑوں گا۔ حکم ہوگا۔ اے محمدؐ! اپنا سر اٹھا اور کہو سنا جائیگا۔ مانگو دیا جائیگا۔ اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں کہوں گا اے پروردگار! تو مجھ کو ان لوگوں کے واسطے بھی حکم دے جنہوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے۔ اللہ فرمائے گا قسم ہے مجھ کو اپنے عزت و جلال اور کبر و عظمت کی میں ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نکالوں گا جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے۔

۱۰۴۴ ج خدا کو پیارے زبان پر ہلکے اور میزان پر بھاری دو کلمے

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ہیں جو خدا کو پیارے۔ زبان پر ہلکے اور میزان میں از روئے ثواب کے بھاری ہیں۔ (اور وہ) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" (ہیں)۔

تمت

الجزء الثانی لتجرید البخاری